# نقشہ ریاستہائے متعلقہ ایجنسی ہاڑوتی باب ہفتم وقائع راجپو

بروده

شاه آباد

سلطان پور

جہالراپاٹن

علاقہ مہاراجہ سیندھیہ

جاوره

हाड़ौती बूंदी कोटा झालावाड़ टोंक शाहपुरा देवली खेराड़

ایجنسی ہاڑوتی سے متعلق پانچ ریاستین بوندی کوٹہ جہالاواڑ ٹونک
شاہ پورہ ہین صاحب پولیٹکل ایجنٹ چہاونی دیولی مین کہ سرحد ملحقہ
وجے پور و بوندی پر واقع ہے رہتے ہین یہہ علاقہ جہان چہاونی
دیولی ہے کہیراڑ کہلاتا ہے اور تینون مندرجہ بالا ریاستون کے کسیقدر
دیہات اس علاقہ مین داخل ہین اور اس سبب سے کہ مینہ لوگون کی
آبادی بکثرت ہے مینہ کہیراڑ کے نام سے مشہور ہے اور صاحب پولیٹکل
ایجنٹ ہاڑوتی مینہ کہیراڑ کے سپرنٹنڈنٹ بہی کہلاتے ہین ؛

परिहार

اس ملک کے مینے بخلاف دیگر ممالک کے مینون کے پرہیار مینہ مشہور ہین
اور زیادہ تر بود و باش اونکی چہاونی دیولی کے قرب وجوار اور جنوبی
ضلع مین جہازپور علاقہ میواڑ سے بارہ میل تک بجانب مشرق ہے ؛

जहाजपुर

لفظ کہیراڑ کا وجہ تسمیہ مشتبہ ہے بعض کہتے ہین کہ اس علاقہ مین کہیر کے درخت
کی جہاڑی ہے اس سے ملک کا نام کہیراڑ ہے مگر اکثر باشندگان ملک کا
بیان ہے کہ صرف کہیڑہ بمعنی موقع آبادی دیہہ یا قصبہ کی جمع کہیراڑ ہے
اس علاقہ مین قریب چودہ دیہات ہین اور اونکے درمیان پہاڑیان
ہین علاقہ زرخیز ہے اور آبپاشی بآسانی ہوسکتی ہے ؁

مہیر — پریہار مینہ منڈور واقع مارواڑ کے پریہار راجپوت اور راجپوتانہ کے
ناہرراو سوم — قدیم مینون سے پیدا ہوئے ہین کہتے ہین کہ ناہر راو کے پسر سوم نے مینہ
قوم کی عورت سے شادی کر لی اور کہیراڑ مین آکر رہنے لگا اوس سے جو
اولاد پیدا ہوئی پریہار مینہ کہلاتے ہین ؁

उमर — موضع اومر علاقہ کہیراڑ کے مندر کے کتبہ سے ثابت ہوا ہے کہ سنہ عیسوی
کی بارہوین صدی مین ان لوگون کی آبادی شروع ہوئی تہی اور اب
اس کثرت سے ہو گئی کہ کہیراڑ سے باہر بہی پچاس پچاس میل تک کے ہر ایک
राणा गंगा — گانو مین اونکے دو دو تین تین گہر ہین سوم کے تین لڑکے ہوئے - رانا گنگا
वाघा — باگہا اونہین سے پریہارون کی تین شاخین ہوئین وے مہادیو کی
پرستش کرتے ہین اور اوسکو بابا آدم کہتے ہین ؁

پریہار مینون مین راجپوتون کا سا غرور و ہمت و توہمات ہین اور ویسے
ہی جاہل و ناخواندہ ہوتے ہین اور غارتگری مین ہمیشہ مشہور ڈاکو ہوئے
ख्वीनन — ہین جرم ڈکیتی کو بجز اونکے کوئی بطور پیشہ کے نہین کرتا ہے اور سر ولیم سلیمن
صاحب نے کہ اونکے برابر ان لوگون سے کوئی واقف نہ تہا مینون کو غیر ممکن التہذیب

لکھا ہے ۰

مثل بہیلون کے مینہ بہی غارتگری کو زندگی کا ثمرہ سمجہتے ہین ان لوگون کو روز ولادت سے منقوش خاطر ہوتا ہے کہ معاش کا ذریعہ صرف غارتگری ہے اس سے اونکو جایز پیشون سے معاش پیدا کرنے پر آمادہ کرنیکیواسطے کمال ضبط واستقلال کی ضرورت ہے ۰

پریہار مینہ چست وبہادر و دراز قامت وخوبصورت وخوش مزاج ومطیع افسر واحسانمند پرورش مگر بہدران حال خونخوار وانتقام گیر ہوتے ہین عداوت خانگی سے اکثر آتش زنی وسرقہ مویشی وہنگامہ پردازی وغیرہ کی واردات کرتے ہین ۰

اونکی روزمرہ کی غذا روٹی وترکاری وغیرہ ہے اور بجز گاؤ اور سور کے ہر قسم کا گوشت بکثرت کہاتے ہین سور کا نہ کہانا عجب ہے کیونکہ جبحالت ہین دیگر مینہ کہاتے ہین پریہار مینہ اوسکو متبرک سمجہتے ہین اور اسکی وجہ یہہ بتلاتے ہین ۰

کہ پریہار رئیس کی ہمشیرہ خاندان مارواڑ کی کسی سردار سے منسوب ہوئی تہی کسی سبب سے سالہ وبہنوئی کے آپسمین لڑائی ہوئی پریہار نے اپنے دشمن بہنوئی کو مار ڈالا اوسکی بیوہ ستی ہوئی اور اوس نے اپنے بہائی کو بد دعا دی کہ وہ جنداجی ہو گیا ۰

ایک روز وہ تالاب پشکر کے قریب شکار کیواسطے گیا اور وہان ایک سور کو مارنا چاہا سور تالاب کے اندر چلا گیا سردار اوسکے تعاقب مین گہوڑے

پہرسنے پانی مین گر پڑا اور بمشکل کنارہ پر پہونچا سور بچ گیا مگر پہر دیکہا تو
معلوم ہوا کہ اوس پانی مین گرنے سے اوسکا مرض جذام بہی جاتا رہا اور
اس خیال سے کہ کسی دیوتا نے سور کے بہیس مین آکر اوسکو شفا بخش پانی
مین پہونچایا تہا اوس نے اپنی اولاد کو نصیحت کی کہ آیندہ کو جو کوئی سور
کو ماریگا وہ مرض جذام مین مبتلا ہوگا ؛

اس روایت کی تصدیق چند صورتون سے ہوتی ہے ۔
اول پشکر تالاب کے کنارہ پر باراہ یعنی سور دیوتا کا مندر ہے ؛
दूसरा

दोम پریہار لوگ سور کی بہت تعظیم کرتے ہین ؛

سوم اس قوم مین دو قسمین کہانیکا رواج ہے ؛
فلان کام کرون تو سور کہاؤن ؛
فلان کام کرون تو کوڑہی یعنی جذامی ہون ؛

پریہار مینہ شراب افیون و تمباکو بکثرت پیتے کہاتے ہین ؛

اون کے مقدم ہتیار کمان بہالا اور کٹار ہین اور استعمال ستوارہ سے
بہت مشاق ہین مینہ کے ہاتہہ مین کٹار بہت مہلک ہتیار ہوتا ہے اگرچہ بندوق
رکہتے ہین اور نشانہ اچہا لگاتے ہین تیر اندازی مین اونکو کمال مشق ہے
زمانہ غدر مین ایک ایک تیر سے دو دو گہوڑون کو مار دیا ؛

مثل راجپوتون کے پریہار مینہ بہی اپنی نسل مین شادی نہین کرسکتا ہے
مگر دیگر مینون کی ہر ایک قسم مین کرسکتا ہے مگر اپنی نسل کو اون سے افضل
سمجہتا ہے اور کمتر نسلون مین اپنی دختر کی شادی کرنا ہتک کا باعث سمجہتا ہے

راجپوتون مین شادی کا خرچ زیادہ تر پدر دختر کے ذمہ ہوتا ہے مگر
مینون مین لڑکی کا باپ بمقدار مجوزہ پنچایت برادری کم و بیش روپیہ
لیتا ہے ۞

مینون کی عورتین اکثر دوسری شادی کر لیتی ہین مگر شوہر اول کی نسل
مین دوسری شادی نہین ہوتی اور شوہر اول سے اولاد ہووے
تو وارثان شوہر متوفی اسکے پاس رہتی ہے اور وارثان شوہر مذکور
دوسری شادی پر اوس عورت کی قیمت لیتے ہین بڑے بہائی کی بیوہ
سے شادی کر لیتے ہین مگر چہوٹے بہائی کی بیوہ سے نہین کرتے اسکا اصلی
سبب تحقیق نہین ہے مگر یہہ کہتے ہین کہ چہوٹے بہائی کی عورت بمنزلہ
دختر سمجہی جاتی ہے ۞

بخلاف دیگر اقسام مینون کے یہہ نسل ہمیشہ سے مونث اولاد یعنی دختران
کے ہلاک کرنے کو بطور حکم الٰہی فرض سمجہتی ہین اس سبب سے اکثر بیاہ
ہنے عورات کی قلت اور عدم استطاعت اداے مصارف شادی
سے کواری رہجاتی ہین اس جرم کا ارتکاب اس غایت تک ہوتا ہے
کہ سنہ ۱۸۴۶ء مین جس گانو مین ۲۲ طفل تہے دختر ایک بہی نہ تہی ۞

سالہا سال سے اس جرم قبیح کے انسداد مین سرکار انگریزی کیطرف سے
بہت جہد ہوا ہے وقتاً فوقتاً کی تاکیدات متواترہ پریکسون کی امداد سے
کسیقدر انسداد ہوگیا ہے یعنی سنہ ۱۸۶۱ء مین دیہات علاقہ میواڑہ کی خانہ
شماری مین فیصدی ۲۸ لڑکیان دریافت ہوئین اور چہہ برس بعد

فیصدی بچاس ہوگئین اور کل کہیرا ٹہین کوئی مقدمہ دخترکشی کا پیش نہوا
اور حیات و ممات کے نقشہ جات متواتر داخل ہوتے رہے تاہم رعایا کے
دلین اس نامعقول حرکت کی نفرت و تحقیر پیدا کرنے کیواسطے کہ بغیر اوسکے قمع
کلی ممکن نہین ہے عرصہ کثیر تک کوشش ہونی چاہیے ؛
یہہ تو تحقیق ہے کہ جب مینہ کو دنیا داری کا حظ ہوتا ہے وہ اپنے اہل قبیلہ
سے بہت شفقت کرتا ہے اور اگرچہ ایسے شخص کی نسبت جو اپنی معصوم
اولاد کو عین ولادت کے وقت ہلاک کر ڈالے بجز اسکے کہ نہایت بیرحم
و سنگدل ہے محبت کا گمان نہین ہوسکتا ہے تاہم سنا گیا ہے کہ جو
اولاد دم ولادت ہلاکت سے بچکر کسیقدر عرصہ تک اوس سے مانوس
ہوجاوے اوسکے واسطے بڑی جانفشانی کرتا ہے اگرچہ لابد ہے کہ اپنے بچہ
کیطرف جو محبت حیوانات کو بمقتضائے خاصہ حیوانی ہوتی ہے آدمی کو خیالات
انسانی کے زور سے بہی ہو مگر مینہ کے دلین توہم جاہلانہ اور فخر باطلہ روز
پیدایش سے ایسے جاگزین ہوتے ہین کہ وہ سخت پابندی رسم کی ضرورت
سے گمراہ ہوکر کمال بےرحمی کی حرکت کرتا ہے اگرچہ یہہ قوم اصل مین نہایت
سرکش و خودسر و بدمعاش و بےقید ہے تاہم جو لوگ تعلق عیال و اطفال
سے دبجاتے ہین ارتکاب حرکات ناشایستہ سے باز رہتے ہین ؛
جب تک دخترکشی رائج رہیگی مینون کے نزدیک شادی کا ہونا نعمت
غیرمترقبہ سمجہا جاویگا اسی سبب سے اونمین خلاف ورزی عہد نکاح کی
نزاع اکثر وقوع مین آکر باعث فساد و کشت و خون ہوجاتی ہین اور

بعض بہ جو خواہش شادی رکھتے ہین اور اوسکے مصارف کیواسطے روپیہ
نہین رکھتے غارتگری وچوری سے اوسکا سامان کرلیتے ہین ؛

قریب وجوار دہلی کے پر پہاریئے راجپوتون سے زیادہ دختر کشی کے
عادی ہین اون کے دلون پر نقش کالحجر ہے کہ ہمارے خاندان ہین
لڑکیان صرف مارنیکواسطے پیدا ہوتی ہین اور اس اعتقاد کی تصدیق
کیواسطے کہتے ہین کہ ایک ستی کا بردان یعنی حکم ہے اور خود بہوانی دیبی نے
ہدایت کی ہے اسوجہ سے یقین ہے کہ ان لوگون کی طرف سے تدبیرات
انسداد دختر کشی مین بہت خلاف ورزی ہوتی ہے ؛

وरदान भवानी

اپنے بزرگون کے گناہ دختر کشی کی تائید مین یہ لوگ ایک اور روایت
کیا کرتے ہین کہ اونکے جد امجد سوم کی اولاد مین ایک شخص شالا تہا اوس
نے مہادیو کی بہت عبادت کی بلکہ اپنے جسم کو تصدق کیا مہادیو نے خوش
ہوکر کہا کہ بر مانگ شالا نے درخواست کی کہ میرے اسقدر اولاد ہو جسقدر
میرے جسم پر بال ہین مہادیو نے کہا کہ تیری اولاد مین ایک ایک کے دس
دس بیٹے ہونگے اوس نے اپنا سر فوراً جسم سے علیحدہ کردیا کہ مہادیو کے
روبرو گرا اس سر شالا کے لڑکون نے مندر مین آکر اپنے باپ کے بے سر جسم پر
سایہ ڈالا اس سے مہادیو نے ناخوش ہوکر بد دعا دی کہ آج سے پہارون
مین لڑکیون کا مارنا جائز ہوگا مفلسی وکثرت مصارف شادی کے
عذرات جو دیگر دختر کش اقوام کرتی ہین پر پہاریئون کی طرف سے
نہین ہوسکتا کیونکہ وے لڑکیون کے عوض روپیہ لیتے ہین اس

ग्राम ग्वाला

صورت مین اگر اونکو منظور ہو تو شادی کرنا مشکل نہین ہے کہ اڑتیس خاندان
اون کے خواہان ہین پس اسکا اصلی سبب توہم اور غرور ہے ؛
ان لوگونمین لفظ سسر گالی سمجہا جاتا ہے اور جو شخص اس رشتہ سے منسوب
ہوجاوے وہ داماد کے نزدیک حقیر و کمتر ہوتا ہے اور ہمدران حال جوان
لڑکی کو شادی کے بغیر رکہنا بہی ذلت خاندان کا باعث ہوتا ہے اور دونون
صورتون مین باپ کی عزت مین فرق آتا ہے ؛
ایک ڈاکٹر صاحب کی مینون سے ایسی محبت ہوگئی تہی کہ وے اپنے خانگی
معاملات مین بہی ڈاکٹر صاحب سے صلاح لیا کرتے تہے ایک مینہ نے اون
سے شکایت کی کہ میری لڑکی جوان ہوگئی اوسکی شادی کے لایق کوئی آدمی
نہین ملتا ہے اوسکے گہر پر رہنے سے احتمال ہے کہ شاید بدچلن ہوجاوے
اسواسطے اگر آپ اوسے اپنے گہر رکہہ لین تو بہتر ہے کہ اوسکا چلن درست
رہیگا اور خوش رہیگی ڈاکٹر صاحب نے اوسکی درخواست نامنظور کی
مگر مینون کے خیالات نسبت دختران کی یہہ بہی ایک نظیر ہے ؛
پر پہار مینون بلکہ کمتر درجہ ہنود کی کسی قوم مین ستی نہین ہوتی ہے اور
ہوتی ہے تو شاذ و نادر چنانچہ کہیراڑہ مین مدت سے اس جرم کا ارتکاب
نہین ہوا ؛
ڈاکن پر اگرچہ کم و بیش کل راجپوتانہ کا اعتبار ہے مگر دیگر ریاستون کی
نسبت میواڑ کے باشندون کا اوسکے مجہول حالات پر زیادہ یقین
ہے جہازپور علاقہ میواڑ کے مینے بہی ویسا ہی اعتقاد رکہتے ہین چند

डाकन

سال پیشتر عام رواج تہا کہ اکثر عورتون کو ڈاکن ہونیکا الزام لگاتے تہے اور
جب وہ اس الزام سے صفائی حاصل نکرسکتی اسکو درخت سے سرنگون
لٹکا کر انواع اذیت پہونچاتے سرکار انگریزی سے اس جاہلانہ عمل کے امتناع
مین بہت کوشش ہوئی اور ظاہرا اوسکا انسداد بہی ہوا یہ تہمت جادوگری
انسان کو بیرحمی سے اذیت پہونچانیکو حکام انگریزی چاہے جیسا معیوب
سمجہین اور مرتکبان جرم کو خواہ کسیقدر سزا دین مگر اون کے دلون سے
اس اعتقاد کو رفع کرنے اور اسطرح جرم کا انسداد مطلق کرنے کو عرصہ کثیر
چاہیئے ایہی لوگون سے وہ کوشش جو بلا خوف و خوشامد سرکار انگریزی
اپنی دلی خواہش سے ہو کرانا مشکل ہے بظاہر وے ہان ہان کرتے ہین
اور واقع مین بجز اخفاء واردات اس بارہ مین ابتک کچہہ نہین ہوا ہے ❊
ایسے مقید المذہب اور پیر توہم مخبوط الاعتقاد ملک مین جیسا ہندوستان
ہے اور جہان عقاید کو جان سے عزیز سمجہتے ہین ایسا تربیت یافتہ شخص
ملنے کی امید نہین ہوسکتی جو امراض سے شفا پانے یا کسی اور مصیبت سے
بچنے کیواسطے توہمات پر عمل نکرتا ہو باوجودیکہ ممالک یورپ مین تعلیم و تربیت
اسقدر ہوگئی ہے تاہم عقاید وہمی بکثرت تمام جاری ہین اہل جرمنی ابتک
خیالی علامات سعد و نحس کے قایل ہین اور مثل ہندوستان کے اونکی
تصدیق کیواسطے خبط و بیہودہ روایتین کہتے ہین جس حالت مین اہل
یورپ کی یہہ کیفیت ہے تو مثل دیگر معاملات کے اس معاملہ مین بہی ہندستانیون
کے توہمات اور سریع الاعتقادی پر کمال ضبط و تحمل کرنا چاہئے ❊

یہہ بات بہ آسانی سمجہہ مین آسکتی ہے کہ اقوام جرایم پیشہ مثل مینون کے شایستگی
مین جو ابتک کسی قانون کے پابند نہین ہین اور کسی سرکار کی اطاعت نہین
کرتے اور بجز تشدد کے کسیطرح کی فہمایش کو خیال مین نہین لاتے خواہش
فساد وطمع استحصال ناجایز کی جا پر شایستہ نسل کیسی سلامت روی و بردباری
پیدا کرنے کیواسطے نہایت پر شفقت و عاقلانہ تدبیر سے کوشش کرنا نہایت
دقیق و محنت طلب کام ہے ❊

سنہ ۱۸۱۸ء سے پیشتر میندکہیراڑہ مین غدر رہتا تہا مسافرون کو مصیبت تہی
کہ حفاظت و اعانت باہمی کیواسطے فراہم ہوکر آتے جاتے تہے اسپر بہی امن
نہ تہا اس سال مین روسا میواڑ و جےپور و بوندی نے اپنے اپنے علاقہ
کے مینون پر فوج کشی کی اون کے دیہات کا محاصرہ کرکے بہت مینون کو
مار دیا اور باقیماندہ کو کہیراڑہ مین رہنے کی شرطیہ اجازت دی اس سے خوب
نتیجہ نکلا کیونکہ بلاشبہہ ایسی اقوام کی اصلاح شفقت و عنایت کے ذریعہ
سے صرف اوسی حالت مین ہوسکتی ہے جب اوسکی عدم تعمیلی مین خوف
نتایج شامل ہوتا ہے ❊

مگر کامیابی صرف بزور بازو ہی حاصل نہوئی ہے بلکہ برعکس اوسکے نرم
تدبیرون سے بہی کیونکہ جب کہیراڑہ پر حملہ ہوا وہان کے صدہا مینے بجاے
فتح کے راج کی فوج کی شکست مین اپنا زیادہ نقصان سمجہتے تہے مینون
کی پلٹن بہرتی کرنے کی عاقلانہ تدبیر جس سے اکثر لوگ بدیانت معاش حاصل
کرنے لگے اس خیال سے منسوب ہے جسقدر حکام انگریزی بہ تدریج

اونکو اپنا مطیع کرنے مین کامیاب ہونگے اور مثل میواڑہ کے بھیلون کی
اونکی بود و باش کے جدید طریقے و اطوار و حقوق پیدا کرینگے اوسی قدر
اون کے دلون مین موافقت پیدا ہوگی اور محنت و نیک چلنی و قاعدہ دانی
کے خوگر ہونگے اسطرح آئندہ کو خلاف ورزی نکرنیکا اطمینان ہوگا اور
فساد دوامی جو اس تدبیر سے پیشتر مینہ کہیراڑہ مین علی الدوام ہوتا رہتا تھا
پھر وقوع مین نہ آویگا ﴿

گورنمنٹ کے عہدنامہ سنہ ۱۸۳۸ع کی پانچوین قلم کے بموجب اوس ریاست کے
ذمہ لازم ہے کہ اپنے خرچ سے فوج کنٹنجنٹ رکھی اور چھٹی قلم کے بموجب
اس فوج کے خرچ کیواسطے تین لاکھ روپیہ سالانہ کہ بعد ازان بہ تخفیف
لاکھ روپیہ دو لاکھ رہگیا دینا قرار پایا تہا ﴿

سنہ ۱۸۴۱ع مین فوج بھرتی ہوکر اوسکا کوٹہ کنٹنجنٹ نام رکھا گیا سنہ ۱۸۵۷ع مین
بحر بغاوت و فساد ہندوستان پر ترکی کل ممالک مین موج زن ہوکر ایسی
فوج کو جس سے مدت دراز تک اقتدار انگریزی کے فخر و فضیلت کو قایم رکہا
تہا بہالے گیا اوسمین راجپوتانہ کی بہی دو عمدہ ترین افواج محکوم حکام
انگریزی باغی ہوکر معدوم ہوگئین اونمین کوٹہ کنٹنجنٹ بہی تہی اوسکی خالی
جگہہ بہرنے کیواسطے حکام راجپوتانہ کو وہی تدبیر سوجہی جو بہرتی میواڑ
بہیل کور مین نہایت کارآمد ہوئی تہی کہ ایک اور قوم یعنی مینہ کہ جو
تک سب سے مخالف تہی فوج مین بہرتی کرکے ہمخیال و شریک رنج و راحت
کیا جاوے ﴿

عین اوس وقت مین جب سرکار انگریزی کا اقتدار اعلے درجہ کو پہونچ گیا تہا اور سپاہ نے اوس اطاعت سے جو خود اونہون نے اور اون کے باپ دادا نے کمال وفاداری سے کی تہی خلاف ورزی کی اور غدر و بدانتظامی کی وجہہ سے اقوام جرایم پیشہ ہندوستان کو مالامال فصل پیدا کرنے کی امید تہی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اول اپنے اسسٹنٹ کپتان فوربس صاحب کو اور بعد ازان لفٹنٹ کرنل میکڈونلڈ صاحب متعلقہ کنٹنجنٹ گوالیار کو ضلع کہیراڑہ مین مینون کی پلٹن بہرتی کرنے کے واسطے بہیجا ÷

फोर्ब्स मेकडोनाल

ان افسرون کو بڑی مشکلات پیش آئین ایسے لوگون کو جنہون نے روز پیدایش سے جہل و توہم سے عمر بسر کی اور جرایم قبیح اونکی عادت بلکہ طبیعت مین داخل تہی فہمایش کرکے باقاعدہ چلن و طریقہ پر لانا پڑا ہندوستانی لوگ ہر ایک تدبیر کو خواہ کیسی ہی مفید ہو بہت پس و پیش و اشتباہ سے منظور کرتے ہین اور یہہ بے اعتباری صرف انقضاء مدت سے رفع ہوتی ہے بڑی مشکل یہہ تہی کہ میکڈونلڈ صاحب قدیم سپاہ سے دہوکہ کہا چکے تہے اور اب اونکو سارق و غارتگرون کی فوج بہرتی کرنی پڑی کچہہ عرصہ تک تنخواہ ہر روزہ تقسیم کرکے آدمیون کو جمع کیا ابتدا مین اونکے پاس وردی نہ تہی ہتیار بہی خراب تہے اکثر لوگ چہوڑ کر چلے جاتے تہے غرض بہزار دقت و خرابی پلٹن بہرتی کی گئی اوسپر علاوہ صاحبان انگریز افسر کمانڈنٹ دوم کمانڈنٹ ایجوٹنٹ

ڈاکٹر کے کہ رسالہ و پلٹن دونون کے مشترک افسر ہین صوبہ دار
جمعدار حوالدار نایک باجہ نواز سپاہی کل ہین اور
رسالہ مین رسالدار جمعدار دفعدار نشان بردار باجہ نواز
سواران بہالہ بردار ہین کہ یہہ سب فوج ملکر دیولی اررگیولر فورس
کہلاتی ہے اس فوج مین سپاہی کی تنخواہ چہہ روپیہ اور سوار کی چھبیس روپیہ
ہے اور کل خرچ سالانہ مع باربرداری و سایر خرچ و تنخواہ افسران و عملہ
ایک لاکہہ اٹھہتر ہزار روپیہ ہے ؛

دس بارہ برس کے عرصہ مین اس فوج مین بہت شایستگی آگئی اور پہاڑ
مینون پر اس نوکری کا ایسا عمدہ اثر ہوا کہ جو لوگ بے ایمانی و سرکشی سے
زندگی بسر کرتے تہے عادلانہ ضبط و نگرانی سے امن و انتظام کے فواید
کو بہت سمجہنے لگے ابتدا مین فوج کی نوکری کو ہندوستانی ریاستون خصوص
بوندی کی ظلم و تعدی اور اپنے اعمال کے نتایج سے جاے پناہ سمجہتے تہے
اور وقت بہرتی جرایم سابقہ کی نسبت باز پرس نہین ہوتی تہی اور علامات
مقیدی موجب نالایقی نہین سمجہے جاتے تہے اب ظلم کا انسداد ہوا اور جرایم
متعلقہ مال کا بہی ایسا انتظام ہوا کہ مجرمون نے فوج کو جاے پناہ سمجہنا چہوڑ
دیا اور زراعت وغیرہ دیگر پیشون سے آسودہ حال ہو کر مینون کو نوکری
کی پروا نرہی کہ اونکے نوکری پر رضامند نہونے سے خالی اسامیون
کو بہرتی مین بہت مشکل ہوتی ہے آدمی میسر نہین آتے ؛

مگر تا وقتیکہ یہہ سرکش قوم اپنے بد پیشون کو مطلق ترک نکردے نگرانی کامل

کرلیتے تھے مگر اس مطالبہ شدید سے مایوس و مجبور ہو کر پھر وہی اعمال کرنے لگتے تو عجب نہ تھا اور اسطرح جو جرمانہ انسداد جرم کیواسطے کیا گیا تھا تحریک ارتکاب جرایم کا باعث ہوجاتا کیونکہ جب اونکو تحقیق ہوجاتا کہ چال چلن درست کرنا اور دیہات کو ترقی دینا باعث آرام و اطمینان نہیں ہے تو پھر بجز چوری و غارتگری سکے اور کیا کرسکتے ؛

دربار میواڑ کو بھی اس سے کچھ فایدہ نہ تھا کیونکہ اس سنگین جرمانہ کا وصول ہونا تو ہرگز ممکن نہ تھا مگر بلہ دار لوگ بعوض التوا مطالبہ رشوت لیتے تھے اور راج کی سفت مین بدنامی ہوتی تھی چنانچہ کپتان بروس صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و کرنل نکس صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کی صلاح سے مہارانا صاحب نے اس جرمانہ کو معاف کردیا اور کھیراڑ کی رعایا اون کے رحم سے بہت خوش ہوئی ؛

बिल्लदार

घूस

سنہ ۱۸۶۹ء مین ملک ہاڑوتی مین بھی قحط بہت سختی سے ہوا علاقہ کھیراڑ مین آدمی و مویشی کے نقصان کا نقشہ ذیل مین درج ہے اس علاقہ مین باشندون کی معاش زیادہ تر مویشیون پر منحصر ہے چنانچہ گھاس کے قحط سے ہزارہا مویشی مرکر اونکو نقصان شدید پہونچا ہر ایک گانو مین صدہا مویشیون کی ہڈیون کے ڈھیر ہوگئے گھاس ایسی نایاب ہوگئی کہ نرخ برابر اناج غلہ کے ہموزن تھا مگر نہایت دقت و دشواری سے ملتی تھی جب سواران رسالہ دیولی کے تکلیف پانے لگے مجبور نصف سوارون کو رخصت دی گئی ؛

# نقشہ نقصان علاقہ کہیراڑا ایام قحط سنہ ۱۸۶۹ء

| نام ریاست | تعداد دیہات | انسان: موجودہ سنہ ۱۸۶۸ء | انسان: نقصان سنہ ۶۹ء — موت | انسان: نقصان سنہ ۶۹ء — نقل وطن | انسان: نقصان سنہ ۶۹ء — میزان | انسان: باقی سنہ ۷۰ء | مویشی: موجودہ سنہ ۶۸ء | مویشی: نقصان سنہ ۶۹ء — موت | مویشی: نقصان سنہ ۶۹ء — نقل وطن | مویشی: نقصان سنہ ۶۹ء — میزان | مویشی: باقی سنہ ۷۰ء |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| میواڑ | ۲۰ | ۷۹۹۵ | ۱۵۳۰ | ۲۳۵ | ۱۷۶۵ | ۶۲۳۰ | ۱۵۸۷۰ | ۱۰۷۹۱ | ۲۸۲ | ۱۱۰۷۳ | ۴۸۱۵ |
| جیپور | ۱۴ | ۷۱۹۴ | ۱۲۸۹ | ۳۲۰ | ۱۶۰۹ | ۵۵۸۵ | ۱۳۲۲۴ | ۷۵۵۴ | ۶۱ | ۷۶۱۵ | ۴۴۰۹ |
| بوندی | ۱۱ | ۳۶۶۶ | ۴۰۶ | ۵۲ | ۴۵۸ | ۲۲۰۸ | ۵۵۲۳ | ۳۳۳۷ | ۴۵ | ۳۳۸۲ | ۲۱۴۱ |
| میزان | ۴۵ | ۱۸۸۵۵ | ۳۲۲۵ | ۶۰۷ | ۳۸۳۲ | ۱۴۰۲۳ | ۳۳۴۲۵ | ۲۱۶۸۲ | ۳۸۸ | ۲۲۰۷۰ | ۱۱۳۶۵ |

آدمی بحساب فیصدی ۲۱ اور مویشی بحساب فیصدی ۶۶ مرے ہیں | مویشی بحساب فی راس اوسط درجہ دو لکھ ـــ ۱۱عـہ کے تھے ؛

دیولی مین محتاجون کیواسطے خیرات خانہ مقرر ہوا اوس سے ہزارہا آدمی کی
پرورش ہوئی روساء کوٹہ وجہالاواڑ وجےپور وآنندگڈہ سنے اس مین
بہت مدد دی اور صاحبان انگریز اور افواج دوم سواران بنگالہ ویلٹن
دیولی ووکلاء راجستان وبقالان بازار سے چندہ دیا اس ذریعہ سے ایک
بڑا خیراتی شفاخانہ تعمیر ہوا اور چودہ میل سڑک تیار ہوئی پرگنہ جہازپور
مین پرورش قحط زدون کیواسطے دربار میواڑ سنے چودہ ہزار روپیہ
منظور کیا کہ ایک بہت عمدہ بند بندہوایا گیا اوس سے بہت سیرابی ہوگئی
ایسے وقت مین کہ محتاجگی اور بےشغلی سے ہرایک کو ارتکاب جرایم کی ترغیب
ہوتی ہیون کے اضلاع گردنواح دیولی مین بالکل امن رہتا اون تدبیرون
کی تعریف کا باعث ہے جو اس قوم کی شایستگی کیواسطے کہ چند سال پیشتر کل
ملک مین موجب خوف وخطر تہی کی گئی ہین جون سنہ ۱۸۶۹ع مین نظر گرانی
نرخ غلہ تنخواہ سپاہیان ملازم فوج بہ اضافہ ایک روپیہ سات روپیہ
ماہوار کی گئی کہ یہ اضافہ ہمیشہ کیواسطے ہوگیا +

مہاراج راناصاحب جہالاواڑ نے ساٹہہ ہزار من غلہ دیولی کی چہاونی مین بہیجا
اور فقط خیرات کیواسطے دیکر اوسکی قیمت نہ لی علاوہ اسکے پاٹن کے بقالون
نے ڈیڑہ لاکہہ روپیہ کا غلہ قیمتاً بہیجا چہاونی مین مہاجنون نے بہت فیاضی
کی علاوہ چندہ مین شریک ہونے کے بطور خانگی محتاجون کو غلہ تقسیم کیا۔
اور شریف لوگون کو رات کیوقت اندہیرے مین تقسیم کیا سنہ ۱۸۶۷ و سنہ ۱۸۷۵ع کی رپورٹ
مین کپتان میور صاحب نے لکہا ہے کہ اگرچہ جرم دخترکشی کا کوئی مقدمہ پیشتر

نہوا اور اس سے ظاہر انسداد جرم ہو گیا معلوم ہوتا ہے مگر اسوجہ سے
کہ پر یہار مینون کی جوان لڑکیان غیر منکوحہ رہتی ہین اور اور لڑکیان متواتر
پیدا ہوتی ہین یقین ہوتا ہے کہ یہہ جرم کبھی بالکل موقوف نہوگا بلکہ جاری رہیگا
سبب یہہ ہے کہ دیگر نسلون کے مینے انکو کمتر سمجھکر رشتہ داری نہین کرتے
اور اونمین اپنی قوم مین رشتہ داری کرنا ممنوع ہے پس اونکو اپنی دختران
کیواسطے شوہر اور اپنے واسطے زوجہ بہم پہونچانا نہایت مشکل ہے ۞
اس سال مین کرنل بیکنڈ ونلڈ صاحب کہ ابتدا بھرتی سے اس فوج کے
حاکم تہے مستعفی ہوکر ولایت کو گئے اس فوج کی آراستگی اور مینہ قوم کی شایستگی
مین کرنل صاحب نے جو کوشش کی لایق یادگار رہیگی علاوہ قواعد دانی و
سپاہیانہ لیاقت و ایمانداری اور عمدہ اخلاق کے اس فوج نے چند
تعمیرات مثل پل و گرجا وغیرہ تعمیر کرکے بہت ناموری پیدا کی ہے مینون کی
نیک چلنی دیکھکر یہہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ آیندہ کو بجز مینون کے اس فوج
مین کوئی بھرتی نہوا کرے اور بہت لوگون کی ترقی کی گئی کہ اس سبب سے حسب
تحریر میجر کلے صاحب بھرتی کیواسطے بہت آدمی میسر آگئے ۞

## ہاڑوتی

خاص اوس ملک مین جو ہاڑوتی کے نام سے مشہور ہے بوندی و کوٹہ و
جزو اعظم جہالا واڑ داخل ہین مالوہ کے شمال و مشرق مین واقع ہے اوسکے
اور مالوہ کے درمیان کوہ مکندرہ اور کوہ چیتوڑ کے سلسلہ جات واقع ہین

اوسمین نولاکہہ آدمیون کی آبادی ہے اور دس ہزار مربع میل کا رقبہ اور
تخمینا پینتالیس لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے ؛
ملک کا سطح مالوہ کی ہموار زمین سے شمال کیطرف ڈہالوان ہے اور اوسمین
چنبل کالی سندہ اہو انجار پاربتی ندیان شمال و شمال مشرق کی
طرف روان ہوکر جمنا مین ملتی ہین ؛
کوہ مکندرہ کہ جنوب مشرق سے شمال مغرب کیطرف واقع ہے کوٹہ و جہالاواڑ
کے درمیان سرحد ہے اس پہاڑ کا راستہ کرنل مونسن صاحب کی مصیبت
زدہ فرار سے براے دوام یادگار ہوگیا ہے علاوہ اس تاریخی واقعہ کے
سرورختی اور پہاڑون کے درمیان ندی کی روانگی سے موقع بہت
خوشنما و دلچسپ ہے ان پہاڑون مین ہرطرح کا شکار ہے اور شکارگاہین
بنی ہوئی ہین مکندرہ کا درہ شمالی و جنوبی ہندوستان کا راستہ ہونے
سے بہی نامور ہے ؛
ایک بلند پہاڑ کا سلسلہ جو میدان پر پانچ سو فیٹ عمود نما کہڑا ہے شمال
مشرق سے جنوب مغرب مین واقع ہوکر ملک بوندی کو دو مساوی حصون
مین تقسیم کرتا ہے اوسمین اندرگڑہ کے قریب لاکہوری کا درہ مشرق کی
طرف کو راستہ ہے کرنل مونسن صاحب کی فوج لڑائی کی جلدی مین یہان
ہوکر گذری تہی ؛
ان سب پہاڑون مین سرورختی ہے بلکہ بعض کے دامنون پر تہی بن بکثرت
ہین مثل دیگر ممالک راجپوتانہ کے ہاڑوتی مین تالاب بہت ہین اون سے

चम्बल
कालीसिंध
आहू
अमजार
पारवती
जमना
मौनसन

अनुपगढ़
लाखोरी

آبپاشی کا فایدہ اور ملک کی رونق ہے میدان جسمین زراعت ہوتی ہے
دار الریاست کوٹہ سے مشرق اور جنوب مشرق مین اور بوندی سے مشرق
اور شمال مشرق مین واقع ہین پچاس برس پیشتر زراعت غلہ کی اس کثرت
سے ہوتی تہی کہ راستہ نہین ملتا تہا اور کوئی قطعہ قابل زراعت غیر مزروعہ
نہ تہا اور کل رقبہ بقدر تین لاکہہ انگریزی ایکر مزروعہ تہا اوس زمانہ مین کوٹہ
براہ واجب خرمن ہندوستان کہلا سکتا تہا تاریخ مین لکہا ہے کہ ۱۸۰۴ء
مین جب مرہٹون سے لڑائی تہی اور ملک بہرت پور مین پناہ پذیر تہا اور
اطراف ملک مین غارتگر فوج بہرتی تہی اور جنگ وقحط نے بالاتفاق ملک پر
مصیبت نازل کی تہی کل باشندگان راجپوتانہ وانبوہ کثیر افواج متحرک کو
کوٹہ نے غلہ دیا تہا اوس سال مین غلہ بہ نرخ پچیس روپیہ فی منی یعنی بارہ من
ایک کرور روپیہ کا فروخت ہوا تہا ؛

مگر یاد رکہنا چاہیے کہ اوس زمانہ مین ظالم سنگہ جسکو بخلاف اوسکے نام کے عادل سنگہ
کہا جاوے تو بجا ہے منتظم ملک تہا اوسکی عجیب لیاقت نے مہمات معجزہ نما کو
انجام دیا تہا اوسکے مرتے ہی ابتری ہوئی فساد برپا ہوا ریاست تقسیم ہوئی
کہ اوس وقت سے ابتک برابر بدنظمی چلی جاتی ہے ؛

ان ریاستون مین انتظام عدالت قریب قریب یکسان ہے جو قصص راجپوتون
کی دیگر ریاستون مین ہے وہی ہاڑوتی مین بہی ہے رئیسون کو اپنی
ریاستون مین فوجداری و دیوانی کے اختیارات کلی حاصل ہین اور اون
کی رہنمائی کا ذریعہ صرف اونکا تمیز اور رواج ملک جنی بہ دہرم شاستر ہوتا ہے

دار الحکومت مین فوجداری و دیوانی کی عدالتین ہین اونکے مہتمم ناظم علاقہ
ہین ناظمون کے احکام کا اپیل خود رئیس کے روبرو ہوتا ہے دیوانی کے
پیچیدار مقدمات اکثر بہ تجویز پنچایت فیصل ہوتے ہین اور فی الحقیقت نہایت
عمدہ اور محبوب العوام طریقہ انفصال ہے پرگنات مین مقدمات دیوانی بہ
تجویز بلہ داران فیصل ہوتے ہین مقدمات فوجداری دار الریاست مین
فیصل ہوتے ہین اور مقدمات متعلق بہ مذہب دہرم شاستر سے برہمنون
کی تجویز سے طے ہوتے ہین اور مقدمات ذات کے برادری کی پنچایت سے
مقدمات سنگین ہاڑوتی مین کم ہوتے ہین مگر اون کے انسداد کی تدبیر
بوندی اور کوٹہ مین بہت ناقص ہے ؛

सरणा

سرنا یعنی پناہ دہی مفروران کے استحقاق کے برابر کسی امر کو روسا راجپوتانہ
باعث عزت و ناموری نہین سمجھتے ہین اور جو شخص ریاست مین پناہ پذیر
ہوا اوسکو سپرد کرنا باعث ہتک و ذلت سمجھا جاتا ہے اسکا یہانتک عملدرآمد ہے
کہ پناہ دہی کے اعتبار پر لوگ سرکشی و بغاوت کرتے ہین اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ اس بیجا مہمان نوازی سے پناہ دہندہ ریاست کو بہت نقصان پہونچتا ہے
مثلاً کسی ریاست کا سردار اپنے رئیس سے باغی ہوکر قرب و جوار کی دوسری
ریاست مین پناہ پذیر ہوا اور وہان سے وہ اپنے ملک مین حملہ آوری و
غارتگری کرے اور عند التعاقب عبور سرحد کرکے جاے امن مین واپس
چلا جاوے تو اس صورت مین صریح نتیجہ یہہ ہے کہ دونون ریاستون
مین نا اتفاقی اور غدر پیدا ہو پس اگر کسی ریاست کے استحقاق پناہ دہی

اور کاشتکارون کیطرفسے فریب بہت ہو سکتا ہے اور دونون امور
راج کے حق مین مضر ہین مگر اب یہہ طریقہ بوندی مین بہی کم رہگیا ہے ؛
لگان نقد بشرح رقبہ بذریعہ پٹیلون کے جنکو فی بیگہ ڈیڑہ آنہ حق ملتا ہے
اور اوسمین سے وہ ثلث بطور نذرانہ راج مین داخل کرتے ہین سالانہ
قسطون سے وصول کیا جاتا ہے پٹیل اس حق کے علاوہ کاشتکارون
سے دیگر حقوق اجناس مین بہی لیتے ہین اور بمقابلہ کاشتکارون کے حق
وے بطور حاکم ہین اپنی کاشت کی زمین کا رعایت سے لگان دیتے ہین
پٹیل زر لگان وصول کرکے بلہ دارون کو دیتا ہے بلہ دار ہر سال اپنا جمع خرچ
لیکر دار الریاست مین جاتا ہے جمع وخرچ بعد جانچ وپڑتال دفتر کے رئیس
کے روبرو پیش ہوتا ہے بشرط صحت حساب کے بلہ دار کو رسید ملتی ہے اور
وہ اپنے علاقہ کو پہر جاتا ہے ؛

ہر گانو مین پٹیل وپٹواری موروثی عہدہ دار ہین اور ایک بلاہی پٹیل کا
پیش خدمت ہوتا ہے وہ گانوکے ہر ایک امر اور ہر ایک شخص سے واقف
ہوتا ہے - سانسری یعنی رہبر وچوکیدار وگانوگرو یعنی پروہت وکہاتی
وچمار ولوہار وحجام وغیرہ خدمتی لوگ کسیقدر حقوق رکہتے ہین اور زمیندارن
دیہہ سے معاش پاتے ہین ؛

सांसरी

احتیاطاً راج کیطرف سے بلہ دار ہر ایک گانو مین حفاظت فصل کیواسطے ایک
شحنہ بمشاہرہ چار روپیہ ماہوار مقرر کرتا ہے ابتدا مین شحنہ مقرر کرنیکا
دستور بند وبست بٹائی کیواسطے جاری ہوا تہا کہ پیداوار زراعت کی

حفاظت کرین اور قبل بٹائی زمیندار کو غلہ نہ لیجانے دین اور اب بھی ابتدا سے
جاری ہے کہ بجبلہ کی پیداوار زمیندار ادا ے لگان مین کچھہ عذر نکرے ۔
لگان اراضی کی شرح زمین کی قسم پر موقوف ہوتی ہے آبپاشی کی زمین
کی اوسط جمع پانچ روپیہ فی بیگہ ہے بارانی کی شرح ایک روپیہ بیگہ ہے
اور غیر مزروعہ چراگاہ پر چار آنہ یا آٹھہ آنہ بیگہ ہے علاوہ بعض دیہات
کے جو بعوض قرض دس سال کیواسطے ساہوکاران کوٹہ کو دیے گئے ہین
ٹھیکہ دینے کا رواج ہاڑوتی مین کہین نہین ہے ان دیہات کی لگان
ساہوکار خود وصول کرتے ہین مگر اون کو فوجداری و دیوانی کا کچھہ
اختیار نہین ہے ۔

ہاڑوتی مین شکر مرزاپور سے و نمک سانبھر سے و انگریزی مال بمبی سے
و تماکو مالوہ سے و ظروف برنجی بھیلواڑہ واقع میواڑ سے اور کبھی اضلاع
کھیراڑ واقع میواڑ سے جہان لوگ مویشی بہت رکھتے ہین آتی ہین اور
اجناس برآمد افیون و غلہ و محلوج ہین جہالراپاٹن سے افیون بکثرت
جاتی ہے اچھے سال مین ستر لاکھہ روپیہ کی افیون جاتی ہے اور پچاس لاکھہ
کی ہر اوسط درجہ کے سمت مین جاتی ہے ۔

کوٹہ و جہالاواڑ مین چند میل تک دارالریاست کے قریب سڑکین تیار
ہوئی ہین اونکے سواے پختہ سڑک کہین نہین ہے تینون ریاستون کا
عام راستہ مکندرہ کے پہاڑون مین ہوکر گذرتا ہے اس راستہ مین سڑک
پر خرچ کثیر ہوگا اسواسطے مناسب سمجھا گیا ہے کہ سڑک ریل کی تجویز پختہ

ہوجانیکی بعد تعمیر سڑک کی تجویز کیجاوے کیونکہ جو زر کثیر سڑک اعظم مین خرچ ہوا اوس سے شاخین بکفایت تیار ہوجاوینگی ؛

موسم برسات مین جب بناس ندی چڑھتی ہے چھاونی دیولی و اجمیر و نصیرآباد کے درمیان آمد و رفت بند ہوجاتی ہے اوسکے عبور کا بندوبست نہایت ضرور ہے ابتک صرف بانسون کے بیڑہ پر کہ گلی مٹکون کے ذریعہ سے تیرتا ہے آدمی کھینچکر مسافرون کو ندی کا عبور کراتے ہین مگر نوسوگز کے عرض اور کمال تیز روی کی حالت مین اسطرح عبور کرنا نہایت پرخطر ہے شاید کسی ضرورت کے وقت دونون چھاونیون کے درمیان راستہ بند ہوجانے سے کوئی نتیجہ بد پیدا ہو اور روزمرہ مین بہی اکثر مریض جنکی تندرستی نقل مکان پر منحصر ہوتی ہے طغیانی ندی کی وجہہ سے نہین جاسکتے ہین بس اگر آنصوب ندی کے ایک قیام کا مکان تیار ہوکر دو کشتیان ڈالدیجاوین تو مسافرون کو بہت آرام ہوجاوے مکان کی لاگت بہت قلیل ہوگی اور ملاحون کا خرچ مسافرون سے وصول ہوتا رہیگا ؛

سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶ع مین ملک ہاڑوتی مین حسب قاعدہ سڑکین تیار ہونیکا کام شروع ہوا دیولی و نصیرآباد کے درمیان ۵۶ میل کے فاصلہ پر پختہ سڑک تیار ہوگئی دیولی سے جنوب مشرقی سمت مین ۲۸ میل پر بوندی ۴۴ میل پر کوٹہ اور ۷۹ میل پر جہالراپاٹن ہین رئیس بوندی نے منجملہ ۲۶ میل اپنے علاقہ کے ۲۴ میل راستہ خام اچہا بنوادیا ہے مگر باقیماندہ کہ اوس مین سے تین میل درہ کمندرہ مین واقع ہے گاڑیون کے چلنے کے لایق بالکل نہین ہے دسمبر گزشتہ

مین سسٹر ہیو صاحب انجینیر نے کوٹہ وجہالاواڑ مین نوکر ہوکر ۵ میل سڑک
واقع علاقہ جات مذکور پر کام شروع کیا ہے اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
نے چھہ میل علاقہ میواڑ واقع درمیان دیولی و بوندی کے پیمایش کرائی
ہے اس سڑک کی تیاری سے ملک ہاڑوتی مین بہت ترقی ہوگی اور تجارت
کی آمدرفت کا راستہ جو رئیسون کی سہل انکاری اور موجبات مخصوص الوقت
سے ابتک بند رہی ہے جاری ہوجاویگی اور حسب الحکم صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل شمال کیطرف دیولی سے ٹونک تک ۶۴ میل سڑک تیار ہونے کی تجویز
درپیش ہے جےپور و ٹونک کے درمیان ۶۰ میل کے فاصلہ مین پختہ
سڑک ہے ؛

سرکاری ڈاکخانجات دیولی و بوندی و کوٹہ و جہالراپاٹن مین کمی ہرکارون
کے سبب سے ڈاک بدیر پہونچنے کی بہت شکایت تہی ممالک مغربی و شمالی
کی ڈاک جےپور سے دیولی جاتی ہے اور بوندی و کوٹہ و جہالاواڑ ہوکر
مالوہ کو جاتی ہے اور بمبئی احاطہ کی ڈاک نصیرآباد ہوکر آتی جاتی ہے کہ دیولی
سے ۵۶ میل ہے بسبب توقف آمدرفت ڈاک انگریزی کے ریاستون کے
لوگ اوسکا استعمال کم کرتے ہین اور اوسکے بالکل محتاج بہی نہین ہین
کیونکہ کوٹہ مین برہمنی ڈاک ہے چند لوگون نے بطور کمیٹی متفق ہوکر شمال
مین بوندی و ٹونک و جےپور کو اور جنوب مین جہالاواڑ و جورہ و رتلام
وغیرہ کو ڈاک مقرر کر رکہی ہے اونکو ساہوکارون سے مدد ملتی ہے اور
زیادہ تر یہہ لوگ اون نہین مقامات کو چٹہی لیجاتے ہین جہان انگریزی ڈاک

نہیں ہے ٭
ہر روز صبح کیوقت روانہ ہوتی ہے اور آٹھ بجے خطوط لئے جاتے ہین مقامات
قریب کا محصول دہیلا اور ریہیہ کا ایک پیسہ محصول لیتے ہین سرکاری ڈاک کی نسبت
تیز نہین چلتی ہے مگر جن مقامات کو ضرورت ہے وہان سیدہی جاتی ہے
اور سرکاری ڈاک پہیر کہاکر جاتی ہے اس سے جلد پہونچتی ہے اوسکی آمدنی
کے خرچ کیواسطے مکتفی ہونا دلیل کامیابی ہے اگر سرکاری ڈاک مین بہ اضافہ
ہرکارون کی ترقی کیجاوے تو غالب ہے کہ یہہ بہی ڈاک سکے کاغذات بہی
اوسمین جایا کرین ٭

| مقامات | فاصلہ | تعداد چوکیات | تعداد ہرکارہ پاسے |
|---|---|---|---|
| ٹونک سے دیولی کو...... | ۳۶ | ۶ | ۱۲ |
| نصیرآباد سے دیولی کو... | ۵۶ | ۹ | ۱۸ |
| دیولی سے کوٹہ کو....... | ۵۱ | ۸ | ۱۶ |
| کوٹہ سے جہالاواڑ....... | ۵۰ | ۸ | ۱۶ |
| جہالاواڑ سے شاہجہان پور | ۹۰ | ۱۲ | ۲۴ |

جب سے تجارتگری ڈاک کی چند واردا تین وقوع مین آئی ہین حکم ہوگیا
ہے کہ ہتگی کی ڈاک صرف دن کے وقت چلا کرے رات کو نہ چلے اس سے

ہین صدر بازار چہاونی دیولی کے مدرسہ کیواسطے صاحب پولیٹکل ایجنٹ
نے ایک مدرس بمشاہرہ مبلغ بیس روپیہ ماہوار طلب کیا تہا مگر اس وجہہ
سے کہ سرکاری نوکری نہ تہی کسی نے منظور نہ کی اکثر نے یہی عذر کیا کہ اگر
سرکاری نوکری بہ استحقاق پنشن ہوتی تو اس تنخواہ پر منظور کر لیتے ؛

वटोरियल
हेंडरी
नोवर

دیولی مین پریسبیٹرین مشن کے پادری صاحب کہ سنہ ۱۸۶۵ء مین پادری
ہینڈری صاحب تہے اور سنہ ۱۸۶۷ء مین پادری نوبر صاحب تعلیم و تلقین
خلایق مین کوشش کرتے ہین اون کی طرف سے کہیراڑ کے چودہ دیہات مین
ہندی مدرسہ جات ہین کہ ساڑہے تین سو طالب العلم پڑہتے ہین اور زراعت
پیشہ و دیگر طالب العلمون کیواسطے جو دن کو کام مین مصروف رہتے ہین رات کو
پڑہنے کی جماعتین مقرر ہین علاوہ اسکے خاص چہاونی مین مشن کا انگریزی مدرسہ
ہے اوسمین ۸۶ طالب العلم پڑہتے ہین اور ایجنسی مین ایک مدرسہ ہے اوسمین
دکاندار و دیگر ملازمان سرکاری کے ۳۲ اطفال پڑہتے ہین اور مدرسہ متعلق
پلٹن کے ۴۸ طالب العلمون مین سے ۱۲ قوم مینہ ہین مشن کے مدرسہ مین ڈاکٹر

डिफ़ेनिक

ڈفینیک صاحب نے ایک نقاشی کی جماعت مقرر کی ہے اوس مین چار طالب العلم
ہین ؛

سنہ ۱۸۶۷ء تک ہاڑوتی کی ریاستون کے جیلخانون کا انتظام نہایت خراب
تہا بوندی کا جیلخانہ تو درحقیقت ریاست کی ذلت و بدنامی کا باعث تہا مگر ٹونک
نے بہتر مکان مین قیدیون کا رکہنا منظور کیا تہا کوٹہ کا جیلخانہ البتہ اوس سے
بہتر تہا تاہم جیسا چاہیے نہ تہا چنانچہ مہاراو صاحب کو تاکید ہوئی تہی کہ اچہا

مکان تعمیر کرا دیتے جہالا واڑ مین البتہ رئیس کی توجہ تہی اور دیگر ریاستون
سے وہان کا جیلخانہ اچہا تہا تو بہی ترقی کی بہت گنجایش تہی اور اگرچہ چہوٹا تہا
مگر بلحاظ ضروریات تعمیر ہوا تہا اور صاف رہتا تہا دربار بیواڑ نے جہازپور مین
بصرف مبلغ بارہ سو روپیہ مکان مجلس تیار کر دیا ؛

اسیطرح بوندی مین شفاخانہ براے نام تہا نیٹو ڈاکٹر نوکر تہا اور مختصر مکان
مین ادویات تقسیم ہوتی تہین مگر علاج کچہہ نہین ہوتا تہا اور نہ انگریزی دوا
کا استعمال تہا مگر مہاراجہ صاحب نے دیگر ریاستون کیطرح اچہا شفاخانہ مقرر
کرنیکا اقرار کیا تہا کوٹہ مین نیٹو ڈاکٹر اچہا نہونے کے سبب سے لوگون کو بہت
تکلیف تہی مہاراؤ صاحب کو آگاہ کر کے اوسکو برخاست کرا یا گیا اور ایرن پورہ
کی چہاونی سے کارکردہ ڈاکٹر طلب کر کے بجاے اوسکے مقرر کیا گیا اوسوقت
سے کام اچہی طرح ہونے لگا جہالا واڑ کا شفاخانہ سب سے بہتر ہے وجہہ یہہ
کہ محمد نعیم خان ڈاکٹر نہایت مستعد ولیئق آدمی ہے اس شخص کی کارگذاری
وحسن لیاقت کی تعریف جسقدر کیجاوے کم ہے باوجودیکہ فربہی جسم سے محنت
کے لایق نہین ہے اور مجمع ہنود اوسکے مسلمان ہونے کی وجہہ سے پرہیز
بہی ضرور کرتا ہوگا تاہم وہ اپنے کام کو اس عمدگی سے کرتا ہے کہ سب لوگ
اوس سے انہیں رضامند ہین ڈاکٹر لوندس صاحب کے نزدیک جہالاواڑ
کا شفاخانہ نہایت پسندیدہ اور محمد نعیم خان نیٹو ڈاکٹر قابل تحسین وآفرین
ہے حسب صلاح ڈاکٹر ڈفیبک صاحب کے صدر بازار چہاونی دیولی مین
بنظر ضروریات ملازمان ورعایا ہر چہار ریاست اور ضلع اجمیر کے شفاخانہ

جدید مقرر ہوا اس شفاخانہ کا ساٹھہ روپیہ ماہوار کا خرچ ہے کہ گرد نواح کی ریاستین دیتی ہین اور مکان کیواسطے پانچ سو روپیہ سرکار سے ملا ہے اس شفاخانہ مین علاج کیواسطے دور دور کے مریض آتے ہین علاوہ شفاخانہ جات مذکورہ کے مہاراجہ صاحب اندرگڑہ کا بہی سنہ ۱۸۶۶و۶۷ع مین ارادہ تہا کہ اپنی ریاست مین ایک شفاخانہ مقرر کرین اور اس غرض سے آلات وادویات طلب کئے تہے اور ایک نیٹو ڈاکٹر کو بہی نوکر رکہا تہا - ہر ایک شفاخانہ مین عورتون کی معالجہ کیواسطے ایک ایک عورت مقرر ہوئی کوٹہ و ٹونک و جہالراپاٹن مین کوئی سال ایسا نہین گذرتا ہے جسمین مرض بائی پیدا نہوا ور جس حالت مین باشندگان ملک اس بات پر لحاظ نہین رکہتے ہین کہ صفائی وصحت دونون متفق ہین تو اکثر امراض کا پیدا ہونا اور ترقی پانا کچہہ عجب نہین ہے ٭

سنہ ۱۸۶۶و۶۷ع مین ریاستہای متعلقہ ایجنسی ہاڑوتی کی فوج حسب تفصیل شمار مین آئی تہی ٭

| نام ریاست | توپخانہ: توپ میدانی | توپخانہ: گولہ انداز | سواران | پیادگان | پولیس | میزان |
|---|---|---|---|---|---|---|
| بوندی | ۱۲ | ۵۰ | ۵۰۰ | ۱۵۰۰ | ۲۰۰۰ | ۴۵۰ |
| کوٹہ | ۲۰ | ۱۷۵ | ۱۵۰۰ | ۴۰۰۰ | ۳۰۰۰ | ۸۶۷۵ |
| جہالاواڑہ | ۱۵ | ۱۳۵ | ۵۰۰ | ۲۵۰۰ | ۲۰۰۰ | ۵۱۳۵ |
| | ۴۷ | ۳۶۰ | ۲۵۰۰ | ۸۰۰۰ | ۹۰۰۰ | ۱۹۸۶۰ |

سوارون مین ہر قسم کے سوار داخل ہین کہ اکثر محض بے قواعد اور خراب
گہوڑون پر سوار ہوتے ہین بجز ایک رسالہ سواران کوٹہ اور ایک مختصر پلٹن
چہالاواڑ کے ہاڑوتی کی فوج اس قابل نہین ہے کہ اوسکو فوج کہین اونکو
مدت بعد اور بڑی مشکل سے تنخواہ ملتی ہے ناقص پوشش ہے اور ناقص
ہتیار ہین ؛

سہبندی یعنی سپاہ پولیس زیادہ تر قلعہ جات مین متعین رہتی ہے اکثر
اونمین دو یا تین روپیہ تنخواہ پاتے ہین ان ریاستون مین پیادہ زیادہ
تر شکار کیواسطے نوکر رکہا جاتا ہے اور حقیقت مین وے بہادر شکاری ہین
اور بندوق اچہی چلاتے ہین علاوہ اسکے کوٹہ کی سات کوہریون مین ۱۵۰۰
پیادہ ۲۰۰ سوار ۲۰ توپ ہین یہہ فوج ریاستون کی فوج سے بہی
بدتر ہے ؛

مثل دیگر ممالک راجپوتانہ کے ہاڑوتی مین قلعات وگڑہی بکثرت ہین بڑے
قلعات اندرگڈہ ـ شیرگڈہ ـ اجیت گڈہ ـ شاہ باد ـ ہین ؛

इंदरगढ
शेरगढ
अजीतगढ
शाहाबाद
बागरौन

کوٹہ کا قلعہ اول درجہ کا ہے اوسمین تیس توپین آراستہ ہین قلعات
شیرگڈہ وگاگرون مین دس دس توپین ہین بعض اونمین سے خراب
وناکارآمد ہین اور فوج قلعہ مین دو نشان سو سو آدمی کے اور چارسو
پانچ سو آدمی سہبندی کے رہین ؛

بوندی مین علاوہ مضبوط قلعہ گرد محل وشہر کے جسمین بیس آراستہ توپین
ہین اجیت گڈہ اور نینوہ کے قلعات ہین اجیت گڈہ پہاڑ پر ہے اور

नैनवा

نینوہ میدان پر ہے نینوہ کے قلعہ مین چار اچھی توپین ہین اجیت گڈہ کی توپون کی تعداد معلوم نہین ہے اب بھی ان قلعون مین غیر آدمی کو نہین جانے دیتے ہین - شاہ آباد کا پہاڑی قلعہ بہت مضبوط موقع پر ہے اوسمین آٹھہ دس توپین ہین کوملمیر معروف کہیل واڑہ کا قلعہ جہالاواڑ کی ریاست مین ہے اسکے گرد جنگل پہاڑی ہے اور اوسمین دس بارہ توپین ہین جہالراپاٹن مین چند سال سے قلعہ تعمیر ہوتا تھا مگر توپین نہین چڑھی تہین ٭

۱۸۶۷ء مین بوندی وکوٹہ جہالاواڑ کے سواے ٹونک بھی ایجنسی ہاڑوتی سے متعلق ہوگیا نواب صاحب ٹونک اور اونکے خراج گذار ٹھاکر لاوہ کے درمیان جو نا اتفاقی مدت سے تھی اوسکی سے اگست ۱۸۶۷ء مین بمقام دارالریاست ٹونک سخت خونریزی پیدا ہوئی انجام مین حسب الحکم گورنمنٹ نواب محمد علیخان صاحب ریاست سے خارج ہوئے اور اونکے خلف اکبر نواب محمد ابراہیم علیخان صاحب مسند نشین ہوئے اونکا وزیر سرور شاہ جسکے مکان پر خونریزی ہوئی دایم الحبس ہوکر چنار کو بھیجا گیا لاوہ کی جاگیر علاقہ ٹونک سے علیحدہ ہوکر بہ تحت خاص سرکار انگریزی لی گئی - نواب صاحب کی سلامی سترہ مین سے چہہ کم ہوکر گیارہ توپون کی رہگئی اور وارثان ٹھاکران مقتول لاوہ کے واسطے آمدنی ٹونک سے پنشن مقرر ہوئی بہ تعمیل حکم نواب گورنر جنرل صاحب بماہ دسمبر نواب صاحب دیولی مین حاضر ہوگئے اور بہ حراست مناسب بنارس مین رہنے کیواسطے بھیجے گئے جنوری ۱۸۶۸ء مین کرنل کیٹنگ صاحب وکپتان بروکس صاحب نے دربار عام مین نواب محمد ابراہیم علی خان صاحب

کو مسند نشین کیا حکیم سرور شاہ فوج کو سپرد ہوا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے
بندوبست جدید کیا اگرچہ نوابصاحب کی عمر زیادہ تہی مگر تعلیم و تربیت نہونے
سے انصرام کار کے لایق نہ تہے اسواسطے گورنمنٹ نے انتظام ریاست کا
جلسہ سرداران سے بافسری صاحبزادہ عباد اللہ خان عموی نوابصاحب
کرانا تجویز کیا صاحبزادہ مذکور و نواب صاحب کی درخواست سے لفٹنٹ
بلیر صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل نگرانی کاروبار ریاست کیواسطے
متعین ہوئے اور ریاست ایجنسی ہاڑوتی سے متعین ہوگئی

۱۸۶۵

ادسی سال مین ریاستہاے متعلقہ ایجنسی ہاڑوتی سے دادستد مجرمان
کے باب مین عہدنامجات منضبط ہوئے جس حالت مین اکثر رئیسون نے گورنمنٹ
انگریزی سے بہی اس باب مین تعہد بمشکل کیا ہے مہاراج رانا صاحب والی
جہالاواڑ نے ظاہر کیا کہ روسا راجپوتانہ کے درمیان بہی گرفتاری و سپردگی
مجرمان کیواسطے ایسے ہی عہدنامجات ہونے چاہئین اور واقع مین جب تک
یہہ انتظام نہوگا اس عہدنامہ کا فایدہ بہی حاصل ہونا غیر ممکن ہے کیونکہ
مجرم ایک ریاست سے دوسری مین جاکر پناہ پذیر ہوجاوینگے

راجپوتانہ مین مقدمات باہمی ریاستون کا انفصال پنچوکلا راجستان کے
اہتمام سے ہوتا ہے اسواسطے دیولی کے محکمہ پنچوکلا مین میواڑ و جیپور و
بوندی و کوٹہ و ٹونک و جہالاواڑ کے وکیل رہتے ہین مقدمات متعلقہ علاقہ
انگریزی مین ادجین مقدمات مین پنچوکلا درخواست کرین اور سنگین و
پیچیدار مقدمات ڈکیتی و غارتگری و قتل مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ بطور پنچ

اجلاس کرتے ہین اوسمین اونکی تجویز غالب سمجھی جاتی ہے دیگر صورتون مین
وہی صرف کارروائی سشن کی نگرانی کرتے ہین اس محکمہ مین مقدمات
دیوانی کی سماعت نہین ہوتی ہے صرف بنظر حفظ جان و مال و تحقیقات و
فیصلہ مقدمات فوجداری کیواسطے ہین ؀

سنہ ۱۸۶۹ع مین کثرت کار کے سبب سے دفتر ایجنسی محکمہ پنچایت سے علیحدہ
کیا گیا چونکہ محکمہ پنچایت کا خرچ گورمنٹ کے ذمہ واجب نہ تہا اسواسطے
کل متعلقہ ریاستون سے بطور چندہ کے لینا قرار پایا اور اوسوقت سے
پنچایت کا کام ایجنسی سے علیحدہ ہونے لگا جون سنہ ۱۸۶۹ع مین کپتان برومر
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا کہ نہایت ہوشیار ولئیق افسر تہے بعارضہ ہیضہ
چہاونی دیولی مین انتقال ہوا ؀

۸- نومبر سنہ ۶۴ع کو علاقہ بوندی مین ڈاک پارسل کی غارتگری ہوئی
اوسکی بابت بوندی سے اعادہ روپیہ ۱۱ر۳ پائی دلایا گیا اور ۲۶- جنوری سنہ ۱۸۶۵ع
کو ڈاک پارسل شہر پاٹن علاقہ جہالاواڑ کے قریب لٹی اوسکی بابت روپیہ ۲۴ر
ریاست جہالاواڑ سے دلانا تجویز ہوا تین وارداتین غارتگری ڈاک
کی علاقہ ٹونک مین ہوئین اونمین سے ایک وقوعہ ۲- جنوری سنہ ۱۸۶۵ع
کا ایک مجرم گرفتار ہوکر جیپور کو بہیجا گیا دوسری وقوعہ ۱۸- اگست سنہ ۱۸۶۵ع
کے مال مسروقہ کا جرمانہ ٹونک پر ہوا تیسری وقوعہ ۹- اپریل سنہ ۱۸۶۶ع کو
کہ موضع منیڈواس کے قریب ہوئی تہی مجرمون کا پتہ علاقہ جیپور مین
لگا کر راج سے مال روپیہ ۱۱ر۶ پائی دلایا گیا نواب صاحب ٹونک نے حفاظت ڈاک

मंडवास

کیواسطے ایک ایک کوس پر کیات مقرر کین اور ایسا ہی بند و بست بوندی و کوٹہ مین ہوا ؛

हिंगलाज कन्नी गुलाबपुरा

بہت سنگین مقدمہ ہنگلاج گڈہ کا درمیان موضع کنّی و گلاب پورہ کے مدت سے کوٹہ و اندور کی ریاستون کے درمیان زیر تجویز تہا ۱۸۶۶ء مین

दबाई

باتفاق کپتان بروس صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و کپتان لوارڈ صاحب متعلق ایجنسی وسط ہند فیصل ہوا یہہ مقدمہ سابقًا بہ تجویز صاحبان

महदपुर

پولیٹکل ایجنٹ کوٹہ و مہدپور ۱۸۳۶ء مین فیصل ہو گیا تہا اور چہہ برس سے پہر تازہ ہوا تہا قریب تین میل تک سرحد کا متنازعہ تہا اور زمین متنازعہ بالکل پہاڑی تہی اس سے فیصلہ مشکل تہا اور علاوہ اسکے ایام غدر مین کاغذات ایجنسی اندور و کوٹہ تلف ہو گئے تہے صرف ایک بوسیدہ نقشہ دفتر آبو سے برآمد ہوا اوسکے بموجب بڑی مشکل سے حد برآری ہو کر مینارہ ہاے قایم کئے گئے اور نقشہ تیار کیا گیا ؛

कालामाल

اوسی سال مین بماہ مارچ متنازعہ اراضی کالامال کہ مدت سے بوندی و اندرگڈہ کے درمیان تہا مارچ مین فیصل ہوا اس مقدمہ کی وجہ سے دونون ریاستون مین بہت عداوت ہو رہی تہی اور بوندی کیطرف سے التوا فیصلہ مین ہر طرح کوشش کیجاتی تہی ؛

۱۸۶۷-۶۸ء مین کوٹہ و بوندی مین غارتگری ڈاک کی دو واردا تین ہوئین کوٹہ کی وارداتین مین ہرکارہ مارا گیا معاوضہ مال مغروقہ ریاستون سے دلوایا گیا اور ہرکارہ مہلوک کی بیوہ کیواسطے راج کوٹہ سے پنشن مقرر

کرائی گئی ۞
معاوضہ غارتگری ڈاک کی بابت بحث تہی کہ عدالت وکلاء تعداد مال مسروقہ کے ثبوت چاہتی تہی اور حکام سررشتہ ڈاک بیان مدعی کو کافی سمجہتے تہے اسباب مین پوسٹماسٹر جنرل وحکام راجپوتانہ کے درمیان تحریر ہوکر گورمنٹ کو رپورٹ ہوئی تو حکم ہوا کہ حتی الامکان تعداد مال کا ثبوت لیاجاوے جہان یہہ امر ممکن نہو مدعی کا اظہار بپیشگاہ صاحب مجسٹریٹ ضلع یا قریب ترین صاحب پولٹکل ایجنٹ مین بحلف لیاجاوے ۞
۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کی علالت طبع کا حال دریافت ہونے سے روسار متعلق ایجنسی راجپوتانہ کو بہت فکر وتردد رہا بیشتر انگریزی اخبارون کو اس ملک مین کوئی نہین لیتا تہا اوس زمانہ مین بنظر دریافت حال صحت شہزادہ صاحب موصوف اور تار برقی کی تازہ خبرین دیکہنے کے واسطے اخبار لیئے گئے اور ایجنسی سے متواتر خبرین منگاتے تہے اون کی صحت پانے پر کل خیرخواہ رئیسون نے نواب ویسرائے صاحب کو مبارکباد کی خرائط بہیجے اور مہاراج رانا صاحب جہالاوارٹنے اپنی خیرخواہی کی تصدیق کیواسطے ہزار روپیہ آبو کے لارنس سکول مین دیا اسیطرح لارڈ میو صاحب کے قتل سے کل رئیسون کو غم والم ہوا صرف ایک سال پیشتر لارڈ صاحب ممدوح ومرحوم سے ملنے کیواسطے اجمیر مین جمع ہوئے تہے اونکے عمدہ اخلاق اور اشفاق توجہات ملاقات سے سبکو اون سے محبت تہی قطع نظر افسوس ورنج کے جو واردات سے ہر متنفس کو ہوا تہا رئیسون کو بخصوصیت غم ہوا کہ اونہون نے لارڈ صاحب

مرحوم کی یادگار واقع راجپوتانہ کی تعمیر مین زر کثیر صرف کیا ✣

سنہ ۶۷-۱۸۶۶ء مین پرورش محتاجان بنگالہ کیواسطے ایجنسی ہاڑوتی کی ریاستون سے زر مندرجہ ذیل گیا ✣

[illegible]

| کوٹہ | بوندی صرف رئیس | جہالاواڑ | رئیس شاہ پورہ |
| --- | --- | --- | --- |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

| رئیس | اہلکار و ساہوکار | رئیس | اہلکار وغیرہ |
| --- | --- | --- | --- |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

حافظ عبداللہ خان پریزیڈنٹ کونسل ٹونک

۱۸۷۶

جنوری سنہ ۱۸۷۶ء مین بوندی ٹونک اور شاہ پورہ کے رئیسون نے آگرہ مین جاکر شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کی ملازمت حاصل کی اور شہزادہ صاحب ممدوح کی عنایات و توجہ فرمائی سے بہت خوش ہوئے مگر اونکو یہ افسوس رہا کہ شہزادہ صاحب اونکی دار الریاستون مین رونق بخش نہو سکے مہاراو صاحب کوٹہ آگرہ بہی نہ جاسکے اسکا اونکو کمال افسوس رہا ✣

صاحبان سروییر متعلق ٹوپوگرافیکل سروے راجپوتانہ و گوالیار مدت سے علاقہ ہاڑوتی مین پیمایش کرتے تہے راجپوتانہ والون نے تو اپنا کام سنہ ۱۸۷۷ء مین ختم کرلیا تہا اور بوندی کا کل علاقہ اوسی حصہ مین داخل تہا اور سنین مابعد

مین مساحان علاقہ گوالیار نے اپنے حصہ کا کام ختم کیا اس ایجنسی کا جنوبی ملک اونکے حصہ مین تہا ۞

# پہلی فصل

## بوندی

راج بوندی کے شمال مین جے پور مشرق مین کوٹہ جنوب مین ممالک مہاراجہ سیندہیہ صاحب اور مغرب مین اودے پور واقع ہین درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۸ دقیقہ ۲۵ درجہ ۵۵ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۲۳ دقیقہ اور ۷۶ درجہ ۳۲ دقیقہ کے اوسکا طول پچاسی میل اور عرض پچاس میل اور رقبہ ۲۲۹۱ مربع میل ہے ۞

پہاڑون کا سلسلہ شمال مشرق سے جنوب مغرب مین واقع ہوکر اس ریاست کو دو مختصر مساوی حصون مین کہ اونکی ہموار زمین ہے تقسیم کرتا ہے جنوب مشرقی حصہ دریاے چمبل تک پہیلا ہوا ہے اور شمال مغربی اجمیر کے پہاڑون سے جا ملا ہے صرف ایک ندی یعنی چمبل اس ریاست کی سرحد سے عرض بلد ۲۵ درجہ ۱۷ دقیقہ و طول بلد ۷۵ درجہ ۵۸ دقیقہ پر ملی ہے اور شمال مغرب کیطرف ساٹہ میل کے فاصلہ مین بوندی اور کوٹہ کے درمیان خط سرحدی ہے اور موسم بارش مین قابل کشتی رانی کے طغیانی پر ہوجاتی ہے ۞

دوسری مختصر ندی جسکو میج اور نیج کہتے ہین ملک میواڑ سے بوندی مین داخل ہوکر شمال مشرقی سمت مین قریب اسی میل بہتی ہے اور چمبل مین شامل ہوتی ہے

चम्बल

मेज
नेज

دیگر ندی و نالے لکھنے کے لایق نہین ہین ؎
بوندی کے قرب وجوار مین لوہا بہت پیدا ہوتا ہے بلکہ اس پیداوار کی وجہہ سے بوندی مشہور ہے ؎
علاقہ بوندی کی آب وہوا مضر تندرستی ہے بخار وگٹھیا وآشوب چشمان و بدہضمی وغیرہ بیماریان اکثر ہوتی رہتی ہین ؎
بوندی کی فوج کی تعداد بیشتر لکھی گئی تھی ملک کی آبادی تخمیناً ۰۰ ۲۲۴ باشندان کی ہے اور راج کی آمدنی قریب پانچ لاکھ روپیہ سالانہ کی ہے ؎

## بوندی

شہر بوندی دارالریاست جسمین چالیس ہزار باشندونکی آبادی ہے گہاٹہ پہاڑ کے اندر بہت خوشنما موقع پر آباد ہے گرد بڑی شہر پناہ ہے اور تین بڑے دروازون سے اندر کی آمدرفت ہے بڑے بازار عریض ہین مگر اونکی فرش بندی اور اخراج پانی کی کچھ تدبیر نہین ہے شہر سے برتر اور پہاڑ کے ڈہال پر مہاراجہ صاحب کا محل ہے کہ اوسکے اور شہر کے درمیان بلندی ہے خمدار سڑک سے راستہ ہے بقول ٹوڈ صاحب یہہ عظیم الشان عمارت مختلف مکانات کا مجموعہ ہے کہ ہر ایک بنانے والے کے نام سے مشہور ہے اور کل ایسے مناسب اور طرز تعمیر سے یکسان ہے کہ اونکی درمیانی تفاوت صرف ناہموری موقع سے پیدا ہوئی ہین اور اوسکی خوبصورتی مین نوطرزیت پیدا کرتے ہین الغرض خوبی مقام وحسن تجویز سے اسکی ثانی راجپوتانہ مین کوئی

عمارت نہین ہے خصوص چتر محل کہ سب سے پیچھے تعمیر ہوا ہے اور مہاراجہ چتر سال کے نام سے موسوم ہے نہایت وسیع و خوبصورت ہے اوسمین دو بڑے کمرے ہین کہ اونکے دوہرے اور بیچدار ستون ہین اگرچہ شش محل اندر گڈہ کے چند عمارتین اسی طرز پر تیار ہوئی ہین مگر اسکے مقابلہ کی کوئی نہین ہے محل کے سواے شہر مین کوئی بڑا یا خوبصورت مکان نہین ہے دو وسیع بازار ہین کہ اونمین اکثر مالدار تاجر بیٹھتے ہین فصیل کے اندر کو تین بڑے دروازون سے آمدرفت ہے مگر سر شام سے صبح تک دروازے بند رہتے ہین بوندی کوٹہ سے ۲۲ میل شمال مغرب مین بمبئی سے ۴۹۰ میل شمال مشرق مین آگرہ سے ۱۹۵ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۵° درجہ ۲۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۴۱ دقیقہ پر واقع ہے ٭

| | نام دیہہ | عرض بلد شمالی درجہ | عرض بلد شمالی دقیقہ | طول بلد شرقی درجہ | طول بلد شرقی دقیقہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| बामनगांव | بامن گانو | ۲۵ | ۴۶ | ۷۶ | ۵ | بوندی سے ۲۳ میل شمال مشرق مین ۰ |
| बूंदी का गढ़ | بوندیکا گڑہ | ۲۵ | ۴۰ | ۷۵ | ۴۶ | بوندی سے ۵ میل شمال مین ۰ |
| दुबलाना | ڈبلانہ | ۲۵ | ۳۵ | ۷۵ | ۴۴ | راستہ دہلی و مئو پر ۲۷۲ میل جنوب مغرب دہلی سے واقع ہے یہان بڑا بازار ہے سنہ ۱۷۴۴ء مین اس مقام پر بوندی کے مخرج راجہ امید سنگہ اور جیپور کی فوج کے درمیان سخت لڑائی ہوئی تھی راجہ کو شکست ہوئی اور اوسکا دار الحکومت چہین لیا گیا بوندی سے ۹ میل شمال مین |
| दुगाड़ी | دوگاڑی | ۲۵ | ۴۰ | ۷۵ | ۵۲ | راستہ دہلی و مئو پر دہلی سے ۲۱۰ میل جنوب مغرب واقع ہے بازار ہے پانی افراط ملتا ہے ہر طرف پہاڑ ہین مغرب کیطرف جہیل ہے جہیل کے مشرقی کنارہ پر گانوسے ملحق راجہ بوندی کا قدیم محل بہت بلندی پر ہے جہیل کے اندر زمین کے کنارہ پر مہادیو کا مندر ہے ۰ |
| गार | گار | ۲۵ | ۵۲ | ۷۵ | ۵۲ | جے پور سے ۴۷ میل جنوب مین ۰ |

| | نام دیہہ | عرض بلد شمالی درجہ | عرض بلد شمالی دقیقہ | طول بلد مشرقی درجہ | طول بلد مشرقی دقیقہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| गुडा | گوڈہ | ۲۵ | ۲۰ | ۷۵ | ۳۹ | اجمیر سے ۹۷ میل جنوب مشرق مین بوندی سے ۱۹ میل جنوب مغرب ۔ |
| हिंडोली | ہنڈولی | ۲۵ | ۳۵ | ۷۵ | ۳۴ | بوندی سے ۱۳ میل شمال مغرب مین ۔ |
| डूंगरगढ़ | انارگڈہ | ۲۵ | ۴۱ | ۷۶ | ۱۹ | قلعہ و قصبہ بقبضہ جاگیردار راج بوندی کے ہے ۔ |
| नैनवा | نینوہ | ۲۵ | ۴۶ | ۷۵ | ۵۵ | دار الریاست سے ۲۰ میل شمال و مشرق مین شہر ہے اوسکے گرد مضبوط فصیل اور عمیق خندق ہے اور شمال و مغرب مین دو تالاب ہین کہ اون سے خندق جب چاہین بہر دی جاسکے جاتین بازار ہے اور پانی بافراط ہے ۔ |
| पाटन | پاٹن | ۲۵ | ۱۵ | ۷۶ | ۲ | دریاے چنبل کے کنارہ جیب بر بوندی سے ۲۲ میل جنوب مشرق مین واقع ہے یہہ مقام ایک پرگنہ کا صدر ہے کہ باعتبار موقع راج بوندی کے اندر واقع ہے مگر دو ثلث اس پرگنہ کا بقبضہ مہاراجہ سیندہیہ صاحب ہے کہ اونکو پیشوا |

| نام دیہہ | عرض بلد شمالی — درجہ | عرض بلد شمالی — دقیقہ | طول بلد شرقی — درجہ | طول بلد شرقی — دقیقہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | ملا تہا اور پیشوا کو مہاراجہ صاحب بوندی<br>سے نجے پور کے مقابلہ کیواسطے مدد<br>و اعانت کے عوض مین دیا تہا اور<br>باقیماندہ ایک ثلث مہاراجہ ہلکر صاحب<br>نے چہین لیا تہا کہ بموجب قلم چہارم<br>عہدنامہ کے مندسور کو سرکار انگریزی<br>کو دیدیا مہاراجہ صاحب بوندی کو<br>کمال تمنا تہی کہ دو ثلث مقبوضہ مہاراجہ<br>سیندہیہ صاحب کو اپنے قبضہ مین<br>لاوین کیونکہ اسمین اون کے بزرگون<br>کے محل اور ایک بڑا مندر ہے سنہ ۱۸۱۸<br>مین مہاراجہ صاحب کے چالیس ہزار<br>روپیہ سالانہ خراج دینا قبول کرنے پر<br>سرکار انگریزی نے اوس ملک کا بوندی<br>کو واپس کرنا منظور کیا مگر مہاراجہ سیندہیہ<br>صاحب نے اوسکے دینے سے انکار کیا<br>اسواسطے اس تہدیر عمل نہوا مگر عہدنامہ |

मंदसौर

| نام دیہہ | عرض بلد شمالی | | طول بلد شرقی | | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| | درجہ | دقیقہ | درجہ | دقیقہ | |
| | | | | | ۱۸۲۲ء کے بموجب اس علاقہ کا انتظام مہاراجہ سیندہیہ سے سرکار انگریزی کو منتقل ہوا اور یقین ہوا کہ شاید اس سے مہاراجہ صاحب بوندی کی مراد حاصل ہو جاوے ؛ |
| ساونت گڈہ | ۲۵ | ۴۹ | ۷۵ | ۵۲ | بوندی سے ۱۹ میل شمال مشرق مین ہے ؛ |

सावंतगढ

# قدیم تاریخ

چوہانون کی چوبیس شاخون مین سے ہاڑہ نہایت مشہور ہے اور انوراج
خلف مانک چند راجہ اجمیر سے جسکو اول سمت ۱۱۷۲ مطابق ۱۱۱۵ع مین صدمہ
پہونچا تہا نکلی ہے چوہانون کی نسل کا کسیقدر حال باب اول مین بمد
چہتیس راج کلون کے تحریر ہوا ہے اب اوس سے زیادہ مشرح لکہا جاتا
ہے اور اونکی روایتین بہی بے کم وکاست بلا اعتراض درج کیجاتی
ہین تاکہ اون سے اور کچہہ نہین تو یہہ تو معلوم ہو کہ نوع بشر سے جہل و
توہمات کا پردہ اوٹہا اوس سے پیشتر کل ممالک و زمانون مین انسان
کی سمجہہ یکسان صورت پر رہی ہے چوہانون کے قدیم کاغذات اس قلت
سے ہین کہ بنظر رفع تضیع اونکی تاریخ کے اوقات تین حصون یعنی بعید از
قیاس و قرین قیاس و تحقیق مین منقسم کئے جاتے ہین اور امنین سے
اول دو کے درمیان حد قایم کرنا غیر ممکن ہے اور اخیر یعنی تحقیق زمانہ
کا ساتوین صدی سے پیشتر کچہہ پتہ نہین لگتا ہے ؛

جب چہتری نسل کے راجون کی بد اعمالی سے اونپر پرسرام کی خفگی ہوئی
اور اوس نے اکیس دفعہ اونکی بیخ کنی کی بعض بہاٹ مشہور ہوگئے اور
بعض نے عورتون کا لباس پہنکر جان بچائی اسطرح جس زمانہ مین پیمبر
فرمان روا رہے راجپوتان کا سینگ بیخ رہا ہیا نسل کے سہسرارجن
راجہ ملیسور واقع لب نربدا کی حسد وطمع سے باعث ہلاکت والد پرسرام

हाडा
अनुराज
मानकचंद
सींग
हया
सहस्रार्जुन
नरवदा
मिसार

ہوکر پھر لڑائی کو مشتعل کیا ؛
مگر چونکہ برہمنوں کا مقدم ہتیار دُعا یا بد دُعا ہے تو بی حکومت نہونے
کے سبب سے جلد بدنظمی پیدا ہوگئی جہل اور بے اعتقادی رائج الوقت ہوئین
متبرک کتابین قدموں مین پڑی پہکنے لگین اور دیت و اسر دانون سے
نوع بشر کیواسطے جاے پناہ نہ رہی اس صورت پر بہگوان کے اور گورو
یعنی مرشد جنگ آموز بسوامتر نے دلمین سوچکر چہتریون کو ازسرنو پیدا
کرنا چاہا اور اس رسم کیواسطے اوس نے کوہ آبو کو جہان رشی اور منی
ہمیشہ دہرم کے کامون مین مصروف رہتے ہین اور اونہون نے کہشیر سمد
تک جہان خالق عالم کو آب حیات پر شناور دیکہا تہا استغاثہ پہونچایا
تہا وس نے اون سے اس جنگ اور نسل کے ازسرنو پیدا کرنے کی
درخواست کی اور وے اندر و برہما و رودر و بشنو و دیگر کمتر
دیوتون کو لیکر کوہ آبو پر آئے انہل کنڈ یعنی آتشی چشمہ گنگا جل سے
پاک کیا گیا اور بعد مباحثہ کامل قرار پایا کہ ازسرنو پیدا کرنیکا کام اندر
شروع کرے اوس نے دوب یعنی گہاس کی پتلی بناکر اوسپر آب حیات
چہڑکا اور اوسکو کنڈ مین ڈالا جسوقت سجیون منتر پڑہا گیا ایک شخص ہاتہ
مین عصا لئے ہوئے مار مار کہتا ہوا آہستہ سے نکلا اوسکا نام پرمار رکہا
گیا اور آبو و دہار وا وجین کا ملک اوسکو بتلایا ؛
اب برہما سے کہا گیا کہ اپنی آتش مین سے ایک بنا دے اوس نے بہی
کنڈ مین ایک مورت ڈالی کہ وہ ایک ہاتہ مین کہڑگ یعنی شمشیر اور دوسرے

दैत
असुर
दानो
भवदगुरु
बिस्वामित्र
ऋषि
मुनि
क्षीरसमुद्र
इन्द्र
ब्रह्मा
रुद्र
बिस्नु
अनहलकुंड
दूब
सञ्जीवनमंत्र

مین بید لئے ہوئے اور جنیؤ گردن مین پہنے ہوئے نکلے اوسکا نام چالک (चालुक)
یعنی سولنکی رکہا گیا اور انہل پور پٹن اوسکو دیا گیا ٭ (अनहलपुरपट्टन)
رُودر نے تیسرا بنایا اوسپر گنگا جل چہڑکا گیا اور منتر پڑہنے پر ایک سیاہ
بدشکل شخص دُہنش یعنی کمان لیکر نکلا جب دئیتون کے مقابلہ مین بہیجا
گیا اوسکا پانو پہسل گیا اسواسطے اوسکا نام پریہار رکہکر اوسکو پلید
یعنی دربان بنایا گیا اوسکو نونانگل مارستہلی یعنی نو قصبہ جات واقع (नवनांगल मारुस्थली)
جنگل دیے گئے ٭
چوتہے کو بشنو نے بنایا کہ ایک شخص اوسکے ہشکل چار ہاتہون سے ہر ایک
مین علیحدہ ہتیار لئے ہوئے نکلا اس سے اوسکا نام چترہو جا چوہان
رکہا گیا دیوتون نے اوسکو دعا دی اور ماکاوتی نگری کا مالک کیا کہ (माकावती)
دُواپر کے زمانہ مین گرہ منڈل کا یہی نام تہا ٭ (द्वापर गढमंडल)
دئیت بہی اس رسمیات کا تماشا دیکہ رہے تہے بلکہ اونکے دو افسر کنڈ
کے پاس موجود تہے جب پیدایش کا کام ختم ہو گیا جنگ آوران جدید
دشمنون کے مقابلہ کیواسطے بہیجے گئے اور سخت محاربہ ہوا دئیتون
کے خون مین سے نئے دئیت پیدا ہونے لگے کہ ہر ایک خاندان جنگ آوران
جدید کی کل دیبیون نے خون پیکر اونکی زیادتی کو بند رکہا کل دیبیون
کا نام یہہ ہے چوہانون کی آساپورنا پریہارون کی گاجن ماتا (आशापूरा माता, गाजन माता)
سولنکیون کی کیونج ماتا پرمارون کی سانچیر ماتا ٭ (खेमज माता, सांभेर माता)
جب دئیت مارے گئے دیوتون کو خوشی ہوئی آسمان سے امرت برسا اور

دیوتا خوش ہو کر آسمان مین باہن یعنی اپنی سواریان دوڑانے لگے ؁

چوہانون کا بڑا بہاٹ چند کہتا ہے کہ چھتیس کلون مین اگنی کل سب سے بڑا
ہے دیگر کل چوہتون سے پیدا ہوئے تھے مگر انکو برہمنون نے پیدا کیا ہے

چوہانون کا گوترا چار یہ ہے شیام بید سوم بنس ماد ہونے سا کہا
واجا کو تریخ پرور جنیو للتنکاری نکاس چندر بہاگا ندی برنگو نشان

ابکا بہوانی بالون پوتر کال بہیرو آبو اچلیشر مہا دیو چتر بہج جا چوہان
جنگ آوران ہندوستان کو از سر نو پیدا کرنے کیواسطے کوہ آبو پر دیوتون
کے اس اجتماع کا زمانہ شروع دواپر لکھا ہے اسمین کچھ اعتراض کی ضرورت
نہین اور نہ کچھ اون واقعات مین جنکی روسے راجہ تہل کہ مہابہارت کے
بہادرون مین سے تہا درمیان اہل چوہان وستیہ تپی بانی شہر ماکاوتی
و مظفر کونکن کے متصور ہے اور دوسرے خلف تنتر پال نے اسیر و
گول کنڈہ کو فتح کرکے ہر ملک مین اپنی فوج متعین کی اور اوسکے ساتھ نوسو
ہاتہی پانی کی پکہال لیجانے کیواسطے تہے شک کرنے کی ضرورت ہے ؁
اب اصل کیفیت پر غور کرنے سے یقین ہوتا ہے کہ یہہ جنگ آور جنکو برہمنون
نے تلقین کرکے اپنے مذہب مین شامل کیا اور اپنی طرف سے لڑایا یا اصل
باشندگان ملک تہی کہ سابق مین خراب تہے اور اونکو برہمن لوگ راہ راست
پر لائے یا کوئی غیر قومین تہین کہ اونمین آکر شامل ہوئین اور مختلف اقوام
کی شکل وصورت وساخت سے یہہ امر تحقیق ہوتا ہے کہ اصل باشندگان
ملک سیہ فام پست قد اور بدشکل ہوتے ہین اور اگنی کل کے لوگ بلند قامت

گورہ رنگ اور خوبصورت ہوتے ہین ٭

اگنی کلون مین اول چوہانون کو وسیع ملک حاصل ہوا پرمارون کی عنقریب مطلق فرمان روائی ضرب المثل ہے مگر چوہانون کی وسیع حکومت صرف مشکل سے دریافت ہو سکتی ہے جب پرمارون کا ستارہ عروج پر تہا چوہانون کی طاقت زایل ہوتی جاتی تہی اور اگر ہم راجپوتون کے اخیر بہاٹ کا یقین کرین تو چوہان بکرم کی آٹہوین صدی مین تلنگانہ کے پرمارون کے ماتحت تہے اگرچہ پرتہی راج نے اپنی آخرین حشمت وجلال سے اپنے بزرگون کے کل سلسلہ کو آتشکدہ آبو تک روشن کردیا ٭

विक्रम
तिलंगाना

اس قدیم تاریخ کے حالات چند اشعار مین لکہے ہین اونکی روسے اگرچہ چند روزہ تہے مگر حکومت کلی حاصل تہی ماکاوتی سے مہیشر تک انکی ابتدائی سلطنت دریاے نربدا پر واقع تہی اوسکے شمال وجنوب مین وسیع قطعات ملک داخل تہے جب شمار مین زیادہ ہوئے وے جزیرہ نما مین پہیل گئے اور منڈو و اسیر وگولکنڈہ وکونکن پر قابض ہوئے اور شمال مین سرچشمہ گنگا تک پہیل گئے بہاٹ نے چوہانون کی سلطنت کی کیفیت اسطرح لکہی ہے ٭

माकावती
महेश्वर

मंडु
असेर
गोलकुंडा

باون قلعات مین ماکاوتی راجستہان کی آن یعنی دوہائی پہرتی تہی۔ چوہانون نے اپنی قوت بازو سے ٹہٹہ ولاہور وملتان وپشاور بلکہ کوہ بہادری تک فتح کئے اسطور مفرور ہوئے اور دہلی وکابل مین دوہائی پہری نیپال کا ملک ملانی قوم کو کہ چوہانون کی شاخ ہے دیا دیوتون کی

ठाठ
असुर

دعا سے ممتاز ہوکر وہ ماکا وتی کو واپس گیا پیشتر لکہا گیا ہے کہ ماکا وتی گڑہ
گرامنڈلا کا قدیم نام ہے کہ وہان کے راجہ مدت تک پال کے لقب سے
ملقب رہے ہین اسوجہہ سے کہ اونکا پیشہ چوپانی کا تہا اہیر جو کل وسط ہند
مین محیط تہے اور اب صرف ایک گوشہ اہیرواڑہ مین رہگئے ہین اوسی نسل
کی ایک شاخ ہے کہ اہیر او پال دونون ہم معنی لفظ ہین بہیلسہ وبہوج پور
ودانیپ وبہوپال وایرن وگارسپور چند قدیم قصبون مین سے
ہین جنکو پالی عرب پال نے آباد کیا تہا اور اگر ابتدائی باشندگان ہندوستان
کے حرف جو اتبک سمجہہ مین نہین آئے ہین پڑہے جاتے تو چوہانون کی تاریخ
کا کچہہ اور ہی حال معلوم ہوتا ماکا وتی کے نکلے ہوے اجے پال نے اپنی بود
و باش اجمیر مین کی اور تاراگڑہ وہان قلعہ تعمیر کرایا اجے پال کا نام بہت
مشہور و معروف ہے اور ہمیشہ بلقب چکوہ یعنی رئیس عالم کے ملقب رہا
ہے جب تک اس قوم کے حروف کہ پتہر وتانبہ پتر پر بہت ملتے ہین پڑہے
نہ آوین اوسکا زمانہ ہمیشہ مشتبہ رہیگا صحیح سبب تو تحقیق نہین مگر شاید
صلبی اولاد نہونے کی وجہہ سے پرتہی بہار کو ماکا وتی سے اجمیر مین لائے
تہے اوس زمانہ تک کثیر الازدواجی رایج نہ تہی صرف ایک عورت سے
اوسکے چوبیس پسر ہوئے کہ اون کی اولاد ان ملکون مین رہتی تہی
مانک راے اجمیر وسانبہر کا راجہ سمت ۷۴۱ مطابق ۶۸۵ مین تہا۔
مانک راے کے وقت سے چوہانون کی تاریخ تاریکی سے نکلکر صاف ہوئی
ہے اسی زمانہ مین ۶۳ہجری اور ۶۸۵ تہی راجپوتانہ پر اہل اسلام کا

गरामंडला
भेलसा
भोजपुर
दीप
भोपाल
ऐरन
गारसपुर
अजैपाल
चक्वा
पृथ्वीभाग

حملہ ہوا او نہون نے مانک رائے کو کہ اجمیر کا راجہ تہا مار ڈالا اور اوسکا
اکلوتا بیٹا لوٹ کہ بعمر سات سال تہا کنگورون پر کہیلتا ہوا تیر سے مارا گیا
یہہ فوج کشی سندہ کیطرف سے ہوئی تہی اور روشن علی نامی کے ساتھ
زیادتی ہونے سے فساد پیدا ہوا تہا اسکا انگوٹہہ کاٹ ڈالا علاوہ مکہ
مین جاکر راجپوتون کی بت پرستی کی شہادت دی اسپر وہان سے کاروان
سوداگران اسپ کے لباس مین خفیہ آکر یکایک حملہ کیا اور دولہ رائے اور
اوسکے بیٹے کو مار ڈالا اور گڈہ بیٹلی کے قلعہ پر قبضہ کرلیا ؛

یہہ بیان تو لغو معلوم ہوتا ہے مگر اوسکی صداقت اس سے ہے کہ خالف عمر
نے اسیوقت مین بہ تحت حکومت ابوالعاس سندہ کو فوج بہیجی کہ وہ اوس
قدیم دارالحکومت الور پر مارا گیا تاہم بجز جوش مذہب کے اور کوئی امر
فوج کے اسقدر فاصلہ پر جنگل طے کرکے آنیکا اور تحقیر مذہب جدید کی
سزا دینے کا باعث نہ تہا ؛

خواہ کسی ذریعہ سے اجمیر کو فتح اور دولہ رائے کو قتل کیا ہو چوہانون کے
نزدیک یہہ واقع بہت عظمت کا سمجہا جاتا ہے کہ اوسکی یادگار مین اُنہون
نے اجمیر کے نوجوان وارث لوٹ پوتر کو چوہانون کے نامور شہیدون
مین سمجہہ رکہا ہے جس تاریخ کو وہ مارا گیا تہا پاک سمجہا جاتا ہے اور ہر ایک
چوہان اوس روز اوسکی پرستش کرتا ہے بلکہ گہونگرو ہی جو وہ پہنتا
تہا مطیع پرستش ہوگئے ہین اور اس قوم مین سے کوئی نہین پہنتا ہے
دولہ رائے چوہان کے خاندان سے لوٹ دیو ولیعہد بحکم شیو تاریخ ۱۲

लोट
गढ़बीरली
अलवर
लोटपुत्र
लोटदेव शिव

ماہ جیٹھ روز دوشنبہ کو راہی بہشت ہوا +

جب اجمیر لی گئی لوٹ پوتر کا چچا مانک راے سمت ۱۴۱ مین سانبہر کو چلا گیا یہان حسب قول بہاٹ کے شاکمبری دیوی نے اوسکو دشمنون کے ظلم سے پناہ دی اور جسقدر زمین ایک روز مین اپنے گہوڑے کی سواری سے گہیر سکے اوسپر قابض رہنے کی کفالت دیکر اوسی مقام پر قیام کیا مگر یہہ بہی شرط کی کہ جسوقت تک اوس مقام پر جہان سے چلا تہا پہونچ جاوے پیچہے پہر کر نہ دیکہے اوس نے دورہ شروع کیا مگر اثنا و راستہ شرط مقبولہ کو سہو کر کے جو پیچہے پہر کر دیکہا تو کل سرزمین بشکل ایک نقرئی تختہ کے نظر آئی یہہ مشہور سر یعنی جہیل تہا جسکو اوس نے دیوی کے نام سے سالکمبہر نامزد کیا کہ اب سانبہر ہو گیا ہے اس جہیل کے اندر جزیرہ مین سالکمبہری دیوی کی مورت اور مندر رہے +

शाकंबरी

शाकम्भर

قدیم چوہانون کے یہہ واقعات خواہ کیسے ہی بعید از قیاس ہون علامات موقع سے اونکی تصدیق ہوتی ہے اور یہہ بہی اونکی صحت کی دلیل ہے کہ پرتہی راج جو مانک راے کی اولاد مین تہا شمالی ہندوستان کا بادشاہ ہو گیا تب سانبہری راؤ کہلاتا رہا +

مانک راے کہ چوہانون کا جد امجد متصور ہو سکتا ہے اجمیر پہر لیلی و اسکے بہت اولاد ہوئی کہ مغربی راجپوتانہ مین دریاے سندہ تک پہیل کر مختلف اقوام کے نام سے مشہور ہوئے اور علیحدہ ریاستین بنائین +

کہیچی - ہاڑہ - موہل - نرہان - بدوریہ - بہوریچہ - دہنیریہ - باگریچہ

راجہ نے کہ راجہ اجمیر کے خاندان سے تہا اپنے بہائی کو بمقابلہ افغانون کے جو بہ امداد غور اور کابل کے غلزیون کے کہ اوسی زمانہ مین مسلمان ہوئے تہے زبردست ہوگئے تہے متعین کیا اور پانچ مہینے مین ستر لڑائیان کامیابی سے لڑا مورخ نے لکہاہے کہ ان لڑائیون مین سیاہ سرما کافرون پر غالب آئی مگر جب موسم سرما گذر گیا وے تازہ قوت سے چڑہے کرمان وپشاور کے درمیان فوجون کا مقابلہ ہوا بعض اوقات کافر بہینے راجپوت لڑتے ہوئے کوہستان تک چلے گئے اور مسلمانون کو اپنے آگے سے بہگا دیا بعض اوقات مسلمانون نے کمک پاکر تیرون کی بارش سے کافرون کو اونکی سرحد پر پہونچا دیا کہ اسطرح جب نیلاب یعنی دریا سندہ طغیانی پر ہوتی تہی سرحد پر چلے جاتے تہے ؛

تاریخ سے ثابت نہین ہے کہ ان لڑائیون مین اجمیر کا راجہ بذات خود شریک ہوا یا نہین ہمیر راسہ کے بموجب ہرسراج کے بعد دوجگن دیو ہوا کہ اوسکا اول مقام بہٹنیر تہا اور وہ نصیر الدین پر غالب آیا اور اوس سے بارہ سو گہوڑے چہینے کہ اس سے اوسکا نام سلطان گراہ ہوگیا سبکتگین والد محمود کا لقب نصیر الدین تہا سبکتگین نے اپنے متقدم الپتگین کے پندرہ برس کے عہد مین ہندوستان پر متواتر حملہ کیا بعد درمیانی زمانون کے جنمین مسلمانون سے خفیف لڑائیان ہوئین بیسلدیو راجہ ہوا اس رئیس کا باپ ہاڑا مورخون کے بموجب دہرم گج اور چاینگا کی فہرست کے بموجب بیر بیلدیو تہا کہ اسکی تصدیق دہلی کی

सिरमा

हमीर
रासा
हसीराज
दुजगनदेव
भटनेर

धरमगजदेव
धर्म्मगज
वीरविलदेव

لاٹھہ سے بہی ہوتی ہے محمود کا آخرین حملہ بیلندیو کے زمانہ مین ہوا اوسنے
اپنی جان تصدق کر زبردست فتحمندون کو مغلوب کرنے اور اجمیر کے
محاصرہ سے ہٹانے کا فخر حاصل کیا قبل اسکے کہ بیسلدیو کا حال لکہا جاوے
لازم ہے اوس چوہان کا بہی جس نے اپنے اور اپنے رشتہ دارون کا
نام محمود کے اول حملہ مین جوانمردی دکہاکر زندہ دوام کیا ہے ذکر کیا
جاوے ؛

واچا راجہ کا بیٹا گوگا چوہان تہا کل جنگل دیس دریاے ستلج سے ہریانہ تک
اوسکے قبضہ مین تہا اوسکا دار الحکومت میہرہ جسکو گوگا کا میرتی کہتے ہین
ستلج پر واقع تہا اوسکی حفاظت مین وہ مع پینتالیس بیٹون اور ساٹہہ
بہتیجون کے مارا گیا اوس روز تہہ نومین روز یکشنبہ تہا کل راجپوتانہ
خصوص اوس حصہ مین جو گوگا کا تہل کہلاتا ہے یہہ دن گوگا نومین مشہور
ہے اور متبرک سمجہا جاتا ہے اوسکا گہوڑہ جوادیہ ہے راجپوتانہ مین مشہور
ہوا ہے کہ اکثر گہوڑون کا یہی نام رکہتے ہین اور راجپوتانہ کے زبردست
بہادر گوگا کی ساکہ کے جو محمود کے عبور ستلج پر واقع ہوا تہا قسم کہایا کرتے
ہین ؛

شاید یہہ محمود کا اخیر حملہ تہا کہ وہ ملتان سے جنگل مین ہوکر گیا اول اجمیر پر
حملہ کیا پہر اوسے فتح کرکے گرد نواح کے ملک کو لوٹا اور برباد کیا مگر گڑہہ
بیٹلی لڑتا رہا محمود مجروح ہوکر بہاگا جو ہانون کے دوسرے شہر نادول
کو قتل کیا دہان سے جاکر نہروالہ کو فتح کیا اوسکے ظلم نے فساد برپا کیا

वाचा
गूगा
मेहरा
मेरी
गूगानोमी
जवादया
बीटली
नादोल
नेहरवाला

جس سے اوسکو معزنی جنگل مین ہوکر لب دریاے سندہ مین جانا پڑا اور
اوسکی فوج پر مصیبت آئی ؛

بیسلدیو کی بہات چند کی ایک کتاب مین لکہی ہین راسہ کے بموجب بیسلدیو
کی تاریخ سمت ۱۲ ہے چند نے بیسلدیو کی فوج کی بہت تعریف لکہی ہے کہ
مسلمان حملہ آورون کے مقابلہ کیواسطے ہندو مذہب کے چیدہ دلاور
جمع ہوئے تہے صرف انہلواڑہ کے چالک راجہ نے اس اجتماع مین شریک
ہونے سے انکار کیا اور اسطرح پر کہ اوس سے چوہان ناراض ہوگئی
کہ اوس فقرہ کا لفظی ترجمہ بہت دلچسپ ہے ؛

گویل وال جیت کو اجمیر سپرد کی اور کہا کہ تمہاری وفاداری کے بہروسے
پر ہون چالک کہان پناہ لیگا شہر اجمیر سے کوچ کرکے بیسلہ تالاب پر ڈیرہ
کیا مانسی پریہار نے مندور کی آراستگی سے اوسکے قدم چہوئے بعد از
کہیلوت زیور اجتماع دیا ورسرمع تنور اور رام گوڑ مع موہیس ماک
سیوات کے آئے دونا پور کے موہل نے خراج بہیجکر عذر کیا بلوچ دونون
ہاتہہ باندہکر حاضر ہوا مگر باہتی کے مالک نے سندہ چہوڑ دیا پہر ہانسیر سے
نذر آئی اور ٹہاٹہ اور ملتان سے نعلبندی آئی جب دیراول کے بہوسیہ
بہاٹی کے پاس حکم طلبی پہونچا سب نے اطاعت کی اور اوسیطرح مالوا
کے جادون نے کی موری اور بڑگوجر انتر وید کے کچہواہون کے شامل
ہوگئے مغلوب میردن نے اوسکے قدم پوجے بعد ازان ٹکیت پور کی فوج
بہ افسری گوہلوال جیت کے پہونچے پہر جلدی مین اودے پرمار مع نزبان

अनहलवाड़ा चालुक
गोयल वालजीत
मानसी परिहार
धान्दोत
गावरसर
तंवर
रामगौड़
मोहस
दूनापुर
मोहिल
बामनी
मलेर
टाटा
दाबन
मन्दलाम
अंतर
टिकैतपुर
उदयपरमार निरवान

دور وچندیل دداہمہ کے سوار ہوکر آیا ؛

वाहमा — اس مختصر فقرہ مین کل راجپوتانہ کی مجمل تاریخ آگئی تہی بہاٹون کی ایسی تحریرون سے اوس زمانہ کا حال اگرچہ مبالغہ سے مگر بہت منکشف ہوتا ہے چندنے یہہ فقرہ بطور دیباچہ تاریخ اپنے راجہ پرتہی راج اولاد بیسلدیو کے لکہا ہے

# نسب نامہ خاندان چوہان

| | | | |
|---|---|---|---|
| अनहल<br>अग्निपाल<br>माकावती<br>कोनकन<br>असेर<br>गोलकुंडा | ۱ | انہل | جسکو اگنی پال کہتے ہین بکرماجیت سے ۶۵۰ سال بیشتر ہوا ماکاوتی نگری آباد کی اور کونکن واسیر وگولکنڈہ فتح کئے ؛ |
| सवाचा | ۲ | سواچہ | |
| मालन<br>मालानी | ۳ | مالن | غالباً مالانی قوم کا مورث ہے ؛ |
| गलनसूर | ۴ | گلن سُور | |
| अजयपालच<br>विराट | ۵ | اجے پال چکوہ | جس نے اجمیر آباد کیا بعض کہتے ہین سمت ۲۰۲ بکرماجیت مین ہوا بعضے کہتے ہین سمت ۲۰۱ براٹ سمت مین ہوا کہ یہہ زیادہ قرین قیاس ہے ؛ |
| दूलाराय | ۶ | دولہ رائے | سلطانون کے اول حملہ پر اجمیر کہو بیٹہا اور مارا گیا سمت ۷۴۱ مطابق ۶۸۵ھ مین ؛ |
| मानकभंडा | ۷ | مانک رائے | سانبہر آباد کیا اس سبب سے اوسکی اولاد سانبہری کہلائی |

کہلاتی ہے سمت ؁ ٭

| | | | Devanagari |
|---|---|---|---|
| ۸ | ہرسراج | سمت ؁ میں ہوا نصیر الدین عرف سبکتگین کو شکست دی اس سبب سے سلطان گراہ کہلایا ٭ | हर्सराज / सुलतानगिरह |
| ۹ | بیر بیلندیو | جسے دہرم گج کہتے ہیں محمود غزنوی کے مقابلہ پر اجمیر پہ مارا گیا ٭ | वीरबेलंदेव |
| ۱۰ | بیسلدیو | سمت ؁ مطابق ؁ میں ہوا ٭ | वीसलदेव |
| ۱۱ | سارنگ دیو | | सारंगदेव |
| ۱۲ | آنا | جس نے اجمیر میں آنا ساگر تالاب بنوایا ٭ | आना / आनासागर |
| ۱۳ | جیپال | ہرسپال | जैपाल / हरसपाल |
| ۱۴ | اجے دیو عرف انندیو ٭ | بجے دیو ـ اودے دیو ٭ | अजयदेव / अनंददेव / विजयदेव |
| ۱۵ | سومیسوار جس نے اننگ پال تنور راجہ دہلی کی دختر روکا بائی سے شادی کی | | सोमेस्वार / अनंगपाल / रूकाबाई |

कान्हराय — کاہنرائے

जैनगोपचाल — جیت گوپال

ایشرداس مسلمان ہوگیا — ईश्वरदास

पृथीराज — پرتہی راج والی دہلی جسکو شہاب الدین نے سمت ۱۲۴۹ مطابق سنہ ۱۱۹۳ مین مارا — ١٦

चाहदेव — چاہر دیو

विजयराज — بیجے راج — اسکا نام دہلی کی مینار پر ہی

रेनसी — رین سے جو دہلی کی ساکہ مین مارا گیا — ١٧

लाकसी — لاکنسی — اسکے اکیس اخلاف ہوئے انمین سے سات اصلی تہے باقیماندہ کم اصل تہے جنکے نامون سے تومین نامزد ہوئین

लाकसी سے چہبیسوین پشت مین نونرسنگہ راجہ نیمرانہ ہوا ہے ٭

नोनिध सिंह

بیسلدیو کے نام سے دہلی کی مینار واقع وسط قلعہ فیروزشاہ کا کتبہ شروع ہوا ہے پیشتر یہہ مینار بمقام نگبود واقع لب دریاے جمن دہلی سے چند میل فروتر تہی پہر وہان سے مقام حال پر لاکر رکہی گئی ہے ٭

निगम्बोद

یہہ کتبہ ۱۵ - بیساکہہ سمت ۱۲۲۰ سے شروع ہوا ہے اور اوسی پر ختم ہوا ہے اور بیچ بطور بزرگ پرتہوی راج چہوہان تلک ساکمبہری بہوپتی کے بیسلدیو کا کچہہ ذکر نہین ہے پرتہی راج سمت ۱۲۲۰ مین فرمانرواے دہلی تہا اور سمت ۱۲۴۹ مین مارا گیا مگر دوسرے فقرہ کی رو سے لازم آتا ہے کہ آغاز کتبہ پر سمت ۱۲۲۰ کی جاے پر سمت ۱۲۱۱ سمجہے جاوین کہ اوس سال مین بیسلدیو نے ملیچون کو آریاورت سے نکالا لیکن اگر بالکل سنہ ۱۲۲۰ ہین تو کل کتبہ پرتہی راج چوہان کا ہے کہ اوسکے اور بیسلدیو کے درمیان کم سے کم چہہ راجہ گذرے ہین ٭

पृथीराज
चहुआन
तिलकसाकरः
भूपति

आर्यावर्त

پس قرین قیاس ہے کہ آغاز کتبہ بیسلدیو کے زمانہ سے منسوب ہے اور انجام پرتھی راج سے اوس نے اپنے بزرگ کے فتح کی سالگرہ کے روز کو اپنی فتوحات کے یادگار کی تحریر کیواسطے مناسب وقت تصور کیا ہے اور یہہ فتوحات بہی بعینہ اوسی قسم کی تہین یعنی اوس نے بہی مثل بیسلدیو کے مسلمانون کو آریاورت سے نکالا تہا مسلمان مورخ بہی تسلیم کرتے ہین کہ قبل فتح آخرین کے پرتھی راج نے شہاب الدین کو بارہا بذلت شکست دی تہی پس اگر اس قیاس کے بموجب آغاز کتبہ سمت ۱۲۲۰ مطابق ۱۱۶۳ء ہے تو اجتماع جس کا ذکر چوہان بہاٹ نے لکہا ہے بہ تحت حکومت بیسلدیو ہوا تہا اور اوسی کی یادگار کیواسطے کتبہ کیشر لکہا گیا تہا کہ چار رئیسون کی کیفیت سے یہہ وقت حسب شرح ذیل دریافت ہوتا ہے ۔

(۱) اودیا دت پرمار والی دہار خلف راجہ بہوج کا زمانہ اکثر کتبون سے سمت ۱۱۱۶ اور سمت ۱۱۵۰ کے درمیان تحقیق ہوا ہے اور اپنے عہد کے وسط مین یہ شریک مجمع ہوا ہوگا ۔

उदयदत्त पार

(۲) بہومیہ بہاٹی والی دیراول اگر اوس سے بعد کا زمانہ ہوتا تو بجاے دیراول جیسلمیر دار الحکومت حال لکہا جاتا ۔ کچہوایون کا انتر بید سے آنا لکہا ہے یہہ سرزمین گنگا وجمنا کے درمیان ہے کہ اوس زمانہ مین اونکی بود و باش نرور سے آمیر کو منتقل ہوئی تہی ۔ تیسرے ثبوت میواڑ کے ایک کتبہ مین ہے کہ سمرسی کا دادا تیج سی بیسلدیو کا رشتہ دار لکہا ہے ۔ بیسلدیو جو ۔۔ برس زندہ رہا اگر یہہ تاریخ سمت ۱۲۲۰ اوسکے عہد کے وسط کی سمجہی جاوے تو

अंतरवेद

समरसी
तेजसी

وہ سمت ۱۰۸۸ مطابق سنہ ۱۰۳۲ء سے سمت ۱۱۵۲ مطابق سنہ ۱۰۹۶ء تک زندہ رہا لیکن چونکہ
اوسکا باپ دہرم گج یا بیر بیلدیو جسکو ہمیر راسہ مین مالن دیو لکہا ہے محمود
کے اخیر حملہ پر اجمیر کے مقابلہ مین مارا گیا اس خیال سے کہ اوسوقت وہ
دس برس کا ہوگا اوسکی ولادت کی تاریخ سمت ۱۰۷۸ مطابق سنہ ۱۰۲۲ء سے سمت ۱۱۱۱
مطابق سنہ ۱۰۵۴ء کے درمیان قایم کرنی لازم آتی ہے کہ اوسی مین کتبہ دہلی
کی تاریخ داخل ہے اور حساب سے فہرست کے کل زمانون سے مطابق ہے
اسواسطے صحیح تاریخ سمت ۱۱۰۶ سے سمت ۱۱۲۰ تک یہ اطمینان قایم ہوسکتی ہے
پس بیسلدیو دہلی کے تونور راجہ جے پال کے ہمزمانہ تہا اور اوسی زمانہ
مین گجرات مین دورلب اور بہیم اور دہار مین بہوج اور اودے دت
اور میواڑ مین پدمسی اور تیج سی تہے اور جس اجتماع کا وہ افسر ہوا وہ تہا
جو محمود غزنوی سے چہارم مسلمان بادشاہ مودود کے مقابلہ کیواسطے
کیا گیا تہا کہ بموجب کتبہ مندرجہ مینار دہلی کے اوسکے شمالی راجپوتانہ سے
خارج ہونے نے آریا ورت کو پہر پاک کردیا تہا - بیرم دیو اور اجمیر کے راجہ
کی فوجون سے بچکر محمود اخیر مرتبہ سنہ ۴۱۷ ہجری مطابق سنہ ۱۰۲۶ء و سمت ۱۰۸۲ مین
عنقریب سمت ۱۱۰۰ کے کہ چند نے مقرر کی ہے ہندوستان سے براستہ سندہ
مفرور ہوا تہا ؛

دुर्लभ
भीम
भोज
उदयदत्त
पद्मसी
तेजसी
वीरमदेव

اگرچہ بیسلدیو کا رئیس گجرات سے لڑنا اور فتح پاکر اوسی مقام پر بیسل نگر آباد
کرنا مفصل لکہنے کے لایق ہے مگر زیادہ تر تعلق اوسکا پرتہی راج کی تاریخ
سے ہے بیسلدیو کی تاریخ مین مبالغہ بکثرت ہے اور ظاہر انقص تاریخی رفع

वीसलनगर

کرنے کیواسطے کیا گیا ہے اس سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ اوس نے عالم مجبوری
مین عقاید مذہب اسلام اختیار کر لئے تہے اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے
مابعد پرائشچت بہی کیا تہا اور جس ڈہونڈ مین اوس نے بود و باش اختیار کی
کالک جو بنیر مین بیسل کا ڈہونڈ کے نام سے ابتک مشہور ہے ؛

گومند رام ہاڈا بہاٹ کی کتاب کے بموجب ہاڈا انوراج خلف بیسلدیو سے
پیدا ہوئے ہین مگر موگجی کہیچی بہاٹ لکہتا ہے کہ انوراج مانک راے کا بیٹا او
کہیچون کا بزرگ تہا - اب حسب تحریر ہاڈا بہاٹ کے لکہا جاتا ہے انوراج
کی جاگیر مین اسی یعنی ہانسی کا مقدم قلعہ واقع سرحد تہا اوسکے بیٹے است پال
نے بہ اتفاق اگن راج خلف اجے راؤ بانی کہیچی پور پاٹن واقع سندہ ساگر
رندہیر چوہان راجہ گولکنڈہ کے پاس طالع آزمائی کرنے کی تیاری کی تہی مگر
گجلی بند کے وحشیون کی فوج نے ایک وقت مین اسی اور گولکنڈہ دونون
پر حملہ کیا رندہیر نے ساکہ کیا اور صرف اوسکی دختر سورا بائی جان بر ہوکر نظر
پناہ پذیری اسی کو گئی کہ وہان بہی اوسیوقت مین وہی خونخوار فوج حملہ آور
ہوئی تہی انوراج نے بہاگنے کی تیاری کر لی مگر اوسکے بیٹے است پال نے
انتظار حملہ ترک کے خود دشمن پر چڑہائی کی لڑائی مین حملہ آور مارا گیا اور است پال
نے مجروح شدید ہوکر جہانتک وہ گرا اوس کا تعاقب کیا اوسی مقام پر سورا بائی
زیر درخت پیپل موت کی منتظر تہی کیونکہ امید زندگی نہ تہی اور خوف و اشتہا سے
صرف پوست و استخوان باقی رہگیا تہا مگر عین یاس کی حالت مین اشتہ کوہ یعنی
درخت پیپل جسکے سایہ مین تہی یکایک پہٹا اور آساپورنا کلدیوی نکلی سورابائی

प्रायश्चित
ढुंढ
कालकजोबेनेर
गोविंदराम
अनुराज
मोगजीखीची
असी
हांसी
अस्तपाल
अगनराज
अजैराव
खींचपुरपाटन
रंधीर
गजलीबंद
सूराबाई
अश्वथ

بنے اوس سے اپنے باپ اور بارہ بہائیون کے بمقابلہ دیُت کجلی بندہ گولکنڈہ
کی حفاظت مین مرنیکا حال بیان کیا دیبی نے اوس سے کہا کہ طمانیت رکہہ
تیری نسل کے چوہان نے اوسکو مار ڈالا ہے اور قریب ہے چنانچہ اوسکو
اوسی مقام پر لے گئے جہان استپال زخمون سے بیہوش پڑا تہا اوسکی
مدد سے وہ بحال ہوا اور چوہانون کے قدیم ورثہ قلعہ اسیر پر قابض ہوگیا ؀
اسی روایت کو کپتان بردس صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی نے بطرز دیگر لکہا ہے
کہ انوراج راجہ ہانسی حصار کی رانی دودادتی پنوار نسل کی تہی اوس نے — ददावती
بارہ برس تک حاملہ رہکر انڈا دیا پنڈتون نے انڈے کی پوجا کرائی اور مدت
تک اوسکی پرستش ہوتی رہی آخرکار گہرارم دیُت جس نے کوہ آبو پر برہماجی کو — गहरास
ستایا تہا گولکنڈہ واقع دکن مین فوج لیکر گیا اور وہان کے چوہان راجہ
سے لڑا اور اوسکو شکست دیکر بجز ایک لڑکی مسماۃ سوُران بنت بندہیر — बंधीर
چوہان کے سبکو ہلاک کیا بعد ازان گہرارم ہانسی حصار کو گیا اوسکی آمد سنکر
انوراج مفرور ہوا اور متبرک سمجہکر انڈہ کو اپنی رانی کے ڈولہ مین رکہکر لیچلا گر
وہ اسقدر وزنی ہوگیا کہ کہار نہ لیجا سکے پہر اوسمین سے آواز نکلی کہ بہاگو
مت اس انڈہ مین سے نکلکر دیُت سے مقابلہ کرونگا رانی نے یہہ بات سنکر
راجہ کو اطلاع دی نصف شب پر انڈا پہوٹا اوسمین سے سات گز کا دیو نکلا
اور گہرارم سے لڑا دونون لڑائی مین مارے گئے ؀

اتفاقاً سوران لڑکی کہ گولکنڈہ کے خاندان مین سے بچ رہی تہی اسپلا — असपला
درخت کے سایہ مین بیٹہی تہی یکایک درخت پہٹا اوسمین سے آسا پورا دیوی — आसापुरा

نے سوران سے کہا کہ جس وقت نے تیرے باپ کو مارا تہا وہ ہانسی حصار
مین چوہان راجپوت کے ہاتہہ سے مارا گیا ہے اور وہ لڑکے کو اپنے ساتہہ
میدان جنگ مین لیگئے وہان لڑکے نے اوس دیو کی ہڈیون کو جو انڈے
سے پیدا ہوا تہا جمع و زندہ کرکے اوسکا نام است پال رکہا کہ اس سے
وہ اور اوسکی اولاد ہاڑا مشہور ہوئی ✧

است پال ہاڑون کے مورث نے سمت ۱۰۸۱ مطابق ۱۰۲۵ء مین اسیر پر قبضہ
کیا اور چونکہ محمود کا اخیر ہندوستان پر حملہ براستہ ملتان اجمیر تک
۴۱۶ ہجری مطابق ۱۰۲۲ء مین ہوا تہا بہراہ واجب یقین کیا جا سکتا ہے
کہ اوسکے باپ انوراج کی جان اور اوسکی دار الحکومت اسی کو سلطان
غزنین نے لیا تہا اوسی زمانہ مین اس فتح مند نے اجمیر کو قتل اور ملک
کو برباد کیا اور ہندو بہاٹ نے اوسکو کجلی بند کا دیت لکہا ہوگا اگرچہ اوس
جابر شوق فتح نے جسکے نزدیک سارشترہ کا کنارہ غزنین سے سراندیپ
دیبگو کی فتح تک صرف درمیانی مقام تہا بزمانہ قیام انہلواڑہ کے ایک
فوج بہیجکر رنہ بہیر کو گول کنڈہ سے نکالا ہوگا مسلمان مورخون کی تحریر
سے فوج محمود کی جزیرہ نما مین داخل ہونیکا کچہہ پتہ نہین لگتا ہے مگر ان
خفیف مراتب کی نسبت قیاس دوانی کرنا عبث ہے اون سے صرف یہی
ایک نیا امر ثابت ہوتا ہے کہ یہہ ریاستین جنوب و شمال مین راجپوت ٹیبلون
کے قبضہ مین تہین اونکی اولاد کی اصل باشندگان مین ملنے سے مرہٹون
کی مشترک نسل پیدا ہوئی اس قوم مین اپنے بزرگون کے سے نام اور

تہا اسمین مگر بجاے جادون و تنوز و پنوار وغیرہ القاب سے مشہور ہین

استت پال کا بیٹا چاندکرن تہا اور اوسکے بیٹے لوک پال کے اخلاف ہمیر (चांदकरण، लोकपाल)

و کمبہیر پرتہی راج کی لڑائیون مین بہت مشہور ہوئے ہین اور اوسکے (हमीर، कम्भीर)

ایک سو آٹہہ سردارون مین داخل تہے اور اس سے مترشح ہے کہ اگرچہ

اسیر بالکل خراج گذار نہ تہا مگر اوسکے رئیس شاہ اجمیر کو چوہانون کا (आसेर)

بزرگ سمجہکر اطاعت کرتے تہے ✤

کتاب قنوج سمے مین جو چند نے چوہانون کی اوس لڑائی پر لکہی ہے (कनोजसमय)

جسمین چوہان قنوج کے راجہ کی دختر لیگیا تیسرے روز کی لڑائی مین

ہاڈا رئیسون کی بہت تعریف لکہی ہے ✤

ہاڈا راو ہمیر مع برادر کمبہیر لکہی گہوڑے پر سوار ہوکر اپنے آقا رکے (लखा)

قریب آیا اور متکلم ہوا اے جنگلیش اپنی جانبری کا فکر کرو ہے جیند (जंगलेश)

کی فوج کا تو ہم مقابلہ کرتے ہین جسطرح جہاز سمندر مین شگاف کرتا ہے

ہمارے گہوڑون کے سمون سے میدان جنگ جوتا جاویگا ✤

بہائیون نے راجہ کاشی یعنی بنارس خراج گذار قنوج کی فوج تائیدی

کا مقابلہ کیا جب وے شامل ہوئے ہمیر کی آواز درگا کی سنگہاسن تک (सिंहासन)

پہونچی غرض دونون بہائی اس لڑائی مین مارے گئے اگرچہ اخیر لڑائی

کے چندیس ماندون مین سے جو ایک شخص راجپوتون کے خود اختیاری

کیواسطے شہاب الدین سے لڑا ہاڈا تہا ✤

ہمیر کا بیٹا کال کرن ہوا اور اوسکا ماہ مگد اور اوسکا راو باچہ اور اوسکا (कालकरण، माह मगद، राव बाचा)

راؤ چند منجملہ چند خود اختیار چوہان رئیسون کے جنپر علاؤالدین حملہ آور ہوا
اسیر کا راؤ چند تہا اوسکی فصیلین اگرچہ ناممکن الدخل سمجہی جاتی تہین مگر
اس بہادر جنگ آور کی دلیری اور فن کا مقابلہ نکر سکین اور چند اور
اوسکے اہل قبیلہ بجز ایک پسر کے قتل ہوئے اس لڑکے کا نام رین سی تہا
کہ یہہ نام چوہان ولیعہدون کے حق مین بہت مضر ہے پرتہی راج کے
بیٹے کا بہی یہی نام تہا کہ وہ دہلی کی حفاظت مین مارا گیا مگر اسیر کا رین سی
البتہ خوش نصیب تہا وہ صرف ڈہائی برس کی عمر مین تہا اور رانا چیتوڑ
کا بہانجہ تہا اس سبب سے اوسکی پناہ مین بہیجا گیا تہا جب وہ جوان ہوا
اوس نے بہنیسرور کے مسمار قلعہ پر حملہ کرکے ڈونگا بہیل کو جس نے
پہاڑی گروہ سے اس مقام کو جاے پناہ بنایا تہا نکال دیا تہا میواڑ کی
اس قدیم جاگیر کو علاؤالدین نے وقت حملہ چیتوڑ کی شکست کیا تہا اور
چوہان طفل کی پناہ پذیری کے وقت تک میواڑ مین شامل نہوا تہا ؂
رین سی کے کولن اور کنکل دو لڑکے ہوئے کولن کسی مہلک بیماری مین
مبتلا ہوکر کیدارناتہہ واقع لب گنگ کی جاترا کو چلا گیا اور کل راستہ کو اپنی
قد سے پیمود کرتا گیا چہہ مہینے مین وہ دروہ بندریا تک پہونچا اور وہان اوس
چشمہ مین جہان سے پان گنگا نکلتی ہے غسل کرنے سے اوسکا عارضہ رفع
ہوگیا کیدارناتہہ نے اوسکی عبادت کو مقبول کیا اور راجہ تہار یعنی سطح
زمین وسط ہند کا خطاب دیا یہہ کل ملک زوسار چیتوڑ کے قبضہ مین تہا
مگر جب علاؤالدین نے چیتوڑ فتح کی اور گہلوت بہت مارے گئے اونکی حکومت

रावचंद
असेर चंद
रैनसी
भैंसरगढ़
कोलन कनकल
केदार
पयार

ایسی ضعیف ہو گئی کہ اصل باشندگان مینہ نے اپنے قدیم پہاڑون پر پہر
قبضہ کر لیا یا چیتوڑ کے ماتحت جاگیردارون کے شریک ہو گئے ؛

हून मैनाल

قدیم الایام مین راجہ ہون پرمار نسل کا ملک بہتار کا مالک تہا اور مینال مین
حکومت کرتا تہا ہون کی یادگار کے اکثر مکانات موجود ہین اور جب آٹہوین

गंगतसी

صدی مین چیتوڑ پر حملہ ہوا اوسوقت بہی انگتسی ہون کا راجہ رئیس چیتوڑ

नारोली

کا مددگار تہا بارولی کے مندرون کو اسی ہون راجہ سے منسوب کرتے
ہین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بکرم کی ابتدائی صدیون مین کہ یہہ ہون

बागो

قوم چہتیس راج کلون مین سے تہی خیر یہہ تو خواہ کچہہ ہو مگر راو بانگو کولن کا

मैनाल

پوتا قدیم مینال پر قابض ہوا اور بہتار کے مغربی سمت کی ایک بلندی پر

बमावदा

بماودہ کا قلعہ تعمیر کرایا بہینسرور واقع مشرق اور بماودہ و مینال واقع
مغرب تک ہاڑون نے کل بہتار پر قبضہ کر لیا اسکے علاوہ دیگر ممالک بہی

मांडलगढ़ बिजोली बेगू रतनागढ़ चोरायतागढ़

فتح کیے مانڈل گڈہ و بجولی و بیگو و رتناگڈہ و چورایتہ گڈہ ملک وسیع
ریاست ہو گئی ؛
راو بانگو کے بارہ اخلاف تہے اونکی اولاد بہتار مین پہیل گئی اوسکے بعد

देव हरजी

دیو مسندنشین ہوا اور اوسکے ہرراج و ہنجی و سمرسی تین بیٹے ہوئے ؛

समरसी

اس زمانہ مین ہاڑون کی ایسی طاقت ہو گئی کہ شاہنشاہ اونپر متوجہ ہوا

रायदेव

اور سکندر لودہی نے راسے دیو کو دربار مین طلب کیا اسواسطے اوس نے
بماودہ مین اپنے خلف ہرراج کو مسندنشین کیا اور چہوٹے بیٹے سمرسی کو
ساتہہ لیکر دربار مین حاضر ہوا اور عرصہ تک وہان رہا آخرکار بادشاہ نے

اوسکی سواری کا گہوڑا لینا چاہا وہ اپنے وطن کے پہاڑون کو مفرور ہوا
بادشاہ کا ایک بہت عمدہ نسل کا گہوڑا تہا کہ بغیر سم ترکرنے کے ندی کا عبور
کر سکتا تہا دیو نے داروغہ اصطبل سے ساز کر کے اپنے گہوڑے سے اوس
گہوڑے کا بچہ لیا بادشاہ نے اس بچہیرے کو لینا چاہا دیو نے اول بہ تدریج
اپنے قبایل کو روانہ کردیا پہر ایک روز سوار ہوکر اور بہالہ ہاتہہ مین لیکر
جہان بادشاہ بیٹہا تہا پہونچا اور کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون مگر تم راجپوتون
سے تین چیزین نہ مانگا کرو گہوڑا - جورو - شمشیر - یہہ کہکر باگ اوٹہائی
اور بہت جلد پتہار مین پہونچ گیا جاودہ کو بقبضہ ہر راج چہوڑکر وہ باندونا
مین جہان اوسکے بزرگون کو آرام ہوا تہا آیا یہان اوسارہ نسل کے
مینہ بہ تحت حکومت اپنے بزرگ سردار جیتا رہتے تہے اوس زمانہ مین وہان
کوئی شہر آباد نہ تہا گہاٹون کے کنارون پر پختہ دیوار اور دروازے بنا
رکہے تہے اور اوسکے اندر ہر ایک مینہ جہان طبیعت چاہتی تہی جہونپڑی
بناکر رہتا تہا اس زمانہ مین جو لوگ چیتوڑ کے قتل پر راناکے مطیع تہے اونکو
راؤ گانگو کہیچی کے تاخت وتاراج سے کہ رام گڑہ ریلاون کے قلعہ سے
گرد نواح کے ملک سے برچہی دوہائی کا محصول لیتا تہا بہت تکلیف تہی گانگو
سے بچنے کیواسطے مینون نے صلح کر کے ہر ایک دوسرے مہینے کی پورنماشی کو
چوتہہ کے خراج کا تحصیل سے لٹکانا قبول کیا تاریخ معینہ پر راؤ آیا مگر اوسکو
تہیلہ نظر نہ آیا گانگو نے پوچہا مجہسے پیشتر یہان کون آیا ہے کہ اوسیوقت راجہ
کہ پتہار بچہیرے پر چڑہا ہوا نکلا گانگو والی ریلاون کے پاس بہی اوس سے

बांदुनाल
उसारा.
जैता
गांगू
खींची
गढ़राइस्ल
पर

بہتر گہوڑا تہا کہ پاربتی ندی کے دریائی گہوڑے اور کہچی سردار کے گہوڑے سے کہ ندی کے کنارہ پر چرہتے تہے پیدا ہوا تہا اس گہوڑہ کی سواری مین کرنا امر اوسکا سدراہ نہین ہو سکتا تہا تا بحدیکہ ہر موسم مین میئون سے خراج لینے کیواسطے چمبل بہی مانع نہ تہی ؛

पारबती

سخت محاربہ وقوع مین آیا ہاڑا کی فتح ہوئی اور گانگو بہاگا اور ہتہیار کے راؤ نے اوسکا چمبل تک تعاقب کرکے اوسکے گہوڑے کا امتحان کیا جسوقت گانگو کنارہ سے کودا سوار اور گہوڑا دونون پانی مین غرق ہوگئے اور تہوڑی دنون بعد دوسرے کنارہ پر نکلا دیو کو دیکہکر بہت تعجب ہوا اور پکارا شاباش راجپوت تمہارا نام کیا ہے اوس نے جواب دیا گانگو کہچی نام ہے اس نے کہا میرا نام دیو ہاڑا ہے ہم آپسمین بہائی ہین ہمکو عداوت نہین رکہنی چاہئے آیندہ کو یہہ ندی ہمارے درمیان مین سرحد رہے ؛

जमतिया
उसारा

سمبت ۱۲۹۱ مطابق سنہ ۱۲۳۴ مین جیتہ اور اوسارہ میئون نے دیوراے کو اپنا آقا قبول کیا اوس نے باندو کا نال کے وسط مین شہر بوندی آباد کیا کہ اوسوقت سے وہ ہاڑون کا دارالحکومت ہوگیا چمبل ندی جو اس واقعہ سے تہوڑے دنون بعد تک مشرقی سرحد رہی تہی آیندہ کو نہ رہی اور پہاڑی کی وجہ سے اس قوم کے لوگون کا بادشاہ کے نائبون سے بہت واسطہ ہوگیا اور اونہون نے بادشاہ کی عنایت حاصل کرکے بذریعہ فتح وحصول عطیات کے ملک کو بڑہایا کہ وہ ہاڑاوتی یا ہاڑوتی کے نام سے مشہور ہوا ؛

یہانتک کی تاریخ کا مختصر خلاصہ یہہ ہے -

१ انوراج نے اسی عرف ہانسی لی ؛

अनुराज
असी
अस्तपाल ۲ استپال خلف انوراج سمت ۱۰۸۱ مطابق ۱۰۲۵ء مین اسی سے نکالا گیا

असेर اور اسیر حاصل کیا اس شخص سے ہاڈا شروع ہوے ہین ؛

हमीर
कगार ۳ ہمیر شہاب الدین کے حملہ سمت ۱۲۴۹ مطابق ۱۱۹۳ء پر گگنہ کی لڑائی مین

مارا گیا ؛

۴ راؤ چند کو علاؤالدین نے سمت ۱۳۵۱ مین مارا ؛

रेनसी
भैंसरोर ۵ رینسی اسیر سے مفرور ہو کر میواڑ مین گیا سمت ۱۳۵۱ مین بھنسرور پر

قابض ہوا ؛

बांगो
बमावदा
मैनाल
देव
बांदुवाटा ۶ راؤ بانگو باوده و میناں وغیرہ پر قابض ہوا ؛

۷ راؤ دیو نے سمت ۱۲۹۸ مطابق ۱۳۴۲ء مین باندو گھاٹہ مینون سے لیا

بوندی شہر آباد کیا اور ملک کا نام ہاڑوتی رکھا ؛

देव راؤ دیو کی مینہ رعایا ہاڑون سے تعداد مین زیادہ تھی اس سبب سے اوس

نے بنظر استحکام اپنی حکومت کے وہی وحشیانہ عمل کیا جو راجپوتانہ کی ریاستون

مین اکثر ہوتا رہا ہے راجپوت مورخ نے اوسکا سبب یہی لکھا ہے کہ مینون کا

سردار ایسا گستاخ ہو گیا تھا کہ اوس نے مالک پتھار کی دختر سے شادی کی درخواست

बोदा
तेजंकी کی راؤ نے باوده کے ہاڑا اور تھوده کے سولنکیون کو مدد پر بلایا اور اوسکا

مینون کو بالکل قتل کر ڈالا ؛

دیو نے اس واقعہ سے کسیقدر مدت بعد ریاست چھوڑکر اپنے بیٹے کو مسند نشین کیا

تحقیق نہین ہے اگرچہ اسمین شک نہین کہ اس ارادہ پر اوسکو اسی جرم [illegible] آمادہ
کیا تہا اول اوس نے ہرراج کو بماودہ دیا تہا اور خود سکندر لودہی کے پاس
چلا گیا تہا اور اس مرتبہ سمرسی کو راج دیا اور بوندی اور پتہار کی شاخین
خود اختیار رہین حکومت سے دست بردار ہونے پر جگراج کا خطاب دیا جاتا ہے — जुगराज
اور جب باپ بیٹے شامل حال حکومت کرتے ہین ولیعہد جیوا راج کہلاتا ہے چنانچہ — जीवाराज
بوندی کی تاریخ مین اسکی چار نظیرین موجود ہین دیو - نارائین داس -
راج چتر سال - سری جی امید سنگہ + — देव नारायनदास राजचत्रसाल श्रीजीउमेदा
قاعدہ ہے کہ جب کوئی راجہ حکومت چہوڑتا ہے پہر دار الحکومت مین نہین آتا
ہے راجہ اصل مین معدوم ہو جاتا ہے نہ وہ رعایا ہو سکتا ہے اور نہ راجہ
رہ سکتا ہے اس عمل کی تشہیر کامل کیواسطے راجہ کی مورت بناتے ہین اور بعد
بارہ روز کے کہ معمولی ایام تعزیت ہین جلا دیتے ہین بہ پابندی اس رسم
کے دیو بوندی اور بماودہ کی فصیلون کے اندر نگیا اور وقت وفات تک بوندی
سے پانچ کوس موضع اومرتہونہ مین رہا + — उमरथूना
سمرسی کے تین اخلاف ہوئے -
ناپوجی مسند نشین ہوا + — नापोजी
ہرپال نے جتاور حاصل کیا اوسکی اولاد بنام ہرپال پوتہ مشہور ہوئی + — हरपाल जतावर हरपालपोता
جیت سی نے آنصوبہ چمبل اپنی حکومت بڑہائی جب وہ ایک دفعہ کیتون سے — जैतसी
تنور سے ملکر واپس آیا ندی کے قریب نالہ مین وہ بہیلون کے مجمع مین ہوکر گذرا — कैथून
اونہون کا یک حملہ آور ہوکر اوسکو مار ڈالا اور وے ہاڈون کے ہاتہ سے مارے گئے

اس تالاب کے درہ پر جیت سی نے بہیلون کے سردار کو مار ڈالا اور بہیرو دوتوا کے نام کا ہاتہی تعمیر کرایا وہ قلعہ کوٹہ کے بڑے دروازہ کے قریب ایک مقام معروف چار جہونپڑہ پر کہڑا ہے اور کوٹیہ بہیلون کی آبادی سے کوٹہ شہر کا نام ہوا ہے ۔

भैरव

चार झोंपड़ा

कोटया

سمرسی کے بعد ناپوجی کہ بہت مشہور ہوا ہے مسند نشین ہوا ناپوجی نے دختر سولنکی رئیس والی تہوڈہ سے کہ شاہان انہلواڑہ کی اولاد میں سے تہا شادی کی تہوڈہ میں اوس نے بہت خوبصورت سنگ مرمر کی ایک پٹی دیکہکر اپنی رانی سے کہا کہ اپنے باپ سے مانگ لے اس بات پر سولنکی بہت ناراض ہوا کہ شاید آیندہ کو ہاڈا میری عورت مانگنے لگے اور اوسکو رخصت کردیا ۔ ناپوجی نے اس خفگی کا انتقام اپنی رانی سے لیا کہ اوسکو ترک کردیا اوس نے اپنے باپ کے پاس جاکر استغاثہ کیا ۔

थोड़ा

کجلی تیج کے تہوار پر کہ ساون سدی ۳ کو ہوتا ہے اور ہر ایک راجپوت پر فرض ہے کہ اپنی عورت سے ملے بوندی سے کل سردارون کو اپنے گہر جانے کی رخصت ہوئی تہوڈا رئیس نے بوندی کے غیر محفوظ رہنے کو موقع غنیمت سمجہکر یکایک قلعہ میں مداخلت کی اور ہاڈا راؤ کے سر مین بہالا مارا اور اوسکو ہلاک کرکے خفیہ نکل گیا اثنا راستہ اپنے ہمراہیون سے کامیابی کی تعریف کرتا تہا کہ ایک مقام پہ بوندی کا ایک سردار گوشہ مین بیٹہا ہوا تہا کہ بوجہ بیمار ہونے اپنی زوجہ کے گہر جانے سے پریشان ہوکر بوندی کو واپس جاتا تہا اور املپانی کرتا تہا اس مغموم حالت مین اوسکو گہوڑون کے

कजलीतीज

شموں کی آواز آئی اور یہہ بہی سُنا کہ تہودہ کے راؤ کے ہمراہی باڈ اراؤ
کی اس غفلت پر کہ وہ اپنے سرداروں کو رخصت کرکے تنہا رہ گیا تہا طعن کرتے
جاتے تہے باقیماندہ حال چوہان نے خود سمجہ لیا اور جس وقت تہوڈہ کا راؤ اوسکے
قریب ہوکر نکلا ایک ایسا ہاتہہ مارا کہ اوسکا دست راست قطع ہوکر وہ خود بہی
گہوڑہ سے گر گیا ہمراہیان سولنکی مفرور ہوگئے اور چوہان اوسکے کٹے ہوئے
ہاتہہ کو مع طلائی پہونچی کے دوپٹہ مین رکہکر بوندی کو روانہ ہوا وہان غم و
الم کا ہنگامہ ہو رہا تہا سولنکی رانی راسخ الاعتقادی سے اپنے شوہر کی نعش
کے ساتہہ ستی ہوئی مگر ہمدران حال اپنے بہائی کے ہاتہہ کی قوت کی تعریف کرتی
تہی کہ اوس نے سر مین اسقدر دہین پیدا کردیئے ہین کہ ہر ایک مین پان
دینے کیواسطے میرے ہاتہہ نہین ہین جس وقت نعش کو جلنے کیواسطے آراستہ
کرنے مین مصروف تہی سردار نے اوسکے بہائی کا ہاتہہ پیش کیا کہ شاید یہہ
آپکے کچہہ کام آوے اوس نے پہونچی پہچان لی اور اگرچہ ستی ہونے پر اوس
نے تعلقات دنیا سے علیحدگی کر لی تہی مگر اوس خوفناک وقت پر بہی انتقام
خون کو کل فرایض سے مقدم سمجہنے مین کوتاہی نکی اور دوات قلم منگا کر چتا
پر چڑہنے سے پیشتر اپنے بہائی کو لکہا کہ اگر تو اس ذلت کو رفع نکریگا تو تیرا خاندان
یکدست سولنکی کے نام سے بدنام ہوجاویگا جب اوس نے اپنی ستی ہمشیرہ کا
خط پڑہا نہایت رنجیدہ ہوا اور بدلا لینے کی قابلیت نہونے سے مکان کے ستون
سے سر پہوڑ کر مر گیا ❊

ناپوجی کے تین اخلاف ہوئے۔ ہاتہوجی - نورنگ - تہرڈ نورنگ کی اولاد

नौरंगोत — نورنگوت کہلاتی ہے اور یہ تہروکے ہاڑا ہاہو سمت ۱۴۲۱ مین مسند نشین ہوا مہ راج
کے بماودہ مین اور اوسکے باپ کے بوندی مین قابض رہنے کا حال تو پیشتر لکہا
गयाहै — گیاہے اب آلو ہاڑا راجہ ہوا مگر ملک پتہار کے راناسے عداوت ہوگیئی کہ اوسکا
ملک چہین لیا گیا شہر بماودہ مسمار ہوا اور کوئی وارث نرہا کہ بدلا لے ؛
روسا رچیتوڑ نے کر بعد حملہ علاؤ الدین اب از سر نو تازہ دم ہوگئے تہے اول
اپنے سرداروں کو کہ ایام مصیبت مین خودسر ہوگئے تہے سزا دینی چاہی اونکے
شمار مین ہاڑا بہی تہے مگر ہاڑون کا یہ قول ہے کہ ہم راناکے مطیع نہین ہین
اور اگرچہ میواڑ کی گدی کو بڑا سمجہتے ہین مگر ملک اپنی تلوار کے زور سے حاصل
کیا ہے راناکے پٹہ سے نہین ملا ہے اور طرفین کا دعوی کسیقدر صحیح ہے اسمین
توکچہہ شک نہین کہ ہاڑا اسیر سے مفرور ہوا تب راناکی عنایت سے کہ علاؤالدین
کے حملہ سے پیشتر کل ملک پر قابض تہا اوسکی جان بچی اور وہان مقیم رہا مگر
اوسی زمانہ مین سیسودیون کی طاقت کم ہوگئی تہی اور بہومیون اور ابتدائی
اقوام نے اپنے قدیم مقامات کو چہین لیا تہا کہ اون سے ہاڑون نے فتح کیا
مگر رانا نے چند روزہ قوت کم ہوجانے سے ملک پر دست اندازی جایز نہ سمجہہ
ہاموں کو بوندی سے نوکری کرنے کیواسطے کہا ہاڑا نے بذات خاص ہولی دسہرہ
کے تہوارون پر سلام کرنا اور مسند نشینی پر ٹیکا کرانا منظور کیا مگر وہ دائمی بچہہ
نوکری سے انکار کیا مگر راناکو بہی ضد ہوئی کہ یا تو نوکری کرین ورنہ دیوکی اولاد
کو پتہار مین سے نکالدونگا ہاموں نے کچہہ پروا نکی اور مقابلہ کیواسطے تیار ہوا
میواڑ کا رانا کل سرداروں کو لیکر بوندی پر چڑہا اور شہر سے پانچ میل مقام

نیمروز قیام کیا پانسو ہاڈا ایک باپ کی اولاد نے زعفرانی پوشاک پہنی اور اپنے
سردار کے پاس جمع ہوکر مرنے پر آمادہ ہوئے بجز اسکے کہ بیباکانہ حملہ کرین اور
کسی طرح امید بہتری نہ دیکھکر نصف شب کیوقت رانا کے لشکر پر حملہ آور
ہوئے کہ یکبارگی درہم وبرہم ہوگیا اور ہر ایک سیسودیہ کو بجز فرار کے اور
کسیطرح صورت جان بخشی نظر نہ آئی ناموں سیدہا اندوپتی کے خیمہ پر گیا
مگر سرگروہ سیسودیہ نے تاریکی اور ہجوم مین چیتوڑ کو چلا جانا غنیمت سمجھا اور
اوسکے سرداروں کو ہاڈوں نے مار ڈالا ؛
قلیل جمعیت سے شکست کہانے پر ازحد ذلیل وافروختہ ہوکر رانا نے زیر فصیل
چیتوڑ اپنی فوج کو آراستہ کیا اور قسم کہائی کہ جب تک بوندی کو فتح نکرلوں
کہانا نہ کہاؤنگا اس جوش غضب کی قسم کا شہرہ ہوا مگر بوندی ساٹھہ میل ہے
اور بہادر لوگ اوسکے محافظ تہے سرداروں نے فہمایش کی کہ اس قسم کا ایفا
غیر ممکن ہے مگر راجوں کا کلام متبرک سمجھا جاتا ہے قبل اسکے کہ کہیلوتوں کا بادشاہ
کہانا کہاوے بوندی کا فتح ہونا لازم آیا اسواسطے اوسکو قسم اور اشتہا سے
سبکدوش کرنے کیواسطے بچگانہ تدبیر کیگئی کہ ایک مکان بنام نہاد بوندی بنایا
جاوے اور اوسکو شکست کیا جاوے فوراً چیتوڑ کی فصیلوں کے قریب ایک
فرضی شہر بنایا گیا اور کہیل کی تکمیل کیواسطے ہر ایک مقام اوسی شہر کے مقامات
کے ناموں سے نامزد کیا گیا اتفاقاً پتہار کے ہاڈوں کا ایک گروہ بہ تحت کمبوجی
رانا کی فوج مین نوکر تہا اوسکا افسر شکار کہیل کر آیا اور اس نے آدمیوں کا
اژدہام اور شہر جدید بنانیکا حال دریافت کیا چنانچہ کیفیت مفصل کہی گئی

کہ رانا کو کہانا کہلانیکیواسطے یہہ تدبیر کی گئی ہے کہ میو نے اپنے پتہار کے بہائیوں کو جمع کرکے کہا کہ بوندی کی خواہ اصلی ہو یا فرضی حمایت کرنا ہمارے ذمہ فرض ہے اسطرح اپنی قوم کی طرفداری اور وطن کی محبت سے جوش خصومت مین اگر فرضی بوندی کو بچانے کیواسطے مرنے مارنے پر آمادہ ہو گئے جسوقت رانا کو اطلاع ہوئی کہ بوندی تیار ہے وہ حملہ کیواسطے روانہ ہوا اور جب بجاے خالی بندوقون کی آواز کے گولیان چلنے لگین از بس حیرت زدہ ہوا قاصد بہیجا گیا اوسکو بیرسی نے جواب دیا کہ فرضی بوندی کو بہی بلا مقابلہ شکست ہونے دینگے اور گار کی بوندی کے دروازہ پر اپنے خاندان کی عزت کیواسطے بیرسی اور کا آدنت لڑکر مر گئے رانا نے اسی ہتک پر قناعت کرکے جو ذلت اصل بوندی مین ہوئی تہی اوسکے رفع کرنیکا یہہ ارادہ نکیا کیونکہ جس بہادر قوم سے وقت ضرورت پر کوئی کام لیا جاوے اوسکو دشمن بنانے سے بجز نقصان کے کچھہ حاصل نہ تہا ؎

ہامو سولہ برس تک حکمران رہا اوسکے بیرسنگہ اور لالہ دو بیٹے ہوئے۔ لالہ نے کہٹکر حاصل کیا اور اوسکے دو اخلاف لو ورمہ۔ جیتا ہوئے کہ اونکی اولاد لو وارم پوتہ اور جیتاوت کہلاتی ہے بیرسنگہ نے پندرہ برس راج کیا اور تین لڑکے چہوڑے اول بیرو۔ دوم جیدو۔ سوم ینما۔ جیدو سے تین خاندان ہوئے ینما کی اولاد ینماوت کہلاتی ہے بیرو پندرہ برس راج کرکے سمہ ۱۵۲۶ مین مرا اوسکے سات اخلاف ہوئے۔

رانا باندو۔ ساندو۔ اکو۔ اودو۔ چند۔ سمرسنگہ۔ امرسنگہ۔ اول پانچون

कुम्भवंत
बीरसिंह
लाला
लखमर
लोवर्म
जैता
लोवारमपोता
जैतावत
बीरु
जयदा
नीमा

अमरसिंह समरसिंह चंद उदो अको सांदो बांदो

کہ ابتک اوسکی چہتری موجود ہے اوسکے دو پسر ہوئے ۔

نارائن داس نربودہ کہ نربودہ مٹونڈہ مین رہا ؛

नारायनदास नवोच

وہین نراین داس جوان ہوگیا اور خود اختیار ہوتے ہی ہتہیار کے ہاڑون کو جمع کیا اور بوندی لینے یا اوسکے اقدام مین مرنیکا ارادہ ظاہر کیا اونہون نے اوسکا ساتہہ دینے کی قسم کہائی ایام ماتم گذرنے کے بعد اوس نے اپنے چچاؤن کے پاس شوقیہ پیغام بہیجا اور اداے آداب کے واسطے حاضر ہونا چاہا اوسکے افلاس مین پرورش پانے سے کچہہ شبہہ نہوا اسواسطے اجازت ہوئی کہ آجاوے ؛

مختصر مگر دردمند جمعیت ساتہہ لیکر وہ چوک مین پہونچا اور ہمراہیون کو باہر چہوڑکر خود تنہا محل مین گیا اور جس مقام پر دونون چچا تنہا بیٹہے تہے پہونچ گیا اونکو اوسکے خروشان چہرہ سے خوف ہوا چاہا کہ دوسرے کمرہ مین چلے جاوین بغور دریافت اس ارادہ کے پاندو کے کہانڈہ نے بڑے کو قتل کرکے زمین پر ڈالا اور دوسرے پر قبل اسکے کہ جاے پناہ مین پہونچے بہالا لگا ایک لحہ مین دونون کے سر علیحدہ کرکے بہوانی کو بہینٹ کئے اور پہر اپنے ہمراہیون کو آوازدی کہ اونہون نے مسلمانون کو قتل کیا ہر ایک فاذار ہاڑ نے اوسکے واجب دعوی کی مدد کی اور مقتولون کی نعشین ذلت سے دیوار پر لٹکائین اس مہم اور بوندی کے واگذاشت کی یادگار مین سلاگیر کو جسکو عندالقتل ثمر قندی جوان ہاڑا کی تلوار پڑی اور راوسیر اوسکی طاقت کی نشانی ابتک موجود ہے دسہرہ پر ہر ایک ہاڑا سالانہ پوجتا ہے ؛

نارائن داس طاقت و توانائی مین مشہور ہوا وہ اون بہادر راجپوتون مین
سے تہا جو خوف کے نام سے ہی واقف نہین ہوتے ہین بلکہ وہ اور خوف بہائی
تہی کہ وہ خوف سے بڑا تہا مگر یہہ وصف کثرت افیون سے کہ کسی اور شخص کے
واسطے مہلک ہوتی جبلی ہوگیا تہا کیونکہ وہ ایک وقت مین سات پیسہ بہر افیون
کہاتا تہا اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ہمیشہ مخمور رہتا تہا کہ اسکی اکثر روایتین مشہور ہین
ایک دفعہ رانا رایمل پر منڈو کے پٹہان حملہ آور ہوئے تب وہ پانسو ہاڈا
لیکر اوسکی مدد کیواسطے گیا تہا اول منزل مین اتفاقاً راستہ معمولی افیون
کہاکر درخت کے سایہ مین آرام کرتا تہا نشہ کہلا تہا اور آنکہیان اندر بہری
ہوئی تہین ایک تیلن کوئے پر پانی بہرنے کیواسطے آئی جب اوسکو معلوم
ہوا کہ یہہ بوندی کا راجہ ہے اور رانا کی مدد کیواسطے جاتا ہے تو کہنے لگی
کہ اگر اسکے سوائے رانا کی مددگار اور کوئی نہین ہے تو بڑا افسوس ہے
راجپوتانہ مین مشہور ہے کہ املدار کی آنکہین بند ہوتی ہین مگر کان تیز ہوتے
ہین ہاڈا راو سنتے ہی تیلن کے پاس جاکر پکارا رانڈ کیا کہتی ہے اوس نے
عذر کیا مگر ہاڈا نے نہ مانا اور کہا کہ ڈرے مت پھر کہا اوسکے ہاتہہ مین لوہے
کا لٹھہ تہا اوسکو راو نے ہاتہون سے موڑ کر تیلن کے گلے مین بطور طوق کے
پہنا دیا اور کہا کہ جبتک مین رانا کی مدد کرکے واپس آؤن بشرطیکہ اس
عرصہ مین کوئی تجہکو اسکے کہولنے کے لایق طاقت ور نہ ملجاوے پہنے رہ
چیتوڑ کا گہرا محاصرہ ہو رہا تہا راو ملک پتہار کے پیچیدار راستون سے گیا بادشاہی
لشکر پر یکایک حملہ کرکے سیدہا سپہ سالار کے خیمہ پر پہونچا اور راستہ مین

جو آیا اوسکو قتل کیا مسلمان حیرت زدہ و ششدر رہکر اطراف کو بہاگے بوندی کے نقارے بجنے لگے طلوع آفتاب پر میواڑیون نے دیکہا کہ فوج حملہ آور منتشر ہوئی اور مددگار آپہونچے یکبار گی فکر رفع ہوا کل سردارون نے جمع ہوکر رئیس بوندی کی تعظیم و تواضع کی اور عورتین بہی پردہ مین اوس کی جوانمردی سے ایسی محظوظ ہوئین کہ اوسکی کثرت افیون خوری پر کچہہ پیش و پس نکرکے رانا کی بہتیجی نے اوسکے عقد نکاح مین آنیکا ارادہ کرکے دوسرے روز رانا سے اظہار راز کیا رانا بہی اوسکے احسان کا اتنا مشکور تہا کہ اوس نے کچہہ تامل نکیا اور اوسکی بہتیجی کیتو کی ہاڈا کے ساتہہ بہت حشمت و تجمل سے شادی ہوئی فتح اور عروس حاصل کرکے اوس نے گہاٹہ باندو کو مراجعت کی اوسکی افیون روز بروز زیادہ ہوتی گئی تا بحدیکہ ایک روز کثرت نشہ سے اوس نے میواڑی رانی کو ایسی خراش دی کہ اوسکے حسن مین کمی آگئی اوس روز سے وہ بہت پشیمان ہوا اور افیون کا ٹوبہ رانی کو سپرد کردیا رایمل نے بتیس ۳۲ برس راج کیا اور امن و عافیت سے راج کا اضافہ کرکے اچہے بیٹے کو وارث چہوڑا ؛

سنہ ۱۵۹۰ مطابق سنہ ۱۵۳۴ مین سورجمل گدی پر بیٹہا مثل اپنے باپ کے وہ بہی جسم سے کامل اور روح سے بحظ تہا اور کہتے ہین کہ گہٹنون سے نیچے تک دراز ہاتہہ ہونے کی علامت بہادری کی جو رام چندر اور پہتوی راج بہتہ کی تہی اسکے جسم مین بہی تہی ؛

خاندان چیتوڑ سے پہر رشتہ داری ہوئی سورجمل کی ہمشیرہ سوجابائی رانا

اوسکی اس تنہائی سے بہی زیادہ با اطمینان موقع کا منتظر رہتا مصلحت وقت تہا جب راؤ رخصت ہوا رانا نے کہا کہ ہم بہی آیندہ بسنت کے موسم مین لوندی کے رمنہ یعنی جنگل مین شکار کہیلنے کیواسطے آوینگے پہاگن کا خوشگوار مہنیا آیا

रमना

تب رانا اور راو سکے درباریون نے اسپدہ پوشاک تیار کرائی اور لوندی کے ارادہ سے پتہار کی زمین پر چڑہے حالانکہ باوده مین ستی نے پیش گوئی کی تہی کہ جب کبہی راؤ اور رانا اہیڑہ کے شکار پر متفق ہونگے جیسے ہلاک واقعات سے میری امید قطع ہوئی ہے آیندہ کو بہی ہوتی رہیگی مگر دختر الوہاڈا کی پیش گوئی اور سوچا بائی کے درمیان صدہا برس گذر گئے تہے باوجودیکہ اوسکا کلام زبان زد خاص وعام تہا کسیکو یقین نہ رہا تہا صرف بطرز روایت سمجہتے تہے *

अमन्वा

अहेड़े

شکار کیواسطے نانديہ کہ جہیل کے مغربی کنارہ کے قریب ہے پسند ہوا کہ اوس نشیب مین خونخوار شیر سے لیکر خرگوش تک ہر قسم کے شکار ملتے ہین فوجین صف آرا حسب معمول شور و غل کرتی ہوئین اور شیر بگہرہ چیتہ جرخ ریچہ ہرن بارہ سنگا نیل گاؤ چکارہ گیدڑ لومڑی و خرگوش و جنگلی کتون کو ہنکاتی ہوئین روانہ ہوئین ایسے ہنگامہ مین راجپوت اپنی افیون کو بہی بہول جاتا ہے اس ہنگامہ مین ملعون رانا نے اپنے سیاہ سینہ کے کینہ کی سیری چاہی دونون رئیس شکار مارنے کیواسطے مقامات مناسب پہ بیٹہے اور ہر ایک کے پاس صرف ایک دو معتمد ملازم رہا رانا کے پاس اوسی لوریہ سردار کا بیٹا تشنہ خون تہا جسکو ہاڈا نے ہلاک کیا تہا رانا نے

नान्दता

خوف بدنامی کا جس نے قتل پسر کے قدرتی غم کو دوبالا کیا تھا ظاہر کئے دیر نہوئی تھی کہ دوسرے قاصد نے خبر دی کہ وہ مار کر مرا ہے اگرچہ یہہ انتقام بھی اوسکے واسطے دوچند غم کا باعث تھا کہ رانا مہلوک اوسکا داماد تھا مگر اوسکی تسلی ہوگئی بروساء مقتول کی زوجگان کا زندہ رہنا غیر ممکن تھا اس واسطے موقع کشت وخون پر چتا تیار ہوئین جسین سوجاباے اپنے طعنہ کے عوض شوہر و برادر کا نقصان اوٹھا کر اپنی جان تصدق کی اور رتنا رانا کی ہمشیرہ راؤ کے ساتھہ ستی ہوئی اوسی مقام پر دونوں رئیسوں کی چھتریان تعمیر ہوئین اور سوجا کے گھاٹہ کی چوٹی پر بنائی گئین کہ اس خوشگوار و دلچسپ گھاٹہ مین اوس سے زیادہ رونق وخوبصورتی ہوئی ❊

चिता

سمت ۱۵۹۱ مطابق ۱۵۳۵ء مین سُرتان مسندنشین ہوا اوس نے مشہور سکتا بانی خاندان سکتا وتان میواڑ کی دختر سے شادی کی اوسکو خونخوار دیوتا کال بھیرو کا اشتیاق ہوا اور مثل دیگر بیرحم راجپوتون کے جو اوس کی مہیب رسموں کے پیرو ہین نہایت ظالم اور انجام مین دیوانہ ہوگیا اس وحشی دیوتا کو انسان کا بَل دیا جاتا ہے مگر یہہ ظلم عرصہ تک جاری نہین رہ سکتا سرداران راج نے اوسکو مسند سے بیدخل اور بوندی سے خارج کرکے چمبل کے کنارہ پر ایک گانو بتا دیا کہ اوس نے اوسکا نام سُرتان پور رکھا کہ اب تک موجود ہے اوسکے کوئی اولاد نہ تھی اسواسطے سرداروں نے نربدہ خلف راؤ باندو کو کہ موضع مونڈہ اپنے باپ کی جاگیر مین پرورش پائی تھی مسندنشین کیا ❊

सुरतान सकता

कालभैरव इष्ट

बलि

نربدہ کے آٹھ بیٹون مین سے بڑا راؤ ارجن اپنے مخزدج چچا کی جا پر مسند نشین
ہوا ٭

ان بہادر قومون مین بدلا لینے کے بعد عداوت بالکل رفع ہوجانیکے ثبوت اس
سے بہتر اور کیا ہوسکتے ہین کہ ارجن راؤ نے مسند نشینی سے تہوڑے دنون
بعد مع اپنے ہمراہیون کے اوسی رانا کے بیٹے کی خدمت کی جس نے اوسکے
متقدم کو مارا تہا بہادر شاہ والی گجرات کے چیتوڑ پر حملہ آور ہونے اور
اوسکے مقابلہ مین ہاڈا رئیس اور اوسکے ہمراہیون کے مارے جانیکا حال
پیشتر لکہا گیا ہے یہی راؤ ارجن تہا جو چیتوڑ کے برج مین اوڑا یا گیا کہتے ہین
جسوقت سرنگ کے ساتہہ پہاڑ کے پتہر پر بیٹہا ہوا اوڑا ارجن کے ہاتہہ
مین برہنہ شمشیر تہی کل عالم نے حیرت سے اوسکا تماشا دیکہا ٭

ارجن کے چار بیٹون مین سے اول سرجن سمت ۱۵۸۹ مطابق ۱۵۳۳ع مین مسند نشین
ہوا راؤ سرجن کے ساتہہ بوندی کا عہد جدید شروع ہوا اسوقت تک یہان
کے رئیس خود اختیار تہے اور بجز سلامی اور کبہی کبہی وقت ضرورت پر نوکری
کرنے کے کہ زیادہ تر بوجہ بزرگی خاندان و رشتہ داری تہی کسی کے
ماتحت نہ تہے مگر اب اونکا وسیع تر میدان مین حرکت کرنا اور تاریخ ہندوستان
کے صفحات مین ناموری حاصل کرنا شروع ہوا ٭

شیر شاہی خاندان کے اخراج پر سامونت سنگہ نامی خاندان بوندی کی برادر
اصغر نے رنتہمبور کے افغان حاکم سے موافقت پیدا کی کہ اس ذریعہ سے اوس
نے یہہ مشہور قلعہ اوسکے بزرگ راؤ سرجن کو دیدیا اس کارنمایان کے جلدو

مین عمدہ قلعہ اور ملک بوندی کے قبضہ مین آیا سانونت جی کو شہر کے قریب جاگیر ملی اوسکا نام مشہور ہوگیا اور سانونت ہاڑون کا خاندان اوس سے نامزد ہوا ؛

اور بیدلہ کے چوہان سردار نے جو اس قلعہ کے دلوانے مین شریک تہا یہہ شرط مقرر کی کہ راو سرجن بطور ماتحت میواڑ کے اوسپر قابض رہے اسطرح رنتھمبور کہ اول اجمیر کے تعلقات مین سے تہی اور چودہوین صدی تک بیسلدیو کی شاخ کے خاندان مین رہی اور بہادر ہمیر سے بڑے کشت و خون کے بعد لیگئی تہی پہر بہی چوہانون کے قبضہ مین آئی ؛

مگر اکبر کی بہی اول اوسی پر توجہہ ہوئی کہ اوس نے خود آکر محاصرہ کیا مدت تک وہ بادشاہ کے ساتہہ فصیلون سے باہر پڑا رہا کہ آخرکار بہگوان داس والی آمیر اور اوسکے مشہور خلف راجہ مان نے کہ نہ فقط اکبر کے مطیع ہوئے تہے بلکہ اوس سے رشتہ داری بہی کرلی تہی سرجن ہاڑا کو اپنے اقرار سے بدعہد کرنے مین کوشش کی اوس مروت سے جو بہادر راجپوتون مین کبہی علیحدہ نہین ہوتی راجہ مان کو قلعہ کے اندر آنے کی اجازت ہوئی اور بادشاہ بہی اوسکے ساتہہ گیا اثناء تقریر راو کے چچا نے بادشاہ کو پہچان لیا اور قلعدار کی گدی پر اوسکو بٹہا دیا مگر اکبر نے اپنے اوسان درست رکہکر کہا اے سرجن راو اب کیا کروگے راجہ مان نے جواب دیا رانا سے قطع تعلق کرو رنتھمبور دیدو اور بادشاہ کے ملازم ہوکر عزت اور عہدہ حاصل کرو جس رشوت کی طمع دیگئی کم نہ تہی اول تو بائیس اضلاع کی حکومت کہ اوسکی مالگذاری کچہ

کہ راجپوتون کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے اور زمانہ حال تک جاری رہا
ملا ایسی بیش بہا رشوت اور اپنی کل شرائط کے مقبول اور منظور ہونے
پر راؤ سرجن نے اگر رانا میواڑ کی کہ اوس وقت اپنا دارالریاست ہی کہو بیٹھا
تہا اطاعت چہوڑ دی اور سلطنت مغلیہ کے فتحمند بردگار دشمن ہو گیا تو
عجب نہین ہے علاوہ اسکے بہادر سانونت ہاڈا کی راست بازی سے جس نے کوٹاریہ
چوہان کے اتفاق سے رنتہمبور حاصل کیا تہا اور اب زعفرانی پوشاک پہنکر
مع اپنی مختصر جمعیت کے باوصف خلاف ورزی اپنے آقا کے اس بات پر
آمادہ ہو گیا کہ اکبر صرف ہماری نعشون کے اوپر ہو کر قلعہ پر قابض ہو گا سرجن
رائے کی بدعہدی کا تلافی ہو گیا ؛

چنانچہ اس لاحاصل وفاداری کے اظہار سے پیشتر اوس نے ایک مینار
تعمیر کرائی اور اوسپر عبارت ذیل کندہ کرائی جو کوئی اصل ہاڈا رنتہمبور کے
قلعہ پر چڑہے اپنی زندگی مین اوسکو نہ چہوڑے سانونت اور اوسکے رشتہ
دارون نے عزت کیواسطے جان دی ہے اور رانا سے وفادار رہے
ہین ؛

اوس روز سے جو کوئی ہاڈا قلعہ کے اندر جاتا ہے اپنی قوم کی ذلت کی
اس یادگار سے منہ پہیر کر نکلتا ہے اس معاملہ کے سبب سے ہاڈون کا
میواڑ سے بالکل تعلق فسخ ہو گیا اور بوندی کے راؤ راجہ کہلانے لگے ؛

راؤ سرجن کو جلد لڑائی پر جانا پڑا کہ گونڈوانہ کو جو گونڈ قوم کی آبادی سے
اس نام سے مشہور ہے فوج کا افسر کر کے بہیجا گیا اوس نے حملہ کر کے اونکی

कोटारया

गोंडवाना

دارالحکومت باڑہی کو فتح کیا اور اپنی فتح کی یادگار مین سرجن پول دروازہ
تعمیر کرایا گونڈ کے افسرونکو قید کرکے بادشاہ کے پاس لے گیا اور پہر فیاضی
سے سفارش کرکے اونکا کسیقدر ملک دلواکر چہوڑوادیا اس حسن خدمت کے
صلہ مین بادشاہ نے اوسکو بنارس وچنار وغیرہ کے سات اضلاع
دیگر عطا کئے یہہ معاملہ سمت ۱۶۳۲ مطابق ۱۵۷۵ء مین ہوا ہے کہ اوسی سال
مین رانا پرتاب والی میواڑ سلطان سلیم سے بمقام ہلدی گہاٹ لڑا تہا ٭
راؤ سرجن بنارس مین رہکر حکومت کرتا تہا اوسکی خداپرستی و دانشوری
و فیاضی سے سلطنت کو بہت فایدہ پہونچا اور کل ہنود بہی جنکے مذہب کا
لحاظ ہوتا رہا اوس سے متمتع ہوئے اوسکے انتظام کی دوراندیشی اور پلیس
کی ہوشیاری سے کل ملک مین جان ومال کو بہت امن رہا شہر کو خصوص اوس
مقام پر جہان وہ رہتا تہا بہت رونق وآراستگی دی ٭
چوراسی عمارتین مفید عام اور بیس گہاٹ تیار کرائے اوسکا وہین انتقال
ہوا اور تین اصلی اخلاف رہے راؤ بہوج دودا جسکا اکبر نے لکڑخان نام
رکہہ چہوڑا تہا رائمل جسکو پرگنہ پولیتہ ملا کہ اب کوٹہ مین داخل ہے اور وہان
رایملوت رہتے ہین ٭

اوس زمانہ مین اکبر نے دارالسلطنت دہلی سے آگرہ کو منتقل کیا اور شہر مین اضافہ
کرکے اوسکا نام اکبرآباد رکہا گجرات کی فتح کا منصوبہ کرکے اوس نے فوج کثیر
متعین کی اور ایک منتخب جمعیت لیکر خود بہی بسواری شتر روانہ ہوا حسب
دستور راجگان جنگل ہندوستان کے اوس نے پانچ پانچ اونٹون کے گروہ

علیحدہ کئے اور ہر ایک پر دو دو مسلح سپاہی چڑہائے اس منتخب فوج پر کہ زیادہ
تر راجپوتون کے تہے راؤ بہوج اور دودا کو افسر مقرر کیا کمال چستی سے فوج
مین شامل ہوکر اکبر نے سورت کا محاصرہ کیا کہ اوسمین چند مرتبہ سخت لڑائی
ہوئی اخیر لڑائی مین ہاڑا راؤ نے فوج دشمن کے افسر کو مارا اسیر بادشاہ نے
پوچہا کیا انعام چاہتے ہو راؤ نے درخواست کی کہ مجہکو ہر سال موسم بارش مین
اپنی ریاست مین جانے کی اجازت ہو جاوے ؞

سورت

متواتر لڑائیون سے کہ اکبر کے عہد مین فتح و استحکام سلطنت ہندوستان کے
واسطے وقوع مین آئین راجپوتون کو بہادری ثابت کرنیکا بہت موقع ملا اور
ہاڑا ہمیشہ پرخطر اور معزز مقامات پر رہے مشہور قلعہ احمد نگر کے محاصرہ و
شکستگی مین ہاڑون کی وفاداری کا خوب امتحان ہوا کہ متواتر ظہور مین آئی
اور متواتر انعام ملا بنظر اعزاز و امتیاز رئیس بوندی کے بادشاہ نے اوس
مقام پر جہان حملہ ہوا تہا برج تعمیر کرا کر اوسکا نام بہوج برج رکہا اور اپنا
خاصہ ہاتہی عطا کیا اسی حملہ مین احمد نگر کی چاند بیگم اور سات سو مسلح عورتون
کی جمعیت بہادری سے لڑکر ماری گئین باوصف ان خیر خواہیون کے راؤ
بہوج بادشاہ کا معتوب ہوا بیگم جودہ بائی کے انتقال پر اکبر نے کل دربار کو
ماتم کرنیکا حکم دیا اور اس نظر سے کہ اپنے آقا کے غم مین سب شریک ہون حکم عام
جاری ہوا کل راجپوت سردار اور مسلمان افسر ڈاڑہی مونچہ مونڈا دین اور
واسطے تعمیل اس حکم کے سرکاری حجام متعین ہوئے مگر جب حجام ڈاڑہی مونچہ
مونڈنے کیواسطے ہاڑون کے ڈیرہ پر پہونچے اونہون نے مار کر نکالدیا

راؤ بہوج کے دشمنون نے مقابلہ آرائی کے جرم پر غماضی کرکے اور بہی مبالغہ
کیا کہ جسوقت حجامون کو مارا بیگم مرحوم کو بہی کہ جودہ پور کے خاندان کی تہی
گالیان دین اکبر نے اپنے خیر خواہ رفیق کی خدمتون کو بہولکر حکم دیا کہ راؤ
بہوج کو چرخ پر چڑہا کر بہ زبردستی مجہین مونڈہی جاوین ہاڈا کو چہیڑنا بہنزلہ
شیر کے چہیڑنے کے تہا کل ہاڈا ایکبارگی مسلح ہوکر آمادہ جنگ ہوئے کل لشکر
مین کہلبلی مچگئی اگر بادشاہ اپنی حماقت پر پشیمان ہوکر بذات خود بوندی کے
ڈیرہ پر نہ چلا آوے تو بڑا کشت و خون ہوتا مگر اوس نے پہونچکر ہاڈون
کے بہادرون کی تعریف کی اور ہاتہی پر سے اوترکر راؤ کی رضا جوئی کی راؤ
نے کمال صلاحیت سے اپنے باپ کے حقوق کا عذر کیا اور کہا کہ سور کہانے
والا آدمی جیسا مین ہون بیگم صاحبہ کے ماتم مین زبان کشائی کرنے کے لایق
نہین ہوتا ہے اکبر اوسکے اسی عجز پر قناعت کرکے بغلگیر ہوکر اوسکو اپنے ڈیرہ
پر لے گیا ؛

تاریخ بوندی کے اس مقام پر لکہا ہے کہ اکبر نے راجہ مان والی آمیر کو زہر دیکر
مارنا چاہا اس غرض سے اوس نے شیرین گولیان بنوائین چند گولیون مین زہر
ملایا اور باقیماندہ اوسکا شبہہ رفع کرنے کے بلا زہر رکہین چاہتا تہا کہ زہر کی
گولیان راجہ کو دیکر بلا زہر خود کہاوے مگر اتفاق سے اوسکے برعکس ہوا یعنے
زہر آلودہ گولیان کہاکر مرگیا شاہنشاہ کے انتقال پر راؤ بہوج اپنے موروثی
ملک کو چلاگیا اور راؤ رتن - ہردے نراین - کیشو داس - تین پسر چہوڑکر
بوندی کے محل مین مرگیا ؛

اب ہندوستان کا بادشاہ جہانگیر تہا اوس نے اپنے خلف پرویز کو دکہن
کی حکومت پر مقرر کیا اور شہر برہان پور مین اوسکو مسند نشین کر کے شمال
کو واپس آیا مگر شہزادہ خورم نے اپنے بہائی سے حسد کر کے اوسکو مار دیا
اور اوسکے قتل کے بعد باپ کو تخت سے اوتارنیکا ارادہ کیا اور اسی سبب
سے کہ وہ آمیر کا بہانجہ تہا اور راجپوت اوسکی حمایت پر تہے مفسدہ عظیم
برپا ہوا بجز راؤ رتن سکے بائیس راجہ باغی ہوگئے ؛

سرور بہوٹا جن بہا اب کیا کرجتن
جاتا گڑہ جہانگیر کار کہا راؤ رتن

اپنے اخلاف مادہو سنگہ اور ہری کو لیکر رتن برہان پور کو گیا اور باغیون
پر فتح کلی حاصل کی اس محاربہ مین کہ کاتک سدی ۵ سمت ۱۶۳۵ مطابق سنہ ۱۵۷۹ء
روز سہ شنبہ کو واقع ہوا اوسکے دونون بیٹے مجروح شدید ہوئے اس
حسن خدمت کے جلدو مین راؤ رتن کو برہان پور کی حکومت ملی اور اوسکے
خلف دوم مادہو سنگہ کو کوٹہ شہر مع تعلقات بادشاہی سے بلا تعارف عطا
ہوا اسوقت سے جب بادشاہ مادہو سنگہ کا انعام دینے مین اوسکے باپ کی
خیر خواہی کو بہول گیا ہاڑوتی کی تقسیم شروع ہوئی مگر جہانگیر کا یہہ فعل خالی از حکمت
نہ تہا بلکہ برخلاف اسکے اوسکو خوف تہا کہ اس زبردست قوم کو با اختیار و متفق
رکہنا نہایت پرخطر ہے اور جانتا تہا کہ تقسیم ہوجانے سے ایک کی معرفت دوسرے
پر حکومت کریگا شاہجہان نے بہی عطاے کوٹہ کو بحال رکہا اسکی کیفیت مقام
مناسب پر لکہی جاوے گی ؛

پانو باندہ دیئے اور سید ہامحل مین جاکر راؤ سے کہا کہ مینے ایک سارق کو اپنی
عزت چوراتا ہوا گرفتار کیا ہے اس جرم کی کیا سزا ہے راؤ نے جواب دیا کہ
مارڈالنا چاہیئے اوس نے بلا انتظار کسی اور امر کے گہر کو واپس جاکر ہتوڑہ سے
اوسکا سر توڑ ڈالا اور نعش کو شارع عام مین پہنک دیا راؤ رتن کو خبر پہونچی
کہ صاحبزادہ مارا گیا اور اوسکی نعش ذلت سے راستہ مین پڑی ہے مگر
جب دریافت ہوا کہ حرکت ناشایستہ کا مرتکب ہوا تہا اور میرے حکم سے مارا گیا
ہے بجز سکوت کے کچھ جواب نہ دے سکا ؛

گوپی ناتہہ کے بارہ اخلاف تہے کہ اونکی اولاد بارہ کوٹہریون کے نام سے
مشہور ہے -

راؤ چہترسال بوندی مین مسند نشین ہوا ؛ — छत्रसाल

اندر سنگہ جس نے اندرگڈہ آباد کیا ؛ — इंद्रसिंह

بیری سال بانی بلون و فلودی کہ اوسکے پاس کروار پیپلدہ بہی تہے ؛ — वैरीसाल बलवन फलौदी करवार पीपलदा

مکہم سنگہ جسکے پاس انتردہ تہا ؛ — अंतरदा

مہا سنگہ جسکے پاس تہانوہ تہا باقیماندہ کا نام لکہنا فضول ہے کہ سب لاولد
رہے ؛ — महासिंह थानाह

چہترسال اپنے دادا کی جگہہ مسند نشین ہوا اور شاہجہان نے نہ فقط اوسکی
مسند نشینی کو منظور کیا بلکہ دار السلطنت کا حاکم مقرر کیا کہ اپنی کل عمر مین وہ
اس عہدہ پر مامور رہا جب شاہجہان نے سلطنت کو چار صوبون مین منقسم
کرکے اپنے اخلاف دارا و اورنگ زیب و شجاع و مراد کو حاکم مقرر کیا راؤ

چتر سال دکن مین بہ تحت اورنگ زیب بڑی حکومت پر تہا اوس نے کل معرکون
علی الخصوص دولت آباد و بیدر کے حملوںمین دلاوری اور خوش جلنی سے
نیکنامی حاصل کی بیدر کے حملہ مین چتر سال خود حاکم تہا کہ اوس مقام کو فتح
کیا اور وہان کی فوج کو قتل کیا سمت ۱۷۰۹ مطابق سنہ ۱۶۵۳ مین بعد سخت مقابلہ
آرائی کے کلبرگا کو شکست ہوئی کہ اوسمین چتر سال نے پہر نشیبی لگائی اخیر
حملہ دہونی کے قلعہ پر ہوا اور دکن مین امن ہوگیا ؞
معاملات دکن کے اس موقع پر شاہجہان کے مرنے کی خبر پہونچی چونکہ اونہین
ایام مین اورنگ زیب نے بیس روز تک دربار نکیا بلکہ کسی سے بطور خانگی
بہی نہ ملا سبکو بادشاہ کے مرنے کا یقین ہوگیا شہزادونمین سے صرف دارا شکوہ
دربار مین موجود تہا اور غیر حاضر بہائیون مین سے ہر ایک نے اپنے دعوی
سلطنت مین طالع آزمائی کی جسحالت مین شجاع نے بنگالہ سے کوچ کیا اورنگ زیب
نے دکن چہوڑنے کی تیاری کی اور مراد کی خوشامد کر کے مع فوج کے اپنے
شامل کیا اس چالاکی سے کہ مین درویش ہون مجہے خواہش دنیوی نہین ہے
ارادہ ہے کہ ہجرت کرونگا اور اسلام کے طریق پر بلا فروگذاشت عمل کرونگا
دارا کافر ہے شجاع لامذہب ہے اور مین فقیر ہون اسواسطے چارون بہائیون
مین سے صرف تم اس قابل ہو کر حکمرانی کرو اور تمہاری مدد پر مین ہمہ تن
ساعی ہون ؞
شاہنشاہ نے اورنگ زیب کے مفسدانہ منصوبون سے آگاہ ہو کر ہاڈا رئیس
کو خفیہ لکہا کہ حضور مین حاضر ہوجاوے فرمان پہونچتے ہی چتر سال نے سوجا

کرین گدی کا ذکر جو اوسکے مجھکو چارہ نہین ہے فوراً دکن سے روانگی کی تیاری کی یہہ خبر اورنگ زیب کے کان مین پہونچی اوس نے سبب دریافت کیا اور یہہ بہی کہا کہ عنقریب مین بہی تمہارے ساتھ چلونگا جلدی کیون کرتے ہو رتن بوندی نے فرمان دکہا کر جواب دیا کہ ہمارا فرض یہہ ہے کہ جو بادشاہ حکمران ہو اوسکے حکم کی تعمیل کرین اورنگ زیب نے حکم دیا کہ وہ جانے نہ پاوے اور اوسکا لشکر گہیر لیا جاوے مگر چھتر سال بہی بہت ہوشیار اور دوراندیش تہا اوس نے پیشتر سے اسباب روانہ کر دیا تہا اب اپنے سردارون اور کل راجپوت روسا خیرخواہ سلطنت کو جمع کر کے یکبار کی کوچ کر دیا اورنگ زیب کی فوج کی ہمت نہ پڑی کہ اونہین روکے یا اون سے لڑے اسطرح وے دریاے نربدا پر پہونچے اور بمدد اوسولنکی رئیسون کے کہ لب دریاے مذکور رہتے تہے عین طغیانی مین عبور کیا چہتر سال کی شجاعت اور بہادری سے تنگ آکر اورنگ زیب نے تعاقب چہوڑ دیا کہ وہ بہ امن و عافیت بوندی مین پہونچ گیا اور اپنے گہر کا بندوبست کر کے ضعیف العمر بادشاہ کی دستگیری کیواسطے دار الخلافت مین داخل ہوا کہ ناخلف و بے ایمان صاحبزادون کی سرکشی سے اوسکی سلطنت بلکہ زندگی بہی خطرہ مین تہی ❊

ان موجبات سے ہندوستان مین جو کشت و خون ہوئے اونپر بغور خیال کرنے سے دریافت ہوتا ہے کہ یہہ صرف بدا طواری کا انتقام تہا کیونکہ اگرچہ بزرگ منش و تربیت الملک شاہجہان کی کیفیت کہ اپنی قوم اور مذہب کے سردارون سے عبث اعانت کی التجا کرتا تہا اور راجپوتون نے اپنی راسخ الاعتقادی سے

اوسکی عالم احتیاج مین مدد کرنے کیواسطے اپنی جان ومال کو تصدق کردیا بغض
قابل رحم و افسوس کے تہی مگر گذشتہ حالات پر نظر کرنے سے کہ شاہجہان نے
بہی بلقب خورم اپنے وقت مین یہی کام کیا تہا جو اب اورنگ زیب نے کیا
اور اپنی مجرمانہ تجویز کے اجرا مین برادر پرویز کو مارکر باپ سے مقابلہ کرنے پر
آمادہ ہوا تہا یہہ افسوس بیجا ثابت ہوتا ہے کہ ایسے اعمال قبیح کا یہی لابدی
نتیجہ ہے اور خود اختیار سلطانی حکومت خود اپنے اور رعایا کیواسطے ذلت
اور تباہی کی باعث ہوتی ہے اس واقعہ سے تہوڑے دنون بعد فتح آباد کی
لڑائی ہوئی کہ اورنگ زیب کی فتح ہوئی اور تخت نشینی مین کوئی امر مانع نہ رہا
معلوم نہین یہہ رئیس اورنگ زیب کے مقابلہ مین جو فوج بہ تحت جسونت سنگھ
والی مارواڑ جمع ہوئی اوسمین کیون نہین شریک ہوا شاید شرط مندرجہ عہدنامہ
راؤ سرجن کہ کسی ہندو سردار کے تحت مین نوکری نکرینگے مانع ہوئی ہو مگر کوٹہ کا چہوٹا
خاندان بوندی سے علیحدہ ہونے پر اس شرط کی پابندی سے سبکدوش
ہوگیا کیونکہ اسی میدان جنگ پر رئیس کوٹہ کے چارون بہائی سوائے دہرم کے
شاہجہان کی نوکری مین مارے گئے مگر قبل اسکے کہ اپنے ضعیف باپ سے تخت
چہینے اورنگ زیب کو بڑے بہائی داراشکوہ سے لڑنا پڑا کہ اوس نے کل راجپوتون
کو جو وفاداری مین ثابت قدم تہے بمقام دہولپور جمع کیا رئیس بوندی مع
اپنے ہاڈون کے زعفرانی پوشاک سے دارا کا ہراول تہا اسی لڑائی سے اوسکا
غم کہ جان کے ساتہہ گیا شروع ہوا جسطرح ایرانی دارا کے حق مین بمقابلہ
سکندر اربیلا کا میدان مہلک ہوا تہا اوسی طرح اس دارا کے حق مین دہولپور

ہوا ہے بابندی رسم لازم تھا کہ افسران شاہی فوج کو نظر آتے رہین اسواسطے دارا
ہاتھی پر سوار ہوا اور عین لڑائی کے وسط مین سے کہ جوانمردی اور وفاداری
نے شاہجہان کے تخت کو محفوظ رکھا ہوتا دارا یکایک غایب ہو گیا حیرت زدہ ہو کر
فوج بہاگنے لگی عالی حوصلہ ہاڈا نے اس پُر ملال موقع پر اپنے سردارون سے
مخاطب ہو کر کہا جو بہاگے اوسپر لعنت ہے حق نمک کے زور سے اس میدان
پر میرا قدم گڑا ہوا ہے بغیر فتح کے مین یہان سے زندہ نہ جاؤنگا اسطرح اپنے
آدمیون کو آواز دیکر وہ ہاتھی پر چڑھا اسی اثنا رمین اوسکے ہاتھی کے گولہ
لگا کہ وہ پیچھے پہر کر بہاگا چترسال کودا اور گہوڑا طلب کرکے پکارا کہ ہاتھی نے
پہلے ہی دشمن کو پشت دکہادی مگر مین نہ دکہاؤنگا گہوڑے پر سوار ہو کر اور
اپنی فوج کا غول بناکر شہزادہ مراد پر حملہ آور ہوا اور اوسکو نشانہ بناکر بہالہ چلایا
تہا کہ اوسیدم اوسکی پیشانی مین گولی لگی اور مر گیا اوسکا چھوٹا بیٹا بہرت سنگہ
کہ وقت وفات باپ کے ساتھہ تہا برابر لڑتا رہا اور مع عمدہ ترین اشخاص خاندان
کے اوسی کہیت مین کام آیا محکم سنگہ برادر راؤ مع دو بیٹون کے اور راؤ کے اودے سنگہ
دوسرا بہتیجا بہی کمال وفاداری سے جان بحق ہوئے اسطرح اوجین اور دہولپور
کی دو لڑائیون مین کم سے کم بارہ رئیس ذی رتبہ نے مع ہر شاخ قوم کے سردارون
کے سوا مدہرم مین مستحکم رہکر جانین تصدق کین ٭

راؤ چترسال بذات خاص باون لڑائیون مین لڑا تہا دلیری اور ناممکن الانحراف
وفاداری مین اوسکا نام مشہور و معروف ہے بوندی کے محل مین وہ مکان
جو اوسکے نام سے چترمحل کہلاتا ہے زیادہ کرکے رونق دی اور پاٹن مین

کیشو راے کا مندر اوسکے حکم سے تعمیر ہوا تہا وہ سنہ ۱۱۴۱ مین مارا گیا اور چار
اخلاف راؤ بہادر سنگہ - بہیم سنگہ جسکو گور ملا بہگونت سنگہ جسنے مئو حاصل
کی بہرت سنگہ جو بمقام دہولپور مارا گیا چہوڑے *
اورنگ زیب نے سلطنت حاصل کرنے کے بعد اپنا کل غضب جو چتر سال پر تہا
اوسکے جانشین راؤ بہادر سنگہ پر نازل کیا اور راجہ آتمارام گوڑ رئیس شیوپور
کو متعین کیا کہ ہاڑون کی سرکش و باغی قوم کو مغلوب کرکے بوندی کو رنتہمبور کے
علاقہ مین شامل کردی اور فرمایا کہ اثناء راستہ دکن عنقریب ہم بہی بوندی
مین آکر تمکو فتح کی مبارکبادی دینگے راجہ آتمارام نے بجمعیت بارہ ہزار سپاہ
ہاڑوتی مین جاکر قتل و آتش زنی سے ویرانی شروع کی اور قصبہ کہتولی علاقہ
آندرگڈہ کا محاصرہ کیا ہاڑون نے خفیہ جمع ہوکے بمقام گوترده لڑائی کی
اور آتمارام کو شکست دیکر بہگا دیا پادشاہی نشان اور اوسکا اسباب
لوٹ لیا اسپر بہی قناعت نکرکے اونہون نے شیوپور کو جا گہیرا راجہ آفت زدہ
ہوکے دربار شاہی مین پہونچا اور ہاڑون کی تازہ شرارت کی کیفیت حضور
مین عرض کی درباری لوگون نے اوسپر بہت طعن کی اور اوس نے اپنے
ہمسرون پر اونکی مصیبت کے وقت مین زیادتی کرکے ندامت و پشیمانی حاصل
کی ظالم اورنگ زیب نے بظاہر ہاڑون کی بہادری سے خوش ہوکے راؤ
بہاؤ سنگہ کے نام معافی قصور اور حضور مین طلبی کا فرمان بہیجا اول اوسنے
انکار کیا مگر جب متواتر صفائی و طمانیت کے پیغام پہونچے حاضر ہوا کہ اوسکو بجنت
شہزادہ معظم اورنگ آباد کی حکومت ملی وہان اوس نے راجہ کرن والی بیکانیر کو

दतया

उरछा

दغا سے بچا کے خود اختیاری ظاہر کی اور بہ اتفاق بوندیلہ ہاے اورچہ اور
دتیہ کی اکثر مہمات نمایان کا انجام دیا اورنگ آباد مین اوس نے بہادری و
سخاوت و عبادت سے ایسا نام حاصل کیا کہ اکثر مریضون کو معجزہ سے تندرست
کرنا مشہور ہے وہ بمقام اورنگ آباد سمت ۱۷۳۱ مین مرگیا اوسکے لاولد ہونے سے
انورادسنگہ اوسکے بہائی بہیم سنگہ کا نبیرہ مسند نشین ہوا ؛

अनुरादसिंह

شاہنشاہ نے انورادسنگہ کی مسندنشینی کو بہ پاس خاطر اوسکے متقدمین کے ایسی
خوشی سے منظور کیا کہ خلعت کے ساتہہ اپنی سواری کا گج گوڑ نامی ہاتہی بہیجا
انوراد دکن کی مہم مین اورنگ زیب کے ساتہہ رہا اور ایک دفعہ حرم سرا کی
بیگمات کو دشمنون سے بچا کر بڑی خیرخواہی کی بادشاہ نے اوسکی بہادری
سے خوش ہوکے پوچہا کیا انعام چاہتا ہے اوس نے درخواست کی کہ بجاے
پیچہے کی فوج کے مجہکو آگے کی فوج کی حکومت ملے بعد ازان بیجاپور کے محاصرہ
مین اوس نے بڑی نیکنامی حاصل کی اتفاقاً درجن سنگہ نامی اپنے ہی ایک
سردار سے اوسکی نا اتفاقی ہوئی کہ اس باعث سے چند مشکلات واقع ہوئین ایک
روز حالت افروختگی مین راؤ نے اوس سے کہا مجہکو تمسے جو امید ہے مین بخوبی
جانتا ہون وہ لشکر مین سے چلا گیا اور اپنے رشتہ دارون کو جمع کرکے بوندی
پر قبضہ کر لیا یہہ حال سنکر بادشاہ نے انوراد کو مع فوج کثیر بہیجا اوس نے سرکش
درجن سنگہ کو دہانسی خارج کیا اور اوسکی جاگیر ضبط کی مگر قبل اخراج درجن سنگہ
نے مسندنشینی کا ٹیکہ اپنے بہائی بلون والہ کی پیشانی پر کر دیا تہا۔ بوندی
کا معاملہ طے کرنے کے بعد راؤ انوراد بہ اتفاق راجہ بشن سنگہ والی آمیر ممالک

गजगोड

बीजापुर

कलवन

شمالی کے انتظام کیواسطے کہ وہان شاہ عالم بطور صوبہ سلطنت لاہور مین
رہتا تہا متعین ہوا اور اسی نوکری پر اوسکا انتقال ہوا انورادکے دو پسر
بدہ سنگہ اور جودہ سنگہ تہے ریاست اور نوکری مین بدہ سنگہ اوسکا
جانشین ہوا تہوڑے دنون بعد اورنگ زیب جس نے اورنگ آباد مین بود
و باش کی تہی بیمار ہوا امرا اور اہلکارون نے اوسکو قریب المرگ دیکہہ کے
تخت نشینی کیواسطے اجازت طلب کی بادشاہ نے حالت نزع مین جواب دیا
کہ تخت نشینی خداوند تعالے کے اختیار مین ہے مگر اوسی کے حکم اور مرضی
سے مین چاہتا ہون کہ میرا خلف بہادر شاہ عالم تخت نشین ہو مگر خوف ہے کہ
شہزادہ اعظم بزور بازو تخت نشین ہونے مین کوشش کریگا چنانچہ جیسا
بادشاہ نے کہا تہا ویسا ہی وقوع مین آیا اعظم شاہ نے فوج دکن کی مدد
سے اپنے بڑے بہائی سے دعوی سلطنت کیا اور میدان دہولپور پر جنگ
آوری کے واسطے لکہہ بہیجا بہادر شاہ نے کل خیر خواہ سردارون کو جمع کرکے
اپنا حال بیان کیا راؤ بدہ سنگہ والی بوندی کہ عین شباب مین تہا اور
اوسی زمانہ مین اپنے بہائی جودہ سنگہ کے مرنیکا صدمہ اوٹہا چکا تہا منجملہ
سرداران حاضرین وقت تہا بادشاہ نے اوسکو حکم دیا کہ بوندی مین جاکر
رسمیات ماتم ادا کرے اور اپنے عزیز و اقارب کو تشفی دے بدہ سنگہ نے جواب
دیا کہ بوندی جانے کی چندان ضرورت نہین ہے مگر اپنے آقا کے ساتہہ میدان
جنگ دہولپور پر کہ سابقہ معرکون سے مشہور ہے اور بہادرون نے اداے
فرایض مین مرکر حق نمک ادا کیا ہے اونکی یادگار سے نیکنام ہے جانا لابد ہے

جسطرح میرے بزرگ چتر سال نے شہرت حاصل کی ہے مین بھی کرونگا اور عنایت ایزدی سے میری فوج دشمن پر غالب آکر فتح کریگی *

شاہ عالم لاہور سے روانہ ہوا اور اعظم شاہ مع اپنے خلف بیدار بخت کے دکن سے چلا بمقام جاجئو قریب دہولپور دونون کی فوج کا مقابلہ ہوا اس جنگ وجدل کے کشت وخون سے بدتر کوئی حال ہندوستان کی تاریخ مین درج نہین ہوا ہے اگرچہ یہ نزاع اوسی قسم کا ہوتا جیسے مسلمان مخالف فریقون کی مدد سے تخت نشینی کیواسطے اکثر ہوتی تھی تو یقین ہے کہ اوسیطرح ایکدفعہ فساد برپا ہوکے فریقین کے مددگارون کی درماندگی وکنارہ کشی سے ازخود رفع ہوجاتا مگر اس مرتبہ راجپوتانہ کے بہادرون کے گروہ جمع ہوئے کہ خاندان کے مقابلہ مین خاندان اور شاخ کے مقابلہ مین شاخ ہر ایک دوسرے کے خون کے تشنہ تھے روساء کوٹہ ودتیہ جو مدت تک بہ تحت شہزادہ اعظم نوکری مین رہے تھے اور اوسکے اشفاق وعنایت کے مرہون تھے اورنگ زیب کی ہدایت کو نسیاً منسیاً کرکے وارث جائز کے مقابلہ مین اوسکے حامی ہوئے روسا بوندی ودتیہ کے درمیان دکن کی مہمات مین بالاتفاق فتوحات عظیم حاصل کرنے سے انتہا درجہ کا اتحاد تھا۔ رام سنگہ والی کوٹہ شاہ عالم کا مقابلہ کرنے پر اس تمنا سے آمادہ ہوا تھا کہ خاندان ہاڈا کا سرگروہ ہوجاوے اور درواقع مین اعظم شاہ نے فتح کی امید سے اوسکی عزت وتعظیم بوندی کی برابر کردی تھی طرفین کی ایسی تحریک سے ہاڈون کی مخالف جمعیتین میدان جاجئو پر برسر مقابلہ آئین اس غرض سے کہ نہ فقط شہزادون کے دعوی سلطنت کا

بلکہ اپنے اپنے خاندانون کی عظمت وفضیلت کا بہی یکبارگی فیصلہ کرین لڑائی
شروع ہونے سے پیشتر رام سنگہ نے راو بدہ سنگہ کے پاس پیغام بہیجا تہا کہ شاہ
عالم کو چہوڑ کر اعظم شاہ کی طرف آجاوے مگر اوس نے نفرت سے جواب دیا
کہ یہہ میدان جیسے میرے بزرگ نے جان دیکر نیکنامی حاصل کی ہے ایسا نہین
ہے کہ اوس مین اپنے شہزادہ کا ساتہہ چہوڑ کر ہمیشہ کے واسطے ذلیل ہون
بدہ سنگہ ممتاز مقام پر متعین ہوا اور جس فتح نے بلا شراکت غیرے بہادر شاہ
کو تخت نشین کیا وہ زیادہ تر اوسی کی ہمت و بہادری سے ظہور مین آئی
تہی لڑائی کا سخت صدمہ طرفین سے راجپوتون نے اوٹہایا کوٹہ کا ہاڑا رئیس
اور عمدہ بندیلہ دلپت والی دتیہ دونون توپ کے گولون سے مارے گئے
اعظم شاہ اور اوسکے پسر بیدار بخت نے ہلاک ہوکے اپنے دعوی کو ختم کیا
اس میدان کی خیرخواہی وجانفشانی کے جلدو مین بدہ سنگہ کو راو راجہ کا
خطاب ملا اور وہ شاہنشاہ کے دوستون مین داخل ہوا مرنے کے وقت تک
اوسپر وہی مہربانی رہی مگر اوسکے مرنے کے بعد نبیرگان اورنگ زیب کے
درمیان ایسا فساد برپا ہوا کہ سب مارے گئے فرخ سیر مالک سلطنت ہوا اوسکے
عہد مین بارہ کے سیدون نے اقتدار کامل حاصل کیا اور ظلم و زیادہ ستانی
سے سلطنت کو تباہ کیا جب اونہون نے بادشاہ کو تخت سے خارج کرنیکا ارادہ
کیا ہاڑا رئیس نے اپنی قدیم وفاداری سے اوسکو بچانے مین کوشش
کی اور اس فساد مین اوسکا چچا جیت سنگہ اور چند دیگر شخص اوسکے ہمقوم
چوک یعنی صحن قلعہ مین مارے گئے ✦

جاجیو کے میدان مین رام سنگہ کے مارے جانے سے کوٹہ و بوندی کے رئیسون مین عداوت پیدا ہوئی تہی اوسکو بہیم سنگہ خلف رام سنگہ نے سرسبز رکہا کہ وہ سیدون کے فریق کا مددگار ہوگیا عداوت کے جوش مین راجہ بہیم راجپوتون کے طریقہ کو ایسا بہول گیا کہ اوس نے فصیل سے باہر اپنے دشمن پر جسوقت وہ گہوڑا پہیر تا تہا دغا سے حملہ کیا اوسکے چند ہمراہیون نے اپنے سردار کے گرد حلقہ کرکے بہت جوانمردی سے مقابلہ کیا اور سخت نقصان اوٹہاکے جاے امن مین پہونچ گئے راؤ بدہ سنگہ نے جب دیکہا کہ بادشاہ کی مدد کی قابلیت نہین ہے اور دشمن کے فریب سے شکست بال ہوگیا مجبور مفرور ہونے مین صورت امن دیکہی چند روز بعد فرخ سیر قتل ہوا اور سلطنت مین ابتری مطلق پیدا ہوئی راجگان و امرا سیدون کی خونخوار حکومت سے خایف و متحیر ہوکے اپنے ملکون کو چلے گئے ؛

اس زمانہ مین راجہ جے سنگہ والی آمیر نے ارادہ کیا کہ راؤ بدہ سنگہ کو بوندی سے بیدخل کیا جاوے بدہ سنگہ دربار سے اوسکے ساتہہ آمیر کو گیا تہا اور اوسکا مہمان تہا اس نزاع کا سبب یہہ لکہا ہے کہ راجہ جے سنگہ کی ہمشیرہ ہاڑا سے بیاہی تہی اول اس لڑکی کی نسبت بہادر شاہ بادشاہ سے ہوئی تہی مگر اوس نے بالوصف خیرخواہی فتح دہولپور کے اپنا دعوی چہوڑکر بدہ سنگہ کے ساتہہ شادی ہونے کی اجازت دیدی تہی بخوست اتفاق سے اوسکے کوئی اولاد نہ ہوئی اور وہ دیگر رانی دختر کالا میگہہ والی بیگو سردار میواڑ کے دو صغیر سن اطفال سے حسد کرتے تہے اپنے شوہر کی غیرحاضری مین حمل مشہور کرکے کہین سے ایک بچہ منگالیا اور اوسکو وارث ریاست قرار دیا راؤ بدہ سنگہ اپنی رانی کی کینہ وری اور

اپنے اطفال کی خرابی سے واقف تہا آمیر مین آیا تب اوس نے اپنی رانی کے
بہائی کو اوسکے طریقہ سے آگاہ کرنیکا موقع مناسب سمجہا بہائی نے اوسیوقت اپنی
بہن سے دریافت حال کیا اوس نے یا تو اپنی عصمت مشتبہہ ہونے کے خیال سے
یا فریب ظاہر ہوجانے کے خوف سے یکایک طیش مین آکے اپنے بہائی کی کمر سے
خنجر چہین لیا اور خلف الخیاط کا طعنہ دیکر ایسا حملہ کیا کہ اگر وہ مفرور نہو جاتا تو
ضرور ہلاک کرڈالتی مگر یہہ امر بہی قابل تحریر ہے کہ یہہ رانی بیجے سنگہ عرف جمن جی
برادر جے سنگہ کی حقیقی اور جے سنگہ کی مختلف البطن ہمشیرہ تہی ؛

اس ذلت کے انتقام کی غرض سے راجہ آمیر نے راؤ بدہ سنگہ کو بوندی کر
خارج کرنا اور سرداران ماتحت مین سے والی اندرگڈہ کو مسندنشین کرنا چاہا
مگر دیو سنگہ نے براہ نیک نیتی اس عطیہ کو منظور نکیا تب اوس نے سردار کرور
سے وہی سوال کیا وہ طمع سے باز نرہ سکا اسکا نام سالم سنگہ تہا اوسکی بیوفائی
مین دو طرح کی بے ایمانی ہوئی کیونکہ ماتحت سردار کے علاوہ وہ قلعہ تاراگڈہ
واقع بالاے شہر ومحل کا معتمد حاکم تہا ؛

مگر یہہ خانگی نزاع بہی رئیس آمیر کی اون مخفی وپسندیدہ تجویزون کا جو چہوٹے
راجگان کو ماتحت حکومت کرنے کیواسطے درپیش تہین اور جنکی انجام دہی کا
صوبہ دار مالوہ واجمیر وآگرہ ہوجانے سے اوسکو قابو تہا بطور پیش بندی کے
صرف حیلہ تہا سلطنت مغلیہ کے فتنہ وفساد مین اوس نے بہت عقلمندی سے
اپنا مطلب حاصل کیا اور فرخ سیر کے اخراج پر اوسکو امید ہوئی کہ اب میری
تدبیرون کا پہل ملیگا اسواسطے براے نام اوسکی اعانت کرکے انصرام مہمات

سرکوزہ کیواسطے اپنے ملک کو چلا آیا اور اضلاع واقع حدود دیبہ جو اوسکی رسائی
کے اندر تہے قبضہ کرنا چاہا بلکہ جو رئیس اوسکے تحت مین بطور حکام فوج شاہی
نوکری کرتے تہے اونکو بہی اپنا مطیع کرنیکا ارادہ کیا اس زمانہ مین حدود آمیر
کے اندر اکثر اطاعت گزین سردار تہے مثلاً لال سوٹ و گوڑہ و نیمرانہ کے کچواہہ
چوہان کہ نہ جے پور مین نوکری کرتے تہے اور نہ کچہہ خراج دیتے تہے مگر بطور امرائے
سلطنت آمیر کے جھنڈہ کے ساتہہ اپنی اپنی فوج سے بادشاہ کی نوکری کرتے
تہے تا بحدیکہ کچھوا ہون مین سے شیخاوت بہی آمیر کو اپنا سرپرست نہین سمجہتے تہے
راجور کے بڈگوجر و بیانہ کے جادون اور چند دیگر خاندانون کا بہی حال تہا
سلطنت کے زوال پر اونکو اتنی طاقت نرہی تہی کہ اپنی حفاظت کر سکین
اسواسطے اونہون نے بطور جاگیرداران تحت آمیر اپنی اپنی فوج سے نوکری
کرنا اور ریاستون پر قابض رہنا منظور کیا لیکن اونکے ساتہہ مین ہاڈون کو
بہی جے سنگہہ نے اپنا مطیع کرنا چاہا یہہ اوسکی کمال نادانی اور سینہ زوری
تہی تاہم اوس نے برہ سنگہ کو مسند سے خارج کرکے اپنی طرف سے دوسرا راجہ
مقرر کرنیکا ارادہ کیا ❊

ہاڈا آمیر مین مہمان نوازی اور رشتہ داری کے اعتبار پر مقیم تہا جے سنگہ
نے اپنے مقاصد حاصل ہونیکا یہہ اچہا موقع سمجہا اور رئیس بوندی کو ایما کیا
کہ تم آمیر مین رہو اور پانسو روپیہ یومیہ اپنے خرچ کیواسطے لو اوسکے چچا
یعنی اوسے جیت سنگہ کے بہائی سے جو اپنے آقا کی خیرخواہی مین بمقام آگرہ
مارا گیا تہا دانائی سے جے سنگہ کے مخفی ارادہ کو سمجہہ لیا اور فوراً بوندی کو کہہ بہیجا

مین سے جلد بہاگنا پڑا کیونکہ میواڑ کے رانا نے اونکے دشمن والی آمیر کے ایما
سے بیگو کو ضبط کیا کم ظرفون کے اس انتقام سے تنگ آکر بہادر لڑکون نے
مختصر گروہ ہمراہیون کا جمع کیا پچیل کے جنگل مین پناہ لی اور وہان سے درجن
سال خلف راجہ بہیم سنگ والی کوٹہ کو لکہا یہہ شخص رحمدل تہا اونکی دستگیری
کی بلکہ ملک موروثی حاصل کرنے مین مدد دی ✤
سمت ۱۸۰۱ مطابق ۱۷۴۴ مین جب اوسکا دشمن والی آمیر مرا امید سنگہ بعمر تیرہ
سال تہا بفور استماع اس خبر کے وہ اپنی مختصر جمعیت لیکر چڑہا اور پاٹن
وکینولی کو فتح کیا جسوقت مشہور ہوا کہ بدہ سنگہ کا بیٹا ہوشیار ہے قدیم
ہاڑا اوسکے ساتہہ فراہم ہوئے اور درجن سال والی کوٹہ نے ہاڑون کی
راسخ الاعتقادی سے خوش ہوکے کمک بہیجی ✤
ایسری سنگہ والی آمیر نے اپنے باپ کی تدبیرون کی پیروی کرکے چاہا کہ
کوٹہ اور بوندی میرے مطیع رہین مگر کوٹہ والے نے اوسکی پرواہ نکرکے امید سنگہ
کی مدد کی اسپر ایسری سنگہ نے فوج کشی کرکے کوٹہ کا محاصرہ کیا اس لڑائی کا
حال کوٹہ کی تاریخ مین لکہا جاویگا کوٹہ سے واپس آکے ایسری سنگہ نے امید سنگہ
پر حملہ کرنے کیواسطے نانک پنتہیون کی جمعیت متعین کی امید سنگہ بمقام لوہاری
عرف بودمینون کے پاس کہ اس کوہستان کے قدیم مالک ہین اور باوجودیکہ
اونکو ہاڑون نے ہی بیدخل کیا تہا اونکے خیرخواہ رہے جاکر پناہ پذیر ہوا امید سنگہ
کی بہادری اور مصیبت زندگی نے اونکے دلون پر ایسا اثر کیا کہ پانچہزار تیرانداز
جمع ہوکے اوسکے ساتہہ دشمن پر حملہ آور ہوئے بمقام پچوری مقابلہ ہوا جس

حالت مین چست و تیز رو پہاڑیون نے لشکر کو تاراج کیا امیدسنگہ نے دست بقبضہ
ہوکے کمال بیرحمی سے قتل کیا اور نقارہ و نشان لوٹ لیا اس شکست کی خبر
پہونچتے ہی جے پور سے اٹہارہ ہزار آدمیون کی فوج بہ تحت نارائن داس
کہتری امیدسنگہ کے مقابلہ کیواسطے متعین ہوئی مگر بیچوری کی فتح سے ہاڈون
کو ہمت و استقلال حاصل ہوگیا ہر طرف سے آکر اپنے نوجوان رئیس کے گرد جمع ہوگئے
اور اوس نے بیخوف و خطر دشمن سے مقابلہ کیا جے پور کی فوج ڈبلانہ مین
پہونچ گئی اور حملہ کرنے کو تیار تہی اوسوقت امیدسنگہ سیتون کی دیبی کے
پوجنے کو گیا اپنی کل دیبی آسا پورنا کے روبرو عبادت مین تہا تب اوسکی نظر
بوندی پر پڑی کہ نکرام کے قبضہ مین ہے اوسیوقت قسم کہائی کہ یا تو بوندی
فتح کرونگا ورنہ اسی جہد مین اپنی جان دونگا ❊
ایسے خیالات سے جوش مین آکر بہادر ہمقوم اوس زعفرانی نشان کے گرد جمع
ہوئے جو جہانگیر نے راو رتن کو عطا کیا تہا اور جسوقت ڈبلانہ کے راستہ پر گہاٹ
سے نکلے دیکہا دشمن مقابلہ کیواسطے تیار ہے امیدسنگہ یکبارگی ہاڈون کا غول
بنا کے حملہ آور ہوا دشمن نے بہی بہت زور سے مقابلہ کیا دو دفعہ غول متفرق
ہوا اور دونون دفع باوجود گولون کی بارش کے پہر بنایا اول حملہ مین [illegible]
کا مامون پرتہی سنگہ سولنکی اور مہاراج مرجاد سنگہ والی موترہ کہ بہادر ہاڈا تہا
اور اوس نے کہتری افسر فوج پر جہکر چلایا تہا مارا گیا پیراگ سنگہ سورن کا دادا
کہ تہانہ کی جاگیر کی ایک شاخ مین تہا قتل ہوا اور کمدرجہ کے سردار بہت مارے گئے
امیدسنگہ کے گہوڑہ کے توپ کا گولہ لگا کہ اوسکی آنتین نکل پڑین مگر نوجوان راجہ

اور اوسکے بہادر رشتہ داروں کی بہادری کچھہ کارآمد نہوئی سرداروں
نے اس خوف سے کہ شاید مارا جاوے الہجا کی لڑائی سے باز رہو اگر تم زندہ
رہوگے تو انجام مین بوندی فتح کر لینگے لیکن اگر مرجاؤگے تو امید بالکل قطع
ہوجاویگی ؛
امید سنگہ نے بڑے افسوس سے اس صلاح کو قبول کیا جسوقت راستہ اندر گڈہ
پر گہاٹہ سوڈالی مین پہونچ کر دم لینے کیواسطے گہوڑے سے اوترا تنگ کہولتے
ہی گہوڑا سقط ہوا امید سنگہ بیٹھکر بہت رویا اور واقعی یہہ گہوڑا جسکا نام
ہنجا تہا اسی قدر ومنزلت کے لایق تہا اوسکی نسل عراقی تہی بادشاہ نے امید سنگہ
کے باپ کو بخشا تہا اور چند لڑائیوں مین اوسکی سواری مین رہا تہا امید سنگہ
کا یہہ غم فقط عارضی نہ تہا کیونکہ اوس نے ہنجا کو ایسا یاد رکہا کہ مسند حاصل کی
تب اول ہنجا کا مزار بطور یادگار بنوایا کہ ابتک شہر کے چوک مین موجود ہے اور
ہر ایک ہاٹہوا اوسکی عمدہ تاریخ کی یاد مین بہت تعظیم کرتا ہے ؛
امید سنگہ پیادہ پا اندر گڈہ مین پہونچا وہان کے حکمران موجب بدنامی قوم
ہاڈا نے کہ امیر کا مطیع ہوگیا تہا اپنے آقا کو گہوڑا دینے سے انکار کیا بلکہ
کہلا بہیجا کہ میرے علاقہ سے نکل جاؤ ورنہ اندر گڈہ و بوندی دونون پر مصیبت
آویگی اس طعن وگستاخی سے رنجیدہ ہوکے نوجوان رئیس نے وہان کی سرحد
مین پانی نہ پیا اور سیدہا کروین کو چلا گیا وہان کے سردار نے استقبال و
مہمانداری کرکے اور گہوڑا نذر دیکے اندر گڈہ والہ کی گستاخی اور بیوفائی
کا تلافی کیا وہان سے راجہ نے اپنے ہمقومون کو رخصت کیا کہ بالفعل اپنے

نام پر بٹہ لگاؤنگا ۔

اسید سنگہ پہر جلا وطن ہوکے کبہی میواڑ مین اور کبہی مارواڑ مین سرگردان پہرتا رہا
مگر اس حالت مین بہی اوس نے اپنے دشمن کو کبہی آرام سے نہ بیٹہنے دیا اپنے
موروثی ملک پر متواتر حملہ کرتا رہا ایک دفعہ اوسکو بمقام نبودیہ اپنے باپ کی
کچہوائی رانی سے کہ اس تمام تباہی و خرابی کا باعث تہی اور اب اپنی اور اپنے
شوہر اور اوسکے خاندان کی ذلت سے تنگ آکر یہان گوشہ نشین ہوئی تہی
ملنے کا اتفاق ہوا اسید سنگہ کے ملنے سے اوسکا رنج و غم تازہ ہوا اوسکی بہادری
اور آفت زدگی اور اپنی بیہ ذلت خواہش حق تلفی خلف اکبر کے متعلق خیالات
نے اوسکے دل مین پشیمانی دردمندی اور افسوس کا جوش پیدا کیا اسطرح
تحریک پاکر وہ خلف بدہ سنگہ کی دستگیری کی درخواست کرنے کیواسطے دکن
کو روانہ ہوئے جب دریاے نربدا کے کنارہ پر پہونچے تو ایک مینار دیکہی
کہ اوسپر مثل دریاے اٹک کے اس ندی کا بہی عبور نکرنے کی راجپوتون کے
واسطے قسم لکہی تہی اوس نے مثل خالص راجپوتون کے یہہ کہکر کہ ایسی مصیبت
مین کوئی قسم مانع نہین ہوسکتی مینار کو شکست کرکے ندی مین ڈلوادیا اور
عبور دریا کرکے ملہار راؤ ہلکر کے لشکر مین گئے شان ایزدی ہے کہ ہندوستان
کے نہایت زبردست راجہ سوائی جے سنگہ کی ہمشیرہ نے غارتگرون کے گروہ
سرگروہ سے دستگیری کی التجا کی بلکہ اسید سنگہ کو از سر نو بوندی دلوانے کی
غرض سے اوسکو اپنا بہائی بنایا ملہار راؤ نے کہ اگرچہ عالی خاندان نہ تہا مگر عالی
خیالات رکہتا تہا اوسکی درخواست منظور کی یہہ اقرار کہ اوسکو اپنے متوجہہ کرنے

مین راناصاحب والی میواڑ کی تحریک سے جو خاندان میواڑ کی ایک رانی کی اولاد کو مسند آمیر پر بٹہانے کیواسطے گئے رہتے کسقدر آمادگی ہوئی وقایع بوندی سے دریافت نہین ہوسکتا کیونکہ اوسمین صرف وہی حال جو اس ریاست سے متعلق ہے لکہا ہے لیکن صاف ظاہر ہے کہ اگر اوسکو راناصاحب سے اخراج ایسری سنگہ اور اپنے بہانجہ مادہو سنگہ کو مسند نشین کرنے کے عوض چونسٹہہ لاکہہ روپیہ کی طمع نہ دی ہوتی تو ملہار راؤ کا صرف اس بیوہ کی التجا پر ملتفت ہونا ازبس مشتبہ تہا ؛

خیر واقعی سبب اسکا خواہ کچہہ ہو وقایع بوندی کے بموجب یہہ رانی صرف اپنی ریاست کو چہوڑانے پر قناعت نکر کے مرہٹون کو جے پور پر چڑہا لے گئی اور اتفاقات اوسکی تدبیرون کے موید ہوئے ایسری سنگہ نے بد مزاجی سے عوام کو اپنا دشمن بنالیا تہا اونہون نے روسا ربوندی و میواڑ سے خفیہ ساز کرکے اونکی تدبیرون کی کامیابی مین ہمہ تن کوشش کی ؛

آمیر کا رئیس مرہٹون کی آمد سنتے ہی اونکے مقابلہ کیواسطے اپنی دارالحکومت سے روانہ ہوا اوسکو تعداد فوج مرہٹون کی غلط خبر دی تہی اور جبکہ اوسوقت جب بگرو محل مین پہونچکر محروس ہوگیا اوسکو صحیح حال دریافت ہوا اخیر وقت مین اوسکو معلوم ہوا کہ دغا ہوئی اور جس وزیر کو قتل کیا تہا اوسکے بیٹون پر اعتبار کرنیکا نتیجہ جو ہونا چاہیئے تہا وہی ظہور مین آیا اسپر کسی شاعر نے حسب حال دوہہ کہا ہے ؛

جب ہی چہوڑی ایسر اراج کرن کی آس
متری موٹا باریہ کہتری کیشو داس

یعنی جسوقت ایسری سنگہ نے کیشوداس کہتری زبردست وزیرکو قتل کیا اوسیوقت سے اوسکے راج کرنے کی امید قطع ہوگئی ؁

ہر سہاے وگور سہاے اخلاف وزیر مقتول نے دکہنیون سے سازش کرکے اونکی فوج کی تعداد اپنے آقا کے روبرو بہت کم ظاہر کی اور اوسکو نہایت قلیل جمعیت سے مقابلہ کیواسطے لائے اس فوج کثیر کا مقابلہ کرنا سراسر دیوانگی تہی لاچار مجبور بہاگ کر بگرو مین پناہ لی وہان سے دس روز کے محاصرہ کے بعد مجبور اقرار نامہ واگذاشت بوندی اور اپنے اور اپنی اولاد سے ہمیشہ کیواسطے اسکا لادعوی لکہہ دیا بلکہ امید سنگہ کو مالک بوندی تسلیم کرکے اوسکی پیشانی پر اپنے ہاتہہ سے تلک کردیا اس اقرار نامہ اور کوٹہ کی فوج تائیدی کو لیکر مرہٹے بوندی کو روانہ ہوئے اور وہان سے نمکحرام کو خارج کیا جسوقت امید سنگہ کی مسند نشینی کی تقریب مین یہان جشن شادیانہ ہورہا تہا جے پور مین اوسکے دشمن کی نعش کو جلانے کیواسطے چتا چُنی گئی یعنی ایسری سنگہ نے اس ذلت کا متحمل نہوکے تہوڑے سے زہر سے اپنی حیات و عداوت کو خاتمہ پر پہونچایا اور اس ذریعہ سے بوندی اور میواڑ دونون کے مطالب بہ آسانی حاصل ہوگئے ؁

اسطرح چودہ برس تک جلا وطن رہکے امید سنگہ نے سمت ۱۸۰۵ مطابق ۱۷۴۹ء مین اپنی موروثی ریاست حاصل کی مگر اس نزاع مین ریاست کے عمدہ اجزا رجاتے رہے ملہار راؤ بانی ریاست ہلکر بدہ سنگہ کی رانی کا برادر ہونیکی وجہہ سے

جاگیرین جواب ریاست آمیر مین داخل ہین اوسی مین شامل تہین الغرض کل سلطنت مین بجز محمد آباد واقع بنگالہ کے رنتہمبور سب سے بڑی سرکار تہی جب سلطنت مین زوال آیا تا دمتت موجودگی زر و دیگر سامان کے بہادر قلعہ دار نے بخوبی حفاظت کی مگر جب وہ تہیدست ہو گیا تب اس خطرے کہ مرہٹون کے ہاتہہ آکے ہمیشہ کو سلطنت سے علیحدہ نہو جاوے اوس نے کسی راجپوت رئیس کو سپرد کرنا چاہا اول اوس نے بوندی سے درخواست کی مگر ہاڑا نے اس خوف سے کہ اگر اوسکو محفوظ نہ رکہہ سکونگا تو بادشاہ کا معتوب ہونا پڑیگا انکار کیا مجبور اوس نے رئیس آمیر کے سپرد کر دیا اس ذریعہ سے ہاڑوتی کی کوٹریان پر راج جے پور کی تحصیل خراج کا دعوی قایم ہو گیا ورنہ کسیطرح کا استحقاق نہ تہا مگر اس دعوی سے کہ بجز سرپرستی اور خفیف سالانہ آمدنی کے اور کچھہ مقصود نہین ہے بہت رنج و عناد پیدا ہوا ؎

جے پور کے اسی دعوی سرپرستی کوٹہ و بوندی سے ظالم سنگہ کوٹہ والا کی شہرت و ناموری شروع ہوئی ہے اس زمانہ مین مالک ریاست راؤ درجن سال تہا اوسکی ہمت و جوانمردی کب مقتضی ہو سکتی تہی کہ آمیر کے ہمسر رئیس کے دعوے کو کہ آثار رنتہمبور پر قابض ہو جانے سے اور نہ بحیثیت صوبہ بادشاہی اپنی دانست مین رتبہ شاہی حاصل کر لینے سے کیا گیا تہا قبول کی سمت ۱۸۰۱ مطابق ۱۷۴۴ء کے جنگ بھٹوارہ نے اس دعوی کو ہمیشہ کیواسطے رد کر دیا اور ظالم سنگہ نے کہ اوسوقت بعمر اکیس سالہ تہا جس ملک کا اخیر مین حاکم ہوا اوسکی آزادی و خود اختیاری قایم رکہنے مین جہد کامل کیا اس مہم کا ذکر کوٹہ کی تاریخ مین

لکہا جاویگا اور یہان صرف اس غرض سے لکہا گیا ہے کہ اگر بوندی کی فوج اس
لڑائی مین کوٹہ والون کے شامل ہوجاتی تو اپنے ماتحت برادرون کو جیپور
کی خراج گذاری سے کہ مجبوراً ابتک ادا کرنا پڑتا ہے بچا لیتی ؛

اسید سنگہ کو ریاست مین وہی رونق و ترقی پیدا کرنیکا شوق تہا جو پندرہ برس
گذشتہ کی مصیبتون سے جاتی رہی تہی مگر جن مرہٹون کی اعانت سے اوس نے
اپنا دارالحکومت از سر نو حاصل کیا انکی طمع و زبردستی سے اوسکی ہمت شکست
ہوگئی تہی تاہم حکومت کا کوئی معینہ قاعدہ نہ تہا اور راجپوت سمجھتے تہے کہ جسطرح
وقتاً فوقتاً ٹیڑیان نقصان زراعت کرکے خود بخود چلی جاتی ہین اوسیطرح
مرہٹون کی فوج بہی تہوڑے عرصہ مین از خود نکلجاویگی اس غلط خیال سے
گمراہ ہوکے کل راجپوت رئیس اپنے باہمی معاملات کے فیصلہ کیواسطے ان
خلل اندازون کو بلانے لگے اور انجام مین جسقدر افسوس و پشیمانی بوندی کو
ہوئی اور کسی ریاست کو نہوئی اسپر بہی اگر اسید سنگہ کی باقیماندہ عمر مین نظم و
نسق ریاست اوسی کی قوی اور عاقلانہ تدبیرون سے ہوا ہوتا تو دیوانگو
کی سرزمین مین مرہٹون کا اقتدار ایسی سختی و استقلال سے قایم نہ رہتا مگر
اوسکے انتقال سنی یعنی تارک ریاست ہونے سے کہ قبل از وقت نامناسب ظہور
مین آیا ثابت ہے کہ ہر طرح کا طریقہ حکمرانی جسمین پابندی قوانین نہو محض
پوچ و ناپایدار ہوتا ہے ؛

اسید سنگہ کی اوس نیکنامی مین جسکے سبب سے وہ تاریخ راجپوتانہ کے نہایت
عقیل و بہادر و یگانہ اشخاص مین سے متصور ہوتا صرف ایک فعل [illegible]

داغ لگ گیا تہا جب اوسکو ریاست پر از سر نو قابض ہوئے آٹھہ برس کا عرصہ
گذر گیا تو سمجہا گیا کہ اوسکی آفتین اور جسکے ذریعہ سے نازل ہوئی تہین وہ
سہو ہو گئی ہین یا اگر یہ خیال کیا جاوے کہ جیسی نمکحرامی شکست ڈبلانہ کے بعد
اندرگڈہ کے سردار نے کی تہی انسان سے سہو نہین ہو سکتی تو معاف متصور
ہوئی اور سردار مذکور کیطرف سے کفارہ نہونے کے بغیر اسقدر عرصہ گذر
جانے پر سمجہا گیا کہ اوسکی علو حوصلگی و فیاضی نے باتفاق مصلحت وقت اوسکو
انتقام جرم سے باز رکہا ممکن نہین ہے کہ کوتہ اندیش راجپوت جس نے اپنے
رئیس کی مصیبت دیکہکر اوسکی دستگیری سے انکار کیا تہا اوسوقت کا خیال
آنے پر دلمین نادم و پشیمان نہوتا ہو مگر اوسکی دون ہمتی مقتضی نہوئی کہ اپنے
طریقہ نابعدہ سے بہی پہلے ذلت کا دفعیہ کرے بلکہ جسکو ضرر پہونچایا تہا اوسکی
دریادلی کو بد سمجہتا تہا اور اوسکے تحمل پر طعن کرتا تہا اور تازہ مضرت پہونچاکر
اپنے اعمال سابقہ کو قبیح تر کیا - امید سنگہ نے مادہو سنگہ رئیس جیپور کو اپنی
ہمشیرہ کی نسبت کا ناریل بہیجا تہا کہ دربار عام مین بموجودگی سرداران راجہ
اور عمدہ ترین خاندان راجپوتانہ کے شایان تنظیم و تکریم سے لیا گیا اتفاقاً
دیوسنگہ اندرگڈہ والا بہی جےپور گیا ہوا تہا راجہ نے براہ عنایت اوس
سے دختر بوندی کی کیفیت پوچہی عجب نہین ہے کہ اوس نے اپنے رئیس کی
بدی کے اس موقع کو عمداً حاصل کیا ہو کیونکہ اوس نے جواب مین ایسا
کلمہ کہا جس سے اصل مین خطا ہونیکا شبہہ پیدا ہوا اوسکا یہہ بیان سراپا
لغو تہا کیونکہ چند روز بعد راجہ بیجے سنگہ والی مارواڑ نے اسی نسبت کی

ازخود درخواست کی الغرض نارجیل جے پور سے واپس ہوا اور یہ نامردی کی وہ
ہتک ہوئی کہ راجپوتون مین ہرگز معاف ہونے کے لایق نہین ہوتی ہے ؛

سمت ۱۸۱۲ مطابق ۱۷۵۵ء مین امید سنگہ کرور کے قریب بجا منی ماتا کی زیارت کے
واسطے گیا وہان سے اندرگڈہ قریب تہا اسواسطے اوس نے بشمول دیگر
سرداران اور اونکے قبایلون کے سردار اندرگڈہ کو بہی طلب کیا اگرچہ
گمراہ تہا مگر تعمیل حکم کرکے دیو سنگہ مع اپنے بیٹے پوتے کے حاضر ہوا پہونچتے ہی
سب یکبارگی قتل ہوئے اور تمام کے خاندان کا خاتمہ ہوا امید سنگہ نے اونکی
نعشون کو تالاب مین ڈلوا دیا اور جاگیر اندرگڈہ اوسکے بہائی کو دیدی ؛
پندرہ برس کے عرصہ مین متواتر واقعات بدنظمی کے انسداد و اصلاح مین اوسکو
مصروف رہنے کا موقع ملا مگر اس ایک گناہ کا خیال جسمین اوس نے خداوند تعالی
کی قوت انتقام کو اپنے ہاتہ مین لیا تہا اوسکی یاد سے کبہی نکلا اگرچہ کوئی اوسکو
بد نہین کہتا تہا اور خود اوسکا دل شاہد تہا کہ دیو سنگہ اسیطرح مار ڈالنے کے
لایق تہا تاہم اوسکی فیاض اور بہادر روح ایسے جرم سے کہ باوجود رسم
و رواج ملک کے بموجب جایز ہونے کی نہایت قبیح تہا ہر وقت لرزاں رہتی تہی
پس بنظر کفارہ گناہ و صفائی قلب کے اوس نے ارادہ کیا کہ بقیہ عمر کو فقیرون
کے لباس مین اپنے مذہب کے متبرک مقامات پر کل ہندوستان مین پہر کے
طریقہ نفس کشی سے بسر کرے ؛

سمت ۱۸۲۸ مطابق ۱۷۷۱ء مین رسم جگراج جس سے امید سنگہ کی حیات حکمرانی
ختم ہوئی ادا ہوئی اوسکی صورت بنا کے مثل نعش کے جلائی گئی اوسکے [illegible]

اجیت سنگہ کی مونچہہ ڈاڑہی مونڈہ واکر اوسپر چتہ ہالی گئی رنواس مین گریہ وزاری کا شور ہوا اور ماتم کے بارہ روز اسطرح بسر ہوئے کہ گویا امید سنگہ واقع مین مرگیا تہا بعد انقضاء اس عرصہ کے اجیت سنگہ مسند نشین ہوا ✣

امید سنگہ اپنا نام سری جی رکہہ کے اوس متبرک مقام واقع کہاٹہ کو چلا گیا جو پتہار کے اول حاکم کی عجیب شفا یابی سے مشہور ہے اور گنگا کے ایک چشمہ کے نام سے کیدارنا تہہ کہلاتا ہے اور اس مقام پر اوس نے ممالک مختلفہ کے پہل وپہولون کے درخت لاکر لگائے ✣

امید سنگہ نے ہاڑون کی ریاست کی حکومت اس اعتبار سے چہوڑی کہ صرف خدا پرستی کے ذریعہ سے اطمینان روحانی حاصل ہوگا اور جو مغفرت کہ نجات کیواسطے ضرور ہے ملیگی مگر فقیر ہوئے پر اوس نے اپنے رتبہ اور خاندان کے خیالات نہ چہوڑے اوسکی عقل زایل نہوئی اور نہ اوسکے مزاج مین تعصب آیا جہان کہین وہ صاحب کرشمہ وعبادت شعار لوگون کی صحبت سے فایدہ حاصل کرنے کیواسطے گیا وہی فراخ دلی وعلو حوصلگی جس نے موروثی ریاست واگذاشت کرائی اوسکے ساتہہ گئی اوس نے اپنی اور دیگر ریاستون کی تاریخ مین پڑہا [illegible] متعلقات فرمانروائی کا خلجان تباہی وبربادی کا باعث ہے اور خوش نصیب [illegible] شخص ہے جو بروقت اون سے علیحدہ ہوکے خدا پرستی کے طریق [illegible] کی اس ہدایت پر عمل کرنے مین اوسکا دل عجایبات عالم سے [illegible] کنہیا کے مندر مین گوشہ نشین ہونے یا گنگا کے اشنان پر قناعت کرنے سے کنارہ کرکے اوس نے اون متبرک مقامات کو

جنکی قدیم شاسترون مین تعریف لکھی ہے اور جنکی سیر سے سیاح فقیرون کی
کبھی سیری نہوئی دیکھنے کا مستحکم ارادہ کیا اور شاید اس ارادہ کو اوسکے شوق
مہم آوری جسمین اوس نے ابتدا سے پرورش پائی تھی زیادہ تحریک ہوئی او
جبکہ اوسکو دریافت ہوا کہ سلح پوشی اور عبادت صرف ممکن الاتفاق ہی نہین
ہین بلکہ جو مشکلات سیاح فقیر کے راستہ مین حارج ہوتی ہین اونمین ہو کر
بہ جہد کامل گذرنے سے اوسکے اعتقاد کی خوبیون مین اور بھی اضافہ ہوا ہے
تو نہایت خوشی حاصل ہوئی اسطرح یہہ شاہی فقیر نہ فقیرانہ لباس مین بلکہ
ہرطرح مسلح ہوکے زیارت کیواسطے روانہ ہوا اسمین بھی بجاے خودنمائی
کے ایکطرح کا کفارہ تھا کہ ہرطرح کے ہتھیار حفاظت وحرب کے جو اوس زمانہ
مین رائج تھے اوسکے جسم پر موجود تھے ایک پوستین پہنے تھا کہ اوسمین بھال
بھی اثر نہین ہوسکتا اور علاوہ بندوق و بھالہ و تلوار و خنجر اور اونکے لوازمہ
مثل چاقو و تھیلی و سینگڑہ کے اوسکے پاس پھرسہ یعنی تبر اور برچھی اور چکر
اور کمان اور تیرون کا ترکش بھی رہتے تھے اور قوت جسمانی ایسی تھی کہ اگرچہ
ستر برس کی عمر مین اسطرح مسلح پھرنے سے اوسکی ڈاڑھی سفید ہوگئی تھی
تاہم وہ اتنے کل سامان کو ایک ڈہال مین رکھ کے ایک ہاتھ سے اوٹھالیتا
اور ہاتھ کو سیدھا پھیلا کر دیرتک کھڑا رہتا اپنے بہادر ہمراہیون [illegible]
گروہ ساتھ لیکر وہ سرچشمہ گنگا سے سیت بندرا [illegible]
واقع ارکاٹ و سولوچن واقع اوڑیسہ سے [illegible] مین پھرتا
رہا مذہب ہنود کی حدود کے اندر امید سنگہ نے [illegible] متبرک مقام کے جو خواہ

عجائبات یا فوائد علمی سے قابل دید تہا بخوبی سیر کی اور جب وہ اپنے موروثی
ملک مین آیا نہ فقط اوسکے ہمقوم بلکہ کل رجواڑہ کے راجپوت نہایت خوش ہوئے
اور اوشنا ر راستہ اپنے مکان پر اوسکے قیام کرنے کو بڑی عزت اور فخر کا
باعث سمجہتے تہے اوسکا کلام بہت فصیح تہا اور سیاحی مین ذخیرہ معلومات جمع
کیا تہا اس سے اوسکی تقریر کو سننے کے واسطے لوگ جمع ہو جاتے اور اوسے
کاغذ پر لکہتے تہے حین حیات مین جسقدر اوسکی تعریف تہی اوسکی تصدیق اس
سے بہتر اور کسی ذریعہ سے نہین ہو سکتی کہ اب بہی ہر ایک بھاٹ اوسکے نام
کی بہت تعظیم کرتا ہے اوسکا کلام اونکے حق مین بمنزلہ حدیث کے ہے اور
اوسکی جو شے ابتک باقی ہے اوسی کی بہت تعظیم و تکریم ہوتی ہے اخیر سفر
مین اوس نے دریاے سندہ کی شاخون کے درمیانی معبدون اور
ہنگلاج کی اگنی دیوی کی زیارت کی اور ہندو کی حد معینہ سے بہی باہر گیا جب
وہ دوارکا ہوکے واپس آتا تہا اثنا راستہ کابہ غارتگرون کے گروہ نے
کہ اوس نواح مین بکثرت ہین اوسپر حملہ کیا مگر اس بہادر نے قوت جسمانی اور
عقاید روحانی سے اونپر فتح کامل حاصل کی اور اونکے سرگروہ کو قید کرکے
اسے قسم لی کہ دوارکا کے جاتریون کو آیندہ کبہی تکلیف نہ دینگے ✦
[illegible] واقعہ جس سے اوسکے بیٹے کا انتقال ہوا امید سنگہ کی جنگ آور
[illegible] مین خلل انداز ہوا اور بضرورت تربیت نبیرہ وانتظام ریاست اوسکو
مجبوراً [illegible] بسر نا پڑا یہہ حادثہ کہ میواڑ و ہاڑوتی کی سرحدی
تاریخ سے [illegible] کی بستی کے صدہا سال پیشتر کی کہ اس پیش گوئی کا

(کہ راؤ اور رانا جب کبھی اہیڑہ کے شکار مین شریک ہونگے موت پیدا ہوگی) مصدق اور عوام کے اطوار اور عقاید کا مظہر ہے قابل تحریر ہے اور یہہ واقعہ پیش گوئی کے بعد چوتھی دفعہ کے شکار مین ویسے ہی مہلک نتیجہ سے ظہور پذیر ہوا تھا ؛

باعث نزاع بلایتہ تھا جسمین چند درخت انبہ اور چند مینوں کی آبادی تھی رئیس بوندی نے اس جگہ کو اپنے علاقہ مین سمجھکر غارتگرون کو مغلوب کرنے کیواسطے وہان قلعہ تعمیر کرایا اور فوج متعین کی اور غارتگرون نے باغواء مفسد سرداران میواڑ اس فعل کو اپنے رئیس کے حقوق مین خلل انداز ظاہر کیا اسپر رانا مع کل سرداران ریاست و سندییون کی تنخواہ دار فوج کے موقع متنازعہ پر آیا اور راجیت سنگ رئیس بوندی کو اپنے لشکر مین طلب کیا وہ آیا اور رانا اوسکے طرز و طریقہ سے ایسا خوش ہوا کہ بلایتہ اور اوسکے درختان انبہ کو بالکل بھول گیا موسم بہار قریب تھا اور ماہ پھاگن جس مین کوری کیواسطے سؤر کی قربانی ضرور ہوتی ہے شروع ہوگیا تھا نوجوان راؤ نے بالعوض اوسکی تواضع و عنایات کے رانا کو بوندی کے رمنہ یعنی جنگل مین اہیڑا کے شکار کیواسطے بلایا اوس نے قبول کیا اور اپنے ہمراہیون کو سبز دستار و دوپٹہ تقسیم کرکے تاریخ معینہ پر بہت تزک و تجمل سے [illegible] کی بلند سرزمین کو روانہ ہوا ؛

راؤ سابق یعنی امید سنگ نے کہ اونہین ایام مین [illegible] سے واپس آیا تھا بفور استماع خبر شکار کے قاصد بھیجکر اپنے صاحبزادہ کو ستی کے قول سے

آگاہ کیا شوق مین اجیت سنگہ نے جواب دیا کہ ایسی پوچ وجہہ سے پیام طلبہ
مسترد کرنا غیر ممکن ہے صبح ہوتے ہی رانا کمال محبت سے راؤ کو ساتہہ لیکر
شکار کیواسطے روانہ ہوا مگر سرشام گذشتہ کو وزیر میواڑ نے راؤ کے پاس
آکر بہت گستاخی سے کہا تہا کہ یا تو موضع بلایتہ کو خالی کردو ورنہ سندہیون
کی جمعیت بہیجکر قید کرد ونگا اور تنگ ظرفی سے یہہ بہی کہہ اوٹہا کہ مین نے
صرف وہی کہا ہے جو میرے آقا رکا حکم ہے اس کلام کا راؤ کے دل مین تمام
دن خلش رہا جب شکار ختم ہوا اور وہ رانا سے رخصت ہوکے چلا یکایک
اوسکو اوس ذلت کا خیال ہوا اور سخت ارادہ سے واپس آیا رانا اوس کے
رنج سے بالکل بیخبر تہا خوشی سے مخاطب ہوا اب تو آپ تشریف لیجاوین پہر ملاقات
ہوگی اس دوستانہ گفتگو سے اوسکی طبیعت نرم ہوئی اور پہر سلام کرکے لوٹ
گیا مگر چند قدم چلا تہا کہ پشیمانی غالب آئی اور وہ کل قوار انتقام کو جمع کرکے
یکبارگی بہالہ لیکر دوڑا اور ایسے زور سے وار کیا کہ بہالہ کا پہل رانا کے جسم
مین سے گذر کر گہوڑے کی گردن مین غرق ہوگیا رانا صرف یہی کہنے پایا کہ او
اوٹہانے گیا کہ سردار اندر گڈہ بلنے تلوار سے اوسکا کام تمام کیا ہاڈا راؤ اس
سے نہایت خوش ہوکے طلائی چتر جنگی کو کہ میواڑ کا شاہی نشان ہے لیگیا
اور [illegible] کے محل مین رکہدی امید سنگہ جسکو ایسے ہی انتقام کیوجہہ سے تمام
[illegible] بسر کرنی پڑی اپنے خاندان کے اس تازہ ظلم پر نہایت متحیر
ہوا [illegible] ہوا اور اوسکے بعد بیٹے کی صورت نہ دیکہی *
یہہ بہی قابل [illegible] ہا اور راؤ دونون ہمزلف تہے یعنی والی کشنگڈہ

کی دختر ان اون سے منسوب ہوئی تہین اور اگرچہ رانی نے اوسکو راؤ کی
کینہ ورزی سے آگاہ کر دیا تہا مگر رانا نے رشتہ داری کے سبب سے کچھہ
خوف و اشتباہ نکیا اور قدیم عداوت طرفین کے رئیسون کی ہلاکت سی سیر
ہوکے رفع ہوگئی تہی اور اب کچھہ وجہہ خصومت نرہی تہی اس بزعم واقعہ سے
پہلے روز وزیر میواڑ نے دعوت کی تہی اور دونون رئیس مع اپنے سرداران
کے شریک ہوئے تہے اور بجز دوستی و اتفاق کے کچھہ ظہور مین نہ آیا تہا مگر
وقوع اس حادثہ سے لوگون کا خیال صحیح ثابت ہوا کہ سرداران میواڑ نے
اپنے ظالم آقا سے رنجیدہ ہوکے اس فعل کی تحریک دی تہی اور وزیر کا تحت
کلامی سے راؤ کو افروختہ کرنا اوسکی تصدیق کرتا ہے جسوقت حربہ چہلاک ہوا
صرف ایک چوبدار نے اپنے آقا کے بچانے مین کوشش کی ورنہ بجز اوسکے
سرداروں مین سے کسی نے حربہ روکنے یا قاتل کا تعاقب کرنیکا بالکل ارادہ
نکیا بلکہ برعکس اوسکے کل بہادران میواڑ اپنے آقا کی نعش اور لشکر کو چہوڑکے
بہاگ گئے ٭

صرف ایک کنیزک ستی ہونیکے واسطے تیار ہوئی بڑے سامان سے زیر درخت
چتا تیار کرا کے نعش کے ساتہہ جلنے لگی اخیر وقت مین درخت سے [illegible]
بددعا دی کہ اگر قاتل صرف خود غرضانہ بے ایمانی [illegible]
تو وہ چہینے کے اندر اوسکو ایسا نتیجہ ملے کہ تمام [illegible]
قدیم عداوت نے اوسکو اس حرکت پر آمادہ کیا [illegible]
ہے درخت کی ایک شاخ ٹوٹ کر گری اور سمجہا گیا کہ اوس نے ستی کے کلام کو

قبول کیا ہے تہوڑی دیر مین ہلایتہ کا میدان رانا اور ستی کی خاک سے سفید ہو گیا ۔

دو ہینے کے اندر ستی کا قول صادق آیا ہاڈا راؤ کا کل گوشت استخوان سے علیحدہ ہو گیا اور وہ بہت تکلیف و اذیت سے مر گیا ۔ پہلی پیڑہیان سب بیر ہو چکے تہی یہہ ابتک یہ انتقام باقی ہے اور اس سے یقین ہوتا ہے کہ میواڑہ والون کی تحریک سے وقوع مین آیا تہا ۔

اجیت سنگہ کا اکلوتا بیٹا بشن سنگہ کہ شیرخوار بچہ تہا مسندنشین ہوا اور اوسکے حفظ فواید کیواسطے لازم آیا کہ سربجی یعنی امید سنگہ بوندی مین مقیم رہے مگر اوس نے کاروبار ریاست کا انتظام کر کے اور ہوشیار دیا بہائی کو سفوض کر کے پہر سیاحی شروع کی اکثر چار برس کے بعد آتا تہا اخیر مین جب ضیعفی عمر سے چلنے پہرنے کی طاقت نرہی کیدار ناتہہ مین مقیم ہو گیا راجپوتون کے منزل طریقہ اور اونکی طرز حکومت کے نقص کی ایک یہہ بہی نظیر ہے کہ اخیر عمر مین جب اوسکا ارادہ ترک ریاست کہ جو ایئن معقولیت سے پیدا ہوا تہا بسبب پیری قایم و مستقل ہو کے کوئی ہوس باقی نرہی تہی بشن سنگہ کو اوسکی طرف سے بے اعتباری پیدا ہوئی اوس نے حکم دیا کہ سربجی بوندی مین نہ آنے پاوے اور اون خوشامد معاش لوگون نے جو عقلمند آدمی کا ریاست مین رہنا نہین چاہتے تہے سربجی سے یہہ بہی کہا کہ اب آپ شیرینی کہا وین اور بنارس مین ناٹا پہیرین سربجی بوندی تک آ گیا تہا قاصد نے پہونچکر حکم سنایا کہ تمہاری خاک بزرگون کی خاک سے ... رہے گی مگر اوسکی قدر ایسی تہی اور زیارتون کے

محل مین قدیم رکہنے سے انکار کیا اسکے بعد وہ آٹھہ برس زندہ رہا اخیر مین بشن سنگہ نے التجا کی کہ آپکو بزرگون کی فصیل کے اندر آنکہہ میچنی چاہیئے اوسی یگانگت کے جوش نے جو انسان کے دل سے ہرگز رفع نہین ہوتی ہے قریب المرگ امید سنگہ کو انکار کرنے سے باز رکہا اور وہ سکہپال مین بیٹہہ کر محل مین داخل ہوا اور اوسی شب مر گیا اسطرح سمت ۱۸۶۱ مطابق ۱۸۰۴ع مین امید سنگہ کی پرحوادث و عبرت انگیز حیات ختم ہو گیئی اوسکی جوانی کا ستارہ آفات و مصیبت کے تیرہ و تاریک ابر مین طلوع ہوا تہا اور جلد فتح و بہبودی کی شعاعون سے منور ہوا مگر ہنوز عروج سمت الراس پر نہ پہونچا کہ گناہ نے اوسکی تجلی کو ماند کر دیا اور آخر کار غم و تجرد منشی سے غروب ہوا ؂

# تاریخ زمانہ حال

سرجی کے انتقال کا وقت ہاڈون کی تاریخ مین بہت مشہور زمانہ ہوا ہے اسیوقت مین بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۸۰۴ع لارڈ لیک صاحب سپہسالار نے راجپوتون علی الخصوص بوندی والون کے مہیب دشمن مہاراجہ جسونت راو ہلکر کو پست کرنے کی غرض سے انگریزی فوج بہ تحت حکومت بد نصیب کرنل مونسن صاحب بہیجی تہی یہہ تو تحقیق نہین ہے کہ اسوقت تک سرجی حیات تہا یا نہین اور جس خیر خواہی کی سرکار انگریزی شکر گزار ہے اوسکے سرانجام مین اوسکی بہی صلاح تہی یا نہین مگر جو سلوک بوندی کے ساتھہ ہوا ہے اوسکے استحقاق خیر اندیشی کے مقابلہ مین بہت کم ہے یہہ خیر خواہی اوسوقت ہوئی تہی جب انگریزی افسر بہادری سے فوج کو لیئے جاتے تہے اور کسی کی امداد و اعانت کی محتاج نہ تہے بلکہ اوسوقت مین جب مقام گوری تک پہونچکر تاریخ

در ماہ جولائی سنہ ۱۸۰۴ع ابہ شکست فاش بہاگی اور جنگل کا ہر ایک جہاڑ دامنگیر تہا
اور اپنا بیگانہ بہی تعاقب مین دشمن نظر آتا تہا رئیس بوندی نے فوج مفرور کی
تحقیر یا ہلاکت کے عتاب سے اپنے نقصان کا مطلق غور نکرکے بہت خوشی سے
اپنے مکانات مین ٹہرا کر راستہ دیا اور بہم رسانی سامان مطلوبہ و خاطر داری و
دلجوئی افسران و سپاہ سراسیمہ سے ہر طرح مدد دی اس لئے بوندی پر عداوت
آئی اوس سے سرکار انگریزی بیخبر رہی یا شاید اوس زمانہ کی لا پروا تدبیر کے
بموجب دانستہ خبرگیری نکی جب سنہ ۱۸۱۷ع مین سرکار انگریزی نے راجپوتون کو
انسداد فساد و غارتگری کیواسطے اپنے شامل کرنا چاہا بوندی سب سے پہلے شریک
ہوئی اور یہہ امر لازمی تہا کیونکہ فصیل قلعہ کے اندر مرہٹون کا جہنڈا نصب ہوگیا
تہا اور آمدنی ملک اسقدر کم ہوگئی تہی کہ رئیس کے مصارف کیواسطے بہی کافی نہتی
اور اسوجہہ سے کہ سنہ ۱۸۰۷ع مین ریاست کو غیر محفوظ چہوڑ دیا یہہ سب سرکار انگریزی کی
کمتوجہی کا نتیجہ تہا مگر بوندی کا ملک ایسے موقع پر واقع ہے کہ پنڈارون کو
عند الفرار روکنے کیواسطے رئیس بوندی کا شامل ہونا ضرور تہا چنانچہ سنہ ۱۸۱۷ع
کی جنگ و جدل مین بوندی نے ہر طرح اطاعت کی اور اگرچہ فوج بہت قلیل تہی
خود رئیس اور اوسکے سردار تعمیل حکم کیواسطے سلح موجود رہے جب سب طرف سرکار
کی فتح ہوگئی راؤ بشن سنگہ والی بوندی نے عہدنامہ مورخہ ۱۰ - فروری سنہ ۱۸۱۸ع
مندرجہ نقشہ نمبر دوم عہدنامہ جات باب اول منضبط ہوکے پرگنات تہمن گنگ -
لاکہاری - دیہہ و نصف پرگنہ کرور - و نصف پرگنہ بروندان و نصف پرگنہ پاٹن
و چہارم بوندی - مقبوضہ مہاراجہ ہلکر جن مین سے بعض پچاس برس سے

جاتے رہے تھے اور اب باستحقاق فتح ملکیت سرکار انگریزی تھے بلا شرط والی بوندی
کو عطا کیے گئے اور خراج جو سرکار ہلکر مین ادا ہوتا تہا معاف ہوا اور پرگنات
اوریلہ وساسیدی ونصف پرگنہ کرور و یک ثلث پرگنہ برونڈن بہی کہ بقبضہ
مہاراجہ سیندہیہ تھے واپس ہوکر یہہ قرار پایا کہ اونکا خراج
واجب الطلب مہاراجہ سیندہیہ سرکار انگریزی مین داخل ہوا کرے اور اس
خراج کی مقدار اوسط جمع دہ سالہ کی روسے مقرر ہوئی بلکہ اس خیال سے
کہ جسطرح ایک ثلث پرگنہ پاٹن مہاراجہ ہلکر کا چہینا ہوا واپس دلوایا ہے اوسی
طرح دو ثلث پرگنہ مذکور بقبضہ مہاراجہ سیندہیہ بہی چہینا ہوا ہے واپس
ہونا چاہیے دو ثلث پرگنہ پاٹن درج عہدنامہ ہوکے اوسکی عوض بہی چالیس
ہزار روپیہ خراج مقرر ہوا اوسوقت تک یہہ معلوم نہ تہا کہ بوندی اسی حملآوران
جےپور کو نکالنے کے عوض مین کل پرگنہ پاٹن بزمانہ وزارت نانا فرنویس پیشوا
کو ملا ہے اور پیشوا نے دو ثلث مہاراجہ سیندہیہ کو اور باقیماندہ مہاراجہ ہلکر
کو دیا ہے مگر جب یہہ حال معلوم ہوا تو دو ثلث پرگنہ پاٹن بدستور بقبضہ
مہاراجہ سیندہیہ رہا اور بوندی سے اوسکے خراج تعدادی چالیس ہزار روپیہ
کا کبہی مطالبہ نہوا اور مہاراجہ ہلکر کو بالعوض نقصان ایک ثلث پرگنہ پاٹن کے
تیس ہزار روپیہ سالانہ سرکار انگریزی سے ملنا قرار پایا۔ اسوقت راؤ راجہ
صاحب نے کمال شکرگزاری سے کہا کہ مین ظاہر پرست نہین مگر جب کبہی ضرورت
ہو میرا سر آپکے واسطے موجود ہے اور اسمین کچہہ مبالغہ نہ تہا اگر اوس کی
وفاداری کے امتحان کی ضرورت ہوتی تو وہ خود مع ہر ایک نمکخوار ہاڑا کے

ضرور جان تصدق کرتا تاہم باوجود ان عطیات کے جنکا رئیس بہت شکر گذار
ہوا بوندی کی قدر دانی مین کوتاہی ہوئی یعنی خیر خواہ وزیر کوٹہ جو اپنے تامم
کے ساتہہ فدوی سرکار انگریز لکہتا تہا حسن تدبیری سے اندر گڈہ و بلون و
انتردہ و کہتولی جاگیرات علاقہ بوندی کو اپنے تحت مین کر لیگیا جب بہادر رصاب
راؤ صاحب کو یہہ حال معلوم ہوا اوس نے بلا تامل کہا کہ میرے بازو توڑ دیے
یہہ تجویز اچہی ہوئی اور انصاف و مصلحت عام کے بموجب اوسکی ترمیم ضرور
تہی تاکہ ہندوستان کے اس مختصر مگر مستحق رنج حوادث ریاست کی وسعت بہ
اندازہ سابق کر کے رضاجوئی کیجاوے اوسکی ترقی مین جسقدر توجہہ ہوئی اوسکا
فایدہ تو حاصل ہوگیا کہ بوندی نے خود اختیاری پاکے بطور خود آسودگی پیدا
کی اور کسی غیر ریاست مین خلل انداز نہوئی حالانکہ دیگر ریاستین کسی نکسی طرح سرکار
محافظ کی تکلف و تردد کی باعث ہوئین اس واگذاشت ملک قدیم کے بعد راؤ راجہ
صاحب صرف چار برس زندہ رہے پہر بتاریخ ۱۴ - جولائی مبتلا رمرض ہیضہ ہوکے
انتقال کیا اگرچہ یہہ بیماری عمدہ ترین قوا ر جسمانی و روحانی کو پراگندہ کر دیتی ہے
حالت نزع مین اونکے ہوش و حواس درست و مستقل رہے اونہون نے اپنی
رانیون کو ستی ہونے سے باز رکہا اور اپنے وارث کو قایم مقام سرکار انگریزی
کی مہد عاطفت مین سپرد کیا ؛

راؤ بشن سنگہ صاحب ایا ندار اور سراپا راجپوت تہے ظاہر مین روکہے مگر باطن
مین فیاض و رحیم و بہادر اور عقل و فراست سے بہرہ مند اور اپنے فوایدہ
سے بخوبی آگاہ تہے جب مرہٹون نے اونکی آمدنی کم کر کے اونکے اختیار رواستم

کو محدود کیا - اونہون نے اپنے ظاہری طریقہ سے ثابت کیا کہ مین دنیوی حظوظ
کے بغیر بہ آسانی کام چلا سکتا ہون اور شکار کے شغل مین کہ راجپوتون کو شایان
ہے دل بہلایا چند روز تک متواتر شیر کے تعاقب مین مصروف رہتے اور جبتک
مار نجاتا پیچہا نہ چہوڑتے بجز شیر کے کوئی شکار پسند نہ تہا سو سے زیادہ شیر اپنے
ہاتہ سے مارے تہے اور صدہا گہیرے وجنگلی سور اونکے بہالے سے ہلاک
ہوئے اسی شغل مین اونکا ایک عضو جاتا رہا تہا اور اس سبب سے قد کوتاہ ہوگیا
تہا مگر جسوقت گہوڑے پر چڑہکر بہالا پہیرتے قوت جسمانی اور چہرہ کے جلال سے
یہی امید ہوتی کہ اگر سرکار انگریزی مدد پر طلب کرے تو راو بشن سنگہ وہی
بہادری ثابت کرینگے جو اونکے نامور بزرگون نے جہانگیر و شاہ عالم کی حمایت
مین کی تہی البتہ اس خیال سے کہ محکوم ہون پر جبتک رنجیت سنگہ رہے اچہی طرح
اطاعت کرتے ہین رسے اپنی مختصر ریاست مین اہلکاران ملکی کے ساتہہ سختی
سے پیش آتے تہے ایک جیب خرچ کا علیحدہ خزانہ تہا وزیر کے ذمہ تہا کہ ہر روز
سو روپیہ اوسمین داخل کرے ایک بہت بڑا جوتہ بنوا کر میخ سے باندہ رکہا
تہا اوسکا نام اندر جیت رکہہ چہوڑا تہا وزیر سے اگر اور کچہہ قصور ہوتا تو اوسکی
معافی ممکن تہی لیکن اگر ادا سے زر معمولی نہ کرتا تو کوئی عذر مسموع نہوتا
فوراً مورد ضربات اندر جیت ہوتا +
مثل دیگر ریاستون کے یہان بہی چند اشخاص با اختیار رہے -
اول دیوان جسے مصاحب کہتے ہین +
دوم فوجدار جسے قلعدار بہی کہتے ہین +

سوم بخشی ؛

چہارم رسالہ یعنی مستوفی حساب ؛

دربار شاہی سے اس ریاست کا تعلق رہا ہے اس سے مثل جے پور بوندی مین
بہی وہان کی رسمین بہت جاری ہوئی ہین پردہان یعنی وزیر کا لقب دیوان
ہوگیا اوسکو کل ملک کے معاملات وراج کی آمدنی وخرچ کا اختیار رہتا ہے۔
فوجدار یا قلعہ دار حاکم قلعہ ہے اس عہدہ پر کوئی راجپوت کبہی نہین مقرر ہوا
ہمیشہ دہا بہائی رہے ہین وسے ملازم فوج وجاگیرداروں کے افسر ہوتے
ہین اونکی معاش کے دیہات دہا بہائی کے قبضہ واختیار مین رہتے ہین۔
بخشی کل حسابون کی جانچ پڑتال کرتا ہے اور رسالہ مصارف خانگی کا مختار
ہوتا ہے۔ رئیس مرحوم کا انتظام آمدنی عجیب تہا بجاے اسکے کہ پس انداز آمدنی
خزانہ مین رکہی جاوے دوکان مین جسکا اہتمام وزیر کو تہا رہتی تہی اور منافع
مین رئیس کا حصہ تہا مگر جو منافع پندرہ فیصدی بتلایا جاتا اصل مین تین فیصدی
ہوتا تہا اس منافع مین سے سپاہ ودیگر ملازمان کو بذریعہ نقد وجنس تنخواہ
ملتی تہی جنس کا نرخ حسب مرضی رئیس مقرر ہوتا تہا اور چونکہ رئیس کا انتفاع اور
ملازمون کی ضرورتین متفق تہین عذر واعتراض کی گنجایش نہ تہی مگر البتہ وزیر کو
سب گالیان دیتے تہے ؛

راؤ بشن سنگہ صاحب کے دو اصلی اخلاف تہے اول راؤ راجہ رام سنگہ صاحب
کہ بعمر گیارہ سال اگست ۱۸۲۱ع مسند نشین ریاست ہوئے دویم مہاراجہ گوپال
سنگہ صاحب اون سے چند ماہ چہوٹے تہے شروع مین دونون علی الخصوص

مہاراجہ صاحب بہت خوشنما و نوجوان ہیں مہاراجہ گوپال سنگہ صاحب کو مثل باپ کے شکار کا بہت شوق تہا اس چہوٹی عمر مین اونہون نے اول شکار کرنے پر سردارون سے تدریج اسوقت تک انکی تلوار کا جوہر بکرنون پہ امتحان ہوا تہا اونکی والدہ خاندان کشتگڑہ کی بیٹی اور خوش مزاج ولیق اور اپنی اولاد کی خیرخواہ تہین مہاراو راجہ رام سنگہ صاحب کی مسند نشینی پر انتظام راج کیواسطے چار ذی مرتبہ وزبردست سردارون کی پنچایت مقرر ہوئی مگر وے زیادہ عرصہ تک کام نکرسکے راؤ راجہ صاحب کی والدہ کی یہہ راے ہوئی کہ اسطرح کام نہ چل سکیگا چار صاحب انگریز بالاتفاق ریاست کا کام کرسکتے ہین مگر چار ہندوستانیون مین اتفاق ہونا محال ہے چنانچہ راجی صاحبہ کو اختیار نظم ونسق مفوض ہوا اگرچہ ثابت ہوا کہ یہہ تدبیر بہی غلطی پر مبنی تہی انتظام فواید راج مین غفلت ہوئی رئیس کی تعلیم وتربیت کی کچہہ تدبیر نہوئی بلکہ ثابت ہوا کہ خود راجی صاحبہ مدت دراز تک اپنا اختیار جاری رہنے کی غرض سے راؤ راجہ صاحب کو بدچلنی پر آمادہ کرتی ہین اسپر کشن رام نامی ایک ویانتدار شخص مختار مقرر ہوا اوسکی نسبت سے راجی صاحبہ کی بدنظمی کا انسداد ہوا اوس نے زیر باری رفع کرکے ریاست کو سبکدوش کیا اور ماہوار تنخواہ تقسیم کرکے فوج کو خوش وآراستہ کیا اور ریاست کی آمدنی مین لاکہہ سے پانچ لاکہہ کردی مگر افسوس ہے کہ یہہ عمدہ اہلکار قتل ہوکر مارا گیا ؛

راؤ راجہ صاحب کے عہد کے تہوڑے سال مین ایسی وارداتین ہوئی کہ اگر سرکار انگریزی سے نگرانی ومزاحمت نہوتی تو ٹونڈی اور جودہ پور کے درمیان

سخت لڑائی وقوع مین آئی۔ اور راجہ صاحب نے مہاراجہ صاحب والی جودہپور کی ہمشیرہ
کے ساتھہ کہ اون سے عمر مین دوچند تہی شادی کی اور تعظیم و تکریم پر تکرار
ہوکے اوس سے بہ سختی پیش آئے مئی سنہ ۱۸۳۰ع مین جودہپور کے چند سردار
مع جمعیت تین سو کس سپاہ راو راجہ صاحب کو فہمایش کرنے کیواسطے بوندی
مین آئے تین روز بعد اونہون نے کشن رام مختار کو جسکا ابہی ذکر ہوا ہے قتل
کیا اور اپنے دیرہ کو محفوظ کرکے مقابلہ کیواسطے تیار ہوگئے بوندی والون
نے اونکے دیرہ کا محاصرہ کرکے توپین لگا دین اور تین روز تک پانی بند رکہا
جودہپور کے ایک گروہ نے باہر سے اونکی کمک پر آنا چاہا مگر نہ آسکے جودہپور
سے اور فوج آکے اونکے شامل ہونیوالی تہی مگر اسی اثنا مین سرداران محصور
زیادہ قیام کی تاب نہ لاکے مفرور ہوئی عند الفرار دو سردار اور مہربان شریک
قتل گرفتار ہوئے اونکو راو راجہ صاحب نے قتل کیا باقیماندہ بہ تدریج گرفتار ہوکے
راج سے نکالے گئے چہٹے روز بہوت سنگہ جودہپور کا سردار جس نے مختار بوندی
کے قتل کا بیڑہ اوٹہایا تہا خود مارا گیا تین سردارون کی ہلاکت کو ریاست بوندی
نے انتقام کامل سمجہہ لیا اسپر بہی طرفین سے لڑائی کی تیاری ہوئی مگر سرکار
انگریزی نے مداخلت کرکے بہ تعیناتی صاحب پولیٹکل ایجنٹ اوسکا انسداد
کردیا ؎

سنہ ۱۸۴۴ع مین مہاراجہ سیندہیہ نے بشمول دیگر ممالک کہ بالعوض مصارف فوج
کنٹنجنٹ منتقل کیے تہے دو ثلث پرگنہ پاٹن بہی سرکار انگریزی کو دیدیا مہاراو
راجہ صاحب بوندی نے اپنا دعوی پیش کرکے پرگنہ مذکور ملنے کی درخواست

کی کچھ عرصہ تک مہاراجہ سیندہیہ نے اپنا دخل نہ اوٹہایا مگر جب اونہون نے چھوڑ دیا
سنہ ۱۸۴۷ مین بموجب قولنامہ مندرجہ ذیل حسب منظوری دربار گوالیار پرگنہ مذکور
بوندی کو دیا گیا اور اسّی ہزار روپیہ خراج مقرر ہوا کہ بوندی سے وصول ہو کے
دربار گوالیار کیطرف سے سرکار انگریزی مین جمع ہوا کرے پہر سنہ ۱۸۶۰ مین مہاراجہ
سیندہیہ سے عہدنامہ ہوا اوسکے بموجب دو ثلث پرگنہ پاٹن کی ملکیت سرکار
انگریزی کو منتقل ہوئی کہ اوسوقت سے پرگنہ مذکور بطور جاگیر دوامی عطیہ سرکار
انگریزی شامل ریاست بوندی ہے اور اوسکی بابت مبلغ اسّی ہزار روپیہ
زرخراج علاوہ چالیس ہزار روپیہ خراج مقبولہ قلم چہارم عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ کے سرکار مین داخل ہوتا ہے

# قولنامہ پاٹن سنہ ۱۸۴۷

قولنامہ راج بوندی دربارہ بندوبست پرگنہ پاٹن کیشو راے ؁

دو ثلث پرگنہ کیشو راے پاٹن کہ مہاراجہ سیندہیہ صاحب نے بموجب عہدنامہ
۱۳ جنوری سنہ ۱۸۴۴ بوجہ مطالبہ اخراجات فوج کنٹنجنٹ سرکار انگریزی کو دیا ہے
اور اب بہ تحت انتظام سپرنٹنڈنٹ جاوڑ و نیمچ ہے اوسکے بطور استمرار لینے
بندوبست دوامی باختیارات کلی ملنے کی مہاراو راجہ صاحب بوندی نے سرکار
انگریزی سے درخواست کی اور دربار گوالیار نے بچند شرائط استمرار دینا منظور
کیا اسواسطے یہہ قولنامہ مرتب ومنضبط ہوا ہے ؁

**قلم ۱** مہاراو راجہ صاحب بوندی اپنے اور اپنے وارث وجانشینون کیطرف
سے اقرار کرتے ہین کہ بابت دو ثلث پرگنہ کیشو رائی پاٹن کے جو دربار گوالیار نے

سرکار انگریزی کو اور سرکار انگریزی نے راج بوندی کو دیا ہے اور جس کا
ایک ثلث بیشتر سے بقبضہ راج بوندی ہے مبلغ اسی ہزار روپیہ سکہ کمپنی سالانہ
بہ اقساط جنوری و جولائی سپرنٹنڈنٹ جاودونیچ کے خزانہ مین داخل کرتے
رہینگے اور پرگنہ کے کل نقصانات جو آفات ارضی و سماوی و دیگر موجبات
اتفاقیہ سے پیدا ہون راج بوندی کے ذمہ رہینگے ؛

**قلم ۲** مہاراؤ راجہ صاحب بوندی اپنے اور اپنے وارث وجانشینون
کیطرف سے اقرار کرتے ہین کہ مبلغ ۳۴۳۰ یعنی تین ہزار چار سو تیس روپیہ
پونے آٹھ آنہ سکہ کوٹہ بابت وظیفہ بموجب فہرست کے جو اونکو دیگئی ہے وظیفہ
خوارون کو دیتے رہینگے ؛

**قلم ۳** مہاراؤ راجہ صاحب بوندی اقرار کرتے ہین کہ دو ثلث پرگنہ پاٹن
مین جو اراضی لاخراجی بقدر سات ہزار پانسو تین بیگھہ پندرہ بسوہ معہ سایہ بیگہ
۱۵ بسوہ ہے اور جنکی فہرست اونکو دیگئی ہے بقبضہ قابضان بحال رکھینگے
اور صاحب سپرنٹنڈنٹ جاودونیچ نے کوٹھی و باوڑی بنانیوالے زمینداروں
کو جو معافی و منہائی کی ہے اوسکو حسب شرائط مندرجہ پٹہ ہر زمیندار کے بدستور
جاری رکھینگے ؛

**قلم ۴** مہاراؤ راجہ صاحب بوندی اپنے اور اپنے وارث وجانشینون
کی طرف سے اقرار کرتے ہین کہ پرگنہ پاٹن مین جن حقوق ملکیت کے ملحوظ و جاری
رہنے کا سرکار انگریزی نے بموجب قلم ۱۲ عہدنامہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۴۴ء دربار
گوالیار سے عہد کیا ہے اونکا لحاظ و اجرا رکھینگے ؛

**قلم ۵** دو ثلث پرگنہ پاٹن کیشورائے کا انتقال مہاراؤ راجہ صاحب بوندی کی درخواست سے ہوا ہے اسواسطے مہاراؤ راجہ صاحب اپنے اور اپنی وارث وجانشینون کیطرف سے اقرار کرتے ہین کہ اگر زر مقبولہ تمام وکمال اور وقت معینہ پر ادا نہوگا یا کسی دیگر شرط مندرجہ بالا کا ایفا نہوگا تو دو ثلث پرگنہ مذکورۂ صدر مع ثلث سیومی مقبوضہ سابق سے دست بردار ہوکے کل پرگنہ کو سرکار انگریزی مین دیدینگے کہ ثلث سیومی کی آمدنی سے اول بقایا یا مطالبہ وصول ہوکے ما بقا آمدنی اونکی طرف سے جمع ہوتی رہیگی مگر بجز حالت مذکورۂ صدر کے کسی صورت مین سرکار انگریزی یا دربار گوالیار راج بوندی سے واپسی پاٹن کیشورائے کے مستدعی نہونگے ؛

**قلم ۶** جب تک شرائط مندرجہ بالا کی تعمیل ایمانداری سے ہوتی رہیگی راج بوندی سے دو ثلث پرگنہ پاٹن کیشورائے مین کسیطرح مزاحمت نکیجاوےگی ؛ یہہ چہہ قلمون کا عہدنامہ بدستخط مہاراؤ راجہ رام سنگھ صاحب والی بوندی بمتی اگہن بدی ۷ سمت ۱۹۰۴ مطابق ۲۔ ذلحجہ سنہ ۱۲۶۳ ہجری و ۲۹۔ نومبر سنہ ۱۸۴۷ع مرتب ومنضبط ہوا ؛

سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر مین مہاراؤ راجہ رام سنگھ صاحب والی بوندی نے اپنے خاندان کی قدیم وفاداری سے انحراف کرکے سرکار انگریزی کی کچھہ خیرخواہی نکی اسواسطے سنہ ۱۸۶۰ تک اون سے خط وکتابت موقوف رہی مگر بشمول دیگر رئیسون کی سند استحقاق متبنی اونکو بھی مل گئی ؛

مہاراؤ راجہ صاحب کے ایک صاحبزادہ بھیم سنگھ طبیعت سے نہایت ذکی و

ہوشیار اور بخوبی تربیت یافتہ تہے مہاراؤ راجہ صاحب نے اونکو کاروبار
عدالت فوجداری و دیوانی کا اہتمام سپرد کر دیا تہا اور اگرچہ اونکی تین شادیاں
پیشتر ہو چکی تہین مگر کوئی اولاد نہونیکے سبب سے جب نومبر ۶۷ء بنارس
و گیا ہوکے مہاراؤ راجہ صاحب ناگود کو گئے تب رئیس اوچیرہ کی دختر سے
بہیم سنگہ کی چوتہی شادی اور کی بتاریخ ۲ - نومبر ۶۸ء بتیس سال کی عمر مین
مہاراج کنوار بہیم سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اس سے نہ فقط بسبب وفات
پسر و ولیعہد ریاست کے بلکہ ایسے ولیعہد کے کہ باعتبار اخلاق و لیاقت
کل راجپوتانہ مین لاثانی تہا مہاراو راجہ صاحب کو سخت صدمہ پہونچا اور زندگی
تلخ ہو گئی کہ اونہون نے باہر کے اور تہوارون کی رسمیات کا ادا کرنا کہ راجپوتانہ
مین بہت ہوتی ہین چہوڑ کے گوشہ نشینی اختیار کی اس صدمہ کے علاوہ
دوسرے سال مین رانی صاحبہ کو سخت بیماری ہوئی کہ ان متفق ترددات نے
ضعیف العمری مین اونکو نہایت غمزدہ و دل شکستہ کر دیا کہ کام مین بہت خرابی
ہوئی اور چند سال جب تک مہاراؤ راجہ صاحب کے دل کی کوفت بتدریج
کم ہوئی دربار ماتم کدہ رہا اور سرداران و رعایا ریاست پر بہی ولیعہد کے
عین شباب جوانی مین کہ اوسکے حسن سلوک سے سب ممنون تہے اور اوسکی تحت
حکومت مین عافیت و بہبودی خلایق کی ترقی پانے کی امید قایم ہو گئی تہی مرنے
سے آفت عظیم برپا ہوئی ؀

مہاراج کنوار بہیم سنگہ کے علاوہ ارجن سنگہ و گوردہن سنگہ و جگناتہ سنگہ
تین کنیزک زاد صاحبزادہ ہین اونکی نسبت ۱۸۶۶ و ۶۷ء کی رپورٹ مین لکہا ہے

کدار جین سنگھ فوج و قلعات کا افسر ہے گوردہن سنگھ شہر کے قلعہ معروف تارا گڈھ
کا حاکم ہے اور جگناتھ سنگھ ایک پلٹن کا افسر ہے ؛
۲۷ - ستمبر سنہ ۱۸۶۹ء کو مہاراج کنوار رگھبیر سنگھ صاحب پیدا ہوکے ولیعہد ریاست
ہوئے مہاراؤ راجہ صاحب اور کل اہالیان ریاست بہت خوش ہوئے ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء
مین اونکی نسبت مہاراجہ صاحب والی مارواڑ کی ہمشیرہ سے ہوئی ؛
بتاریخ ۶ - اپریل سنہ ۱۸۷۲ء مہاراج کنوار رنگو راج سنگھ پیدا ہوئے تیسرے
سال اونکی معاش کے واسطے پچیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر مقرر
ہوئی ؛
بتاریخ ۱۱ - مارچ تیسرے صاحبزادہ مہاراج کنوار رگھوراج سنگھ اور پیدا ہوئے
کہ تینون بھائی خوش و تندرست ہین ؛
خاندان مہاراؤ راجہ صاحب مین تین پشت کے فاصلہ سے گوٹرا اور دو گاڑی
کے سردار قریب ترین رشتہ دار ہین کہ بصورت نہونے وارث صلبی کے مستحق
ریاست سمجھے جاتے ہین ؛
سنہ ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ مہاراؤ راجہ صاحب کے مختار کار کن تین بھائی
قوم سے ہندو بوہرے بھاؤنگر واقع گجرات کے رہنے والے ہین سب سے بڑا
بوہرہ جیون لال وزیر ریاست ہے دوسرا بوہرہ امرت لال اپنی خواہش سے
کسی عہدہ کا کام نہین لیتا ہے اور تیسرا بوہرہ چھبیلا لال عدالت فوجداری و
دیوانی کا حاکم ہے اوسکے احکام کا اپیل ولیعہد کی خدمت مین اور اخیر اپیل مہاراجہ
صاحب کی خدمت مین ہوتا ہے بوہرون کا بوندی مین مدت سے اختیار ہے اور انکا

باپ بوہرہ ٹلارام قبل شروع تعلقات سرکار انگریزی ریاست کا محتار اہلکار تہا
تینون بہائیون کو ریاست مین بہت اختیار ہے اور وے بلاشبہ ہوشیار
وعقلمند ہین اور اپنے آقا کو نیک صلاح دیتے ہین لیکن اصل مین نیک وبد
ریاست خود مہاراؤ راجہ صاحب کی ذات خاص سے ہے کہ اونکو دوسرے کی
حکومت پسند نہین ہے پس مختارون کی کارگذاری بطور تعمیل واطاعت
احکام کے ہے نہ بطور خود مختار افسرون کے - ستمبر ۱۸۶۹ء مین بوہرہ جیون
لال جو چبیس برس تک منتظم ریاست رہا تہا مرگیا اور اکتوبر مین دیا بہائی
نند رام کا کہ وہ بہی قدیم اہلکار رہا اور جون ۱۸۶۸ء سے دیوانی کا کام کرتا
تہا انتقال ہوا ان دونون قدیمی وعمدہ اہلکارون کے مرنے سے اور مہاراؤ
راجہ صاحب کے غمزدہ ہونے سے کاروبار ریاست مین بہت خرابی واقع
ہوئی مدت تک دیوانی پر کوئی مقرر نہوا مہاراؤ راجہ صاحب نے بوہرہ امرت لال
سے کئی دفعہ کہا مگر اوس نے منظور نکیا اگرچہ بغیر دیوانی کے بہی وہ بطور مشیر
کے بہت رسوخ رکہتا تہا مگر دیوان کا ہونا ضرور تہا انتظام ریاست چودہری
گہاسی لال کرتا رہا اور اوسکو مال کا کام بہی سپرد ہوا کہتے ہین کہ یہہ شخص لیق
وہوشیار ہے ؛

صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کی سالانہ رپورٹون مین مہاراؤ راجہ صاحب اور انتظام
ریاست کی نسبت جو لکہا ہے اوسکی نقل کیجاتی ہے ؛

سنہ ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء مہاراؤ راجہ رام سنگہ صاحب علم سنسکرت خصوص جوتش شاستر
کے بڑے پنڈت اور رسم ورواج قدیم کے بدرجہ غایت پابند ہین اونہون نے

اپنے راج مین تعلیم کو بہت ترقی دی ہے کہ سنسکرت فارسی کل پچاس مدارس مقرر ہین جوانی مین عمدہ سوار اور شکاری تھے مگر بنظر دور اندیشی ہر طرح کی زیادتی سے پرہیز کیا اور عمر بہر سادہ اور معتدل طریقہ سے رہے اخیر سنہ ۱۸۶۶ مین بنارس وگیا وناگود کو گئے اور اوچہرہ مین ولیعہد کی شادی کی اس سے زیر باری ہوگئی خراج سرکاری کی چار قسطین تعدادی دو لاکہ چالیس ہزار روپیہ کی چڑہ گئین وقت والیسی مہاراوراجہ صاحب نے نصف بمشکل تمام ادا کیا اور باقی نصف تین سال مین باقساط بیس ہزار روپیہ ششماہی علاوہ خراج سالانہ ادا کرنے کی اجازت کی درخواست کی اس کثیر الخرچ سفر کا یہہ سبب ہے کہ مہاراوراجہ کی عمر زیادہ ہوگئی اونکو اپنی حیات مین ایک دفعہ گنگا اشنان کرنیکا بہت فکر تہا دوسرے اونکے صاحبزادہ ولیعہد کی نسبت رئیس اوچہرہ کی دختر سے ہوئی تہی اور اوسکا جہیز بہی کسیقدر پہونچ گیا تہا اگر شادی کے التوا مین کچہہ عذر کیا جاتا تو راج بوندی کی ہتک ہوتی اور مہاراوراجہ صاحب کی یہہ بہی تمنا تہی کہ میری حیات مین ولیعہد کے لڑکا ہوجاوے کہ پہلے تین رانیون سے کچہہ اولاد نہوئی تہی اسطرح مذہبی وخانگی ضرور ریاست وخیال سبکی راج سے اونکو جانا لازم آیا لیکن جسقدر سفر اول تجویز ہوا تہا اوسیقدر کیا جاتا تو شاید زیر باری نہوتی پیچہے اوسمین فضول طوالت ہوئی اس سے زیر باری ہوئی ہے۔ ہر ایک شخص جو اس ریاست مین سے گذرے اوسکو از خود دریافت ہوگا کہ ریاست مفلس ہے خاص دار الحکومت مین بہی افلاس نمایان ہے وہ شان وشوکت جو کسی زمانہ مین بوندی مین تہی اب بالکل نہین ہے یہہ صریح بدانتظامی

کی دلیل ہے اور وجہ یہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کسی کی صلاح نہین مانتے ہین ٭
ظاہرا مہاراجہ صاحب بہت اچھے ہین طرز واطوار مین بہت مجتہد طبیعت سے
ذکی وہوشیار اور تقریر مین ہر طرح سے نیک نیت ہین مگر اپنے طریقے کے نقص
کو ہرگز قبول نہین کرتے اور جب کسی معاملہ مین بحث تحریری ہوتی ہے تو ہمیشہ حیلہ
سازی سے مخالف ہوتے ہین ابتدار مین سمجھا گیا تھا کہ اونکو اور لوگ بہکاتے
ہین مگر تجربہ سے ثابت ہوا کہ یہ امر خود اونکے ہی جانب سے ہے ریاست کی
اصلاح وترقی کی کل تدبیرون مین اونکی جانب سے خلاف ورزی ہوتی ہے
اور معاملات روزمرہ مین خطون کا جواب مدت بعد آتا ہے یا مطلق نہین آتا
ادائے زر معاوضہ مدعیان مجوزہ پچھلا برس جو تحریرین ہوئین بالکل رائگان
گئین اور کوئی امر خواہ کیسا ہی خفیف ہو طوالت تحریر وتقریر کے بغیر ہرگز منظور
نہین ہوتا وکیل برائے نام ہے اوسکو یہہ بھی اختیار نہین ہے کہ بلا اجازت
تحریری خاص مہاراجہ صاحب کے کسیکو علاقہ راج مین فرودگاہ بتلادی
یا کسی گواہ کو جو اوسکے پاس ہو ادائے شہادت کیواسطے پیش کردی یا زبر
دجوار بوندی مین مزدور منگادے پس صاحبان انگریز کو جو بطور مسافر یا شکار کے
اوس علاقہ مین جاتے ہین بہت تکلیف ہوتی ہے کپتان بروس صاحب پولیٹکل
ایجنٹ نے بہت تاکید کی اور صاف کہدیا کہ ایسے وکیل کا رہنا محض بیفایدہ ہے
اگر اوسکا اعتبار نہین ہے تو بجاے اوسکے دوسرا شخص جو معتبر ہو مقرر کرین
اوسکے رہنے سے صرف یہی مطلب ہے کہ خفیف معاملات مین تحریر کی طوالت
نہو آیندہ کو اگر جواب تحریرات اور گواہان مطلوبہ بروقت نہ آوینگے تو مقدمات

بطور یکطرفی فیصل ہوا کرینگے اسپر کسیقدر بندوبست ہوا اور مہاراؤ راجہ صاحب
نے تحریر و تقریر سے مراتب ذیل کا اقرار واثق کیا ؛

اوّل بود و باش قیدیون کے واسطے مکان موجودہ حال سے بہتر جیلخانہ
کا مکان تجویز ہوگا ؛

دوم شفاخانہ راج کی ترقی کیجاوے ؛

سوم حفاظت ڈاک کے واسطے کل علاقہ مین ایک ایک کوس پر چوکیان
مقرر ہون ؛

چہارم علاقہ بوندی کے مینون کی نگرانی کے واسطے بہ تحت صاحب پولٹیکل
ایجنٹ ناظم مقرر ہوا اس سے بہت فایدہ ہوگا باوصف تاکید متواترہ پیشتر یہہ
تجویز منظور نہوئی تھی ؛

پنجم علاقہ بوندی مین اشتہار جاری ہوا ہے کہ صاحبان انگریز کی جاوا اور
علاقہ مین خواہ بضرورت کار سرکار یا بطور مسافر جاوین اچھی طرح خاطرداری
ہو ؛

ششم مصارف چھاونی دیولی کیواسطے علاقہ بوندی سے کسیقدر غلہ بہرتی
ہونے کی اجازت ہو علاقہ بوندی سے غلہ نکلنے کی قطعی ممانعت تھی مگر دوسال
گذشتہ سے کسیقدر نکلنے لگا ہے ؛

اگرچہ ان مراتب کی منظوری سے کسیقدر اطمینان ہوا مگر یہہ اعتبار نہین کہ
اونپر خاطرخواہ عملدرآمد ہو انسداد جرایم کی تدبیرین راج بوندی مین بہت
خفیف و ضعیف ہین خصوص چوری و غارتگری کی کچھہ پرسش نہین مگر تعجب

ہے کہ باوصف اس عدم خبرگیری کے جرائم سنگین بمقابلہ دیگر ریاستون کے جنمین
انتظام بہتر ہے بوندی مین کم ہوتے ہین اور ظلم و جرائم سنگین کی نالشات کم ہوتی
ہین اور براہ انصاف یہہ بہی لکہنا ضرور ہے کہ بوندی کی رعایا مہاراو راجہ
صاحب کی حکومت سے خوش ہے اگرچہ مفلس ہے مگر راج سے اوسپر کچہہ ظلم و
تشدد نہین ہوتا اور سرکار کے حکم کی بہی کامل تعمیل و تعظیم ہوتی ہے ساہوکارونکا
مین راج کا اعتبار ہے اس اعتبار سے بوندی اکثر ریاستون سے بہتر ہے مگر
یہہ البتہ افسوس ہے کہ مہاراو راجہ صاحب اصلاح و ترقی کی تدبیر سے جو خود
اونہین کی بہتری کیواسطے ہو خلاف ورزی کرتے ہین اور زیادہ تر اسکے
کا باعث یہہ ہے کہ بذات خاص نہایت ہوشیار اور اپنے فواید سے آگاہ ہوکر
ایسا کرتے ہین ؛
۱۸۶۷ و ۶۸ع راجپوتانہ کے کل رئیسون مین مہاراو راجہ رام سنگہ صاحب والی
بوندی سالہا سال سے پابند رسوم قدیم و مقید قیود مذہبی مشہور ہین اور
اونکو کوئی تدبیر جدید بتلائی جاوے تو اون کے حق مین خواہ کیسی ہی مفید ہو
اوسکو خلل انداز رسم قدیم و مخالف طبع سمجھتے ہین البتہ انسداد جرائم و حفاظت
جان و مال کیواسطے جب اوسمین فرق آتا ہے تاکید کیجاتی ہے مگر دربار سے
اوسمین کارروائی بالکل نہین ہوتی ہے تو بہت رنج ہوتا ہے اور اونکی لاپروائی
سے صرف اصلاح و ترقی مین کہ کم و بیش راجپوتانہ کی کل ریاستون مین نمایان
ہین ہرج نہین ہوتا بلکہ عدالت کے کام مین بہت خلل واقع ہوتا ہے ؛
طرز و اطوار و وضعداری مین مہاراو راجہ صاحب بوندی سے بہتر شریف ملنا

مشکل ہے سنہ ۱۸۶۲ع مین لارڈ ایلگن صاحب کی راے مین کل روساء موجودہ دربار
مین سے اونکے برابر وضعدار اور ثقہ کوئی نہ تہا اکثر شاستروں مین فاضل ہین اور
اکثر علوم سے واقف ہین ۔ اسپر بہی اپنی رعایا کی بہبودی مین اس قدر
لاپروائی کرنا ایسے رئیس تعجب انگیز ہے ٭

۱۸۶۹ و ۶۸ع تحت ایجنسی ہاڑوتی مین ریاست بوندی کو سب سے زیادہ قحط
کی تکلیف پہونچی ہے اوسط درجہ کے سمتوں کے مقابلہ مین فصل خریف کا پیداوار
بقدر ایک ثلث اور ربیع کا نصف ہوا بوندی مین غلہ نایاب ہے اگرچہ بہم رسانی
غلہ مین کوشش کیگئی مگر سختی قحط بدستور رہی البتہ خلایق کے نقل وطن کر جانے سے
کسیقدر تخفیف ہوئی راجپوتانہ مین رئیس بوندی کے برابر کسی نے اپنے ملک
مین سے غلہ نکلنے کی ممانعت نہ کی تاہم اونکی براہ اجراے آزادی تجارت غلہ
سے کسی کو فایدہ نہ پہونچا اگر غلہ باہر سے نہ آتا تو بوندی مین سخت مصیبت نازل
ہوتی مہاراؤ راجہ صاحب نے اجراے تعمیرات پرورش غربا و بہم رسانی غلہ مین
کچھہ کوشش نہ کی اگرچہ اقرار کیا مگر اوسکا ایفا نہوا کا مثل دیگر شہرون کے بوندی
مین بہی کسیقدر غلہ تقسیم ہوا اور راج نے اپنے فایدہ کی نظر سے مطالبہ جمع ملتوی
رکہا ٭

ریاست بوندی سے حکام انگریزی کے معاملات باضابطہ کا نتیجہ بجز اسکے کہ اونکے
صبر وضبط کا امتحان کیا جاوے اور کسیطرح مفید نہین ہے افسران سررشتہ متعلق
بہ علاقہ غیر کیواسطے عمدہ ترین اور نہایت ضروری لیاقتین حلم وضبط ہین پس
جو صاحب اپنے ان اوصاف کا امتحان کرانا چاہین اس ریاست سے متعلق

نوکری حاصل کرین صلاح و مشورہ کے ذریعہ سے ترقی دینا مطلق غیر ممکن ہے خواہ کسی امر کی
فہمایش کی جاوے بجاے مقابلہ یا خلاف ورزی کے خاموشی سے مستقل
لاپروائی کہ اون سے زیادہ لا علاج ہے ظہور مین آتی ہے بوندی کو اگر حالت
بوسیدگی مین صدی گذشتہ کے ہندوستانی ریاستون کا نمونہ کہا جاۓ
تو بیجا نہین ہے کہ ترقی زمانہ پر کمال کاہلی سے لاپرواہ اور تبدل کے برخلاف سینہ زوری سے مستحکم
ان مشکلات کا دفعیہ ایک لاینحل معما ہے سخت بدنظمی و غدر کا علاج ممکن ہے
مگر یہان ایسے مشکل تعصب کا مقابلہ ہے کہ اگرچہ ترقی اخلاق و بہبودی کی تدبیرون
مین خلل انداز ہے مگر رعایا اوس سے خوش و رضامند ہے اس ریاست مین
ظاہری آسودگی و تونگری تو بالکل نہین ہے مگر رعایا پر کسیطرح کا ظلم بہی
نہین معلوم ہوتا اور کوئی شکایت نہونے سے یہہ بہی واضح ہے کہ قرب و جوار
کی ریاستون کی رعایا سے زیادہ آسودہ حال ہین مہاراو راجہ صاحب کا طرز
بہی عجیب ہے قابل افسوس عیبون سے تعریف کے لایق خوبیان زیادہ ہین کوئی
خاص نقص نہین ہے مگر فی الجملہ کل رویہ محض بے سود ہے ٭
سنہ ۱۸۷۵ء مین میجر برٹن صاحب نے لکہا ہے کہ لاغر اندام وضعدار خوش قطع ذکی
و ذہین سفر سے تجربہ کار ہین قوت ناطقہ ایسی عمدہ ہے کہ عند التقریر علم اخلاق
و سیاست مدنی و مضامین مذہبی مین طبیعت کے خزانہ کو کہولتے ہین تو ہوشیاری
اور اصول اخلاق کا ذخیرہ کامل نظر آتا ہے۔ بڑا نقص یہہ ہے کہ باضابطہ ملاقات
و ابتدائی تکلفات مین بہت غرور ظاہر کرتے ہین اور خانگی ملاقات مین ایسے
خوش مزاج و با اخلاق ہین کہ اونکی برابر ہونا دشوار ہے باوصف اس تربیت باقی

کے اون سے زیادہ تو ہمات مذہبی و عقاید دینداری کا کوئی شخص پابند نہین ہے مذہبی لوگون کا معتقد اور قدیم الوضع ہندو ہوتے پر عوام الناس اون سے خوش ہین کل کار رعایا ہین دیانت دار اور محکومون کے ساتھہ تحمل و رضا جو ہونے سے رعایا اونکا ادب کرتی ہے بسبب انصاف و عدم طرفداری و یکسان شفقت کے جو اہلکاران و خانگی ملازمون سے عمل مین لاتے ہین اور بسبب اوس آزادی کے جو اونکو بجا بمطالبہ سے باتمیز و منصف آقا کے تحت مین حاصل ہے کل ملازم اونکے مداح و ثنا خوان ہین ۔ مگر میجر برٹن صاحب یہہ لکھنا بھول گئے کہ مہاراؤ راجہ صاحب بدرجہ غایت وہمی ہین کسیکا اعتبار نہین کرتے تا بحدیکہ اپنے صاحبزادہ و وزیر ریاست و صاحب پولٹیکل ایجنٹ مین سے کسی پر اعتبار نہین ہے اس سبب سے اجراء کار مین بہت توقف و ہرج ہوتا ہے ؛

عند الملاقات مہاراؤ راجہ صاحب بہت خوش دلی سے بحث کرتے ہین اس سے پولٹیکل ایجنٹ کو دہوکا ہوتا ہے کہ اگر تحریر سے کام نہ نکلے گا تو تقریر سے مطلب براری کرینگے مگر جب رئیس کل تقریر کے جواب مین یہی کہتا ہے کہ ہمارا حال جو اب ہے وہی بہتر ہے تو اونکی امید مبدل بہ مایوسی ہوتی ہے خلاصہ یہہ کہ تعلقات سرکار انگریزی و راج بوندی کے ازبس دقیق و دشوار ہین سرکار کی خواہش ترقی کا خاموشی مگر استقلال سے مقابلہ ہوتا ہے سرکار مجبور رہے کہ کاہلی و لاپروائی مین کیونکر مدد کر سکے ؛

زر معاوضہ مجوزہ عدالت پنچوکار ہاڑوتی کے ایصال مین بہت مشکل ہوئی مگر اسکا سبب یہہ نہ تہا کہ مہاراجہ صاحب زر واجب الادا کے دینے مین کچہہ

سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء - انتظام ریاست خواہ برا یا بہلا جیسا ہے مہاراو راجہ صاحب کی ذات خاص سے ہے بجز بوندی کے ایسی ریاست کوئی نہین ہے جسمین رئیس کی نظر کل ریاست پر ہو اب تک مہاراو راجہ صاحب ہر کام کی نگرانی خود کرتے ہین مگر آیندہ کو ضعیفی یا کاہلی سے نکر سکین تو بڑی مشکل ہوگی صاحبان پولٹیکل ایجنٹ نے اونکا حال بہت لکہا ہے البتہ وے انگریزی خیال و افعال کے مخالف ہین اور شبہہ مزاجی سے انگریزون کے مقصود کو یقین نہین کرتے تاہم اون سے بہتر تو کیا اونکی برابر بہی کوئی رئیس ہونا مشکل ہے رعایا خوش ہے اور ہندوستانیون کے نزدیک اونکی برابر کوئی رئیس نیکنام نہین ہے *

سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء - اگرچہ یہہ ریاست علاقہ انگریزی سے دور اور علیحدہ ہے مگر یہان کے حالات دریافت ہوتے ہین اون سے تحقیق ہے کہ ادنے و اعلے رعایا کا انصاف یکسان مگر کسیقدر سختی سے ہوتا ہے رعایا خوش اور شاکر ہے عدالت کا کام اچہا ہوتا ہے مقدمات کی مثلین ہندی مین مرتب ہوتی ہین اور تجویزین بغور و تامل لکہے جاتے ہین انصاف اگرچہ بیقاعدہ ہے مگر سبکو حاصل ہوتا ہے اسبات کو قرب و جوار کی ریاستون کے لوگ سب تسلیم کرتے ہین البتہ خفیف چوری و غارتگری کی وارداتون کی بہت شکایت ہے جو مسافر یہان ہوکے گذرتا ہے وہی نقصان اوٹہا کے تجربہ حاصل کرتا ہے سبب یہہ ہے کہ مہاراو راجہ صاحب نے چوکیدارون کو موقوف کردیا ہے یہہ لوگ معافی کی زمین کہاتے تہے گانونکی حفاظت کے ذمہ وار رہتے اور مختصر یہ کہ کل چوکیدار قوم سے بینہ تہے کہتے ہین کہ اونکی اراضی متعلقہ معافی کی ضبطی سے آمدنی ریاست مین سوا لاکہہ روپیہ

قید ہے کہ بلا منظوری رئیس وخلاف معمولی کچھہ خرچ نہین ہوتا قرضہ کچھہ نہین ہی اور مہاراؤ راجہ صاحب کا اسقدر اعتبار ہے کہ اونکو چھہ روپیہ فیصدی سالانہ سود پر قرضہ بہ آسانی مل سکتا ہے ؛

اس دربار سے سابق مین کل تدبیرون مین خلاف ورزی ہوتی تھی وہ رفع ہوگئی اب ہر نیک صلاح کو بخوشی قبول کرتے ہین مہاراؤ راجہ صاحب مدت دراز سے حکمران ہین اور اس عرصہ مین اونکو بخوبی تجربہ ہوا ہے مثل دیگر ریاستون کے یہان بھی ترقی ہوتی ہے اگرچہ یہہ ترقی نا معلوم ہے مگر مہاراؤ راجہ صاحب اوس سے بیخبر نہین ہین اور یہہ بھی جانتے ہین کہ سلطنت انگریزی کے سبب سے ہوئی ہے صرف بطور ضد اور خیال باطل قدامت کے ہرچند یہہ تدبیر کے مخالف رہے ہین [illegible] تجربہ کار حاکم سے تعجب ہے ؛

[illegible] سایر مین اصلاح ہوئی محصول راہداری جو سابقاً ہر گانو مین [illegible] شرح [illegible] روپیہ تک لیا جاتا تھا اب منجملہ پانچ مقامات ذیل بونذی [illegible] لاکھیری [illegible] شوراے کرور کے صرف ایک مقام پر لیا جاتا ہے کہ وہان چوکیات مقرر ہوگئی ہین اور رسالتمام پر سرداران وغیرہ کا جنکو استحقاق ایصال محصول حاصل تھا حساب کیا جاتا ہے اس بندوبست سے سوداگرون اور مسافرون کو بہت آرام زیادہ ہوگیا ہے ؛

اگرچہ انتظام راج مین کچھہ اصولی نہین ہوئی [illegible] ریاست اور سرکار انگریزی کے روابط حسب اطمینان ہین مہاراؤ راجہ صاحب کے مزاج سے مخالفت سابقہ جاتی رہی ہے بلکہ اپنی خواہش سے صلاح لیتے ہین اور اوس پر عمل کرنیکا ارادہ ہے

مگر اس ازدیاد اتحاد سے زیادہ تر افسوس ہوتا ہے کہ ایسا حاکم جو عمدہ اوصاف
سے موصوف ہے اصلاح و ترقی مین بہ پابندی رسم قدیم استقدر مخالفت کی
رعایا اگرچہ خوش مگر محتاج ہے اور ریاست مین رونق و فارغ البالی معدوم
ہے ؛

مہاراو راجہ صاحب سے معالجہ مریضان کیواسطے شفاخانہ مقرر کرنیکے لیے متواتر
کہا گیا تہا ؛

سنہ ۱۸۷۴ء مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو ایک بند مکان پر لیجا کر بتلا یا کہ یہہ شفاخانہ
ہے وہان نہ ڈاکٹر تہا نہ دوا نہ آلات نہ کتاب کارخانہ جدید خواہ کیسا ہی مفید
ہو بوندی مین کبھی رونق نہین پا سکتا ؛

بوندی و چھاونی دیولی کے درمیان سڑک خام تیار کرا [illegible]
صاحب پر مدت سے تاکید تہی اور چند سال سے او [illegible]
سنہ ۱۸۷۵ء مین سرحد راج بوندی تک کہ سوا میل [illegible]
ندی نالون پر زیادہ سلامی دیکے را [illegible] مین فرش
بنائے گئے ہین پہاڑی ملک [illegible] درست رہ سکتی
ہے سرحد بوندی سے [illegible] میواڑ کا علاقہ ہے کہ یہہ
حصہ اوس راج سے [illegible] سڑک تیار ہونے پر اس سڑک
کا درست رہنا ضرور ہے بوندی [illegible] یہہ امید نہ تہی کہ اپنے علاقہ مین پختہ سڑک
تیار کرا دین مگر یہہ کہ اس خام کی ہی مرمت ہوتی رہے تو غنیمت ہے لیکن برعکس
اوسکے سنہ ۱۸۷۶ء مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے پختہ سڑک تیار کرانا تجویز کر کے

رئیسون سے ہر ایک کے حصہ کا خرچ طلب کیا تو مہاراؤ راجہ صاحب نے اپنے حصہ کا روپیہ ادا کردیا اور ٹونک و دیولی کی سڑک کا حصہ واقع راج بوندی تیار کرانیکا اقرار کیا اسپر جو لوگ مہاراؤ راجہ صاحب کے مزاج و طریقہ سے واقف ہین اونکو بہت تعجب ہوا ۔

سنہ ۱۸۷۶ و ۷۵ء مین مہارانی صاحبہ نے سڑک کوٹہ و بوندی کے ویران مقامات پر جہان مسافرون کو بہت تکلیف تہی باوڑی و تالاب و مسافرخانہ بنا تعمیر کرائے کہ اس سے آمد و رفت آسان اور عوام کو آسایش ہوگئی ۔

سنہ ۱۸۷۶ و ۷۵ء مین مہاراؤ راجہ صاحب شہزادہ پرنس آف ویلز کے استقبال و ملاقات مین شریک ہونے کے واسطے آگرہ تشریف لیگئے اور وہان کی رسمیات ادا کرکے بذریعہ الہ آباد و ناگود ہوکے بتاریخ ۲۰ - اپریل بوندی مین داخل ہوئے ۔

سنہ ۱۸۷۶ و ۷۵ء مین تہانہ نگری ڈاکہ زنی کی واردات علاقہ بوندی مین ہوئی اوسکا مجرم ضلع اجمیر کا رہنے والا گرفتار و سزایاب ہوا - دوسری واردات موضع دہگاریہ کے قریب ویران مقام پر ہوئی اوسمین دو آدمی مارے گئے اور پانچ زخمی ہوئے اور مال تخمیناً چار ہزار روپیہ غارت ہوا اوسکے مجرمون کا کچھ پتہ نہ لگا بتاریخ ۷ - مارچ سنہ ۱۸۷۵ء مقام ... تہانہ نگری ڈاکہ واقع ہوئی اوسکے دو مجرم کہ علاقہ میواڑ مین بطور ... کے رہتے تہے گرفتار ہوئے بعد ثبوت جرم اونکے واسطے سات سات برس قید کی سزا تجویز ہوئی اور اونہین کی نسبت بتاریخ ۱۸ - اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ء بمقام موضع تیتریہ علاقہ راج جیپور

مرتکب غارتگری ہونا ثابت ہوکر بعد تجویز سزا قید سات سات سال دیگر جیلخانہ
اجمیر کو بھیجے گئے ان مجرمون کی گرفتاری مین میواڑ و بوندی کی ریاستون
نے بہت مدد دی اور گورنمنٹ اون کی کارروائی سے بہت خوش ہوئی
جنوری ۱۸۷۷ء مین مہاراؤ راجہ صاحب کو جلسہ اعلان قیصری دہلی مین
خطاب و تمغا ستارہ ہند درجہ اول اور خطاب مشیر قیصرہ ہند عطا
ہوئے - دہلی جانے پر اونہون نے اپنے قدیم طریقہ کو بہت چھوڑ دیا
اور وہان کی کارروائی مین بہت توجہ سے دل لگا یا رئیسون سے
ملاقات کرنے مین بہت چستی اور خواہش ظاہر کی متواتر ملاقات
کی درخواست کرتے رہے اور جن سے ملاقات ہوئی اون [illegible]
بخوبی گفتگو کی اپنی عزت و تعظیم ہونے سے بہت خوش و شاکر [illegible]
ہوئے اور صلاح پر عمل کرکے مفید کامون [illegible]
دہلی سے معاودت کرنے پر اثنا راستہ [illegible] مہاراجہ
صاحب جے پور بہت تواضع [illegible] آئے اور
باہمی ملاقات سے قدیم [illegible] ہوگیا [illegible] مین مہاراؤ راجہ صاحب
کی طبیعت علیل [illegible] مگر فروری مین جب صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل [illegible] مین تندرست ہوکے ملاقات کی
واسطے تیار [illegible] بڑی ضعیف ہوجانے اور اکثر اوقات
بیمار رہنے [illegible] مہاراؤ راجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ نظم و نسق ریاست
کا اپنے روبرو ایسا بندوبست کردین کہ بعد انتقال کے کچھ ابتری پیدا

تہو لیکن ابتک کوئی امر ظہور مین نہ آیا ہے میجر والٹر صاحب قایمقام ایجنٹ گورنر جنرل فروری مین دو دفعہ بوندی مین ہوکر گذرے دوسری دفعہ مہاراؤ راجہ صاحب نے صرف خانگی ملاقات کی کہ بیماری سے دربار کرنے کی طاقت نہ تہی ÷

# دوسری فصل

## کوٹہ

کوٹہ کی ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳ دقیقہ اور ۲۵ درجہ
۵۰ دقیقہ اور خطوط طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۳۵ دقیقہ اور ۷۶ درجہ ۵۶
دقیقہ کے درمیان واقع ہے اوسکے شمال مغربی سرحد دریاے چمبل ہے
کہ اوسکے دوسرے کنارہ پر بوندی کا علاقہ ہے مغربی سمت میواڑ جنوبی
کوہ مکندرہ و ریاست جہالاواڑ مشرقی ممالک مہاراجہ صاحب سیندہیہ و پرگنہ
[illegible]ہ متعلقہ ٹونک وحصہ جہالاواڑ ہین - شمال و جنوب مین اوسکا طول
۹۰ میل اور مخالف سمتون مین عرض ۸۰ میل ہین ۴۳۲۹ مربع میل کا رقبہ
ہے اور تخمیناً ساڑہے چار لاکہ باشندون کی آبادی ہے قریب پچیس لاکہ
روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے اوسمین سے یک لکہہ [illegible] بابت خراج
کے اور دو لاکہہ روپیہ بابت مصارف فوج کنٹنجنٹ کے سرکار انگریزی مین
داخل ہوتا ہے ؎

ملک کا سطح مالوہ کی بلند سرزمین سے شمال کیطرف بہ تدریج ڈہالوان ہے کہ
چمبل و کالی سندہ و نیوج و پاربتی وچند چہوٹی ندیان شمال و شمال شرقی
سمت مین بہتی ہین - ایک اوسط بلندی کے پہاڑون کا سلسلہ جنوب شرقی
سے شمال مغرب مین واقع ہے کہ سابق مین راج کوٹہ کی تنصیف کرتا تہا مگر اب کوٹہ
وجہالاواڑ کے درمیان سرحد ہے یہی پہاڑ مالوہ اور ہاڑوتی کے درمیان

حد فاصل ہے اور مکندرہ کا گھاٹ دکن اور شمالی ہندوستان کی
بڑی گذرگاہ ہے سرزمین نہایت زرخیز اور بہت مزروعہ ہے مگر آب وہوا
ازبس خراب ہے کہ شروع موسم گرما سے سخت گرمی پڑتی ہے اور موسم برسات
مین بیماریون کا بہت زور رہتا ہے ﴿

**کوٹہ** دارالریاست دریاے چمبل کے کنارہ راست پر کہ یہان اوسکا
کشتیون سے عبور ہوتا ہے واقع ہے شہر سے مشرق مین ایک وسیع تالاب ہے
اور اوسکے کنارہ پر بہت سر درخت سیرگاہ ہے شہر کے گرد مضبوط فصیل ہے
اوسمین جابجا برجین اور ہر طرف اوسکے خشک خندق ہے دریا کیطرف فصیل
اوسکے کنارہ سے متوازی اور بہت قریب ہے جنوبی کنارہ پر شہر سے
[illegible] گڑھی کے اندر محل ہے اوسمین چھتری اور مینارین بہت ہین شمال
[illegible] سجا ہے خود ایک قلعہ ہے کہ دریا کے طرفین کا ملک اوسکے
[illegible] شہر سے متوازی چمبل کے اندر جزیرہ مین رئیس کی [illegible] باغ
موسم گرما کا محل [illegible] شہر بہت بڑا ہے اوسمین ہنود کے مندر بہت ہین
اور چند مسجدین بھی ہین باشندگان شہر دولتمند اور مرفہ الحال ہین تجارت
درآمد و برآمد مال و کاروبار تجارت اہل حرفہ بہت ہین آب وہوا خراب ہے
کہ موسم برسات مین ہر سال بیماری آجاتی ہے یہ شہر عرض بلد شمالی ۲۵
درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۵۰ دقیقہ پر واقع ہے ﴿

| نام | عرض بلد شمالی | | طول بلد مشرقی | | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| | درجہ | دقیقہ | درجہ | دقیقہ | |
| | | | | | جاتی ہے کہ قلعہ مین اوسیطرف سے رسائی ہے علاؤالدین پٹھان بادشاہ دہلی نے کہ ۱۲۹۵ء سے ۱۳۱۶ء تک حکمران رہا اس قلعہ کو فتح کیا تھا ۔ |
| بارہ.......... | ۲۵ | ۷ | ۷۶ | ۳۳ | کوٹہ سے ۴۶ میل مشرق مین |
| بہانسون.......... | ۲۵ | ۷ | ۷۶ | ۴۹ | کوٹہ سے ۱۰ میل مشرق مین ۔ |
| بڑود.......... | ۲۵ | ۲۱ | ۷۶ | ۲۸ | کوٹہ سے ۴۰ میل شمال مشرق مین ۔ |
| بینسرول.......... | ۲۴ | ۴۹ | ۷۵ | ۳۷ | کوٹہ سے ۲۲ میل جنوب مغرب |
| دہمہ.......... | ۲۵ | ۰ | ۷۵ | ۵۶ | کوٹہ سے ۱۱ میل جنوب مین ۔ |
| [illegible].......... | ۲۴ | ۴۰ | ۷۶ | ۱۰ | دریاے آہو کے کنارہ چہپا سے تین میل کوٹہ سے ۴۰ میل [illegible] مشرق ۔ |
| کشولی.......... | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] دریا کے [illegible] چاگردار [illegible] کے کہ اوسکا محل لب دریا [illegible] |

| نام | عرض بلد شمالی درجه | عرض بلد شمالی دقیقه | طول بلد شرقی درجه | طول بلد شرقی دقیقه | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | تعمیر کا ہے کوٹہ سے پچاس میل شمال مشرق میں ؛ |
| کیرآباد........ | ۲۴ | ۳۷ | ۷۶ | ۰ | کوٹہ سے ۴۴ میل جنوب مغرب میں چارسو گبروں کی آبادی کا گانو ہے ؛ |
| انگرول........ | ۲۵ | ۱۷ | ۷۶ | ۲۲ | کوٹہ سے ۴۶ میل مشرق میں تاریخ ۲۱ - ستمبر ۱۸۲۱ء اس مقام پر راج رانا ظالم سنگہ وزیر ریاست و سرکار انگریزی سے مہاراؤ کشن سنگہ والی کوٹہ کی لڑائی ہوئی اور مہاراؤ کو شکست معلوم ہوئی اور [illegible] بھائی پرتھی سنگہ مارا گیا ؛ |
| ناہرگڑھ.......... | ۲۴ | ۵۴ | ۷۶ | ۵۲ | [illegible] سے پاربتی کے کنارہ راستے آٹھ میل شمال مشرق میں اور کوٹہ سے ۶۶ میل جنوب مشرق میں واقع ہے ؛ |

| نام | عرض بلد شمالی | | طول بلد شرقی | | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| | درجہ | دقیقہ | درجہ | دقیقہ | |
| سانگود........ | ۲۴ | ۵۵ | ۷۶ | ۲۰ | کوٹہ سے ۳۲ میل جنوب مشرق مین ہے |
| سلطان پور........ | ۲۵ | ۱۹ | ۷۶ | ۲۰ | کنارہ راست دریاے چمبل سے ۸ میل جنوب مشرق مین اور کوٹہ سے ۳۱ میل شمال مشرق مین ہے |

# تاریخ قدیم

کوٹہ کے ہاڑون کی قدیم تاریخ بوندی سے متعلق ہے کہ یہانکے رئیس اوسی
خاندان کی چہوٹی شاخ ہین شاہجہان شاہنشاہ ہندوستان کے عہدمین
ریاست علیحدہ ہوئی کہ اوس نے بجلدوے خیرخواہی وجانفشانی جنگ [illegible]
کے کوٹہ مع پرگنات متعلقہ مادہوسنگہ خلف دوم راؤ رتن کو عطا کیا +
مادہوسنگہ سمت ١٦٦٢ مطابق سنہ ١٥٦٥ مین پیدا ہوا تہا چودہ برس کی عمرمین ایسی
بہادری وجوانمردی کی کہ اوسکے عوض مین باپ سے علیحدہ راجہ کا خطاب
اور کوٹہ مع تین سو ساٹہہ دیہات کے کہ اوسوقت تک بوندی کے تحت مین تہا
اور دولاکہہ روپیہ کی جمع تہی حاصل ہوا +
پیشتر لکہا گیا ہے کہ اوجلہ کے کوٹیہ بہیلون سے جو باشندگان قدیم تہے یہہ
ملک فتح کیا تہا اونکے ہاتہہ کا راجپوت کہانا کہاتے ہین اورسب قومین پانی بہی
ہین اوس زمانہ مین کوٹہ بہیلون کے مسکن کا چند جہونپڑیون کا تکیہ تہا اور
اونکا سردار بلقب راجہ کوٹہ سے پانچ کوس جنوب مین ایکیل گڈہہ کے قدیم قلعہ
مین رہتا تہا مگر جب مادہوسنگہ نے بادشاہ سے حاصل کیا کوٹہ بہت آبادان ہوگیا
تہا اور علاقہ وسیع ہوگیا تہا جنوب مین اوسکی حد پرگاگرون اور گہاٹولی مقبوضہ راجپوتان قوم
کہیچی تہے مشرق مین مانگرول مقبوضہ گوڑاور ناہرگڈہہ مقبوضہ راٹہوڑ کہ یہہ شخص
اپنی زمین بچانے کیواسطے مسلمان ہوکر نواب ہوگیا تہا واقع تہی شمال مین سلطانپور
واقع لب دریاے چمبل تک کہ اوسکے محاذی ناندتہ کی مختصر ریاست تہی کوٹہ کا

علاقہ تہا- ان حدود کے اندر تین سو ساٹھہ دیہات جنکی عمدہ زمین چندیون سے سیراب ہوتی ہے واقع تہی پادشاہ کی عنایت اور اپنے اقتدار سے مادہو سنگہ نے ملک عطیہ شاہی مین بہت اضافہ کیا اور وقت انتقال سمبت ۱۶۵۸ مین اوسکی عملداری مالوہ و ہاڑوتی کے سرحدی پہاڑ تک ہو گئی تہی اوسکے پانچ بیٹون کی اولاد کوٹہ کے مقدم جاگیردار اور مادہانی لقب سے مشہور ہوئی کہ بمقابلہ بوندی کے ہاڑون کے جب کبہی دونون ریاستون کے ہمنام آدمی جمع ہوتے ہین اونکا اس لقب سے تمیز ہوتا ہے- اخلاف مذکورہ کی یہہ تفصیل ہے-

۱ مکند سنگہ جو کوٹہ مین حکمران ہوا ؛

۲ موہن سنگہ جسکو پلایتہ ملا ؛

۳ جہوجہار سنگہ جسکو کوٹرہ ملا اور وہ رامگڑہ ریلاون پر قابض ہوا ؛

۴ کنہی رام جسکو کویلہ ملا اور اوس نے پادشاہ سے دیہہ اور کوٹرہ بلا تعارف غیرے حاصل کیا ؛

۵ کشور سنگہ جسکو سانگود ملا ؛

گہاٹہ مکندرہ جو کہ شمالی ہندوستان اور مالوہ کی بڑی گذرگاہ اور فوج انگریزی بحکومت برگیڈیر مونسن صاحب کی شکست اور فرار سنہ ۱۸۰۴ع سے مشہور ہے مکند سنگہ کے نام سے نامزد ہوا ہے مکند سنگہ نے اکثر مضبوط و منقش مکانات تعمیر کرائے اور رانیتہ کے محل اور دیپیکا اوسی کے بنائے ہوئے ہین ؛

راجہ مکند سنگہ نے حاکم جابر کی خیرخواہی مین مثل خالص راجپوتون کے

وفاداری کامل ثابت کی جب اورنگ زیب اپنے باپ شاہجہان کو تخت سے
خارج کرنے کیواسطے مستعد فساد ہوا ہر ایک راجپوت عمر رسیدہ شاہنشاہ کو
بچانے کیواسطے تخت کے گرد جمع ہوئے اونمین سب سے پیش قدم راٹھوڑ ادر
ہاڑا تھے اور راو ہوسنگ کے اخلاف نے علاوہ عام روابط غمخواری کے اس
بات کو بھی بخوبی یاد رکھا کہ خود اختیار حکومت ہمکو شاہجہان کی عنایت سے
ہی حاصل ہوئی اور اوس وجہ سے اوسکی حمایت مین اپنی جان تصدق
کرنے کیواسطے آمادہ ہوئے سنہ ۱۷۱۴ مین میدان قریب اوجین پر جسکا پیچھے
اورنگ زیب نے فتح آباد نام رکھا پانچون بھائی اپنی فوج کو زعفرانی پوشاک
پہنا کر اور سر پر موڑہ باندہ کے فتح کرنے کیواسطے لیکے چنانچہ فتح تو راٹھوڑ
حاکم کی کوتہ اندیشی بیباکی سے میسر نہ آئی مگر جوانمردی سے مرنے مین کوئی
مانع نہ آسکا چنانچہ پانچون کہیت رہے صرف کشور سنگہ کو سخت مجروحی کی حالت
مین میدان جنگ سے کہینچ لائے تھے اوسکی زیست کی امید نہ تھی مگر شمر نے دغا
کی بچ گیا زمانہ مابعد مین اوس نے دکن مین نوکری کرنے والے راجپوتون کے
ساتھ بڑی بہادری ثابت کی اور خصوص بیجاپور کی فتح مین بہت مشہور اور
نامور ہوا مگر شہزادے اس [illegible]
[illegible]
[illegible] اور فوج شاہی کے منصب
[illegible] باپ کا وارث ہوا اور سنہ ۱۷۲۶ تک جب وہ لاولد مرا
دکن مین نوکری کرتا رہا ❊

بہیم سنگہ ولد کنہی رام کوٹہ والہ مسند نشین ہوا مگر وہ ایسا احمق تہا کہ پنچ برادری نے اوسکو خارج کرکے پہر کوٹہ مین بہیجدیا اور اوس کی اولاد ابتک وہان موجود ہے ؛

کشور سنگہ جو صرف رحمت یزدانی سے جانبر ہوا تہا وارث ریاست ہوا جب اورنگ زیب تخت نشین ہوگیا اوس نے پہر دکن مین جاکے اوسکی فتح کیواسطے اپنا اور اپنے برادرون کا خون بکہیرا بیجاپور کے محاصرہ مین اوس نے بہت ناموری پیدا کی اور آخرکار وقت داخلہ ارکٹ گڈہ عرف ارکٹ کے سمت ۱۷۴۲ مین مارا گیا وہ راجپوتون کا عمدہ نمونہ تہا اوسکے جسم پر پچاس زخم شمار مین آئے تہے اوسکے تین اخلاف بشن سنگہ و رام سنگہ و ہرناتہہ سنگہ تہے سب سے بڑا بشن سنگہ باپ کے ساتہہ دکن کو جانے مین انکار کرنے سے محروم الریاست ہوگیا تہا مگر اوسکو انتہ کی جاگیر اور شاہی محل مل گئے تہے اوسکا بیٹا پرتہی سنگہ ہوا اور اجیت سنگہ خلف پرتہی سنگہ سردار انتہ کے تین اخلاف چتر سال و گمان سنگہ و راج سنگہ ہوئے ؛

رام سنگہ جو باپ کے مارے جانے پر اوسکے ساتہہ تہا ہر طرح وارث ہوا اور اوس زمانہ کی اکثر جنگون مین جو زوال شاہی اور اقتدار مرہٹون کے ابتدا مین ہوئی ہین شریک ہوا جب تخت نشینی پر نزاع ہوا تو وہ شہزادہ اعظم صوبہ دکن کیطرف ہوکے شہزادہ معظم سے جو سرحد پر آیا اور [illegible] جاجئو پر مارا گیا اس مشہور معرکہ مین جس نے نزاع تخت نشینی کو فیصلہ کیا [illegible] کوٹہ بوندی والہ کے مخالف فریق کا شریک ہوا اور سخت خونخواری سے [illegible]

نے ہاڑون کا مقابلہ کیا رام سنگہ عین شباب جوانی مین توپ کے گولے سے
مارا گیا ٭

بہیم سنگہ مسند نشین ہوا اوسکے عہد مین کوٹہ تیسرے درجہ کی ریاست نہ رہا
بہادر شاہ کے انتقال اور فرخ سیر کی مسند نشینی پر بہیم سنگہ سیدون کے
شامل ہوگیا اونہون نے اوسکو پانچہزاری منصب کہ ابتک صرف اول درجہ
کے راجگان کو ملتا تہا عطا کیا بوندی والے بدستور بمقابلہ فتنہ انگیز سیدون
کے شاہنشاہ تخت نشین کے خیرخواہ رہے اور اوس عداوت مین جو میدان
جاجئو پر مقابلہ ہونے سے پیدا ہوئی تہی زیادتی ہوگئی راؤ راجہ بدہ سنگہ
والی بوندی کی ہلاکت کا اقدام جو راجہ بہیم سنگہ نے نالایقی سے کیا تہا فصل
اول مین مفصل لکہا گیا ہے سیدان با اختیار سلطنت اور راجہ جے سنگہ
والی امیر کی تدبیرون مین ہرطرح شریک ہوکے اوس نے جے سنگہ کی کل
تدبیرات تباہی بوندی مین اعانت کی کہ جب سے ناگہانی مصیبتون نے راؤ بدہ سنگہ
کی عقل کو زایل کر دیا تہا یہہ کام سہل ہوگیا تہا راجہ بہیم سنگہ نے کل ممالک تہاک
کوٹہ واقع مغرب سے نشیب اہیروارہ واقع مشرق تک کی سند عطائی بادشاہ
سے حاصل کرلی اس ملک مین علاقہ بوندی اور [illegible]
اسطرح اوس نے گاگرون [illegible]
[illegible] اس سے بہت
[illegible] دریاے چمبل سے مشرق مین کلادستوت
[illegible] ریاست کی مغربی سرحد تہی مئو میدانہ و شیرگڈہ وبارہ —

منگرول وبڑود پر قبضہ کیا - ہاڑوتی کی جنوبی سرحد پر اوچلا یعنی صاف نسل کے
بہیلون کے قطعات ناہموار زمین سے اپنا موروثی ملک بہر لے لیا تہا اور منوہر تہانہ
مین کہ اب کوٹہ کا نہایت جنوبی تہانہ ہے اونکی دارالحکومت تہی اور چکر سین
نامی اونکا راجہ تہا اوسکے پاس پانسو سوار اور آٹھہ سو کماندار حاضر رہتے تہے
اور بہیلون کی کل اقوام میواڑ سے لیکر بلند سرزمین کی انتہا تک اوسکی اطاعت
کرتے تہے اس قدیم نسل کو جو اپنی سادہ روی سے ہر ایک تقدیری انقلاب
مین راجہ بہوج والی دہار کے زمانہ سے راجہ بہیم سنگ والی کوٹہ کے عہد تک
قایم وثابت قدم رہے تہے بہیم سنگ نے بیدخل کیا اور تلاش کر کے ایک ایک
کو مار دیا اور اونکے ملک کو اپنی ریاست مین شامل کیا بہیلواڑہ فتح کرنے پر
وہانکے قطعات اراضی نرسنگ گڈہ اور راجگڈہ پاٹن کے اوتست سردارون
کو جنکے قصبات بودوباش اصلی واقع علاقہ خاص کوٹہ مین تہے دیئے گئے اور اس
ذریعہ سے ان خود اختیار سردارون پر کوٹہ کا دعوی خراج معروف ٹانکہ
قایم ہوا ہمدران حال کل سردارون نے کوٹہ کی سرپرستی کو اوسیکی طرح
شرایط سے جنکے بموجب سرکار انگریزی نے راجپوتانہ کو اپنے ظل حمایت مین
لیا ہے صرف اس تفاوت سے کہ کوٹہ سے خلعت حاصل کرنے کے بغیر کوئی
اوتست سردار مسندنشین نہین ہوسکتا تہا قبول کیا ہاڑوتی کی حد کوہستان
سے آنصوبہ تک پہیل گئی اور اگر بہیم سنگ زندہ رہتا تو وہ اور بہی زیادہ کرتا
اونارسی و دیگ و پراوہ ومحالک مقبوضہ چندراوتان پر بہی قبضہ ہو گیا تہا
مگر اوسکے مرنے سے پہر جاتے رہے اور اپنے بزرگون کیطرح وہ بہی سرانجام

خدمت شاہی مین بیوقت مارا گیا ؛
جب نظام الملک عرف خلجی خان اپنی حکومت دکن کو بزور شمشیر قایم رکہنے کے
واسطے دربار شاہی سے بہاگا راجہ جے سنگہ والی آمیر نے بحیثیت حاکم فوج شاہی
راجہ بہیم سنگہ والی کوٹہ اور گج سنگہ والی نرور کو حکم دیا کہ اوسکا راستہ روکین
مگر نظام الملک ہاڑا رئیس کا پگڑی بدل بہائی تہا اسواسطے اوس نے دوستانہ
خط لکہا کہ میری بدنامی کا حال جو مشہور ہے اوسکو آپ یقین نکرین مینے سلطنت
کا کوئی خزانہ نہین لیا ہے یہہ صرف جے سنگہ کی شرارت ہے کہ طرفین کی تباہی
چاہتا ہے آپ کچہہ پرواہ نکرین اور مجہہ سے اثنائے راستہ دکن مزاحم نہون
بہادر ہاڑا نے جواب لکہا کہ مین دوستی اور نوکری کا فرق بخوبی جانتا ہون
مجہے بادشاہ کا حکم ہے ضرور لڑونگا اور کل آپ پر حملہ ہوگا۔ حریف مسلمان نے راجپوت
کی اس مروت کو کہ اوس نے خصومت مین قریب شامل نکرکے مثل راست بازِ
بہادرون کے اپنے ارادہ سے صاف آگاہ کیا رایگان نہ جانے دیا یعنی قصبہ
کروائی بہوراسہ کے قریب دریاے سندہ کی بہنی زمین مین جاکے مقیم ہوگیا
وہان کا صرف ایک سید ہا راستہ تہا اور جو پہیر کے راستے تہے جلد باز ہاڑا
کو پسند نہوے اوس راستہ پر جہاڑی کی اوٹ مین حریف نے توپخانہ لگا دیا
قبل طلوع آفتاب راجہ بہیم سنگہ املیانی کرکے ہاتہی پر سوار ہوا اور کہچوایون
و راپنے سردارون کو لیکر حملہ آور ہوا اوسکے اور نظام کے درمیان گولی کے
ار کا فاصلہ رہا اگر راجپوت وہان تک پہونچ جاتے تو یقین ہے کہ ہاڑون کے
قدیم مسکن گولکنڈہ پر حیدرآباد ہرگز آباد نہوتا مگر تو پین چلتے ہی دونون ہاتہی

مع سواران یعنی راجہ بہیم سنگہ اور راجہ گج سنگہ کے مارے گئے سوار اور پیادے جو گہر گئے تہے مخلوط ہو کے بہاگے خلجی خان نے تعاقب کر کے اونکو خوب مارا ٭
اس موقع پر ہاڑون کا دو چند نقصان ہوا کہ رئیس مارا گیا اور کل دیوی برج ناتہ کی صورت طلائی جو ہر مہم مین رئیس کے ساتہہ جاتی ہے اور جسوقت نغول بنا کے اور بہالا اوٹہا کے حملہ کرتے ہین ہے برج ناتہہ کی پکارتے ہین گم ہوگئی کہ مدت بعد جب وہ دستیاب ہو کے کوٹہ کو بہیجی گئی تو ہر ایک ہاڑا خوش ہوا۔ اسطرح پندرہ برس راج کر کے سمت ۱۷۷۷ مطابق ۱۷۲۰ء مین بہیم سنگہ مرگیا اور اپنے مختصر عہد مین اوس نے ریاست کو ایسا مستحکم کیا کہ کبہی جنبش نہ کہائی ہے٭ کوٹہ اور بوندی کے درمیان دہولپور کے میدان پر برسر پیکار ہونے سے عداوت ہوگئی وہ بوندی کے حق مین بہت مضر پڑی راؤ بدہ سنگہ والی بوندی کی شکستہ حالی اور بید خلی کو غنیمت سمجہکر راجہ بہیم سنگہ نے بوندی پر حملہ کیا اور کل سامان ریاست داری لوٹ لیا نقارہ رنسنگہ یعنی ناقوس جنگ اور وہ زعفرانی جہنڈہ جو شاہجہان نے راؤ رتن کو عطا کیا تہا اور جسکے گرد ہزارون ہاڑون نے کمال فخر و جوانمردی سے جانین دین سب کوٹہ والون کے ہاتہہ آگئے کہ میدان جنگ اور جلوس کی سواریون پر اون کے استعمال مین آتے ہین ٭
شوکت گذشتہ کے ان نشانات کو از سرنو حاصل کرنے کیواسطے بار ہا فریب و دہوکہ دہی ہوئی ہے ایک دفعہ دروازہ شہر و قلعہ کوٹہ کی مصنوعی کلید بنا کے پہرہ والون کو بطمع زر ملا لیا تہا مگر عین وقت مین کہ جب کام ہونے والا تہا مجا نظون

کی تجز تردد ہوشیاری سے تدبیر ناکارگر ہوئی اوسوقت سے دستور جاری
ہواکہ کوٹہ کے دروازے غروب آفتاب سے بند ہوجاوین اور قبل طلوع آفتاب
خود رئیس کے واسطے بہی ہرگز نہ کہولے جاوین اس سے بہت تکلیف رہتی ہے
کہ ایک مرتبہ خود رئیس کو بہی ہوئی راجہ درجن سنگہ شکست کہا کے
بوقت نصف شب کوٹہ مین پہونچا اور اوس نے پہرہ والے سپاہی سے دروازہ
کہولنے کیواسطے کہا سپاہی نے کچہہ پروا نکی اور صاف کہدیا کہ یہان سے
چلا جا اوس نے یہہ بہی کہا کہ مین خود راجہ ہون اگر تو نہین کہولتا ہے تو
اپنے افسر کو بلا سپاہی بہت ہنسا اور بطوالت کلام سے تنگ آکے کہا راجہ ہے
تو جہنم کو جا اور افسر کو بہی نہ بلایا لاچار ہوکے راجہ نے کسی مندر مین جاکے
رات بسر کی صبح ہوتے ہی دروازہ کہولا سپاہی شب گذشتہ کے ماجرے
پر آپسمین مذاق کرتے تہے کہ اسی اثنا مین راجہ آگیا سب متحیر ہوئے اور اوس
سپاہی کا خون خشک ہوگیا ڈہال تلوار لیکر راجہ کے قدمون پر رکہدی اور
بہت عجز و انکسار سے دست بستہ کہڑا ہوگیا راجہ نے اوسکی وفاداری
کی تعریف کرکے زر نقد اور اوسوقت کی پوشاک عطا کی ؛
ہاڈون کی تاریخ مین لکہا ہے کہ راجہ بہیم سنگہ کا جسم زخمون سے بہلا پڑا تہا
اور الزام خود نمائی سے وہ اسقدر متنفر تہا کہ اپنے ہمراہیون کے روبرو کبہی
برہنہ نہوتا اور تا وقت اخیر مجروحی میدان کرزدائی کے بہی حال رہا ایکدفعہ
ایک خدمتگار نے اتنے زخمون پر تعجب کیا تو اوس نے جواب دیا کہ جو شخص
ہاڈون کی حکومت کیواسطے پیدا ہوا ہے اور اپنی زمین کو رکہا چاہتا ہے اوسکے

ایسے ہی زخم ہونگے اور راجپوت رئیس کیواسطے مناسب مقام یہی ہے کہ اپنے سرداروں کی افسری پر رہے ﴿

کوٹہ کے رئیسوں مین سے پنجہزاری منصب اول راجہ بھیم سنگہ کو ملا اور اسیطرح اس خاندان مین مہاراؤ کا خطاب بہی اوسی کو ہوا یہہ خطاب بادشاہ فرمانروای وقت نے نہین دیا تہا مگر راجپوتون کے قومیہ سرگروہ مہارانا صاحب والی میواڑ نے دیا تہا کوپی نا تہہ سے پیشتر کہ اوسکی اولاد ہاڈوتی کے بڑے سردار ہین اونکا لقب آپ جی تہا مگر جب اندر سال اودے پور گیا اوس نے اپنے اور اپنے بہائیون کیواسطے مہاراجہ کا خطاب حاصل کیا اوسوقت سے دوم درجہ کے سردار یعنی کوٹہ کے ماد ہانی آپ جی کہلاتے ہین۔ راجہ بہیم سنگہ کے تین اخلاف ارجن سنگہ شیام سنگہ اور درجن سال تہے ﴿

مہاراؤ ارجن سنگہ نے ظالم سنگہ جہالہ کے بزرگ مادہو سنگہ کی ہمشیرہ سے شادی کی مگر چار برس حکومت کرکے لاولد مرگیا اوسکے مرنے پر مسند نشینی کی بابت نزاع ہوا اور سرداران ریاست علیحدہ فریقون مین منقسم ہوگئے اودے پور کے میدان مین باہم بہت کشت وخون ہوا کہ خود شیام سنگہ مارا گیا درجن سال جو بچا اوسکو بہائی کے مرنیکا ایسا غم ہوا کہ اوسکی نعش پر بہت رویا اور اپنی جاہلانہ حرص پر لعنت کی اور یہہ بہی کہا کہ اگر یہہ زندہ ہوجاوے تو مین کل ملک بخوشی چہوڑدون مگر اب کیا ہوسکتا تہا اس خانگی نفاق سے رام پورہ و بہان پورہ و کالا پیٹہ کے محالات جو بادشاہ نے قدیم رئیسون سے چہین کر راجہ بہیم سنگہ کو دئے تہے ہاڈون کے ہاتہہ سے نکل گئے کہ اونہین رئیسون نے

محاصرہ کیا تین مہینے تک ہر طرح جد و جہد کیا مگر کچھ پیش نگیا گرد نواح شہر کے درختون کو قطع اور باغات کو تلف کر کے مجبور برخاست ہوئے جی آپا سیندہیہ حاکم فوج کا ایک ہاتھ توپ کے گولہ سے اوڑ کر وہین رہا ❊

ہمت سنگہ جہالہ راجپوت قلعدار نے درجن سال کو جوانمردی اور مشورہ سے ہر طرح مدد دی اوسی کے ذریعہ سے ناہر گڑہ کے شامل ریاست کوٹہ ہونے کی تدبیر عمل مین آئی تہی اور اوسی کے اعتبار سے وصلح و مصالحت ہوئی جسمین کوٹہ کو مجبوراً اپنی قوم کے خلاف مرہٹون کا مددگار ہونا پڑا ان دونون واقعات کے درمیان یعنی سمت ۱۷۹۱ کے بعد اور سمت ۱۸۱۱ سے پہلے ظالم سنگہ پیدا ہوا یہہ شخص ایسا نامور ہوا کہ اوسوقت سے پیچہے کے ہاڑون کی کل تاریخ اوسی کے اعمالنامہ مین داخل ہے ❊

جب ایسری سنگہ کوٹہ سے پس پا ہو کے چلا گیا بہادر درجن سال نے جلاوطن امید سنگہ کو اپنے باپ کی گدی حاصل کرنے مین مدد دی مگر بغیر امداد ہلکر اسکام کا انصرام غیر ممکن تہا سمت ۱۸۰۵ مطابق ۱۷۴۹ء مین جب امید سنگہ کو بوندی ملی تو کوٹہ کو مجبور مرہٹون کا خراج گذار ہونا پڑا ❊

درجن سال نے چند مقامات اپنے ملک مین شامل کئے کہیچیون سے پہول بڑہودلی اور قلعہ گوگور پر حملہ کیا بلبہدر نے اوسکے خلاف ردسار رام پورہ وشیوپور و بوندی سے ساز کر کے اوسکا خوب مقابلہ کیا کوٹہ کا جہنڈہ کہیچیون کے ہاتھہ پڑنے سے بہادر امید سنگہ والی بوندی نے بچالیا چوہانون کی دونون شاخون کے درمیان سمت ۱۸۱۱ مین لڑائی ہوئی اور تین برس بعد درجن سال

جہان فانی سے رحلت کرگیا وہ عالی ہمت رئیس تہا اور کل خوبیان جو راجپوتون کو پسند ہوتی ہین اوسمین موجود تہین اوسکو صید افگنی خصوص شیر مارنیکا بہت شوق تہا اپنے کل علاقہ مین جابجا شکارگاہین بنارکہی تہین ؛ شکار مین جنگی تیاری مثل مہم جنگ کے ہوتی تہی رانیون کو ساتہہ لیجاتا تہا اور انکو بندوق چلانی سکہائی تہی کروے اودیون مین بیٹہہ کر جسوقت شکاری شیر کو ہنکالے گولی سے مارتی تہین ایکدفعہ جہالا فوجدار اودی کے پیچہے تہا شیر شور وغل سے افروختہ ہوکے کشادہ دہن اوسکی طرف دوڑا مگر اوسوقت تک رئیس نے بندوق چلانیکا حکم ندیا کسکی مجال تہی کہ حربہ کرے جہالا نے شیر کو ڈہال سے روک کی تلوار کے ایک ہاتہہ سے دونیم کردیا رئیس وسرداران موجودہ دربار نے بہت تعریف کی اور اوس کی ناموری مین بہت اضافہ ہوا ؛

درجن سال کی دختر راناصاحب والی میواڑ سے شادی ہوئی تہی مگر کچہہ اولاد ہوئی آخر مین مایوس ہوکے وقت انتقال سے تین برس پیشتر راناصاحب سے کہا کہ مسندنشینی کیواسطے کسیکو گودلینا چاہیے کیونکہ جس زبردستی سے وراثت کے واجبی سلسلہ کو موقوف کردیا ہے خداکو ناپسند ہے یاد ہوگا کہ کیشن سنگہ خلف رام سنگہ بخوف والدہ باپ کے ساتہہ مہم دکن پر نہ جانے کی علت مین محروم الارث ہوکے جاگیر انتہ لب دریاے چمبل مین مسکن گزین ہوا تہا درجن سال کی وفات پر اجیت سنگہ نبیرہ کیشن سنگہ بعمر پیری سردار انتہ تہا اوسکے تین بیٹون مین سے سب سے بڑے چتر سال کو حسب قاعدہ میواڑی رانی کی گود مین بٹہلاکے

خلاف درجن سال قرار دیا اس گو دلنشینی کیوجہہ سے سب نے چتر سال کو کوٹہ کے
ہاڑون کا مالک قبول کیا مگر جہالا قلعدار نے بذریعہ اپنے اقتدار کے اس عذر سے
کہ باپ کو بیٹے کا محکوم ہونا خلاف قاعدۂ دنیا ہے انحراف کرکے اجیت سنگہ کو مسندنشین
کرنا چاہا اسمین یہہ مشکل ہوئی کہ ضعیف العمر سردار نے کہ اسّی برس سے بہی گذر گیا
تہا اپنے قلعہ واقع کالی سندہ کو چہوڑ کے ترددات ریاست داری مین پہنسنا
پسند نکیا مگر آخرکار جہالا کے کہنے سے اوس نے منظور کیا اور مسندنشین ہوکے
ڈہائی برس تک حکومت کی اجیت سنگہ کے تین اخلاف چتر سال و گمان سنگہ و راج سنگہ
تہے اوسکے مرنے پر چتر سال ہاڑون کا مہاراؤ ہوا مگر اوسکی مسندنشینی سے پیشتر
ہمت سنگہ جہالا مرگیا تہا اور اوسکا بہتیجا ظالم سنگہ فوجدار ہوگیا تہا ٭

اسی زمانہ مین بعد خودکشی الیسری سنگہ کے جیپور مین مادہو سنگہ راجہ ہوا تہا اور اوسنے
بجاے اسکے کہ اپنے متقدم کے حال سے متنبہ ہوتا وہی دعوی جو الیسری سنگہ
کی وفات کا باعث ہوا تہا یعنی ہاڑون سے خراج لینے کا پیش کیا اور اس غرض
سے اپنی کل فوج ستین کی یہہ معرکہ راجپوتون کے درمیان تہا جےپور والے
اس دلیل سے کہ سپہ سالاری شاہنشاہ مین کوٹہ کی فوج ہماری محکوم تہی
سرپرست ہوا چاہتے تہے اور کوٹہ والے بحیثیت رئیس آمیر اونکو اپنا ہمسر سمجہتے
تہے ٭

سمت ۱۸۱۷ مطابق ۱۷۶۱ع مین رئیس آمیر نے ہاڑون سے اقبال خراج گذاری
کرانے کے واسطے اپنے بہائی بیٹون کو جمع کیا شاہ ابدالی کے حملہ سے مرہٹے شکستہ
بال ہوکے دعوی سلطنت سے باز رہے تہے اور راجپوت خوداختیار ہوگئے تہے

مادہو سنگہ نے اثناء راستہ ہاڈوتی اونیارہ پر حملہ کرکے اوسکو اپنے راج
مین شامل کرلیا وہان سے لاکہاریہ کو گیا اور دکہنیون کو نکال کر اوس پر بہی قبضہ
کیا ان فتوحات سے ہمت پاکے اوس نے پار اور چمبل ندیون کے موقع اتصال
پر بمقام پالی گہاٹ عبور کیا سلطان پور کے ہاڈا سردار پر جسکے ذمہ اس گہاٹ کی
حفاظت تہی ناگہانی حملہ ہوا مگر اوس نے بہی اصل ہاڈون کیطرح اپنے بہائیون
کو جمع کرکے دشمن کا مقابلہ کیا اور غفلت سابقہ کے عوض مین جان تصدق کی گرتے
وقت وہ دونون ہاتہ پہیلا کے زمین کو چمٹا دشمنون مین سے بعض لوگ خوش
ہوئے مگر جو دوراندیش تہے اونہون نے اسکو شگون بد سمجہا کر مرنے کے وقت بہی
ہاڈا زمین کو نہین چہوڑتا ہے اس فتح سے شادان ہوکے نصرتمند براستہ خاتو
کوٹلہ کے بتوارہ تک پہونچے وہان اونکو پانچہزار ہاڈا ایک باپ کی اولاد مقابلہ
کیواسطے تیار ملی اگرچہ تعداد مین جے پور کی فوج زیادہ تہی مگر ہاڈا اپنی زمین و
عزت بچانے کیواسطے جان دینے کو مستعد تہے کل کچہواہہ سوارون نے یکبارگی
حملہ کیا مگر فتح کے اعتبار سے اونہون نے اپنے گہوڑون کو پہونچنے سے پیشتر ہٹکا
دیا تہا ہاڈون نے استقلال و مضبوطی سے مقابلہ کیا اور اونکے حملہ سے منتشر دانشتہ
نہوئے اونکی کمک آور آئی اور پیادہ و سوار شامل ہوگئے اور کشت و خون ہونے
لگا اسوقت ظالم سنگہ نے معجزہ دکہایا وہ بعمر اکیس سال تہا اور ساونہین ایام مین
ہمت سنگہ کا متبنٰی ہوکے فوجدار ہوا تہا عین لڑائی کے وقت گہوڑے سے اوترکے
مع اپنے ہمراہیون کے پیادہ پا لڑنے لگا اور جس دانائی سے اوسکو مشہور دنامور
کیا ہے اول مرتبہ ثابت کرکے فتح حاصل کی ؛

ملہار راؤ ہلکر اپنی بقیہ فوج سے اوسی نواح مین مقیم تہا مگر شکست پانی پت سے
ایسا پست ہمت ہو گیا تہا کہ فریقین مین سے کسی کے شریک ہونے کی جرأت نکرسکا
ظالم سنگہ نے جاکر اوس سے التجا کی کہ اگر تم لڑ نہین سکتے ہو تو صرف جے پور کی فوج
کے گرد پہر کے لشکر کو لوٹو اوسے یہہ اشارہ کافی تہا فوراً پہونچا غارتگری لشکر کی
خبر پہونچتے ہی کوٹہ والون نے جوش و خروش سے حملہ کیا اور جے پور کی فوج
ششدر ہو کے بہاگی ہاڑون کی تلوار نے اون کے تعاقب مین خون کی
رو بہا دی ہے

سرداران ماہیڑی و السردہ و ڈانکہ و بارول واچرول اور آمیر کے کل
اوت اور آوت کوٹہ کے پانچہزار ہاڑون کو پشت دیکر بہاگے بوندی والے
اگرچہ جمع ہوئے تہے مگر شریک جنگ نہونے سے اپنے کوٹریون کو خراج سے
بچانے کا عمدہ موقع کہو بیٹہے مفرورون مین اکثر لوگ قید ہوئے آمیر کا پچرنگ
ہاڑون کے ہاتہہ آیا کہ اونکے بہاٹ نے بٹوارہ کی فتح اور ظالم سنگہ کی تعریف
مین یہہ کبت کہا ہے

جنگ بٹوارہ جیت تارہ ظالم سنگہ جہالا
رنگ ایک رنگ چڑہا رنگ پچرنگ کا

یعنی جنگ بٹوارہ مین ظالم سنگہ جہالا کے ستارہ نے عروج پایا رنگ یعنی میدان
جنگ مین آمیر کے پچرنگ پر ایک خون کا رنگ چڑہا ہے

جنگ بٹوارہ نے دعوی خراج کا یکبارگی فیصلہ کردیا کہ اوس وقت سے کچہواہون
نے کبہی نام نہین لیا ہے اس فتح کی یادگار مین ہاڑا ہر سال دسہرہ کے اجتماع

مین مصنوعی آمیر بناکے اوسکو فتح کرتے ہین ؛

اس فتح سے چند سال بعد سمت ۱۸۲۲ مطابق سنہ ۱۷۶۶ مین چتر سال لا ولد مرگیا اور اوسکا بہائی گمان سنگہ مسند نشین ہوا وہ جوان اور قوار روحانی وجسمانی سے تندرست اور دکن سے راجپوتانہ پر طوفان آنے والا تہا اوسکے مقابلہ کیواسطے ہر طرح لایق تہا مگر اوسکی تقدیر مین تہوڑے دنون کا راج لکہا تہا کہ اوسکے بعد اپنے صغیر سن بچہ کیواسطے چہوڑنا پڑا مگر اس مقام پر پہونچنے سے پیشتر لازم ہے کہ جس شخص کا اعمالنامہ اس ریاست کی تاریخ ہے اوسکی مفصل کیفیت لکہی جاوے کیونکہ ظالم سنگہ کا کوٹہ سے اسقدر تعلق ہے اور وہ ایسا نامور ہوا ہے کہ پچاس برس تک نہ فقط کوٹہ کی تاریخ کے ہر ایک صفحہ مین اوسکا نام موجود ہے بلکہ کل راجپوتانہ کی ہر ریاست مین اوسکا شہرہ رہا ہے ؛

ظالم سنگہ قوم سے جہالا شاخ کا راجپوت تہا سمت ۱۷۹۶ مطابق سنہ ۱۷۴۰ مین کہ ہندوستان کی تاریخ کا وہ زمانہ نادر شاہ کی حملہ آوری اور شکست خاندان تیموریہ سے مشہور ہے پیدا ہوا تہا محمد شاہ ہندوستان کا بادشاہ اور درجن سال کوٹہ کا راجہ تہے ظالم سنگہ کے روبرو پانچ راجہ ہوکر گذر گئے اور چہٹا مسند نشین ہوا اور باوجودیکہ اونمین سے ایک کا عہد پچاس برس کا ہوا تاہم ظالم سنگہ اونکے بعد تک زندہ رہا اخیر وقت مین آنکہون سے اندہا ہوگیا تہا مگر دیدہ باطن ویسے ہی تیز و منور رہے جیسے میدان بٹوارہ پر تہے اوسکی حیات مین کیسے کیسے انقلاب بر روے کار آئے اول تو سلطنت کہ شروع مین انتہائی جلال و رونق پر تہی اخیر مین تباہ و برباد ہوگئی ابتدا مین کوئی ذی رتبہ صاحب انگریز

بجز اسکے کہ تخت تیموریہ کے محاذی دست بستہ کہڑا رہے اور کچہہ منصب نہ رکہتا اور اخیر مین وہ شخص جو زینت بخش تخت تہا حکام انگریزی کا محتاج و دست نگر رہگیا الغرض اس شخص کی مدت حیات کا مفصل حال لکہنا تو غیر ممکن ہے مگر اوسکی عمدہ تدبیرات کی مجمل کیفیت جسکی نظیر صفحات تاریخ مین شاید بدشواری مل سکے احاطہ تحریر مین لانی ضرور ہے ؛

ظالم سنگہ کے بزرگ ہلود ضلع جہالا واڑ قسمت جزیرہ نما شار ستہرہ کے سردار تہے جس زمانہ مین بدبیشی نزاع سلطنت فیما بین پسران اورنگ زیب جنتوستان کی مخالف فوجین ہر طرف کو پہرتی تہین اوس خاندان کا چہوٹا لڑکا بہاو سنگ چند کس ہمراہیون سے بہ تلاش معاش اس ملک مین آیا جب راجہ بہیم سنگہ اپنی حکومت کے عین عروج پر تہا مادہو سنگہ خلف بہاؤ سنگہ کوٹہ کو آیا جہالا قوم کی ابتدا ہی سے معزز ہونے کی یہی دلیل ہے کہ اوسوقت تک اوسکے ساتہہ پچیس سوار تہے تاہم رئیس نے اوسکے ساتہہ رشتہ داری کرنے مین اپنی سبکی نہ سمجہی اور اپنے بیٹے ارجن سنگہ کی اوسکی دختر سے شادی کی تہوڑے دنون بعد اوسکو عہدہ فوجداری اور نا ندتہ کی جاگیر ملی کہ فوجدار کی حکومت صرف فوج پر ہی نہین ہے بلکہ قلعہ اور محل مسکن رئیس پر بہی ہے رشتہ داری کے سبب سے اوسکی حکومت بہت پایدار ہوئی کہ خاندان رئیس کے اطفال ماموں کہنے لگے اور صرف اسی ایک رشتہ داری کی وجہہ سے بمقتضاء عادت پشتین تک ماما صاحب کہلاتا رہا اوسکا بیٹا مدن سنگہ بجاے اوسکے فوجدار ہوا اور مدن سنگہ کے ہمت سنگہ اور پرتہی سنگہ دو اخلاف ہوئے ؛

بہادر سنگہ

مادہو سنگہ

مدن سنگہ

پرتہی سنگہ

ہمت سنگہ

شیو سنگہ

ظالم سنگہ

مادہو سنگہ

باپالال

ہمت سنگہ نے عہدۂ فوجداری کا کام کہ حسب قاعدۂ ہندوستان موروثی
ہوگیا تہا عمدگی سے انجام دیا اور بار ہا مشکل مقامات پر اوسکی دلاوری اور
ذی ہنری ثابت ہوئی جب مرہٹون اور رئیس جلیپور کی متفق فوج نے حملہ کیا
رئیس کوٹہ اوسی کی مشورت و اعانت سے برسر مقابلہ ہوا اور اوسیکی معرفت
وہ عہدنامہ ہوا جسکے ذریعہ سے کوٹہ مرہٹون کا خراج گذار ہوا اور آخیر مین وہ
اسقدر حاوی ہوا کہ اوس نے قدیم خاندان کو مسند نشین کر دیا مگر ظالم سنگہ
نے علاوہ اپنے بزرگون کی کارگذاری کے میدان بٹواڑہ مین دشمنون کو

شکست فاش دیکے جے پور کے دعوی سرپرستی کو جسمین ہرایک کچہواہہ نے دل و جان سے جہد کامل کیا تہا براے دوام فسخ ورد کیا اور راج کوٹہ مین اپنے استحقاق حکومت کو بنا مستحکم پر قایم کیا۔

مگر گمان سنگہ کی مسند نشینی سے تہوڑے دنون بعد ظالم سنگہ اپنے آقا کی عشق بازی مین شریک بلکہ رقیب ہونے سے معتوب ہوکے عہدہ فوجداری سے معزول ہوا اور اس قصور کی کچہہ تلافی نکی کہ عرصۂ قلیل مین ناندتہ کی جاگیر بہی ضبط ہو گئی یہہ جاگیر کہ پہر بہی جہالا کے قبضہ مین آگئی اصل مین کوٹہ والون کی وہ جایداد تہی جسپر بزمانہ ماتحتی بوندی بطور شاخ کہتر خاندان ہاڑا اوسپر قابض تہے اپنی موروثی جاگیر کو دیدینے سے ثابت ہے کہ روسار کوٹہ جہالا کی غایت درجہ قدر و منزلت کرتے تہے - اب یہہ جاگیر اور عہدہ دونون اوس سے علیحدہ ہوکے رئیس کے ماموں بہویت سنگہ بانکروت کو دیے گئے اس تجویز سے نوجوان جہالا کو پہر اپنا عزت و رتبہ حاصل کرنے کی امید نرہی اور مقام ذلت سے کنارہ کرکے دوسری جگہہ تلاش معاش کا ارادہ کیا آمیر مین تو اوسکے واسطے پہاٹک بند تہا مارواڑ مین اوسکے عالی حوصلہ تدبیرون کے اجرا کی گنجایش نتہی البتہ میواڑ قریب تہی اور وہان اوسی کا ہمقوم سردار رانا اورسی کے مصاحبون مین حکمران تہا یعنی دیلواڑہ کا سردار کہ راج میواڑ کے سولہ سردارون مین سے ہے اوس فریق کا سرگروہ تہا جس نے اپنے آقا کو مسند نشین کیا تہا پس وہ چاہتا تہا کہ جو اقتدار اس ذریعہ سے حاصل ہوا ہے اوسمین کمی عاید نہو اس غرض سے اوس نے رئیس کی حفاظت کیواسطے پردیسی محافظ نوکر رکہے تہے

قید مین پہنس گیا ظالم سنگہ ایسا بیوقوف نہ تہا کہ آفت زدہ ریاست کا شریک ہتا
اوس نے اودسے پور کو رخ بہی نہ کیا اور پنڈت لالہ جی بیلال کو جو آیندہ
ہمیشہ اوسکی خوش نصیبی مین وفاداری سے شریک رہا ساتھہ لیکے سیدہا کوٹہ کو
روانہ ہوا اب جو طوفان راجپوتانہ مین برپا ہونیوالا تہا اوسکو ظالم سنگہ نے
بنظر دوربین دیکہہ لیا اور جس حالت مین راج میواڑ کی ابتری انتظام سے
امید کامیابی نہ تہی سمجہہ لیا کہ کوٹہ کو اوسکے تلاطم سے بہ آسانی بچالون گا *
مگر راجہ گمان سنگہ نے اپنے رقیب کی خطا نہ معاف کی تہی اور نہ اوسکی طبیعت سے
سہو ہوئی تہی اوس نے ظالم سنگہ کو رکہنا منظور نہ کیا ظالم سنگہ نے اوس کی
ناراضگی سے دل شکستہ ہوکر اور اپنی خوش چلنی پر اعتبار کامل کرکے بلا اجازت
پڑا رہنا قبول کیا۔ اور اوسکی یہی تدبیر کارگر ہوئی یعنی فقط اوسکا قصور
معاف ہوا بلکہ نوکر بہی ہو گیا *
اسی اثنا مین مرہٹے جنوبی سرحد پر آپہونچے اور قلعہ بکانی کا محاصرہ کیا
سانونت شاخ کے چارسو ہاڑا نے بہ تحت حکومت اپنے سردار بادہو سنگہ کے
اونکا مقابلہ کیا۔ دراخلت قلعہ مین مرہٹون کے متواتر حملے ناکارگر ہوئے بجز
ہاتہی کے جسکے سر سے دروازہ کہولنا چاہتے تہے مرہٹون کے پاس قلعہ شکنی
کا کوئی ذریعہ نہ تہا اکثر موقعون پر ہاتہی کے سر سے قلعات کے دروازے
توڑے گیے ہین اور یہان بہی اگر ہاڑا سردار نے بلا تامل حربہ کرکے کشت وخون
نہ کیا ہوتا تو یہی عمل مفید پڑتا خنجر سے مسلح ہوکے بادہو سنگہ بہ یک ناگاہ
دیوار سے ہاتہی کی پشت پر کودا اسوار کو مار کر متواتر حربون سے ہاتہی کو بہی

ہلاک کیا اوسکا جانبر ہونا البتہ غیر ممکن تہا مگر اوسکی اس جانفشانی اور بہادری
سے ہمقومون کے سینہ مین ایسا جوانمردی کا جوش اوٹہا کہ دروازہ کہولکے
دست بقبضہ باہر نکلے ایک ایک مرگیا مگر اونکا مرنا بیفایدہ نہ تہا کیونکہ اون کے
ساتہہ تیرہ سو عمدہ ترین مرہٹے سور لوک یعنی بہشت جنگ آوران کو گئے -
حملہ آورون نے اپنی مہم بدستور جاری رکہہ کے شکیت کا محاصرہ کیا
وہان کی فوج کو رئیس نے ہدایت کی کہ ایک دفعہ داد جوانمردی دیکے ہو
اب مناسب ہے کہ برسر مقابلہ نہو کے وقت ضرورت کوٹہ مین کام آنے کے
واسطے اپنی جانین بچاؤ اسکے بموجب اونہون نے بوقت نصف شب شکیت
خالی کردی مگر معلوم نہین کہ اتفاقیہ یا کسی کی دغابازی سے جس جنگل مین ہوکے
مفرور ہوئے اوسکی گہاس مین آگ لگ گئی اور حملہ آورون نے روشنی مین
اونکا تعقب کیا تمام راستہ لڑتے گئے اور اکثر مارے گئے ملہار راو جو کاپنی کے
نقصان سے غمزدہ ہو گیا تہا اس فتح سے پہر تازہ دم ہو کے بدستور چڑہائی
کرتا رہا راجہ گمان سنگہ نے اوس سے صلح کرنا مصلحت وقت سمجہہ کے باگڑ
فوجدار کو بہ اختیار کلی متعین کیا مگر اوس کی کوئی تدبیر پیش نگئی مجبور
واپس آیا ٭

اسوقت ظالم سنگہ کا اپنے کشیدہ خاطر آقا کے خلاف مرضی قیام کرنا کارآمد ہوا
غالباً اوس نے بیشتر خیال کر لیا ہوگا کہ ملہار راو جو کوٹہ سے برسر پرخاش ہے
وہی شخص ہے جسکی امداد سے بہ اتفاق ہمت و خوش تدبیری اپنے میدان
بٹوارہ پر کوٹہ کو آمیر کے ماتحت ہونے کی ذلت سے بچایا تہا - اب ظالم سنگہ

اختیارات کلی حاصل کرکے گیا اور جاتے ہی صلح کر لی مرہٹہ حاکم چہ لاکھ روپیہ لیکے کوٹہ کے ملک سے علیحدہ ہو گیا رئیس خوش ہو گیا اور ظالم سنگہ کو قدیم جاگیر اور عہدہ فوجداری پر بحال کر دیا اور انہیں ایام مین سخت بیمار ہوا جب اوسکی زیست کی امید نہ رہی اوس نے کل سرداران کو جمع کرکے اپنے بیٹے امید سنگہ کو کہ بعمر دس سال تہا ظالم سنگہ کی گود مین بٹہایا اور اسطرح ریاست و نابالغ رئیس کو اوسکی حفاظت مین سپرد کیا ؛

سمت ۱۸۲۷ مطابق ۱۷۷۱ مین امید سنگہ راجہ ہوا اوسکی مسندنشینی پر راجپوتون کی قدیم رسم ٹیکا دوڑ اور خاندان نزورسے کیلواڑہ کی فتح کرنے کی ادا ہوئی اور اس سے ثابت ہوا کہ منتظم ریاست صرف اپنے عہدہ حفاظت پر قناعت نکرکے بڑے بڑے جوہر دکہلا دیگا ؛

جو اختیار اسطرح حاصل ہوا تہا اوسکا سختی کے بغیر قایم رہنا ممکن نہ تہا اور نہ اسقدر مدت تک کہ انسان کی معمولی حد حیات سے زیادہ ہے علاوہ فہمایش و نیک تدبیری کے زبردست طریقہ کے بغیر اقتدار و حکومت بحال رہ سکتے ہے تاہم اگر ظالم سنگہ کے پرخطر حالات اور متواتر جہات پر غور کیا جاتا ہے تو اوسکے ظالمانہ حرکات جسقدر ایسی صورتون سے ملک گیری کرنے مین ہوتے ہین اون سے بہت کم ہوئے ہین ؛

الغرض یہہ ایسا عقیل دور اندیش اور زبردست شخص تہا کہ جس زمانہ مین گردش ایام سے ہر ایک ریاست مورد تباہی و بربادی ہوتی جاتی تہی اور کل ملک مین آتش فساد مشتعل تہی اوس نے اپنی ریاست کو کل خطرات سے

اونکی تدبیرات کے عمل مین لانیکا موقع ملا۔ مگر ان لوگون کو مستغق ہوئے عرصہ نہ گذرا تہا کہ مہاراجہ سروپ سنگہ دہا بہائی کے ہاتہہ سے قتل ہوا قاتل نکالا گیا اور بانکروت بہاگ گیا ان واقعات کے جلد جلد یکے بعد دیگرے ظہور مین آنے سے یکبارگی سبکو خوف ہوگیا دہا بہائی کو اغوا کرنا اوس سے مہاراجہ کو سزا دلوانا اور پہر بپاداش جرم اوسکو خارج کرنا تینون حرکات ایسے سلسل اور دلاوری و فتنہ انگیزی کا نتیجہ نظر آئین کہ کسی کو اپنے امن و عافیت کا اطمینان نہ رہا اس فعل قبیح کے ارتکاب کیواسطے مہاراجہ اور دہا بہائی کے درمیان کوئی سابقہ خصومت نہ تہی تاہم اوس نے بروز روشن برج بلاس کے باغ مین حملہ کیا اور پیش قبض کے ایک حربہ سے اوسکی حیات کو اختتام پر پہونچایا سب سے زیادہ منتظم نے مرتکب جرم کو سخت سست کہا اور فوراً گرفتار کرکے اول قید کیا اور بعد چندے باڈوتی سے خارج کیا اگرچہ ان سانحات کا اہتمام نہایت ہنروری سے ہوا تہا مگر خلایق سے مخفی نہ رہا اور خدا جانے صحیح ہے یا غلط عوام الناس ظالم سنگہ کو ہی مہاراجہ کے قتل کا ملزم قرار دیتے ہین دہا بہائی بحالت جلاوطنی جےپور مین ذلت سے مرا اور ظالم سنگہ نے اگر وہ واقع مین اس فعل کا مجرم تہا تو دہا بہائی کو بلا تعین معاش مطلق العنان کرنے مین بخوبی ثابت کیا کہ وہ نوع بشر کے حالات اور کراہیت سے واقف تہا اگر وہ ایک قتل کے قصاص مین دوسرے کو قتل کرکے صرف اپنے سینہ مین اس راز کو مخفی رکہتا تو خلایق کا اشتباہ اور بہی زیادہ ہوتا پس اپنی شرکت جرم کے تشہیر کیواسطے اوس کو صرف خارج کردینے سے اوس نے مستقبل جرم کا اعتبار رکہوکر بدگوئی کو بے اثر

آنے کی تو اجازت دی مگر اپنے آقا اور وطن کو چھوڑ جانے کی وجہہ سے حرام خور سمجھتا رہا اور اون سے علانیہ کہدیا کہ تم اپنی جاگیرون کو ارادتاً چھوڑ گئے ہو کہ ضبط ہو کے داخل خالصہ ہو گئی ہین تمکو اونکا استحقاق واگذاشت نہین ہے مگر بنظر ترحم اونمین سے نصف تمکو دیا جاتا ہے ❊

ظالم سنگہ کے منتظم ریاست ہونے مین جو گروہ اول مرتبہ آمادہ فساد ہوا وہ بسبب اوسکے کہ وہ اسطرح غالب آیا سرداروں کا مجمع فقط عاجز نہوا بلکہ اوسکے تازیانہ حکومت سے مغلوب ہو گیا اور اس فتنہ انگیز فریق کو جو ان ریاستون مین اکثر پرضرر اقتدار حاصل کر لیتا ہے تنگ و پست حوصلہ کرنے مین کسی ہوشیار کو تاہی نہ کی راجپوتون کی مخصوص ناعاقبت اندیشی سے اوسکو اون کے ذلیل و تباہ کرنیکا خوب موقع مل گیا اور موقع بہی ایسا ملا کہ کسیکو شکایت بے انصافی و ناواجبیت کی گنجایش نہوئی ❊

دوسرا فساد اس سے زیادہ خطرناک تہا اسمین دیو سنگہ سردار آہتون جسکے قبضہ مین ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر تہی سرگروہ تہا اوس نے اپنے قلعہ کو بہت مضبوطی سے آراستہ کیا اور کل بدخواہ سردار جو راج کی پرضرر حکومت سے نکلنا چاہتے تہے اوسکے شامل ہوئے منتظم بخوبی جانتا تہا کہ یہہ لوگ بہت زبردست ہین اور اونکے مقابلہ کیواسطے ریاست کی طاقت بیکار نکلتی ہے گر موسیٰ مدد کی اعانت سے اس فساد کا بہی بجز اسکے کہ اوسی کے اقتدار و حکومت مین اضافہ ہوا اور کچہہ نتیجہ نہوا زوال سلطنت مغلیہ پر ملک کی کیفیت راجپوتانہ کی ریاستون کے حق مین بہت مضر و مخالف

ہوگئی تہی زر آشنا فوجین جو کسی سرکار کی نوکر نہ تہین اور جنکو اونکے افسر
بہی خاطر خواہ ضبط و حکومت مین نہین رکہہ سکتے تہے لوٹ یا تنخواہ کی امید مین
اس وسیع ملک مین جابجا پہرتی تہین اور روسا ملک کو بلا امداد غیرے اون کے
مقابلہ کی ہمت و توانائی نہ تہی انہین فوجون مین سے ایک کا افسر موسی مرد
تہا کہ اوسکے پاس علاوہ آراستہ دستہ پیادگان کے عمدہ توپخانہ تہا کہ
اونہون کے قلعہ پر لگا یا گیا چند ماہ تک مقابلہ رہا اس عرصہ مین فوج قلعہ
نے بارہا حملہ کیا مگر موسی مددنے ہر مرتبہ اونکو شکست دی انجام کار تنگ
آکے قلعہ خالی کردیا اور بے عقوبت نکل گئے اس فساد کے رفع ہوتے ہی کوٹہ
کے کل سرکش سردار تباہ و جلا وطن ہوگئے اور جاگیرات منضبطہ کے اضافہ سے
ریاست اور منتظم کے اقتدار مین بہت افزونی ہوئی اتہون کا دیو سنگہ تو جلاوطنی
مین ہی مر گیا اوسکے بیٹے نے مدت تک پردیس مین خراب و خستہ ہوکے باوجودیکہ
دل سے کسی جرم کا اقبال نہ تہا جنم بہوم مین آنے کے واسطے عفو تقصیر چاہی
کہ منظور ہوکے بعطاء جاگیر با مولیہ تعدادی پندرہ ہزار روپیہ سالانہ اوسکو
واپسی کی اجازت ہوئی اسیطرح کمدرجہ کے باغیون سے حقارت آمیز رحم کیا گیا
منتظم کی بلند ہمتی کے ثبوت اس سے بہتر اور کیا ہوسکتے کہ اوس نے مفسدون
کو کہ بدل اوسکے بدخواہ تہے ریاست مین جمع کرلیا اور مثل خیرخواہون کے
شب و روز اپنی صحبت مین رکہا ؛

اسطرح مخالف گروہون کا متواتر مقابلہ کرکے وہ اپنے اختیار و تسلط کو روز
بروز زیادہ کرتا رہا اسی اثنا رمین اوسکے میواڑ کے خاندان شاہی سے پیدا رشتہ

شاخ مین شادی ہوئی اور اوس سے بادہوسنگہ پیدا ہوا اوسوقت سے اوس
کو میواڑ کے پریشان حال ریاست کے معاملات سے زیادہ تعلق ہوگیا اور باوجود
کوٹہ کے متواتر ترددات کے جو خاص پیش نظر تہے وہان کے حالات سے غافل
نہ رہا بلکہ سمت ۱۸۴۷ مطابق ۱۷۹۱ء مین تو یہہ کیفیت ہوئی کہ میواڑ کے انتظام کو
کوٹہ کے کاروبار سے زیادہ ضروری سمجہتا تہا اور وہان کی تدبیرون کے
عملدرآمد مین کوٹہ کی آمدنی کو صرف کرتا تہا کہ اسطرح ریاست کوٹہ نہایت مفلس
وزیربار ہوگئی ۞

اس عرصہ مین کئی دفعہ اوسکے قتل کا اقدام ہوا مگر ہر مرتبہ وہ اپنی ہوشیاری
سے بچ گیا سمت ۱۸۵۷ مطابق ۱۸۰۰ء مین بہادر سنگہ سردار موہسین نے کہ دس
ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کا جاگیردار تہا ہر ایک سردار وخاندان کو جسے منتظم کی
بلاخیز وبیخ کن تدبیرون سے ضرر پہونچا تہا اپنے شامل کرکے پہر فساد کیا اور
اوسکا سامان ایسی رازداری سے ہوا کہ خود ظالم سنگہ کو وقت ارتکاب سے
تہوڑی دیر پیشتر خبر ہونے پائی اونکا ارادہ تہا کہ ظالم سنگہ اور اوسکے اہل قبیلہ
اور پنڈت لالجی اوسکے دوست ومشیر کو یکبارگی جب یہہ لوگ کچہری کو جاوین
قتل کرین عین اوسوقت کہ وہ دربار کو روانہ ہوچکا تہا راز فاش ہوا اوسکے
دوست کی پایگاہ یعنی دستہ سواران کہ ہمیشہ تیار رہتے تہے فوراً طلب ہوکے
جمعیت محافظان مین اضافہ ہوا اور مخالفون پر جسوقت وے اپنی کامیابی
کے نازان تہے حملہ ہوکے بعض کو قتل کیا اور بعض کو گرفتار اور باقیماندہ مفرور
ہوئے بہادر سنگہ سرگروہ مفسدان بہاگنے والون مین تہا کہ چمبل پر پہونچکر بادو

کے خاص دیوتا کے مندر مین بمقام پاٹن پناہ پذیر ہوا مگر وہ ظالم سنگہ کے
طریقہ کو بہول گیا کہ اوسکے غضب سے کیشو راے کے سرنا اور بوندی کے
معزز رئیس کو پناہ دہی کی مجال نہ تہی چنانچہ گرفتار ہوکے مارا گیا ظالم سنگہ
کے مورخ کہتے ہین کہ اس انتقام مین اوس نے کچہہ برائی نہ کی کیونکہ مفسدون
کا ارادہ فقط اوسی کے مارنیکا نہ تہا بلکہ اونہون نے یہہ تدبیر کی تہی کہ خود
رئیس کو مسند سے خارج کرکے اوسکے بہائیون مین سے دوسرے شخص کو راجہ
کردین اسوقت مہاراؤ کے خاندان مین تین شخص ایک اوسکا چچا راج سنگہ اور
دو بہائی گوردہن سنگہ اور گوپال سنگہ تہے انہون کا فساد ہوا اوسوقت سے
یہہ لوگ نظر بند رہتے تہے مگر اس فساد کے بعد دریافت اس امر کے کہ اپنے
بہائی کو بیدخل کرنے کی غرض سے شریک مفسدان تہے باقیماندہ حیات مین سختی
سے قید رہے گوردہن سنگہ جو بڑا تہا صرف دس برس بعد مر گیا مگر گوپال سنگہ مدت
تک زندہ رہا مگر وقت وفات تک اوہنین سے کوئی مکان محبس سے نکلنے نہ پایا
[illegible] کا راج سنگہ بہت بوڑہا ہوکے مرا اگر ان بدعتون مین اوسکی شرکت نہ تہی اس
واسطے اوس سے زیادہ تعرض نہوا شہر کے مندرون مین جاتا تہا اور وہان
سے آگے جانے کی اوسکو کچہہ خواہش نہ تہی ؛

ظالم سنگہ کی ہلاکت یا زوال اختیار کے واسطے اٹہارہ دفعہ خفیہ وعلانیہ جبر و زہر
و شمشیر وغیرہ انواع ذریعون سے حملہ ہوا مگر اوس نے ہر موقع پر اپنی دوامی
بیداری اور کمال ہوشیاری سے مطلع ہوکے انسداد کیا اور علانیہ کہنے لگا
کہ اب مین اپنی حفاظت کرنے سے تنگ آگیا ہون ایک دفعہ سب سے زیادہ

خطرناک حملہ محل کے اندر عورتون نے کیا تہا کہ اوسمین اگر ایک بہادر عورت اوسکی خوش وضعی کے لحاظ سے حمایت نکرتی تو باوصف جنگ آوری ونبرد آزمائی کے اوسکا جانبر ہونا غیر ممکن ہوتا ایک روز برادران رئیس مین سے ایک کی والدہ نے منتظم کو محل مین طلب کیا جسوقت وہ جاکر منتظر تہا کہ پس پردہ سے کوئی مجہہ سے گفتگو کرے یکایک اوسکو تلوار وخنجر سے مسلح راجپوتیون کے مجمع نے گہیر لیا چونکہ یہہ اونکے زور وہمت سے بخوبی آگاہ تہا فوراً ہوش جاتے رہے اور امید زیست قطع ہوئی مگر خوش نصیبی سے اونہون نے اوسکے صرف مارنے پر قناعت نکر کے اول کل اعمال سابقہ کی نسبت سوالات پوچہنے شروع کئے کہ اسی اثنا مین اوسکا محافظ فرشتہ یعنی رانی کی ایک کنیز کہ زبردست اور دلاور عورت تہی جوش غضب سے دوڑ کر آئی اور اوسکی حماقت پر کہ یہان کیون آیا تہا کمال خفگی سے گالیان دیکے اوسے مجمع سے نکالدیا ؛

ایسے ہی اقدام بارہا شکار مین اور غسل کرنے ہوئے واقع ہوئے مگر ہر ایک سے اوسکے دشمنون کو ہی نقصان پہونچا مگر باوجود ان متواتر دغابازیون کے جنسے ہر ایک آدمی کی عقل گمراہ ہوجاتی اوس نے اشتباہ نامعقول سے کبہی کسیکو متہم نکیا اور اگرچہ بنظر حفظ جان قفس آہنی کے اندر سوتا تہا مگر کبہی بزدلی و آشفتگی کہ اکثر باعث خونریزی ہوتی ہے ظاہر نہ کی عقاب کی سی آنکہون سے خلل اندازان حکومت کو فوراً پہچان لیتا اور اوسکی چستی وچالاکی سے بدخواہ ہمیشہ خائف ولرزان رہتے تہے ؛

اپنی ذات خاص کی مستعدی اور بہترین عملہ پولیس اور تنخواہ معقول جملہ ملازمان

اور قدر دانی عمدہ خدمات اور ہر شتہ ریاست کی آراستگی و خوش انتظامی
اور ہر ایک کی ہر روزہ نگرانی کرنے اور کسی پر بیجا اعتبار نکرنے سے ایسا عمدہ
بندوبست ہوا کہ جو مشکل واقع ہوئی خود بخود رفع ہوئی اور پچاس برس سے
زیادہ عرصہ کے جنگ و جدل و غدر و فساد مین ظالم سنگہ کی حاکمانہ شہرت و ناموری
نہ فقط بحال رہی بلکہ روز بروز زیادہ ہوئی ؀

یہانتک ظالم سنگہ کا حال باعتبار اوس کے ہوشیاری چستی و جوانمردی کے
لکہا گیا ہے اور اب اوسکی تدبیرون کی کیفیت جو بحیثیت منتظم ریاست بطور قواعد
ملک نظم و نسق ریاست مین جاری کین لکہا جاتا ہے سالہا سال تک اوس نے
ریاست کوٹہ کے دولت و اختیار کو ریاست میواڑ کے معاملات پر تسلط و دخل
ہونے مین مستعمل کیا کہ اس سبب سے یہان کی رعایا پر انتہا درجہ کی سختی و زیادہ
ستانی ہوئی سمت ۱۸۲۱ سے جب اوسکو دربار رانا صاحب سے شناسائی ہوئی
تہی سمت ۱۸۵۵ تک اوس نے وہی اختیار و حکومت جو کوٹہ مین حاصل تہی میواڑ
مین بہی حاصل کرنے کی امید نہ چہوڑی اور اس تجویز کے انصرام مین باڑولی
مفلس ہوگئی اور وہان کے زمیندار صرف مزدور رہگئے سنہ ۱۸۴۰ مین یہہ ظلم
انتہا کو پہونچا کہ رعایا مطلق تہیدستی سے قابل ادا سے مطالبہ بیجا نہ رہکر اپنی مویشی
و آلات کشاورزی کہو بیٹہی اور بالکل مایوس ہو کے اکثر مرگئے اور بعض بہاگ گئے
مگر جب کل گرد و نواح کے ملک مین فتنہ و فساد برپا تہا بہاگنے والون کو جاے امن
کہان تہی اکثر کاشتکارون نے وہی آلات و مویشی جو پیشتر اونکے تہے بکرایہ
لیکے اور وہی قطعات اراضی جو اون سے چہینے گئے تہے بہ تعین لگان لیکے

کسیقدر زراعت کی مگر اسطرح کب تک کارروائی ہوسکتی انجام کار گانو ویران ہوگیے اور زمین غیر مزروعہ پڑی رہی مجبور منتظم کو خود کوٹہ کا زمیندار اعظم ہونا پڑا ؛

اپنی اور رعایا کی خوش نصیبی سے اوسکو بلحاظ دوستی و احسانمندی خاندان انگلیشہ کے جسکا سرگروہ بالاراؤ ہے ورنہ لامیواڑمین قید تہا اوسکی رہائی کی تدبیر مین خود رانا صاحب سے نااتفاقی پیدا ہوئی اور بجبور معاملات میواڑ مین اقتدار حاصل کرنے کی وہ امید کہ مدت دراز سے تہی چہوڑنی پڑی اسوقت اوسکو آگاہی ہوئی اس موہوم امید پر اپنے ملک کو بالکل تباہ وبرباد کردیا ہے فوراً اوسکے دفعیہ کی تدبیر سوچی اور اوسپر عمل کیا ؛

سمت ۱۸۵۶ مین مرہٹون کا فساد ہوا اوسوقت تک منتظم قلعہ مین رہتا تہا اور وہان بیٹہا ہوا ملک کی حکومت کرتا تہا مگر سمت ۱۸۷۴ مطابق سنہ ۱۸۱۷ء مین جب وہ بالاراؤ کی رہائی کے بعد واپس آیا اور سرکار انگریزی کی فتح نے مرہٹون کا اتفاق فسخ کرکے اونکی افواج کو متفرق ومنتشر کیا کہ بالعوض نقصان ملک مفتوحہ سرکار کے جوانب ملک مین پہیلکر غارتگری کرنے لگین منتظم نے ایک جگہہ بالاستقلال مقیم رہنے کو خلاف مصلحت سمجہہ کے موقع جنگ وجدل سے قریب تر آنیکا قصد کیا اسمین اوسکے دو مطلب تہے اور ہر ایک نقل مکان کیواسطے بہت ضرور تہا اول انتظام مالگذاری کی ترسیم کرنا دوسرے اپنے قیام کیواسطے ایسا موقع تجویز کرنا جہان سے ان غارتگرون کی حملہ آوری پر بہ آسانی پہونچکر مقابلہ کرسکے اگرچہ جو لوگ اوسکے باطنی ارادہ سے آگاہ تہے اونکی راے مین بلاشبہ

یہی دو سبب تھے مگر بظاہر قلعہ واقع لب دریاے چمبل سے میدان خیمہ گاہ کی
سکونت بدلنے کا بجز اسکے کہ محل کے ایک برج پر الّو بولا تہا اور کوئی معقول سبب
نہ تہا نجومی اور شگونیون نے جمع ہوکے فتوی دیا کہ اب اس محل مین رہنا ہونہار
یعنی امر تقدیری کو بدی پر ترغیب دیتا ہے اگر واقع مین ظالم سنگہ کی اصل غرض
یہی تہی تو وہ بہی اپنی قوم کے نہایت نامور اور صاحب ہمت لوگون کے توہمات
مین جنکے نزدیک مکان پر الّو بولنے سے بدتر کوئی بدشگونی نہین ہے شریک تہا
مگر غالباً یہہ صرف مصنوعی الّو تہا کہ ظالم سنگہ نے عوام سے راز باطنی مخفی رکھنے کے
واسطے اپنے دل سے پیدا کرلیا اسطرح قدیم مسکن کو چھوڑ کے اوس نے آئندہ ز
ملک کا دورہ شروع کیا اور اپنی غلط تدبیری کے پر مصیبت نتایج سے آگاہ
ہوکے آیندہ کو اسی اصلاح و آراستگی مین مصروف رہنے کا ارادہ کیا مگر جو
نقصان ہونا تہا پیشتر ہوچکا تہا رعایا ر زراعت پیشہ مین سے ایک ثلث جاتی
رہی تہی اور باقیماندہ تباہ و دلشکستہ تہی آمدنی ریاست کم ہوجانے سے مخفی
حال بالکل ظاہر ہوگیا ساہوکارون کو اوسکی تحریر یا تقریر کا بالکل اعتبار
نرہا تہا ابتک اوس نے مستغیثون کیطرف سے کان بند کر رکھے تھے مگر اب بیرونی
کے عملدرآمد کے واسطے بہی روپیہ کی ضرورت تہی جو کوئی عدم استطاعت کا
عذر کرتا اوسکی جایداد ضبط ہوتی اس سے ظاہر ہے کہ اگر ان خرابیون کا انسداد
نہوتا تو ریاست اپنی حفاظت کرنے کے لایق بالکل نرہتی چنانچہ اوس نے اپنے
ذہن رسا اور عقل صائب سے بہت تدبیرین کین نہایت مضبوط قلعہ گاگرون
کے قریب ایک مقام پر مستقل چہاونی ڈالی اور خود مع اہلکاران و افسران فوج

وہان رہنے لگا اور کل احکام مقام چہاونی سے جاری ہونے لگے ؛
موقع چہاونی کا نہایت مناسب تجویز ہوا کہ دکن کیطرف سے ہاڑوتی کی دونون
گذرگاہین وہان سے عنقریب برابر فاصلہ پر ہین اور نہایت سرکش بہیلون
کی آبادی بہی لگی ہوئی ہے اور قلعہ جات شیرگڈہ وگاگرون جنکو اوس نے بہت
مضبوط کیا اور گاگرون مین خزانہ وجنگی سامان فراہم کیئے چہاونی سے قریب ہین
اور حسب قاعدہ مروجہ یورپ بہ آراستگی اسلحہ وقواعد وتقرر افسران بلقب
کپتان عمدہ فوج بہرتی کی کہ اوسکی راج پلٹن نے ہر ایک شایستہ فوج کے برابر
بہادرانہ خدمات انجام دین دشمن کے مقابلہ کیواسطے ہر لمحہ تیار ومستعد رہتی
تہی الغرض اس تبدل سے وہ مخمصے جو شہر کی بود وباش مین بالضرور ہارج
کارروائی ہوتے ہین رفع ہوگئے ؛
اسوقت تک ظالم سنگہ جنگ وجدل وکشت وخون مین مصروف رہنے کی وجہ سے
طریقہ مالگذاری وانتظام جایداد ارضی کو کسی اور راہ سے بہتر نہین سمجہتا تہا
اور لاٹہ وبٹائی پر جسمین باعتبار رقبہ اراضی ومقدار پیداوار لگان بذریعہ جانچ
وزن یا پیمایش سے لیجاتی ہے اوسکا عمل تہا مگر اوسکو اس شرح کی خرابیان کہ
عاملون کیطرف سے ظلم وزیادہ ستانی اور کاشتکارون کیطرف سے فریب
ودہوکہ دہی ہونے کی بہت گنجایش تہی اور ہر طرح سے سرکار کا نقصان اور
پٹیل کا فایدہ ہوتا تہا بہت جلد معلوم ہوگئین چونکہ جمعبندی وتحصیل ہر دو یہہ
مین بجز اس امور وقتی وکیل کے دیانت وراست بازی کے کوئی امر مانع زیادہ
ستانی نہو سکتا تہا جب یہہ حاکم ومحکوم کا حریص مگر لابدی متوسط عامل سے سازش

کرلیتا اور منتظم بوجہہ کثرت پیداوار زمیندار کی وسعت پر لحاظ نکرتا تو بجز اسکے کہ
رعایا بالکل تباہ ہوجاوے اور کچھہ نتیجہ پیدا نہین ہوسکتا ‎*
عمل ٹبائی کے کل دقیق و پیچدار مدارج کو بخوبی سمجھکے اور فریب و چالاکی و غبن و
تغلب کے ہر فعل کو بہ تفتیش تمام تحقیق کرکے اوس نے کل ملک کے پٹیلون کو طلب کیا
اور ہر ایک سے بہ تحریر اظہار اوسکے علاقہ کی وسعت طریقہ تحصیل جمع اوسکی استعداد
خانگی چلن رویہ اور ساہوکاری ساکھہ دریافت کی اسطرح ہر ایک علاقہ کی
آمدنی و رقبہ کو تحقیق کرکے اوس نے دوسرا دورہ شروع کیا اور بموجب پیمایش
کے ہر ایک دیہہ کی چک بندی کراکے اوسکو باعتبار قسم اراضی مثل چیکل یعنی مزروعہ
گورما یعنی بارانی موٹرمی یعنی چراگاہ و کوہستان وغیرہ تقسیم کیا اور چند سال
گذشتہ کے حسابون سے اوسط نکالکر نقد لگان مقرر کردی اور طریقہ ٹبائی کو
یکقلم موقوف کردیا اسمین بہی اوس نے سختی کی کیونکہ ہر جگہہ مین ایک ثلث کم
کرکے رقبہ مین بیگہون کی تعداد بڑہائی اور جمع سنوات گذشتہ کی اوسط مین ایک
چہارم زیادہ کی اوسکی یہہ حجت تہی کہ پٹیلون کا منافع اس بیشی جمع مین سے [illegible]
اسطرح اونکی چالاکی سے کسیطرح اپنا نقصان نہونے دیا ‎*
ہر پٹیل کے علاقہ مین اوسکا حق پٹیلائی ترشدہ آنہ فی بیگہہ مقرر کیا اور چونکہ پٹیلان
کی خود کاشت زمین پر جمع بہت نرم تہی اونکو ہدایت کی کہ حق معینہ سے زیادہ
وصول کرینگے تو سرکار مین ضبط ہوجاویگا اسطرح ہر ایک پٹیل کو پانچہزار سے
پندرہ ہزار روپیہ تک سالانہ وصول ہوتا تہا اور ہر ایکا کا بحالی عہدہ کا فکر
اس سے ثابت ہے کہ دس بیس بلکہ پچاس ہزار روپیہ تک نذرانہ دینا منظور کیا

صرف اس عہدہ کی بحالی سے ظالم سنگہ نے دس لاکھ روپیہ وصول کرکے اپنے خالی خزانہ مین داخل کئے رعیت کو امید بہبودی ہوئی کیونکہ باوصف سخت جمعبندی مطالبہ کی حد مقرر ہوکے تشدد و زیادہ ستانی کا انسداد ہوگیا علاوہ اسکے اونکو اپنی زمین کے تردد کا اس سے بہی فکر ہوا کہ تعین لگان نقد کے ساتھہ اونکو حکم سنایا گیا کہ آفات ارضی و سماوی سے مطالبہ جمع مین کسیطرح کمی نہوگی اور جو زمین بے تردد رہیگی اوسکو پٹیل دوسرے شخص کو کاشت کیواسطے دیدیگا اور اگر کوئی کاشت نکریگا تو منتظم ریاست کی خاص کاشت مین داخل ہوجاوے گی اور کمی جمع کے واسطے پٹیل ذمہ ور قرار دئے گئے ۞

اسوقت تک پٹیلون کو لوٹنے کی عام اجازت تہی سرکار مین سالانہ یا سہ سالہ مصارف معرفت پٹیلی برار داخل کردیتے اور رعایا پر حسب دلخواہ ظلم کرتے اب یہہ دستور موقوف ہوا اور ہدایت ہوئی کہ رعایا پر تشدد کرنے کے بغیر سرکار سے ایفار لیہد کرینگے تو عزت و توقیر ہوگی اسطرح پٹیل کہ دیہات کے وکیل اور رعایا کے محافظ تہے سرکاری اہلکار ہوگئے اور اسوجہہ سے کہ اونکی کوشش پر ریاست کی بہبودی منحصر تہی منتظم نے بہی اونکی رضاجوئی مین اپنا فایدہ سمجہا پٹیلون کو طلائی کڑے اور پگڑیان بطور خلعت سرفرازی ملین اور ہر ایک اپنے علاقہ کو گیا ۞

ظالم سنگہ نے ان پٹیلون مین سے چار نہایت ہوشیار اور تجربہ کار شخص منتخب کرکے اونکی پنچایت حضوری مقرر کی ابتدا مین اونکو صرف مالگذاری کا کام تہا مگر بہت جلد پولیس کی خدمتین مفوض ہوئین اور اخیر مین کل معاملات ریاست مین اوس نے

صلاح ومشورت ہونے لگی کل مشتبہ مقدمات مین وسے پنچایت پرگنات کیواسطے
بطور عدالت اپیل کی تہی اور شہر وقصبات کے مقدمات بہی اونکے روبرو پیش
ہوتے تہے الغرض مال وعدالت وپولیس کا کام پٹیل کرتے تہے اور کل دنیا مین انتظام
کے پولیس کی برابر مستعد پولیس کہین نہ تہی کہ اون چارون مین سے ہرایک بہت
ذی ہوش افسر تہا اور کل علاقہ مین مخبری کا جال پہیلا ہوا تہا کہ کوئی بات مخفی نہین
رہ سکتی تہی ؛

مگر اس انتظام پٹیلائی مین خرابیان بہی بہت تہین اول تو تجارت مین کہ اوس کے
واسطے رازداری بہت ضرور ہے بہت خلل واقع ہوا ہرایک معاملہ کی اطلاع منتظم
کے پاس پہونچتی تہی اور پنچایت کے مخبرون کی تحقیقات سے کوئی مطمئن نہ تہا
جس معاملہ مین منافع بہت ہوتا اوسکی فوراً خبر پہونچکر منتظم ساہوکار سے انتفاع مین حصہ طلب کرتا حاصل یہ
کل ساہوکار خائف ومتنفر تہی تجارت مسدود تہی کسکو اپنی محنت وکوشش کا اجر ملنے کی دلجمعی نہ تہی اگر
یہہ دست اندازی صرف کوٹہ مین ہوتی تہی مگر اطمینان کہین بہی نہ تہا اور نہ منتظم
کو باوصف ہوشیاری پٹیلون کے پنچایت کا اعتبار تہا اور نیز بہی مخبر مستین
تہے پٹیلون کو جواب رعایا پر حاکم مطلق ہوگئے بخوبی معلوم تہا کہ اگر علانیہ رعیت
پر ظلم کرنا ثابت ہوگا تو جرمانہ وضبطی جایداد کی سزا پاوینگے مگر اونکا مطلب حاصل
کرنے کی خفیہ وبالواسطہ ترکیبین بہی نہین کہ اونکے ذریعہ سے اونہون نے
کارروائی شروع کی اسوقت تک محتاج کاشتکارون کی حاجت روائی بوہرون
سے ہوتی تہی اب باختیار پٹیل نے اوسکا کام چہین لیا اور خود فایدہ اوٹہایا ؛
راجپوتانہ مین بوہرہ کاشتکار کو مویشی وآلات کشاورزی وتخم اور تاوقت

تیاری پیداوار فصل کے اوسکے اہل قبیلہ کو کہانا اور کپڑا دیتا ہے فصل پر حساب
طے ہوتا ہے اوسکی دو صورتین ہین یا تو زر نقد مع سود مقررہ ادا کیا جاتا ہے یا
پیداوار فصل مین بوہرہ کا حصہ ٹہر جاتا ہے کہ اس صورت مین بوہرہ کاشتکار کے
اتفاقیہ نقصانون مثل خشکی یا ژالہ زدگی وغیرہ کا بہی شریک ہوتا ہے ظالم سرکارون
کی عملداری مین جہان رعیت ضروریات آیندہ کیواسطے کچہہ ذخیرہ جمع نہین کرسکتی
ہے ایسے شخص کا ہونا نہایت ضرور ہے طرفین سے دیانت داری لازم آتی
ہے کیونکہ اگر بوہرہ سختی و زیادہ ستانی کرے تو وہ اسامی کہو بیٹہیگا اور اگر کاشتکار
بے ایمانی کرے تو وہ جایداد موروثی کو ضبطی سے بچانیکے ذریعہ سے محروم ہو جائیگا
الغرض اس زردار متوسط کی بہت قدر و منزلت ہوتی ہے اور زمیندار اوسکو
اپنا مالک و مربی سمجہتے ہین اور ہر ایک زمیندار کا ایک بوہرہ ہوتا ہے ؂
جب بجاے لاٹہ بٹائی کے بیگہوتی یعنی جمع فی بیگہہ کا طریقہ جاری ہوا یہہ کیفیت
تہی اب پٹیلون کو بغیر اسکے کہ بوہرہ سے سازکرین یا اوسکو بالکل خارج کرین تحصیل
زرنقد کے سواے اور کچہہ کام نرہا اور ان دونون صورتون مین منتظم کے
جزورس اعتراض کا خوف تہا اسواسطے اونہون نے اوسکے بیدخل کرنے کی
یہہ تدبیر نکالی کہ جسوقت فصل پک کے تیار ہوئی اور کاشتکار نے کاٹنے کی اجازت
چاہی اوس سے کہا کہ اول زر لگان ادا کردے اوس نے بوہرہ سے التجا کی مگر
اوسکو پہلے سے سنادیا تہا کہ جس شخص کے ذمہ سرکاری مطالبہ ہوا اوسکو روپیہ
قرض مت دو اوس نے خوف زدہ ہوکے کاشتکار کی دستگیری سے انکار کیا
اب بجز اسکے کہ جزو پیداوار کو دولتمند پٹیل کے پاس رہن رکہے کشود کار کی کوئی

رہی اگرچہ ممکن نہ تہا کہ کل جمع کی بے اعتباری کہلنے سے اونکی عزت و اقتدار مین فرق نہ آوے جس سر رشتہ کو ظالم سنگہ نے بہت ہنرمندی سے جاری کیا تہا اوسکی اسطرح بالکل ابتری ہوجانے پر اوس نے اپنی خاص کاشت کے اضافہ مین اپنی بیدار طبیعت کو زیادہ کوشش و توجہہ سے مصروف کیا ؛

اس مقام پر راجپوتانہ کے ایصال لگان سرکاری کے طریقون کا حال بیان کیا جاتا ہے سب سے قدیم عمل بٹائی ہے کہ جس زمانہ مین سکہ زر جاری ہوا اوس سے پیشتر سے مروج تہا مگر بٹائی صرف اجناس غلہ کی ہوتی ہے نیشکر و محلوج و پوست و آل و کسوم و ادرک و ہلدی و دیگر اجناس رنگ و مصالحہ و پیداوار باغ کی جمع نقد لیجاتی ہے مگر یہہ جمع حاکم کی ضروریات و انصاف کے موافق طبعی اور مختلف ہوتی تہی میواڑ و ہاڈوتی مین نیشکر کا لگان پانچ روپیہ سے دس روپیہ فی بیگہہ تک ہے اور محلوج و پوست و سن و اجناس روغنی یعنی تل و سرسون وغیرہ کا تین روپیہ سے پانچ روپیہ تک اور باقیماندہ اجناس کا دو روپیہ سے چار روپیہ تک ہے مگر جب افضال الہی سے پیداوار بہ افراط ہوتی ہے ظلم و طمع سے مطالبہ زیادہ ہوجاتا یعنی نیشکر پر فی بیگہہ ستر روپیہ تک لگان لیجاتی تہی اس طرح کاشتکار کی محنت بند ہوجاتی اور خدا کی رحمت سے کچہہ فایدہ نہ پہونچتا ؛

بٹائی اجناس فصلون اور اونکی مختلف اجناس کے بموجب بطرز مختلف ہوتی ہے فصل ربیع مین جب گندم و جو و موٹھہ و مونگ و تل وغیرہ ہوتے ہین سرکاری حصہ ایک چہارم یا ایک ثلث یا دو خمس یا نصف لیا جاتا ہے اور ایک ثلث و دو خمس کا زیادہ رواج ہے علاوہ اسکے گانو کے کاریگر و مزدور وغیرہ بہی اپنی خدمتون کے

کرتا ہے اور کوئی اوسکی گرفت نکرسکے مگر رعایا کو نت کو بہتر سمجھتی ہے اسوجہ سے
کر وہ جلد ہوجاتی ہے اور مطالبہ قایم ہوتے ہی وہ سرکاری دست اندازی سے
بری ہوجاتا ہے لاٹہ مین فریب وچالاکی کی زیادہ گنجایش ہوتی ہے کسیقدر لاونی
مین کم ہوتا ہے کسیقدر جہاڑتے وقت نکال لیتے ہین اور گاہٹہ مین اگرچہ مویشیون
کے منہہ کے چھینکا لگاتے ہین مگر اپنا یا اپنے اہل قبیلہ کا منہہ بند نہین کرتے ہیں
اگر حصہ سرکاری کی قیمت مقرر نہ کردیجاوے اور غلہ زمیندار کی سپردگی مین
رہے تو کہتے ہین جو ہے ہی ضرور نقصان کرینگے اگرچہ دونون صورتون مین
جسوقت سے بال پکتی ہے حفاظت کیواسطے شحنہ مقرر ہوتا ہے مگر نقصان کے انسداد
مین کسیکی حفاظت کارگر نہین ہوتی کیونکہ جسوقت سے غلہ مین غذائت پیدا ہوتی
ہے کاشتکار اور اوسکے سب گہر کے آدمی اوسی سے اپنی شکم سیری کرتے ہین
شحنہ کی تنخواہ کسیقدر گانوسے اور کسیقدر سرکار سے ہوتی ہے اور وہ زیادہ تر
کاشتکار کی رعایت کرتا ہے اسطرح سرکاری حصہ مقرر ہونے سے پیشتر چہارم بلکہ
ایک ثلث پیداوار جاتا رہتا ہے تاہم پٹیلی انتظام کرنے سے پیشتر منتظم کا عمل
لاٹہ پر تہا کہ اس سبب سے تشدد وضبطی وبیع جایداد وغیرہ انواع مصیبتین نازل
ہوکے زمیندار کو تباہ کرتی تہین ؛

اب ظالم سنگہ کے نظم ونسق خود کاشت کاشتکے ذریعہ سے وہ راجپوتانہ مین مشہور
ہوا مفصل حال لکہا جاتا ہے ۔ ظاہر بین سیاح جسکو ہاڑوتی کی کثرت زراعت غلہ
کے اندر راستہ ہی بمشکل ملتا ہے اس سررشتہ سے جسمین بجز رونق وترقی کے
اور کچہہ نظر نہین آتا بہت خوش ہوتا ہے اور اس فریبندہ دولت کے اصل سبب

پیدا ہوا تھا کیونکہ منتظم کی نگرانی علیحدہ ہوتی ہے جب اختیار حکومت اوسکے بیٹے کو کہ
باپ کی سی عقل و ہوشیاری نہین رکھتا تھا منتقل ہوا اس رشتہ کی ناپایداری
اور خلاف تدبیری یکبارگی ظہور مین آگئی بہادر ہاڑا سردارون کی جاگیرین ضبط
ہوگے اور ہاڑوتی کی زراعت پیشہ رعایا ظلم و تشدد سے ویران ہوگئے منتظم کا
یہہ اقتدار قایم ہوا تھا جو اراضی پشتین سے وراثت مین چلی آتی تھی اور زمیندار
کے ناممکن الانتقال حقیت تھی قانون و رسم و رواج ملک کے خلاف ہر موقع پر
ضبط ہوئی اور یہہ بھی کہتے ہین کہ جس زمین کی قربت یا عمدگی کے سبب سے
طمع ہوتی اوسکے حاصل کرنے کا ہر طرح حیلہ تلاش کرتا تاکہ اسطرح صدہا آدمی
اپنے موروثی حق سے محروم ہوئے - زمیندارون کی آباد جھونپڑیان جو کسی زمانہ
مین ہاڑوتی کی رونق تہین بالکل غایب ہوگئین اور بجاے اونکے منتظم کا اوری
یعنی کارخانہ کہ اگر رعایا کی زمین پر نہ بنایا جاتا تو زیادہ خوشنما ہوتا جاگزین ہوا
اور جب دریافت کیا جاتا ہے کہ اس کثرت کاشت اراضی کے مقابلہ مین کاشتکار
کتنے ہین اور اس مصنوعی رشتہ سے اونکو کسقدر منفعت ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے
کہ زمیندار مالک اراضی جو کسی زمانہ مین موروثی حق کا دعوی کرتا تھا اپنی ہی زمین
پر مزدورون کیطرح محنت کرتا ہے تو سراسر ظلم و بے انصافی نظر آتی ہے ؂
راجپوتانہ مین وطن کی محبت اور زمین پر قابض رہنے کی خواہش اس کثرت
سے ہے کہ جب تک زیست کی امید ہوتی ہے زمیندار اپنے پاپوتے کو نہین چھوڑتا
ہے اور پردیس مین عیش و نشاط کرنے سے اپنے وطن مین غلام ہوکے شکم پروری
کرنے کو بہتر سمجھتے ہین مگر اس ظلم سے بچکر جانے کو جگہہ کہان تھی کل ملک پر آفت

آرہی تہی فوجین متواتر یکے بعد دیگرے دورہ کرکے تاخت وتاراج کرتی تہین۔
کوٹہ اس خرابی سے امن مین رہا مگر اپنے ملک کیواسطے خود محافظ بجز اغارتگر تہا۔
البتہ سمبت ۱۸۶۵ سے جب انتہا درجہ کا غدر تہا گرد نواح کی رعایا یہان جمع ہوگئی تہی اور
ظلم سے آبادی مین کمی ہوئی اوسکا کسیقدر عوض ہوگیا تہا مگر غارتگرون کے جنگ و
جدل برفع ہوتے ہی نو آباد لوگ اپنے وطن کو چلے گئے اور منتظم کے ظالمانہ پنجہ کے
جراحت واشگاف نظر آنے لگے اسپر بہی جب تک اوسکے قوا اس وسیع وپیچدار رشتہ
کی نگرانی کرنے کیواسطے درست رہے تب تک اوس نے اون زخمون کو بظاہر
نمودار ہونے سے باز رکہا مگر اوسکی طاقت زایل ہوتی ہی اصول مستقل پر مبنی نہو
کے سبب سے کل رشتہ یکبارگی درہم وبرہم ہوگیا اب اوس رشتہ کی مفصل کیفیت
لکہی جاتی ہے کہ اوس سے اس عجیب شخص کی لیاقت محنت اور چستی بخوبی ظاہر ہوگی
علاقہ کوٹہ کی زمین مالوہ فرد تر کے عمدہ ترین اضلاع کی زمین کے برابر سیاہ اور
چکنی ہے اوسکے جوتنے کو ایک ہل کافی نہ تہا اسواسطے منتظم نے کو بکن سے درجوہی
کا ہل ہنگا کے جاری کیا اوسکے مویشی اول قسم کے تہے کہ ہل اور کوٹے مین دونون
طرح کام دیتے تہے ملک کے میلون خصوص جہالراپاٹن کے سالانہ میلہ مین سے
نرگاو خرید تا تہا اوس نے مارواڑی اور جنگلی بیلون کا بہی امتحان کیا مگر دریافت
ہوا کہ ریگستان سے نقل وطن کرنے پر وے اس چکنی زمین پر کام دینے کے لایق نہین
رہتے ٭

ایک ہل سے سو بیگہہ زمین کاشت ہوتی ہے اس حساب سے چار ہزار ہل ایک فصل
مین چار لاکہہ بیگہہ اور فصلین مین آٹہہ لاکہہ بیگہہ کہ قریب تین لاکہہ ایکڑ ہوتی ہے کاشت

کرتے تھے جس زمین پر سات سے دس من تک گیہون اور پانچ سے سات من تک
باجرہ وغیرہ نہین ہوتا وہ ناقص سمجھی جاتی ہے مگر بلحاظ موسمی خرابیون کے کم سے
کم اندازہ کیا جاوے تو چار من فی بیگہہ کے حساب سے کہ اگرچہ اسکا دو چند بھی
کچھ زیادہ نہین ہے بتیس لاکھہ من غلہ پیدا ہوتا تہا اور باجرہ سے گیہون ڈیوڑہا
تہا اچھے سمت مین اوسط نرخ فی منی وزنی بارہ من بارہ روپیہ ہوتا ہے اور
جولائی سنہ ۱۸۶۸ مین باوجودیکہ پہلے سال خشکی ہوئی اور سمت آیندہ کی امید اچھی
تھی اٹھارہ روپیہ منی کا نرخ تہا اور یہی ملک باڑوتی کا اوسط نرخ متصور
ہوسکتا ہے لیکن اگر اچھے سمت کے نرخ فی من ایکروپیہ سے حساب کیا جاوے
تو کل پیداوار کی قیمت بتیس ۳۲ لاکھہ روپیہ ہوتی ہے ؁

اس بتیس لاکھہ مین سے تخمیناً گیارہ لاکھہ یعنی قریب ایک ثلث حسب تفصیل ذیل خرچ
ہوتا تہا ؁

للعہ لکھہ

| خرچ مویشی وملازمان ومرمت آلات وصفائی | تخم | تبادلہ نرگاوان | متفرقات |
|---|---|---|---|
| للعہ راس فی راس عہ | | | |
| کہیت | | | |
| للعہ لکھہ | ے لکھہ | لـــ ۃ | عـــ ۃ |

اگرچہ خود منتظم کے بیان سے ایک سال مین پانچہزار بیل مرگئے تہے مگر اوسط درجہ
ہرسال چار ہزار بیل خریدنے کی ضرورت ہوتی تہی - اس صورت مین اگر بسبب ضرورت

رحیم جینیون کا تو یہہ قول ہے کہ مصیبت زدگی خلایق مین انتفاع حاصل کرنے کی
نیت سے غلہ بہرا جاوے تو اوس سے دولت تو پیدا ہوگی مگر سود مند نہوگی ؛
دفتر کے حسابون سے زمانہ بدنظمی مین کوٹہ کی جمع کہ ٹپائی سے وصول ہوتی تہی پچیس
لاکہہ روپیہ سالانہ تہی اور ملک کا رقبہ دو ثلث غیر مزروعہ بنجر تہا ظالم سنگہ کے انتظام
مین دو ثلث مزروعہ ہوکے صرف ایک ثلث بنجر رہگیا ؛
سمبت ۱۸۶۵ مطابق ۱۸۰۹ء مین منتظم نے زراعت پیشہ رعایا کی مظلومی پر قناعت نکرکے
علاقہ راج مین برآمد غلہ پر جدید محصول جاری کیا یہہ محصول ڈیڑہ روپیہ فی منی
تہا اور لٹہہ کہلاتا تہا جسقدر خلاف انصاف تہا اوسیقدر اوس سے رعایا کو اذیت
پہونچی اگرچہ ابتداء مین مزارع پر لگا تہا مگر بالوساطت خرچ کرنیوالون کے ذمہ عاید
ہوا ذکاتی جو مثل منتظم سنگدل تہا اوسکے اجراء سے ایسا خوش ہوا کہ اوس نے اپنے
آقا کو ایزادی محصول کی صلاح دی کہ اوسکے بموجب زمیندار اور مشتری دونون
کے ذمہ عاید ہوگیا آمدنی راج مین دس لاکہہ روپیہ کا اضافہ ہوا مگر اسپر بہی گو یایہہ
محصول رعایا کو بمقابلہ منتظم کے تجارت سے باز رکہنے کیواسطے کافی نہ تہا خرچ کے
واسطے خوردہ فروشون کے پاس پہونچنے سے بیشتر چار پانچ لٹہہ یعنی محصول اور
لگنے لگے اور باوجود کثرت پیداوار رعایا کوٹہ فاقہ کشی کرنے لگی سرداران ریاست
یا وزرا و رئیس مین سے کوئی اس محصول سے معاف نہ تہا سب ذکاتی سے تنگ تہے
اور اوسکے خود سر احکام کا کہین مرافع نہین ہوسکتا تہا جب سرکار انگریزی سے
تعلق ہوا یہہ ظلم انتہا درجہ کو پہونچ گیا تہا ذکاتی اس محصول کا بڑا حمایتی تہا اگر منتظم
اوس سے چند لاکہہ روپیہ طلب کرتا وہ بجز ــ جو حکم ــ کے اور کچہہ جواب نہ دیتا تقاضا

کیا ہوگا کیسا عمدہ حافظہ تہا کہ ہر ایک کہیتی کے غلہ کی مقدار باوجود یکہ اونمین اکثر سالہا سال کی تہین اوسکو زبانی یاد رہتی تہی اگر کسی مین خفیف غلطی بہی ہوتی تو فوراً گرفت کر لیتا اور ہر فصل کے تردد و درآمد برآمد مال کا انتظام بذات خود کرتا اور وسیع ملک مین اپنی کاشت کے ہر ایک کہیت پر ایسی نظر رکہتا کہ اگر کوئی گوشہ غیر مزروعہ رہجاتا تو اوسکے حوالہ دار پر فوراً آفت آتی ٭

تاہم یہہ عظیم الشان سلسلہ نظم و نسق ریاست کا کہ صرف اوسی کے اختیار سے انصرام پاتا تہا ایک جزو تہا کل کاروبار اندرونی و بیرونی اوسیکی علی التواتر نگرانی پر منحصر تہے بیس ہزار فوج کی بہرتی و آراستگی و ضبط و حکومت مین رکہنا اور قلعات و کوٹہیار سامان جنگی کی درستی و صفائی و مضبوطی کا کام اتنا تہا کہ ایک آدمی اوس سے بمشکل عہدہ برا ہوسکتا ۔ اہالیان پولیس کی روزانہ رپورٹوں کا سماعت کرتا کہ علاوہ عرایض حکام پرگنات کے سات سو مخبر دم دم کی خبر پہونچاتے تہے اور اوسکی اطلاع کے بغیر باڑوتی مین ہوا بہی نہین گذر سکتی تہی اتنا بڑا کام تہا کہ اوسط درجہ کا ہوشیار آدمی اوسی سے سرگردان ہوجاتا ۔ مگر جب خیال کیا جاتا ہے کہ ان سب کامون کے سوائے ظالم سنگہ سوداگر اور بیوپاری بہی تہا مال تجارت کا درآمد و برآمد کرتا تہا پردیسی کاریگرون کو نوکر رکہہ کے کارخانجات مین انواع و اقسام کے اسباب تیار کراتا تہا باغات مین ہر قسم کے میوہ جات و ترکاریان پیدا کراتا تہا اور حسب قول اپنے جس کام مین روپیہ کے ساڑہے سولہ آنہ ہوتے اونمین محنت و کوشش سے کبہی کوتاہی نہ کرتا تو اوسکے مقابل مین کون ہوسکتا ہے ۔ اوقات فرصت کو مطالعہ کتب حکمت و اخلاق و سماعت حالات تاریخی

اگرچہ مذہبی رسمیات کا بہت معتقد اور اپنے ملک کے توہمات کا بہت پابند تہا مگر کسی کے خاندان یا قوم کی فضیلت کو تدبیرات ریاست داری مین ہرگز مخل نہین ہونے دیتا کوئی مجرم خواہ برہمن ہو یا بہاٹ سزا سے نہین بچ سکتا اور ان اقوام کے لوگ جو تجارت کرتے محصول سے معاف نہین رہتے ؛

جب اول اوسکو اختیار ہوا مشرق مین ریاست کی سرحد کیلواڑہ تک تہی اوس نے ریاست کو مالوہ کی بلند سرزمین کے کنارہ تک بڑہایا قلعہ واقع سرحد جو اول مرہٹون سے بہ تقرر لگان لیا تہا اخیر مین بذریعہ عہدنامہ اوسکا مملوکہ ہو گیا شروع مین خزانہ خالی تہا اور ریاست بتیس لاکہہ کے قرضہ سے زیر بار تہی بذریعہ حفاظت چند شکستہ گڑہیان اور بہادر مگر سرکش جاگیردارون کی فوج تہی اب اوس نے زر کثیر خرچ کرکے قلعات کو نہایت آراستہ و مضبوط کر لیا ہے اور انکی فصیلون پر صدہا توپین چڑہادی ہین بجاے چار ہزار باڑہ سوارون کے بیس ہزار قواعددان فوج کہ پلٹنون مین منقسم ہے اور سو توپون کا عمدہ توپخانہ اور علاوہ جاگیردارون کے ہزار سوار بہرتی کرکے ہر طرح درست و مستعد کیے ہین ؛

مگر یہہ رفاہ عام نہین ہے نہ یہہ وہ عظمت ہے جسکے واسطے راجہ کمانسنگہ نے کبہی ارادہ کیا ہو کہ میرے وارث و سرداران و رعایا کو حاصل ہو اوس نے ہرگز نہ چاہا ہوگا کہ نامور باڑہ اصل مالکان ملک کے دیہات ضبط ہو کے پردیسی سپاہیون کی بیس ہزار فوج رکہی جاوے اور اقوام تربیت یافتہ کے خیالات کے بموجب اس حکمرانی کو بہی اچہا نہین کہہ سکتے جسمین عملاً کثیر الخرچ رکہنے کیواسطے انتہا درجہ کے

محصول لگاتے جاوین البتہ کیسیہ وقت مین نہ فقط ضعف حکومت کو رفع کرنے کے
واسطے بلکہ ریاست کو غارتگرون سے محفوظ رکہنے کیواسطے اس طریقہ کا جاری
کرنا ضرور تہا لیکن اب اگر قدیم جاگیردار اپنی جاگیرون پر اور قدیم کاشتکار اپنی
زمین پر از سر نو قابض کیے جاتے تو بیشک کہہ سکتے کہ خداوند تعالے نے ظالم سنگہ
کو ہاڑون کے حقوق کی حفاظت کیواسطے پیدا کیا تہا لیکن جسحالت مین کوٹہ کے
زرخیز میدانون کے افراط غلہ سے آسودگی عوام نمایان نہین ہے اور نہ بیش قرار
تنخواہ دار و قواعد دان فوج حفاظت ملک کا تحقیق ذریعہ ہے انصاف و واجبیت
مفقود ہین اور حقوق مسدود ہین سلسلہ دنیوی کی ظاہری آراستگی ایسی ذریعون
سے حاصل ہے جو اوسکے قیام و استقلال کے واسطے خود خطرناک ہین ٭
معاملات متعلق ریاست غیر و حکام افواج غارتگران مین ظالم سنگہ ہمیشہ مساوات
قوت کو ملحوظ رکہتا تہا یعنی ایک کی حمایت سے دوسرے کو خایف کر دیتا اور اسمین
بہی سب سے سلامت روی کے ساتہہ پیش آتا اور ہر حالت مین اپنی طاقت کو
سب پر غالب رکہتا ٭

ہندوستان کے وسط مین واقع ہونے سے سالہا سال تک غارتگر افواج اور
سرکش و دغاباز حاکمون کا کوٹہ کے گرد دورہ رہا اور ریاست کی دولتمندی
سے یہہ بہی ممکن نہ تہا کہ یہہ لوگ اوسکا مال و متاع حاصل کرنے کی حرص و طمع
سے باز رہین مگر ظالم سنگہ کی عظمت و اقتدار کی وجہہ سب اوسکا ادب و خوف بلکہ
دل سے قدر کرتے رہے اور سانحات عجیبہ و حوادث مختلفہ کے مدت دراز زیادہ
از نصف صدی مین کوٹہ کے دروازہ پر کوئی دشمن آکر کہڑا نہوا اگرچہ یہہ زمانہ

متواتر انقلاب اور غدر و فساد کا تہا کہ فوجین تلف ہوئین ریاستین برباد ہوئین
اور قحط اور وبا رے خلایق کی مصیبتون کو چار چند کیا تاہم منتظم نے پچیس برس سے
باسٹھ برس کی عمر تک براہ دانائی و ہوشیاری و اعتدال و دور اندیشی اپنے
جہان کو ہر ایک شورش و تلاطم سے محفوظ رکہا اس صورت مین امن ہوجانے پر جب
خلایق اوسکی حمایت و دستگیری کی محتاج نرہی بلکہ گذشتہ آفات کو بہول گئی
اوس نے اپنے اوسی طریقہ حکومت کو نچہوڑا تو عجب نہین ہے ❊
بڑے رئیسون سے غارتگر حاکمون تک راجپوتانہ مین کوئی دربار ایسا نہ تہا جہان
اوسکی صلاح نہ لیگئی ہوا ور اوسکی رائے کے بموجب عمل نہوا ہو ہر ایک مین اوسکے
وکیل رہتے تہے اور جو کام کرانا منظور ہوتا اوسکے ایسے دلایل پیش کرتا کہ کوئی رد
نکرسکتا نوع بشر کی ضعیفی و غرور و ضروریات وغیرہ سے اپنا مطلب حاصل کرتا اور
حسب موقع رئیس مسند نشین سے لیکر بنڈارون کے افسر تک کا باپ یا چچا یا بہائی
بن جاتا اور اکثر کہا کرتا کہ جو ضرورتین مجہکو پیش آتی ہین اونسے کوئی واقف نہین
ہے اور جب کوئی اوس سے کہتا کہ اس عجز و انکسار سے گفتگو کرنا آپکی عمر اور رتبہ
کے شایان نہین ہے تو جواب دیتا کہ خدا تمہاری عمر دراز کرے میری یہہ عادت پڑگئی
ہے اخیر دس سال مین اوس نے ہلکر کو فساد سے باز رکہنے کیواسطے امیر خان سے
موافقت کرلی تہی اور اس درجہ کی کہ گویا وہ اوسکے زور کی کم وزنی کیواسطے
پاسنگ ہوگیا تہا اور جب خوف کا زمانہ گذر گیا تو اوس نے ترکی غلام کا بہی شکریہ
ادا کیا اور اوسکو اجر کامل دیا ❊
اگرچہ بذاتہ تندخو اور زبردست اور مغرور تہا مگر وقت ضرورت پر انتہا درجہ کی

غربت و اطاعت اختیار کرلیتا تحریر و تقریر مین خونخوار پنڈارہ پٹھان سے مخاطب
ہوتا - مین آپکی خدمت مین گذارش کرتا ہون - اگر میری بہو مسیا نبدہ یعنی دہقانی
عقل قابل لحاظ ہو - اگر کوئی غارتگری کا خوف دیکے بطلب زر لکہتا تو اوسکا جواب
تہا کہ - آپکا اشفاق نامہ پہونچا مگر اپنی مفلسی کے سبب سے اوسکی تعمیل سے معذور
ہون --- اور اس تحریر کے ساتہہ زر مطلوبہ سے دو چار ہزار زیادہ علاوہ انعام
قاصد کے ارسال کرتا باینہمہ وہ ہر ایک حملہ آور کا مقابلہ کرنے کیواسطے ہمیشہ تیار
تہا اور اگر اوسکو یقین ہوتا کہ ایک ہی معرکہ مین نزاع فیصل ہوگا تو یہی خواہ کیسی
ہی زبردست فوج ہو اوس سے لڑنے مین ہرگز پس و پیش نکرتا مگر جانتا تہا کہ ایسے
موقع پر فتح بہی شکست سے بدتر تباہی لاتی ہے اسواسطے اوسکی تدبیر معتدل
اور صلح آمیز تہی اکثر اوسکو مخالف فریقون کے ساتہہ بہت چالاکی اور طرفین کی
دلداری سے پیش آنا پڑتا تہا مثلاً ۱۸۰۶ء مین جودہ پور مین فساد ہوا تب اوس
نے تین فریقون کی رضا جوئی کی ہر ایک اوس سے مدد کا خواستگار تہا کسی کی
طرف ہونا غیر ممکن تہا اوس نے تینون کے پاس وکیل بہیجے اور بطور ثالث بنکر
ہر ایک کو رضامند رکہہ کے مدد کسیکو ندی ؛
جب ۱۸۰۴ء مین بد نصیب فوج محکوم کرنل مونسن صاحب ہلکر پر حملہ آور ہوکے وسط
ہند مین گہرا منتظم کوٹہ نے فوج انگریزی کی شجاعت و فتح کے اعتبار سے اپنے ملک
مین پہونچتے ہی بہم رسانی سامان رسد اور مردمان مطلوبہ سے ہر طرح مدد دی -
مگر جب فوج بہاگی اور افسر نے شہر کوٹہ کے اندر آنا چاہا اوس نے واجبیت اور
صفائی سے انکار کر دیا کہ آپ اپنی منتشر فوج اور بدنظمی کو شہر مین میری یا امن عامہ سے

نہ ملادین مین سامان رسد مہیا کردونگا فصیل شہر کے نیچے اپنی پلٹنون کا ڈیرہ کرا دو
اونکے اور دشمن کے درمیان اپنی فوج ڈالکر فوج مخالف کے حملہ کا صدمہ اپنے سر پر لونگا
کرنل مونسن صاحب نے یہہ امر قبول نکرکے بوندی اور جیپور کے علاقہ کو کوچ کیا اور مصیبت
زدگی کی غم آلودہ خبر لیکر تن تنہا لارڈلیک صاحب کی خدمت مین جا پہونچے اور جیسا کہ اکثر
ہوتا ہے اورون کو ملزم کرکے اپنی غلطی کی بدنامی سے بچنا چاہا یعنی ظالم سنگہ کو براہ
بے ایمانی وبسازش غنیم سرکاری پریشان وگاوخور فوج کے شہر مین نہ آنے دینے کی
تہمت لگائی کہ اس سبب سے مدت تک بہادر وخوش تدبیر منتظم معتوب رہا چونکہ اوسنے
آدمی اور روپیہ سے ایسے وقت مین مدد دی تہی کہ جب تک اوسکا کچھہ مطلب تہا
اس سے زیادہ بے انصافی اور ناقدردانی کبہی ہوئی ہے اور آخر کار جب ۱۸۱۷
مین اوسکی مدد کے بغیر سرکار انگریزی کا کام نچلا تب اس احسان فراموشی کے پُرضرر
نتایج ظہور مین آئے انگریزی فوج کی اس مشہور سفر دری مین جب ریاست کوٹہ
اور منتظم کی افواج نے انگریزی فوج کو تاوقتیکہ وہ درہ مگندرہ سے صحیح وسالم
نکل گئی دشمنون کی زد سے بچانے مین جو تندہی وجانفشانی کی اور اس ذریعہ سے
جو خیر اندیشی ظہور مین آئی اوسکو کسی نے بیان نکیا کہ اب تک بہت کم معلوم ہے اگر
کوئی بہ تائید کلام کرنل مونسن صاحب اس بات کو یقین نکرے تو اوسکو لازم ہے کہ سرائے
کویلہ کی چہتری یعنی مزار کو جاکر دیکہے کہ اوس نے اصل ہاڈون کیطرح دریای اجمار
کے کنارہ پر مرہٹون کی فوج کا انتظار کیا اور سفر درون کا تعاقب روکنے کیواسطے
کہ بغیر اسکے اونکو ہندوستان کے دوسرے کنارہ تک دم لینے کی فرصت نملتی اپنی
جان تصدق کی اور جب سرکار انگریزی نے ۱۸۱۷ مین غارتگر افواج کو شکست دینی

ہین اوس سے مدد چاہی اور اوس نے سنہ ۱۸۱۱ کی ناشکری کا شکوہ کیا تو بیجا نہین ہے
اسپر بہی اگر کسیکو یقین نہ آوے اور مقتولون کی قبرین اوسکی خیرخواہی کی شہادت کافی
نہ سمجہی جاوین تو خیال کرنا چاہیے کہ سرکار کا دشمن اوسکے ساتہہ کس سختی اور عداوت
سے پیش آیا کہ اوسکی صفائی کیواسطے یہی کامل ثبوت ہے ؛
علاوہ قتل سردار کویلہ و دیگر شجاع ہاڈون کے بخشی یعنی سپہ سالار قید ہوگیا اور مرہٹون
کے حاکم نے بطور سزا اعانت انگریزان دفدیہ رہائی اوسکے ملک کو قتل و آتش زنی
کی دہمکی دیکے دس لاکہہ روپیہ کا تمسک لکہا لیا بخشی رہا ہوکے آیا مگر منتظم نے اوسکو
اپنے حضور سے نکالدیا اور اوسکے فعل کو نامنظور کرکے اوسی ہلکر کے پاس والیس
بہیجا کہتے ہین کہ وہ زہر کہاکر مرگیا اور ہلکر نے بہت افروختہ ہوکے جب موقع ہوا
فوج کشی کی اور کوٹہ کے قریب آکے دیرہ کردیا یہان بہی فصیل شہر پہ فوج مستعد
مقابلہ ہوئی اور ہر طرح تیاری کرلی کہ اشارہ ہوتے ہی میدان مین آبادی
کا نشان مٹادین اور پہاڑ دن پرسے پہیل حملہ کرکے ہلکر کے لشکر کو لوٹ لین ہلکر نے
پہر تمسک دکہایا اور اوس نے نامنظور کیا بجز لڑائی کے چارہ نہ رہا اوسوقت ظریفین
کے دوستون نے مداخلت کرکے ملاقات پر آمادہ کیا۔ مگر ظالم سنگہ اپنے دشمن کے
مکر و فریب سے بخوبی آگاہ تہا اوس نے صرف اس شرط پر ملاقات منظور کی کہ دریا
چمبل کے اندر ملین ہلکر نے منظور کیا دو کشتیان تیار ہوئین ہر ایک مین صرف
بیس بیس آدمی کی گنجایش تہی ادہر سے ظالم سنگہ اپنی کشتی مین سوار ہوکے توپ فصیل
کے گولہ کی مار کے نیچے ٹہیرا ادہر سے ہلکر اوس سے ملنے کیواسطے اپنی کشتی مین بیٹہکر
آیا قالین کا فرش ہوا اور دونون عجیب شخصون نے کہ ظالم سنگہ بالکل اندہا اور ہلکر

کا ناتہا صرف ایک آنکہہ کی شہادت سے صلح کی شرائط مقرر کین اور چچا بہتیجے ہوکے
خوشی وخورمی سے ملاقات کو ختم کیا مگر اوسیحالت مین کشتیان بندہی تہین اور
مسلح آدمی تیار رہتے تہے کہ اگر کسیطرح کی دغا ہو تو اونکو فوراً دریا مین غرق کردین
ہلکر کو ضرورت شدید تہی اسواسطے بغرض رفع شر تین لاکہہ روپیہ دیا گیا تاہم ورنے
دس لاکہہ روپیہ وصول کرنے کی خواہش کبہی نہ چہوڑی کہ انجام کار خفقانی ہوا اب
بہی کا کا ظالم سنگہ کے تمسک کو بار بار یاد کرتا تہا :
یہہ تو ظاہر ہے کہ اوسکی مصروفیت کیواسطے اسی ریاست کے انتظام کا کام بغیر اسکے کہ
ملحق السرحد ریاستون مین دست اندازی کرے کافی تہا تاہم اوس نے کوٹہ کی عظمت
بڑہانے کیواسطے جنوبی سرحد پر چند پرگنات مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر سے ٹہیکہ
لیے مہاراجہ سیندہیہ سے پنچ محال اور مہاراجہ ہلکر سے ڈیگ دیراوہ وغیرہ بتعین
جمع لیے تہے کہ جب سرکار انگریزی کو بذریعہ فتح حاصل ہوئے سرکار نے ظالم سنگہ کو
ویدئے ان دونون زبردست حکام سے موافقت کرنے پر قناعت نکر کے اوس
نے اونکے وزیرون سے بہی ساز کر رکہا تہا کہ دم دم کی خبر اوسکے پاس پہونچاتے
تہے اور بمزید احتیاط بہت لایق مرہٹہ پنڈتون کو اپنے دربار مین نوکر رکہا تہا کہ
اونکے ربط و تعلق کے سبب سے مرہٹون کی کوئی تدبیر اوس سے مخفی نرہتی اور
میرخان و ظالم سنگہ کے باہم ایسا ربط و ضبط تہا کہ اوسکو سامان رسد اور جنگی اسباب
کوٹہ سے ملتا تہا اور جب اوسکی فوج باغی ہوکے تپش آفتاب مین اوسکو توپ سے
باندہ دیتے کہ ایسا متواتر ہوتا رہتا تہا تو عند الفرار اوسکو کوٹہ مین پناہ ملتی یا اوسکی
تنخواہ کیواسطے روپیہ دیکے رفع شر کیا جاتا ظالم سنگہ نے شیرگڈہ کا قلعہ میرخان کے

متعلقون کی بود و باش کیواسطے بتار کہا تہا کہ جب وہ دور تک لوٹ مار کرتا چلا جاتا
اونکی طرف سے مطمئن رہتا تہا ٭

اوس نے پنڈارون کو بہی ویسی ہی خاطر داری و عزت سے رضا مند کیا تہا
جیسے شریفون کی ہوتی ہے اونکے اکثر افسرون کی کوٹہ مین جاگیر مقرر تہی اور اون
سے ایسی موافقت تہی کہ جب سنہ ۱۸۱۰ء مین مہاراجہ سیندہیہ نے کریم پنڈارہ کو گرفتار
کرکے مجلس گوالیار مین قید کر دیا ظالم سنگہ نے اوسکی رہائی کیواسطے زر کثیر ادا کیا
بلکہ اوسکا فعل ضامن ہوکے رہا کرایا کہ اس سے اوسکی دانشوری مین داغ لگ گیا
اور آخیر مین مہاراجہ سیندہیہ کو طمع کا ثمر بد حاصل ہوا ٭

غیر ریاست کے سردارون سے جو اوسکے پاس سرنا یعنی پناہ لیتے ظالم سنگہ ایسی مہربانی
سے پیش آتا کہ اوسکی ریاست کی حیثیت سے زیادہ تہا میواڑ و مارواڑ کے مخرج
سردارون کو کوٹہ مین اونکی موروثی منضبط جاگیرون سے زیادہ جایداد ملی تہی اور
دریا دلی سے اوسکا نام کل قوم مین جو مہمان نوازی کو کل خوبیون سے فایق سمجہتی
ہے بہت نیکنامی سے مشہور ہوا - پناہ پذیرون کی کامل تواضع کرنے کے سوا اوس نے
اکثر مخرج سردار اور اونکے مالکون کے درمیان صلح کرادی خواہ اوس نے یہہ
طریقہ صرف دلی رحم و سخاوت سے اختیار کیا ہو یا مصلحت وقت سے اوسکو دنیا مین
صلح کل کا خطاب ملا اور وہ اس خطاب کا بہت نازان تہا اور اکثر کہتا تہا کہ جسکو
تکلیف پہونچتی وہی لوٹ سے ظالم کے گہر چلا آتا ہے اور یہہ سمجہتا ہے کہ اوسکی قلیل زمین
سے سبکو کہانا مل سکتا ہے ٭

مگر اوسکی تدبیر جیسی اپنے ملک کے بچانے مین کارگر تہی دیگر ممالک کو مغلوب کرنے مین

کار آمد نہوئی حفاظت ملک مین ہمیشہ فتح مند رہا مگر جب کسی دوسرے پر حملہ کیا نتیجہ شکست وناامیدی ونقصان زر کے کچھہ نتیجہ حاصل نہوا - سواے مین اوسکی تدبیر بالکل پیش نہ گئی اور کوٹہ اتنا زیر بار ہو گیا کہ سبکدوش ہونا غیر ممکن ہے اسیطرح اوس نے گوڑون کی دارالحکومت شیوپور کو لینا چاہا مگر شکست فاش کہائی اگر ان مین سے کسی جگہہ پر کامیاب ہوسکے وہ کوٹہ کی ترقی کر سکتا تو اوسکا حوصلہ اور بہی بڑہتا ایکدفعہ شروع جوانی مین اوسکو راجہ پرتاب سنگہ والی جے پور نے اپنے راج کا وزیر مقرر کرنیکیواسطے بلایا تہا نہ معلوم اگر وہ جاتا تو اوسکے اور جے پور کے حق مین بہتر ہوتا یا کیا ؀

اب ظالم سنگہ کے خانگی طریقہ پر خیال کیا جاتا ہے اور کوٹہ کا براے نام رئیس راجہ امید سنگہ جسکی تقدیر مین لکہا تہا کہ منتظم و محافظ کی قید سرپرستی سے کبہی رہائی نہ پاوے یاد آتا ہے ستر برس کی عمر مین بہی امید سنگہ ویسا ہی نابالغ وبے اختیار تہا جیسا اوسوقت تہا جب اوسکے باپ نے ظالم سنگہ کی گود مین بٹہایا تہا مگر ظالم سنگہ نے پچاس برس کے عرصہ مین اپنے آقا کے ساتہہ بہت عمدہ طریقہ جاری رکہا بزرگی عمر و عمدگی رویہ اور خطاب نانا صاحب سے اوسکے اختیار و حکومت مین بہت اضافہ ہوا تہا اور رئیس کا مزاج ایسا تہا کہ اوس نے کبہی منتظم کے اختیار سے نکلنے کی خواہش نہ کی اور یہہ خوبی منتظم کو بہت پسند تہی اگرچہ ہر ایک کام مین اپنی تجویز سے عمل کرتا مگر اول اوسکی اجازت حاصل کر لیتا - مہاراؤ بہی نہایت صاحب تمیز آدمی تہا اور راجپوتون کی اکثر جبلی خوبیان رکہتا تہا شکار کا بہت شوق تہا اور گہوڑے کی سواری اور بندوق سے نشانہ لگانے مین کل ریاست مین

یکتا تہا منتظم اوسپر اسقدر حاوی تہا کہ اوسکو کبہی خواہش انقلاب پیدا نہوئی علاوہ
اسکے اوسپر کسیطرح کی ظاہری قید نہ تہی اور پوجا پرستش کے شغل نے کہ روز بروز
عمر کے ساتہہ زیادہ ہوتا گیا کاروبار ریاست پر متوجہ ہونے سے باز رکہا بلکہ
اوس نے غور کرکے سمجہ لیا تہا کہ حکومت کی خواہش کرنا بے فایدہ ہے پس جسقدر
اوس نے اپنی توجہ اوٹہائی اوسیقدر منتظم نے زیادہ کوشش کی اگر کسی غیر ریاست
سے وکیل آتا تو اوسکو رئیس کیخدمت مین پیش کرتے وہ خریطہ وغیرہ جو کچہہ لاتا رئیس
کو دیتا اور رئیس اوسکو جواب دیتا مگر مضمون جواب وہی ہوتا جو منتظم تبلاتا اگر
کوئی غیر ریاست کا سردار مستدعی پناہ ہوتا تو رئیس ہی اوسکو پناہ دیتا مگر صرف
اوسیقدر جو منتظم کو منظور ہوتی بلکہ اگر خود منتظم کے اخلاف اضافہ معاش کی درخواست
کرتے تو وہ صرف رئیس کے خاص حکم سے ہوتا الغرض اوس نے اپنے آقا کا
اسقدر لحاظ رکہا کہ خود اوسکی معاش کے واسطے جب رئیس نے متواتر تاکید کی
تب اوس نے منظور کیا اگر کوئی پردیسی سوداگر گہوڑے لاتا تو اون مین سے عمدہ
گہوڑے اول منتخب ہوکے مہاراو اور اوسکے صاحبزادون کیواسطے علیحدہ کیے
جاتے - مہر دفترخانہ وغیرہ کل اشیاء ریاست داری حسب دستور قدیم رئیس
کے حضوری ملازمون کی تحویل مین رہتی تہین مگر ممکن نہ تہا کہ منتظم کی اجازت کے
بغیر کوئی اونکا استعمال کرسکے ایک دفعہ مادہو سنگہ خلف ظالم سنگہ اور کشور سنگہ ولیعہد
ریاست گہوڑا پہیرنے گئے تہے وہان مادہو سنگہ نے ولیعہد سے کچہہ گستاخی کی
ظالم سنگہ نے اس علت مین اپنے بیٹے کو کوٹہ سے نکالدیا کہ تین برس تک اپنی جاگیر
مین بمقام نانتہ رہا اور اخیر مین جب خود مہاراو نے بکوشش تمام التجا کی تب

بمشکل تمام واپس آنے دیا ایک روز ظالم سنگہ اپنے خانگی مندر واقع قلعہ مین پوجا
کرتا تہا کہ اسی اثنا مین مہاراؤ کے اخلاف صغیرہ کہ اوسکی موجودگی سے بے خبر
تہے درشن کرنے کو چلے آئے سردی کا موسم تہا اور زمین تر ہو رہی تہی ظالم سنگہ
نے فوراً اپنی رضائی اوتار کر صاحبزادون کیواسطے بچہادی جب وے درشن
کرکے چلے گئے خدمتگار نے اس خیال سے کہ اب یہہ رضائی منتظم کے اوڑہنے
کے لایق نہین رہی اوٹہانا چاہا ظالم سنگہ نے بہت جلد اوسکے ہاتہ سے چہین کے
اوڑہ لی اور کہنے لگا کہ صاحبزادگان آقا نعمت کے قدمون کی خاک لگنے سے اب
میرے کام کی ہوئی ہے ایسی ہی بہت روایتین ہین کہ وہ اپنے آقا کی ہر ایک چیز کا
بہت ادب کرتا تہا اور راسی حسن نیتی سے اوسکے اختیار و حکومت مین روز بروز
ترقی ہوئی تہی مگر جس شخص کی خواہش حکومت کا حد و پایان نہین اوس سے اس
راسخ الاعتقادی کا ظہور مین آنا باعث تعجب تہا اختیار مالکانہ کو جسقدر اوس نے
اپنے ہاتہہ مین لیا دوسرے نے نہ لیا ہوگا اور راسیر بہی اوسکے برابر کوئی اپنے
آقا سے عجز و اطاعت سے شاید پیش نہ آیا ہوگا *

اپنے ملازمون کے ساتہہ ظالم سنگہ اس عمدگی سے پیش آتا تہا کہ ہر ایک اوسکا خیرخواہ
تہا اور کوئی ضبط و حکومت سے باہر نہین ہوسکتا باوجودیکہ وہ ہر طرح سے اونکی
حاجت روائی کرتا تہا بلکہ بہت التفات سے اونکے آرام و آسایش کا سامان مہیا
کرتا مگر اوسکو انسان کی حرص و ہوا کی کیفیت بخوبی معلوم تہی کسیکو خود اختیار نہین
ہونے دیتا اور جس حالت مین اونکی اور اونکے رشتہ دار و متوسلون کی خاطر خواہ
پرورش کرتا اور شادی و غمی و تہوارون پر زربخشی سے خوش رکہتا ہمدرد ان حال

کسیکو روپیہ نہین جمع کرنے دیتا اُسکے نہایت معتمد ملازم پٹھان اور مرہٹہ پنڈت
تھے پٹھان فوج کے عہدون پر تھے اور پنڈت انتظام ملک و ریاست داری
کے دقیق و پیچیدار کامون پر مامور تھے وہ اپنے ہموطن و ہمقومون کو بہت کم
نوکر رکھتا تھا کہ بشن سنگہ سکتاوت راجپوت کا عہدہ فوجداری پر مقرر ہونا عام
قاعدہ سے مستثنیٰ تھا - دلیل خان و محراب خان اوسکے نہایت خیرخواہ و وفادار
ملازم و رفیق تھے کوٹہ کے عظیم الشان قلعہ و غیرہ مکانات مستحکم جنگی برابر قلعہ آگرہ
کے سوائے کل ہندوستان مین کوئی مکان نہین ہے دلیل خان نے تعمیر
کرایا تھا اور اوسی نے شہر جہالرا پاٹن آباد کیا تھا اور اکثر قلعات کی جنکے ذریعہ
سے ریاست کوٹہ ہندوستان کے نہایت مضبوط ممالک مین سے ہوگئی ہے مرمت
کرائی ظالم سنگہ کو دلیل خان سے اسقدر محبت تھی کہ اکثر کہتا تھا کہ خدا کرے میری حیات
مین دلیل خان نہ مرے - محراب خان فوج پیادگان کا افسر تھا کہ اوسکو قواعد و فنون
جنگ مین نہایت عمدگی سے آراستہ کیا تھا ؛

# تاریخ زمانہ حال

سنہ ١٨١٧ء مین مارکوئیس آف ہیسٹنگس صاحب گورنر جنرل ہندوستان نے گروہ غارتگران
کے شرکار اعظم یعنی پنڈارون سے وہ لڑائی کرنیکا اشتہار دیا جو سابقاً بڑے رئیسون
کی مغلوبی و شکستہ حالی سے التوا مین رہی تہی اور یہہ بہی مشتہر کیا کہ اس مہم اعظم
مین کہ عافیت و امن رعایا کیواسطے کی گئی ہے جو کوئی سرکار کا شریک حال نہوگا دشمن
متصور ہوگا اور کسیکا یہہ عذر کہ مین فریقین مین سے کسی کی طرف نہون التفات و
پذیرائی کے لایق نہوگا - راجپوتانہ کے رئیسون کو کہ استحکام و استقلال حکومت مین
مثل سرکار انگریزی اونکا بہی فایدہ تہا ہدایت ہوئی کہ سرکار سے اتفاق و یگانگت
جسمین دشمنون پر حملہ کرنے اور حملہ آور دشمن کا مقابلہ کرنے مین وحدت فوایدہے
پیدا کرین اور اسطرح افواج غارتگران کے خوف و خطر سے نجات پاوین اور
بالعوض اسکے سرکار کی اطاعت کرین اور آمدنی ملک مین سے کسیقدر خراج دیا کرین
دانشمند ظالم سنگہ نے اس اتفاق کے فواید اور جلد تر کرنیکے عمدہ نتایج کو فوراً سمجہ
لیا اور سب سے پیشتر کوٹہ کے وکیل نے آکے بہ انضباط عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی
و ریاست کوٹہ وہ کام شروع کیا جسکے ذریعہ سے تہوڑے دنون مین سلطنت
انگلستان کا کل راجپوتانہ سے تعلق ہوگیا اس زمانہ مین کل ہندوستان مسلح ہورہا
تہا دو لاکہہ آدمی تجویز ہوکے مقامات مختلفہ پر غدر و غارتگری کو ہمیشہ کیواسطے
موقوف کرنیکو دورہ کرنے لگے چونکہ اول معرکہ ممالک ملحق السرحد ہاڑوتی مین واقع
ہونیوالا تہا ظالم سنگہ کے پاس ایک صاحب ایجنٹ کا متعین ہونا ضرور متصور ہوا

اور اونکو ہدایت ہوئی کہ قرب وجوار مین پہرنے والی فوج کو کوٹہ سے ہر طرح کی مدد
پہونچاوین اور جابجا سے راستہ بند کرکے دشمنون کا میدان تنگ کرین چنانچہ
وہان سے ایسی مدد ملی کہ صاحب ایجنٹ کے پہونچنے سے پانچ روز کے اندر ہر ایک
گہاٹ پر فوج کی جمعیت متعین ہوگئی اور پندرہ سو سوار و پیادون کی فوج مع چار
توپون کے جنرل سر جان مالکم صاحب کی مدد کیواسطے کہ صاحب موصوف مع ایک
ضعیف دستہ فوج دکن کے علانیہ دشمن اور شبہہ دوستون کے درمیان مین ہوکے
بعبور دریاے نربدا شمال کیطرف آتے تہے روانہ ہوئے تاریخ ہندوستان کے
اس پر سوادث زمانہ مین ابتدا سے اخیر تک کہ لب دریاے گنگا سے سمندر کے
کنارہ تک کل ملک مین شورش و فساد برپا تہے منتظم کوٹہ کی چہاونی کل مہمات جنگ
آوری کیواسطے بطور محور کے تہی اور وہین سے سبکو ہر طرح کی خبر ملتی تہی اور خود
اوس نے صدق ارادت و استقلال طبیعت اور دانشمندی سے عمل کیا اگرچہ
تجویز مین تزلزل ہوا تو سبب اوسکا بجز اسکے کہ حکام انگریزی نے اوسکی نسبت
شبہہ کیا ہوا اور کچہہ نہ تہا اوسکو تجربہ سے تحقیق ہوگیا تہا کہ ہر ایک سلطنت نیز
خواہ مغلون کی ہو یا مرہٹون کی یا انگریزون کی ضرورت وقت تدبیر رہنمائی حرکات
و اعمال ہوتی ہے اور تعہد منضبط لارڈ لیک صاحب عہد انتظام مارکوئیس آف ویلزلی
صاحب کے مسترد ہو جانے سے اوسکے اس اعتقاد کی تصدیق ہوگئی تہی اور وہ اتنا
سرکار انگریزی کی تاریخ سے اسقدر واقف تہا کہ صاحبان انگریز کے اس فخریہ کلام
کو کہ ہم ممالک مفتوحہ جنگ حال کی حقیت کا دعوی نکرینگے جسقدر براہ مروت و دلداری
لازم تہا اوس سے زیادہ یقین نہین کرتا جو وقت صاحب ایجنٹ کہتے تہے کہ یہہ لڑائی

اضافہ ملک کی طمع سے نہین کیجاتی ہے اوسکے بشرہ سے اندرونی تبسم نظر آتا تہا۔
کل تقریرون پر اوسکا قول یہی تہا کہ مہاراجہ صاحب بلاشبہہ جو آپ فرماتے ہین وہی
آپکا یقین ہے مگر بوڑہے ظالم سنگہ کی بات بہی یاد رکہو کہ اب وہ دن دور نہین ہے
جب کل ہندوستان مین ایک سکہ جاری ہوجاویگا یہہ حال ۱۸۱۷ء کا ہے اگر اوسکی
حیات دس برس اور وفا کرتی تو بچشم خود اپنے قول کی صداقت دیکہہ لیتا کیونکہ اگرچہ
راجپوتانہ مین سے کوئی ملک بذریعہ فتح یا ضبطی کے ممالک انگریزی مین شامل نہوا مگر
سررشتہ ضبط واقتدار انگریزی کل ملک مین اس درجہ پر قایم ومتسلط ہوجانے سے
کہ خود صاحبان انگریز کے بہی خواب وخیال مین نہ تہا ظالم سنگہ کا قول صادق آیا
جس شخص نے ترقی اقبال انگریزی کی تاریخ کو حرف بحرف بغور پڑہا تہا اور لارڈ کلایو
صاحب کی فتح پلاسی سے لیکر لارڈ لیک صاحب کے محاربات ہندوستان برتر تک
سب معاملات اوسکے حافظہ مین تازہ تہے اوسکے دل پر جو یقین تہا اوسکو دلیل و
حجت سے رفع کرنا بیہودہ تہا۔ اور اس کل تجربہ سے اوسکو ثابت ہوگیا تہا کہ ممالک
یورپ سے بہی جو حاکم آئے ہین علماً وعملاً راجپوتون کے عقیدہ اعظم کو کہ جسطرح ممکن
ہو ملک لینا چاہیے واجب التعمیل سمجہتے ہین اور چار قواعد۔ شام - دان - بہید -
دنڈ پر کہ حسب قول شاستر اونہین کے ذریعہ سے ملک حاصل ہوتے ہین اور وہی
نظم ونسق ریاست مین بڑے رہنما ہین اونکا بہی کامل عمل ہے پس جس حالت مین
حکام انگریزی نے بغرض حصول مطلب اپنی تدبیرات کو خالی از غرض وطمع ظاہر کیا
اور اوس سے امداد واعانت کی تو سبب اسکا یہہ نہ تہا کہ اوس نے اون کے
قول کو باور کرلیا ہو مگر اوس نے اون فواید کو جو اس اتفاق واحدیت سے ریاست

کوٹہ کو حاصل ہونیوالے تہے بخوبی سمجھ لیا تہا اور یہہ بہی مد نظر تہا کہ اس ذریعہ سے
جو عہدہ مینے مدت دراز کی کوششون سے کوٹہ مین حاصل کیا ہے میرے خاندان میز
رہے یقین ہے اوس نے مشکلات پر بہی جو بمقابلہ اندرونی و بیرونی دشمنون کے
اپنا زور واختیار قایم رکہنے مین پیش آئی تہین ضرور غور کیا ہوگا اور اوسکا یہہ
خوف کہ میرے وارثون کو اون مشکلات کے دفعیہ کی لیاقت نہین ہے بہت صحیح تہا
اس پیش بندی اور انسداد مضرت کی غرض سے اوس نے سرکار انگریزی کی بصداقت
باطنی اتفاق کیا اور اس اتفاق سے سرکار کو فواید بہا حاصل ہوئے واقع
مین جسوقت بجز راجپوتانہ کے کل ہندوستان سرکار انگریزی سے برسرپرخاش
تہا۔ اور اکثر دوست بہی خواہ دلی نفرت یا دشمنون کے خوف سے ترک رفاقت
کیا چاہتے تہے صرف ایک شخص جو حفظ فواید ورفع نقصان سرکار انگریزی مین
اپنا جان ومال تصدق کرنے کیواسطے تیار تہا ظالم سنگہ تہا صرف ایک مرتبہ اوسکی
زبان سے مشتبہ کلمہ نکلا تہا عین جنگ وجدل کے زمانہ مین جب انگریزی فوج کے
تین دستہ پنڈارون کے گروہ اعظم محکوم کریم خان کو گہیرنے مین مصروف تہے
اور ظالم سنگہ نے اپنی کل فوج اور رسال واسباب وسامان جنگی صاحبان انگریز
کے سپرد کر رکہا تہا ایک دستہ نے اوسکے قصبہ بارہ مین کچہ زیادتی کی اسپر جو خیالات
اوسکے دل مین رہتے تہے اس دعا کے ساتہہ زبان سے نکلے ۔ اگر میری عمر مین بیس
برس کم ہوتے تو دہلی و دکن ایک ہوجاتے ؂

اسمین بہی شک نہین کہ اوسکے مشیر و وزیر مرہٹون کو اوسکا سرکار انگریزی سے
موافقت کرنا پسند نہ تہا اور خود اوسکو بہی اونکی تدبیر و مصلحت سے یکبارگی ترک

تعلق کرنے مین ایکطرح کی کراہیت تہی - مگر علاوہ دیگر وجوہات ثبوت ضرورت
استحکام احدیت سرکار انگریزی کے وہ اس امر کے اظہار سے بہی باز نہ رہ سکا کہ
جس اختیار و حکومت کو پچاس برس کی محنت و کوشش سے حاصل کیا ہے وہ
سرکار انگریزی کی دستگیری کے بغیر قایم رہنا محال ہے اور اب مجھکو سرکار کی
اطاعت کرنے کے سوا اور کچھہ چارہ نہین ہے - الغرض اوس نے امن و طمانیت
کے واسطے یہہ طریقہ اختیار کیا تہا کیونکہ تقاضاء عمر سے وہ عنقریب مرنیوالا تہا
پس بجاے اسکے کہ نفاق و غیر اطمینانی کی حالت مین چھوڑ جاوے اس تدبیر سے
عہدہ و اختیار اولاد کو ملنے کی زیادہ امید تہی - مگر جب غارتگرون سے لڑائی
طول پکڑ گئی اور پیشوا و بہونسلہ و ہلکر و سیندہیہ کے مستقل تر سرکارون نے
سرکار سے علیحدگی اختیار کی حکام انگریزی نے معقول دلایل سے اوسکو اپنے شامل
رکہنے مین کوشش کی صاحب ایجنٹ نے اوسکو مطلع کیا کہ جو پرگنات مہاراجہ ہلکر
کیطرف سے آپکے پاس ہین بذریعہ فتح سرکار مین آوینگے اور چونکہ سرکار کو وسط
ہند مین اپنے ملک کا اضافہ کرنا منظور نہین ہے اختتام جنگ پر اپنے رفقار کی
حسن خدمت کو سہو نکریگی کہ اس فہمایش سے کسی طرح کا شک تہا وہ بہی رفع ہو گیا
اور جب پنڈارون کا گروہ اعظم بالکل شکست ہو گیا تو دریافت ہوا کہ اون کے
سرغنون کے اہل قبایل اوسکے ملک مین مخفی تہے اس بالوساطت مدد سے حکام نے
اونکو محروس کر لیا اور غارتگرون کی طاقت ٹوٹ گئی ان عمدہ خدمتون کے چلدو
مین چارون پرگنات جو ہلکر کیطرف سے اوسکے قبضہ مین تہے اوسکو عطا ہوئے مگر
جب اوسکے نام کی سنند دیگئی تو اوس نے لینے سے انکار کر کے اپنے آقا یعنی مہاراو

صاحب کے نام سند مندرجہ ذیل تحریر کرائی ؛

# سند عطای چار پرگنات

عاملان حال واستقبال وحکام انگریزی کو واضح ہو کہ سرکار انگریزی اور مہاراو
امید سنگہ صاحب والی کوٹہ کے درمیان عرصہ سے دوستی ہے اور مہاراو صاحب نے
سرکار کی بہت خیرخواہی کی ہے اس دوستی کے لحاظ سے اور خیرخواہی کے جلدو
مین امیر الاعظم نواب مارکویس آف ہیسٹنگس صاحب گورنر جنرل باجلاس کونسل
معرفت کپتان ٹوڈ صاحب مہاراو صاحب اور اونکے وارث اور جانشینون کو
علاوہ معافی خراج شاہ آباد کے کہ عہدنامہ ۲۶ - دسمبر سنہ ۱۸۱۱ مرتبہ بمقام دہلی کے
بموجب اونکے ذمہ ہے پرگنات مفصلہ ذیل عطا کرتے ہین مہاراو صاحب کو لازم
ہے کہ پرگنات مذکورہ کو ملک مملوکہ اپنا سمجہہ کے حسن سلوک سے وہان کی رعایا کو
مطیع اور فرمان بردار کرین اونکی حکومت مین کوئی دست اندازی نکرے گا -
پرگنہ دیگ - پرگنہ پچ پہاڑ - پرگنہ اہیرہ - پرگنہ گنگرار ؛
بدستخط ومہر نواب گورنر جنرل صاحب بہادر بہ اجلاس کونسل بتاریخ ۲۵ ستمبر سنہ ۱۸۱۹
مرتب ہوکے دیگئی فقط

آفرین ہے اوسکی خیراندیشی اور صدق ارادت پر کہ اگرچہ اس انکار سے اوسکی غرض
خاص یہہ سمجھی گئی تہی کہ کل راج مین اپنے اختیار وحکومت کو بدستور قایم رکہے مگر
ایسے بڑے عطیہ سے دوسرے کے حق مین کہ خواہ وہ آقا ہی کیون ہو دست بردار
ہونا ہر ایک کا کام نہین ؛

لڑائی ختم ہوئی اور حکام فوج موقع جنگ سے ظالم سنگہ کی خیرخواہی کے بہت شکور اور اوسکے اوصاف کے مداح و ثناخوان ہوکے واپس گئے اور صاحب ایجنٹ جو زمانہ مہم مین اوسکے ساتھہ رہے تہے بطور ذریعہ رسل و رسایل آیندہ متعین ہوئے ❊

نومبر ۱۸۱۹؁ مین مہاراؤ امید سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور دعویداران مسندنشینی کے خیال و اعمال سے ایسے سانحات بر روے کار آئے کہ اگر سرکار انگریزی کی طرف سے جسکی اطاعت وقت مناسب پر اختیار کرلی تہی اعانت و دستگیری ہوتی تو باوصف لاثانی ذہانت و ہوشیاری کے منتظم کا اون سے نجات پانا غیرممکن ہوجاتا - بتاریخ ۲۶ - دسمبر ۱۸۱۷؁ دہلی مین باہتمام وکلاء منتظم عہدنامہ جسمین سرکار انگریزی و مہاراؤ امید سنگہ صاحب مندرجہ نقشہ نمبر ۲ فصل سیوم باب اول وقایع راجپوتانہ منضبط ہوکے بعد تصدیق فریقین متعہد جنوری ۱۸۱۸؁ مین ہر فریق کو دیا گیا تہا اور اس عہدنامہ پر مہاراؤ صاحب اور منتظم دونون کی مہرین ہوئی تہین مگر منتظم کے اختیارات حکومت کی کفالت منحصر بوقت آیندہ رہکر اوسمین درج نہوئی تہی بلکہ اوسکا نام بہی صرف ابتدائی فقرہ مین بطور معتمد ملازم مہاراؤ امید سنگہ صاحب کے جنکی طرف سے اصل مین عہدنامہ منضبط ہوا درج تہا مسٹر جارلس مٹکاف صاحب رزیڈنٹ نے بہت متعجب ہوکے اپنی رپورٹ مین لکہا مجہکو یقین تہا کہ شرط کفالت درج عہدنامہ ہونے کی درخواست کیجاوے گی بلکہ مین اپنی طرف سے اوسکی منظوری کیواسطے تیار تہا - مگر یہہ فروگذاشت سہواً نہوا تہا بلکہ منتظم نے اسوجہہ سے کہ عرصہ پچاس سال تک استعمال اختیارات مالکانہ کرکے بمنزلہ اصلی حاکم

کوٹہ کے رہا تہا اس کفالت کی ضرورت نہ سمجھی تہی اور یہہ بہی خیال مین آسکتا ہے
کہ اگر اوسکو خواہش بہی ہوئی ہو تو بوجہ اس غرور کے کہ بغیر سرکار کی امداد و حمایت
سے وزیر ہونا ریاست کوٹہ کی خود اختیاری مین خلل انداز ہوگا اوس نے اظہار
خواہش سے گریز کیا ہو۔ سبب اسکا خواہ کچھہ ہو مگر ایسے وقت پر فروگذاشت ہونے
نے کہ جب حسب ضابطہ فریقین کی منظوری سے مثل دیگر شرائط عہدنامہ کے واجب التعمیل
ہوجاتا با اختیاری منتظم کے مخالفان آیندہ کو اختیارات مذکورہ کے مہاراؤ امید سنگہ
صاحب کے انتقال کے بعد علی الدوام جاری رہنے کی نسبت اعتراض معقول
کرنیکا موقع ملگیا عہدنامہ مذکورۂ بالا دسمبر سنہ ۱۸۱۷ مین مرتب ہو کے جنوری سنہ ۱۸۱۸
مین منضبط و مفوض تہا اور مارچ سنہ ۱۸۱۸ مین دو شرائط مندرجہ ذیل متضمن بحالت
سرکار انگریزی ظالم سنگہ اور اوسکے اخلاف و وارثان کے ہمیشہ کو مختار و منتظم
ریاست ہونے مین بمقام دہلی مرتب و منظور ہو کے براہ راست ظالم سنگہ پاس بہیجی گئین

# شرائط ارث عہدہ منتظمی کوٹہ بنام ظالم سنگہ

شرائط فیمابین ریاست کوٹہ و سرکار انگریزی بطور تتمہ عہدنامہ ۲۶ - دسمبر سنہ ۱۸۱۷ع
فریقین متعہد اقرار کرتے ہین کہ مہاراؤ راجا امید سنگہ صاحب والی کوٹہ کے بعد ریاست
کوٹہ مہاراج کنوار کشور سنگہ صاحبزادہ کلان و ولیعہد مہاراؤ صاحب موصوف اور
اون کے وارثون کو حسب قاعدہ وراثت بطور ارث دوامی پہونچتی رہیگی
اور نظم و نسق ریاست کا کلی اختیار راج رانا ظالم سنگہ اور اونکے پسر کلان کنور
مادہو سنگہ اور وارثان مابعد کے ہاتہہ مین حسب قاعدۂ وراثت ہمیشہ رہیگا ٭

بمقام دہلی مورخہ ۲۰- فروری ۱۸۳۱ع

دستخط سی ٹی مٹکاف صاحب - مہاراؤ راجہ امید سنگہ صاحب بہادر - راج رانا ظالم سنگہ - مہاراجہ شیو دان سنگہ - پہول چند - جیون رام -

ان شرایط کو جناب نواب گورنر جنرل صاحب نے بمقام لکہنؤ بتاریخ ۷- مارچ ۱۸۳۱ع تصدیق کیا فقط

یہہ حال بطور تمہید واقعات آیندہ بنظر آگہی لکہا گیا ہے اور اب اون اشخاص کی مختصر کیفیت لکہی جاتی ہے جنمین اس عملدرآمد سے اختلاف واقع ہوا ❊

مہاراو امید سنگہ صاحب کے تین صاحبزادے کشور سنگہ - بشن سنگہ - پرتہی سنگہ تہے - ولیعہد کشور سنگہ صاحب بعمر پینتالیس سال ہاڈون کو بہت عزیز تہا - اوسکے مزاج و بشرہ مین بہت حلم و نرمی تہی مگر تنہائی مین تربیت پانے سے اوسکو بجاے کاروبار دنیوی کے مذہبی مسئلون اور شاستر کے حالات سے زیادہ مزاقفیت تہی خاندان کے حالات اوس سے مخفی نہ تہے اور بزرگون کی شجاعت و ناموری کے یاد سے ویسے ہی مہمات کے انصرام کی ہمت و جمعیت رکہتا تہا مگر طبیعت کے قدرتی میلان اور تربیت سے وہ اپنے باپ کے طریقہ پر چلنے اور راپنے اور ریاست کے کامون کو نانا صاحب یعنی منتظم کے اختیار مطلق مین چہوڑنے کے لایق تہا ❊

بشن سنگہ اوس سے تین برس چہوٹا تہی سلیم الطبع اور ہوشیار و جرّار تہا اور اوسکو منتظم سے بہت محبت تہی ❊

پرتہی سنگہ کی عمر تیس برس سے کم تہی یہہ شخص قوم ہاڈا کا عمدہ نمونہ تہا اور راجپوتون کے خاص شغل یعنی جنگ آوری کا بہت شوق رکہتا تہا اوسکی راے مین ریاست کی

یہہ حالت ذلت اور سبکی کا باعث ہی اور اوسکا ارادہ تہا کہ یا تو اپنے خاندان
کو اوس قید سے جسمین باپ نے چہوڑا تہا نجات دے ورنہ اوسکے اقدام مین
جان تصدق کرے +

تینون بہائیون مین باہم بہت محبت تہی اور اگرچہ کسیقدر اشتباہ تہا کہ بشن سنگہ بہراہ
خودغرضی بلکہ دغابازی منتظم کے خلف و وارث سے حلم و خاطرداری کے ساتہہ
پیش آتا ہے مگر نہایت اختلاط و موافقت سے رہتے تہے ہر ایک کیواسطے پچیس پچیس
ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر مقرر تہی کہ اپنے اپنے مختارون سے انتظام کراتے تہے
ظالم سنگہ کے دو اخلاف بڑا مادہو سنگہ صحیح النسب بعمر چہیالیس سال اور چہوٹا گوردہن
داس کنیزک زاد تہے مگر منتظم گوردہن داس سے زیادہ محبت کرتا تہا اور باوجودیکہ
مادہو سنگہ عہدہ منتظمی مین وارث جایز قرار پا چکا تہا گوردہن داس کا اختیار و رتبہ
اوسکے برابر تہا مادہو سنگہ کے بشرہ مین ذہانت و ہوشیاری کی کوئی علامت نہی
البتہ نازپروردگی سے متکبر ہو گیا تہا اور مقدم سبب اسکا یہہ تہا کہ مہاراؤ صاحب
مرحوم عین طفولیت سے ولیعہد کے مقابلہ مین اوسکی حمایت کرتے تہے اور شروع
جوانی مین اختیار حکومت مفوض ہو جانے سے اس نخوت و تندمزاجی مین اضافہ
ہوا تہا کیونکہ جب سے ظالم سنگہ نے کوٹہ چہوڑ کے چہاونی کی بود و باش اختیار
کی مادہو سنگہ باپ کے موروثی عہدہ فوجداری پر مقرر ہو کے بطور قایم مقام
کوٹہ مین رہا اور کل فوج کی حکومت اور تقسیم تنخواہ کا کام ہونے سے اوسکے پاس
زر کثیر رہنے لگا اور قیود و ضوابط سرکاری جو دیگر ملازمون کو حرکات ممنوعہ
سے باز رکہتے تہے اوسکے واسطے کارگر نہوے کیونکہ منتظم آیندہ کے اعمال بد کو

ظاہر کرنے کی کسکو مجال تہی الغرض وہ اس طریقہ سے رہنے لگا کہ اوس سے سب
ناراض ہوگئے اوسکے باغات و گہوڑے و کشتیان اس فضول خرچی سے آراستہ
تہے کہ پسران رئیس کو اونکے دیکہنے سے حسد ہوتا تہا اور اردلی اس کثرت سے
رکہتا تہا کہ خود رئیس کے ہمراہی اوسکے مقابلہ مین گرد تہے اور باپ کی اس عاقبت
اندیش نصیحت پر کہ مجہے سو برس پورے ہوجاوینگے (یعنی مین مرجاؤنگا) تب
یہہ انتظام جسکی درستی مین عمر صرف ہوئی ہے یکبارگی درہم برہم ہوجاویگا۔
اوسکو مطلق خیال نہ تہا ؎
گوردہن داس بعمر ستائیس سال بہادر ولایق و چست و چالاک تہا اوسکا برتاؤ
اپنے آقا رکے خاندان سے بہائی کے طریقہ سے بالکل خلاف تہا صاحبزادگان ٹیپو
مرحوم خصوص ولیعہد فتح حیدر بہی سنگہ سے کہ اونکا اور اوسکا مزاج یکسان تہا
اوسکی بہت موافقت و دوستی تہی اور باپ نے بہی کہ جسطرح باپ کی اولاد ہونے
کے سبب سے بڑے بیٹے کی نسبت زیادہ محبت رکہتا تہا اوسکو عہدہ پر دہانی
یعنی انتظام غلہ ریاست پر مقرر کیا تہا اس ذریعہ سے اوسکے پاس روپیہ بکثرت
تہا اور اس روپیہ سے اوسکے بہائی کی وراثت مقبولہ مین خلل واقع ہوا بہائیون
مین باہم سخت نفاق تہا اور مادہو سنگہ نے بارہا گوردہن داس کی ہتک و ذلت
کی تہی بلکہ ایکدفعہ پہرہ مین قید کردیا تہا کہ اس سبب سے اوسکو عداوت قلبی ہوگئی
ظالم سنگہ مین صرف یہی عیب تہا کہ اوس نے بیٹون کی تربیت پر کچہہ توجہ نکی دونو
کی بدمزاجی اور سرکشی بڑہتی رہی کہ اوسکے عمر بہر کے طریقہ پر چلنے کے لایق یا جیسا
اونکو ہونا چاہیئے تہا ویسا ان سے کوئی نہوا اس غلطی سے اوسکو بہت پشیمانی ہوئی

کرا وسکے نتایج سے اوسکی مدت دراز کی دشوار و محنت طلب کارگذاری کی خوبیان زایل ہوئین اور جو اختیار اوس نے نہایت جانفشانی سے حاصل کیا تہا اوسکی حیات کے ساتہہ ختم ہوا ؛

نومبر ۱۹۰۸ء مین مہاراؤ صاحب کا انتقال ہوا تب معزز ترین اشخاص و معاملات ریاست کوٹہ کی یہہ کیفیت تہی اونکے مرتے ہی ہر ایک کی خواہش جو ارادہ سے کہ مدت سے مخفی تہے ظہور مین آکے نہایت غم آلودہ حوادث پیدا کئے انتقال کیوقت منتظم بمقام چہاونی قریب گاگرون تہا کہ بفور استماع واسطے ادائے رسمیات تعزیت رئیس مرحوم اور مسند نشینی مہاراؤ کشور سنگہ صاحب کے کوٹہ کو روانہ ہوا اور بذریعہ خط مندرجہ ذیل مورخہ یکم صفر ۱۲۳۵ھ مطابق ۲۱ - نومبر ۱۹۰۸ء صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو اطلاع دی ؛

# خط راج رانا ظالم سنگہ بنام صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مشعر انتقال مہاراؤ امید سنگہ صاحب

یکم صفر روز یکشنبہ کی شام تک مہاراؤ امید سنگہ صاحب بالکل تندرست تہے غروب آفتاب سے ایک گہنٹہ بعد سری برجنا تہہ جی کی پوجا کے واسطے گئے چہہ دفعہ ڈنڈوت کر چکے تہے ساتوین ڈنڈوت مین غش کہا کے بالکل بیہوش ہو گئے اوسی حالت مین اونکو آرام گاہ مین لیگئے اور ہر طرح علاج کیا مگر کچہہ کارگر نہوا دو بجے صبح کے سرگ کو سدہارے خدا کرے ایسا غم دشمن کو بہی نصیب نہو مگر مرضی الہی سے چارہ گریز نہین آپ ہمارے دوست ہین اور پس ماندگان مہاراؤ صاحب کی عزت

و عافیت آپکے اختیار مین ہے مہاراو صاحب مرحوم کے خلف اکبر کشور سنگہ کو مسند نشین
کر دیا ہے اور بنظر دوستی آپکی خدمت مین اطلاع دی ہے

جسوقت یہہ خط پہونچا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مارواڑ سے میواڑ کو جاتے تہے اونہون
نے فوراً گورنمنٹ کو اطلاع دیکے استدعا ہدایت کی اور چند روز اودیپور مین
مقام کرکے کوٹہ کو روانہ ہوئے کہ مخالف فریقون کی عداوت سے انقلاب خلل انداز
انتظام مکفولہ پیدا ہونیوالا تہا اوسکو ملاحظہ کرین وہان پہونچکر اونہون نے دیکہا
کہ عمر رسیدہ منتظم یہان بہی مکان مین رہنے کی آسایش سے محروم ہے یعنی
مع اپنے بہادر ہمراہیون کے شہر سے ایک میل پر خیمہ مین رہتا ہے اور اوسکا بیٹا
محل مین مقیم ہے رئیس اور اوسکے بہائی بدستور قلعہ مین تہے اور بہ افسری گوردہن
داس و پرتہی سنگہ کے مہاراو کو اپنی تجویز سے موافق کرنے کیواسطے ہر روزہ مشورت
ہوتی تہی اور پرتہی سنگہ کو اس جلسہ سے علیحدہ کر رکہا تہا مہاراو امید سنگہ صاحب کو
مرے ہوئے دیر نہونے پائی کہ صاحبزادگان منتظم کی دیرینہ عداوت نے عین
دروازون کے اندر جنگ وجدل ہونے کی صورت پیدا کر دی اور اگرچہ رئیس
کے ارادہ مین یہہ تہا کہ اپنے حقوق کو جو مدت سے جاتے رہے تہے جسطرح ممکن
ہو حاصل کرے مگر کمال تعجب ہے بلکہ شاید کیسیکو یقین نہ آوے کہ ظالم سنگہ کو ان تجویزون
کی بالکل خبر نہوئی ہے

انتقال آقا کے غم اور تردّدات انتظام راج اور ضعف ونقاہت مقتضاء عمر سے
وہ بیمار ہو گیا اور جو لوگ اوسکے مرنے کے منتظر تہے اونکو اپنا مطلب حاصل ہونے
کی امید ہوئی مگر اونکی حیرت ومایوسی کے واسطے اوسکو آرام ہو گیا تاہم رئیس اور

اوسکے کینز ک زادلڑکے کی تجویز اس سختگی کو پہونچ گئی تہی کہ بجز خود منتظم کے مثل آفتاب
سمت الراس سبکو معلوم ہوئی آخرکار صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے اوسکو مطلع کیا کہ تمہارے
بیٹے آپس مین لڑائی پر آمادہ ہین اور رئیس چاہتا ہے کہ عصائے حکومت جو ساٹہہ برس
تک تمہارے ہاتہہ مین رہا ہے جسوقت بہگوان کی مرضی ہو تمہارے ساتہہ چلا جاوے
اسوقت شرایط مقبولہ متضمن کفالت منتظمی مادہو سنگہ فریقین مخالف کے درمیان
صلح کرانے مین خلل انداز ثالثی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ہوئین ایک فریق سے سوال
تہا کہ جو اختیار کوشش وجانفشانی سے حاصل کیا ہے اوسکو چہوڑ دے اور دوسرا
فریق ایسے حقوق کے استحصال پر آمادہ تہا جو بمقتضاء اتفاق ومصلحت وقت اوس
سے چہینے گئے تہے اگر یہہ ماجرا اوس زمانہ مین واقع ہوتا جب ملک مین غارتگرون کا
زور تہا تو کسی کی مجال نہ تہی کہ دم مارتا بلکہ ذکر بہی ہونے پاتا اور جسطرح امید سنگہ
ظالم سنگہ کے اختیار مین رہا مہاراؤ کشور سنگہ مادہو سنگہ کے اختیار مین رہتا بلکہ
شاید اختیار حکومت پر قناعت ہوکے کوٹہ مین اول جہالا راجہ ہونیکا داعیہ پیدا
ہو جاتا مگر اب انقلاب زمانہ سے کل ریاستون کی کیفیت دیکہہ کے یہی تعجب پیدا ہوا
کہ کیا وجہہ ہے کہ جسکو مالک ریاست کا خطاب ہو وہ انصرام کاروبار ریاست کے
اختیارات سے محروم رہے کہ اسطرح نہ فقط رعایا وسرداران ریاست اور تیرہ ہزار
ملازمان فوج جنکو منتظم نے نوکر رکہہ کے پرورش کیا تہا بلکہ قرب وجوار کی ریاستون
کے رئیس اور امیر بہی جو اب تک اس غصب حکومت پر لاپروائی سے خاموش تہے
کشور سنگہ کے بے اختیار مگر قدیم خاندان کے شریک درد اور خیرخواہ ہوگئے
سنہ ۱۸۱۷ کے انقلاب نے راجپوتانہ کے ظلم وزبردستی کو انصاف وواجبیت سے

بدل دیا تہا اوس سے پیشتر جو کسی کی حق تلفی پر کچہہ لحاظ و التفات نہوتا تہا تو سبب اوسکا یہہ تہا کہ کسیکو بہ جبر زور و زبر دستی کے حقرسی کی امید نہ تہی مگر اس عہد جدید کے شروع ہونے سے ہر ایک شخص اپنے حق کو محفوظ و مکفول سمجہنے لگا ممکن نہ تہا کہ جس رئیس کے اختیارات مالکانہ بذریعہ عہدنامہ مکفول ہوگئے وہ اونکی بازیافتگی کا دعویدار نہوتا یا سردار اپنی منضبط جاگیرون کے خواستگار نہوتے یا زمیندار بہی اپنی اراضی کو کہ خالصہ ہوگئی تہی چہوڑانا نہ چاہتا اور غیر ریاستون کے رئیسون کو بہی منتظم کا باوصف اوسکی حلم و نرمی کے اسقدر با اختیار ہوتا اسوجہہ سے ناگوار تہا کہ یہہ نظیر پیدا ہوکے مبادا ہماری ریاستون مین بہی یہی خرابی پیدا ہوجاوے سب نے ایسے وجوہات سے کہ بجاے مصلحت آمیز کے زیادہ تر معقول اور واجبی تہین سرکار انگریزی کے حاکمانہ عدل و انصاف دادرسی کی درخواست کی مگر اتفاقات زمانہ اور احسانمندی شاہانہ سے سرکار کو اوسکے خلاف طریقہ اختیار کرنا پڑا کہ انگریزی پلٹنین بہ اتفاق ملازمان منتظم غاصب حکومت ملک کے جایز و مستحق مالک سے برسر مقابلہ ہوئین - واقعی یہہ ہندوستان کی حکومت کی مشکل ترین معاملات مین سے تہا اور اس اتفاق احدیت کے پرخطر نتایج کا کسی دور اندیشی و ہوشیاری سے باز رکہنا ممکن نہ تہا ؀

اسمین شک نہین کہ عہدنامہ کوٹہ کی شرایط تتمہ نے جنکے ذریعہ سے سرکار نے دو فریق سے اسطرح پر عہد کیا کہ دونون سے اوسکا ایفا غیر ممکن تہا کل خلایق راجپوتانہ کے نزدیک سرکار کے حاکمانہ انصاف کے اعتبار مین خلل پیدا کر دیا کہ دو ایسے شخصون کو جنکا ایک وقت مین قایم رہنا بمنزلہ معجزہ ہوتا حاکم مقرر کر دیا تہا چونکہ

ہرایک کام کو صرف اوسکے نتایج کی رو سے خیال کرنا واجب نہین ہے اسواسطے
اصل موجبات وطریقہ کو بھی جس سے یہہ تدبیر پیدا ہوئی تھی سمجھنا چاہیے ۔
اگر یہہ کہا جاوے کہ شرایط مذکورہ خلاف مصلحت تھین کسی ضرورت خاص سے
اونکا قبول کرنا لازم نہ آیا تھا اور اصل عہدنامہ مرتبہ دسمبر ۱۸۱۷ء کی فروگذاشت
بغیر اسکے کہ اوسکے موجدین پر ناعاقبت اندیشی کا الزام عاید ہو مارچ مین رفع نہین
ہوسکتی تھی تو جواب یہہ ہے کہ ان شرطون کا منظور کرنا بہ اظہار شکریہ و احسانمندی
اوس صادق خیراندیشی اور عمدہ خدمتون کے واجب متصور ہوا جو عین اوس
وقت مین کہ ہندوستان کی حکومت ایسے خطرہ مین تھی کہ پیشتر کبھی نہوا تھا منجانب
منتظم کوٹہ ظہور مین آئی تھین اور راجپوتانہ کے مدبر اعظم یعنی ظالم سنگہ سے صلح
کرنا کل ریاستون سے موافقت کرنے کیواسطے ضرور تھا کیونکہ لارڈ ہیسٹنگس
صاحب کی تدبیر کا عین مقصود بھی تھا پس بنظر مصلحت عام و وجوہات خاص کہ کوٹہ
کی مدد بھی نہایت ضروری تھی منتظم کو شریک حال کرنے کے بغیر کاربراری ممکن نتھی
اسپر بھی اگر کوئی کہے کہ جسوقت مین سرکار کو ضرورتاً ان شرطون کا اصل عہدنامہ
مین شامل کرنا لازم آتا اوسوقت خود منتظم نے خواہ کسی سبب سے ہو درگذر کی تھی
اور کیا علاوہ اس کفالت کے جو باعث فتنہ وفساد ہوے اوسکی خیرخواہی کا اجر
دینے کی اور کوئی صورت نتھی لڑائی ختم ہوچکی تھی اور سرکار براہ انصاف کہہ
سکتی تھی کہ ریاست کوٹہ نے جس سے ہمارا عہدنامہ ہوا ہے کل اشخاص موجب فساد
و بدنظمی کے سرکوبی مین شریک فتح واستحصال مال معززہ ہو کے فایدہ کامل اوٹھا
لیا تھا ۔

بلاشبہہ ایسی دلیل موقع وکالت پر واجب متصور ہوتی مگر اس لاثانی فتح کی خوشی سے جسمین ظالم سنگہ نے بڑی مدد دی تہی حکام انگریزی محفوظ تہے اور افراط خوشی مین آیندہ کی خرابی پر نظر کہنا سہو ہوگیا لیکن اگر ضرورت گذشتہ واجبیت کا ذریعہ کامل نہو سکے تو اور بہی دلیل موجود ہے جب تدبیر ۱۸۱۷ کے موجد نے بمقابلہ غارتگران کل مستقل سرکارون کے ساتہہ اتفاق پیدا کرنے کی تجویز کو پختہ کرلیا تو لازم آیا کہ جن لوگون کے ساتہہ عہد وپیمان ہون اونکی تشخیص کرنے مین عام اور وسیع قاعدہ پر عمل کیا جاوے اوسوقت یہہ ممکن نہ تہا کہ ہر ریاست کے واجب یا ناواجب قواعد کی باضابطہ و دیرطلب تحقیقات کیجاتی یا کسی ذی اختیار سے اوسکے طرز حقیت واستحقاق جایز کی بابت سوال کیا جاتا لیس ضرورتًا اونہین شخصون کو جو اوسوقت حاکم فرمان روا تہے مالک ومختار سمجہنا پڑا کر اسی قاعدہ کا علانیہ اشتہار ہوا اور اسی پر سب نے یکسان عمل کیا اور یہہ امر جس شرط کو حکام انگریزی دسمبر مین بخوشی تمام قبول کرلیتے مارچ مین جب اونکا کل مطلب حاصل ہوچکا اوسکو نامنظور کرنا براہ انصاف واجب تہا یا برعکس اوسکے تجربہ کاران فن ایلچیگری کی تجویز وتصفیہ کے لایق ہے اس واسطے اب اس تدبیر کا نتیجہ بیان کیا جاتا ہے ؂

مہاراؤ صاحب جدید کے مشیرون نے اونکو شرایط عہدنامہ سے آگاہ کرکے آمادہ کیا کہ اونپر صحیح صحیح عمل کرنے کی درخواست کرین اور منتظم نے جو ہمیشہ رئیس مرحوم کا ادب اور وقر کیا تہا اوسی کو بطور ثبوت غیر مستحقی اختیارات کے اوسکے خلاف پیش کرتے تہے اونہون نے بہت فخر اور داعیہ سے عہدنامہ کی دستاویز قلم کا

حوالہ دیا - اوسکا یہہ مضمون ہے کہ مہاراوصاحب اور راوسنکے وارث وجانشین
اپنے ملک کے حاکم مطلق رہینگے - اور سوال کیا کہ بموجودگی اس عہد واثق کے سرکار
اپنی کفالت مابعد کو کہ - ماد ہوسنگہ اور اوسکے وارث ہمیشہ ریاست کے منتظم با اختیار
رہینگے - کیونکر عمل مین لاسکتی ہے منتظم کے موروثی ومختار مطلق ہونے سے وہ
اصل مالک ہوگیا اور کوٹہ کی گدی صرف روئی کا ڈہیر رہگئی حالانکہ اصل عہدنامہ
پر فریقین متعہد کی مہرین چسپان ہین اور شرائط تتمہ سے مہاراو رئیس اور منتظم
ماد ہوسنگہ کے رابطہ دوستی بالکل موقوف ہوگیا اور رئیس کے با اختیار ہونے
مین ہرطرح کوشش عمل مین آئی اوسکے رفیقون کی امید قطع کرنے یا عہدنامہ
کی صاف عبارت سے مخالف معنی پیدا کرنے کیواسطے فرشتون کی فصاحت بہی
کافی نہ تہی اونہون نے عاقلانہ سختی سے صرف عہدنامہ پر اپنے دعوی کو قایم و
محدود رکہا اور تردید دعوی کیواسطے جو عذرات وجوہات پیش ہوئین اون مین
سے کسیکو پذیرائی کیا جب کہا گیا - کہ گورنمنٹ کی ہدایت ہے کہ بمقابلہ منتظم کے جس سے
عہد واثق ہوا ہے خطابی راجہ کا دعوی قابل پذیرائی نہین ہے اور تمکو صرف
اوسی طرح پر کوٹہ کا راجہ قبول کیا گیا ہے جسطرح ستارہ کا راجہ مرہٹون کا سرگروہ
اور دہلی کا مغل ہندوستان کا شاہنشاہ ہے - تو مہاراو نے اپنے کان بند
کر لئے اور کہا کہ میرے اور ستارہ ودہلی والون کے حالات بالکل مختلف ہین جو
شخص میری نسبت اونکی نظیر دے وہ صریح میرا دشمن ہے ؛
امید نہ تہی کہ جب تک بیرم تہی سنگہ وگوردہن داس شریک مشورہ رہین کشور سنگہ
دعوی سے دست بردار ہوکے اپنی تقدیر پر شاکر ہوگا اسواسطے اوسکو اطلاع

دیکھی کہ ان دونوں مشیروں کا علیحدہ کرنا ضروری ہے

مگر قلعہ پر حملہ کیئے بغیر اونکی علیحدگی غیر ممکن تہی اور حملہ ہونے پر غالباً رئیس مارا جاتا
اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ صرف محاصرہ کیا جاوے تاکہ تنگ ہوکے بہاگ نکلیں
چنانچہ ایسا ہی ہوا جب مہاراؤ نے قلعہ مین کسیطرح گذارہ کی صورت نہ دیکھی اپنے
ملک پر اعتبار کرکے پانسو بہادر سواروں کی جمعیت سے جنمین زیادہ تر ناڈ ا
تہے نکل دیو برج ناتہہ کی مورت چار جامہ پر رکہہ کے نقارہ بجاتا اور نشان پہر
پہراتا محاصرہ مین سے نکلا فوج محاصرہ کو مزاحمت یا مقابلہ کی ہدایت نہ تہی کہ
اوسکی سواری بلاتعرض نکل گئی بفور استماع اس خبر کے صاحب پولٹیکل ایجنٹ منتظم
کے لشکر مین گئے اور دریافت کیا کہ فساد کو ملک مین پہیلنے سے باز رکہنے کیواسطے
کیا تدبیر کرنی چاہیئے اونہوں نے بہت پس وپیش سے جواب دیا کہ مین بہی اپنے
مالک کے ساتہہ رہونگا اور چاکری کرونگا اور بجاے اسکے کہ اپنے آقا کا مقابلہ
کرکے روسیاہی کروں ناتہہ دوارہ کو چلا جاؤنگا صاحب ایجنٹ نے جواب مین
کہا کہ آپکے قطعی ارادہ کرنے مین کوئی امر مانع نہین ہے اور صرف اوسکا ظاہر
کرنا ہی کافی ہوگا مگر جب دیکہا کہ انکا دل یکسو نہین اور کسی امر پر آمادہ نہین
ہوتا تو اس خیال سے کہ پانسو سرکش وفتنہ انگیز لوگون کے آزاد پہرنے سے فساد
عظیم برپا ہوگا اور یہہ وقت ایسا نہین ہے کہ حسن وقبح کی بحث وتامل مین کچھ بہی
لحظہ گذرنے دیا جاوے فوراً جسطرف رئیس کی سواری گئی تہی گہوڑا دوڑایا اور
بمقام رنگ باڑی کہ کوٹہ سے چہہ میل جنوب مین ہے شامل ہوئے اوسکے ہمراہی
اور اسپان سواری فصیل باغ سے باہر ٹہیرے ہوئے تہے اور رئیس اور اوسکے

بٹھایا یا علیحدہ نہونے دیا اور مسند نشین کرکے اوسکی ترقی عافیت و بہبودی کی خواہش
ظاہر کی اور یہہ بہی کہا کہ آپکا چلن درویہ آپکے شاہانہ رتبہ کے لایق ہونا ضرور ہے
اور پیرتہی سنگہ اور گوردہن داس کا آپ کے پاس سے بلکہ گوردہن داس کا ملک
مارواڑ ہی سے علیحدہ ہونا واجب ہے۔ یہہ حال تو وسط مئی کا ہے اور جون مین بطور
مجرم ریاست سے شہر بدر خارج کرکے دہلی کو بہیجا گیا رئیس اور اوسکے خاندان کے ہر ایک
شخص کی معاش وافر مقرر ہوکے منتظم اور رئیس کے درمیان حسب ضابطہ صلح
ہوئی ؛

اس دربار کا اجتماع تہوار کے طور پر ہوا اور عوام کو از خود خوشی ہوئی جس راستہ
سے منتظم اور اوسکا بیٹا محل مین آئے ہر گلی و کوچہ پر انبوہ کثیر نے جمع ہوکے بآواز
بلند مبارکباد دی واجب التعظیم ظالم سنگہ مثل بزرگون کے آکر موجود ہوا اور رئیس
اور اوسکے بہائی نے مثل نافرمان بچون کے استدعاے معافی کی اور جہک کر
اوسکے قدم چہونے چاہے ظالم سنگہ نے اونکو اس عاجزی سے باز رکہ کے خود
اپنے آقا کے قدم پکڑ لئے مہاراؤ صاحب نے بہت ادب و محبت ظاہر کی اور
ظالم سنگہ نے اظہار وفاداری و تعظیم کیا اور طرفین سے صفائی اور رفع کدورت
ہوئی ؛

اس صلح کے بعد بتاریخ ۱۷ اگست سنہ ۱۸۲۰ مہاراؤ صاحب کے حسب ضابطہ
مسند نشینی کی رسم ادا ہوئی پروہت کے بعد صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے رئیس کی
پیشانی پر ٹیکا کیا اور مالا و سرپیچ و بہج بند وغیرہ زیور پہنا کر کمر سے تلوار باندہی
اوس وقت توپخانہ سے سلامی ہوئی مہاراؤ صاحب نے بہ اظہار اطاعت و شکریہ

سرکار انگریزی ایک سو ایک اشرفیان نذر کین اوسیوقت نواب گورنر جنرل صاحب
کیطرف سے منتظم کو خلعت دیا اوس نے بہی شکر گذاری سے پچیس اشرفیان
نذر کین ٭

بعد ازان مادہو سنگہ نے بہ اعتبار عہدہ فوجداری کے رئیس کی کمر سے تلوار باندہ کے
نذر دی مہاراؤ صاحب نے بالعوض اوسکے خلعت دیکے ضمناً اوسکا آیندہ کو
عہدہ منتظمی پر مقرر ہونا قبول کیا اسطرح مشکل عظیم کہ کل نزاع و فساد کی باعث
ہوئی تہی رفع ہوگئی اس رسم کے بعد صاحب ایجنٹ ایک ماہ کامل مقیم رہے اور
اس عرصہ مین روابط منضبطہ حال کو استحکام دینے اور مہاراؤ صاحب کو اپنی رتبہ
شاہانہ کا عادی کرنے مین کوشش کی اور مادہو سنگہ کو بخوبی آگاہ کیا کہ انصرام عہدہ
منتظمی مین جو بذریعہ عہدنامہ کے مقبول ہوا تہا اگر تمہاری بدچلنی یا لاپروائی یا غرور
سے بدعہدی ہوگی تو مستوجب بازپرس شدید ہوگا کوٹہ چہوڑنے سے پیشتر صاحب
ایجنٹ بتاریخ ۴ ستمبر ایک اور جلسہ اہالیان دربار مین شریک ہوئے کہ اوسوقت
سب آپس مین نہایت خوش اور رضامند تہے ظالم سنگہ اور مہاراؤ صاحب اور
مادہو سنگہ نے بمعافی باہمی اعمال سابقہ مصافحہ کیا اور ہر ایک نے آیندہ کو اتفاق
و محبت رکہنے کا اقرار کیا ٭

اسوقت ظالم سنگہ نے اپنے آقا اور رعایا ملک کیواسطے دو کام ایسے کئے کہ اوسکی
مدبرانہ حیات کے شایان تہے ایک تو یہہ کہ اپنے قدیم و وفادار ملازمون کیواسطے
ایک وصیت نامہ مصدقہ بدستخط مہاراؤ صاحب اور اپنے خلف مادہو سنگہ اور
صاحب ایجنٹ کے اس مضمون سے مرتب کرایا کہ اگر میرے انتقال کے بعد میرا جانشین

اونکو نوکر کہا چاہے تو اونکو بلا مواخذہ حساب کارگذاری سابقہ کی آزادی اور
جہان چاہین وہان رہنے کی اجازت ہو جاوے مہاراو صاحب اور راو ہمونسنگہ
کے دستخط ہوجانے کے بعد حسب درخواست ظالم سنگہ صاحب ایجنٹ نے بہی بطور
کفالت تعمیل کے اپنے دستخط ثبت کیے اس سے ثابت ہے کہ اخیر وقت تک منتظم اپنے
آقا کی بزرگی و سرپرستی کو تسلیم کرتا تہا اور اپنے بیٹے کے طریقہ سے خایف تہا
دوسرا کام یہہ تہا کہ اپنے تمام عمر کی عادت اور رواج ملک کے خلاف ڈنڈ یعنی
مصادرہ کا لینا علاقہ ریاست کوٹہ کے اندر بالکل موقوف کردیا ایسے رواج کا
کہ کل راجپوتانہ مین یکسان مضبوطی و قدامت جاری ہے اور اپنے ہی ذاتی ارادہ
سے موقوف کرنا منتظم کی تیزی ذہانت اور خواہش رضاجوئی سرکار محافظ کی
ثبوت کامل ہے اوسکو بخوبی معلوم تہا کہ اپنی رعایا کے ساتہہ انصاف و سلوک
سے پیش آنے کے برابر سرکار انگریزی کے خوش کرنیکا کوئی ذریعہ نہین ہے پس نظر
حصول اون فواید کے جو اس مطالبہ کی معافی سے خود اوسکے اور ریاست کے
حق مین پیدا ہونیوالی تہی و نیز بغرض حصول تحسین و آفرین سرکار انگریزی کے
اوس نے اخذ مصادرہ کو اس تاکید سے موقوف کیا کہ علاقہ راج کے ہر ایک
قصبہ مین پتہر نصب کرا کے اون پر اس مکروہ رواج کے ازسرنو جاری کرنیوالے
کو سورج و چاند و گئو و سور کی قسمین اور عاقبت مین گنہگار اور دوزخی ہونے
کی بد دعا کندہ کرادین ؛

اس نزاع و فساد کے انجام مین سب سے زیادہ سختی منتظم کے پسر کینہ کش زادہ ہوئی
کہ وہ بروز روشن دیس سے نکالا گیا گوردہن داس اور اوسکی والدہ سے منتظم کو

کمال محبت تہی — امن و عافیت خلایق کیواسطے اس فتنہ انگیز کا ہمیشہ کیواسطے جلاوطن
کرنا لازم آیا مگر خوف تہا کہ باوجود اوسکی شرارت و بداخلاقی کے ظالم سنگہ کو اوسکی
علیحدگی ناگوار ہوگی مگر جب حکم اخراج کی تعمیل ہوئی اوس نے مطلق پاس نہ کیا
بلکہ صاف کہدیا کہ آیندہ کو اوسکے وجود سے ہاڑوتی کی ہوا رگندہ ہونے پاوے
اوسکو ہدایت ہوئی کہ دہلی و الہ آباد مین سے جس مقام کو بہتر سمجہے وہان رہا کرے
چنانچہ اوس نے دہلی کو پسند کیا اور بہ تقرر پنشن بیش قرار مع قبایلون کے وہان
رہنے لگا اوسکے ساتہہ خدمتی ملازم بہت تہے اور اونکے سواے حکام دہلی نے
چند سوار متعین کر رکہے تہے *
سنہ ۱۸۲۱ مین براہ ناعاقبت اندیشی اوسکو اجازت ہوئی کہ الوہ مین جاکے رئیس
جابوہ کی کنیزک زاد دختر سے شادی کی اوسکو وہان پہونچے دیر ہوئی تہی کہ
کوٹہ مین بجاے امن و عافیت کے شر و فساد کی علامتین نمودار ہوئین کوٹہ
و بوندی مین خطوط پکڑے گئے اور اوسیوقت دریافت ہوا کہ فوج منتظم کے
مجرب بہادرون کے دل بہر گئے ہین کسی نے بیان کیا کہ سیف علی حاکم راج پلٹن
تیس برس کا ملازم اور نہایت خیرخواہ وفادار و بہادر گمراہ ہوکے اپنے برای نام
آقا کا شریک ہوگیا ہے اول تو یہہ صرف تہمت سمجہی گئی مگر منتظم نے بزریعہ احتیاط
راج پلٹن اور قلعہ کے درمیان دوسری فوج متعین کی کہ اس سے یکبارگی
سب راز کہل گیا مہاراؤ صاحب فی الفور آبی راستہ سے نکلکر سیف علی اور
پلٹن کے ایک حصہ کو قلعہ مین لیگئے بفور استماع اس حال کے نابینا منتظم نے بسواری
میانہ فوج لیکے باقیماندہ پلٹن پر حملہ کیا اور ایک برج پر جس سے نہ فقط شہر کا

ہر ایک مقام بلکہ دریا سے چمبل کے طرفین کا ملک دبے ہوئے تھے چوبیس چوبیس[۲۴]
پونڈ کے گولون کی دو توپین چڑہا کے قلعہ پر گولہ اندازی شروع کی اس آتش فشانی
کے وقت مہاراؤ صاحب اور اونکے بہائی پرتہی سنگہ بذریعہ کشتی عبور دریا کرکے
بوندی کو چلے گئے بشن سنگہ بہائیون سے علیحدہ ہوکے منتظم کے پاس آگیا رئیس
بوندی کو سرکار سے ہدایت ہوئی کہ رئیس مفرور کے ساتہہ مہمان نوازی سے
پیش آنے کی تو ممانعت نہین ہے مگر وہ منتظم سے لڑنے کیواسطے بوندی مین فوج
جمع کروگے تو تم سے سخت باز پرس ہوگی اور ہمدران حال نیمچ کی فوج انگریزی
کے صاحب کمینڈنٹ کو لکہا گیا کہ جاپوہ اور بوندی کے درمیان فوج کی جمعیتیں
مقرر کر کے راستہ کا انتظام کردین اور اگر گوروہن داس مہاراؤ صاحب کے شامل
ہونیکا ارادہ کرے تو اوسکو زندہ یا مردہ جسطرح ممکن ہو گرفتار کرین مگر باوصف
اس حسن تدبیری و خوش انتظامی کے وہ اس سرزمین کے ناہموار اور پیچدار
راستہ سے صاف نکل گیا مگر جب دیکہا کہ رئیس بوندی اپنے ارادہ پر ثابت قدم
ہے تو مارواڑ کو چلا گیا اور وہان بہی پناہ نہ ملی تب بجز اسکے کہ دہلی مین جاکے
قید ہوجاوے چارہ نہ دیکہا۔ مگر شاید اوسکا جانا مشورت سے ہوا ہو کیونکہ
اوسکے دہلی کو روانہ ہوتے ہی مہاراؤ صاحب نے بوندی سے بندرابن کی جاترا
کیواسطے کوچ کیا اور یہہ امید ہوئی کہ شاید اپنے کل دیو برجناتہہ کے خاص ملک
مین بود و باش اختیار کر کے بقیہ عمر کو امن و عافیت سے بسر کرین اونکا بوندی کو جانا
بسبب کمی فاصلہ درمیان کوٹہ و بوندی اور قربت خاندان دونون رئیسونکی عوام
کے نزدیک کچہہ بڑی بات نہ تہی کیونکہ خانگی نفاق کی وجہہ سے اکثر قرب و جوار کی

مذکور کو متوسط کر دیا اسپر اونہون نے زیادہ فوج جمع کر کے ہاڈوتی کو کوچ کیا اور
اثنا ر راستہ جس رئیس کے علاقہ مین ہو کر گئے اوسی سے کہتے گئے کہ حسب منظوری
سرکار انگریزی اپنے اختیارات مالکانہ کو کہ مدت سے موقوف تہے حاصل کرنے کے
واسطے جاتے ہین اور اہلکاران مذکور کے چپراسی وخزانچی دہلی کا گماشتہ کہ
رئیس کو زر مطلوبہ دیتا تہا موجود ہونے سے ہر ایک کو اونکے کلام کا یقین آگیا
اور اس فریب مین آکے خلایق کو اونکی کامیابی کی خواہش کامل پیدا ہوئی جسقدر
بڑہے فوج زیادہ ہوتی گئی اور اختتام موسم بارش ۱۸۲۱ع بر لب دریای چمبل
پہونچے تین ہزار آدمیون سے عبور دریا کر کے ایسے مضمون سے احکام طلبی جاری
کئے کہ ہر ایک راجپوت نے یقین کر کے تعمیل کی یعنی حسب شرایط عہدنامہ دادخواہ
ہونیکی اطلاع دیکے بحوالہ حقوق قدیمی اپنے شامل ہونے کے خواستگار ہوئے
کہ ریاست کے ہر ایک ہاڈا نے بدل منظور کیا۔ اونکے طریقہ سے راجپوتون کے
عقاید وفاداری کا حال بخوبی منکشف ہوا کہ منتظم کے قریب ترین رشتہ دار اور
پرورش یافتہ ملازم اوس سے علیحدہ ہو کے موروثی وحقدار رئیس کے جسکو
بعض نے کبھی دیکھا بھی نہ تہا اور نہ جانتے تہے شامل ہو گئے عرصہ تک طرفین
سے سوال وجواب ورد وکد ہوتی رہی ایک مہینے بعد مہاراو کشور سنگ صاحب
نے بمقام میانہ بمتی اسوج بدی پنچمین مطابق ۱۶ ستمبر خط مندرجہ ذیل متضمن
شرایط صفائی کرنل ٹوڈ صاحب کیخدمت مین بہیجا ؀

سے تحریر ہون ٭

۴ میرے اور اوسکے حفظ جان کیواسطے بہ تعارف سرکار انگریزی ضمانت لیلی جاوے ٭

۵ پرتھی سنگہ کے واسطے جاگیر مقرر کرون گا کہ وہ وہان رہیگا اور پرتھی سنگہ اور کشن سنگہ کے ہمراہیون کا عملہ میرا مقرر کیا ہوا ہوگا اسیطرح اپنے یکجدی اور ہمقوم لوگون کے واسطے جاگیرین مقرر کرونگا اور وے حسب دستور قدیم میرے پاس رہینگے ٭

۶ میری اردلی خاص تین ہزار آدمیون کی اور بابالال میرے پاس رہینگے ٭

۷ ملک کی آمدنی کشن بہنڈار یعنی خزانہ صدر مین رہیگی اور وہان سے خرچ ہوگا ٭

۸ قلعدارون کو مین مقرر کرونگا اور فوج میری تحت حکومت مین رہیگی منتظم کو اختیار ہے کہ اہلکاران ریاست سے اپنے احکام کی تعمیل کرا دے مگر میری صلاح و منظوری کے ذریعہ سے ٭

یہہ شرایط مین چاہتا ہون اور وے راج ریت یعنی قواعد حکومت کے بموجب ہین فقط

اس خط کے پہونچتے ہی روز افزون بدنظمی کے انسداد کا کوئی ذریعہ نہ رہا اور جو تجویز انواع خیالات سے ابتک موقوف رکہی گئی تہی کرنی لازم آئی ٭ منتظم کی آزمودہ کار و مجرب فوج کا کچھہ بہروسہ نہ تہا کہ اوس نے خود قبول کرلیا اس اقبال سے اوسکی طرز حکومت اور عوام کی خواہش عدلت کے کیا اچھے ثبوت

لوگون کی اردلی کا اپنے ساتھہ رکہنا حسب مرضی اپنی جاگیرون کا دینا خود فوج کا حاکم ہونا اور اپنی طرف سے قلعہ دارون کا مقرر کرنا چاہا کہ یہہ امور شرایط عہدنامہ سے صریح برخلاف تہے اور اولاد ظالم سنگہ کے بہ اختیارات نظم ونسق ریاست عہدۂ منتظمی پر مقرر ہونے کی نسبت یہہ درخواست کی کہ میری مرضی پر منحصر رہے کہ اس صورت مین اوسکا عہدہ جو بذریعہ عہدنامہ مکفول ہوچکا تہا محض ناپایدار وغیر معین رہجاتا ❊

جب تحقیق ہوگیا کہ کوئی تدبیر رئیس کو بد صلاح اور فتنہ انگیز مشیرون کے اغوا سے کشیدہ روزی جمع ہوکے اپنے اور اپنے بزرگون کی مظلومی کی شکایتین کیا کرتے تہے باز رکہنے کیواسطے کارگر نہین ہوسکتی ہے تو فوج جو عہدنامہ پر حکماً عملدرآمد کرانے کیواسطے بلائی گئی تہی بہ اتفاق فوج منتظم روانہ ہوئی جسوقت متفق فوجین کالی سندہ کے کنارہ پر پہونچین اور مخالفون کے درمیان صرف ندی رہگئی کثرت بارش سے ایسی طغیانی ہوئی کہ چند روز تک عبور نہو سکا اس عرصہ مین پہر کوشش ہوئی کہ استحکام دوستی یا صرف دوراندیشی سے اپنے اوپر تباہی لانے سے باز رہین مگر کچہہ سودمند نہوئی اونکو طوفان اوٹہتا نظر آتا تہا تاہم کسیقدر ہمت اور کسیقدر مایوسی سے اوسکو قریب تر بلایا سرکار انگریزی سے انتہا درجہ کا عجز وانکسار کرتے تہے اور صاحب ایجنٹ کی دوستی اور خیرطلبی کو بدل تسلیم کرتے تہے مگر ہر ایک صلاح وتاکید کا جواب صرف یہی تہا عزت کے بغیر زندگی کیا ہے - اختیار وحکومت کے بغیر مالک کیا ہوتا ہے - اپنے بزرگون کی موروثی حکومت کو حاصل کرنا یا مرنا ضرور ہے ❊

رئیس سے زیادہ منتظم کا طریقہ پُرپیچ و دقت طلب تہا جس حالت مین وفاداری کا
دم بہرکے اپنی سفید ڈاڑہی کو داغ بدنامی سے بچانا چاہتا تہا اوس نے بہی
اپنے حفظ حقوق و فواید کے واسطے عہدنامہ کو ڈہال بنا رکہا تہا مگر اوسکی خواہش
یہہ تہی کہ اپنی طرف سے اقدام جنگ وجدل کرنے کے بغیر اختیار و حکومت کو قایم
رکہے مگر حکام انگریزی اوسکے ترک ذمہ وری پر کیونکر اغماض کر سکتے تہے اوس
نے عذر بیہودہ کیا کہ میری فوج بدگمان بلکہ باغی ہو رہی ہے اور وقت ضرورت میدان
کارزار پر آپ کیطرف تو بین پہیریگی - مگر اوس سے کہا گیا کہ گمراہی فوج کا خطرہ
ہم اپنے ذمہ لینگے لیکن اگر تم اپنے خاندان کے اختیارات معقولہ کو محفوظ رکہنا
چاہتے ہو تو جسطرح تردید حملہ مین کرتے ہو اوسیطرح حملہ آوری مین بہی عمل کرو
اور وفاداری مین ثابت قدم رہنا اور اپنے اختیار و حکومت کو قایم و برقرار
رکہنا دونون باتین ایک حالت مین ممکن نہین ہین خود سر منتظم چاہتا تہا کہ اپنا
کام اورون کے ہاتہہ سے کرالے عہدنامہ کے فواید کو حاصل کرے مگر اوسکے بموجب
تکلیف کرنی لازم تہی اوسکو گوارا نکرے اخیر وقت تک ہی صاحب ایجنٹ بہی امید
رکہتے تہے کہ بجاے اسکے کہ جن لوگون کا محافظ تہا اون سے لڑائی کرکے خلاف ورزی
سوام دہرم کی سزا اور دنیا کی بدنامی کا متحمل ہو براہ موافقت و زمانہ سازی
لڑائی سے کنارہ کرے مگر اوسکے جو فروش گندم نما تجویزون سے کہ صرف عوام
کو بہکانے کیواسطے تہین یہہ امید بہی قطع ہوئی اور اگرچہ اوسکے دلمین انواع
وسواس و خیالات تہے شوق حکومت سب پر غالب آیا ✽
اوسکے اور اوسکے افسرون کی موجودگی مین اتفاق افواج کی بابت بحث ہوئی

اور بنظر حفظ یکسانیت عملدرآمد حسب درخواست اوسکے ایک انگریز افسر اوسکی
فوج پر متعین ہوا۔
بتاریخ یکم اکتوبر علی الصباح حملہ کیواسطے فوج کا کوچ ہوا منتظم کی فوج مین آٹہہ پلٹنین
پیادگان بتیس توپین اور چودہ رسالجات سواران معروف پایگاہ تہے۔
انمین سے پانچ پلٹنین چودہ توپین اور دس رسالجات ہراول بنے اور باقیماندہ
مع خود منتظم کے پانسو قدم کے فاصلہ پر پیچہے رہے اور انگریزی فوج جسمین
دو سبک پلٹنین چہہ رسالہ سواران اور ایک سبک اسپی توپخانہ تہے فوج منتظم
کے دست راست پر صف آرا ہوئے وسیع میدان جسپر فوج تیار ہوئی ایک ندی
کیطرف کسیقدر ڈہالوان تہا اور ندی سے دوسری طرف کہڑی بلندی تہی
ندی سے پار تہوڑی دور بلند زمین پر مہاراؤ صاحب کا لشکر تہا خیمون کو کہڑا
چہوڑکر اونہون نے بہی ندی کے کنارہ پر فوج کو تیار کیا راج پلٹن مع سیف علی
افسر کے کہ اپنے قدیم آقا سے باغی ہو گئے تہے بجانب چپ تہے مہاراؤ صاحب
مع پانصد سواران قوم ہاڑا بجانب راست تہے اور درمیان مین ابر سیاہ
کا انبوہ کثیر تہا جب تک فوج متفق نے دشمن سے دو سو گز کے فاصلہ پر اپنے
واسطے مناسب موقع پسند کر لیا کچہہ مقابلہ ہوا اور نہ کوئی بہاگا اس وقت کو
غنیمت سمجہکے صاحب ایجنٹ نے کمانڈر افسر صاحب سے فوج کو ٹہروایا اور
گمراہ رئیس اور اونکے وفادار ہمراہیون کو آفت سے بچانے مین ایکدفعہ پہر
کوشش کی فوج سے آگے نصف فاصلہ تک بڑہ کر شرایط مذکورہ سابقہ پر صلح
کرنے کیواسطے کہا اور مہاراؤ صاحب کو لیجا کر اونکے بزرگون کی گدی پر بہانیکا

اقرار کیا اسپر بہی باوجودیکہ صریح تباہی نظر آتی تہی اونہون نے اپنی درخواست
مین کچھہ کمی نکی اور تین ہزار باڈون کی اردلی کے بغیر کوٹہ مین داخل ہونا منظور
نہ کیا اونکو غور و تامل کرنے کیواسطے پانچ گہنٹہ کی مہلت ملی اس عرصہ مین طرفین
کی فوجین اپنے اپنے موقع سے آمادہ جنگ ہوئین مہاراو صاحب کے منتخب گروہ
نے اپنی کل طاقت کو بمقابلہ ہراول فوج منتظم کے جمع کیا اور انگریزی فوج نے
اونکے مجتمع گروہ پر حملہ کرنے کی تیاری کی *

جب مہلت منقضی ہوگئی اور رئیس نے اپنے دعوی مین مطلق تخفیف نکی لڑائی
کا اشارہ ہوا منتظم کی فوج نے توپ و بندوق سے حملہ کیا اور اوسیوقت ابہی
توپخانہ سے گولہ چلنے لگا اودہی بہادری سے جسنے فتح آباد اور دہولپور کے
میدانون مین باڈا نام کو ممتازی دی تہی منتظم کی فوج پر مہاراو صاحب کے
ہمراہی حملہ آور ہوئے کہ اونمین سے اکثر عین توپون کی مہریون کے آگے آکر مارے
گئے اور یقین ہے کہ اگر انگریزی سوارون کے تین رسالون نے اونکو روکا
ہوتا تو بازو سے چپ کو توڑ کر پہاڑی کی فوج پر جہان خود منتظم تہا پہونچ جاتی
اس معرکہ مین شکست پاکے اونکو بجز اسکے کہ ناسازی مقابلہ سے فرار کرین کچھ
چارہ نہوا چار سو باڈا سوارون کے غول مین محفوظ ہوکے مہاراو صاحب نے
ندی کا عبور کیا اور قریب نصف میل دور ایک بلند زمین پر کہڑے ہوگئے اور
مددگارون کا گروہ شکست ہوکے مخالف سمتون مین متفرق ہوگیا انگریزی فوج
نے جلدی سے ندی کا عبور کرکے جسوقت پیادون نے جنوب کیطرف جاکے
راستہ فرار کو روکا دو رسالون کو حکم ہوا کہ رئیس پر گولہ اندازی کرین حملہ آوری کی

کامل یہ ہنر کرکے اسوقت مین بہی اپنے ارادہ پر ثابت قدم رہے اور فوج حملہ آور
بڑہی تو ایک مقام پر جمع ہو کے استقلال سے اوسکا انتظار کیا بہاگنے سے متنفر تہی
اور دعوی چہوڑنیکو غرور متقاضی ہوا ادہر فوج کی افسری پر ایک صاحب
انگریز تہے ان افسرون اور محکوم فوج کو تجربہ تہا کہ جہان حملہ کیا دشمن بہاگا مگر
وہ بہاگنے والے پنڈارے تہے راجپوت نہ تہے۔ یہہ گروہ دیوار کیطرح بے حس و حرکت
کہڑا رہا اونکے حربہ سے رسالہ جات نے معاودت کی دونون جوان افسر لفٹنٹ
کلارک صاحب و لفٹنٹ ریڈ صاحب کہیت رہے اور لفٹنٹ کرنل برچ صاحب
مجروح شدید ہو کے بمشکل جانبر ہوئے اپنے ارادہ کے موافق مہاراو صاحب
نے حملہ پہیرنے سے مطمئن ہو کے آہستہ آہستہ چلنا شروع کیا اور جب تک
توپخانہ نے پہونچکے رونڈ اور گراپ کے گولے ڈالنے شروع کئے تیز روی اختیار
نہ کی اور جب تین دیگر رسالہ جات حملہ کیواسطے تیار ہو کے آئے وہ سب مکا کے
کہیت مین چہپ کے غایب ہو گئے مہاراو صاحب کے بہائی پرتہی سنگہ نے خاندانی
بہادری اور سکونت باڑوتی کی مایوسی سے اوسی میدان مین جان دی قریب
پچیس سوارون سے واپس آکے دوبارہ لڑنے لگا جب فوج کی صف آگے بڑہی
تو باجرہ کے کہیت مین زندہ مگر مجروح شدید پایا اوسکو میانہ مین ڈالکر بحفاظت
سواران سکنر صاحب لشکر مین لائے اور بہت احتیاط سے علاج کیا مگر فایدہ مند
نہوا دوسرے روز مر گیا مرتے دم تک جرأت اور بہادری نکہی اپنی مصیبت
کا الزام صرف تقدیر پر رکہا اور کہا کہ اب مجہکو زندگی کی خواہش نہیں ہے میری
روح اوس درخت پر کہ خیمہ کے قریب ہے رہکر بزرگون کی سر زمین کو دیکہتی

رہگئی اوسکی تلوار اور انگوٹھی کو کوئی سوار اوتار لیگیا تہا مگر پیش قبض و مالا اور دیگر
زیور کو اوس نے صاحب ایجنٹ کے سپرد کیا اور اپنے بیٹے کی پرورش کی کہ وہی
کوٹہ کی گدی کا پس ماندہ وارث تہا صاحب موصوف کو وصیت کی ÷

مہاراو صاحب نے کہیتون مین جہپکر جان بچائی زراعت ایسی بلند اور گنجان تہی
کہ ہاتہی بہی نظر نہ آیا ندی واقع سرحد ہاڈوتی تک کہ پانچ میل کے فاصلہ پر ہے
کہیتون مین چلے گئے اور سرحد راج سے جسمین اونکی موجودگی پرخطر ہوتی خارج
کرنا کافی متصور ہوا پیادہ اور پردیسی لوگون کی فوج جنکو غیرت متقاضی نہ تہی فرو
ہوئی اور اکثر اشرار ریاستہ متفرق سواران انگریزی کے ہاتہ سے قتل ہوئی مگر
مہاراو صاحب اور اونکے ہمقوم بہادرون کے استقلال و جوانمردی کی دشمنون
نے بہی تعریف کی اونکی بہادری کی تعریف صفحات تاریخ مین متواتر لکہی گئی ہے اس
محل پہ اگر خود اپنی آزادی و حکومت کو برقرار رکہنے کی غرض سے ظہور مین آئے
تو عجب نہین ہے مگر دو اشخاص قوم ہاڈا نے اپنی شجاعت و وفاداری کو اس
جانفشانی سے ثابت کیا ہے کہ اوسکا معرض تحریر مین آنا ضرور ہے جسوقت منتظم
کی فوج ندی کے برابر چلی جاتی تہی آنصوب ندی کی ایک پہاڑی پر سے
چند گولیان اوسکی طرف آئین کل فوج نے حیرتزدہ ہوکے قیام کیا اور بغور
دیکہا تو معلوم ہوا کہ دو سینہ زور آدمی جس پہاڑی پر تہے اوسکو قلعہ تصور
کرکے فوج کثیر پر بندوق رانی کرتے ہین ایک دو منٹ بعد فوج روانہ ہوئی
تو یکایک اونکی گولیون سے چند آدمی اول دستہ مین سے مجروح ہوکے پیچھے کو
چلے اور طرفین سے بندوقین چلنے لگین مگر اونکی ایک گولی کے مقابلہ مین فوج سے

بیس گولیان جاتی ہین تاہم اونکی درازہ بندوقون کی یہہ کیفیت تہی کہ جسوقت چلاتے
تہے دو چار آدمی مرجاتے تہے اور اپنی حفاظت کا اوہنون نے کچھ ایسا بندوبست
کر رکہا تہا کہ فوج کی گولیان اونپر مطلق کارگر ہوتین آخرکار دوبارہ چولونٹکی توپین
لگائی گیئن اور گولہ پڑنے لگا تاہم اوہنون نے کچھہ پروا انکی اور بدستور ایک
بندوق بہرتا اور دوسرا چلاتا رہا جب توپون کی مار سے بہی اونہون نے مورچہ
نہ چہوڑا اور فوج کے آدمی متواتر مرتے رہے یہہ تجویز قرار پائی کہ کل فوج کا دو
آدمیون سے لڑنا بیہودہ ہے توپ و بندوق چلانا بند کرکے یاتو صرف دو آدمی
اون سے دست بدست مقابلہ کرین ورنہ فوج اپنے راستہ سے چلی جاوے
یہہ حکم سنتے ہی دو روہیلے فوج سے علیحدہ ہوکر پہاڑی پر چڑہے انکے ہاتہہ سے
دونون جوانمرد کہ دس پلٹنون اور بیس توپون سے مزاحم و سدراہ ہوئے تہے
مارے گئے یہہ لوگ ہاڈاتہے ظالم سنگہ کے ظلم سے اونکی معاش جاتی رہی تہی اس
انتقام مین اوہنون نے مجمع کثیر کو مار کے اپنی جانین تلف کین ❊

ہاڈوتی کے جاگیرداروں نے مہاراو صاحب کے ساتہہ وہ وفاداری جسکو
سوام دہرم کہتے ہین اور راجپوتون کا مقدم وصف وہی ہے ثابت کی اور
ہمدردان حال منتظم کی سختی حکومت کی بہی بخوبی تصدیق ہوگئی تاجدیکہ مہاراجہ شیو سنگہ
جسے عہدنامہ منضبط کرایا تہا اور جسکو ظالم سنگہ کی عنایت سے استحقاق موروثی سے
بہی زیادہ جاگیر ملی تہی ظالم سنگہ سے منحرف اور رئیس کا خیرخواہ ہونے سے باز
نہ رہ سکا کہ اوسکے بیٹون مین سے ایک مجروح شدید ہوا ❊

مہاراو صاحب پاربتی ندی پر پہونچے اور رستہ کے ندی کا عبور کیا دوسرے کنارہ پر

پہونچتے ہی تکلیف جراحت گولہ توپ سے اونکا گہوڑہ مرگیا تب مجبور جمعیت تین سوارون
کے بڑودہ کو روانہ ہوئے حکام انگریزی کو اون سے دلی عداوت نہ تہی اور نہ
یہہ چاہتے تہے کہ قدیم دشمنون کیطرح تعاقب کرکے اونکو نیست ونابود کردین البتہ
اوہنون نے میدان جنگ پر مقابلہ کیا تہا مگر اپنے حق واجب کی حفاظت مین کہ
سرکار سے مکفول ہوچکا تہا اور اسپر بہی صرف بطور تردید حملہ کے نہ بذریعہ حملہ آوری
اسطرح اونکا داعیہ خلاف تعہد بالکل مغلوب و مسترد ہوگیا مقدم فتنہ انگیزون
مین سے ایک مارا گیا اور دوسرا جلاوطن ہوا اور مفرورون کو منتظم کی فوج نے
گرفتار کرکے سزا دی اور پہر فساد برپا ہونیکا خوف مطلق رفع ہوگیا سردارون کو
اپنی اس مصیبت کا حال پیشتر سے معلوم نہ تہا ورنہ اوہنون نے کچہہ اسکا بندوبست
کیا تہا اسوقت اگر سرکار انگریزی چاہتی تو اونکو راجپوتانہ کی کسی ریاست مین
قدم رکہنے کو جگہہ نہ ملتی مگر چونکہ اونکو موجبات ضروری سے ارتکاب جرم لازم
آیا تہا اور اس ارتکاب پر بہت معزز و معتمد بدمعاشون نے اونکو آمادہ کیا تہا
اونکو زیادہ تنگ و ذلیل کرنا قرین انصاف و مصلحت متصور نہوا مہاراو صاحب
کے لشکر سے جو کاغذات گرفتار ہوئے اون سے خزانچی دہلی اور منشی صاحب سکرٹری
دفتر فارسی کی ایسی شرارت و مکاری ثابت ہوئی کہ مہاراو صاحب اور راونکے
بہادر ہمراہی جنہون نے ان بدمعاشون کے فریب مین آکے اپنے دعوی کی
مصنوعی تقویت کے زعم مین آفت اوٹہائی ہر طرح رحم کے لایق تہے ایک خط
مین چند معزز سردارون نے صاحب ایجنٹ کی معرفت منتظم کو صاف لکہدیا تہا
کہ ہمنے آپ کے معتمد وزیر کی ہدایت کے بموجب مہاراو صاحب کے احکام طلبی

کی تعمیل کی ہے علاوہ بران کاغذات مذکورہ مین باقاعدہ عہدنامجات وخطوط اقراری برآمد ہوئے اون سے منشی وخزانچی کی چالاکی بخوبی ثابت ہوئی کہ بعد تحقیقات دونون اپنے اپنے عہدون سے معزول ہوئے اس فریب وچالاکی کے ظاہر ہوتے ہی اپنے دعوی کی بے بنیادی سے آگاہ ہوکے احکام سرکاری کو تسلیم کرنا منظور کیا ادہر منتظم کو ہدایت ہوئی کہ مہاراؤ صاحب کے کل ہمراہیون کا قصور معاف کرکے اونکو اپنی اپنی جاگیرون مین بلاخوف وتامل آجانیکا اشتہار جاری کرے کہ ایک ہفتہ کے اندر بالکل امن ہوگیا اور سردارون نے اپنے گہرون پر بعافیت پہونچ کے سرکار کی رحم وبرباری کے عوض دعا خیر دی مہاراؤ صاحب اس وجہہ سے کہ حرص وہوا دنیوی کی یاس وشکست پر انسان کی تشفی و اشک شوئی صرف مذہبی خیالات وعبادت معبود سے ہوتی ہے مندر ناتہہ دوارہ واقع میواڑ کو چلے گئے اور جن لوگون نے بطمع زر وبراہ خود غرضی مکر وفریب سے اونکو گمراہ کیا تہا چہوڑ چہوڑ کے غایب ہوگئے اب اونکی چشم باطن کہلی اور حقیقت واقعی پیش نظر ہوئی منشا وعبارت عہدنامہ کے خلاف ورزی یکلخت چہوڑ دی - صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بصلاح ورضامندی منتظم ایک خط متضمن اون شرائط کے جنکے بموجب مہاراؤ صاحب کو ٹہ مین واپس آنا ممکن تہا اونکے پاس بہیجا مہاراؤ صاحب نے اوسکو منظور کرلیا تب صاحب ایجنٹ نے بتصدیق منتظم عہدنامہ مندرجہ ذیل منضبط کرایا*

# عہدنامہ مقبولہ مہاراو کشور سنگہ صاحب مورخہ اگہن بدی ۲

## سمت ۱۸۷۸ مطابق ۲۲ - نومبر ۱۸۲۱ء مقام ناتھدوارہ

مین مہاراو کشور سنگہ والی کوٹہ اپنے دو سال گذشتہ اور خصوص زمانہ حال کے
طریقہ پر غور کرکے اور اوسکی بد انجامی سے آگاہ ہوکے حسب ہدایت پر شفقت
سرکار انگریزی ریاست کوٹہ کی عافیت اور اپنے ذات خاص کی آسایش کے
واسطے شرایط ذیل پر جنکے بموجب آیندہ کاربند ہونگا مہر و دستخط ثبت
کرتا ہون ؀

میرے ارادہ کے سری ناتہہ جی گواہ ہین اگر مین اوس سے انحراف کرون تو
سرکار انگریزی کی عنایت سے محروم و مایوس کیا جاؤن ؀

سرکار انگریزی جو حکم دیگی اوسکی خوشی سے تعمیل کرونگا اور میری آسایش
و معاش کیواسطے جو کچھ آپ کی یعنی کرنل ٹوڈ صاحب کی معرفت قرار پاوے اوس
مین کسیطرح کا عذر نکرونگا ؀

عہدنامہ دہلی کے بموجب جو میرے اور میرے وارثون کیطرف و نام سے ہے
نانا جی ظالم سنگہ جی اور اونکے وارث بعینہ جسطرح میرے والد راجہ امید سنگہ صاحب
کے زمانہ مین تہے نظم و نسق ریاست مین بالکل با اختیار رہینگے ملک و جمع و فوج
و قلعہ جات و تقرر و موقوفی ملازمان وغیرہ کل امور مین اونکا مطلق اختیار
ہوگا مین کسی مین مداخلت نکرونگا اس مفسدہ کے فتنہ انگیزون کو سزا ملگئی ہے

اور گوردھن داس - سیف علی - مہاراجہ بلونت سنگہ - قاضی مرزا محمد علی و
شیخ حبیب علی میرے مغوی و بدصلاح کار سب آپ کے حکم سے چلے گئے ہین اشخاص
مذکورہ بالا و دیگر اشخاص موجب گمراہی سے ہین کسیطرح کی خط وکتابت و آمد
رفت نہ رکھونگا بجز اون لوگون کے جو میری حفاظت جسمانی کیواسطے مقرر کیے جاوین
ہین کوئی سپاہ اون سے مختلف قسم کی یا تعداد مین زیادہ نہ رکھونگا اور جو لوگ
منتظم کے مخالف ہین اونکو اپنے دربار مین نہ آنے دونگا اور نہ اون سے کچھ
واسطہ رکھونگا ۔

---

فرد اول زر مصارف جو منتظم ریاست کوٹہ مہاراؤ کشور سنگہ صاحب اور اونکے
اہل قبیلہ اور عملہ کیواسطے ماہ بدی اسمٹ مطابق ۸- جنوری سنہ ۱۸۲۲ع سے ہر مہینے
کے وسط برابر ادا کرتا رہونگا - اس رقم کی تفصیل صحیح نہین ہے مگر ماہوار سکہ حالی
[illegible] اصل مین اسیطرح لکھی ہے

یک لکھہ [illegible]

| مندری برج ناپتی | خیرات خانہ | رسوئی خرچ | خرچ زنانہ |
|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| زیور رانیان | پوشاک | دست خرچ | شاگرد پیشہ خدمتگاران |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

اس عہدنامہ کے ذریعہ سے صاحب ایجنٹ نے مہاراو صاحب اور منتظم کے درجہ
ومراتب کا قاعدہ مقرر کرکے اونکے اختیارات کی حدین مقرر کردین تاکہ آئیندہ
کو اونمین اختیارات کی بابت بحث ونفاق پیدا ہو مقصود اعظم یہہ تہا کہ مہاراو
صاحب کے حفظ مراتب وآسایش وعافیت کا سامان وافر مہیا کیا جاوے چنانچہ
وہ اس افراط سے ہوا کہ اونکے والد یا کوٹہ کے کسی اور رئیس کو حاصل نہوا تہا
اور کل آمدنی کا بیسوان حصہ ہونے کی وجہ سے حیثیت ریاست سے بہی زیادہ
تہا. واقعی یہہ رقم مہارانا صاحب والی میواڑ سرگروہ مقبولہ قوم راجپوت کے
خانگی مصارف سے زیادہ ہے مگر البتہ بمقابلہ محدود وسعت آمدنی ملک میواڑ
کے کوٹہ کی روز افزون ومالا مال جمع مین اوسکی زیادہ گنجایش ہے *
مراتب ضروری طے ہونے کے بعد لازم آیا کہ گمراہ رئیس کو باور کرایا جاوے
کہ جسقدر حفظ شرائط عہدنامہ مین جسکے سبب سے اوسپر آفت آئی تہی کوشش
کیگئی اوسیقدر اوسکی امن وعافیت کو محفوظ رکہنے مین کیجاوے گی واقعات
گذشتہ کے خیال سے براہ واجب اوسکو اپنی جان کا خطرہ تہا اور ناتہدوارہ
سے واپسی کے وقت بہی جب متواتر عہد وفہمایش سے اوسکی بے اعتباری
کسیقدر رفع ہوگئی تہی اوسکے دلمین شک پیدا کرنے کیواسطے ایک صورت پیدا
ہوئی ایک عضو شکستہ شخص اوسکا بہائی بشن سنگہ بنکے آیا اور بیان کیا کہ خلف منتظم
کے حکم سے مجروح ہوا ہون اوسکی اور بشن سنگہ کی صورتمین کسیقدر مشابہت ہونیکے
سبب سے فریب پیش گیا اور اگرچہ سب کارسازی بہت جلد ظاہر ہوگئی مگر اس
سے بہی اوسکے دل پر اسقدر بدگمانی پیدا ہوئی کہ متواتر کوششون کے بغیر

رفع ہنوسکی راناصاحب اودے پور نے کزاو صاحب کے بہنوئی تہے بغور تحقیع
حال اس افترا پردازی کے اوس فریبی کو گرفتار کرکے شہر مین بلایا اور فوراً
ہلاک کرڈالا اوسکے بلا تامل ماریجانے سے دریافت ہنو سکا کہ اس سازش مین
کون کون شخص شریک تہے صرف اسقدر معلوم ہوا کہ وہ علاقہ ریاست جے پور
کا رہنے والا تہا اور کسی جرم مین اوسکے اعضا قلم ہوئے تہے - غرض ایسے
مکر و فریب کے سبب سے کشور سنگہ کے دل پر وہ بدگمانی قایم ہو گئی کہ معقول
دلایل اور نہایت صاف وصحیح تقریر سے اوسکا رفع ہونا دشوار ہوا ؛
یہہ شعبدہ رفع ہونے کے بعد مہاراو صاحب ناتہہ دوارہ سے کوٹہ کو عازم
ہوئے اور منتظم اور صاحب ایجنٹ ساتہہ ہوکے اونکو شہر مین لے گئے اور جس
گدی کو دو دفعہ چہوڑ چکے تہے اوسپر تیسری دفعہ پہر بٹہایا ؛
علاوہ مصارف مندرجہ فردکے خیرات ومصارف تہوار و رسمیات متعلق فوج
کا اہتمام بہی مہاراو صاحب کے اختیار مین رہا اور مثل نقارخانہ واقع دیوڑہی
دروازہ کلان قلعہ کے کل جلوس ریاست داری بدستور اونکے محل مین رہا
دسہرہ اور کل دیگر تہوار رون پر ملازمان ریاست اونکی خدمت مین حاضر رہتے
اور نذر دیتے اور کل انعام وبخشش اونہین کے نام سے دئے جاتے تہے شہر
کے اندر و باہر کل محلون پر اونکا اختیار تہا اونکی مرمت کیواسطے روپیہ مقرر
تہا اور عملہ باغات وشکارگاہ ومحافظان ذات خاص کے تقرر وتنخواہ کا اونہین
کو اختیار تہا اس انتظام کے بالاتر عمل جاری رکہنے کیواسطے سرکار انگریزی
کیطرف سے ایک صاحب ایجنٹ مقرر ہوئے اور پرتہی سنگہ متوفی کے پسر

نابالغ کیواسطے معقول معاش مقرر ہوئی بشن سنگہ کی خلاف ورزی کے سبب سے اوسکے
اور مہاراؤ صاحب کے درمیان کدورت ہو گئی تہی اسواسطے اوسکو بہ اضافہ جاگیر
انتہ کے قدیم مسکن کو کہ دارالریاست سے بیس میل مشرق مین ہے بہیجا گیا ٭
اس انتظام کے بعد پختگی واستحکام روابط منسلکہ حال کیواسطے صاحب ایجنٹ نے
ایک مہینے اور قیام کیا اور اس عرصہ مین مہاراؤ صاحب اور مادہو سنگہ کی بہی
صلح کرائی دونون نے موافقت واتفاق آیندہ کے قول وقرار مین ہاتہہ ملائے
اور مہاراؤ صاحب صفائی وصدق دلی سے کل نزاع وفساد کا الزام اپنے ذمہ
لیکے جس شخص کو اپنی مصیبتون کا بانی تصور کیا تہا اوس سے بغلگیر ہوئے اس صلح
کے بعد کپتان ٹوڈ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اقرار نامہ مندرجہ ذیل متضمن حفظ مراتب
ومواجب مہاراؤ صاحب اور اونکے وارثان کے مادہو سنگہ سے تحریر کرایا ٭

## اقرار نامہ مادہو سنگہ خلف راج رانا ظالم سنگہ منتظم کوٹہ متضمن حفظ مراتب ومواجب مہاراؤ کشور سنگہ صاحب ووارثان بہ تعارف کپتان ٹوڈ صاحب پولٹیکل ایجنٹ

محلات وسیرگاہ وباغات اندرون وبیرون شہر کوٹہ وآمیر گنج ورنگ باڑی و
چکیورہ وٹمکندرہ وباغات معروف برج رام جی وگوپال نواس وبرج بلاس
مہاراؤ صاحب کے قبضہ مین رہینگے اونکے انتظام مین منتظم ریاست کی کچہہ

مداخلت نہوگی - احاطہ محل اندرون شہر مین مکانات مسکن متعلقان راج راناکے
حد فاصل وہ کوچہ ہے جسپر برج معروف نوابرج سے کہیتر دروازہ کو راستہ ہے
اس حد سے دوسری طرف دونون فریق مین سے کوئی نجانے پاویگا مگر کہیتر دروازہ
یعنی دروازہ لب دریا بجز مردمان مسلح پانی لانیکیواسطے فریقین کے تصرف مین
رہیگا اور منتظم بہی ان مکانات و احاطون کی حفاظت کیواسطے پچاس محافظون
سے زیادہ نہ آنے دیگا - مہاراؤ صاحب اور اونکے قبایل کے مصارف بموجب
فرد اول بتعداد یک لکہہ [illegible] سالانہ یعنی [illegible] سکہ حالی
کوٹہ ماہوار ہر مہینے کے وسط پر بمبتی ماوس ادا ہوتے رہین گے اوس وپیہ
کو راج رانا صاحب ساہوکار کی معرفت دینگے اور مہاراؤ صاحب رسید دیکے
اوسکی نقل بطور دستاویز ایصال زر صاحب ایجنٹ سرکار انگریزی کیخدمت
مین بہیجتے رہینگے +

رقم مندرجہ فرد اول کے مصارف تفصیلی مثل قبیلہ خاص و ملازمان خدمتی و
سپاہ محل کا اہتمام بالکل مہاراؤ صاحب کے اختیار مین رہیگا +

جب مہاراؤ صاحب کے خاندان مین شادی و تولد وغیرہ کی تقریب ہوگی اوسکی
رسمیات ادا کرنے کے واسطے منتظم ریاست سامان و لوازمہ حسب دستور قدیم
دیگا - تولد فرزندان مہاراؤ صاحب کی تقریب پر مصارف معمولی کیواسطے حسب
موقع و رواج گذشتہ زر مطلوبہ جسقدر کافی ہو دیا جاویگا +

تہوار و دیگر رسمیات ریاست داری مثل دسہرہ و جنم اشٹمی وغیرہ پر مہاراؤ صاحب
اور اونکے خاندان کی تعظیم و تکریم حسب قاعدہ مستمرہ ہوتے رہینگے اور مصارف

بخشش وخیرات وغیرہ مثل دان - پن - برہمی - باندہ اونکے ہی اختیار واہتمام
سے ہونگے ؞
جب مہاراؤ صاحب ہواخوری یا شکار یا صرف سواری کے واسطے جاوینگے
ریاست کی فوج ولوازمہ جلوس جسطرح ابتک جاتے رہے ہین بدستور اونکے
ساتھہ جاوینگے ؞
سو سوار اور دو سو پیادہ خاص جو کی مندرجہ فرد نمبر اول بالکل مہاراؤ
صاحب کے تحت حکومت مین رہینگے او ان پر کسی کی مداخلت نرہیگی اونکے اور
اپنے قبایل وخانگی عملہ وخدمتی ملازمون کے جنکا فرد مذکور مین ذکر ہے مہاراؤ
صاحب کلی مالک رہینگے ؞
چونکہ بابو لال خلف پرتہی سنگہ اور اونکے قبیلہ اور ملازمان پرتہی سنگہ کیواسطے
اٹھارہ ہزار روپیہ سالانہ یعنی ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار مقرر ہوا ہے وہ ہی
مثل مواجب مہاراؤ صاحب کے وقت معینہ پر ادا ہوتا رہیگا اور اونکی اول
شادی کے مصارف منتظم بہ تعداد مناسب ادا کریگا ؞
سپاہی ومتصدی جو منتظم کے پاس سے نوکری چھوڑ کر یا موقوف ہوکر آوینگے
اونکو مہاراؤ صاحب بطور ملازم یا اور کسیطرح اپنے پاس نہ رکھینگے اور اسیطرح
مہاراؤ صاحب کے مستعفی وموقوف شدہ ملازمون کو منتظم اپنے پاس
نہ رکھیگا ؞
ایک شخص سرکار انگریزی کا معتمد ایجنٹ مہاراؤ صاحب کے پاس رہیگا اوسکی
معرفت مہاراؤ صاحب اور منتظم کے درمیان گفت وشنود وخط وکتابت ہوگی

زمانہ فساد اور آیندہ کا جو قرضہ مہاراو صاحب کے ذمہ ہوا اوسکی بابت ریاست
ذمہ دار ہوگی ۔

متی پہاگن بدی یکم سمت ۱۸۷۸ مطابق ہفتم فروری سنہ ۱۸۲۲ ع ۔

دستخط مادہو سنگہ اس اقرار نامہ مین جو لکہا ہے اوس سے منحرف نہونگا فقط

اس رفع نزاع وصلح سے ظالم سنگہ بہت خوش ہوا وہ اپنی ناعاقبت اندیشی
سے کہ باعث شر و فساد ہوئی بہت نادم و پشیمان تہا اور ہر کلام مین اپنے
بیٹے سے مخاطب ہوکے کہتا تہا کہ تیرے گناہون کے عوض مین بدنام اور
سزایاب ہوا ہون ۔

یہہ بہی نہایت تعجب انگیز اتفاق ہے کہ منتظم کوٹہ اس اخیر معرکہ وقوعی یکم اکتوبر
سنہ ۱۸۲۱ ع کا موقع وہی ہے جہان اوسنے بعرصہ ساٹھہ سال یعنی سنہ ۱۷۶۱
مین بڑی مہم کا سرانجام کرکے شجاعت و فراست مین نام پیدا کرنا شروع کیا تہا
کیونکہ بٹواڑہ اور منگرول مین کچھہ تفاوت نہین ہے ان دونون واقعات
کے یاد کرنے سے لوگون کے دلون پر کیسے خیالات پیدا ہوتے ہونگے کہ جس شخص
نے کوٹہ کی خوداختیاری کو امیر کا خراج گذار ہونے کی ذلت سے بچایا تہا وہی
اب اپنے آقا و ولی نعمت کے نبیرہ کی خونخواری پر برہنہ و آمادۂ انتقام ہوئے
اور جس ظالم سنگہ نے شباب جوانی مین کہ ہنوز سبزۂ خط کا آغاز تہا اور زمانہ
کی گرم و سرد ہوا کا تجربہ نہ اوٹہایا تہا کچھواہون کی بیشمار فوج کو منتشر و پریشان
کیا وہی اب ہشتاد سالہ عمر کے وزن سے خمیدہ کمر و نابینا و فالج زدہ ہوکے
بامداد افواج مختلف الشکل و پوشش وفادار و بیباک باڈون سے نبرد آزما ہوا

اِس تصفیہ کے بعد منتظم چہاونی کو گیا اور ملک کا دورہ کرکے اوس ابتری و بدنظمی کے انسداد مین جو اس شورش و فساد کے سبب سے اوسکی مدت العمر کی محنت و تدبیرات کے ماحصل یعنی رونق و ترقی ریاست مین خلل انداز ہوئے تہے مصروف ہوا اور چستی و استقلال طبیعت اور قوت دماغ سے فی الفور ہر ایک خرابی کو رفع کیا کہ چند ہفتہ کے بعد اوس نقیض و نا اتفاقی کا جس نے ہاڑوتی کی سرزمین کو سیلاب خون سے مغروق کرنیکا خطرہ پیدا کیا تہا نام و نشان نرہا مہاراو صاحب اس اطمینان استقلال اور فارغ البالی سے ازسرنو مسندنشین ہوئے کہ اون کو انضباط عہدنامہ سے پیشتر ہی حاصل نہ تہا سردار اپنی جاگیرون پر بلے کم وکاست قابض ہوگئے منتظم کے گہر کہیتی یعنی زراعت خود کاشت اوسی افراط پیدا وار سے ہونے لگی تجارت بخوبی جاری ہوئی اور عوام الناس جو انقلاب زمانہ کو دیکہہ کے متحیر و پریشان تہے اوسکے انجام بخیر سے مطمئن ہوگئے ان واقعات کے بعد منتظم پانچ برس زندہ رہا اوسکی قوی روح نے کہ نبض حیات کی اخیر حرکت تک تازہ دم اور محنت طلب رہی قفس عنصری کو کہ اوسکی بود و باش کیواسطے ازبس ضعیف و ناپایدار تہا خستہ و بوسیدہ کردیا تاہم اوس نے اپنی جرأت و ہمت و حس و حرکت سے دم واپسین تک نظم و نسق ریاست مین کسیطرح تفاوت نہ آنے دیا۔

اس شخص کی لیاقت و علوحوصلگی و باتدبیری کی مفصل کیفیت کو احاطہ تحریر مین لانا بہت دشوار ہے اوسکے اعمال و افعال کی تجویزین کہ بکمال بیدار مغزی سے متواتر پیدا ہوتی تہین قبل عملدرآمد خدا وند تعالے اسکے سوا کسی پر ظاہر نہوئین

انتقام کے حرکات کو ایسے حیلہ و پردہ داری سے کرتا تہا کہ اونکی بدی وخرابی
کو کوئی بہ آسانی نہین سمجہہ سکتا اوسکا اس مقولہ پر عمل تہا کہ نوع بشر ظاہر پرست
ہے پس ظاہری آراستگی سے حتی الامکان عقاید عوام مین ہرگز خلل انداز نہوتا۔
مثلاً ہاڈا سردارون کی جاگیرین ضبط کین تو اونکی ویران و افتادہ زمین کو
کثرت زراعت سے ایسا مالا مال کردیا کہ اضافہ پیداوار کی عام خوشی مین ضبطی
کا رنج کہ صرف متعدد شخصون کو تہا سہو ہوگیا اور کاہلی و محنت شعاری کا تفاوت
علانیہ ثابت کرکے اپنی نیکنامی کو مقدم رکہا اور جس حالت مین اوس نے ریاست
کے کل اختیار و حکومت کو قبض و تصرف مین لیا رئیس بے اختیار کو اس
شوکت و تجمل کے سامان سے رکہا کہ اونکے متقدمون کو کبہی خود اختیاری کے
زمانہ مین بہی حاصل نہوا تہا اوسکے ہر ایک فعل سے ثابت ہے کہ اوسکو طبیعت
انسانی کے میلان و ضروریات کا بڑا علم تہا اور جس قسم کے لوگون سے اتفاق
معاملت ہوتا اونکی عادات و اخلاق کو سمجہنے مین بڑا ملکہ رکہتا تہا مکار و پرفن مرہٹون
کو حسن تدبیری سے محو کیا سرکش و سینہ زور راجپوتون کو آشتی و خاطرداری سے
معتقد بنایا اور باعلم و عالی دماغ انگریزون سے جو باشندہ ممالک ایشیا کو
کسی لایق نہین سمجہتے تحسین و آفرین حاصل کی۔ مذہبی و دنیوی معاملات مین
وہ اپنے ملک کے غرور و تعصب کا بدرجہ غایت پابند تہا تاہم جب ضرورت ہوتی
اون سے اس ترکیب و تدریج سے انحراف کرتا کہ بجز اون شخصون کے جو شبانہ
روزی نگرانی سے باخبر نہ رہتے کسی پر ظاہر نہ ہونے دیتا مگر جو چشم باطن سے
نگران رہتے اونکو نظر آتا تہا کہ اجتماع الضدین کا کیا عمدہ نمونہ ہے فیاض دل

سے صرف ایک نظر دیکھہ کے انسان کا کلیجہ کہا جاتی ہین کہ اس سبب سے حسب قول
ابوالفضل ملک سندہ مین اونکو جگر خور کہتے ہین اور علاقہ کوٹہ مین یہہ وہم اس
انتہا درجہ کا ہے کہ ہر ایک بوڑہی عورت کو ڈاکن سمجہنے لگتے ہین ۔
خطرات کاہلی سے آگاہ ہوکے باوصف گذرنے پچاسی سال عمر کے وہ کبہی بیکار
نہین رہتا تہا اور اس اعتقاد سے کہ راجپوت کا تخت گہوڑے کا چارجامہ ہے کورئی
چشم وضعف جسمانی سے بسواری اسپ شکار کا تعاقب کرنے کے لایق نرہا تب بہی
میانہ مین سوار ہوکے ہزارہا آدمیون کی جمعیت سے شکار کیواسطے جاتا تہا اور
اس ذریعہ سے اپنے سردارون اور توابعین کے ساتھہ بے تکلفی و اختلاط سے
صحبت پیدا کرتا تہا جنگل مین جہان دل چاہتا ہزارون آدمیون کے حلقے کے
درمیان بیٹہہ جاتا آرد وشکر و مصالحہ جات وغیرہ سامان باورچیخانہ کے شتربار
ہمراہ رہتے جہان قیام ہوتا وہین بے تکلف سے دعوت ہوتی باوجود کثرت مردمان
اور شغل خورد و نوش کے کار ریاست بہی اوسی وقت مین ہوتا رہتا تہا غیر ریاستون
کے وکیل حاضر ہوکے معاملات طے کرتے تہے تجارت کی تدبیرین ہوتی تہین کاشت
زراعت کا بندوبست ہوتا تہا فوج کی آراستگی و نگرانی ہوتی تہی پولیس کی رپورٹین
پیش ہوتی تہین بلکہ عین اوسوقت جب اطراف سے گولیان چلتی تہین منتظم درخت
ببیل کے سایہ مین بیٹہہ کر مقدمات عدالت فیصل کرتا دنکے وقت ان سب کامون
کو انجام دیکے شب کو بہجن پوجن مین مصروف رہتا اور کہتا سنتا غرض ہر حالت مین
اوسکے سب کام جاری رہتے تہے کبہی کسی کام مین تعجیل نہین کرتا اور نہ کبہی اوسکی
طبیعت منتشر و پریشان ہوتی جب ضعف بصارت کے سبب سے دستخط کرنے کے قابل

نزہی کا غذون پر مہر کرے: لہٰذا یہہ مہر معتمد اہلکار کے پاس رہتی تہی اور خود منتظم کے
حکم سے کاغذون پر ثبت ہوتی ازالہ بصارت کا عوض دیگر حواس کی تیزی سے
ہوگیا تہا مطلق نابینا ہونے کے بعد ممکن نہ تہا کہ کوئی اوسکو دوشالہ و اقسام پارچہ
کی خریداری مین دہوکہ دیدے اونکے حسن و قبح کو صرف قوت لامسہ کے ذریعہ
سے دریافت کرکے قیمت مناسب تشخیص کرلیتا بلکہ مختلف رنگتون کو کہ صرف بینائی
پر منحصر ہین ہاتہہ لگاکر بتلا دیتا ✤
بزرگون کا قول ہے کہ جو شخص بنجر زمین مین گہاس کا تنکا پیدا کرے وہ بہی اپنے
وطن کا خیرخواہ متصور ہوتا ہے لیکن جس شخص نے ایسی زمین پر جہان گہاس بہی
نہوتی تہی عمدہ اجناس پیدا کین شہر کے گرد پہاڑیون کو درست کرکے عرب و
سراندیپ و جزایر بحر مغرب کے انواع و اقسام کے درخت لگوائے اور کوہ مالابار سے
نارجیل و تاڑ کے درخت لاکر لگائے اور لوگون کے اس قول کو کہ یہہ درخت
ساحل دریا سے دور سرسبز نہین رہ سکتے باطل کردیا اوسکے باغات مین کابلی سیب
و ناشپاتی و کالا باغ کے مشہور انار اقسام مختلفہ کے رنگترے آگرہ و سلہٹ کے
پیوندی مزگانو کے انبہ دکن کے چنپا کیلا اور راجپوتانہ کے کل میوہ جات پیدا
ہوتے تہے ان باغات کی آبپاشی کے بعض کنوؤن کی تیاری مین پہاڑ توڑنے
کے سبب سے فی چاہ تیس ہزار روپیہ خرچ ہوا - جنگلی بیر کو پیوند کے ذریعہ سے
سیب کی برابر بڑا کردیا اس ترقی کے عوض مین یقین ہے اگر اس زمانہ مین ہوتے
تو شایقین علم فلاحت کے مجمع سے خاطر خواہ انعام ملتا علم ترکیبات مین بہی اسکی
بڑی شہرت تہی عطر یاسمن و کیوڑہ و کیتکی اوسکے کارخانہ کا سا دوسری جگہہ نہین

نل سکتا تہا شالبافی کی صنعت دیکہنے کیواسطے کشمیر جانے کی ضرورت نہین تہی وہانکا
پشمینہ کوٹہ مین آتا تہا اور کشمیری کاریگر ظالم سنگہ کی پیشی مین کام کرتے تہے ابتدا مین
سیسہ کی کان جاری کی تہی مگر جب دیکہا کہ اس کام مین روپیہ کے ساڑہے سولہ
آنہ نہین ہوتے تو بیفایدہ سمجہ کے چہوڑ دیا تلوار اور آتشی ہتہیار ونکی تیاری مین
اوسکے کارخانہ کا بڑا نام تہا وہان کی بندوقین بوندی کی بندوقون سے ہرطرح
عمدہ تر تیار ہوتی تہین *

اوسکے پہلوانون کا اکہاڑہ ایک ہی حالت مین ناموری و بدنامی کا باعث تہا
کشتی کے فن اور طاقت مین کوٹہ کے جیٹہی یعنی پہلوان کل راجپوتانہ مین فایق تہے
غیر ریاست کا کوئی ایسا پہلوان نہ آیا جسکو کوٹہ مین آسمان نہ دکہایا گیا ہو ابتدائے
زمانہ مین ظالم سنگہ کو صرف جسمانی کشتی کا تماشہ دیکہنے پر قناعت نہ تہی بلکہ جیٹہیون
کو باگنک یعنی آہنی ناخنون سے لڑواتا کہ مجروح شدید ہو جاتے تہے مگر امید سنگہ
بوندی والے نے اس وحشیانہ دل لگی کو موقوف کرایا ایکدفعہ دوارکا کی جاترا
سے معاودت کرنے پر اوسکا کوٹہ مین گذر ہوا ظالم سنگہ کے اکہاڑہ مین جاکر دیکہا
کہ دو شخص اس مہلک ہتہیار سے لڑنے کیواسطے تیار ہین اوسکو دیکہتے ہی خونریز
لڑائی ملتوی رہی اور اوس نے ظالم سنگہ کو بہت لعن طعن کی کہ جس روپیہ سے
راجپوتون کی پرورش ہونی چاہیئے اوسکو اس بیفایدہ بلکہ پرضرر فضولی مین
خرچ کرنا لازم نہین ہے *

لیکن اگر اوس نے کل پہلوانون کا حوصلہ پست کرکے اپنی شہ زوری نہ دکہائی
ہوتی تو شاید صرف نصیحت پر کچہہ عمل نہوتا اوس نے اپنی ڈہال زمین پر رکہہ کے

اوسپر اپنی بندوق تلوار پیش قبض طپنچہ ساز سینگرہ وتبر وغیرہ روزمرہ باندہنے
کے کل ہتہیار اوس پر رکہہ دئے اور پہلوانون سے کہاکہ اب اس ڈہال کو کوئی
ایک ہاتہہ سے اوٹہالے سب نے زور آزمائی کی مگر کوئی نہ اوٹہا سکا آخر کار رنجیت
نے خود ایک ہاتہہ سے اوٹہاکر چند لمحہ تک زمین پر ادہر رکہا اس سے سب اہلدربار
بہت خوش ہوئے اور پہلوانون کو بہت ندامت ہوئی اور منتظم کی نظرون سے
گر گئے مگر یہہ حرکات ظالم سنگہ کے ابتدائی زمانہ کی ہین اخیر مین وہ ایسا سنجیدہ اور
ضابط ہوگیا تہا کہ بیفایدہ کام مین کبہی اپنے وقت اور زر وپیہ کو صرف نہین کرتا
ساٹہہ برس تک بالکل مالکانہ اختیار سے حکومت کی اور ایسی مشکلات پر غالب آیا
کہ ہر ایک شخص کو اون سے عہدہ برآ ہونا غیر ممکن ہوتا اخیر مین اوسکی یہہ بہی خواہش
ہوئی کہ ترک حکومت کرکے بمقام ناتہہ دوارہ یاد آلہی مین بقیہ عمر کو صرف کرے
مگر اس خوف سے کہ عوام اس ترک حکومت کو ضعف وناقابلیت سے منسوب کرینگے
اس ارادہ پر عمل نکر سکا اور دم واپسین تک کمال محنت وتوجہ سے انصرام کار کرتا
رہا۔

مگر افسوس ہے کہ اوسکی اولاد کو اس عہدہ کے سرانجام کی قابلیت نہوئی بتاریخ
۵ - جون سنہ ۱۸۲۴ع ظالم سنگہ کا انتقال ہوا اور اوسکا بیٹا مادہو سنگہ بجاے
اوسکے مقرر ہوا اگرچہ اوسکو اس کام کی بالکل لیاقت نہ تہی مگر عہدنامہ کی شرط
واجب التعمیل تہی اوسکے تقرر پر کوئی عذر واعتراض نکر سکا اور حتی الامکان
اوس نے بہی کام کو اسطرح انجام دیا کہ اوسکی حیات مین کوئی نزاع واقع
نہوا۔

سنہ ۱۸۱۹ء مین مہاراؤ کشور سنگہ صاحب نے بہی انتقال کیا اور اونکے صاحبزادہ
مہاراؤ رام سنگہ صاحب مسند نشین ہوئے اس سے قلیل عرصہ کے بعد بادہو سنگہ
بہی مرگیا اور اوسکے بیٹے مدن سنگہ کو اوسکا عہدہ اور خطاب ملے اس منتظم اور
مہاراؤ صاحب کے درمیان کبہی اتفاق نہوا سنہ ۱۸۳۴ء مین اونکی عداوت نے ایسا
طول پکڑا کہ بیدخلی منتظم کیواسطے فساد عظیم برپا ہونیکا احتمال ہوا اور اونکے تعلقات
باہمی کو فسخ کرکے نو عدیگر بندوبست کرنا لازم آیا کہ سنہ ۱۸۳۸ء مین حسب منظوری
مہاراؤ صاحب عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ء کی شرط تتمہ منسوخ ہوئی اور بجاے عہدہ
موروثی منتظم کل ریاست کے وارثان ظالم سنگہ کیواسطے ریاست کوٹہ مین سے
سترہ پرگنات بارہ لاکہہ روپیہ سالانہ جمع کے بنام نہاد خود اختیار ریاست جہالاواڑ
مدن سنگہ کو دیے گئے اس بندوبست پر عہدنامہ جدید مندرجہ ذیل منضبط ہوا*

# عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و مہاراؤ رام سنگہ صاحب والی کوٹہ

**قلم ۱** راج رانا مدن سنگہ نے انتظام امور ریاست کوٹہ کو جسکی سرکار انگریزی
قلم تتمہ عہدنامہ دہلی کے بموجب راج رانا ظالم سنگہ اور اوسکے وارث و جانشینون
کو کفیل ہوئی تہی استیفا دیا اس سبب سے مہاراؤ رام سنگہ صاحب منظور
کرلیتے ہین کہ قلم مذکورہ منسوخ کیجاوے*

**قلم ۲** حسب منظوری سرکار انگریزی مہاراؤ صاحب راج رانا مدن سنگہ اور

اوسکے وارث وجانشینون کو پرگنات مندرجہ فہرست معطوفہ دینا منظور کرتے ہین ؛

**قلم ۳** مہاراؤ صاحب اور اونکے وارث وجانشین شرایط مندرجہ تمسکات قرضہ بند وبست جال علیحدگی وتبدیلی کا ایفا بموجب نقشہ مشمولہ کے کرتے رہینگے ؛

**قلم ۴** مہاراؤ صاحب منظور کرتے ہین کہ بجز اسی ہزار روپیہ سالانہ کے سرکار انگریزی نے راج رانا مدن سنگہ اور اوسکے وارث وجانشینون سے لینا منظور کیا ہے کل خراج جو ابتک کوٹہ سے دیا جاتا ہے خود اور اونکے وارث وجانشین ادا کرتے رہینگے راج رانا اپنا ذگی خراج شروع سمت ۱۸۹۵ سے ادا کریگا قسط ششماہی دوم جواب بابت ربیع سمت ۱۸۹۴ واجب الطلب ہے کل یعنی ایک لاکہہ بتیس ہزار تین سو ساٹھہ روپیہ ریاست کوٹہ سے ادا ہوگی ؛

**قلم ۵** مہاراؤ صاحب اپنے اور اپنے وارث وجانشینون کیطرف سے منظور کرتے ہین کہ اگر سرکار انگریزی ضرور سمجھے تو مصارف فوج کنٹنجنٹ جسکے حاکم صاحبان انگریز ہونگے اور اونہین کے اہتمام سے تنخواہ تقسیم ہوگی ادا کرتے رہینگے اور یہامر صریح مشروط ہے کہ اس فوج کے رہنے سے مہاراؤ صاحب اور اونکے وارث وجانشینون کے استعمال اختیارات انتظام اندرونی ریاست کوٹہ مین کسیطرح مداخلت نہوگی ؛

**قلم ۶** اس فوج کا خرچ تین لاکہہ روپیہ سالانہ سے کبھی زیادہ نہوگا ؛

**قلم ۷** اگر فوج بھرتی کیجاوے تو مہاراؤ صاحب اور اونکے وارث وجانشین اوسکا خرچ اپنی ریاست کی آمدنی مین سے بذریعہ دو اقساط ششماہی کے زرخراج کے ساتھہ سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہینگے اور ادخال مطالبہ اول کا وقت سرکار سے مقرر ہوگا

**قلم ۸** عہدنامہ متضمن شرایط بالافیما بین سرکار انگریزی و مہاراؤ رام سنگہ صاحب والی کوٹہ ایک طرف سے بمہر و دستخط کپتان جان لڈلو صاحب پولٹیکل ایجنٹ و لفٹنٹ کرنل ناتھینل الویس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجستان اور دوسری طرف سے بمہر و دستخط مہاراؤ رام سنگہ صاحب مرتب ہوکر میعاد دو ماہ مین بعد تصدیق نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باہم مبدل ہوگا ؎

مورخہ مقام کوٹہ ۱۰ - اپریل ۱۸۳۸ء دستخط و مہر جان لڈلو صاحب پولٹیکل ایجنٹ دستخط و مہر الویس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

---

فہرست پرگنات جو ریاست کوٹہ سے علیحدہ ہوکے بنام بہادر ریاست جہالاواڑ بموجب عہدنامہ مندرجہ بالا راج رانا مدن سنگہ بہادر اور اونکے وارث و جانشینون کو دیے گیے ؎

| چیچت<br>चेचत | سکیت<br>सुकेत | چومحلہ<br>चौमहला | جہالراپاٹن عرف اوریل پاٹن |
|---|---|---|---|

| پنچ پہاڑ<br>पंचपहाड़ | اہور<br>अहोर | دیگ<br>डीग |
|---|---|---|

گنگرار
गंगधर

| ریچون<br>रिचवन | باکہانی<br>बाखानी | دلن پور<br>दलनपुर | کوٹرہ<br>कोटरा |
|---|---|---|---|

| | | | |
|---|---|---|---|
| گنیش داس کشن جی<br>عنـ ۃ ماالـہ<br>۹ر | موجی رام موتیچند<br>سمـ ۃ لاالعہ<br>۱۲ار | دیجی تلسی رام<br>للعہ لکھہ محصـ ۃ ماالعہ | کنھی رام بوہرہ ناتھو<br>الـ ۃ لاالعہ |
| بوہرہ کا میشر<br>مدللعـ ۃ لمالـے<br>۱۰۸ر | سوبہا چند موتی چند<br>صـ ۃ سماالعہ<br>۱۱ر | شوجی رام اودی چند<br>سدامدللعہ<br>۷ر | پہک چند مدورہ کا<br>سمـ ۃ صاموللعہ<br>۷ر |
| بوہرہ سرپچند<br>سمـ ۃ مالـعہ<br>۷ر | چکن کالو مگر<br>صـ ۃ | موہن رام ہرلال<br>الـ ۃ ماللوسہ<br>۱۱ر | نند رام بیرو لال<br>محـ ۃ ماالعہ<br>۱۲ر |
| امید رام بہیرون رام<br>لعہ ۃ لمالعہ | گوپال داس پنچالی داس<br>ابـ ۃ ماعالے ر<br>۱۲ر | شاہ جیون رام<br>لااصہ<br>۱۴ر | سوہن مل شیر مل<br>للعـ ۃ ماموالعہ<br>۸ر |
| موہن لال بدہ<br>صـ ۃ ماعـہ<br>۱۳ر | ساالگرام<br>للعـ ۃ صاالوصہ | لچھمن گرہری گر<br>عـ ۃ عاوعصر | بوہرہ داؤجی خانجی<br>لہـ ۃ صاماعہ |
| شاہ منگل جی<br>محـ ۃ عاالعہ<br>۵ر | شاہ ہمیر مدہ<br>یک لکھہ لعہ ۃ سماعہ | دولیچند اوتم چند<br>عـ ۃ مالعہ | مادہو مکند<br>الـ ۃ لعہ<br>۱۲ر ۹ پائی |

بوہرہ مانی بہائی    بختاور مل بہادر مل

صما عہ ۱۱ ۳ ۸    ما عہ ۵ ۹ ۸

یہہ قرضہ بعد تحقیقات ہر رقم کے مہاراؤ صاحب قرضخواہون کو ادا کرینگے اور
تحقیقات سے اسکے سوائے اور کوئی قرضہ ریاست کوٹہ کے ذمہ ثابت ہوگا اوسکو
بہی ادا کرینگے ؛

مہر و دستخط الڈلو صاحب    مہر و دستخط الولیس صاحب

مہاراؤ صاحب نے فوج کنٹجنٹ کا رکہنا بہت مشکل سے منظور کیا تہا اون کے
متواتر تکرار کرنے سے ۱۸۴۴ع مین سرکار نے فوج خرچ مین سے ایک لاکہہ روپیہ
کم کرکے صرف دو لاکہہ روپیہ سالانہ رکہدیا اور یہہ تجویز کی کہ مصارف فوج
کے واسطے یہہ روپیہ کافی نہو تو باقیماندہ خراج کو دست دیا جاوے بہر ان
حال مہاراؤ صاحب کو ہدایت ہوئی کہ اگر یہہ مطالبہ وقت معینہ پر ادا نکرین گے
تو خراج اور فوج خرچ کے عوض ریاست مین سے ملک علیحدہ کر لیا جاویگا ؛
کوٹہ و جہالاواڑ کی علیحدگی سے ایسا عمدہ نتیجہ حاصل ہوا کہ ہمیشہ کیواسطے رفع
نزاع ہوگیا ۱۸۵۷ع کے غدر مین فوج کنٹجنٹ نے باغی ہوکے میجر برٹن
صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور اونکے دو بیٹون کو مار ڈالا مہاراؤ رام سنگ
صاحب نے رفع فساد یا صاحبان انگریز کی امداد و اعانت مین کچھ کوشش
نہ کی اس سے ناراض ہوکے گورنمنٹ نے اونکی سلامی سترہ توپون سے تیرہ
توپون کی کردی مگر اخیر مین بشمول دیگر روساء ہندوستان سند استحقاق

تینی مندرجہ باب اول اونکو بہی عطا کی اور بجاے باغی کوٹہ کنٹنجنٹ کی فوج
معروف دیولی آرریگیولر فورس بہرتی ہوئی ؛
۲۷ - مارچ ۱۸۶۶ع کو شام کیوقت مہاراؤ رام سنگہ کا بعمر چونسٹہہ سال انتقال
ہوا اونکی حالت نزع مین مشہور رہوا کہ اونکی ایک رانی ستی ہونیوالی ہے
صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے فوراً اوسکے انسداد کی تدبیر کی زنانہ محل کے
مکانات کو بند کرکے حکم دیا کہ جب تک ممکن ہو مہاراؤ صاحب کے انتقال
کی خبر رانیون سے نہ کہی جاوے چنانچہ چار گہنٹہ تک اون سے یہہ خبر
مخفی رکہی گئی مگر جب معلوم ہوگئی ایک رانی نے اس سختی سے ستی ہونیکا
ارادہ کیا کہ قفل توڑکے دروازہ کہول لیا مگر تاوقتیکہ نعش کو امن وامان
سے داغ ہوگیا اوسکو زنانہ محل سے باہر نہ نکلنے دیا ؛
مہاراؤ رام سنگہ صاحب کے بعد اونکے خلف مہاراؤ ستروسال صاحب وارث
ہوئے دوسرے سال کرنل ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اونکو حسب ضابطہ
مسندنشین کیا اور نواب ویسراے صاحب نے اونکی سلامی حسب دستور
سابق سترہ توپون کی کردی ؛
مہاراؤ ستروسال صاحب کی مسندنشینی پر ریاست قرضہ سے بہت زیربار
تہی اور بمقابلہ آمدنی کے خرچ قریب چار لاکہہ زیادہ تہا اونہون نے اول
سال مین ہی منجملہ [illegible] لاکہہ [illegible] کل خرچ کے [illegible] لاکہہ [illegible]
باہر [illegible] کی تخفیف کرکے صرف بقدر [illegible] لاکہہ [illegible] خرچ رکہدیا مگر
چونکہ اوس سال کی آمدنی بقدر [illegible] لاکہہ [illegible] سالانہ تہی باوجود تخفیف کے

خرچ آمدنی سے قریب ایک لاکھ روپیہ زیادہ رہا دوسرے سال ۔۔۔
روپیہ سال کا خرچ اور کم کیا اور مہاراؤ رام سنگہ صاحب مرحوم کی مہارانی کنور
بائی دختر مہارانا سردار سنگہ صاحب والی میواڑ کے انتقال سے ساٹھہ ہزار روپیہ
کی جاگیر راج مین شامل ہوئی اسطرح خرچ آمدنی سے کم ہوکے ۔۔۔ پس انداز
خزانہ مین جمع ہونے لگا مہاراؤ صاحب مرحوم کے انتقال پر ریاست کے ذمہ
چار لاکھہ روپیہ کا قرض تہا اوسکے ادا کرنے مین ساہوکارون سے بدعہدی
ہوتی تہی اس سے اونکو راج کا اعتبار نہ رہا تہا مہاراؤ سرو سال صاحب
نے اقساط قرضہ کو بروقت ادا کیا کہ ساہوکارون مین اعتبار ہو گیا اور ان
کی بڑی نیکنامی ہوئی تیسرے سال اونہون نے خرچ مین چہبین ہزار روپیہ
سال کی اور بہی کمی کی کہ ریاست بہت سبکدوش ہو گئی ٭
اونہین ایام مین مہاراؤ صاحب نے دو مقدمات ستی کے انسداد مین بہت
کوشش کی کہ دونون دفعہ وقوع جرم ہونے نہ پایا اور ہر مرتبہ سرکار انگریزی
سے مہاراؤ صاحب کو تحسین و آفرین ہوئی ٭
مگر باوصف ان خوبیون کے اپنے والد کے انتقال تک ہمیشہ زنانہ مین رہنے سے
مہاراؤ صاحب شرابخواری کے عادی ہو گئے اگرچہ ابتدا مین کہتے تہے کہ صرف
شب کے وقت قدر قلیل پیتے ہین اور صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نے بہی بتواتر
صلاح و نصیحت سے اس بدعادت کے چہوڑانے مین بہت کوشش کی مگر
اس عمر و رتبہ پر کسیکی نصیحت کا اثر پذیر ہونا غیر ممکن ہوتا ہے رفتہ رفتہ یہ
کثرت ہوئی کہ ہر وقت مخمور رہنے لگے اور عقل و حواس کہو بیٹہے کام بد

بالکل توجہ نرہی دن رات زنانہ مین رہنے لگے کہ وہان تک کسی کی رسائی نہین
ہوتی اسپر بہی مختار ریاست پر اعتبار نہ تہا اور نہ اوسکو کچہہ اختیار تہا
معاملات ریاست بمدت تک التوا مین رہتے تہے اور صاحب ایجنٹ کی تحریرون
کا مہینون بعد جواب آتا تہا غرض حالات ریاست روز بروز ابتر ہوتے گئے
مہاراؤ صاحب بالکل بے خبر و مخبوط الحواس ہوگئے اونکو صرف خزانہ جیب خاص
مین روپیہ جمع کرنے کا فکر رہا ریاست کی آمدنی تغلب و فریب سے لٹتی تہی
اور خزانہ جیب خاص مین فیصلہ مقدمات عدالت و تقرر اہلکاران کیواسطے
رشوت لیجاتی تہی مہاراؤ صاحب بالکل ایک باندی اور چند خدمتگاران
قوم گوجر و حجام وغیرہ کے اختیار مین ہوگئے یہہ لوگ ریاست کے کام مین
مداخلت و خلل اندازی کرنے لگے اور رئیس کے پاس پہونچنے یا پیغام پہونچانے
کا بجز اونکے اور کچہہ ذریعہ نرہا ؁

۱۸۶۷ء مین رئیس سابق کے زمانہ کے اہلکارون کو نکالدیا اس سے نکسیکو تہی
تعجب ہوا اور نہ افسوس ہوا کیونکہ مدت سے بوجہہ غفلت مہاراؤ صاحب کے
یہی لوگ بہ اختیار مطلق کام کرتے تہے اونہین کے سبب سے خرابیان پیدا ہوئین
اسکے بعد مشکل پیش آئی کہ بجائے اونکے کسکو مقرر کیا جاوے ریاست مین
دیانتدار آدمی کوئی نہ تہا ایکدفعہ مہاراؤ صاحب نے ایک شخص کو مقرر کیا
مگر اوسپر اعتبار نہوا تو وہ چہوڑ بیٹہا ؁

انتظام راج کیواسطے اس ریاست مین اہلکاران مفصلہ ذیل ہوتے ہین۔

۱ کارباری یعنی وزیر جو کل سررشتہ جات راج پر نگرانی و اختیار رکہتا ہے ؁

۲ دفتری یعنی محاسب دفتر راج کا افسر ہوتا ہے ؛

۳ منیب جمع وخرچ لکہتا ہے ؛

۴ فوطہ دار یعنی خزانچی ؛

۵ ایک نائب دفتری چار محرر پروانہ نویس تین نقل نویس دو پڑہنے والے

۲۵ متصدی ہین کارباری پروانون کو پڑہ کر صحیح کرتا ہے اور انکی

صحت کا ذمہ دار ہے ؛

کوتہ مین صحیح والہ کا بڑا عہدہ ہے اوسکا دفتر بمنزلہ رجسٹری کے ہے کہ کل اسناد

اوس مین درج ہوتی ہین مہاراؤ صاحب کل کے افسر اور با اختیار

مطلق ہین ؛

اس راج مین تین اہلکار بہ لقب بخشی مشہور ہین —

اول بخشی کے پاس طلائی عصا رہے کہ دربار کیوقت بطور تمغا منصب ہاتہ

مین رکہتا ہے دربار کے کل کاروبار کا اہتمام کرتا ہے اور سردارون کو مناسب

مقامات پر بٹہانا اوسکے ذمہ ہوتا ہے یہہ عہدہ بڑی عزت و اعتبار کا سمجہا

جاتا ہے ؛

دوم بخشی دربار اور جاگیر دارون کے درمیان ذریعہ خط وکتابت ہے یہہ

شخص کل سردارون اور ٹہاکرون کی فہرست کا نقشہ رکہتا ہے اور عندالضرورت

اونکو دربار مین حاضر ہونے کیواسطے لکہتا ہے ؛

تیسرا بخشی فوج کی تنخواہ تقسیم کرتا ہے اور فوج کے کل مصارف کا اہتمام کرتا

ہے ؛

کوٹہ مین ہزار ہرکارون کی جمعیت کہ زیادہ تر برہمن ہین اور زرد چپڑی رکہتے ہین صرف خبر رسانی کے واسطے ہے علاقہ راج کے ہر ایک بڑے گانو مین ایک آدمی متعین رہتا ہے اور قرب وجوار کے چہوٹے دیہات مین بہی دورہ کرتا ہے اونکی معرفت ہر خفیف وسنگین معاملہ کی اطلاع راج مین ہوتی ہے ابتدا مین بعہد منتظمی ظالم سنگہ جب ریاست کی آمدنی چار لاکہہ رہ گئی تہی اور ظلم وتعدی بکثرت ہوتا تہا اوس نے ان لوگون کو مقرر کیا تہا کہ اوسکی عاقلانہ تدبیر سے ریاست مالامال ہوکے ظل حفاظت سرکار انگریزی مین آئی اور چالیس لاکہہ کی آمدنی ہو گئی اوسکی ہوشیاری اور متواتر خبر گیری سے یہہ سررشتہ بہت فایدہ مند تہا مگر اب مثل دیگر رشتہ جات غفلت ولاپروائی سے اسمین بہی صدہا نقص پیدا ہو گئے ہین تاہم انواع ابتری وخرابیون پر اس سے بڑی روک تہی ان ہرکارون کے ذمہ پولیس کی کوئی خدمت نہین ہے مگر خبر رسانی ایسی کرتے ہین کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے خفیف کامون کی متواتر خبر پہونچتی ہے اور اپنی ریاست کے وکیل کے حالات دریافت کرتے رہتے ہین ٭

سنہ ۱۸۷۰ء کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ کوٹہ مین عدالت واپیل کے ہر قسم کی کچہریان موجود ہین مگر بعض صرف براے نام ہین اور باقیماندہ محض ناکارہ ہین اول تو تعمیل احکام نہین ہوتی اور جو کوئی کیا جاے تو کسی صاحب رسوخ سے درخواست کرنے پر حکم منسوخ ہو سکتا ہے ہر ایک شخص جو دربار یا رانی یا مختار سے تعلق رکہتا ہے عدالت کے اختیار سے باہر ہے زبردستون کو ختیار

ہے کہ اپنی حقیر سی آپ کلین زبردست دیوارون سے سر مارتے ہین جرم بکثرت ہوتا ہے دادرسی مفقود ہے ماحصل یہہ کہ ریاست بہ زوال ہے تجارت روز بروز کم ہوتی ہے ؎

دیوان گنیشی لال شروع سنہ ۱۸۶۶ سے کام کرتا تھا ابتدا مین یہہ شخص ایک گانو کا پٹواری تھا وہان سے کوٹہ مین آکے دفتر راج کا نیب مقرر ہوا اور کل کام بہ اختیار خود کرنے لگا اگرچہ لیق اور نیک نیت آدمی تھا مگر ایصال زر مین رعایا پر بہت سختی کرتا تھا فروری سنہ ۱۸۷۰ مین مر گیا کسیقدر اپنے حوصلہ سے اور کسیقدر رئیس کی غفلت و کاہلی سے اوس نے بہت اقتدار و رسوخ حاصل کیا تھا اوسکے اور مہاراؤ صاحب کے تعلقات مہاراؤ صاحب کی طبیعت کے علم پر مبنی تھے جو کام ناگوار طبع ہوتا ہرگز پیش نہین کرتا عیش و آرام مین کبہی خلل انداز نہوتا روپیہ کی ضرورت ہوتی تو بلا لحاظ مقدار اور وقت کے فی الفور بہم پہونچاتا ؎

اکثر ہندوستانی ریاستون مین اہلکارون کو یقین ہوتا ہے کہ کارکردگی کے زمانہ مین جو کماتے ہین واپس کرنا پڑیگا اسواسطے کمانے مین کوتاہی نہین کرتے تاکہ مطالبہ ادا کرین اور اپنے واسطے بہی بچا رکہین اسباب مین گنیش لال بہی بہت ہوشیار تہا خود غبن کرتا تہا مگر اورون کو نہین کرنے دیتا مہاراؤ صاحب مرحوم کے زمانہ کا فضول خرچ اسی شخص نے موقوف کیا تہا جو تنخواہ فرضی نامون سے دفتر مین درج ہوکے دیجاتی تہی موقوف ہوئی اور ہر سرشتہ کے خرچ کی مقدار مقرر کرکے جمع دیہات پرگنہ اوس کے واسطے علیحدہ کر دے

اوسکے چار سال کے انتظام مین صرف ایک لاکہہ روپیہ قرض لیا گیا ہر سال
ریاست کی آمدنی سے اپنے آقا کی جیب خاص کیواسطے زر کثیر دیتا تہا
اور اپنے شاہانہ مصارف کیواسطے خود بہت روپیہ پیدا کرتا تہا رعایا
پر نہایت سخت تہا مطالبہ راج کیواسطے اونکو اور اونکے گہر کو فروخت
کردیتا خانگی طریقہ مین بذات خود ایک رئیس تہا دور دور کے تیرتہون پر
اوسکی خیرات جاری تہی اور اوسکی بڑی نیکنامی تہی اوسکی وفات سے مہاراو
صاحب کو بہت نقصان پہونچا اور عرصہ تک کوئی اوسکے عہدہ پر مقرر نہوا
کوٹہ مین ایسی لیاقت کا کوئی آدمی نہ تہا دو آدمی متفق ہوکے اوسکا
کام کرتے تہے *

ایسی ریاست مین اگر جرایم سنگین کثرت سے ہون تو عجب نہین ہے ایجنسی
سے تاکید ہوئی تب کچہہ تہانہ جات ریاست مین مقرر ہوئے مگر اس سے
ارتکاب جرایم مین کچہہ کمی نہوئی کیونکہ تہوڑے عرصہ مین ڈکیتی و غارتگری
کی بہت وارداتین وقوع مین آئین اور ایک واردات کا ارتکاب جسمین آدمی
بہی مارا گیا ایک تہانہ دار کی نسبت ثابت ہوا صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے مہاراو
صاحب کو بہت فہمایش کی مگر کچہہ کارگر نہوئی کیونکہ مختار کے بغیر اصلونبی انتظام
کا ہونا غیر ممکن تہا *

مسافرین و تاجرین کو ریاست کوٹہ کے برابر کہین تکلیف نہین ہوتی ہے
ہر مقام پر ہر حیلہ سے کچہہ نہ کچہہ محصول لیا جاتا ہے انمین سے بعض حکمی ہین
اور بعض اہلکاران ریاست بطور خود وصول کرتے ہین دریاے چمبل پر

جیلخانہ نہایت خراب ہے اوسمین تین مکانات ازبس ناپاک ہین قیدی مثل
حیوانات محبوس قفس رہتے ہین اونکے چہرہ سے محتاجگی و مظلومی عیان ہے
جیلخانہ پر کوئی افسر نہین ہے جس شتہ کا قیدی ہو وہان سے ہی اوسکی
خبرگیری ہوتی ہے اس جیلخانہ کا سنہ ۱۸۶۹ مین یہہ حال تہا کہ ہرایک قیدی
صفائی سے مایوس تہا ہرایک کے پاس اوڑہنے کو کمل تہا اور نام وجرم
کا ٹکٹ تہا زیادہ تر قیدی محل مین رہتے ہین قیدیون کو ایک ساہوکار
کے گہر سے دو برس سے کہانا ملتاہے اور ضرورت ہوتی ہے تو سپاہی اونکے
ساتہہ جاکر بہیک منگالاتا ہے بلکہ کوتوالی کے قیدیون کا گذارہ تو بالکل گداگری
پر موقوف ہے ؛

جرایم سنگین متواتر وقوع مین آتے ہین اونکے انسداد کی کوئی تدبیر نہین
ہے اہلکاران راج کی مجرمون سے سازش ہے اگر کسی کو گرفتار کرتے ہین تو
صرف اسی غرض سے کہ اون سے روپیہ لیکر رہا کردین اس ملک مین سارق
وغارتگر امن وامان سے رہتے ہین بلکہ دیگر ممالک کے مینہ سالانہ دورہ کرکے
روزمرہ ڈکیتی وغارتگری ونقب زنی کرتے ہین ؛

ریاست من ۱۴۹۳ دیہات ہین انمین سے چہارم جاگیر و مذہبی وغیر عطیات
مین ہین زمین زرخیز وسیراب وجمع نرم ہے مگر محاصل سوائی سے جو ہرایک
اہلکار حسب خواہش اپنے وصول کرتاہے کاشتکار زیرِ بار اور سخت مصیبت
مین ہین ہرگانو اور قصبہ کے ہرکوچہ مین خبر کا ہرکارہ رہتاہے اور اوسکا یہہ
کام ہے کہ ہرایک خفیف امر کی خبر پالکی خانہ مین پہونچاوے پالکی خانہ کے ظلم کے

خوف سے کوئی اپنی آسودگی ظاہر نہین کرسکتا ہے تشدد جاری ہے حفاظت
جان ومال کی کچھ تدبیر نہین ہے حقرسی ناممکن ہے ۔ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ
تک شکایت نہ جانے کی ہر طرح تدبیر کیجاتی ہے یہانتک خوف غالب ہے کہ صاحب
سے گفتگو کرنا تو درکنار ہے کوئی اونکے لشکر کیطرف نہین جا سکتا ہے کیونکہ
اطلاع ہونے پر اوسکو جوابدہی کرنی پڑتی ہے اور ثابت کرنا پڑتا ہے کہ
کوئی شکایت نہ کی ہے ۔

شہر کا حال اس سے بدتر ہے دو کوتوالیون کی حکومت غضب ہے مثل عدالتون
کے اونکے ذمہ بھی فرض ہے کہ اپنے مصارف کے سوائے اخراجات راج کیواسطے
روپیہ دین ساہوکارون کا راج پر کچھ اعتبار نہین رہا ہے کیونکہ زر مطلوبہ
ملجانے کے بعد راج کو اپنے قول کا مطلق پاس نہین رہتا اس راج مین ساہوکار
طوعاً وکرہاً رہتے ہین موقع ملے تو فوراً چھوڑ کر چلے جاوین آمدنی خالصہ بقدر چوبیس
لاکھ خرچ سے بہت زیادہ ہے ملازمان سررشتہ مال اپنا خرچ آمدنی مین سے
لے لیتے ہین اور عدالت و کوتوالی اپنے خرچ کے سوا در راج مین روپیہ داخل
کرتے ہین تغلب و فریب لا انتہا ہین اور مہاراؤ صاحب کی غفلت و عدم نگرانی
سے تحریک پاتے ہین زر کثیر کا غبن ہوتا ہے اور دیہات و پرگنات
کا ٹھیکہ ہونے سے نقصان عظیم ہوتا ہے کسی ٹھیکہ دار سے ضمانت نہین لیجاتی
ہے رئیس واہلکارون کو رشوت دینے سے اوسکی ضرورت رفع ہوجاتی
ہے قسط اخیر کے واجب الوصول ہونے پر ٹھیکہ دار حد علاقہ سے نکلکر بھاگ
جاتے ہین اور زر تغلب کا دسوان یا پانچوان حصہ بطور رشوت دینے سے

قصور سہو ہوجاتا ہے پہر آجاتے ہین افسری سررشتہ جات و دیگر عہدون کے
عوض ہی رشوت کا یہی حال ہے ٭

سرکار انگریزی کا فوج خرچ وخراج بمشکل وصول ہوتا ہے دسمبر کا واجب الطلب
مئی مین وصول ہوا اور جون کا شروع دسمبر مین دسمبر کے خراج کی بابت
مئی مین ہنڈوی دی اوسکا روپیہ اگست مین وصول ہوا ٭

بر ورعرصہ چہہ سال مہاراؤ صاحب نے بالعوض قرضہ تعدادی چالیس
لاکہہ کے چار لاکہہ کی آمدنی کا ملک دس برس کیواسطے ساہوکارون کو
علیحدہ کردیا تہا کہ بجز دیہات عوض قرضہ آٹہہ لاکہہ اداشدہ کے بدستور ہے
اور اب مئی مین قرضہ تعدادی ساڑہے چہہ لاکہہ کے عوض دیہات جمعی ڈیڑہ
لاکہہ سالانہ اور نکالے گئے مگر یہہ امر تقاضا رشدیر ساہوکاران پر ہوا ہے
کہ جب اوہون نے دیگر قرضہ دینے سے بالکل انکار کیا علاوہ اس کے
ساہوکارون کا دس لاکہہ روپیہ اور ہے کہ اوسکا ابتک کچہہ بندوبست
نہین ہوا ہے اور قرضہ متفرقات اوسکے علاوہ بکثرت ہے ٭

سایر کا ٹہیکہ ہے اور کوئی شرح محاصل مقرر نہین ہے اسواسطے ٹہیکہ دار
جو چاہتا ہے وصول کرتا ہے ساہ گنیش لال دیوان کے مرنے کے بعد پندرہ
مہینے کے عرصہ مین پانچ مختار مقرر ہوئے اول بیاس دیبی لال مقرر ہوا اور اوسنے
جلد استعفا دیدیا اوسکے بعد دو اہلکار بکتر درجہ کے مقرر ہوئے اوہنون
نے ستمبر تک کام چلایا اخیر موقوف ہوئے اور بجائے اونکے ایک بلدیو منشی
جوان آدمی مقرر ہوا جنوری مین ہنگل پروہت نے ایک لاکہہ پچاس ہزار

روپیہ نقدا ور پچاس ہزار چند ماہ بعد دینے کا اقرار کرکے اس عہدہ کی
درخواست کی کہ منظور ہوکے بلدیو منشی کے شریک ہوگیا رئیس کا التفات
منشی کیطرف تہا مگر یہ وہت جو زبردست و بے باک اور بے ایمان آدمی
ہے اوسپر غالب آگیا اور یقین ہے کہ عنقریب پہر عزل ونصب ہوکہ جیپور سے
ایک سراوگی آیا ہے اور اس عہدہ کیواسطے پیغام دیتا ہے مگر رئیس لاکہہ روپیہ
لینے کے بغیر اوسکو مقرر کرنے پر آمادہ نہین ہے ؛
اسی عرصہ مین نو لاکہہ روپیہ کا قرضہ بلا وجہہ معقول جدید لیا گیا اگرچہ مہاراؤ
صاحب کچہ دربار گورنری اجمیر مین جانے اور رائڈر مین شادی کرنے سے
غیر معمولی خرچ ہوا مگر ان مصارف کے عوض رعایا سے محصول لیا گیا دربار
کی بابت سنہ ۱۸۶۶ء کے دربار سے ریاست کی کل آمدنی پر فیصدی دس روپیہ
سالانہ لیا جاتا ہے اور شادی کی بابت کاشتکارون سے فی بیگہہ ایک آنہ
اور ملازمان ریاست سے تین مہینے تک کی تنخواہ اور دیگر رعایا سے آمدنی
پر فیصدی دس روپیہ وصول کیا گیا باوصف اس غیر معمولی آمدنی کثیر اور
قرضہ کشی کے اجراے مصارف ریاست کے مشکل درپیش ہے اور مختاران
ریاست مصارف حال کیواسطے آمدنی آیندہ نشان مین دیتے ہین اور یکم
جولائی کو اداے مطالبہ سرکار انگریزی اور مصارف ریاست کیواسطے پانچ لاکہہ
روپیہ اور قرض لینا پڑیگا مہاراؤ صاحب کو مختار ریاست کا اعتبار نہین اور چند
مشیرون مین سے کبہی کسی ایک پر اور کبہی دوسرے پر اعتبار کرتے ہین انہین
لوگون مین سے بعض کی صلاح سے کہ بدچلن پردیسی آدمی ہین ایجنسی کا کام

ہوتا ہے اس سے سرکار انگریزی کی کار روائی مین خلل واقع ہوتا ہے تحریرات
کا جواب توقف سے آتا ہے بلکہ نہین آتا اور اکثر تحریرین غلط اور خلاف واقع
آتی ہین خود مہاراؤ صاحب کی نیت درست ہے مگر اون پر بد صلاح کار غالب
آرہے ہین صاحب ایجنٹ کی صلاح سے ہر ایک کام پر آمادہ ہوجاتے ہین اور
اقرار واثق کرتے ہین مگر پھر بالکل مخالف مضمون کا خریطہ بھیجتے ہین جب پوچھا جاتا
ہے تو کہتے ہین کہ ہمکو اس خریطہ کی اطلاع نہین ہے واپس کردو مگر یہ ابتری
صرف مہاراؤ صاحب کے سبب سے نہین ہے پچاس برس سے چلی آتی ہے
البتہ اسمین زیادہ ہوگئی ہے صاحب ایجنٹ نے عرصہ تک کوٹہ مین رہ کے کوشش
کی کہ مہاراؤ صاحب ایماندار مختار مقرر کرین کہ صرف ابھی ایک صورت سے
اسلوبی کار ممکن ہے اگرچہ مہاراؤ صاحب کمال محبت سے پیش آئے مگر اس باب
مین بجز اقرار باطل کے اور کچھ حاصل نہوا ✦

سنہ ۱۸۷۱ع مین ریاست کے عہدون پر زیادہ سے زیادہ نذرانہ دینے والون
کو مقرر کرنے اور اونکو قید کرکے بہ اخذ مصادرہ پھر بحال کرنے کا طریقہ بدستور
جاری رہا اس سلسلہ عزل ونصب متواترہ سے ریاست کو بہت کم فایدہ ہوتا
ہے کیونکہ رئیس اور پتار اور اہلکار تھوڑی رشوت سے رضامند ہوجاتے
ہین ایک اہلکار کو پابجولان قید کرکے لاکھہ روپیہ طلب ہوا مگر صرف دس ہزار روپیہ
خرچ کرنے سے پتار اوسکا ساعی ہوگیا اور اس سینہ زوری سے کوشش
کی کہ قید سے چھڑانے کے سوائے اوس کو نایب کامدار مقرر کرادیا ✦

مختار ہی پر منگل پردہت و منشی بلدیو مامور رہے منگل پروہت محض نالایق

ونا خوانده وجاہل اور کار ریاست سے مطلق ناواقف مگر بیباک و دلیر و بے ایمان
ہے زر کثیر خرچ کرنے اور بڑی مہارانی صاحبہ کی مدد سے اس عہدہ پر مقرر
ہوا تہا اور مہارانی صاحبہ کی اوسکو بہت حمایت ہے اور وہ اصلاح و تبدیل
حالات ریاست اور پردیسیون کے نوکر ہونے کا بہت مخالف ہے بلدیو منشی
حسب لیاقت اپنے جمع و خرچ و انتظام راج کو آراستہ کرنا چاہتا ہے
مگر اوسکا کچہہ رسوخ و اختیار نہین ہے ؛

مدت کی بدنظمی سے رقبہ مزروعہ بہت کم ہوگیا ہے مگر محاصل جدید سے اوسکی
کمی رفع ہوگئی ہے کہ کل آمدنی ریاست چوبیس لاکہہ سے کم نہین مگر اس آمدنی
مین سے زیادہ تر خزانہ مین نہین پہونچتی ہے علاوہ تغلب اہلکاران اکثر ٹہیکہ دار
ہر سال بلا ادائے جمع علاقہ غیر مین چلے جاتے ہین اونمین سے بعض مہاراو
صاحب کو رشوت دیکے راضی کر لیتے ہین اور اکثر دوسرے سال کوٹہ مین
آکے پہر ٹہیکہ لیتے ہین مگر جنکا کوئی ذریعہ نہین ہے اور جنکے پاس روپیہ نہین
ہے وے قید ہوتے ہین اور بہت اذیت و تکلیف سے زر بقایا ادا کرتے
ہین ؛

مارچ سنہ ۱۹۰۲ء مین دو باقیدار دن نے ہر روزہ کی زد و کوب اور سخت
بیرحمیون سے تنگ آکے محبس کی بلند دیوار سے کودکے اقدام قتل نفس کیا
اونمین سے ایک کا نصف جسم زیرین سن ہوگیا کہ وہ قریب المرگ ہے
مگر دونون زندہ ہین ؛

خرچ کا کوئی حساب نہین ہے البتہ اسقدر معلوم ہے کہ ہر سال زیادہ ہوتا ہے

ہر ایک رشتہ ریاست کے قبضہ مین اوسکے خرچ کے لایق آمدنی کا ملک
سو جو دہے مگر بددیانتی اور فضولی اسقدر جاری ہے کہ ششماہی گذرتے
ہی روپیہ کی نہایت ضرورت و تنگی ہوجاتی ہے روپیہ حاصل کرنے کے واسطے
سال آیندہ کی آمدنی کی رسیدات دیجاتی ہین رعایا سے بجبر و تعدی اور
ساہوکارون سے بہ تقرر سود گران بطور قرضہ لیا جاتا ہے اور کامدار اور
ساہوکار بڑی بے ایمانی کرتے ہین۔ ریاست کا جسقدر قرضہ تحقیق ہے پچاس
لاکھہ روپیہ کے قریب ہے اوسمین سے بیس لاکھہ کے عوض پانچ لاکھہ روپیہ کا
ملک بشرایط مختلفہ علیحدہ ہو رہا ہے ؂
جرایم سنگین بکثرت وقوع مین آتے ہین اور سزا نہونے کے سبب سے غارتگر
وسارق ملک مین امن سے رہتے ہین اکثر مقدمات کی روئداد سے تحقیق ہوا
کہ راج کے اہلکاران مفصلات اونکے شریک ہین ایک چوکی پولیس کے جمعدار
وسپاہیان نے سڑک پر مسافرون کو لوٹ لیا باوجودیکہ شناخت ہوئی و
جرم ثابت ہوا دربار سے کچھہ سزا نہوئی محکمہ ایجنسی کی متواتر تاکید سے مرزا
اکبر علی بیگ جو سابقًا ریاست قرولی مین ممتاز عہدہ پر مامور تہا افسر انسداد
ڈکیتی مقرر ہوا اور اوسکو حکم ہوا کہ پولیس کا انتظام اچھی طرح کرے تہانجات
مقرر ہوئے اور کچھہ کارروائی شروع ہوئی مگر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کا
دورہ ہونے کے بعد جنوری مین مرزا مع عملہ کے موقوف ہوگیا اور عملہ کو ابتدا
سے تنخواہ نہ ملی اوسکے بعد مارچ مین ایک شخص نامزد ہوا مگر روپیہ نملنے کے سبب
سے کوٹہ سے نہ جاسکا پہر کوئی افسر مقرر نہوا کوتوالیون مین تحصیل زر کی ایسی

تدبیرین ہوتی ہین کہ ہر ایک کو ادنیٰ بہ آسانی یقین نہ آسکے بدچلن عورتون کو
اغوا کرکے دولتمند و عزت دار آدمیون کے گہر بہجواتے ہین اور پیچہے سے
اہالیان پولیس جاکے دونون کو گرفتار کرتے ہین عورت آشنائی کا اقبال
کرتی ہے اور اوسکا اقبال ثبوت جرم کیواسطے کافی تصور ہوکے بیچارہ بیگناہ
سے جرمانہ لیا جاتا ہے اسیطرح ڈاکن ہونیکا جرم جسپر کوٹہ کے علاقہ مین بہت
اعتبار ہے روپیہ پیدا کرنیکا بڑا ذریعہ ہے کسی شخص کو جادوگر قرار دیکے پولیس
والے اوسکے مکان مین چلے جاتے ہین اور کہوپری وغیرہ چند اشیاء
برآمد کرکے گرفتار کرلیتے ہین تاوقتیکہ وہ کسی بڑے معزز و دولتمند آدمی
کیطرف سے کسی پر جادو کرنیکا اقرار نکرلے قید و انواع عقوبت مین مبتلا
رہتا ہے جیلخانہ کی بدانتظامی کی یہہ صورت ہے کہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے
جیلخانہ سمبہالا تو جو قیدی محکمہ پنجرہ کلار راجستان سے راج کو امانتاً سپرد ہوئے
تہے نکلے اور اونکی عدم موجودگی کی بابت اہلکاران راج کوئی معقول
جواب نہ دے سکے ٭

تنخواہ نہ ملنے کے سبب سے راج کی فوج سال بہر باغی رہی جب زیادہ عرصہ
گذرا سپاہیون نے چوری و غارتگری شروع کی چند سپاہی مع مال مسروقہ
گرفتار ہوئے پلٹن نے حملہ کرکے اونکو چہوڑا لیا اور زیادہ سرکش ہوگئے
کامدار کو گرفتار کرنا چاہا اور محل کے صحن مین ڈیرہ کردیا پردیسی آدمیون
کو روپیہ بہم پہونچاکے تنخواہ دیگئی اور دیسی جو نوعد دیگر معاش پیدا کرسکتے
ہین اور زیادہ اطاعت گزین ہین تنخواہ سے محروم رہے ٭

ایسی عملداری مین رعایا کا مظلوم وستم رسیدہ ہونا عجیب نہین ہے راج سے
کمال تاکید ہے کہ کوئی ایجنسی مین مستغیث ہو چونکہ ایجنسی مین جانے سے لوگون
کو سراسر بربادی نظر آتی ہے کوئی اوسطرف قدم نہین رکھتا ہے مگر جب
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کوٹہ مین گئے قریب سو پٹیل اور زمیندارون نے کہ
نہایت تنگ تہے استغاثہ کیا کہ محاصل روزافزون اور انواع ظلم وتعدی کا
تحمل نہین کرسکتے آپ سماعت کرین چنانچہ حسب ایما صاحب پولیٹکل ایجنٹ مہاراو
صاحب نے اون کی حق رسی کا اقرار کیا مگر اوس کے ایفا کی امید
نہ تہی ؀

ستمبر ۱۸۷۱ء تک منشی بلدیو و منگل پرومت بہ اتفاق کام کرتے رہے اس دوہری
حکومت سے خواہ نخواہ نتائج بد پیدا ہونے والے تہے ایک دوسرے کے برخلاف
ضرر رسان تدبیرین کرتا تہا سالتمام کی آمدنی پیشتر سے قسطون مین دیدی
تہی کچہہ عرصہ تک قرضہ اور بالائی آمدنی سے کام چلتا رہا مگر آخر کار ساہوکارون
نے کسیقدر بوجہ راج کی بدعہدی کے اور کسیقدر آمدنی موجودہ منتقل ہوجانے
سے روپیہ دینے مین انکار کیا فوج وعملون کی تنخواہ بہت چڑہ گئی اور پرومت برخاست
ہوا منشی نے بلاشراکت غیرے روپیہ کا بندوبست شروع کیا اور اہلکاران
وباشندگان شہر کو قید کرکے بغرض حصول زر انواع تکلیفین پہونچائین اور
سب سے مصادرہ لیا مگر اس ظلم وتعدی سے جو حاصل ہوا قطرہ تابہ آہنی تہا
دسمبر مین منشی نے مہاراو صاحب سے چند شرطین پیش کرکے کہا کہ بغیر اون کے
مین کام نہین کرسکتا۔ شرایط یہہ ہین ؀

[۱] خرچ کم کیا جاوے ؛
[۲] اہلکارون کے ذمہ جو روپیہ ہے وہ وصول کیا جاوے ؛
[۳] مہاراو صاحب دیہات جیب خاص کم کرکے خالصہ مین شامل کرین ؛
[۴] جیب خاص سے ریاست کیواسطے لاکھہ روپیہ دین ؛

دیہات جیب خاص کا کم کرنا اور لاکھہ روپیہ خالصہ مین دینا رئیس کو ایسا ناگوار
ہوا کہ منشی کو موقوف کرکے پروہت کو جس نے بلا شرط اجراء کار کرنے کی ذمہ داری
کی مقرر کر دیا جنوری مین جب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل آنے والے تھے ایک
ساہوکار کی ہتک و ذلت ہونے سے چند روز تک بازار بند رہا کہ یہہ امر
نہایت مصیبت و مظلومی کی حالت مین ہوتا ہے فروری مین فوج نے کہ پیشتر
اقرار قرض کشی اور ادائے تنخواہ سے خاموش ہو گئی تھی پہر غل کیا اسپر پروہت
نے روپیہ فراہم کرنے کا فکر کیا اخیر سال پر عملا در فوج کی تنخواہ آٹھہ مہینے
سے برس روز تک کی چڑہ رہی تہی اور چار لاکہہ کا جدید قرضہ لیا تہا اور
ساڑہے پانچ لاکہہ روپیہ تنخواہ وغیرہ کا دینا تہا اپریل مین بہ تقرر سودگران
قرضہ لیا گیا اور اس سے اور زر مصادرہ سے عملہ و فوج کی تنخواہ تقسیم ہوئی
مگر اسپر بہی آٹھہ مہینے کی تنخواہ باقی رہ گئی ؛

صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے ہمیشہ اصلاح امور مین کوشش کی تاکید و فہمائش
سے کسیطرح کاربراری نہوئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے خود کوٹہ مین
جاکے صلاح دینا چاہا تو جس روز معاملات ریاست مین گفتگو شروع ہوئی
اوسی روز سے مہاراو صاحب نے حیلہ کرکے ملنا موقوف کر دیا صاحب موصوف

کو ٹہیرنے کی فرصت نہوئی مجبور بلا ملاقات چلے گئے ✤

مئی مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ پہر کوٹہ مین آئے اس غرض سے کہ مشکلات ریاست حد کو پہونچ جانے سے شاید مہاراؤ صاحب اور اونکے مشیر نصیحت پذیر ہوئے ہون اور مدت کے قیام سے کچہہ نیک نتیجہ حاصل ہو مہاراؤ صاحب بہت محبت و تپاک سے پیش آئے اور صاحب نے اونکو اور اونکے مشیرون کو بدنظمی و ابتری کے بدنتایج سے بخوبی آگاہ کیا جو کچہہ کہا قبول کیا اقرار کیا احکام جاری ہوئے مگر ظاہرا نہ خواہش تہی اور نہ ارادہ تہا بیماری کیوجہ سے مجبور رجانا پڑا اور اونکی روانگی کے وقت تک کچہہ نہوا دربار نے زر معاوضہ مجوزہ پنچہ کلا رہائرہ و تی بابت سنہ ۱۸۶۱ء بہ تعداد تریسٹھہ ہزار روپیہ کہ یکم جنوری سنہ ۱۸۶۲ء کو داخل ہونا چاہیئے تہا مدت تک ادا نکیا ✤

سنہ ۱۸۶۲ و ۱۸۶۳ء مین مہاراؤ صاحب کے زر آشنا و خود غرض مشیر بدستور ریاست کو لوٹتے رہے ہر ایک اپنی باری سے تاوقتیکہ شکم سیر ہوا بلا شراکت غیرے با اختیار رہا اور ہر ایک نے معتوب و معزول و قید ہوکے اپنی کمائی مین سے کسیقدر قیصدی راج مین داخل کیا چنانچہ یہی حال اخیر مختار منگل پروہت کا ہوا کہ وہ بہی قید ہوا اور زر مصادرہ کی شرطین پیش کین مگر اوسکی جگہہ کوئی مقرر نہوا خواستگاران اختیار و حکومت مین سے کسی کی تقدیر نے زور نہ مارا شاید اسوجہ سے کہ وسایل حصول زر روز بروز کم ہونے سے اونکی حرص کند ہوگئی اور اونہون نے عہدہ حاصل کرنے کے واسطے معمولی نذرانہ پیش نکیا ✤

نیمچ کی کارروائی صرف کوٹہ کے غلہ سے ہوئی اور چہاونی کے نرخ کی نسبت
یہہ بہی ثابت ہوا کہ جس حالت مین بقال کوٹہ سے بیس سیر کا غلہ خریدتے نیمچ
مین پانچ سیر کا فروخت کرتے تہے پس جو منافع راج کوٹہ نے سرکاری سپاہ
کیواسطے منظور کیا تہا اصل مین بقالون کو پہونچا حالانکہ بہ تعارف راج غلہ
دلوانے کی تجویز صرف سپاہ کی خاطر سے ہوئی تہی ورنہ بقالون کو ہرگز ملتا
بہمہ ران حال یہہ بہی یاد رکہنا چاہیے کہ اب کوٹہ مین غلہ ادبس کثرت سے
پیدا نہین ہوتا جسقدر پیشتر ہوتا تہا بجاے غلہ کے پوست وحلوج کی کاشت
بہت ہونے لگی ہے سواے اسکے وہان سے صرف نیمچ کو نہین جاتا ہے بلکہ
دیگر مقامات کو بہی جاتا ہے سنہ ۱۸۶۶ء مین تاریخ روانگی غلہ سے چندروز پیشتر
مہاراو صاحب کا انتقال ہوگیا تہا ہندوستانی ریاست مین اگر مثل دیگر
کاروبار روانگی غلہ بہی ملتوی رہی تو عجب نہین تاہم ۔۔۔ لاس غلہ
بمعافی محصول روانہ ہوا ۞

آیندہ کیواسطے مہاراو صاحب کی یہہ مرضی ہوئی کہ بقال بطور خوش خرید مثل
دیگر خریداران بازار سے لیجایا کرین اونکو بہ تعین مقدار غلہ معافی محصول کا
راج سے پروانہ ملجاوے اور نرخ مروجہ پر اوس مقدار تک خریدنے مین
اون سے کسیطرح مزاحمت نکیجاوے اون سے رسید لیکے اوسکی نقل حکام
چہاونی کی اطلاع کیواسطے بہیجی جاوے تاکہ بقال چالاکی نکرسکین مہاراو صاحب
نے انگریزی فوج کیواسطے بشرط موجودگی جسقدر غلہ بہم پہونچ سکے دینا منظور
کیا اور یہہ تجویز ہوئی کہ بہ تعین تعداد رئیس کی منظوری لیکے خریدارون کے

پاس بہیجدی جاوے گی اور اونکو ہدایت ہوگی کہ اگر مرضی ہو تو جس نرخ پر بلٹے
بمعافی محصول خرید لیجاوین اونکی خواہش یہہ ہے کہ معاملہ خرید و فروخت
بایع و مشتری کے درمیان رہے راج سے مزاحمت نہو اس بندوبست سے
نیچ کے تاجران غلہ اور اہالیان کسرٹ بہی رضامند ہوگئے یقین ہوا کہ
آیندہ کچھہ شکایت نہوگی اسوقت تک راج سے یہہ بڑی غلطی ہوئی کہ جسقدر
غلہ ملنا ناممکن تہا یا دینا منظور نہ تہا اوسکا اقرار کرلیتے تہے مگر آیندہ کو ایسا
نہوگا جس حالت مین اس ریاست سے غلہ کثیر المقدار بمعافی محصول جہاونی
نیچ کو جاتا ہے رئیس کو متحسم کرنا بیجا ہے ؛
قحط ۹۷و۱۸۹۶ء کے کل زمانہ مین کوٹہ کا حال اچہا رہا اس ریاست کے ضلاع
پیداوار غلہ کی زراعت بالکل بارش پر منحصر ہوتی ہے سطح زمین سے پانی
بہت عمق پر ہے اور آبپاشی کے چاہات بہت کم ہین بجز قطعات لب ندی
کے دیگر اراضی کی آبپاشی مصنوعی وسایل سے کم ہوتی ہے اور بارش کم
ہووے تو بہت تکلیف ہوتی ہے مگر کالی سندہ کے مشرق کی عمدہ زمین اکتوبر
کی بارش سے خوب سیراب ہوگئی تہی باوصف تزلزل زدگی کے پیداوار اچہا ہوا
اس سبب سے اگرچہ کوٹہ مین گرانی رہی اور آٹہہ دس ہزار باشندے بہی
دیس چہوڑکے چلے گئے تاہم اور ریاستون کی نسبت بہت امن رہا صعوبت
قحط زیادہ نہوئی اس سے تدبیرات دستگیری قحط زدگان مین بہی چندان
کوشش نہوئی مگر مہاراؤ صاحب نے معمولی سدا برت پر چہتیس ہزار روپیہ
سالانہ خرچ کا اضافہ کیا اور اپنے فایدہ کی نظر سے جمع کا مطالبہ بہی ملتوی رکہا ؛

تجارت غلہ جاری کرنے سے گورنمنٹ نے مہاراؤصاحب کا شکریہ ادا کیا کہ فی الواقع
مین یہہ شکریہ واجب تہا اونہون نے اپنے فواید اور منشا کے خلاف تجارت
جاری کی تہی راجپوتانہ مین کوٹہ کی ریاست غلہ کا کوٹہیا ہے اور کوٹہ کی برابر
کوئی ریاست قدیم رسم کی پابند نہین ہے اور قدیم سے رواج ہے کہ ملک مین
سے غلہ کو نکلنے ندین - پس ایسے قحط اور مصیبت کے زمانہ مین اور باوجودیکہ رئیس کا
سراسر نقصان تہا اور کچہہ فایدہ نہ تہا جلسہ اجمیر مین فی الفور طریقہ اجرار تجارت
پر عمل کرنا نہایت پسندیدہ اور موجب تحسین وآفرین ہوا - اول شکایت ہوئی
کہ کوٹہ کے لوگ اس منظوری پر عمل نہین کرتے ہین مگر جب کوٹہ مین صاحب پولٹیکل
ایجنٹ نے مہاراؤصاحب سے کہا کہ احکام تاکیدی کی ضرورت ہے تو مہاراؤ
صاحب نے دربار عام مین کل ساہوکاران کوٹہ کو جمع کرکے اشتہار مندرجہ
ذیل سنایا *

## اشتہار راج کوٹہ درباب تجارت غلہ مورخہ ۸ فروری ۱۸۶۹ع

جملہ سیٹہہ وساہوکاران وبقالان وتاجران غلہ کو واضح ہو کہ

اول - جلسہ اجمیر مین بماہ دسمبر گذشتہ قرار پایا ہے کہ کل راجپوتانہ مین تجارت
غلہ جاری ہوا در بجز محصول معینہ کے کہ ہر ریاست مین ایک مقام پر لیا جائے
کسیطرح کی ممانعت نہواب سنا گیا ہے کہ بالیعان غلہ کو دربار کی خفگی کا خوف
ہے اس سے مشتریان کو خرید مین دقت ہوتی ہے *

دوم - اب تمکو بکمال تشہیر کے ساتہہ مطلع کیا جاتا ہے کہ مہاراؤصاحب نے حسب
صلاح سرکار انگریزی قاعدہ آزادی تجارت کو قبول کیا ہے اور چاہتے ہین کہ

اور نیز بالکل عمل کیا جاوے ؀

سوم - اس نظر سے کہ خرید و فروخت و در آمد و برآمد غلہ مین مہاراؤ صاحب کیطرف سے کچھہ ممانعت نہین ہے علانیہ اجازت دیجاتی ہے کہ بلا خوف و خطر آزادی سے تجارت غلہ کرو ؀

چہارم - اہلکاران ریاست کو ہدایت ہوتی ہے کہ کسیطرح خفیہ و علانیہ دست اندازی نکرین جو ملازم راج اس حکم سے خلاف ورزی کرکے راج کی بدنامی کریگا اوسکو سخت سزا دیجاویگی ؀

پنجم - اس اشتہار کی ایک نقل ہر ایک افسر پرگنہ کو اطلاع عام کے واسطے دیجاویگی ؀

ششم - محصول معینہ فی من ڈہائی آنہ علاوہ بہوم و چوکیداری کے سوا راج مین کچھہ نہ لیا جاویگا اور تاجرون کو ہدایت ہے کہ اس محصول کے ادا کرنے مین راج کی چوری نکرین ؀

بعد اجراے اس اشتہار کے کوئی شکایت نہ آئی ؀

سنہ ۷۷-۱۸۷۶ع کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ وزیر سابق کی بیرحمی سے کوٹہ مین باوجود موجودگی ہزارہا من غلہ کے قحط کی مصیبت نہایت سختی سے ہوئی اول آثار قحط نمودار ہوتے ہی اس شخص نے ریاست کا کل غلہ جمع کرکے تا وقت ہونے انتہا درجہ کے گرانی نرخ کے بند کیا اور پہر تہوڑا تہوڑا انکالا بازار دلی کے شہرت افراط غلہ کے سبب سے ہزارہا پردیسی مخلوق جمع ہوئی شہر کو گہیر لیا مگر اندر نہ آنے پائے سوا دس من غلہ راج سے پانچ من وزیر کے گہر سے او

کسیقدر ساہوکاروں کے ہاں سے تقسیم ہوتا رہا تاہم بہت تکلیف رہی قبرستان
متعلق ایجنسی کی مرمت ہوئی اور شہر مین ہوکے محل کو پختہ سڑک بنوائی گئی
دیہات مین تکلیف کم رہی جو دیہات ٹھیکہ مین یا مرہون قرضہ ہین اون مین
ٹھیکہ دار و قرضخواہون نے اپنی منفعت کی غرض سے رعایا کی بہت دستگیری
کی دیہات خالصہ مین کچھہ معافی و منہائی نہوئی جمع کامل لیگئی اور اوسکے
علاوہ دس روپیہ فیصدی بابت خرچ تشریف بری مہاراؤ صاحب
دربار نواب گورنر جنرل صاحب مین کہ سنہ ۴۶ سے لگا ہے اور ہر سال
لیا جاتا ہے وصول ہوا ۔
قحط چندان سخت نہ تہا مگر بیماری شدت سے ہوئی جون و جولائی مین
ہیضہ بہت رہا موسم سرما مین بخار کی کثرت ہوئی باوصف خوبصورتی
موقع کے کوٹہ خرابی آب و ہوا مین مشہور ہے کسیقدر آبادی بہت گنجان
ہے اور انتظام صفائی مطلق نہین ہے شروع سال مین لاکہہ آدمیون کی
آبادی تہی اونمین سے پندرہ ہزار ہیضہ و بخار سے مرگئے اور پردیسی
لوگ اس حساب سے باہر ہین مفصلات مین وبا کم ہوئی ۔
دربار سے قیود تجارت غلہ کی موقوفی کا اقرار و اشتہار ہوا تہا اُسکا بالکل ایفا
نہوا صرف علانیہ اجازت ہوئی تہی مگر خفیہ غیر ملک کو غلہ بہرتی کرنے اور
پردیسیون کو فروخت کرنے کی بدستور ممانعت ہے تحقیقات سے معلوم ہوا
کہ جو ممانعت پیشتر سے ہے اوسکی منسوخی مطلق نہوئی صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل نے تاکید کی تو پہر اقرار رفع امتناع ہوا مگر پہر کچھہ عمل نہوا ۔

# سرداران کوٹڑی

دربار کوٹہ اور بعض کوٹڑی کے سرداروں کے درمیان کئی سال سے
نااتفاقی ہی اونکے باہمی تعلقات کے قواعد غیر معین ہین اس سے اونمین
نفاق رہتا ہے - دربار حد سے زیادہ اطاعت چاہتا ہے اور سردار
جسقدر واجب ہے اوس سے بھی کم کرنا چاہتے ہین یہہ سردار اصل
مین بوندی کے ماتحت تہے اور بوندی سے ہی اونکو ریاستین ملی تہین
جب بوندی والون نے قلعہ رنتھمبور شاہ دہلی کو دیدیا بالعوض حفاظت
شاہی اونکے ذمہ خراج مقرر ہوا اور رنتھمبور جے پور والون کو ملا تب
اونہون نے ہاڑوتی کے سرداران کوٹڑی سے خراج کا مطالبہ کیا
ظالم سنگہ وزیر کوٹہ نے خود کفیل ادائے خراج ہوکے اونکو فوج جے پور
کی سالانہ چڑہائی سے بچایا اسطرح اوس نے سرداران بوندی کو کہ ریاست
بوندی اونکو محفوظ نرکہہ سکی اپنے تحت مین لے لیا اب یہہ سردار خراج مفصل
ذیل کوٹہ کی معرفت جے پور کو دیتے ہین ؂

[illegible]
۱۳/

| مہاراجہ اندر گڑہ | مہاراجہ کہتولی | مہاراجہ گینتا | مہاراجہ پیپلدہ |
|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۶/ | ۸/ | ۹/ | ۱۲/ |

| مہاراجہ انتردہ | مہاراجہ بہلون | مہاراجہ کرُوار |
| --- | --- | --- |
| الہ [illegible] | الہ [illegible] | سالہ [illegible] |

یہہ سب سردار مہاراجہ کہلاتے ہین مگر صرف اندرگڈہ وکہتولی کی جاگیرین بڑی ہین اندرگڈہ کی تین لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے اور کہتولی کی ستر ہزار کی ؂

فرارہ کا سردار اپنے یکجدی و سرپرست سردار کہتولی کی قید مین مرگیا وسپر اشتباہ ہوا کہ عمداً مارا ہے بہ تقرر کمیشن سرداران کوٹڑی اور ایک انگریز افسر کی تحقیقات ہوئی اگرچہ مہاراجہ کہتولی جرم قتل سے بری ہوا مگر سردار فرارہ پر اوسکی جانب سے سختی و تشدد ہونا ثابت ہوکے ریاست کہتولی پر ہزار روپیہ جرمانہ تجویز ہوا اور جاگیر فرارہ کہتولی کے تحت سے علیحدہ کرکے کوٹہ سے متعلق کیگئی ؂

جنوری ۱۸۶۷ء مین مہاراؤ صاحب کوٹہ نے سرداران اندرگڈہ وکہتولی وبہلون وانتردہ کی نسبت عدم اداے خراج کی شکایت کرکے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے درخواست کی کہ سخت تدبیرون کے بغیر خراج وصول کرادیا جاوے صاحب نے سرداران اندرگڈہ وکہتولی کو طلب کیا اونہون نے فوراً آکے خراج مذکورہ کے واجب ہونے اور اپنی مستعدی اداے سے اقبال کرکے یہہ عذر کیا کہ ہمکو راج سے جےپور کی رسیدین دلوائی جاوین ؂

چونکہ اہالیان کوٹہ کی بددیانتی سے اونکوا عتبار نرہاتہا یہہ عذر اونکا
معقول معلوم ہوا اسکے علاوہ اونہون نے یہہ بہی شکایت کی کہ جب ہم کوٹہ
مین جاتے ہین ہماری تعظیم وتکریم حسب قاعدہ نہین ہوتی اور یہہ بہی عذر
کیا کہ مہاراجہ جےپور نے موضع بباؔئی پر ناجایز قبضہ کرلیا تہا کہ حسب الحکم
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اندرگڈہ کا ثابت ہوکے واپس دلوا یا گیا یہی
سبب توقف ہے اب راج جیپور سے زرجو کہ بطور ناجایز وصول کرلی
ہے واپس دلائی جاوے یا خراج مین مجرا ہوئے اسپر طرفین کو فہمایش کیگئی
اندرگڈہ سے کل خراج بیس ہزار روپیہ اور کہتولی سے بتیس ہزار روپیہ
وصول ہوگیا انترده کے سردار نے بیان کیا میرے ذمہ کچہہ نہین ہے
کہ صحیح ثابت ہوا بہلون کے سردار نے نوسو روپیہ ذمگی اپنا قبول کرکے
عذر عدم استطاعت کیا اور کوٹہ جاکے مہاراؤ صاحب سے اقرار ادائی
کرلیا کہ منظور ہوا اسطرح ریاست کوٹہ نے پچاس ہزار روپیہ جو کئی سال
سے وصول نہوسکا تہا برضامندی وصول کرلیا اور اگرچہ پہر بہی چندان
موافقت نہوئی مگر اس روپیہ کے وصول ہوجانے سے نااتفاقی جاتی رہی
بعض کوٹڑی والون کو جاگیر مل گئی ہے اور وے ہمیشہ دربار کوٹہ مین
حاضر رہتے ہین ؛
چونکہ ان ریاستون کا تعلق کوٹہ سے اراؔدتاً ہوا تہا براہ واجب کوٹہ کو اونپر
مالکانہ حکومت کا اختیار نہین ہے اندرگڈہ کا سردار سب سے اول
ہے اور بے تکلف وسادہ وصلاح پذیر ہونے سے واجب التعظیم ہے

طرز استقبال کوٹہ مین اختلاف راے ہونے کی وجہہ سے چند سال سے
دارالریاست مین نہ آیا تہا تا بحدیکہ ۱۸۶۶ء مین مہاراؤ صاحب مرحوم کے
انتقال پر تعزیت کی ملاقات بہی نہ کی تہی مہاراؤ صاحب نے صاحب ایجنٹ
سے کہا کہ اگر اندرگڈہ والہ نہ آویگا تو دیگر سردار بہی راج کی حکومت کو
نمانینگے اور نتایج بد پیدا ہونگے اسواسطے آپ ثالث ہوکے اوسکو طلب
کرین صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور مہاراجہ اندرگڈہ کی کمال موافقت تہی
اوہنون نے سوچا کہ بذات خود کہونگا تو ضرور عمل کرینگے اسواسطے اندرگڈہ
مین گئے اور اون سے فی الفور کوٹہ چلنے کیواسطے کہا البتہ اونکو سمجہانا
اور بیشمار شکایتون کو رفع کرنا غیر ممکن تہا مگر جب صاحب نے خود ساتہہ
چلنے کا اقرار کیا تب اوہنون نے قبول کر لیا کوٹہ مین پہونچ کے مہاراؤ صاحب
سے ملاقات ہوئی مگر کچہہ لطف حاصل نہوا مہاراؤ صاحب اون کے غرور
کے شاکی رہے اور مہاراجہ نے شکایت کی کہ میرے ساتہہ بدخلقی سے
پیش آئے اور پانچ امور کی شکایت بخصوصیت کی۔

اول۔ دربار نے ہمارے استحقاق و عزت پر کہ حسب رواج قدیم بہی
لحاظ نرکہا ہے

دوم۔ جے پور سے زرخراج کی رسیدین آتی ہین سو اصل ہمکو نہین
دیتے ہین

سوم۔ مہاراجہ بیپلدہ کے کام مین راج سے دست اندازی
ہوتی ہے

چہارم - ٹہاکر نیمولہ ماتحت اندرگڈہ پر راج سے بلا وساطت حکومت ہوتی ہے ۞

پنجم - فرارہ کے صغیرسن سردار پر توجہ نہین کرتے ۞

اول صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے ہرایک رئیس سے علیحدہ گفتگو کی پہر ایک دربار واقع ایجنسی مین منعقد کیا اور بہت خوشی سے ملاقات ہوئی پانچ مراتب مندرجہ صدر کی نسبت یہہ تجویز ہوئی کہ اندرگڈہ کو اصل رسیدات خراج جے پور ملنی چاہئین اور ٹہاکر نیمولہ سے راج کو حسب دستور اندرگڈہ کی معرفت تحریر کرنا لازم ہے اور نسبت مراتب سوم وپنجم کے رئیس اندرگڈہ کو ہدایت ہوئی کہ کل کوٹڑیون کا سرگروہ بنے اپنی شکایتون کو رفع کرلے - شکایت نمبر اول کی نسبت فریقین کو فہمایش کی گئی کہ باہم تعظیم و تکریم حسب قاعدہ مستمرہ کیا کرین بیجا نہ جتون سے نااتفاقی پیدا نکرین اس فیصلہ سے فریقین خوش ہوگئے مہاراجہ اندرگڈہ بہت خوش ہوکے اپنے وطن کو گیا مگر نااتفاقی بدستور جاری رہی سنہ ۱۸۶۹ء مین مہاراو صاحب نے موضع پوسود علاقہ پیپلدہ کو اس حیلہ سے کہ وہان کی ٹہکرانی نے اپنی پوتی یعنی ہماری رانی کو دیدیا ہے ضبط کرلیا مگر یہ تعارف حکم ایجنسی واگذاشت ہوگیا سنہ ۱۸۷۱ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے ان پاستون کا دورہ کیا تب سرداروں نے شکایت کی کہ مہاراو صاحب ہمکو عام رعایا مین داخل کیا چاہتے اور اس غرض سے حقوق واراضی کو ضبط کرتے ہین اگرچہ فریقین کا قصور ہے مگر بعض چہوٹی کوٹڑیون پر واقع مین ظلم ہوتا ہے

مہاراؤ صاحب سے کہا گیا تو اوہنون نے بجز واگذاشت پیپلدہ خورد کے
اون کی سب شکایتون کے رفع کرنیکا اقرار کیا مگر پہر کچہہ نکیا جب بزمانہ منتظمی
ظالم سنگہ ان رئیسون نے کوٹہ کی اطاعت و ماتحتی قبول کی تہی اونکو کوٹہ سے
بہی جاگیرین ملی تہین کہ بالعوض اونکے نوکری کرتے تہے وہ جاگیرین ضبط ہوگئین
اور اونکی قدیم ریاستون اور دربار کوٹہ کے باہمی روابط کی حدود
مقرر نہوئین اس سے ہمیشہ نزاع رہتا ہے دربار کوٹہ زیادتی سے اپنے
سردارون کو آمادہ بغاوت کرتا ہے اور سردارون کو رئیس کا مطلق اعتبار
نرہا ہے ستمبر ۱۸۷۱ء مین مہاراجگان گینتہ اور پوشود کے درمیان بمقام پیپلدہ
سخت محاربہ ہوا اور آدمی مارے گئے دربار نے ایک اہلکار مع ایک نشان
فوج کی تحقیقات کیواسطے متعین کیا کہ مدت تک وہان رہا مگر کچہہ نکیا کوٹہ بون
مین باہم نزاع سرحدی پر فساد ہوتا ہے اکثر تنازعون کا اہلکاران راج
نے چند مرتبہ تصفیہ کیا ہے مگر جس فریق کا دربار مین ذریعہ ہوتا ہے وہی
حسب مراد اپنے حکم جاری کراکے سنگہاے سرحدی نصب کردہ سابقہ کو
اوکہڑوا دیتا ہے کہ انجام مین ان فیصلہ جات پر فریقین مین سے کسیکا
اعتبار نرہا مہاراؤ صاحب سے کہا گیا کہ سردارون کے نزاع کا فیصلہ
انگریزی افسر کی تجویز سے ہونا چاہیئے تو اوہنون نے بخوشی قبول کیا بلکہ
دوسرے سال مین کسی صاحب کے متعین ہونے کی درخواست کی مگر عدم
فرصتی کے سبب سے کسی کا جانا نہو سکا للعہ سنہ ساموطہ خراج سالانہ
راج سنبہپور کا ساڑہے تین برس لغایت سنہ ۷۱ و ۱۸۷۲ء تک عدم وصول رہکر

مع سود سا ٹہہ ہزار چڑہ گیا تہا او سمین سے ۷۲-۱۸۷۳ء مین پچاس ہزار روپیہ
ادا ہوکے اخیر سنہ مذکور پر پینتیس ہزار روپیہ باقی رہا ⁂

# انتظام منجانب سرکار انگریزی

۷۲-۱۸۷۳ء کے اختتام پر حالات ریاست کی ابتری وخرابی انتہا درجہ کو
پہونچی اور سرکار کیطرف سے دست اندازی لازم آئی صاحب پولیٹکل
ایجنٹ نے رئیس کو تباہی ریاست سے آگاہ کرکے صلاح نیک دینے مین
کبھی کوتاہی نکی تہی مگر رئیس غرق عصیان ہوکے خودغرض خوشامدی و
زر آشنا لوگون کے ہاتہہ مین بمنزلہ کہلونہ کے رہگیا تہا اونکی نصیحتین بالکل
رایگان گیئن مگر رئیس و ریاست کی خوش نصیبی سے دربار مین چند ہوشمند
وعاقبت اندیش آدمی بہی تہے اونکو معلوم ہوگیا تہا کہ اب ایسی آفت آنے
والی ہے کہ اہالیان ریاست مین سے کسی کو اوسکے مقابلہ کی قابلیت نہین
ہے اونہون نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہر طرح مددی اور رئیس کو
بہی قریب الوقوع مصیبتون سے خبردار کرنے مین بدل کوشش کی اور
صاف کہدیا کہ اس ظلم وبدنظمی کے انسداد کیواسطے سرکار انگریزی ضرور
مداخلت کریگی اسواسطے مناسب ہے کہ اصلاح انتظام کی تدبیرین شروع
کرکے حتی الامکان بدنامی کو رفع کرے انجام کار جولائی ۱۸۷۳ء مین جب
صلاح اونکے مہاراؤ صاحب نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل سے درخواست کی کہ جو مشکلات پیدا ہوگئی ہین اونکے

مقابلہ اور دفعیہ کی مجہکو قابلیت نہین ہے پس مین اپنی ریاست کو آپکے
ہاتہہ مین سپرد کرتا ہون اصلاح انتظام کیواسطے جو تدبیر سرکار انگریزی
سے ہوگی اوسکو بخوشی قبول کرونگا ۔

اکتوبر مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کوٹہ مین تشریف لائے اور چند مرتبہ
مہاراو صاحب سے ملاقات کی اونہون نے پہر گورنمنٹ سے امداد و دستگیری
کی استدعا کی اور تدبیرات مجوزہ گورنمنٹ کو بخوشی منظور کرنیکا اقرار
واثق کیا ۔

اس صورت مین گورنمنٹ نے ممتاز الدولہ نواب حاجی محمد فیض علی خان
صاحب بہادر کمپنین ستارہ ہند سابق وزیر جےپور کو عہدہ وزارت
راج کوٹہ پر با اختیارات کلی مقرر فرمایا فروری ۱۸۷۴ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ
نے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے لشکر مین بمقام کشنگڑہ جاکے انتظام
ریاست کے باب مین ہدایتین حاصل کین اور نواب صاحب سے ملاقات
کرکے جمعیت معقول اونکو وزارت کے کام پر مامور کرنے کے واسطے
کوٹہ مین لائے ۔

اسوقت کوٹہ کا حال نہایت خراب تہا مہاراو صاحب بد صلاح کارون
کے اختیار مین تہے اونہون نے یہانتک سوجہایا کہ اس دست اندازی
مین گورنمنٹ آپ کو مسند سے خارج کردیگی اور صلاح دی کہ امداد گورنمنٹ
کی درخواست کو مسترد کرلو اقرار سے انحراف کرو اور جسطرح ممکن ہو نواب
فیض علیخان کو وزارت پر مقرر ہونے دو بلکہ یہہ بہی کہا کہ آپ کی ایسی

ذلت ہوگی کہ اوس سے مرنا بہتر ہے ہمدران سال اونہون نے فتنہ انگیز
خبرین مشہور کین اور عوام کو فساد پر آمادہ کرنے مین کوشش کی ۞
مگر خلایق کیطرف سے کچھہ اشتباہ نہ تہا کیونکہ سالہا سال کے تشدد و ظلم سے
بجان تنگ آکے انواع تصدیعات سے نجات پانے کیواسطے دستگیری
سرکار کے بدل خواستگار تہے بلکہ مدت دراز تک مداخلت نہونے کی وجہ
سے بہت مایوس و ہراسان ہورہے تہے مگر فوج کیطرف سے ابتدا مین کچھ
اعتبار نہ تہا البتہ دربار نے اونکی تنخواہ ندی تہی اور سرکار انگریزی کا
مقصود تہا کہ تنخواہ ادا کیجاوے تاہم آٹھہ ہزار آدمیون کے بیقاعدہ
اور خودسر فوج کا خالی از مادہ فتنہ و فساد تصور کرنا ممکن نہ تہا رئیس کا
خزانہ جیب خاص مالامال تہا اور اہلکاران با اختیار کو تخویف و طمع زر
ہر ایک ذریعہ سے فساد پیدا کرنے مین کچھہ پس و پیش نہ تہا ۞
بتاریخ ۱۹- فروری صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کوٹہ مین داخل ہوئے -
حسب خواہش اونکے مہاراؤ صاحب معمولی فاصلہ پر پیشوائی کیواسطے
آئے صاحب نے نواب صاحب سے ملاقات کرائی دوسرے روز صاحب
مع نواب صاحب مہاراؤ صاحب سے ملنے کیواسطے گئے اور خریطہ
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل متضمن تدبیرات گورنمنٹ درباب انتظام ریاست
پیش کیا چند منٹ کے بعد صاحب رخصت ہوکے گئے مہاراؤ صاحب
نے دوسرے روز ملاقات باز دید اور معاملات ریاست مین گفتگو
کرنے کا اقرار کیا ۞

تمام شب اور دوسرے روز صبح کو محل مین بڑا مشورہ ہوا تنگ ظرف و پست حوصلہ مشیر جو اسوقت تک با اختیار تھے احکام گورنمنٹ کو دیکھہ کے ہوش باختہ و مایوس ہو گئے دانشمند اور دور اندیش لوگ جنکا پیشتر ذکر ہوا ہے بلائے گئے اونکی صلاح سے خیالات خام رفع ہوئے جسوقت مہاراو صاحب حسب اقرار ملاقات کے واسطے آئے معلوم ہوا کہ راستی پر ہین نوابصاحب کے ساتھہ اخلاق سے پیش آئے اور گورنمنٹ کی مداخلت کو کہ اونہین کی درخواست سے ہوئی تہی بہ خوشدلی منظور کیا —

صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے حسب ضابطہ اطلاع دی کہ کوٹہ کا انتظام نواب فیض علیخان کو سپرد ہوا ہے کل خیر خواہ لوگون کو لازم ہے کہ خوشی سے اونکی اطاعت کرین مہاراو صاحب نے اپنے اہلکارون کو حکم دیا کہ نوابصاحب کے پاس حاضر ہوکے اونکے حکم کی تعمیل کرین دوسرے روز سے سب حسب الحکم حاضر ہونے لگے اور خلاف ورزی رفع ہوئی رئیس کے مشیرون مین سے بدترین لوگ ریاست سے خارج ہوئے اکثر بخوف گرفتاری وہین چھپ رہے اونہون نے حساب و دیگر کاغذات ریاست کو چھپانے مین بہت کوشش کی الغ مشکلات کی پیشتر سے امید تہی کہ ضبط و انقضاء مدت سے سب رفع ہوگئین ؛

بتاریخ ۱۱ - مارچ حکم صادر ہوا کہ وزیر کیواسطے حدود ریاست کوٹہ کے اندر توپون کی سلامی منظور ہوئی ہے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے اوسوقت قلعہ کی توپون سے ایک سلامی کرائی اور نوابصاحب کی حکومت بالاستقلال

قایم اور اونکا درجہ ومراتب منظور وملحوظ ہوجانے سے ہرطرح اپنا اطمینان
کرکے بتاریخ ۱۶- مارچ کوٹہ سے کوچ کیا ؃

نوابصاحب نے سابق کی تقسیم سو پرگنات کو موقوف کرکے اور کل ملک کو
آٹھہ نظامتون مین اور ماتحت اونکے بغرض مال چوبیس تحصیلون مین
اور انتظام فوجداری کیواسطے ستائیس تہانون مین منقسم کرکے ہرایک
مین علیحدہ افسر مقرر کیا اور اون کی ہدایت کیواسطے مجموعہ قواعد مال
وفوجداری ودیوانی مرتب کرکے ہرایک افسر کی خدمات واختیارات کی
حد مقرر کردی ہرایک ناظم کو اوسکی نظامت کی تحصیلات وتہانہ جات
کے نیک وبد کا ذمہ دار قرار دیا فوجداری مین تین تین مہینے تک کی قید اور
پچیس روپیہ تک جرمانہ کی اور دیوانی مین تین سو روپیہ تک کی نالشات
سماعت کرنے کے اختیارات دیے اور ہدایت ہوئی کہ ہرایک حاکم باجلاس
عام کچہری کیا کرے ؃

مستغیثون کی سماعت وحقرسی بہ آسانی ہونے سے یہہ انتظام عوام الناس
کو بہت پسند ہوا بجاے اسکے کہ دادخواہی کیواسطے منزلون جاکے تنگ
وپریشان ومایوس ہوکے وطن کو پہرتے ہرایک کا اوسکے وطن مین ہی
انصاف ہونے لگا اور نوابصاحب نے ان عدالتون کے صرف تقرر ہی پر قناعت
نہ کرکے دورہ مین ہرایک کی کارروائی کو بتفتیش وتحقیقات تمام دیکہا
تو معلوم ہوا کہ اونکے تقرر سے رعایا بہت شادان ہے اور اون سے
رعایا کی بہت دادرسی ہوتی ہے ؃

ہرایک تہانہ مین علاوہ چوکیداران دیہات کے ملک کی نگرانی وخبرگیری
ومسافرون کی حفاظت کے واسطے چوکیات مقرر ہین کہ اسطرح ۲۵۱۲
کس کی جمعیت سے ۱۳۲۸ چوکیان ہین اور تہانہ دار کے پاس انصرام کا
کیواسطے جنگی فوج کے دس سوار اور چودہ سپاہی متعین رہتے ہین
شہر کی پولیس کا اہتمام کوتوال کو مفوض ہے اوسکی مدد کیواسطے دو سپرنٹنڈنٹ
اور ڈہائی سو سپاہی مقرر ہین ؛
ناظمون کے حد اختیار سے زاید اور اونکے احکام کی اپیل کے مقدمات
کی تحقیقات و فیصلہ کیواسطے دار الریاست مین مال و فوجداری و دیوانی
کی کچہریان مقرر ہوئین فوجدار یعنی حاکم عدالت فوجداری کو چہہ مہینے کی
قید اور پچاس روپیہ تک جرمانہ کا اختیار ہے اور حاکم دیوانی کو کل
مقدمات دیوانی کی سماعت کا اختیار ہے جیلخانہ کا اہتمام فوجدار کو مفوض
ہے اور مقدمات دیوانی مین کاغذ اسٹامپ جاری ہوا ہے سابق عدالتون
مین بجز ظلم و تشدد کے اور کچہہ نہوتا تہا انتظام جدید ہونے پر ایک مہینے
کے عرصہ مین استغاثون کی دو ہزار عرضیان گذرین ؛
دفتر خزانہ کو اندرون شہر سے برخاست کرکے مناسب تر مقام پر
ایجنسی سے قریب مقرر کیا اور علاوہ خزانہ کے جانچ اور حساب کے
محکمہ جات قایم ہوئے ؛
اخیر مین عدالت اپیل جسمین پانچ حاکم بینچ مقرر ہوئے اور فوجداری و
دیوانی عدالتون کے فیصلہ جات کی اپیل کی سماعت ہونے لگی جس

مقدمہ مین عدالت ماتحت اور عدالت اپیل اول کی راے متفق ہو اور
مقدمہ حد اختیار عدالت ماتحت کے اندر ہو اس محکمہ کا حکم ناطق متصور
ہوتا ہے اور مقدمات سنگین کی تحقیقات ہوکے ایک برس تک کی
قید اور سو روپیہ تک جرمانہ کی سزا اسی محکمہ سے تجویز ہوتی ہے عدالت
اپیل کے احکام کا اپیل محکمہ وزارت مین ہوتا ہے اور قبل صدور
حکم اخیر تحقیقات کامل کیجاتی ہے ریاست کا کام بغرض کارروائی پانچ
مدارات مین منقسم ہے -
عدالت - جمع و خرچ - فوج - خیرات - علاقہ غیر -
اور ہر ایک مد پر ایک حاکم ہے کہ ابتدائی کارروائی کی تکمیل کرکے اجلاس
کامل مین پیش کرتا ہے جو اونکے اختیار سے باہر ہے محکمہ وزارت مین ارسال
ہوتا ہے کسی ایک حاکم کو حکم اخیر دینے کا اختیار نہین ہے ؛
خود وزیر ہر روزہ اجلاس کرتا ہے اوسوقت مین تہوڑی دیر تک
مستغیثون کی عرایض لیکے اونکے حالات کی سماعت و تحقیقات کیجاتی ہے
عدالت اپیل کی کارروائی کی سمبہال و نگرانی ہوتی ہے اور دیگر محکمون
کے کام کی بذریعہ اپیل یا دریافت حال یا ملاحظہ نقشہ جات سے خبرگیری
ہوتی ہے ؛
اہلکاران قدیم مین سے جو دیانت دار اور کارگزار معلوم ہوئے اونکو
رکہا گیا اور جنہون نے نیک چلنی اور تعمیل احکام مین کوشش کی اونکو
معقول عہدون پر مقرر کیا گیا کہ خیرخواہی و تندہی سے اسلوبی انتظام

مین مدد دیتے ہین یہہ بند و بست امتحاناً کیا گیا تہا کہ بخوبی کارگر ہوا البتہ اکثر اہلکارون کی تنخواہ مین اضافہ ہونا ضرور ہے تاکہ اونکی نیت خراب نہووے اور تجربہ سے ثابت ہے کہ بغیر ہرج کار کے عملہ مین تخفیف کرنے سے یہہ امر ہوسکتا ہے ۔

اسمین شک نہین کہ یہہ انتظام اگر جاری رہے تو دیگر ریاستون کے واسطے عمدہ نظیر ہوجاوے گا ریاست کی مالگذاری حسب دستور قدیم بذریعہ تین اقساط کاتک ماگہہ بیساکہہ وصول کیجاتی ہے جب نوابصاحب نے کام شروع کیا دو اقساط کا وقت گذرچکا تہا صرف تیسری قسط فیصدی تیس روپیہ وصول ہونی باقی تھی کہ اوس سال کی اخیر قسط اور دوسرے سال کی اول قسط مع بقایا ر اقساط سابقہ تمام و کمال وصول کرکے کارروائی کی گئی اوسوقت خزانہ مین صرف [illegible] موجود تہا بسبب ابتری کاغذات دفتر کے یہہ تو تحقیق نہ تہا کہ ترمیم بند و بست سے آمدنی مالگذاری مین کسقدر اضافہ ہوگا مگر یہہ امر ہرطرح ثابت تہا کہ اس تدبیر کے عملدرآمد سے نتایج مفید ضرور حاصل ہونگے جسطرح رعایا کو اس انتظام کا اعتبار ہوتا جاتا ہے ہرایک کو اپنے قدیم وطن مین مدت بعد آنے کے اور کاشت کیواسطے جدید اراضی لینے کی خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اس سبب سے اول سال مین ہی رقبہ مزروعہ مین بہت اضافہ ہوا اراضی جدید تین سال کیواسطے بہ رعایت مگر ہرسال خفیف اضافہ پر دیجے سے فقط ریاست کو ہی فایدۂ عظیم حاصل نہوگا بلکہ باشندگان دیہات

کی حیثیت مین بہی بہ تدریج ترقی ہوگی اور چوتہے سال اوسی اراضی پر
حسب شرح مروجہ اراضی قرب وجوار جمع مقرر ہوگی اس قسم کی بہت درخواستین
گذرکے ہرایک پرحسب موقع تجویز مناسب ہوئی دفترمین کاغذات حسابات
غیر معتبر ہونے بلکہ بالکل نہونے سے وزیر کو آمدنی ریاست کا حال
تحقیق کرنے مین بہت دقت ہوئی جو کاغذ بہم پہونچے اون سے اور
کسیقدر اپنی ذاتی تحقیقات سے حساب مرتب کیا اور تعین مطالبہ جمع
مین رعایا کے زیر بار نہونیکا اور ہمدران حال راج کا نقصان نہونے
کا بہت لحاظ رکہا تاہم اول سال کا بندوبست بطور امتحان کے تہا کہ
اوسکے تجربہ سے اصلی حال منکشف ہوا ٭

اس ریاست کے انتظام مین فقط قرضہ کثیر کے ادا کی سبیل کا مقدم
کام نہ تہا بلکہ یہہ بہی کہ انتظام ریاست کو ایسی مستحکم بنا پر قایم کیا جاے
کہ آیندہ کو اوسمین کسی سبب سے خلل واقع ہونیکا احتمال رفع ہو
آمدنی راج کی حفاظت کیواسطے باضابطہ محکمہ جات حسب قاعدہ ماتحت
یکدگر مقرر ہوئے اور کل محکمہ جات کی کارروائی بہ خود وزیر کی نگرانی
رہی ٭

کل قرضخواہان ریاست کو باجراے اطلاعنامہ عام ہدایت ہوئی کہ اپنے اپنے
دعوی کو پیش کرکے ثابت کرین چونکہ قرضہ کی ہرایک رقم سالہاسال کے
حساب پر منحصر تہی اور ہرایک حساب کی صحت کا امتحان ضرور تہا صحیح ادا
قرضہ کی تحقیق کرنے مین بہت عرصہ لگا اول کل قرضخواہون کا دعوی بالاجمال

نوہ لاکہہ کا پیش ہوا اسکی تحقیقات کے واسطے حسب منشار دفعہ دوم چٹھی
صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان نمبری ۳۹۶۷ مورخہ ۱۸ اگست
سنہ ۱۸۸۰ء تین بے تعلق و منصف اشخاص کی کیٹی مقرر ہوئی اور تا وقت فیصلہ
کمیٹی کے قرضخواہون کو ایصال زر قرضہ مین صبر کرنا پڑا ۞
اگر ساہوکارون کا دعوی صرف اصل قرضہ وسود معینہ سے مرکب ہوتا
تو اوسکے حساب مین کچہہ دشواری نہوتی مگر چونکہ وے سود در سود لینے
اور وصولی رقمون کا سود مجرا ندینے سے انتفاع کثیر حاصل کرنا چاہتے
تہے منصفون کو لازم آیا کہ جسطرح اونکے ساتہہ انصاف و واجبیت
سے پیش آدین اوسیطرح بیجا مطالبہ کو قبول کرکے راج کا بہی نقصان
نکرین چنانچہ اونہون نے ریاست مقروض کے شرائط اور طریقہ قرض
کشی پر لحاظ کرکے بخوبی تحقیقات کی اور منجملہ کل قرضہ متدعویہ تعدادی
۔۔ لکہہ ۔۔ سالانہ ۱۲/۲۳ کے ساتہہ لاکہہ روپیہ کے قرضخواہون
کو فی روپیہ نو آنہ سات پائی لینے پر راضی کرلیا کہ باون لاکہہ کے دعویدارون
نے پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مین جب صاحب موصوف کوٹہ مین
تشریف لائے قبول کرلیا اور باقیماندہ آٹہہ لاکہہ والون کا تصفیہ بعد
تشریف بری اونکے مشروط بصدور حکم منظوری صاحب موصوف ہوا
اس سے امید ہوئی کہ کل قرضہ بہ تعداد چالیس لاکہہ روپیہ یا کسیقدر
کم وبیش رہجاوے گا اور باوصف اضافہ مصارف ذاتی مہاراؤ صاحب
وواگذاشت جاگیر رانیان وایزادی دیگر مصارف کے بہ اقساط پانچ

اگر تخفیف مصارف مین توقف سرزد نہوا ہوتا تو خرچ مین بہت کفایت ہوتی اور قرضہ بہی جلد ترادا کیا جاتا لیکن حکم منظوری تخفیف پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان سے ستمبر سنہ ۱۸۶۷ع مین صادر ہوا او سوقت تک تنخواہ ملازمین و دیگر سررشتہ جات کے مصارف بدستور رہے اور اوسمین بہت روپیہ رایگان گیا +

اسیطرح بوجہ انتظار صدور حکم منظوری آمدنی ریاست بہی اندازہ سے کم ہوئی کیونکہ تا وقت صدور حکم مثل مصارف کے آمدنی مالگذاری و دیگر سررشتہ جات کا اہتمام بہی بدستور اہلکاران سابق کے ہاتہہ مین رہا اور مفصلات کے مصارف حسب دستور قدیم حسابا صدر مین داخل ہوکے پرگنات سے بالا بالا ادا ہوئے رہے کہ دونون طرح ریاست کا نقصان عظیم ہوا +

تاہم اخیر رپورٹ مین نواب فیض علیخان صاحب نے لکہا ہے کہ اپنی کارگذاری کی مدت زاید از دو سال مین [illegible] تحصیل کیا اور [illegible] خرچ کیا اور مجہکو کمال خوشی اور فخر ہے کہ اسی آمدنی مین سے [illegible] قدیم قرضہ اور بقایاے تنخواہ وغیرہ مین کہ میرے اہتمام سے پیشتر کے تہے ادا کیا ہے اور مجہے اطمینان ہے کہ میری محنت رایگان نہین گئی ہے بلکہ اوسکا نتیجہ خود ظاہر ہے +

راج کے مصارف مین نوابصاحب نے جو تخفیف کی اوسکی تفصیل یہہ ہے

سقرر کی اور خفیف بحاصل جنسے راج کا چندان فایدہ نہ تہا اور رعایا کو بہت
تکلیف تہی بالکل موقوف ہوئے ٭

بندوبست مالگذاری میعادی دہ سالہ یاد وازدہ سالہ کرنیکے واسطے
منشی نیاز احمد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملک اودہ کے اس راج مین منتقل
ہونے کی درخواست ہوئی مگر اونکو وہانسے علیحدہ ہونے مین توقف ہوا
اس سے کام بدیر شروع ہوا تاہم اخیر سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ع تک دو پرگنات کی پیمایش
ہو کے کاغذات حقوق تیار ہو گئے امید ہے کہ اس بندوبست سے
بنجر زمین کا رقبہ کثیر مزروعہ ہو جاوے گا کیونکہ بندوبست سرسری سال
سے اول سال مین بیس ہزار بیگہہ جدید اراضی کاشت ہولی ہے ٭
تعمیرات مفید عام کے واسطے سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مبلغ تینتیس ہزار روپیہ تجویز
ہوا تہا اس خرچ کے سوائے شہر مین چند ضروری سڑکین تیار ہوئین
اور مفصلات کی بڑی گذرگاہ صاف کرائی گئین ٭

سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ع مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی عنایت سے اس راج کی تعمیرات
کا اہتمام مسٹر ہیوس صاحب سول انجنیر کو مفوض ہوا چونکہ صاحب موصوف
جہالاپاٹن کے سررشتہ تعمیرات کا بہی کام کرتے ہین حسب منظوری صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل اونکی تنخواہ بحساب متناسبہ دونون ریاستون کے
ذمہ قرار پائی اندرو گرد نواح شہر مین سڑکین تیار ہوئین اور سڑک دیولی
و جہالاواڑ واقع علاقہ کوٹہ کی تیاری شروع ہوئی ترقی پیداوار ملک
کے واسطے نہر وغیرہ تعمیرات آبپاشی کی تجویز بہی درپیش ہے مگر روپیہ

کامل انسداد وقوع جرایم اور گرفتاری و سزادہی مجرمان کا قرار واقعی انتظام کیا گیا اور پناہ دہی کا طریقہ بالکل موقوف ہوا کہ اس ذریعہ اور رعایا کا اعتبار بجانب سرکار قایم ہونے اور اونکی زراعت و تجارت وغیرہ یا دیانت پیشون مین مصروف ہونے سے وقوع جرایم مین بہت کمی ہوئی اور حفاظت جان و مال کی طمانیت قایم ہوئی مگر عدالتون کی کارروائی مین ہنوز نقص باقی ہے کہ عدالت دیوانی کی ڈگریان بدیر و مشکل جاری ہوتی ہین اور فوجداری مین تہانہ جات سے مقدمات کا چالان عدالت کو توقف سے ہوتا ہے تاہم حسب تحریر نواب فیض علیخان صاحب بنسبت پیشتر کی نسبت اب کارروائی بہتر ہے ❊

باوجودیکہ کوٹہ دولتمند شہر ہے اور بہت ساہوکار بکثرت ہین مقدمات دیوانی کم دایر ہوتے ہین اور نظامتون کے احکام کا اپیل مطلق نہین ہوتا سبب اسکا یہہ ہے کہ ابہی یہان کے لوگ عدالت کی کارروائی سے واقف اور مقدمہ بازی کے عادی نہین ہین ❊

اسپتال و دواخانہ کا اہتمام بہت اچہی طرح ہوتا ہے معالجہ کیواسطے مریض بکثرت آتے ہین کنہیالال نیٹو ڈاکٹر کی کارگذاری تحسین و آفرین کے لایق ہے کہ حکام اوس سے بہت خوش ہین اور ہمیشہ تعریف کرتے ہین کہ اپنے کام کو وقت معینہ پر کرتا ہے اور نوکری مین دل نہادہ اور محنتی ہے عوام اوس سے بہت خوش ہین اور شوق سے معالجہ کیواسطے آتے ہین اوسکی کاہلی یا غفلت کی کبہی شکایت نہین سنی اور صفائی و عمدگی کام اوسکا

مقصود اعظم ہے وبا ہیضہ کے زمانہ مین شبانہ روزی تندہی جانفشانی
کرنے سے اوسکو بہت ناموری ہوئی صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے براہ قدردانی
مبلغ ڈہائی سو روپیہ اوسکو اور ایک ایک مہینے کی تنخواہ اوسکے ماتحت
ملازمون کو بطور انعام دلوائی ؛
سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء کے جون و جولائی مین امراض اسہال و پیچش کا بہت زور رہا
اونکے بعد ہیضہ ہوا اور ہیضہ رفع ہوتے ہی اخیر گرما مین معمولی بخار مع
امراض سینہ وطحال بکثرت ہوا اور گٹھیہ وغیرہ امراض فساد خون بہی اکثر
لوگون کو ہوئے ؛
ٹیکا لگانیکا عمل جاری ہوگیا ہے مگر ابہی باشندگان ملک کو اوس سے
تعصب بہت ہے ڈاکٹر شائی سے کہ وسعت علاقہ کو دیکہتے ہوئے ویکسینیٹر
بہت کم ہین چنانچہ اوس نے اسباب مین ڈاکٹر مور صاحب کو تحریر کیا
یقین ہے صاحب موصوف تجویز مناسب کرینگے راج سے کل ملازمین
کو تاکید الحکم ہے کہ ویکسینیٹرون کو مدد دین کہ اسباب مین ابتک اونکی
کوئی شکایت نہ آئی ؛
جیلخانہ پر علیحدہ شفاخانہ مع کمپونڈر کے مقرر ہوا ہے اور مریض قیدیون
کی بخوبی خبرگیری ہوتی ہے نیٹو ڈاکٹر کی رائے ہے کہ پاگلخانہ بہی بنایا جاوے
چنانچہ جیلخانہ جدید مین اسکے واسطے بہی ایک مکان تعمیر کرایا جاویگا ؛
اپنی رپورٹ موسومہ ڈاکٹر مور صاحب مین اسسٹنٹ اسپتال نے
درخواست کی تہی کہ ایک دائی بہی مقرر کیجاوے چنانچہ مقرر ہوگئی اور

اب یہان کی ضروریات کیواسطے عملہ اسپتال ہرطرح کافی ہے ؕ
شہر کوئٹہ آب و ہواے مضر تندرستی کیواسطے ہمیشہ سے مشہور ہے اوسکی اصلاح و ترقی مین ہرطرح کوشش ہوئی مگر باشندگان شہر اپنی ناپاک عادتون کے ایسے پابند ہین اور عام قواعد صفائی وحیاداری کے اجرا کو اسقدر ظلم و زیادتی سمجھتے ہین کہ اس کام کا انصرام سہل نہین ہے تاہم عرصۂ دو سال مین بہت ترقی ہوئی اور اوس سے عمدہ نتایج پیدا ہوئے ؕ

میونیسپل کمیٹی کی کوشش و محنت کو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وصاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے دیکھ کے بہت پسند کیا بازار کے درمیان مین دوکانون کی صف واقع ہونے سے راستہ بہت تنگ تھا اور ہوا خراب ہوتی تھی اوسکو شکست کرایا گیا کہ بازار بہت کشادہ و ہوادار ہوگیا ؕ

خونخوار و زہرآلودہ حیوانات کی ہلاکت کیواسطے بھی بہت انعام تقسیم ہوا ہے کہ سنہ ۷۶-۱۸۷۵ء مین ۱۲۱ روپیہ کے خرچ سے سولہ درندہ حیوانات اور ۱۷۳۶ زہرآلودہ کیڑے مار گئے اور سنہ ۷۷-۱۸۷۶ء مین بصرف ۱۱۱ روپیہ حیوانات مندرجہ ذیل ہلاک ہوئے ۔

| شیر | ریچھ | بگھیرے | سانپ | بچھو | گہیرہ | سیہہ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲ | ۱ | ۶ | ۲۲۴۹ | ۶۸۳۲ | ۲۰۲ | ۳ |

سابق مین راج کا مدرسہ براے نام تھا اب انگریزی فارسی ہندی

وسنسکرت کے مدرس مقرر ہوکے حسب قاعدہ تعلیم جاری ہوگئی ہے
مگر یہان کے لوگ ایسے کوتہ اندیش ہین کہ باوجودیکہ اونکے واسطے تحصیل
علم کا سامان مفت مین مہیا کیا گیا ہے غفلت وکاہلی سے اوسکا فایدہ
حاصل نہین کرتے علاوہ مردانہ مدرسون کے ایک زنانہ مدرسہ بہی مقرر
ہوا ہے اوسمین تیس لڑکیان پڑہتی ہین میو کالج اجمیر کے زرچندہ مین
سے بیس ہزار روپیہ پیشتر ادا ہوگیا تہا پچیس ہزار روپیہ سنہ ۱۸۷۶ع مین
دیا گیا اور باقیماندہ سال آیندہ مین دینا قرار پایا +
جیلخانہ کا پہلا مکان تنگ وہوابند تہا اوسمین قیدیون کو بہت تکلیف
رہتی تہی اسواسطے دوسرا ہوادار اور کشادہ مکان تجویز ہوکے قیدیون
کو اوسمین بہیجا گیا کہ وہان حسب قاعدہ رہتے ہین اونکو وقت ومقدار
معینہ سے کہانا ملتا ہے اور مشقت لیجاتی ہے اور بعض پیشون کے کارخانجات
مقرر کرکے کام سکہایا جاتا ہے سنہ ۱۸۷۵ع مین نواب فیض علیخان صاحب نے
چند مرتبہ جیلخانہ کو ملاحظہ کیا اور مجرمان بدمعاشی مین سے بعض کو بہ ثبوت
نیک چلنی کسیقدر میعاد قید باقیماندہ معاف کرکے رہا کیا کہ اس سے دیگر
قیدیون کو اپنے چلن دردیہ کی آراستگی کی رغبت ہوگی جو قیدی جرایم
سنگین کے مجرم نہین ہین اونکے واسطے محبس تعلیم گاہ ہے بجای اسکے
کہ اونکے ساتہہ سختی کیجاوے صرف زیر نگرانی وپابند قواعد رکہا جاتا ہے
بنظر آسایش قیدیان دو جدید بارک اور ایک کارخانہ اور تعمیر ہوئے
ہین +

# ایجنسی

بتاریخ یکم ستمبر ۱۸۷۶ء نواب سر فیض علیخان صاحب نے عہدہ وزارت کو استعفا دیا اول کپتان ایبٹ صاحب بطور قایم مقام کام کرتے رہے بتاریخ ۵ جنوری ۱۸۷۷ء میجر بولٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوکے کوٹہ مین داخل ہوئے اور اپنے عہدہ کا کام شروع کیا اور چند مرتبہ دورہ کرکے پندرہ نظامتون اور بعض کوٹڑیونکا ملاحظہ کیا ❊

حسب خواہش دربار محکمہ پنچایت جدید مقرر ہوا اوسمین تین جاگیردار ہین اور ایک سرکار انگریزی کا قدیم ولیق ملازم پنڈت رامدیال ہے وہ سررشتہ مال کا افسر ہے اور دیگر سردار صرف اوسکے اتفاق سے کام کرتے ہین اونمین سے کسی کو کسی علیحدہ سررشتہ کا کام مفوض نہین ہے بعد اصلاح پنچایت کے عدالت اپیل فوجداری و دیوانی مقرر ہوئی تہی مگر اب محکمہ پنچایت کا ایک سردار عدالت اپیل کا حاکم تہا حکام عدالت کے اختیارات وہی ہین جو نواب فیض علیخان صاحب نے مقرر کیے تہے پس اونکے دوبارہ لکہنے کی کچہہ حاجت نہین ہے ❊

# تیسری فصل

## جہالاواڑہ

جہالاواڑ کی ریاست عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۶ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۴۴ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۳ دقیقہ اور ۷۶ درجہ ۵۱ دقیقہ کے درمیان واقع ہے اوسکے شمال مین کوہ مکندرہ جنوب و جنوب مغرب مین سفربلی مالوہ مشرق مین ممالک مہاراجہ صاحب اسیندہیہ مغرب مین ممالک مہاراجہ صاحب ہلکر ہین قریب دو ہزار پانسو مربع میل کا رقبہ ۲۲۶۰۰۰ باشندون کی آبادی اور تخمیناً پندرہ لاکہہ روپیہ سالانہ ریاست کی آمدنی ہے اوسمین سے اسّی ہزار روپیہ خراج سرکار انگریزی داخل ہوتا ہے ❊

**دارالحکومت جہالراپاٹن** بقول کرنل اٹیڈن صاحب رونق و خوش وضعی مین کل راجپوتانہ مین صرف جے پور سے دوم درجہ پر اور اوسی کے نقشہ پر آباد ہے ساہوکارون کی بہت آبادی ہے اور تجارت بہت ہوتی ہے اس شہر کو راج رانا ظالم سنگہ صاحب نے جنکے مفصل حالات کوٹہ کی تاریخ مین لکہے گئے ہین آباد کیا تہا واقعات تاریخی کے سوا اونکی خوش لیاقتی اور علو حوصلگی اس شہر کی عمدگی سے ثابت ہے شہر کا موقع عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۳ دقیقہ پر ہے ❊

بہاو سنگہ مع چند ہمراہیون کے پسران اورنگ زیب کی مخالف فوجون مین
طالع آزمائی کرنیکواسطے اپنے باپ کے گہر سے نکلے اون کے بیٹے ماد ہو سنگہ
جس زمانہ مین راجہ بہیم سنگہ حشمت وجلال سے حکمران تہا کوٹہ مین آئے
اگرچہ اون کے ساتہہ صرف پچیس سوار تہے مگر اونکے شرف خاندان
کا یہی ثبوت ہے کہ رئیس کوٹہ نے اونکی ہمشیرہ کے ساتہہ اپنے پسر ارجن سنگہ
کی شادی کرنے مین کچہہ لیس وپیش نکیا تہوڑے عرصہ مین اونکو نانتہ
کی جاگیر اور فوجداری کا عہدہ ملا کہ اسمین نہ فقط کل فوج کی افسری
بلکہ رئیس کے قلعہ اور محلسرا کی حکومت بہی شامل تہی اور رشتہ داری
کی وجہہ سے اونکے اس عہدہ کو اور بہی فروغ ہوا کہ خاندان رئیس
کے اطفال اونکو ماما کہنے لگے اور عادتاً یہہ لقب اونکو ابتک چلا آتا ہے
مدن سنگہ بجاے اپنے باپ کے فوجدار ہوئے اوسوقت سے عہدہ
موروثی ہوگیا مدن سنگہ کی جگہہ پر ہمت سنگہ مقرر ہوئے اوہنون نے
چند معرکون مین خدمات نمایان انجام دین مرہٹون اور جے پور کی متفق
افواج کا کوٹہ کیطرف سے مقابلہ کیا اور وہ عہدنامہ منضبط کیا جس کے
بموجب ریاست مرہٹون کی خراج گذار ہوئی اور قدیم خاندان کو ازنو
مسند حاصل کرنیکا موقع ملا اونکے بہتیجے راج رانا ظالم سنگہ صاحب ہوئے
جنکی مہمات اور عالی تدبیری کی مفصل کیفیت کوٹہ کی تاریخ مین لکہی گئی ہے
اور جسطرح اونکی اولاد کی مہاراو صاحب والی کوٹہ سے نااتفاقی ہوکے
۱۸۳۸ء مین ریاست جہالاواڑ کوٹہ سے علیحدہ ہوئی وہ حال بہی آوے گی

تاریخ مین بہ تشریح تمام درج ہوا ہے اس علیحدگی ریاست پر راج رانا مدن سنگہ صاحب نبیرہ ظالم سنگہ صاحب اور سرکار انگریزی کے درمیان عہدنامہ مندرجہ ذیل منضبط ہوا ✤

## عہد نامہ

راج رانا مدن سنگہ صاحب نتنظمی امور ریاست کوٹہ سے کہ بموجب قلم تتمہ عہدنامہ دہلی راج رانا ظالم سنگہ صاحب اور اونکے وارث وجانشینون کو مکفول ہوئے تہے ستعفی ہوئے ہین اسواسطے سرکار انگریزی اور راج رانا مدن سنگہ صاحب کے درمیان یہہ عہدنامہ منضبط ہوا ہے ✤

**قلم ۱** قلم تتمہ عہدنامہ دہلی درمیانی مہاراو امید سنگہ صاحب بہادر رئیس کوٹہ و سرکار انگریزی مورخہ ۲۰ - فروری ۱۸۱۸ء منسوخ کیجاتی ہے ✤

**قلم ۲** اول مہاراو رام سنگہ صاحب والی کوٹہ کی منظوری حاصل کرکے سرکار انگریزی راج رانا مدن سنگہ صاحب سے اقرار کرتی ہے کہ اونکو اور اونکے وارث وجانشینون کو حسب قواعد وراثت مروجہ ملک راجستان ظالم سنگہ کی اولاد مین سے ہون ریاست کوٹہ مین سے علیحدہ ریاست مشتمل پرگنات مندرجہ فرد معطوفہ عطا کرے گی ✤

**قلم ۳** سرکار انگریزی راج رانا مدن سنگہ صاحب اور اونکے وارث وجانشینون کو خطاب مناسب عطا کرے گی ✤

**قلم ۴** درمیان سرکار انگریزی اور راج رانا مدن سنگہ صاحب اور

اونکے وارث وجانشینون کی ہمیشہ دوستی ویگانگت واحدیت فوایدرہینگے

**قلم ۵** سرکار انگریزی راج رانا مدن سنگھ صاحب کی ریاست کو اپنی ظل حفاظت مین لینے کا عہد کرتی ہے ؂

**قلم ۶** راج رانا صاحب اور اونکے وارث وجانشین سرکار انگریزی سے باتفاق ماتحتی کاربند رہین گے اور سرکار کی سرپرستی کو تسلیم کرینگے اور کسی دیگر رئیس یا ریاست سے تعلق نہ رکھنے کا عہد کرتے ہین اور کسی ریاست سے نزاع ہونے پر حسب فیصلہ سرکار انگریزی کاربند ہونیکا اقرار کرتے ہین ؂

**قلم ۷** راج رانا صاحب اور اونکے وارث وجانشین کسی رئیس یا ریاست سے بلا منظوری سرکار انگریزی عہدوپیمان نکرینگے مگر اونکے معمولی مراسلات شوقیہ دوست ورشتہ دارون سے جاری رہینگے ؂

**قلم ۸** عند الطلب سرکار انگریزی راج رانا مدن سنگھ صاحب کی ریاست کی فوج حسب حیثیت حاضر کیجاویگی ؂

**قلم ۹** راج رانا صاحب اور اونکے وارث وجانشین بہ اختیار کلی اپنے ملک کے مالک رہینگے اور سرکار انگریزی کا انتظام فوجداری و دیوانی اونکے ملک مین داخل نکیا جاوے گا ؂

**قلم ۱۰** اس علیحدگی وانتقال پرگنات پر مطالبہ قرضخواہان کا جو بندوبست ہوا ہے اوسکی شرایط کا راج رانا صاحب اور اونکے وارث وجانشین ایفا کرینگے اور اس علیحدگی سے دیگر معاملات برآمد ہون اون مین

| | | | |
|---|---|---|---|
| جہالا پاٹن اخراد پلی پاٹن | رچھن | باکہانی | دلن پور |
| کوٹرہ | بہالتہہ | سدارہ | رتلاسے |
| سنو ہرتہانہ | بہول بڑود | چاچونی | گنجاری |

چیپا بڑود — حصہ شیر گڈہ بجانب مشرق پروانہ فرمان راج شیر گڈہ

واضح ہو کہ نرپت سنگہ جہالا واڑ کے ملک سے اٹہکر مہاراؤ صاحب کے ملک مین چلا جاویگا اور اوسکی جاگیر راج رانا صاحب کی ملکیت ہوجاویگی ❊

مقام کوٹہ ۱۰- اپریل ۱۸۳۸ع مہر و دستخط جان لڈلو صاحب مہر و دستخط تہیل الویس صاحب

فرد قرضہ جو عہد نامہ کی دسوین قلم کے بموجب راج رانا مدن سنگہ صاحب اور اوسکے وارث و جانشین ادا کرینگے ❊

---

مگتی رام روڑمل — راجہ داس رتن سنگہ داس — موہن داس رگل داس

[illegible] ۱۳ — [illegible] ۰۳ — [illegible]

راج رانا مدن سنگہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ اس قرضہ مین سے [illegible] تا [illegible] روز مسند نشینی ریاست جدید سے ایک ہفتہ کے اندر

اداکرینگے - اور باقیماندہ [illegible] لکھہ [illegible] مع سود فیصدی [illegible]
سالانہ مابین عرصہ چار سال بہ اقساط شش ماہی فصل بفصل اداکرینگے
اگر اسمین فرق آوے تو سرکار انگریزی کو اختیار ہے کہ ملک جہالاواڑ
کا ایک حصہ علیحدہ کرکے اوسکی آمدنی سے قرضہ اداکرے اول قسط کا بیک
سدی پورنماشی سمت ۱۸۹۵ اور دوسری قسط بیساکہ سدی پورنماشی [illegible]
کو ادا ہوگی تعداد اقساط جنمین سود شامل ہے یہہ ہے ؛

| چہارم | سوم | دوم | اول |
|---|---|---|---|
| یک لکھہ ـــ | یک لکھہ ـــ | یک لکھہ ـــ | یک لکھہ ـــ |

| ہشتم | ہفتم | ششم | پنجم |
|---|---|---|---|
| [illegible] | یک لکھہ ـــ | یک لکھہ ـــ | یک لکھہ ـــ |

دستخط و مہر جان لڈلو صاحب پولیٹکل ایجنٹ — دستخط و مہر نتھنیل الویس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

دستخط و مہر راج رانا مدن سنگ جھالا

اس عہدنامہ کی تیسری قلم کے بموجب راج رانا مدن سنگ صاحب کو وقت
حصول اختیار ریاست جدید کے مہاراج رانا کا خطاب عطا ہوا اور اونکا
وہی رتبہ و منزلت مقرر کیا گیا جو راجپوتانہ کے دیگر رئیسون کا ہے اور
یہہ بھی قرار پایا کہ اگر دیگر رئیسون کو حق متبنی عطا ہو تو اونکو بھی دیا جاوے
مگر حسب قاعدہ وراثت صرف ظالم سنگ کے خاندان مین محدود رہے

سنہ ۴۵ء میں مہاراج رانا مدن سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور اون کے خلف مہاراج رانا پرتہی سنگ صاحب مسند نشین ہوئے اونہون نے سنہ ۵۷ء کے غدر مین صاحبان انگریز کو جو اونکے ملک مین پناہ پذیر ہوئے بحفاظت اپنے پاس رکہکے اور خیر و عافیت سے مقامات امن پر پہونچا کے سرکار انگریزی کی بڑی خیرخواہی کی اسکے جلدو مین سرکار سے اونکو تحسین و آفرین ہوئی اونکے اخلاق و خوش انتظامی و خیرخواہی بجانب سرکار انگریزی کے جملہ صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل و پولٹیکل ایجنٹ ہمیشہ مداح و ثناخوان رہے ہین ؛

چنانچہ کپتان برس صاحب نے لکہا ہے کہ کئی صورتون سے جہالاواڑ ہاڈوتی کی دیگر ریاستون سے بہتر ہے مہاراج رانا صاحب سرکار انگریزی کی صلاح پر عمل کرنے مین اسقدر رضامند و مستعد ہین جسقدر رئیس بوندی مخالف ہین اونکی خیرخواہی بجانب سرکار اور کارروائی معاملات ہر طرح اطمینان کے لایق ہے البتہ فضول خرچ اور مقروض ہین مگر جلد بندوبست کرنیکا اقرار کرتے ہین مگر اس قرضہ کی کسیکو شکایت نہین ہے بخلاف حال کوٹہ کے کہ وہان رئیس پر کسیکا مطلق اعتبار نہین مہاراج رانا صاحب کا سب ساہوکار اعتبار کرتے ہین دو سال گذشتہ مین جو صلاحین اونکو دیگئی ہین اونمین سے کوئی ایسی نہین ہے جسپر عمل نہوا ہو سے انگریزی چہاونی کو جانیوالے غلہ کا محصول بلا تامل معاف کردیا بصورت تیاری سڑک ریل اوسکے واسطے زمین دینا فوراً منظور کرلیا

البتہ انتظام مین خرابیان ہین مگر رئیس کی توجہ سے امید ہے کہ جلد رفع
ہوجاوینگی - بماہ نومبر ۱۸۶۶ء مہاراج رانا صاحب نواب گورنر جنرل صاحب
کے دربار آگرہ مین شامل ہوئے اور اب بنارس وغیرہ متبرک مقامات کی زیارت
کو گئے ہین اور قبل واپسی کلکتہ کے سیر کا ارادہ ہے بہنی پیشتر دیکھ آئے
ہین چونکہ اونکو فقط ملک کی سیر کرنیکا ہی شوق نہین ہے بلکہ جو دیکھتے
ہین اوس سے تجربہ حاصل کرنیکا بہی ہے یہہ سیاحی اونکی ریاست کے
واسطے بہت مفید ہوگی ؁
چند سال سے ہندوستانی رئیسون مین اس رئیس کو خود اختیاری
کی نسبت بہت اعتراض ہو رہا ہے اور اسوجہ سے کہ یہہ ریاست
سنہ ۱۸۳۸ء سے علیحدہ ہوئی ہے اور مغرور راجپوت صرف اونہین کو
معزز سمجھتے ہین جو اپنے خاندان کی قدامت کا صدیون سے حساب کرین
اس اعتراض کا ہونا عجب نہین ہے مگر اب یہہ حسد رفع ہوتا جاتا ہے
البتہ کوٹہ کا حسد تو واجب ہے کہ اوسکا جہالاواڑ کی علیحدگی سے بڑا نقصان
ہوا ہے لیکن اگر غور کیا جاوے تو کوٹہ کو بجاے شکایت کے شکر کرنا چاہئے
کیونکہ جس شخص نے اوسمین سے ملک لیکے علیحدہ ریاست بنائی ہے اوسی
نے اس سے زیادہ ملک اوسمین شامل کیا تھا ورنہ پیشتر کوٹہ کی ریاست
بہت مختصر تھی مگر مہاراج رانا صاحب بہت خوش مزاج ہین اونہون نے
چند قدیم رئیسون سے ملاقات کی کہ اس سے اونکی عزت بڑھ گئی ہے
اور سنہ ۱۸۶۱ء مین اونکی دختر کی شادی مہاراو راجہ صاحب والی الور کے

ساتھہ ہو گئی ہے مگر اونکو دو صاحبزادون کے متواتر انتقال سے سخت صدمہ پہونچا ہے کہ کوئی صلبی اولاد نہین رہی پرگنات متعلقہ چوحلہ علاقہ جہالاواڑ مین کہ جنوب و جنوب مغرب مین مغربی مالوہ کے درمیان واقع ہی مہاراج رانا صاحب کا انتظام پولیس ایسا عمدہ ہے کہ ایجنسی وسط ہند سے اون کی تعریف ہو کے نواب گورنر جنرل صاحب نے تحسین و آفرین کی ستمبر ۱۸۶۷ء مین مہاراج رانا صاحب مدت کے بعد جاترا سے واپس آئے اسوجہہ سے کہ خود کام کرتے ہین اونکی غیر حاضری مین کچھہ ہرج واقع ہوا اگرچہ کچھہ عجیب لیاقت نہین رکھتے اور نہ انتظام عمدہ ترین ہے تاہم مثل اون ریاستون کے جہان کل اختیار خوشامدی و خود غرض لوگون کو ہوتا ہے خراب و ابتر نہین ہے اونکی تدبیرات فراخ و عاقلانہ ہین اور سرکار انگریزی کو خوش رکہنا چاہتے ہین اس سے کام بہ اسلوبی و آسانی ہوتا ہے ؀

۱۸۶۹ و ۶۸ء کے قحط مین جہالاواڑ قحط زدہ ریاستون مین نہ تہا اس ملک مین زیادہ غلہ پیدا نہین ہوتا ہے بہترین فصلون مین صرف ملک کے خرچ کے لایق پیدا ہوتا ہے اور اس سال مین اوس سے بہی کم ہوا مگر ابتدا سے بہرتی غلہ کی تدبیر مناسب ہوئی تہی کہ اس سبب سے نرخ مین بہت کم گرانی ہوئی اپنے فایدہ کے واسطے ریاست سے ایصال جمع کا التوا رہا اور سڑک وغیرہ چند تعمیرات آراستگی شہر کی جاری رہین اگرچہ اونکا اجرا قحط کی وجہہ سے ہوا تہا تاہم غریبون کی بہت دستگیری ہوئی خوش نصیبی سے جہالاواڑ راجپوتانہ کی مصیبتون سے محفوظ رہی کاشت افیون سے اس

جاری ہونے پر یقین ہے مقرر ہو گی ٭

کوٹہ کا قلعہ گاگرون کہ جہالاواڑ کی چھاونی سے تین میل کے فاصلہ پر نظر آتا ہے اس ریاست مین بڑی تکلیف کا باعث ہے افسوس ہے کہ وقت تقسیم کوٹہ جب ایک ثلث ملک رئیس جہالاواڑ کو دیا گیا یہہ قلعہ جو عین محل جہالاواڑ کے سر پر واقع ہے اس ریاست مین شامل کیون نکیا گیا اور قلعہ شاہ آباد جو دارالریاست سے بہت دور ہے اور درمیان مین کوٹہ کا علاقہ حایل ہے کیون دیا گیا۔ شاہ آباد سرحد گوالیار پر عین کوٹہ کے اندر واقع ہونے سے اگر کوٹہ مین شامل کیا جاتا تو مناسب تہا۔ علاوہ ریج کے گاگرون کے دوسری ریاست مین ہونے سے بدنظمی بہی ہے کہ مدعا علیہم مدیون و مجرمان مرتکب واردات سرحد سے گذر کر غیر علاقہ مین چلے جاتے ہین اور اختیار راج سے نکلکر عمل عدالت سے محفوظ ہو جاتے ہین اگر کوئی حجت کرے کہ سرحد پر سب جگہہ یہی حال ہے تو جواب یہہ ہے کہ وہ عام صورت ہے ہر ایک ریاست کا دار الحکومت علی العموم وسط ریاست مین واقع ہے وہان سے کوئی بہ آسانی نہین جا سکتا مگر دارالریاست سے غیر علاقہ کی سرحد اسقدر قریب ہونے پر مدعا علیہم کا نکل جانا بہت سہل ہے اسواسطے رئیس جہالاواڑ کو تبادلہ کی بہت خواہش ہے اور اس تبادلہ مین کسیقدر آمدنی کا نقصان بہی گوارا کر سکتے ہین مگر کوٹہ والون سے امید نہین کہ تبادلہ پر رضامند ہون کیونکہ جہالاواڑ کے ساتہہ جیسا حسد ابتدا سے ہے بدستور چلا آتا ہے گاگرون مین بجز خوبی

موقع اور شکارگاہ ہونے کی کچھہ خصوصیت نہین ہے کوٹہ والون کو خواہ
کیسا ہی پسند ہو یہہ قدر اوسکی صرف اسیوجہہ سے ہے کہ جہالاواڑ کو گران
وناگوار معلوم ہوتا ہے ؁

سرکار انگریزی کے روابط مہاراج رانا پرتہی سنگہ صاحب سے ہمیشہ نہایت
موافقت ویگانگت سے رہے ہین اور اونہون نے ہر موقع پر سرکار
کی خیرخواہی و وفاداری کرنے مین کسیطرح کوتاہی نکی اور قاعدہ ہے
کہ جیسا رئیس کا منشا ہوتا ہے ویسا ہی ملازمین و رعایا ریاست کا
طریقہ ہوتا ہے اسوجہہ سے کل علاقہ جہالاواڑ مین حکام انگریزی کی
بہت تعظیم وتواضع ہوتی ہے ہر ایک صاحب انگریز جو بتقریب شکار و
سیاحی وہان جاتے ہین مہاراج رانا صاحب کی مہمان نوازی اور
مہربانی کی بہت تعریف کرتے ہین اور صاحبان سرویر جو بضرورت پیمایش
ملک اوس علاقہ مین مدت تک رہے اہلکاران کی امداد و اعانت و خاطرداری
کے نہایت شکرگذار و مداح ہین کہ یہان کی برابر کسی ریاست مین نہین
ہوتی اور رئیس کی خیرخواہی کے اس سے بہتر اور کچھہ ثبوت نہین
ہوسکتے ؁

سنہ ۱۸۷۶ع مین مہاراج رانا صاحب کی طبیعت علیل رہی مگر جلد آرام ہوگیا
دوسرے سال ناتہہ دوارہ و آبو کو تشریف لیگئے اثناء راستہ بمقام
اودے پور مہارانا صاحب والی میواڑ سے ملاقات کی اور اونکی تواضع
ومہانداری سے بہت خوش ہوگئے ؁

صاحبزادون کے انتقال اور اپنی عمر رسیدگی کے سبب سے مہاراج
رانا صاحب نے پسر متبنی لینا چاہا تھا اسکی بابت پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان
مین عرصہ تک بحث رہی آخر کار سنہ ۶۳ و ۱۸۶۴ع مین حکم منظوری گورنمنٹ صادر
ہوتے ہی سب مشکلات رفع ہوگئین اور مہاراج رانا صاحب نے بروان
واقع کاٹھیاواڑ کے خاندان سے جسکی اولاد مین سے خود ہین لڑکا متبنی
لیا مگر دو برس تک گود لینے کی رسمیات تہنیت ادا ہوئین اور نہ صاحبزادہ
کا نام رکھا گیا البتہ اونکی تعلیم و تربیت مین ابتدا سے بہت کوشش ہوئی
سنہ ۶۵ و ۱۸۶۶ع مین مہاراج رانا صاحب نے دختر رئیس لوناواڑہ سے شادی
کی باوصف ان خوبیون کے لکہا ہے کہ جو شخص نظم و نسق امور ریاست مین
مہاراج رانا صاحب کا مددگار رہے اوسکا رسوخ ہمیشہ کار خیر مین مستعمل
نہین ہوتا ہے یعنی اوسکی جانب سے اکثر حرکات خلاف واجبیت ظہور مین
آتی ہین ٭

ریاست کی آمدنی بارہ چودہ لاکہہ کی مشہور ہے مگر اصل مین بیس لاکہہ روپیہ
سالانہ کی نشست ہے اکثر دیہات ریاست کا ٹہیکہ بمیعاد پانچ سال ہوگیا
ہے ٹہیکہ دینے مین مقدم حق زمینداران دیہہ کا سمجہا گیا ہے مگر جہان
زمیندارون نے منظور نہین کیا غیر لوگون کو دیا ہے ٹہیکہ کے بندوبست
سے ریاست کی آمدنی مین ڈیڑہ لاکہہ روپیہ سالانہ کا اضافہ ہوا ٭
کسیقدر مہاراج رانا صاحب کی فیاضی اور کثرت مصارف ذاتی سے اور
کسیقدر اس سبب سے کہ وقت مسندنشینی سے ریاست مین انواع مشکلات

پیش آئین اور ہر مرتبہ اونکا بصرف کثیر دفعیہ کیا راج کے مصارف ہمیشہ
آمدنی سے زیادہ رہے ہین اور اسوجہہ سے ہمیشہ قرضہ ہوتا رہا اور
اگرچہ بارہا اونہون نے اداے قرضہ کا بندوبست کیا اور متواتر زر کثیر
ادا کرکے سبکدوشی حاصل کی اور بہ تخفیف مصارف آیندہ کو مقروض
ہونے سے بچنا چاہا مگر انہین موجبات سے قرضہ جدید ہوتا گیا آخرکار
سنہ ۱۸۶۲و۶۳ع مین قرضہ ذمگی ریاست کی تعداد چودہ لاکہہ روپیہ ہوگئی اور
مہاراج راناصاحب کو اوسکے اداکرنیکا بہت فکر ہوا ؛

سنہ ۱۸۶۶و۶۷ع مین مہاراج راناصاحب نے گورنمنٹ ہندوستان کی تجویز
انضباط عہدنامہ گرفتاری وسپردگی مجرمان متعلقہ علاقہ غیر کو بخوشی تمام
منظور کرکے اوسپر عمل کیا اونہون نے چاہا تہا کہ اپنے علاقہ مین قوانین
مروجہ علاقہ انگریزی کے بموجب عدالتون کا انتظام کرین بلکہ اس کام
کیواسطے اہلکاران تجربہ کار بہم پہونچانے کی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ سے
درخواست کی تہی دوسرے سال مین اونہون نے فوجداری و دیوانی
کے قوانین انگریزی کو بہ ترمیم مناسب راج کی عدالتون مین جاری کیا
اس تقرر عدالت اور اجراء قوانین سے اہلکاران ریاست جنکے اختیارات
مین کمی ہوئی ناراض تہے مگر مہاراج راناصاحب نے اونکی ناراضگی کا کچہہ
خیال نکرکے سررشتہ جدیدہ کو بدستور قایم رکہا البتہ بجاے فارسی و اردو
کے ترتیب کاغذات ہندی حرفون مین کرائی کہ اوس سے کام باسانی
ہوتا ہے ؛

اخیر سنہ ۱۸۷۲ء مین پرتہیا نامی بہیل غارتگر گرفتار ہوا اوسی کے ہمقومون مین سے چند شخصون نے اوسکو نشہ کراکے بیہوش کر دیا اور گرفتار کرکے سرکار مین پہونچا دیا تین سال پیشتر وہ اضلاع واقع سرحد کو بہی جہالاواڑ وکوٹہ مین تاخت وتاراج کرتا تہا مگر حال مین اوسکی شہرت کم ہوگئی تہی بتاریخ ۲۷- دسمبر سنہ ۱۸۷۲ء موضع آکلی کا دول قریب شہر جہالرا پاٹن مین ایک وارادات غارتگری ڈاک مالیت سے ۱۲۳۴ عسکاہر وقوع مین آئی اور اوسکی تحقیقات محکمہ پنچوکلا ہاڈوتی مین ہوکے مدعی کو قیمت مال مسروقہ ریاست جہالاواڑ سے دلانی تجویز ہوئی اور اپیل مین محکمہ پنچوکلا راجستان آبو سے علاوہ بحالی فیصلہ عدالت تحت کی ریاست پر سولہ سو روپیہ السابہ جرمانہ ہوا ✣

سابقاً راج مین کوئی عدالت اپیل نہ تہی مقدمات اپیل ابتدائی عدالتون مین دایر ہوتے تہے رپورٹ سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اس بیضابطگی کی شکایت کی تو دوسرے سال محکمہ اپیل مقرر ہوا مگر بوجو دیکہ اوسکا اول حاکم وزیر ریاست تہا اوسکے تقرر سے بجز نام کے کچہہ حاصل ہوا الغرض عدالت کی کارروائی قابل اطمینان نہین ہے خصوص پولیس کا انتظام بہت خراب ہے کہ ڈکیتی کی وارداتین بہت ہوتی ہین ریاست کی مختلف الوضع سے کہ غیر علاقہ جات کی سرحدین بہت ملی ہین ارتکاب جرایم مین بہت آسانی ہے اور دو شخصون کو جو بغرض دادخواہی ریاست سے باغی ہوگئے ہین ان وارداتون کا مجرم بتاتے ہین کہ ادن مین سے ایک گوالیار مین گرفتار ہوگیا ہے ✣

جیلخانہ سابق کا مکان اگرچہ فراخ وہوا دار تہا مگر چہاونی کے وسط مین ہونے
سے اوسکا موقع نامناسب تہا اسواسطے مہاراج رانا صاحب نے شہر
سے باہر جنوب مشرق مین ایک عمدہ و وسیع جیلخانہ تعمیر کرایا اور اوس کے
ساتہہ مشقت اندرونی کیواسطے کارخانہ وغیرہ کے مکانات بنوائے اور
مسٹر آور صاحب کو کہ سرکار انگریزی اور راج گوالیار مین دارونہ مجلس
رہاہے سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ مقرر کیا مشقت اندرونی مین کسیقدر قیدی
تیاری قالین وفرش وچک ودیسی کاغذ کا کام کرتے ہین سب چیزین
بہت اچہی تیار ہوتی ہین اور باقیماندہ قیدی ایک باغ کی آراستگی اور
سڑک کی تیاری مین مصروف رہتے ہین ہاڈوتی کی کل ریاستون مین
سے صرف ایک جہالراپاٹن مین قیدیون سے مشقت لیجاتی ہے رئیس کی
اس کام پر بہت توجہ ہے قیدیون کی خورش وپوشش کی خبرگیری ہوتی
ہے مکان کی عمدگی تعمیر وصفائی وہواداری اور جملہ امور کے انتظام
سے یہہ جیلخانہ انگریزی جیلخانون کی برابر ہے اور مسٹر آور صاحب کی کارگزاری
تعریف کے لایق ہے *

چند سال گذشتہ مین مہاراج رانا صاحب نے اپنے محل مین بہت ترمیم
وترقی کی تہی جب وہ کام تیار ہوگیا چہاونی بر کثرت آبادی سے شہر ہوگیا
ہے توجہ کی اول بڑے بازار کی آراستگی شروع ہوئی یکسان نقشہ کے
مکانات کرا وئین سے بعض سرکاری دفترون کے کارآمد ہونگے تجویز ہوئے
ہین اور دیگر تعمیرات بہی درپیش ہین کراون سے بیقاعدہ اور ناپاک

چہاونی رئیس کی بود و باش کے لایق ہوجاویگی ٭
جہالراپاٹن و کوٹہ کی سڑک سرحد جہالاواڑ تک کہ بیس میل کے فاصلہ پر
ہے آمد رفت کے لایق تیار ہوگئی ہے ٭
سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع سے شہر جہالراپاٹن مین انگریزی ڈاکخانہ ہے چہاونی مین جہان
مہاراج راناصاحب اور اہالیان ریاست رہتے ہین ڈاکخانہ مقرر ہونے
کی درخواست ہوئی چہاونی پاٹن سے چار میل ہے اور روز بروز شہر
ہوتا جاتا ہے اسقدر فاصلہ پر چہٹیات بہیجنا ازبس باعث تکلیف ہے اور
ڈاکخانہ کی آمدنی مین بہی کمی ہوتی ہے اگرچہ چہاونی مین چہٹیات ڈالنے کا
صندوق رہتا ہے مگر اوس سے کارروائی خاطرخواہ نہین ہوتی اسواسطے
شاخ ڈاکخانہ مقرر ہونا ضرور ہے ٭
سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع مین مہاراج راناصاحب نے چہاپہ خانہ جاری کرکے اوس مین
ہندی اخبار چہپوانا تجویز کیا اور دوسرے سال مدرسہ مقرر کرکے اوسمین
انگریزی و فارسی و ہندی کی تعلیم شروع کی ابتدا مین مدرسہ نے
بہت ترقی پائی طالب علم بکثرت داخل ہونے لگے کہ اونمین اکثر مہاراج رانا
صاحب کے رشتہ دار تہے دوسرے سال انگریزی مدرس کے عرصہ تک
غیرحاضر رہنے سے مدرسہ کے کام مین بہت ہرج ہوا تو مہاراج راناصاحب
نے ایک بنگالی کو نوکر رکہہ کے مدرسہ کا اہتمام اوسکے سپرد کیا مگر اس سے
کچہہ اصلاح نہوئی کیونکہ مدرسہ کا حال روز بروز ابتر ہوتا گیا کہ اخیرمین
صرف برائے نام رہگیا ٭

البتہ جھالرا پاٹن مین شفاخانہ نہایت عمدہ ہے آلات و ادویات بافراط موجود ہین اور محمد نعیم خان نیٹو ڈاکٹر کی حسن لیاقت و ہنرمندی و خوش اخلاقی سے عوام کو بڑا فیض و فایدہ پہونچتا ہے ٭

بتاریخ ۲۸ - اگست سنہ ۱۸۷۵ء مہاراج رانا پرتھی سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اونکی چالیس برس کی عمر تھی عرصہ سے بعارضہ بخار علیل تھے مگر اخیر مرض جو باعث وفات ہوا احتراق مثانہ تہا ٭

اونکی حق پسندی و صلاح پذیری و صفائی باطن و مروت سے کل خلایق کو اون سے بہت محبت تھی اسوجہ سے اونکے انتقال کا سبکو اسقدر غم ہوا ہے کہ مہاراج رانا صاحب سابق کے انتقال پر کیسیکو نہوا تہا ٭

سرکار انگریزی سے اونکی ہمیشہ بہت موافقت رہی وے اسبات کے بہت نازان تھے کہ یہہ ریاست سرکار انگریزی کی ہی عنایت سے بنی ہے اور جب موقع ہوا اپنے اس احسانمند اعتقاد کے ثبوت پہونچانے مین کمی نکی اکثر حکام انگریزی سے اونکی کمال دوستی تھی اور کل صاحبان انگریز جو علاقہ ریاست مین تلاش شکار ہر سال بکثرت جاتے تھے اون کی مہمان نوازی و عنایات کے شکر گذار ہین ٭

سنہ ۱۸۷۳ء مین اونہون نے حسب منظوری گورنمنٹ برون واقع گجرات کے خاندان مین سے کہ خود بھی اوسی مین سے تھے ایک صاحبزادہ کو گود لیا تہا مگر اونکی رانیون مین سے رانی سولنکی جی نے اپنا حاملہ ہونا ظاہر کیا چونکہ خلف صلبی پیدا ہونے پر پسر متبنیٰ کا حق وراثت زایل ہوجاتا ہے لازم آیا

کہ اس حمل کے نتیجہ کا انتظار کیا جاوے اجراے کاروبار انتظام کیواسطے محکمہ پنچایت جسمین وزیر اور ادل سردار اور رئیس مرحوم کے معتمد مشیرون مین سے تین شخص داخل تھے مقرر ہوا اور اوسکی امداد ونگرانی کے واسطے دسمبر تک صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اپنا قیام پاٹن مین رکھا عملہ ایجنسی کو غیر معمولی کام کے اضافہ سے عدم فرصتی رہی دسمبر مین علاقہ چومحلہ کا دورہ کیا جمع معینہ مین حال مین متواتر اضافہ ہونے کی بہت شکایت سنی اور یہہ بہی استغاثہ ہوا کہ حکام پرگنات ایصال جمع مین سختی بہت کرتے ہین چنانچہ سختی حکام پرگنات رفع کرنے مین جو تدبیر ممکن تہی عمل مین آئی رانی صاحبہ کے حاملہ ہونے مین شک واقع ہوکر خبرداری کامل کی گئی کہ فریب وچالاکی عمل مین نہ آسکے رانی صاحبہ اور اونکے ہمراہیون کی حجت وتکرار سے چند مرتبہ مشکل پیش آئی اسکے سوا رسبطرح امن وامان رہا فروری ۱۸۵۵ء مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل پاٹن مین تشریف لائے اور مارچ مین کپتان ایبٹ صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ ریاست مقرر ہوئے کہ انتظام ریاست اونکے اہتمام سے ہونے لگا اور بڑے معاملات محکمہ ایجنسی اجہودانہ مین پیش ہونے لگے مگر اجراے کاروبار محکمہ پنچایت کی معرفت ہوتا ہے کہ اطلاع حالات واظہار رائے مین قایمقام ریاست متصور ہے اہلکاران پرگنات اور فوجداری ودیوانی واپیل کی عدالتین اونہین اختیارات سے کام کرتے ہین جو اونکو پیشتر سے حاصل ہین مگر محکمہ مال ہونے کے سبب سے اوس شتہ کا کام صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ کرتے ہین بجز

سررشتہ تعمیرات کے جسکے متفرق مصارف مختلف سررشتہ جات سے علیحدہ
کرکے ایک محکمہ باہتمام مسٹر ہیوس صاحب سول انجنیر مقرر ہوا ہے ریاست
کے کل دیگر سررشتہ جات قدیم وضع پر رکہے گئے ہین اور تعمیرات مین شہر
باڑوتی کے حصہ جہالا واڑ کا کام اور چند شہر کی تعمیرین شروع ہوئی
ہین کپتان ابٹ صاحب نے ریاست کی آمدنی وخرچ کی منفصل کیفیت
دریافت کرنے پر بہت توجہ کی ہے اور اسمین کسیقدر حسابون کے بیقاعدہ
اور ابتر ہونے سے اور کسیقدر اہلکاران ریاست کے اخفاے صحیح
حالات سے بہت مشکلات واقع ہوئین مگر بڑی محنت وکوشش سے کل حال
تحقیق کرکے رپورٹ مفصل باستدعا صدور حکم گورنمنٹ ارسال کی
محکمہ مال نہونے سے بڑی خرابی تہی کہ حسب منظوری گورنمنٹ مقرر ہوکے
اوسکا اہتمام پنڈت رام چرن صاحب خلف پنڈت روپ نارائن صاحب
راے بہادر وچیف دار راج الور کو مفوض ہوا پنڈت رام چرن صاحب
بہت لایق وہوشیار وخوش رویہ اور مثل اپنے والد بزرگوار کے
دیانتدار ہین ٭

مہاراج رانا صاحب مرحوم کے صاحبزادہ جتی بخت سنگہ صاحب بعمر بارہ
سال اگرچہ اس عمر کی رو سے ضعیف الجسم مگر ہوشیار وچست وچالاک
ہین اکتوبر ۱۸۷۵ع مین نواب ویسراے وگورنر جنرل صاحب کی ملاقات کے
واسطے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے ساتہہ نیمچ کو تشریف لیگئے اس سفر مین بہت
خوش رہے اور اکثر منزلین گہوڑے کی سواری سے طے کین مارچ ۱۸۷۶ع

سے اجمیر کے میو کالج مین داخل ہوئے کہ وہان تحصیل علم کرتے ہین اخیر اپریل
مین رانی صاحبہ کے حمل اور مسند نشینی ریاست کا معاملہ طے ہوا چونکہ
انتظام ایجنسی کے بعد کپتان ایبٹ صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کی صرف
ایک رپورٹ بابت ۷۷-۱۸۷۶ء کے شایع ہوئی ہے اسواسطے اوسکا خلاصہ
ذیل مین لکھا جاتا ہے ؛

## خلاصہ رپورٹ کپتان ایبٹ صاحب

بتاریخ ۲۲ جون ۱۸۷۶ء مہاراج رانا ظالم سنگہ صاحب (جنکا نام قبل
مسند نشینی بخت سنگہ تہا) مسند نشین ہوئے اور ایک مہینے قیام کرکے
تحصیل علم کیواسطے میو کالج کو واپس گئے جلسہ اعلان قیصری دہلی مین
جو رئیس جمع ہوئے اونمین مہاراج رانا صاحب بہی تہے کالج کی
بود و باش اور اپنی نوشت و خواند و مصروفیت سے مہاراج
رانا صاحب بہت خوش ہین ؛

فروری ۱۸۷۷ء مین میجر والٹر صاحب قائممقام ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
نے اس ریاست کا دورہ کیا شہر جہالراپاٹن کی سیر کی اور اہلکاران ریاست
اونکی خدمت مین پیش کئے گئے تہوڑے دنون پیشتر ریاست کے انتظام
مجوزہ اور مقروضی اور سبیل ادائے قرضہ کی مفصل رپورٹ ارسال
ہوئی تخمینہ جمع و خرچ سال حال و سال آئندہ معطوفہ رپورٹ ہذا سے
واضح ہوگا کہ ان دو برسون مین سات لاکہہ روپیہ قرضہ مین ادا کیا جائیگا

رپورٹ مذکورہ صدر مین ریاست کے کل شعبہ جات و اہالیان عملہ کا مفصل حال درج ہوا ہے اب اونکی صرف کارروائی سال حال کی کیفیت لکھی جاتی ہے ؛

محکمہ جات ریاست سے کل کاغذات کے بہ تعارف پنچسرداران راج آنے جانے کی تجویز اسلوبی انتظام کیواسطے کار آمد ثابت ہوئی کیونکہ سب سردار ایک وقت مین جمع نہین ہوتے اور ہر ایک کو کسی کاغذ کا اپنی اطلاع و راے کے بغیر گذرنا گوارا نہین ہے کہ اس سبب سے کام مین بہت ہرج و توقف ہوتا تہا ؛

اسواسطے یہہ تجویز کی ہے کہ ہفتہ مین دو مرتبہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کے دفتر مین پنچایت کا اجلاس ہوا کرے اور اوسمین کل کاغذات جنمین پنچسردارون کی اطلاع و اظہار راے کی ضرورت ہو پیش ہوا کرین اس بند و بست سے اونکو کام کرنے کی عادت ہوگئی کہ اس عادت کے بغیر اور بعض کی ناتجربہ کاری سے اس محکمہ کی کارروائی مین بہت خلل واقع ہوا ہے ۔ اس سال مین ایک سردار نے استعفا دیا اور بجاے اوسکے ایک قدیم اہلکار مقرر ہوا ؛

حکیم سعادت احمد لیئق و قدیم اہلکار حاکم عدالت دیوانی منجملہ تین حکام محکمہ اپیل کے بجاے ایک کے جنے اس عہدہ سے مستعفی ہوکے پنچایت مین رہنا پسند کیا مقرر ہوا ہے اور ایک قدیم اہلکار ریاست بجاے اوسکے حاکم عدالت دیوانی مقرر ہوا ہے ؛

فوجدار سابق جسکے زمانہ مین چند ماہ عدالت فوجداری کا کام خراب ہتا
اور جسکی سازش ایک دایم الحبس قیدی کے جیلخانہ سے مفرور ہونے مین
ثابت ہوئی معطل ہے اور رسالدار حسن علیخان قدیم اہلکار کہ رئیس مرحوم
کے زمانہ مین بہی اس کام پر ہتا بطور قایمقام فوجدار مقرر ہوا ہے
اور لالہ سکہرام جدید اہلکار کہ ضابطہ و قواعد فوجداری سے کسیقدر
واقف ہے اوسکے شامل کیا گیا ہے ؏

جس زمانہ مین صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ علاوہ اپنے کام کے انتظام
کوٹہ کی بہی نگرانی کرتے تہے وہان اونکے پاس اطلاع پہونچی کہ تین
قیدی جیلخانہ سے بہاگ گئے ہین تحقیقات سے دریافت ہوا کہ چند
روز پیشتر ایک دایم الحبس قیدی جسکا مرنا مشہور ہوا تہا واقع مین رہا
کیا گیا ہے اس سے دارونہ محبس پر اشتباہ پیدا ہوا کہ اوسکا
مقدمہ زیر تجویز ہے اور ایک قدیم اہلکار بجاے اونکے کام کرتا ہے
اور مفرور قیدی بہی گرفتار ہو گیا ہے محبس مین ۱۳۵ مرد اور
۲۸ عورتین قید ہین کہ سڑک و سرکاری باغون مین بیرونی مشقت
کرتے ہین اور کارخانہ مین دری و غالیچہ و دوسوتی پارچہ و لواڑ
و شلیتون کیواسطے ٹاٹ بہی اور کاغذ بناتے ہین جیلخانہ مین اسپتال
کے مکان کی بہت ضرورت ہے کہ اوسکا خرچ تخمینہ مصارف سال آیندہ
مین شامل کیا گیا ہے ؏

انتظام پولیس ابتک خاطر خواہ نہین ہے مگر اوسمین بہ تدریج اصلاح

ہوتی جاتی ہے تاہم باوصف کوتاہیون کے عملہ پولیس نے اپنی خدمتون کو اچھی طرح انجام دیا ہے اس وسعت کی ریاست کیواسطے یہہ عملہ بہت ہے مگر علاقہ ریاست ایسا متفرق اور بدوضع ہے اور جز و اعظم رقبہ ریاست پر پہاڑ وجنگل واقع ہونے سے قاتلون کو بہ آسانی پناہ ملتی ہے اس سبب سے کام بہی بکثرت رہتا ہے اس سال مین ۱۲۰۸ مجرم گرفتار ہوکے اونمین سے ۱۰۸۴ سزایاب ہوئے زمانہ سابق یا حال کا کوئی کاغذ نہین ہے جسکے مقابلہ سے کمی یا بیشی ارتکاب جرایم کا حال معلوم ہو مگر عموماً سبکی یہہ راے ہے کہ اب وقوع جرم کم ہوتا ہے زیادہ تر مقدمات سرقت مویشی اور خفیف چوریون کے ہین ✤

محکمہ مال مین کام بہت کثرت سے رہا کمزور و ناکردہ کار اور غیر معتمد عملہ کی معرفت مالگذاری کے اسامی دار تحصیل ہونے سے ڈپٹی کلکٹر اور اونکے عملہ کو بالکل عدم فرصتی رہی ہے دیگر سررشتہ جات سے جو لوگ تخفیف مین آئے ہین اونکو اس سررشتہ کے عملہ مفصلات مین شامل کرکے مدد و تقویت دیجاتی ہے کہ اس ذریعہ سے بہ تدریج یہہ سررشتہ بحسب ضرورت قوی اور لایق انصرام کار ہوجاویگا ✤

پنڈت رام چرن صاحب نے عملہ جات تحصیل کی بددیانتی و بیضابطگی کے انسداد مین بڑی محنت و تندہی کی ہے اور اونکی شبانہ روزی مصروفیت کار متعلقہ سے عمدہ نتایج پیدا ہوئے ہین کہ سال حال کی مالگذاری مین بہت کم باقی رہیگی سال گذشتہ کی بقایا یہ تعداد کثیر وصول ہوجاویگی

اور زمینداروں کو بہی اونکی خوش انتظامی کا اسقدر اعتبار ہوگیا ہے
کہ امسال صرف دو گانوکے زمیندار اپنی پیداوار زراعت کو لیکر مفرور
ہوئے حالانکہ سالگذشتہ مین بکثرت مفرور ہوئے تہے ؀
دار الریاست سے جملہ تحصیلات کو بہ تعین چوکیات ہرکارہ ہانڈاک مقرر
کی گئی ہین کہ اوسمین ہر روزہ کاغذات آتے جاتے ہین ؀
آمدنی سایر کا ٹہیکہ مقرر ہے اوسکی نسبت کوئی امر لکہنے کے لایق نہین
ہے ؀
ریاست کے کارخانجات خود کاشت مین یقین ہے بمقابلہ سالگذشتہ
کے بقدر ایک ثلث زیادہ آمدنی ہوگی ؀
پنڈت رگہناتہہ راو مہتمم بنی ورونده نے اپنے سررشتہ کی آمدنی مین
بہت اضافہ کیا ہے اور اوسکا انتظام تعریف کے لایق ہے ؀
مہتمم باغات کی بد دیانتی ثابت ہوئی اسوجہہ سے بجاے اوسکے ایک اور
شخص کہ اوس سے بہتر کارگذاری کی امید ہے مقرر ہوا ہے ؀
لالہ بہاری لال قایممقام سر دفتر ہندی اور لالہ رامدیو سر دفتر فارسی نے
استقلال و محنت شبانہ روزی سے دو سال مین حسابوں کی مشکلات
کو حل کیا ہے کہ اوسکا حال انتظام مجوزہ کی رپورٹ مین مفصل درج
ہوچکا ہے دونوں دفترون مین کام بکثرت ہے مگر افسرون نے اوسکو
بہت عمدگی سے انجام دیا ؀
علاوہ باقیات مالگذاری کے دیگر بقایا راج وصول کرنے کیواسطے ایک

کہ سال گذشتہ کے تجربہ اور ترقی عملہ شہر سے مسٹر ہیوسن صاحب کو
سال آیندہ مین مقدار مصارف مین تخفیف کرنے کی قابلیت حاصل ہوگی
مگر اسمین شک نہین کہ انتظام سابقہ کی نسبت اس سال کا انتظام بہی بہت
بہتر ہے ؏

کل خرچ مین سے صرف نصف کے قریب بالکل جدید کامون مین جنمین
سے مقدم سڑک کوئٹہ مکانات دفتر واردلی و شاگرد پیشہ متعلق مکان
سکونت صاحب سپرنٹنڈنٹ و دفتر محکمہ مال و سڑک ہاے اندرون و
گرد نواح چہاونی و دفتر و گودام سشتہ تعمیرات ہین صرف ہوا ہے --
اور باقیماندہ روپیہ مکانات و سڑکہاے و بندات وغیرہ موجودہ کی
مرمت و اضافہ و تبدیل ہیئت مین خرچ ہوا ہے کہ اونمین سے مقدم اضافہ
و تبدیل ہیئت مکان مسکن صاحب سپرنٹنڈنٹ و مکان سکونت صاحب
انجنیر و مرمت و تبدیل ہیئت محل و مرمت تین بندات قریب چہاونی و
سڑک پاٹن و مرمت متفرقات ہین ؏

تخمنہ سال آیندہ مین سڑک کوئٹہ کیواسطے مبلغ تیس ہزار روپیہ اور واسطے
مرمت دو عمدہ بندات کے کہ آغاز اوس سڑک کا ہے جو علاقہ جو محل مین
ہوکے بطور شاخ سرکاری سڑک ریل اندور و نیمچ کی تیار ہوگی مبلغ
بیس ہزار روپیہ اور جیلخانہ کے اسپتال و مکان دیرہ سپاہیان و
اسطبل کے دس ہزار روپیہ درج ہوئے ہین اور باقیماندہ خرچ محکمہ
و مرمت و تعمیرات خفیف مین خرچ ہوگا ؏

سڑک کوٹہ کے اول آٹھ میل پر کام شروع ہوگیا ہے اور کوہ جرنیہ کا راستہ
کہ بدترین حصہ ہے اسمین داخل ہے مٹی کا کام زیادہ تر تیار ہوگیا ہے
اور باقیماندہ قبل برسات تیار ہوجاوے گا چھہ میل کے واسطے کنکر جمع
ہوگیا ہے اور ایک میل سے زیادہ پر کُٹ گیا ہے ٭

مدرسہ چھاونی کے ۱۲۱ طالب علمون مین سے ۱۷- انگریزی پڑہتے ہین
۴۵- اردو و فارسی پڑہتے ہین اور باقیماندہ ہندی پاٹن کے مدرسہ
مین طالبعلم زیادہ ہین مگر حاضری و درس کا انتظام اچھا نہین ہے
انسپکٹر مدارس کے تقرر کی بہت ضرورت ہے چھاونی کیواسطے نیٹو ڈاکٹر
جدید مقرر ہوا ہے اور وہی جیلخانہ مین معالجہ کا کام کرتا ہے اکثر باشندگان
شہر کی درخواست سے جہالراپاٹن اور چھاونی مین میونسپل کمیٹی کے
تقرر کا آغاز ہوا ہے بازارا در بڑے کوچون کی صفائی سے اس کمیٹی
کی موجودگی ثابت ہے کہ خبرداری اور تدریج سے اصلاحین جاری کرتی
ہے ٭

اہالیان عملہ صاحب سپرنٹنڈنٹ نے کام اچھی طرح کیا ہے خصوص منشی گوپال کرشن
میرمنشی سابق اپنے کام کو بدیانت و محنت انجام دینے مین نام چھوڑ گیا ہے برسات
کے بعد بخار بشدت ہونے سے ایسا ضعیف ہوگیا کہ مجبور عہدے سے مستعفی ہونا پڑا ٭
ممبران کمیٹی قرضہ راج کشن داس دیا بہائی بخشو رام جمعدار بخشو رام حکیم
سعادت احمد و پنڈت رام چرن نے قرضخواہون کے دعوی کی کماحقہ تحقیقات
کی اور چند ماہ تک محنت کرتے رہے ٭

# چوتھی فصل

## ٹونک

ریاست ٹونک مین چھہ متفرق پرگنات ٹونک و رامپورہ و نیماہیڑہ و سرونج و چہبڑہ و پیراوہ واقع راجپوتانہ و وسط ہند داخل ہین اس سبب سے اوسکے موقع والحاق حدود کی کیفیت مثل دیگر ریاستون کے تحریر مین نہین آسکتی ؛

ٹونک و رامپورہ کہ باہم ملحق السرحد مگر بیس میل کے فاصلہ پر ہین راج جے پور کے اندر شہر جے پور سے جنوب مین بجانب بوندی واقع ہین نیماہیڑہ جنوب مغرب مین ۱۴۰ میل ہے اور سرونج جنوب مشرق مین ۱۴۰ میل ہے نیماہیڑہ کے گرد علاقہ میواڑ و چاودونچ ہے سرونج کے گرد ممالک مہاراجہ صاحب سیندہیہ واقع مشرقی مالوہ و بہوپال و نیتوہ ندی و ضلع ساگر ہین نیماہیڑہ اور سرونج کے درمیان دونون سے اسّی میل کے فاصلہ پر پیراوہ ہے اوسکے اطراف مین علاقہ جات مہاراجہ صاحبان سیندہیہ و ہلکر و راج جہالاواڑ ہین اور چہبڑہ ٹونک و سرونج کے درمیان واقع ہے اور جہالاواڑ کو راج گوالیار کے ماتحت کہیچی ریاستون سے علیحدہ کرتا ہے ؛

اگرچہ ہر پرگنہ کی کیفیت علیحدہ ہے مگر سب سیراب ہین اور پانی بہت اچہا ہے اس ریاست مین بناس و پاربتی دو ندیان ہین بناس

ٹونک کے قریب ریتہ کی زمین مین بہتی ہے موسم گرما و سرما مین اونچین
پنڈلیون تک پانی رہتا ہے مگر بارش مین بزور نصف میل کے عرض
سے بہتی ہے بارہتی پرگنہ چیرہ کی شرقی سرحد ہے یہہ بہت خوشنما ندی
ہے کسی مقام پر چند دہارون مین منقسم ہو گئی ہے اور بعض مقام پر
بہت عمیق اور بند پانی کی ایک دہار ہو گئی ہے اکثر مقامات پر اوسمین
سرسبز و پُر درخت جزایر ہین ؞

## نقشہ تعداد دیہات و رقبہ و آبادی و جمع علاقہ ریاست ٹونک

| نام پرگنہ | تعداد دیہات | رقبہ بحساب مربع میل | آبادی سنہ ۱۸۶۲ | جمع تخمیناً |
|---|---|---|---|---|
| ٹونک | ۲۴۸ | ۴۳۹ | ۱۱۲۶۳۴ | [illegible] لاکہہ |
| رامپورہ | ۴۲ | ۲۰۰ | ۱۷۶۳۱ | [illegible] |
| چیرہ | ۱۰۰ | ۳۰۱ | ۲۵۴۷۴ | یک لاکہہ |
| نیاہیڑہ | ۲۱۰ | ۳۲۳ | ۴۵۹۷۹ | یک لاکہہ [illegible] |
| پیراوہ | ۱۲۱ | ۲۴۸ | ۳۴۳۰۰ | یک لاکہہ |
| سرونج | ۲۳۲ | ۸۱۹ | ۷۴۴۰۱ | [illegible] لاکہہ |
| میزان | ۱۱۴۳ | ۲۲۳۳ | ۳۲۰۴۱۹ | [illegible] |

یہہ مردم شماری نواب وزیرالدولہ صاحب نے ۱۲۷۷ھ مین عاملون کی معرفت کرائی تہی اگرچہ بہت صحیح نہین ہے مگر تخمیناً تعداد قریب بصحت معلوم ہوتی ہے اوسوقت سے بجز سرونج کے کسی پرگنہ کی آبادی مین ظاہرا کمی و بیشی نہین ہوئی ہے مگر سرونج مین کہی سال کے قحط اور ریاست کے ظلم و تشدد سے ۱۲۹۰۹ باشندون کی آبادی کم ہوگئی اکثر باشندگان سرونج علاقہ بہوپال مین جہان بیگم صاحبہ کی عاقلانہ حکومت سے رعایا کے ساتھہ رعایت ہوتی ہی چلی گئی ہین شہر سرونج تو مدت سے تنزل پر ہے کہ کسی زمانہ مین اوسمین ستر کی حمام جاری تہا اور پچاس ہزار گہر بتلاتے ہین سو یہہ تو شاید مبالغہ ہو مگر پچاس ہزار باشندون کی آبادی ضرور تہی بیشتر اس شہر مین کارخانجات صنعت بہت تہے اور بڑی تجارت ہوتی تہی مگر اب اوسکا جزو اعظم ویران ہے اور ہزارہا خالی مکانات اور کہنڈرات اوسکے سابقہ عظمت کی شہادت دیتے ہین سابق مین سرونج مین فوج شاہی رہتی تہی اور شاہنشاہ دہلی خود آتے تہے ہزارہا روپیہ خرچ ہوتا تہا اور قرب وجوار کا غلہ آنے سے بہت رونق رہتی تہی اب بخلاف اوس کے جمع سنگین مقرر ہوکے کل روپیہ ہر سال ٹونک کو جاتا ہے نوکری دینی جاتی بند ہوگئے اجناس بصرف گران ہوگئی اسواسطے باشندے وطن چہوڑ کے ساگر و بہوپال کو چلے گئے ؛

پس بعد منہائی ۱۲۹۰۹ باشندگان سرونج کی ریاست مین کل آبادی ابتدائی ۲۰۷۵۱۰ باشندون کی ہے ؛

# پرگنات ٹونک و رامپورہ

پرگنات ٹونک و رامپورہ کی زمین ہموار ہے بعض مقامات پر چہوٹی چہوٹی پہاڑیان ہین شہر ٹونک بہی ایک پست پہاڑی کے نیچے عجب انداز سے واقع ہے رامپورہ کی مشرقی سرحد ایک بڑے سر درخت پہاڑ کا پانی ڈہال ہے کہ گرد نواح کے ملک سے ہزار فیٹ بلند ہے اور بوندی سے دریای چمبل کے متوازی واقع ہے دونون پرگنون کی زمین زرخیز مگر کسیقدر نرم ہے بعض مقام پر ریتہ ہے اور بعض پر چکنی سیاہ مٹی ہے پانی زیادہ تر سطح زمین سے قریب اور خوش ذائقہ ہے شور پانی بہی بہت ہے اور اکثر مقامات پر شیرین پانی کے قریب ملتا ہے مثلاً ٹونک مین کان سنگ سے ایک طرف شیرین پانی ہے اور دوسری طرف ایسا شور ہے کہ زبان پر نہین رکہہ سکتے ✤

**ٹونک** شہر ٹونک عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۵۶ دقیقہ پر لب سڑک دہلی و مئو دہلی سے ۲۱۸ میل جنوب مغرب مین اور مئو سے ۲۸۹ میل شمال مین بناس ندی کے کنارہ راست پر واقع ہے یہان یہہ ندی علی العموم دو فیٹ پانی کے عمق سے پایاب رہتی ہے شہر کے گرد فصیل ہے اور اوسمین خام قلعہ ہے ✤

ایک تاریخ مین لکہا ہے کہ خواجہ رام سنگہ مرسلہ کہین باد راجہ دہلی نے بتاریخ ۱۳ ماگہہ سمت ۱۰۰۳ کا تو آباد کرکے اوسکا نام ٹونکڑہ رکہا تہا کہ یہہ آبادی اتبک

کوٹ کے نام سے مشہور ہے بعد ازان ماہ سدی ۵ سمت ۱۳۵۳ کو علاؤ الدین خلجی نے ماد ہو پور و چیتوڑ فتح کئے تب اس گانو کی دوبارہ آبادی ہوئی ۱۸۰۶ میں ٹونک نواب امیر خان صاحب کے قبضہ مین آیا اونہون نے شہر سے ایک میل جنوب مین اپنی بود و باش اور ریاست کے کارخانجات و دفترون کے واسطے عمدہ و عالیشان مکانات تعمیر کرائے ؛

**رام پورہ** قصبہ رام پورہ عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۴ دقیقہ پرجے پور سے ۷۰ میل جنوب مشرق مین آگرہ سے ۱۴۵ میل مغرب مین واقع ہے اس قصبہ کے گرد بہت مضبوط شہر پناہ ہے کہ بعض مقامات پر اوسکا عرض ۴۰ فیٹ ہے اور جہان کم سے کم ہی وہان بھی بیس فیٹ ہے بتاریخ ۱۵ مئی ۱۸۰۴ انگریزی فوج محکوم کرنل ڈون صاحب نے حملہ کر کے اس قصبہ کو فتح کیا تہا فوج حملہ آور مع ایک بارہ پونڈ کی توپ کے بزور بڑہی ہوئی چلی گئی اور اوسکے ذریعہ سے تینون دروازے کہ قلعہ کے راستہ مین ایک بعد دوسرے کے آتے ہین کہل گئے دشمن کی ایک ہزار جمعیت مین سے چالیس پچاس آدمی مارے گئے اور بہ تعداد کثیر مجروح ہوئے اور چار سو آدمیون کو عند الفرار ایک میدان مین انگریزی فوج نے تعاقب کر کے گرفتار کیا اور مارا بعد ازان عہد نامہ ۱۸۰۵ کے بموجب سرکار انگریزی نے رام پورہ مہاراجہ ہلکر کو واپس دیدیا اور ۱۸۱۸ مین جب جنگ مہدپور کے ذریعہ سے ممالک مہاراجہ ہلکر سرکار انگریزی کے قبضہ مین آئے بشمول دیگر پرگنات عطیہ سالگذشتہ نواب امیر خانصاحب کو عطا ہوا

# نیماہیڑہ

نیماہیڑہ عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۳۴ دقیقہ
ہیرا ور راج میواڑ کے مغربی کنارہ پر گراوس علاقہ کے اندر علاقہ
جاودو نیمچ سے ملحق نیمچ نصیر آباد کی سڑک پر نیمچ سے ۱۶ میل شمال مغرب مین
اور نصیر آباد سے ۱۲۷ میل جنوب مین واقع ہے اوسکے گرد فصیل و برج مین
ہین اور قصبہ مین ایک مسجد اور چند مندر اور کچہری عدالت کا عمدہ مکان
ہین اور ایک خوشنما باوڑی ہے کہ بہت فراخ و مضبوط زینہ سے اوسمین
اوترتے ہین اور قریب نصف عمق پر عمدہ محرابون کے دالان ہین ؛
اگرچہ جب سے ریاست قایم ہوئی ہے پرگنہ نیماہیڑہ ٹونک کے شامل ہای
مگر مدت تک اوسکا انتظام مال و عدالت بہ اہتمام سرکار اونرایبل ایسٹ
انڈیا کمپنی ہوا تہا اسکا سبب یہہ ہے کہ ایک دفعہ یہان کے بدمعاشون نے
رعایا ء سرکار انگریزی ساکن نیمچ پر حملہ کرکے لوٹ لیا اور اونمین سے چند
اشخاص کو مار ڈالا صاحب انگریز حاکم ضلع نیمچ نے نواب امیر خان صاحب
کو مدعیون کی حقرسی کیواسطے لکہا تو اونہون نے جواب دیا کہ اس دور
و دراز ملک مین اپنی حکومت قایم رکہنے اور مفسدون کو سزا دینے کے
واسطے ہمارے پاس فوج کافی نہین ہے اسواسطے ہم چاہتے ہین کہ سرکار
انگریزی اس پرگنہ کا ٹہیکہ لیکے ہمکو جمع مناسب دیا کرے اور حسب خواہش
اپنے ملک کا انتظام کرے کہ یہہ درخواست منظور ہوئی ٹوڈ صاحب نے سنہ ۲۰ [illegible]

اس قصبہ کو دیکھ کے لکھا ہے کہ یہان شہر کے گرد عمدہ سنگین فصیل ہے اور
قصبہ بہت بڑا ہے اور مالوہ ہندوستان کی سڑک اعظم پر واقع ہونے
سے تجارت بکثرت ہوتی ہے علاقہ نیماہیڑہ کی زمین سیاہ اور چکنی ہے
افیون بکثرت کاشت ہوتی ہے اکثر مقامات پر زمین دوز پہاڑ ہین
اعلےٰ درجہ کی زمین پر فی ایکڑ تیس روپیہ سے زیادہ جمع سرکاری لیجاتی ہے

## پیراوہ

پرگنہ پیراوہ کی زمین و پیداوار و مطالبہ سرکاری کی کیفیت نیماہیڑہ کے حال
سے بہت ملتا ہے قصبہ پیراوہ عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۹ دقیقہ طول بلد شرقی
۷۶ درجہ ۴ دقیقہ برلب سڑک اوجین و کوٹہ اوجین سے ۹۶ میل شمال
مین کوٹہ سے ۲۷ میل جنوب مین واقع ہے *

## سرونج

پرگنہ سرونج واقع مالوہ کی زمین سب سے بہتر ہے اور اوسکا رقبہ دیگر پرگنات
سے زیادہ ہے اسواسطے وہ ریاست مین بہترین محال سمجھا جاتا ہے اس
پرگنہ مین چھوٹی چھوٹی ندیان دوازدہ ماہ جاری رہتی ہین اور بکثرت زراعت
و سر درختی انبہ و مہوہ و املی و بڑ و پیپل وغیرہ سے زمین بہت خوشنما معلوم
ہوتی ہے جنوب و مغرب کی سرحد پر پہاڑی زمین اور بن ہے آبنوس
وغیرہ عمدہ قسم کی لکڑی ہوتی ہے اس پرگنہ کی بلندی سطح سمندر سے

کو دیا تھا ❊

۱۸۰۹ء مین نواب امیر خان صاحب نے ناگپور پر یورش کا ارادہ کیا تو سرکار انگریزی سے بہ افسری کرنل کلوز صاحب سرونج پر فوج کشی ہوئی ۱۸۱۷ء مین سرکار نے بشمول دیگر پرگنات کے نوابصاحب کو دیدیا ❊

## چھپرہ

پرگنہ چھپرہ کے شمالی اور متوسط حصص ہموار و زرخیز و مزروعہ ہین زمین سیاہ و چکنی ہے مگر اول درجہ کی نہین ہے جنوب مین زمین پہاڑی اور نالون سے پھٹی ہوئی ہے چھپرہ کی لکڑی بکثرت ہوتی ہے اور مہاراجہ صاحب سیندہیہ کے علاقہ قریب چھپرہ مین درخت تیندو جسمین آبنوس ہوتا ہے بہت ہین ❊

قصبہ چھپرہ عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۸ دقیقہ پر اثنا رٔ راستہ نصیر آباد و ساگر نصیر آباد سے ۱۹۷ میل جنوب مشرق مین اور ساگر سے ۱۵۲ میل شمال مغرب مین واقع ہے ❊

## تاریخ

نوابصاحب والی ٹونک قوم سے پٹھان ہین شاہنشاہ محمد شاہ غازی کے عہد مین نواب امیر خان صاحب کے دادا طالع خان اپنے وطن موضع چھکہ علاقہ بونیر سے ہندوستان مین آئے اور علی محمد خان روہیلہ

کی فوج مین نوکر ہوکے شجاعت و دلاوری سے مشہور و نامور ہوئے -
حیدر خان خلف طالع خان نے سنبھل علاقہ مراد آباد مین جاگیر حاصل کی
اور بجاے سپہ گری و جنگ آوری کے زیادہ تر علم و دینداری مین
فضیلت پائی ۱۲۴۴ھ مین اونکے صاحبزادہ نواب امیر خان صاحب پیدا ہوئے
اس اولوالعزم و صاحب اقبال شخص کی مہمات پر بڑی تاریخین لکھی گئی
ہین اگرچہ طالع خان کو نقل وطن کیے ہوئے قریب ڈیڑہ سو برس کے
عرصہ گذرا ہے مگر ٹونک و بونیر وال کے درمیان سلسلہ یگانگت و مراسلت
ابتک چلا جاتا ہے شاید ستانہ کے متعصب مسلمانون کو کل ہندوستان
مین ٹونک کے وہابیون سے زیادہ کوئی شریک رنج و راحت نہین مل
سکتا ہے نواب محمد علیخان صاحب مخرج اس فریق کے بڑے مجتہد مین انہون
نے اوسکی حمایت مین کتاب تصنیف کی ہے ؛
نواب امیر خان صاحب بیس برس کی عمر مین چھوٹے بھائی اور دس آدمیون
کو لیکے اپنے جدید وطن سے مالوہ کو گئے اور وہان ملکی فوج مین نوکر ہوئے
تھوڑے عرصہ کے بعد اونکی ترقی کی صورت پیدا ہوئی کہ بھوپال مین
چھتہ خان کے ۱۲۹۴ھ مین مرنے پر مختلف فریقون نے فوجین بھرتی کین نواب
امیر خانصاحب مع چھ سوار اور ساٹھ پیادون کے نواب حیات محمد کے پاس
نوکر ہو گئے ایک سال یہان رہکے راگھوگڈہ کے راجپوت روسا مخرج
کی نوکری کرنے کیواسطے بھوپال سے چلے گئے ان رئیسون کو مہاراجہ
سیندہیہ نے نکالدیا تہا اسواسطے وے غارتگری کرکے اپنے اور اپنے

ہمراہیون کی دفع الوقتی کرتے تہے ٭

اس نوکری مین نواب امیرخان صاحب نے بیباکانہ دلیری ثابت کرکے بہت شہرت حاصل کی مگراونہین سے ایک رئیس سے نااتفاقی پیدا ہوگئی اسواسطے اس نوکری کو بہی استعفا دیا اور بالارام انگلیہ مرہٹہ کے ایما کے حسب ایما مراد محمد وزیر بہوپال انتظام ملک کرتا تہا نوکر ہوئے اور اونکو فتح گڈہ کا قلعہ اور نواب غوث محمد کی ذات خاص کی حفاظت سپرد ہوئی مگر مراد محمد کے انتقال اور مرہٹون کی واپسی سے اونکا تعلق فتح گڈہ سے چہوٹ گیا چہ مہینے تک کوشش کی کہ وزیرخان وزیر جدید کے پاس نوکر ہوجاوین اور نوکر بہی ہوگئے مگر اوسکے نزدیک اونکا طریقہ پرشر وفتنہ انگیز ثابت ہوا اسواسطے اوس نے موقوف کردئے ٭

عین اسی زمانہ یعنی ۱۷۹۹ء مین مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر کا نیر اقبال کمال عروج پر تہا اسواسطے نواب امیرخان صاحب اونکے پاس گئے اونہون نے بڑی تعظیم و تواضع سے رکہا اور بجائے تابعدار کے دوست سمجہتے رہے اوسوقت سے جب تک ۱۸۰۶ء مین مہاراجہ جسونت راؤ نے ہندوستان سے معاودت فرمائی دونون شامل حال رہے مہاراجہ جسونت راؤ حاکم و مالک تہے مگر نواب صاحب بہی بجز اونکے کسی دوسرے کے ماتحت نہ تہے اور فوج کے افسر سمجہے جاتے تہے جسکو چاہتے موقوف کرتے اور جسکو چاہتے بحال رکہتے مگر اس بااختیاری کے ساتہہ ذلت بہی بہت تہی لے زری و تہیدستی کے سبب سے بضرورت اداے تنخواہ فوج اکثر

غارتگری وکشت وخون کا مرتکب ہوتا پڑتا تہا اور بعض اوقات اس
ذریعہ سے بہی روپیہ میسر نہ آتا تو فوج کے ہاتہ سے سخت اذیت اوٹہانے
اکثر ایسا ہوتا تہا کہ بہ تقاضاء تنخواہ فوج نواب امیرخان صاحب کو توپ
سے باندہ دیتی اور اسی حالت سے دیر تک دہوپ مین رکہتی الغرض
اونکی فوج اگرچہ وقت ضرورت پر جسطرح اوسکا آقا ہوتا بڑی بہادری
اور جانفشانی کرتی تہی مگر اصل مین بجاے سپاہ کے غارتگرون کی جماعت
تہی اوسکی تعداد رفتہ رفتہ اسقدر بڑہ گئی تہی کہ ۱۸۰۶ء مین ۳۵۰۰۰
آدمی اور ۱۱۵ توپین تہین ۔
مہاراجہ ہلکر نے نواب میرخان صاحب کو ۱۷۹۸ء مین پرگنہ سرونج واقع مالوہ
۱۸۰۶ء مین جے پور سے چہین کر پرگنہ ٹونک اور ۱۸۱۷ء مین پرگنات
پراوہ وچہبڑہ واقع سرحد راجپوتانہ ومالوہ ونیا بہیڑہ واقع میواڑ جنپر
اب ریاست ٹونک مشتمل ہے جاگیر مین نکالدئے تہے مگر اس فوج کثیر کے
گذارہ کیواسطے یہہ جاگیر کب کافی ہوسکتی تہی اسواسطے اونکی فوج راجپوتانہ
ومالوہ وبندیل کہنڈ مین گشت کیا کرتی تہی ۔
۱۸۰۶ء مین اپنے سالہ غفور خان کو اندور مین متعین کرکے خود مہاراجہ
جگت سنگہ والی جے پور کے پاس کہ واسطے ازدواج دختر خاندان اودیپور
کے مہاراجہ جودہپور سے برسر مقابلہ تہے نوکر ہوگئے اس لڑائی مین نقصان
عظیم اوٹہا کے رئیس جے پور نے فتح پائی اور مہاراجہ جودہپور نے
اپنی تباہی مطلق کے خوف سے یکایک نواب امیرخان صاحب سے سازش

کرکے اونکو اپنی طرف کرلیا اور جے پور پر سخت مصیبت نازل ہوئی لوٹ اور کشت وخون سے دونون ریاستین تباہ وبرباد ہوگئین اور ناگور کے قتل اور سوائی سنگہ وزیر سابق جودہ پور وبانی فساد کی ہلاکت کے ساتہہ اونکا تعلق نواب امیرخانصاحب سے فسخ ہوگیا ؀
راجپوتانہ کی تباہی وبربادی کو خاتمہ پر پہونچاکر ۱۸۱۶ء مین نواب امیرخان صاحب نے مرہٹہ خاندان فرمان رواے ناگپور پر توجہ کی انکا ارادہ تہا کہ بجاے بہونسلہ کے اپنے خاندان کی حکومت قایم کرین مگر جب انگریزی فوج اونکی دارالحکومت سرونج پر گیی مجبور اوس مہم سے دست بردار ہوکے واپس آئے بہرحال ۱۸۱۷ء مین غفورخان نے کمال تاکید سے اونکو مہاراجہ ہلکر کے لشکر مین طلب کیا وہان کی ضروریات کا بندوبست کرکے ایکدفعہ پہر بہی راجپوتانہ اور مالوہ کی لوٹ سے اپنے ہمراہیون کو مالامال کرنے کے واسطے آئے اور جبتک سرکار انگریزی کو جنگ پنڈارہ کی فتح کے بعد اس ملک کا بندوبست کرنے کی فرصت ملی خلایق کو نواب امیرخان صاحب کی فوج کے پرضرر وجود سے نجات نملی ؀
۱۸۱۷ء مین افواج انگریزی مالوہ کو گیی تب نواب امیرخانصاحب سے کہ قلعہ مادہوراج پورہ علاقہ جے پور کے محاصرہ مین مصروف تہے کہا گیا کہ سرکار انگریزی کی ظل حمایت مین آجاوین مگر شرط یہہ ہے کہ اپنی فوج کو کم کرکے بہ تعداد معینہ رکہہ لین توپین قیمتًا سرکار کو دیدین آپ کی جاگیرین جو اصل مین مہاراجہ ہلکر نے دی ہین بہ استحقاق مالکانہ مکفول ہو نگی مگر

جو ملک بہ زبردستی لیا ہے چہوڑنا پڑے گا ۞

نواب امیر خان صاحب پنڈارون سے زیادہ زبردست نہ تہے اور نہ اونکو
یہہ امید تہی کہ انگریزی فوج کا مقابلہ کرسکین گے اسواسطے سرکار کے
اس پیغام کو اپنی بڑی خوش نصیبی سمجہے اور موقع غنیمت سمجہکر شرائط
مجوزہ کو بخوشی منظور کیا کہ اسپر عہدنامہ مندرجہ باب اول وقائع راجپوتانہ
مرتب ہوا مگر نوابصاحب نے بہ انتظار انقلاب زمانہ فتح سیتابلدی کے
خبر پہونچنے تک عہدنامہ کو تصدیق نکیا مگر جب دیکہا کہ مرہٹے بالکل پامال
ہوگئے صلح کرکے غربت و اطاعت سے رہنا اختیار کیا ۞

اس عہدنامہ کے بموجب نواب امیر خان صاحب کو پرگنات سرونج و
پیراوہ و گوگل و نیماہیرہ مکفول ہوئے اور ماسوا سرکار نے قلعہ و محل
ٹونک و رامپورہ کا اپنی طرف سے بطور عطیہ رعایتی اضافہ کیا اور
تین لاکہہ روپیہ قرض دیا کہ کچھ عرصہ بعد معاف ہوگیا اسکے سوا اونکے
صاحبزادہ میان وزیر محمد خان کو پرگنہ پلول حین حیات جاگیر مین دیا
مگر بسبب قربت دہلی کے پرگنہ پر قابض کرنا نامناسب سمجہکے بالعوض
اوسکے پانسو روپیہ یومیہ یعنی پندرہ ہزار روپیہ ماہوار نقد مقرر کردیا
کہتے ہین کہ حکام انگریزی کی اس کارروائی انعقاد عہدنامہ و عطاء ملک
پر مدبران وقت نے اعتراض کیا تہا کہ نواب امیر خان صاحب کو ایسی
کیا قدامت و استحقاق حاصل تہی کہ اون سے مثل رؤسا عظیم الشان
عہدنامہ کیا اور اسقدر ملک عطا کیا اسکے جواب میں انہون نے کہا کہ

ہمنے حکمت عملی سے ایک شیر کو جو بندگان خدا کو ناحق وتاراوتنگ وتاراج کرتا تہا ریاست داری کے قفس مین بند کیا ہے اگر منظور ہو تو اوسکو پہر آزاد کر دیجیے اور تماشہ دیکہیے کہ کیسی ضرر نتائج پیدا ہوتے ہین ۔

اسوقت سے نواب امیر خانصاحب نے غارتگری چہوڑ دی اور انتظام وترقی ملک اور مسافرون کیواسطے مکانات تعمیر کرانے مین مصروف ہوئی اور اسیر ہی قناعت کرکے اپنی عمر کے واقعات کی کتاب لکہی اور جسقدر ضعیف ہوتے گئے زیادہ متدین اور ثقہ ہوتے گئے اخیر مین یہہ کیفیت ہوئی کہ جو کوئی اونکی پوستین کی پوشش قرآن شریف کی تلاوت اور مولویون کی صحبت دیکہتا اوسکو بمشکل یقین آتا کہ یہہ وہی نوابصاحب ہین جنہون نے جیپور وجودہ پور کی خونریزی کرکے راجپوتانہ کو تباہ وپامال کیا تہا ۔

نواب امیر خانصاحب بڑے کثیر الاولاد تہے اونکے پسران ودختران کی تفصیل یہہ ہے ۔

| پسران ۱ | پسران ۲ | دختران ۱ | دختران ۲ |
| --- | --- | --- | --- |
| نواب محمد وزیر محمد خان جو مسند نشین ہوئے | حافظ محمد عباد اللہ خان جنکے ایک پسر ہوا | حکم بی بی زوجہ کریم اللہ خان ایک پسر وایک دختر | گلبو بیگم زوجہ غلام قادر خان تین پسر چار دختر |
| **۳** | **۴** | **۳** | **۴** |
| عبد الکریم خان دو پسر چہہ دختر | جمال خان تین پسر تین دختر | گلشن بیگم زوجہ نادر شاہ خان ایک پسر ایک نواسی | فاطمہ بیگم زوجہ اسفندیار خان پانچ پسر دو دختر |

| پسران | | دختران | |
|---|---|---|---|
| ٥ | ٦ | ٥ | ٦ |
| جلال خان<br>دو پسر تین دختر | احمد علیخان<br>تین پسر تین دختر | فیض بیگم زوجہ احمد یار خان<br>دو پسر تبنی و یک دختر | محمدی بیگم زوجہ علی محمد خان |
| ٧ | ٨ | ٧ | ٨ |
| احمد یار خان<br>ایک پسر دو دختر | بخت بلند خان<br>پانچ پسر چار دختر | اشرف بیگم زوجہ امیر شیر خان<br>تین پسر دو دختر | رحمت بیگم زوجہ قاسم علیخان<br>تین پسر ایک دختر |
| ٩ | ١٠ | ٩ | / |
| منیر خان<br>دو پسر ایک دختر | اکرم خان<br>ایک پسر پانچ دختر | بشارت بیگم زوجہ ابراہیم علیخان<br>دو پسر تین دختر | |
| ١١ | / | / | / |
| کمال خان | | | |

نواب امیر خانصاحب نے صاحبزادون کی تعلیم و تربیت مین بڑی کوشش کی تہی سنہ ۱۸۳۲ء مین لارڈ ولیم بینٹنکس صاحب سے اجمیر مین ملنے کیواسطے گئے تب چہ بیٹے ساتہ تہے منجملہ اونکے پانچ زرہ بکتر سے ملبوس تہے ؛ اونکے زمانہ مین اشخاص مندرجہ ذیل ریاست کے اہلکار و سردارون مین تہے۔

غلامی خان ساکن گنج پورہ نائب — رائے داتا رام جو غلامی خان کے بعد نائب ہوگئے — بہوانی پرشاد میر منشی — بسّاون لال مصنف امیرنامہ فارسی

نرنجن لال - محمد عمر خان رامپوری - شیدا تفضل حسین خان - شیدا ارشاد حسین خان خیرآبادی کہ یکے بعد دیگرے عہدۂ وکالت پر مقرر ہوئے - صالح محمد خان - محمود خان - اکبر محمد خان - محمد منور خان - داؤد خان ہمت خان - تاج محمد خان امرار ریاست ؛

نواب امیر خان صاحب فراخ دل و ملنسار و با مروت و بے تکلف تہے اور راجپوتانہ کے قدیم رئیسون سے جو اپنے درجہ اور رتبہ کے بہت نازان ہوتے ہین اونکا طریقہ بالکل مختلف تہا ؛

۱۲۵۰ہجری مطابق ۱۸۳۴ء مین نواب امیر خانصاحب کا انتقال ہوا اور اونکے خلف اکبر نواب وزیر محمد خان صاحب عرف وزیرالدولہ بجائے اونکے مسند نشین ہوئے ۱۸۵۷ء کے غدر مین اوہنون نے سرکار انگریزی کی بڑی خیر خواہی کی اور اوسکے جلدوے مین حسب شرع محمدی اولاد صلبی ہونے پر ریاست بوارث یا استحقاق کو ملنے کی سند حاصل کی نواب وزیرالدولہ صاحب شریعت کے سخت پابند تہے اونکے عہد مین ہنود رعایا پر ظلم تہا مندرون کی تعمیر و مرمت مطلق منع تہی کوئی شادی و غمی کی ظاہری رسمین ادا نہین کرسکتا تہا اشیاء منہی کی خرید و فروخت و استعمال پر سزا ہوتی تہی اس مذہبی تعصب کا ایک بڑا ثبوت یہہ ہے کہ جسحالت مین ہنود کی ہر ریاست مین علی قدر وسعت صدہا و ہزارہا مسلمان نوکر ہین ٹونک کی کل ریاست مین شاید دس بیس متعدد ہنود ملازم ہون مگر نو عدیگر نوابصاحب بڑے عادل و فیاض و رحیم تہے

عدالت کا کام بذات خاص اجلاس کر کے انجام دیتے تہے انفصال مقدمات مین کسی کی رعایت و پاسداری نہ تہی کسی دادخواہ کو نوابصاحب تک نہ پہونچنے کی شکایت نہ تہی ہرایک کی عرض کو بہ التفات و توجہ تمام سنتے اور حق رسی کرتے خوف خدا اسقدر تہا کہ اگر کوئی واسطہ خدا درمیان مین لاتا تا وقتیکہ اوسکی رفع حاجت و طمانیت نہ کر لیتے دوسری طرف متوجہ ہوتے اور نہ اوس مقام سے ہٹتے عجز و انکسار کی یہہ کیفیت تہی کہ اگر کوئی اتفاقیہ اونکی تعریف کا کلمہ کہہ بیٹہتا فوراً قبلہ کیطرف رخ کر کے بہ آہ و زاری و اظہار خاکساری مستدعی مغفرت ہوتے اونکی فیاضی و سریع الیقینی سے اکثر مکار و فریبی لوگ زاہد و عابد و حاجی و خدارسیدہ بنکے ہزارون روپیہ پیدا کرتے کہ اسی سبب سے ریاست مقروض و زیر بار تہی بجز انصرام امور ریاست و یاد آلہی و مطالعہ کتب و اشاعت علم کے اونکی اور کچہہ مصروفیت نہ تہی غرض اس زمانہ کے رئیسون مین نہایت عمدہ و غنیمت تہے ❊

نواب وزیرالدولہ صاحب کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔

| پسران | | دختران | |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | | |
| نصیر محمد خان دو پسر | نظیر محمد خان | آلہہ بیگم زوجہ نواب غوث محمد خان مرحوم | فاطمہ بیگم زوجہ مولوی عبدالمجید دو دختر |

| پسران | | دختران | |
|---|---|---|---|
| ۳ | ۴ | | |
| فیض محمد خان<br>یک پسر تین دختر | محمد علی خان جو مسند نشین ہوئے | سکینہ بیگم زوجہ حافظ نیر خان<br>دو پسر چار دختر<br>چھ پوتے و نواسے<br>دو پوتی و نواسی | آفتاب بیگم زوجہ عمر خان<br>یک پسر دو دختر |
| ۵ | ۶ | | |
| عبداللہ خان<br>تین پسر دو دختر | عبیداللہ خان<br>ایک پسر | | |
| ۷ | | | |
| عبدالرحمن خان | | | |
| | | نور جہان بیگم زوجہ محمد اللہ خان یک دختر | زہرہ بیگم زوجہ عبداللہ خان یک پسر |
| | | ولایتی بیگم زوجہ وزیر محمد خان<br>ایک پسر ایک دختر | مریم بیگم زوجہ محمد زمان خان |

نواب وزیر الدولہ صاحب کے عہد میں اہلکار و سردار مفصلہ ذیل تھے۔

افسر منشی خانہ سید حمید الدین خان و مولوی علی احمد و امین محمد یکے بعد دیگرے ؛

نایب مولانا سید حیدر علی و منشی ظہیر الدین و صاحبزادہ احمد یار خان و دیوان شمبھو ناتھ و حاجی شمس الدین احمد یکے بعد دیگرے ؛

اہلکاران صاحبزادہ وزیر محمد خان و سید عبد الرحمن و سید زین العابدین خان

تاج محمد خان وسید مسعود الدین ٭
بخشی توشہ خانہ چھدمی لال وشیخ خورشید علی وسید نور الہدیٰ ۔
میر عمارت حاجی الہ بخش افسر شاگرد پیشہ حاجی علی عامل ٹونک
صاحبزادہ محمد عباد اللہ خان حاکم عدالت شریعت حافظ محمد جمال خان
منتظم اجلاس خاص مولوی سید انعام اللہ خان بریلوی معتمد شیخ عبد اللہ
گورکھپوری مولانا سید حیدر علی حکیم مرزا جان خان حکیم سید نثار علی
حکیم سید انور علی ۔ حکیم امام الدین خان دہلوی ٭
بتاریخ ۱۶ محرم ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۸ ۔ جون ۱۸۶۴ء نواب وزیر الدولہ صاحب
کا انتقال ہوا اور اونکے بیٹے نواب محمد علیخان صاحب مسند نشین ہوئے
اپریل ۱۸۶۵ء مین کرنل ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اونکو خلعت
مسند نشینی دیا اونہون نے بہت چستی و مستعدی سے ریاست کا انتظام
کیا بخلاف طریقہ راجپوت رئیسون کے ہر موسم مین ملک کا دورہ کرکے جرائم
کامون کو سنبھالتے تھے اور رعایا پر عدل گستری کرتے تھے کہ اس سے اونکی
بہت تعریف ہوئی مگر اس دورہ سے ظلم و زیادہ ستانی کی صورتین
بھی پیدا ہوئین کیونکہ کسی نہ کسی حیلہ سے روپیہ کا مطالبہ کرتے تھے ۔
مسند نشینی سے تھوڑے دنون بعد اونہون نے ٹھاکر و تاجر و زمیندار
وغیرہ ہر قسم کی رعایا سے علاوہ نذرانہ کے انواع محاصل جدید وصول کئے
کہ اس سبب سے تجارت مین بہت کمی عاید ہوئی اونکے تعصب سے ہندو
رعایا کمال ناخوش تھی اسباب مین سے نواب وزیر الدولہ صاحب سے

بہی فایق ہوئے کہ اونکے زمانہ مین رعایا کو کسیقدر آزادی حاصل تہی انہون نے وہ بہی موقوف کردی اگرچہ انتظام چندان اچہا نہ تہا مگر سرکار انگریزی کے احکام کی تعمیل بڑی کوشش سے اور صاحبان انگریز کی تعظیم و تواضع بہت شوق و تکلف سے کرتے تہے آراستگی فوج پر اونکی بہت توجہ تہی ٹونک کی فوج مین کل آلنصوب دریاے سندہ کے پٹہان و افغان ہین اور خود نوابصاحب بہی بونیر نسل مین سے ہین کہ اس قوم کے لوگون نے مہم امبیلہ مین انگریزی فوج کا مقابلہ کیا تہا فوج تعداد مین زیادہ تہی اور پرگنات مین متفرق رہتی تہی مگر دارالریاست کی فوج پوشش و قواعد سے آراستہ تہی اگرچہ اونکی قواعد صحیح نہ تہی مگر اوس سے مستعدی ظاہر تہی اور ہر ہفتہ قواعد ہوتی تہی *

سنہ ۱۸۶۵ع کے موسم سرما مین نوابصاحب اور اونکے خراج گذار ٹہاکر لاوہ کے درمیان فساد ہوا اوسمین بنظر حفظ عافیت عوام سرکار انگریزی کو مداخلت کرنی لازم آئی *

ٹہاکر رئیس زبردست تہا جب سے ریاست قایم ہوئی دربار کے ساتھ سرکشی اور خودسری سے پیش آتا تہا رئیس کے لاوہ مین جانے پر بہ تعداد معینہ نذرانہ دیتا تہا مگر اوس نے دارالریاست مین حاضر ہوکے کبہی نوکری نکی نواب محمد علیخان صاحب کی مسندنشینی پر اوس سے نذرانہ زاید از تعداد معینہ طلب ہوا اوس نے حسب دستور معمولی نذرانہ پیش کرکے اوس سے زیادہ دینے مین عذر کیا عدم ادا ے نذرانہ اور وقت مسندنشینی حاضر

ہونے سے عداوت پیدا ہوگئی اور جلد زیادہ مشتعل ہوکے ٹونک سے لاوہ
پر فوج کشی ہوئی مقابلہ مین طرفین کے آدمی مارے گئے مگر انجام مین نوابصاحب
کی فوج تین سو آدمیون کا قتل و مجروحی سے نقصان اوٹھا کے پس پا ہوئی
اسپر ایک صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل تحقیقات و تصفیہ کے واسطے
متعین ہوئے بہ تقرر چند شرائط ٹھاکر کو زیادہ تر مطیع ریاست کیا گیا مگر اسکے
حقوق واجب قایم و ملحوظ رہے ٹھاکر نے اپنے تعہد کا ایفا بہت ایمانداری
سے کیا مگر نوابصاحب نے نہ براہ واجب و صداقت بلکہ محض حیلہ جوئی سے
پھر صورت فساد پیدا کی یعنی اس وجہ سے کہ مہاراجہ صاحب جے پور کی سند
عطاے لاوہ مین جسقدر جایداد لکھی ہے ٹھاکر اوس سے زیادہ پر قابض
ہے نصف جایداد ضبط کرنیکا ارادہ کیا البتہ جسقدر جایداد پر ٹھاکر قابض تھا
اوسکی سند مین درج نہ تھی مگر اسمین بھی شک نہین کہ نوابصاحب مرحوم
کے عہد مین وہ ہمیشہ کل جایداد پر قابض رہا اور کسی نے کبھی اعتراض نکیا
پس ٹھاکر نے اس جایداد کو خواہ کسی ذریعے سے حاصل کیا ہو اور غالبًا
اٹھارہوین صدی کے زمانہ غدر مین کی ہوگی مگر پیشتر سے نہین تو ریاست
ٹونک قایم ہونے کے وقت سے اوسکا قبضہ اس جایداد پر برابر چلا آیا پس
اوسکی ضبطی مین براہ زبردستی جو کوشش و تدبیر کیجاتی تھی سراسر خلاف انصاف
تھی چنانچہ بعد تحقیقات پیشگاہ نواب گورنر جنرل صاحب سے یہی تجویز ہوئی او
نوابصاحب کو ہدایت ہوئی کہ اپنے مطالبہ کو حد معینہ قدیم پر محدود رکھین
اوس سے تجاوز نکرین مگر نوابصاحب نے اس ہدایت پر عمل نکر کے جب موقع

جاجایداد مذکورہ کو ضبط کرلیا ٭
اس زمانہ مین دہیرت سنگہ ٹہاکر لاوہ کے کاروبار کو اوسکا چچا ریوت سنگہ کہ زبردست آدمی تہا اور بیشتر راج الور کے سوارون مین نوکر رہا تہا انجام دیتا تہا اوسکی صلاح سے ۱۸۶۵ء کے درمیان ٹہاکر دہیرت سنگہ اکثر ٹونک مین نوکری کرنے کیواسطے آتا تہا وہان سبکو معلوم تہا کہ اگرچہ خود ٹہاکر کمزور اور ناتجربہ کار ہے مگر اوسکا چچا مختار ہے جب تک چچا زندہ ہے ٹہاکر کو مغلوب کرنا محال ہے اسواسطے اوسکو مارنا چاہیئے ٭
اس غرض سے ۱۸۶۷ء مین نواب محمد علیخان صاحب نے خلعت دینے کیواسطے ٹہاکر کو ٹونک مین بلایا کہ وہ حسب الحکم مع اپنے چچا اور چند دیگر ہمراہیون کے حاضر ہوا ریوت سنگہ کی بہت خاطرداری کی اور وزیر نے اوس سے یہہ بہی کہا کہ جو زمین ضبط ہوگئی ہے واگذاشت کیجاویگی اس سے ٹہاکرون کو کمال خوشی ہوئی ٭
یکم اگست کو رات کے نو بجے خلعت کی صلاح کیواسطے کہ دوسرے روز ملنے والا تہا ریوت سنگہ کو طلب کیا وہ مع اپنے بیٹے اور دو کامدار اور چودہ ہمراہیون کے وزیر کے مکان پر گیا۔ ریوت سنگہ اور اوسکا بیٹا اور دونون کامدار سیدہے بالاخانہ پر گئے اور جاتے ہی قتل ہوگئے اور ہمراہیون مین سے تیرہ آدمیون کو سپاہیون نے باہر مار ڈالا صرف ایک آدمی جسکی پگڑی سے ملازم ریاست ہونیکا شبہہ ہوا بچکر بہاگا بعدازان حال مکان ڈیرہ ٹہاکر کا محاصرہ ہوگیا تہا ٹہاکر نے تین روز تک بہوک پیاس کی تکلیف

اوٹھاکے فوج کا مقابلہ کیا چوتھے روز نوابصاحب کیطرف سے تین شخص
اوسکے پاس آئے اور جان بخشی کا اقرار کرکے حضور مین لیگئے اوس نے
حاضر ہوکے اپنی سرگذشت کی شکایت کی نوابصاحب نے جوابدیا جو ہوچکا
اوسکا اب کچہہ علاج نہین اگر چچا کے ساتہہ تم ہوتے تو تمہارا بہی یہی حال
ہوتا وقت واپسی ٹہاکر نے دیکہا کہ ریاست کی سپاہ مکان کے گرد بدستور
موجود ہے غرض ۸ - اگست تک جب ایک صاحب انگریز نے آکر اوسکو
لاوہ جانے کی اجازت دی وہ اوسی مکان مین مقیم رہا جس زمانہ
مین بمقام ٹونک یہہ حالت وقوع مین آئی ایک ہزار پیادہ اور چالیس توپون
نے جاکے لاوہ کو گہیرا اور قلعہ پر حملہ کیا ممکن نہ تہا کہ ایسا اعمال قبیح وفساد
عظیم وقوع مین آنے پر بہی سرکار انگریزی کچہہ توجہ نکرتی فوراً تحقیقات
ہوئی اور کل مراتب مذکورہ صدر کا ثبوت پہونچا گورنمنٹ نے حکم دیا کہ
نواب محمد علیخان صاحب ریاست وعلاقہ ٹونک سے خارج کئے جاوین اور
اونکا وزیر کہ بانی فساد تہا قید کیا جاوے اور اوسکے سترہ کے کل
سپاہی موقوف ہون نواب صاحب ٹونک کی سلامی سترہ سے گیارہ توپون
کی کردیجاوے اور لاوہ ہمیشہ کیواسطے ٹونک سے علیحدہ ہوکے بہ تحت سرکار
انگریزی علیحدہ ریاست سمجہا جاوے نواب محمد علیخان صاحب کے صاحبزادہ
کو ریاست دیجاوے اور اونکے ہوشیار ہونے تک اونکا دادا صاحبزادہ
عباد اللہ خان کہ نواب امیرخان صاحب کے موجود بیٹون مین سے سب سے
بڑا ہے انتظام ریاست کرے ؛

اس حکم سے نوابصاحب کو بذریعہ خریطہ نواب گورنر جنرل صاحب اطلاع
دیگئی اور بذریعہ اشتہار عام ریاست کے امرا و ملازمین و رعایا کو
مطلع کیا صاحبزادہ عباد اللہ خان نے عذر کیا کہ مجھسے تنہا کام نہوسکیگا
اسواسطے اوسکے تحت مین امرا مندرجہ ذیل -

صاحبزادہ عبید اللہ خان برادر نواب محمد علیخانصاحب
صاحبزادہ وزیر محمد خان خسر نواب ابراہیم علیخانصاحب
صاحبزادہ احمد یار خان داماد نواب امیر خان صاحب

محمد ظہور علی معزز و قدیم ملازم ریاست کہ پچیس سال پیشتر علاقہ انگریزی مین
صدر امین تہا تعین کرکے محکمہ پنچایت مقرر کیا اور نگرانی انتظام کیواسطے
ایک صاحب اسسٹنٹ مامور ہوگئے ✣

جنوری ۱۸۶۸ء مین نواب محمد ابراہیم خان صاحب مسند نشین ہوئے
اور نواب محمد علیخانصاحب کو بتقرر پنشن ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ بنارس
مین رہنے کی اجازت ہوئی کہ بلا اطلاع سرکار انگریزی اوس نواح سے
کہین نہ جاوین اور اونکا وزیر حکیم سرور شاہ قلعہ چنار مین قید ہوا مگر
اوسکو آمد رفت کی کسیقدر آزادی ہے اور اوسکے پاس خدمتگار
بہی رہتے ہین ✣

نواب محمد علیخان صاحب ممدوح کی بھی بہت اولاد ہوئی ہے کہ اسکی تفصیل لکھی جاتی ہے —

| پسران | | دختران | |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱ | ۲ | | |
| نواب ابراہیم علیخان صاحب | محمد اسحاق خان | عمدۃ الیہ بیگم منسوب بہ خلف سید سراج احمد | کافیہ بیگم زوجہ جلیل الدین خان |
| ۳ | ۴ | | |
| عبدالصمد خان | محمد دین خان | رقیہ بیگم زوجہ عنایت اللہ خان | عائشہ بیگم منسوبہ خلف کلن خان رامپوری |
| ۵ | ۶ | | |
| عتیق اللہ خان | عبدالمجید خان | آمنۃ الرحمن زوجہ عبدالعلیم خان | |
| ۷ | ۸ | | |
| عبدالرحیم خان | عبدالحمید خان | | |
| ۹ | ۱۰ | | |
| عبدالوہاب خان | محمد صدیق خان | | |
| ۱۱ | ۱۲ | | |
| شفیع اللہ خان | محمد رفیق | | |

اس انقلاب کیوقت نواب امیرخان صاحب مرحوم کی زندہ اولادین

| مرد | عورت |
|---|---|
| ۷۶ | ۷۶ |

جملہ ۱۵۲ شخص بدین تفصیل موجود تہے ۔

| پسر | دختر | پوتہ و نواسہ | پوتی و نواسی | پڑپوتہ و پسران نواسہ | پڑپوتی و دختران نواسی |
|---|---|---|---|---|---|
| ۶ | ۵ | ۴۴ | ۴۹ | ۲۶ | ۲۲ |

نواب محمد علیخان صاحب معزول کا مقصود اعظم صرف اضافہ آمدنی ریاست تہا اس کام کو سب سے مقدم سمجہتے تہے جس حالت مین رعایا سخت مطالبہ ومصادرہ سے تنگ تہی نوابصاحب کے خیال مین سما رہا تہا کہ چند گانون آباد کرنے یا بازار تعمیر کرنے سے ترقی ریاست ظہور پذیر ہونے والی ہے سالگذشتہ سے پیشتر کل قدیم مختار و اہلکار علیحدہ کرکے بجاے اونکے اہلکاران جدید مقرر کئے تہے مفصلات کے اہلکارون کو متواتر بدلتے تہے اونکی کارگذاری وطمانیت بحالی عہدہ آمدنی سوائی کی افزونی پر منحصر تہی جاگیردارو کاشتکارون سے روپیہ وصول کرنے کی ہرایک تدبیر کرتے تہے اور سختی اسقدر تہی کہ اگر ایک سال وہی حال رہتا تو دونون پرگنہ بالکل تباہ ہوجاتے سرونج کے اکثر جاگیردار مفلس قلاش ہوگئے تہے ؛

شہر ٹونک مین نصیرالدین نامی کوتوال نہایت ظلم وتشدد کرتا تہا اوسنے ظلم

وبیرحمی سے کوئی مرد و عورت محفوظ نہ تہا کل خلایق اوس سے خایف و متنفر
تہی مگر نوابصاحب کی اوسپر بڑی مہربانی تہی صرف اسوجہہ سے کہ اوسکو
ہر حیلہ سے جرمانہ و مصادرہ وصول کرنیکی تدبیر یاد تہی ؛
عدالت کی کارروائی اس سے بہی فایق تہی مولویون کی تجویز سے مقدمات
فیصل ہوتے تہے اور اونکا فتویٰ زیادہ سے زیادہ روپیہ پر مبنی ہوتا
تہا صاحب اسسٹنٹ متعینہ ٹونک نے صاحبزادہ عبداللہ خان سے مقدمات
فوجداری و دیوانی سالگذشتہ کا نقشہ طلب کیا اوسکو اس سادہ سوال
پر اسوجہہ سے کہ وہان کوئی نقشہ نہ تہا بہت ہنسی آئی تعصب مذہبی کے
سبب سے نوابصاحب سے کل ہندو ناراض تہے مندرون کی تعمیر
موقوف تہی بلکہ کوئی مرمت و سفیدی بہی نہین کرنے پاتا تہا اور ہرایک
مذہبی مسلمان کو زر کثیر ملنا سہل تہا ؛
اس صورت مین اگر ہر فرقہ رعایا نے نوابصاحب کے اخراج پر انتقال حکومت
کو پسند کیا تو جائے تعجب نہین ہے اس انتقال حکومت سے باوجودیکہ بعض
لوگونکا کسیقدر نقصان بہی ہوا کسیکی ناراضگی ظہور مین نہ آئی مخصوص فرقہ
عام رعایا نہایت خوش و محظوظ ہوا جسطرح ہندوستانی رئیس مصیبت کے
وقت ہرایک شخص کی دلجوئی کرتے ہین نوابصاحب مخرج نے بہی قبل وانگی
محاصل جدید موقوف کئے اپنے رشتہ دارون کو جدید جاگیرین دین اور
اونکی حین حیات جاگیرون کو دوامی کردیا ؛
مگر نوابصاحب معزول کے انتظام مین بعض خوبیان تعریف کے لایق بہی

تہین بخلاف عہد نواب وزیرالدولہ صاحب آمدنی وخرچ ریاست کی نگرانی بخوبی
تمام ہوتی تہی مصارف مین بہت تخفیف ہوئی قرضہ ریاست کم ہوگیا تعمیرات
مفید عام وآرایش شہر کا اونکو بہت شوق تہا اونکے حکم سے شہر کے ایک حصہ
مین خوشنما مکانات تعمیر ہوئے ہین ہر ایک دولتمند باشندہ شہر سے اوسمین یکسان
نقشہ وقطع کا مکان تیار کرایا گیا ہے دو مسجدین تعمیر ہوئی ہین شہر کی پختہ سڑک
تیار ہوئی اور گرد نواح مین باغ لگانے کی لوگون کو تحریک دیگئی چنانچہ یہی
حال ۷۰-۱۸۶۹ع کی رپورٹ مین کپتان بروس صاحب نے لکہا تہا کہ نواب محمد علیخان
صاحب واقع مین اپنے ملک کے ترقیخواہ تہے اور پرگنات مین دورہ کرنے سے
اونہون نے بہت مستعدی ثابت کی تہی کہ کل راجپوتانہ کیواسطے مفید ہوتی
اور بخصوص ٹونک کے متفرق الاجزا ریاست کی نگرانی اوسکے بغیر ناممکن
تہی مگر خیالات مذہبی مین از حد تنگ چشم اور تحصیل زر مین بہت طامع و
حریص تہے کہ ان دو قباحتون سے جو فایدہ اونکی خوش انتظامی سے ہوتا
مبدل بہ نقصان ہوگیا بنظر مفاد خود رعایا کا روپیہ خرچ کراکے ترقیان
کرتے تہے اور تعرض مذہبی سے اونکی ہندو رعایا تنگ وناچار تہی اس امن
وامان کے زمانہ مین کون باور کرسکتا ہے کہ نواب صاحب مخرج اپنے علاقہ
مین مندرون کی مرمت وسفیدی بہی نہین ہونے دیتے تہے مگر واقع مین
یہہ حال تہا ۞

نواب ابراہیم علیخان صاحب وقت مسند نشینی بعمر بیس سال مگر محض ناخواندہ
اور فضول خرچ تہے ریاست پر تیرہ لاکہہ کا قرضہ تہا خزانہ مین ایک روپیہ

بہی نہ تہا اور فوج کی تنخواہ چار چہ مہینے کی چڑہی ہوئی تہی مثل کل ہندوستانی
رئیسون کے اونکو ابتدا سے حکومت کا بہت شوق تہا مگر اونکی مطلق ناتربیت
یافتگی سے کہ اپنا نام تک نہین لکہہ سکتے تہے بجز نہایت خوشخط ونستعلیق کچہہ
پڑہ نہین سکتے تہے حساب کا سمجہنا تو درکنار ہے رقم وہندسہ بہی نہین
جانتے تہے اور بجز قرآن شریف کے ہر علم سے بالکل بے بہرہ تہے مجمع منتظمان
یعنی محکمہ پنچایت کا مقرر کرنا لازم آیا مگر نوابصاحب بطور مخالف وخلل انداز
کار وبار ریاست مین دست اندازی کرنے سے باز نہ رہ سکے اور خوشامدی
خودغرضون کی اشتعالک سے جو ہر ریاست مین ہوتے ہین یہہ دست اندازی
بہت ہوئی نوابصاحب سابق کے وقت اخراج تک زنانہ مین رہتے تہے اور
کسی سے شناسائی نہ تہی ایسی تاریکی سے بلا پختگی علم کے یکایک جلال شاہی
مین برآمد ہونا ہر ایک شخص کو گمراہ کرسکتا ہے اس صورت مین رئیس کو رنج
پہونچانے کے بغیر انتظام ریاست کرنے مین اور معتوب ہونے کے بغیر
اونکو فضول خرچی سے باز رکہنے مین صاحبزادہ عباد اللہ خان نے کمال
ضبط ودانائی ودیانت سے عمل کیا مسند نشینی سے اول سال مین نواب
صاحب نے علم واخلاق وتندرستی مین بہت ترقی کی بیشتر نوشت وخواند مین
بہت غافل تہے اور جب تک کپتان بردس صاحب پولیٹکل ایجنٹ باڑوتی
نے اپنے منشی میر بشارت علی کو بطور عارضی اوستاد مقرر کرکے بہیجا کچہہ تحصیل
نہ کی تہی اس شخص کی کوشش سے رئیس نے ایسی استعداد حاصل کی کہ
پہلے اوستاد سے کبہی نہوتی کیونکہ ملازم ریاست ہونے کے سبب سے

وہ رئیس سے خائف تہا تو الصاحب نے پڑہنے لکہنے مین مشق کی تاریخ و جغرافیہ سے واقفیت پیدا کی اور حساب بہی سیکہا انصرام کار ریاست مین شریک ہونے لگے معاملات عظیم پیش ہونے پر اجلاس پنچایت مین صاحب ایجنٹ کے شامل ہوتے تہے اور اپنی رائے کا اظہار کرتے تہے صاحبزادہ وزیر محمد خان حاکم فوجداری اور محمود خان حاکم دیوانی اونکے روبرو مقدمات پیش کرتے تہے اور نواب صاحب اونکی صلاح سے فیصل کرتے تہے ؛

نواب محمد علیخان صاحب کے اخراج اور نواب ابراہیم علیخان صاحب کی مسندنشینی پر پنچایت سرداران مقرر ہوئی اوسکی تفصیل پیشتر لکہی گیی ہے تقرر سرداران پنچایت اس سے بہتر ہونا ممکن نہ تہا اگرچہ شرکاء پنچایت ہندوستانیونکی عام نقصونسے خالی نہ تہی مگر سب نے بالاتفاق اجراء کار مین کوشش کی اور صاحبزادہ عباد اللہ خان کی اطاعت اور صاحب اسسٹنٹ کی ہدایتون پر عمل برابر کرتے رہے اگرچہ صاحبزادہ عباد اللہ خان کے مزاج مین کسیقدر نرمی تہی مگر اہالیان ریاست اسکا سب سے زیادہ ادب کرتے تہے اور وجہ اسکی صرف یہہ نہ تہی کہ وہ نواب امیر خان صاحب کے موجودہ بیٹون مین سب سے بڑا تہا بلکہ اوسکی ذاتی خوبیون کی وجہہ سے بہی اوسکو بزرگ و واجب التعظیم سمجہتے تہے وہ تیس سال سے ٹونک کا عامل تہا اوسکی برابر محبوب العوام اہلکار ہندوستانی ریاست مین ملنا مشکل تہا وہ کوئی خاص کام نکرتا تہا مگر کل کاروبار کا

نگران تہا اور عزل ونصب وترقی ملازمان اوسکے حکم سے ہوتی تہی دیگر ممبرکار پنچایت مین سے عباد اللہ خان کو شیغہ مال کا کام مفوض تہا - احمد یار خان افسر فوج و پولیس تہا وزیر محمد خان عدالت فوجداری کا کام کرتا تہا اور عدالت دیوانی مین محمد ظہور علی حاکم تہا چہ محالات مین عامل و پیشکار وکوتوال مع عملہ مناسب متعین تہے ؛

عاملون کے اختیارات فوجداری مین ایک سال کی قید اور سو روپیہ جرمانہ اور دیوانی مین پانچہزار تک کی نالشات کی سماعت سے محدود تہے مگر عامل رام پورہ کو صرف چہ مہینے کی قید وپچاس روپیہ جرمانہ کا اختیار تہا اور دیوانی مین دو ہزار روپیہ تک کی نالش سماعت کرسکتا تہا پیشکارون کو اختیارات فوجداری دو مہینے کی قید تیس روپیہ تک جرمانہ اور اختیار دیوانی سو روپیہ تک کی نالش کی سماعت کے تہے - پیشکارون کے فیصلہ جات کا اپیل عامل سنتے تہے اور ممبران کونسل کی عدالتون مین عاملون کے فیصلہ جات کا اپیل ہوتا تہا اور ممبران مذکور مقدمات زاید از حد اختیار عاملان کا بہی فیصلہ کرتے تہے ؛

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ مین محمد ظہور علی ممبر پنچایت وحاکم دیوانی بسبب ضعیفی کام سے علیحدہ ہوا اور صاحبزادہ محمود خان خلف نصیر محمد خان پسر کلان نواب [illegible] صاحب بجائے اوسکے مقرر ہوا اگر قاعدہ استحقاق اولاد کلان جاری ہوتا تو سنہ [illegible] مین صاحبزادہ محمود خان اپنے دادا کی جگہہ مسند نشین ہوتا ؛

محکمہ پنچایت نے بطور مشیران ریاست و نیز بحیثیت کارکنان اپنی خدمتون
کو اچھی طرح انجام دیا اگرچہ یہہ امید نہین ہو سکتی تھی کہ شرکا پنچایت جو
خاطر خواہ معاش رکھتے ہین اور نواب صاحب کے رشتہ دار ہین تنخواہ دار
ملازمون کیطرح دل لگا کر محنت کرین مگر زبردست و نامی آدمیون کے
شریک انتظام ہونے سے اوس نقص کا عوض کافی ہو گیا۔ مثل دیگر
ہندوستانی ریاستون کے رشوت کی داد و ستد جاری تھی اور سخت
تدبیرون کے بغیر جسمین ہر ایک اہلکار ریاست کا موقوف کرنا لازم آتا
اوسکا انسداد غیر ممکن تھا دیانت داری کا مل صرف نامعلوم نہ تھی بلکہ
ہر ایک شخص کہ رو یہ مین اوسکا امکان مشتبہ تھا یکم جنوری ۱۸۸۲ء
کو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے نواب ابراہیم علیخان صاحب کو دربار
عام مین اختیار انتظام ریاست دیا اور نواب صاحب نے بہ مجرد صاحبزادہ
حافظ عباد اللہ خان کے کل اہالیان پنچایت کو اجراے کار ریاست مین
مدد دینے کے واسطے بدستور بحال رکھا اس تجویز سے اطمینان کی صورت
ہو گئی کیونکہ یہہ خوف تھا کہ اختیار پاکر نواب صاحب دیوانی اور دیگر
معزز عہدون پر اپنی صحبت کے لوگون کو مقرر کرینگے۔ صاحبزادہ
عبید اللہ خان عموی نواب صاحب جنھنے نواب صاحب مرحوم کے زمانہ
مین بھی کام کیا تھا دیوانی پر مقرر ہوا علاوہ اسکے ایجنسی کے زمانہ کا سب
انتظام بدستور رہا حافظ عباد اللہ خان بہت ہوشیار و جفاکش ہے
اور غالب ہے کہ وقت پاکر ریاست مین زبردست سردار ہوگا مگر اوسکی

فضول خرچی سے خوف تہا کہ ریاست زیر بار ہوجاوے تا وقت موجودگی صاحب انگریز کے گونہ اطمینان تہا کہ صاحبزادہ ہمیشہ اون سے صلاح لیتا اور اوس پر عمل کرتا تہا مگر نواب صاحب کے میلان بجانب فضول خرچی سے یہہ بہی خطرہ تہا کہ شاید صاحب انگریز کی برخاستگی پر جو لوگ صلاح نیک و نصیحت دیکے بیجا مصارف و فضولیون سے مانع آتے ہین اونکو علیحدہ کردین تاہم صاحبزادہ عبید اللہ خان کے سواے کوئی شخص عہدہ دیوانی کے لایق نظر نہ آیا ؁

اس زمانہ مین بہی نوابصاحب منشی ایجنسی سے پڑہتے رہے اور نوشتخواند مین اچہی استعداد پیدا کی بہت خوش مزاج و معقول پسند ہین کار ریاست مین دل لگاتے ہین بڑے معاملات کو بغور سمجہکر تجویز کرتے ہین اور اکثر مقدمات مین اونکی راے بہت صحیح ہوتی ہے اگرچہ اسوقت تک حسن و قبح انتظام دیکہنے کیواسطے زیادہ عرصہ نگذرا تہا مگر غور کیا جاے کہ محض ناتربیت یافتہ اور کار ریاست مین ناتجربہ کار تہے اور یکایک تاریکی سے باہر آکے مسند نشین ہوئے تہے تو اس خوبی سے انصرام کا کرنا واقع مین تعریف کے لایق ہے کل مراتب انتظام سے واقفیت حاصل کرنیکا شوق ہے زیر باری ریاست کے حال سے بخوبی آگاہ ہین اور اسوقت تک کوئی کام فضول خرچی کا بہی نہین کیا ہے الغرض اون کی اس کارروائی سے یقین ہوا کہ جسطرح ابتک کام کیا ہے آیندہ کو بہی کیے جاوین اور صحبت بد سے بچکر کام کو خیرخواہان ریاست کے اختیار

رکہین تو عمر و تجربہ حاصل کرکے اچھے رئیس ہونگے ؛

مئی سنہ۱۸۸۲ مین نوابصاحب نے اپنے صاحب ایجنٹ اور جے پور کے صاحب ایجنٹ کی موجودگی کو مناسب موقع سمجھہ کے جے پور و چھاونی دیولی کے درمیان ٹونک مین گذرتے ہوئے سڑک تعمیر کرانیکی تجویز کی اور اس شرط پر کہ روسا جے پور و بوندی بھی اپنے اپنے علاقہ مین تعمیر کرادین خرچ تیاری سڑک دینا منظور کیا اور اسی مضمون کا خریطہ لکھدیا بعد ازان مہاراجہ صاحب جے پور نے بھی منظور کرلیا یہہ سڑک اٹھائیس کوس علاقہ جیپور مین چار کوس علاقہ بوندی مین اور بارہ کوس علاقہ ٹونک مین ہے ؛

نواب وزیرالدولہ صاحب کی مسندنشینی کے وقت سے جسکو چالیس برس کا عرصہ گذرا علاقہ ریاست مین ہنود کے مندرون کی مرمت ممنوع تھی مگر اب حسب صلاح پولٹیکل ایجنٹ بنظر رضاجوئی ہندو رعایا کے حکم سابقہ منسوخ ہوکے ہنود کو اجازت ہوئی کہ مندرون کی مرمت کرین۔ مکانات متعلقہ مندر — الہ پورنا — جنکو بزمانہ حکومت نوابصاحب مخروج بہ قبضہ ریاست لیکے باروت کا کوٹھیار بنالیا تھا خالی کرکے مندر والون کو واپس دیدیا اکتوبر مین نوابصاحب جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے دربار اجمیر مین شریک ہوئے اور ایم ٹر میو کالج کے چندہ مین پچیس ہزار روپیہ دینے کا اقرار کرکے افسوس ظاہر کیا کہ زیرباری کے سبب سے ریاست مین اس سے زیادہ دینے کی وسعت نہین ہے ؛

جنوری سنہ ۱۸۷۱ع مین کرنل بروک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے نوابصاحب کو حسب ضابطہ مسند نشین کیا اوسوقت نوابصاحب نے کمال خیراندیشی و احسانمندی سے گورنمنٹ ملکہ عالیہ انگلستان کا شکریہ ادا کیا ✣

مارچ مین نوابصاحب بہ ارادہ دورہ ممالک واقع وسط ہند و نیماہیڑہ تک گئے مگر کثرت کار کیوجہ سے دیگر پرگنات مین نہ جاسکے ✣

سنہ ۱۸۷۰و۷۱ع کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ نوابصاحب نے ہوشیاری و مستعدی سے بہت جلد معاملات انتظام ریاست مین واقفیت حاصل کرلی ہے ہر سررشتہ کی نگرانی خود کرتے ہین حالات ریاست سے بخوبی واقف ہین اور ہر مقدمہ کا صحیح حال کہہ سکتے ہین اور اپنی تجویزون کے وجوہات کو معقولیت سے بیان کرتے ہین زیر باری ریاست سے بخوبی آگاہ ہین مگر باوجود بخوبی اونکو کفایت شعاری کی تاکید ہوئی خواہش فضولی کو ضبط مین نہین رکھہ سکتے اسی لئے صاحبزادہ عبید اللہ خان کو تخفیف مصارف و انسداد فضولی مین بڑی مشکل واقع ہوتی ہے ہمیشہ صلاح پذیر ہین اور سرکار انگریزی کی خوشنودی بدل چاہتے ہین دورہ نیماہیڑہ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ و دیگر صاحبان نے نہ خاطرداری و تواضع کی اوسکے بہت مداح و شکرگذار ہین ✣

سنہ ۱۸۷۲و۷۳ع مین اسوجہہ سے کہ عدالتون اور محکمہ اجلاس خاص کے درمیان کسی اور محکمہ اپیل کی ضرورت نہ تھی اور محکمہ مذکور سے متعلق مال کا کام استغاثہ

تہا کہ دوسرا کام اچہی طرح نہین ہوسکتا تہا محکمہ اپیل برخاست ہوا اور فوجداری
و دیوانی کی اپیل محکمہ اجلاس خاص مین ہونے لگی اور محکمہ مال علیحدہ مقرر ہوا
صاحبزادہ وزیر محمد خان کی بیماری کی وجہہ سے عدالت فوجداری کا
کام اچہی طرح نہین ہوتا تہا اسواسطے اوسکے تحت مین ایک اہلکار بلقب
منصرم مقرر ہوا وسوقت سے کام اچہی طرح ہونے لگا اختتام سال پر صاحبزادہ
مذکور کا انتقال ہوگیا اور اوسکا بیٹا بجاے اوسکے مقرر ہوا ؛
عدالتون کی کارروائی کیواسطے کوئی قواعد تحریری نہ تہے صرف رواج کے
بموجب کام ہوتا تہا اس سال مین قواعد منضبط وجاری ہوئے اور اونکے
بموجب کام ہونے لگا اور کل اہلکارون کی خدمت و ذمہ وری واختیارات
کے حدود مقرر ہوکے ہرایک کی ہدایت کے واسطے مجموعہ قواعد جاری ہوا ؛
سب سے بڑی اصلاح یہہ ہوئی کہ نواب صاحب کے خاندان کے لوگ اپنے
مقدمات مین عدالت کا کام بہ اختیار خود کرلیتے تہے اور بہت خرابیان پیدا
ہوتی ہتین اب یہہ قاعدہ جاری ہوا کہ مثل عام رعایا کے وے بہی عدالت
مین دادخواہ ہوا کرین اور اوسی طرح اپنے ذمگی مقدمات مین جوابدہی
کرین ؛
بتاریخ ۱۷ - اکتوبر ۱۸۷۳ نواب صاحب کے صاحبزادہ وارث ریاست پیدا
ہوا بہت خوشی ہوئی اور اوسکا نام محمد یونس علیخان رکہا گیا پہلے دو
صاحبزادون کا انتقال ہوگیا تہا اور نحوست ایام سے کچہہ عرصہ بعد
اسکا بہی انتقال ہوا ؛

شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب ولیعہد انگلستان کی بیماری سے نواب صاحب
کو بہت فکر رہا دعا ر شفا ر کے واسطے خاص نماز پڑہی گئی اور خیرات تقسیم
ہوئی اور اونکے حصول صحت کی خوش خبر ایسی سمجہی گئی کہ گویا باغ دل
کی تشنہ زمین پر خوشی کا پہل پہول دینے والی بارش نازل ہوئی ہے
لارڈ میو صاحب کی ہلاکت کی خبر سنکے نواب صاحب کو از حد غم و الم ہوا
قطع نظر اسکے کہ جناب ملکہ معظمہ کے قایم مقام کا قتل ہونا سخت مصیبت تہی
لارڈ صاحب موصوف بذاتہ عظیم الشان و نیک سیرت تہے رئیسون کو بخصوصیت
صدمہ سخت پہونچا کہ لارڈ صاحب مرحوم ہندوستانی رئیسونکے بڑے خیرخواہ
تہے اور زیادہ تر افسوس کا سبب یہہ ہوا کہ ارتکاب اس جرم کا مسلمان
سے ہوا تہا ٭

اس سال مین حسب الحکم نواب صاحب صاحبزادہ عبید اللہ خان دیوان نے
رپورٹ متضمن حالات نظم و نسق ریاست مرتب کرکے بہ تعارف صاحب پولٹیکل
ایجنٹ گورنمنٹ کی خدمت مین ارسال کی اوسکی تشریح مین صاحب موصوف
نے تحریر کیا ہے کہ عدالتون کا انتظام از سر نو ہوا ہے اور اونکی کارروائی
کیواسطے قواعد جاری ہوئے ہین سرکار انگریزی نے قرضہ دینے کا اقرار
کیا تہا وہ نہین لیا گیا کیونکہ اہالیان ریاست نے اوسکی شرایط کو باعث
سبکی ریاست سمجہ کے منظور نکیا مگر چند ساہوکار بکفالت گورنمنٹ نرخ
سود پر قرضہ دینے کو رضامند ہین اسواسطے سرکار انگریزی سے درخواست
کی ہے کہ قرضہ لینے مین کفیل ہوجاوے ٭

نواب صاحب کاروبار ریاست پر بہت متوجہ ہین اپنی رعایا کی بہتر چاہ
اور سرکار انگریزی کی خوشنودی کے خواہان ہوکے کام مین بہت کوشش
کرتے ہین مزاج مین فضول خرچی ہے مگر اب تخفیف کا ارادہ ہے نوابصاحب
اور دیوان دونون ہنود کے مذہبی رسمیات پر رعایتاً چشم پوشی کرتے
ہین باوصف تاکید و ہدایت قدیم شرعی لوگون کے نوابصاحب کی یہہ
انصاف پسندی تحسین و آفرین کے لایق ہے کہ اوہون نے چالیس
برس کی قید امتناع مرمت مندران کو فسخ کردیا ہے سانبھر کا جہیل سرکار
انگریزی مین منتقل ہوجانے سے نمک کی تجارت موقوف ہوئی اور
راج جے پور مین سایر کا جدید بندوبست ہوا اس سے اس ریاست
کی تجارت اور آمدنی سایر مین کمی عاید ہوئی راج جے پور مین سابقاً
تہوڑا تہوڑا محصول جابجا لیا جاتا تہا اب بجاے اوسکے صرف سرحد پر
ایک دفعہ کل محصول لیا جاتا ہے اس بندوبست سے تاجرون کو بہت
فایدہ ہوا مگر ریاست ٹونک کا نقصان ہوا کیونکہ پرگنہ ٹونک مثل جزیرہ
کے ہر طرف علاقہ جیپور سے محروس ہے وسط علاقہ مین واقع ہونے سے
ٹونک شہر ایک منڈی تہی برآمد مال کی آمد رفت ہاڑوتی کیطرف تہی اوس
طرف جے پور کا علاقہ تہوڑا سا پڑتا تہا اور خفیف محصول لیا جاتا تہا اب
درآمد و برآمد دونون پر کامل محصول لیا جاتا ہے علاوہ برین محلوج
و دیگر اجناس پیداوار ملک علاقہ جے پور کے پرگنات و دیہات گرد نواح
سے فروخت کیواسطے آتی تہین اور سرحد پر قلیل محصول لیا جاتا تہا اب

سرحد سے نکلنے پر کامل محصول لیا جاتا ہے امید تھی کہ جو ہانتک پرگنہ ٹونک
کا تعلق ہے راج جے پور سے ان قواعد مین ترمیم ہوجاویگی کیونکہ ٹونک سے
تجارت جاری رکھنے مین جے پور کا بھی فایدہ ہے مگر صاحب پولیٹکل ایجنٹ
نے وزیر راج جے پور سے اسباب مین گفتگو کی تو وزیر نے جواب دیا
کہ بند وبست جدید سے اگرچہ ٹونک کا کسیقدر نقصان ہے مگر فایدہ
بھی ہے کہ جو اجناس آگرہ سے آتی ہین اون پر جے پور کا محصول جسقدر
دور مقامات کو جاوین بہت نرم پڑتا ہے اور اونکی خرید مین کفایت
ہوتی ہے البتہ یہہ امر صحیح ہے مگر ٹونک کے تاجر نقصان کے مقابلہ مین
اس فایدہ کو بہت خفیف سمجھتے ہین اسواسطے مقدمہ زیر تجویز رہا ؛
سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ع مین مقدمات متعلقہ رسمیات وعقاید مذہبی کی تحقیقات و
فیصلہ کیواسطے عدالت شریعت مقرر ہوئی یہہ عدالت پیشتر بھی تھی مگر نواب
صاحب کی صغر سنی کے زمانہ مین موقوف ہوگئی تھی اور اوسکا کام
عدالت اپیل مین ہوتا تھا ؛

عدالت اپیل مین صرف ایک حاکم تھا اسواسطے دوسرا اور مقرر ہوا کہ دونون
متفق کام کرین - عدالت فوجداری کے انتظام مین مناسب اصلاح
ہوئی کہ کل مقدمات کی اطلاع محکمہ اپیل مین ہوکے درج رجسٹر ہوتے ہین
کہ اس ذریعہ سے عدالت کی کارروائی کا نقشہ مرتب ہوتا رہیگا ؛
سڑک جے پور و ٹونک کے حصہ واقع ریاست ٹونک پر پشتہ خام تیار ہوگیا
منجملہ دس ہزار روپیہ زر منظوری کے پانچہزار روپیہ دیا گیا اور باقی

کی اداے سبیل درپیش ہوئی اور سڑک مین مقامات مناسب پر چبل و سوریان تیار ہوئین ۔

شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کی حصول شفا رکلی پر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے حسب الحکم گورنمنٹ نوابصاحب کے نام خریطہ مشعر شکرگذاری و خوشنودی گورنمنٹ بظہور خیرخواہی نوابصاحب ایام ناسازی طبیعت شہزادہ موصوف مین تحریر کیا سالگذشتہ مین رپورٹ متضمن حالات انتظام ریاست ارسال ہوئی اوس پر خریطہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہ اظہار خوشنودی گورنمنٹ وصول ہونے سے نوابصاحب کو بہت خوشی ہوئی اور بہ اجتماع دربار جملہ رشتہ داران و ملازمان بالعوض حصول نتیجہ کارکردگی خود و دستگیری گورنمنٹ اداے فرایض مین شکریہ ادا کیا ۔

جون ۲۲ئ۱۸۷۷ مین دربار ٹونک نے مسٹر جان فلیمنگ صاحب سابق ہیڈکلرک ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک کو کہ حسب الحکم گورنمنٹ ناقابل کار متصور ہوکے برخاست ہوئے تھے ریاست مین نوکر رکھا اور شہر ٹونک کی صفائی و سرکاری باغات و مکانات و اراضی واقع دارالریاست کا اہتمام اونکے سپرد کیا ۔

اس سال مین حسب فرمایش کپتان ہیور صاحب پولٹیکل ایجنٹ شہر ٹونک کی مختصر تاریخ تصنیف ہوئی اور نوابصاحب نے مفصل تاریخ کا مرتب کرانا تجویز کر کے یہ کام پنڈت رامکرن کے سپرد کیا۔ غلام احمد خان نے

بہی حسب فرمایش کپتان بیور صاحب ٹونک کے حالات بشکل جغرافیہ لکہے ہین
اور وہ ایک کتاب بطور انتخاب تصنیفات شعرا تالیف کرنے مین مصروف
ہے ؞

نوابصاحب انتظام ریاست پر بہت متوجہ ہین اور علم اخلاق و فرایض
باہمی حاکم و محکوم کی کتابون کے مطالعہ کا بہت شوق رکہتے ہین کہ مولوی
نجف علیخان منصرم گیرائی و فوجداری نے اس ضمن پر ایک کتاب لکہی
ہے کہ عنقریب شایع ہوگی مولوی موصوف نے انجیل کو فارسی نظم مین
ترجمہ کیا ہے کمال خوشی کی بات ہے کہ جناب فیض مآب ملکہ عالیہ فرمانروا
انگلستان کی عہد حکومت مین ایسی عمدہ کتابین تصنیف و تالیف ہوتی
ہین - انکے سوائے کتاب وقایع جہانگیری بہی اردو مین ترجمہ ہوکے
اگست مین چہپنی شروع ہوئی ہے ؞

سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ کی رپورٹ مین بہت افسوس سے لکہا ہے کہ ریاست ٹونک کا
انتظام اچہا نہین ہے نوابصاحب نے کل نظم و نسق ریاست کو با اختیار
مطلق صاحبزادہ عبید اللہ خان کو سپرد کرنا چاہا تہا مگر اوس نے منظور
نہ کیا ؞

ٹونک کے خاندان مین نواب صاحبان سابق و حال کے رشتہ دار بکثرت
ہین ہر ایک صاحبزادہ کہلاتا ہے ہر ایک کی علیحدہ جایداد ہے اور ہر ایک
رئیس کے ساتہہ خود اختیاری کا دعوی کرتا ہے صاحبزادون مین سے
دیوان کے متوسل و شریک حال بہت کم ہین مگر جو ہین اوسکے مورد عنایت

ہین باقیماندہ شاکی ہین کہ ہماری تعظیم وحفرسی واجب نہین ہوتی ہے
اس سبب سے باہم بہت حسد وعناد ہے اور اوس سے اکثر رئیس کے
ساتہہ گستاخی وعدول حکمی ہوتی ہے البتہ صاحبزادہ حافظ عباد اللہ
خان سابق سرگروہ پنچایت کو اہتمام کار ریاست مین شریک دیوان کرنے
سے اس خرابی کا کسیقدر انسداد ہوسکتا ہے وہ بزرگ آدمی ہے خاندان
کے سب لوگ اوسکا ادب کرتے ہین اور پہلے عہدہ پر اوس نے بہت اچھی طرح
کام کیا تہا اگر ان خرابیون کا انسداد نہو تو ریاست ٹونک مین بہت مشکلات
واقع ہونگی ❊

اکتوبر مین صاحبزادہ ولیعہد کے انتقال سے نوابصاحب کو سخت صدمہ
پہونچا اوسکے انتقال سے ایک دو روز بعد نواب صاحب نے بمقام دیولی
جاکے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے ملاقات کی اس سے اونکی مستقل مزاجی
صفائی طبیعت وخیر خواہی بجانب سرکار ذوی الاقتدار ثابت ہوئی کرنیل
بیلی صاحب نے بہت متعجب ہوکے نوابصاحب کا شکریہ ادا کیا محکمہ جات
عدالت فوجداری ودیوانی واپیل وکچہری مال مین ترتیب دفتر اچھی ہے
اور ضابطہ کارروائی حسب اطمینان ہے مگر حاکم عدالت فوجداری کی سختی
وظلم کی بہت شکایت ہے یہہ شخص اگرچہ اچھی اسناد رکہتا ہے مگر اسقدر
اختیار مفوض ہونے کے لائق نہین ہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اوسکو
کسی دوسرے کام پر بدلنے کی دیوان کو صلاح دی مگر اوس پر کچہہ عمل
نہوا اوسکے اس عہدہ پر رہنے سے رعایا پر بہت ظلم ہوتا ہے ❊

کارروائی عدالت کی ایک یہہ نظیر ہے کہ ایک عورت مفقود الخبر ہو گئی تہی جس شخص کے پاس وہ اخیر مرتبہ دیکہی گئی تہی وہ اوسکے قتل کی علت مین ماخوذ ہوا چند وجوہات سے شبہہ تہا مگر ثبوت کافی نہ تہا عدالت سے حکم ہوا کہ جب تک عورت حاضر آجاوے یا مدعا علیہ اپنی بیجرمی کا ثبوت پہونچاوے مدعا علیہ بامشقت قید رہے - اس حکم کے بموجب مدعا علیہ چند سال سے قید تہا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے اوسکی رہائی کا حکم دیا اور ہدایت کی کہ جس مقدمہ مین ملزم کو شہادت بیجرمی داخل کرنے کیواسطے مہلت دینے کی ضرورت ہو فیصلہ مقدمہ کا التوا معقول و معینہ میعاد سے زیادہ نہونا چاہیے اکثر قیدی سالہا سال سے حوالات زیر تجویز مین مقید تہے کہ دیوان جی اونکا جلد فیصلہ کرنیکا اقرار کیا ✤

شروع سنہ ۱۸۶۵ء سے نواب صاحب کو صاحبزادہ عبید اللہ خان کا اعتبار نرہا بہ تدریج اوسکو بیدخل کرکے سب کام اپنے اختیار مین لے لیا اور آخر کار عہدہ سے برخاست کیا اول نوابصاحب نے چاہا تہا کہ دیوان کے بغیر کام چلاوین مگر فروری سنہ ۱۸۶۵ء مین اپنے داماد صاحبزادہ محمد عباد اللہ خان کو جس نے زمانہ انتظام ایجنسی مین سررشتہ ہوکے بہت لیاقت و نیکنامی سے کام کیا تہا مقرر کیا مگر نواب صاحب خود بہی محنت و توجہ سے انصرام کار کرتے رہے

۲۴ - فروری سنہ ۱۸۶۵ء کو نواب صاحب کے صاحبزادہ ولیعہد ریاست پیدا ہوا اور اوسکا نام محمد غیاث الدین خان رکہا گیا ✤

ایسی ریاست کا انتظام کہ جو متفرق اور صدہا میل کے مختلف المواقع پرگنات

واقع راجپوتانہ و وسط ہند پر مشتمل ہے خواہ مخواہ ہمیشہ دشوار ہوگا اور
ہر ایک پرگنہ کیواسطے علیحدہ عملہ اور فوج رکھنے سے بالضرور خرچ زیادہ ہوتا
ہے حکام کو بہت اختیارات ہین اونکے اختیار و زیادتیون پر صرف نواب
صاحب کی نگرانی و خبرگیری سے قید ہوسکتی ہے اور وہ نہین ہے ۞
پرگنات ٹونک و علی گڈھ بحرف رامپورہ کا انتظام دیگر پرگنات کے انتظام
سے کہ وہ فاصلہ پر ہین بہت بہتر ہے تاہم سالانہ دورہ سے نواب صاحب
بذات خاص نگرانی کرکے اسلوبی انتظام مین بہت کوشش کرتے ہین کہ
اسباب مین وہ بھی مخل نواب صاحب سابق کے بہت سخت شعار ہین
عدالت کی کچہریان اکثر ہندوستانی ریاستون کی کچہریون سے بہترین
قواعد منضبطہ کے بموجب کارروائی ہوتی ہے اور ترتیب کاغذات کی
بہت خبرگیری ہے ۞
خاندان نوابصاحب کے لوگون کی خود اختیاری کا حال جو پیشتر لکہا گیا ہے
روز بروز کم ہوتا جاتا ہے مگر کثرت مصارف کے سبب سے اون کا
ریاست پر بڑا بار ہے اگرچہ نوابصاحب اپنے خاندان مین جو تھی پشت
پر ہین مگر اونکے اہل قبیلہ ڈہائی سو آدمی سے کم نہین ہین اور اسی
حساب سے روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہین اونکے قبضہ مین ۱۸۶۷ء
مین سوا چار لاکہہ روپیہ یعنی زاید از ایک ثلث آمدنی ریاست سے جاگیر
و معاش تہی اور اوسکے بعد زیادہ ہوگئی ہے ۞
سڑک جے پور و ٹونک کا سالانہ خرچ بہ تعداد گیارہ ہزار روپیہ ادا ہوگیا ہے

اور سڑک قریب الاختتام ہے کام بدستور کپتان جیکب صاحب کے اہتمام سے ہوتا ہے اور اونکی سعت کارگذاری کے عوض دربار بہت شکرگذار ہے ؛

بتاریخ ۲۸ - جولائی ۱۸۷۵ء نواب صاحب کو ہیضہ کی بیماری اس شدت سے ہوئی کہ اونکی زیست کی امید نرہی اگرچہ نومبر مین بہت ضعیف تھے مگر نواب گورنر جنرل صاحب کشور ہند سے وقت داخلہ راجپوتانہ بمقام تھابیڑہ ملاقات کرنے کے ارادہ سے اونکو مشکل تمام باز رکہا تہا جنوری سنہ ۱۸۷۶ء مین نوابصاحب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کے استقبال مین شریک ہونے کیواسطے آگرہ کو گئے ۲۶ - جنوری ۱۸۷۶ء کو نوابصاحب کے صاحبزادہ محمد علاؤالدین خان خلف دوم پیدا ہوئے چونکہ صاحبزادہ غیاث الدین خان جو سالگذشتہ مین پیدا ہوا تہا بتاریخ ۳ - فروری مرگیا یہی لڑکا ولیعہد ریاست رہا مارچ مین نوابصاحب شیر کے شکار اور انتظام امور ریاست کی نگرانی کیواسطے پرگنات سرونج وچہیرہ واقع مالوہ کو گئے اور وہان مدت تک قیام کیا نوابصاحب کا داماد صاحبزادہ حاجی محمد عباداللہ خان بدستور ریاست کا کام کرتا ہے اور خود نواب صاحب نگران حال ہین کام اچھی طرح ہوتا ہے سڑک جے پور و ٹونک کا خرچ سالانہ بتعداد دس ہزار روپیہ ادا ہوا چونکہ اب علاقہ ٹونک مین صرف چند میل سڑک تیار ہونی باقی ہے نوابصاحب کا ارادہ ہے کہ کل زر مطلوبہ یکبارگی دیکے کام ختم کرادین ؛

جنوری ۱۸۷۷ء مین نوابصاحب جلسہ اعلان قیصری دہلی مین شریک ہوئے اور نوابصاحب سابق کی بدچلنی کے سبب سے سلامی کم ہوگئی تہی بدستور بحال ہوگئی اور جلسہ مین اونکی تعظیم وتکریم ہوئی اوس سے بہت خوش آئے ❊

سڑک جے پور وٹونک شہر سے چار میل یعنی بناس ندی کے شمالی کنارہ تک تیار ہوگئی ریاست ٹونک سے اس سڑک مین باون ہزار چار سو روپیہ بذریعہ اقساط سالانہ ادا ہوکے خرچ ہوا ہے صرف بارہ سو روپیہ باقی ہے ❊

انتظام ریاست اچھا نہین ہے برائے نام صاحبزادہ حافظ عباد اللہ خان دیوان ہے اور جہانتک اوس سے ہوسکا اوس نے اپنا کام اچھی طرح کیا مگر پیری وبیماری کے سبب سے اب وہ اس بار گران کا متحمل نہین ہوسکتا نواب صاحب نیک نیت اور صلاح پذیر ہین مگر اونکے طریقہ مین ضبط واستقلال نہین اور مرض دیرپا لاحق ہونے کے سبب سے انصرام کار کے لائق نہین ہین جب فروری ۱۸۷۷ء مین میجر والٹر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ ٹونک مین آئے اونہون نے بہت صاف گفتگو کی نواب صاحب اور دیوان دونون نے تسلیم کیا کہ عمل انتظام ریاست اچھا نہین ہے اور ٹونک مین کوئی اس قابل نہین ہے کہ اسکو عہدہ دیوانی پر مقرر کیا جاوے اس صورت مین نواب صاحب کو فکر ہے کہ کسی نیک چلن ولئیق ہندوستانی شخص کو اہتمام کاروبار ریاست

کیواسطے مقرر کرین یقین ہے نوابصاحب کسیکو مقرر کرینگے مگر اوسکو سر انجام
کارمین بہت مشکلین پیش آوینگی بعض صاحبزادون کی دعویداری سے
ریاست ٹونک مین بہت نااتفاقی اور رنجش ہے اونکو دعوی خود اختیاری
ہے اور دربار کے ساتہہ عدول حکمی سے پیش آتے ہین ٹونک کی ریاست
مین مذہبی تعصب بہت ہے کہ اکثر ہندو رعایا کے ساتہہ سختی و تشدد سے
ظہور پذیر ہوجاتا ہے اس مجمع کا سرگروہ صاحبزادہ احمد خان ہے کہ اسکے
ہمراہیون نے ہنود کے ایک مذہبی مجمع پر جو زیادتی و مزاحمت کی اوسکا
مفصل حال علیحدہ رپورٹ کے ذریعہ سے گورنمنٹ کو لکہا گیا مگر نوابصاحب
اپنے سرکش رشتہ دارون کو حرکات ناشایستہ سے باز رکہنے مین
بہت کوشش کرتے ہین اور اونکے مذہبی تعصب مین شریک نہین
ہوتے ہ

اس زیادتی کا حال ۳۱ - مارچ سنہ ۸۱ کے اخبار راجپوتانہ نیوس مطبوعہ
اجمیر مین اسطرح لکہا گیا تہا کہ ۲۶ - مارچ کو سراوگیون نے پارسناتہ کا رتہہ
نکالا جب صاحبزادہ احمد خان کے مکان کے قریب پہونچا اوسکے ملازم
حلال خورون نے سراوگیون کو بانسون سے ایسا مارا کہ دس آدمی بزخم
شدید اور چار قریب المرگ ہوگئے اور اونکے زیور و پارچہ وغیرہ کو لوٹ
لیا اونہون نے صاحبزادہ عبداللہ خان دیوان کے پاس نالش کی
مگر اوس نے بخوف احمد خان کچہہ سماعت نکی تب سراوگیون نے قلعہ مین
جاکے دہرنا دیا وہان سے بہی کچہہ حقرسی ہوئی تو ہزار آدمی مکان و

دوکان بند کرکے شہر سے چلدئے نوابصاحب نے چوبدار بہیجکے دوکان کہولنے اور رتہہ لیجانیکے واسطے کہا مگر اونہون نے واپسی مال مغروقہ تعدادی دو ہزار روپیہ اور ظالمون کی سزادہی کا دعوی کیا نوابصاحب نے اونکو دیوان کے پاس بہیجاوے نہین جاتے تہے مگر دیوان نے بزبردستی طلب کرلیا اور فہمایش وچشم نمائی سے دوکان کہولنے اور رتہہ نکالنے کی ہدایت کی مگر احمد خان نے یہہ حال سنکے کہلا بہیجا کہ اگر میرے مکان کے قریب رتہہ نکلے گا تو مین اونکو مارڈالونگا سہ اونہون نے ارادہ کیا کہ اگر ۲۸- مارچ کو دادرسی ہو تو دہلی جاکے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی خدمت مین استغاثہ کرین ؛

۳- فروری سنہ ۱۸۸۱ء کے اوسی اخبار مین لکہا ہے کہ بہیا فیض اللہ خان وزیراعظم سابق جودہپور کا والد عبداللہ خان ٹونک مین آگیا ہے اوسنے صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی سے ریاست کی شکایت کی تہی اور بنظر سماعت اپنے پسر فیض اللہ خان کو جودہپور مین نوکر کرایا تہا صاحبان پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی وجودہپور نے تحقیقات کی تو شکایت محض باطل ثابت ہوئی نوابصاحب نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ سے درخواست کی کہ عبداللہ خان ریاست سے خارج کیا جاوے اور پہر نہ آنے پاوے یہہ خبر پاکر ٹونک سے جودہپور کو بہاگ گیا مگر اوسکا اسباب کل ٹونک مین رہگیا اوسوقت سے وہ ہرچند چاہتا رہا کہ واپس آوے مگر اسکا دہلی کے جلسہ مین عبداللہ خان مہاراجہ صاحب جودہپور کے ساتہہ

گیا تہا دہان اوس نے ٹونک کے مصاحبون کو رضامند کرلیا اور نوابصاحب نے اوسکا قصور معاف کرکے ٹونک مین آنے کی اجازت دی اسکی وجہ یہہ بتلاتے ہین کہ نوابصاحب کو مہاراجہ صاحب جودہپور کی برابری کا بہت شوق تہا عبداللہ خان کی دونون ریاستون کے مصاحبون سے ملاقات ہے اوس نے دونون رئیسون کی ملاقات کرادی اور نواب صاحب کو رئیس جودہپور کی مسند پر نشست دلوائی کہ اس سے پیشتر رئیس جودہپور کو اونکا برابر بیٹہنا منظور نہ تہا اس حسن خدمت کے عیوض نواب صاحب نے اوسکو ٹونک مین واپس آنیکی اجازت دی ہے ؛

ایک برہمن کی عورت نے دخترکشی کی تہی اوس سے بازپرس ہوئی اوسنے رشوت دیکے بریت حاصل کی مگر اہل برادری نے اوسکو ذات سے خارج کردیا اوس نے رشوت دیکے برادری مین شامل ہونیکا سرکار سے اجازت نامہ حاصل کیا کہ اسپر بہت بحث اور برہمنون پر سختی ہوئی اس مباحثہ اور طمع نفسانی سے اہالیان ریاست اوسکے اصل جرم دخترکشی کو بہول گئے ؛

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے عدالت فوجداری و دیوانی کی کچہریون اور جیلخانہ و شفاخانہ کا ملاحظہ کیا عدالتون کا دفتر بخوبی مرتب نظر آیا کہ عہد انتظام ایجنسی کا سررشتہ کسیقدر اب تک چلا آتا ہی جیلخانہ صاف تہا اور شفاخانہ کا انتظام اچہا تہا نیٹو ڈاکٹر سے سب لوگ خوش ہین ڈاکٹر موٹر صاحب نے عملہ شفاخانہ کی تنخواہ مین اضافہ کرانا چاہا

کہ نوابصاحب نے فوراً منظور کرلیا ایسے معاملات مین نوابصاحب حکام انگریزی کی تجویزون کو بخوشی منظور کرتے ہین ٭

## قحط ۹۷-۱۸۹۶ء

جون مین بارش ہوئی مگر بعدازان اساک ہوگیا نواب صاحب نے مع کل ملازمین ورعایا کے جا کے نماز پڑہی اور بارش کی دعا مانگی ۱۴ جولائی کو بارش ہوئی اور ایکدفعہ خوف رفع ہوگیا جولائی کے ساتھہ بارش جاتی رہی اگست خشک گذرا ستمبر مین ہر روز سہپر کو ابر جمع ہوتا صبح کو مطلع صاف ہوجاتا آثار قحط نمودار ہوئے مسلمان ہر روز دعا مانگنے کو جانے لگے ہنود نے اپنے دیوتون کو جان تلف کرنے کی دہمکی دی نرخ اجناس گران ہوا بانس مین بیج نکلا بقالون کو خوشی ہوئی پرانون سے غلہ فروخت کرنیکا ارادہ کیا ارزانی غلہ کی تاکید کیگئی مگر کارگر ہوئی غلہ بالکل مخفی ہوگیا لوگ کہنے لگے ابہی سے یہہ حال ہے تو عین قحط مین کیا ہوگا سب نے غلہ جمع کرنا شروع کیا جہان موجودگی غلہ کی خبر پہونچی ہزارہا آدمی جمع ہوگئے ایکدوسرے پر گرنے لگے زبردست لیجاتے زیردست تکتے رہتے عوام بقالون سے ناراض ہوئے کہ پچیس تیس کا خریدا ہے دس بارہ سیر کا بیچتے ہین اسپر ہی صبر نہین ہرطرف گرانی غلہ کی شکایت تہی جابجا لوگ حکام سے درخواست کرتے تہے نرخ ارزان کرو ٭

ستمبر مین دریافت ہوا کہ ٹونک مین غلہ کا ذخیرہ بہت کم ہے سا ہوکارون نے

منگانے مین کوتاہی کی اس خوف سے کہ راستہ مین لٹ جاوے گا اور اگر
سالم پہونچیگا تو اوسکا حکمی نرخ مقرر ہوگا اور نقصان ہوگا ۞
اسواسطے ریاست کیطرف سے علاقہ جے پور مین گماشتون کو بہیجا گیا کہ
وہان سے خریدین ساہوکارون کی ہر طرح تسلی کی گئی اور حسب ضرورت
حفاظت کیواسطے پہرہ بہیجنے کی اجازت ہوئی محصول درآمد پیشتر سے معاف
ہوگیا تہا تجارت غلہ کی ازادی مطلق دی گئی علاقہ جے پور سے گماشتگان
صرف بارہ ہزار روپیہ کا غلہ لیکر واپس آئے دریافت ہوا کہ باوصف
اجازت عام مہاراجہ صاحب کے اہلکاران و باشندگان ملک کو منظور
نہوا کہ غلہ دین اس صورت مین جب کہ ٹونک و بوندی و الور سے کچہ امید
نرہی صرف ممالک مغربی و شمالی باقی رہگئے اسواسطے گماشتون کو آگرہ اور
جہرکہ فیروزپور مین بہیجا گیا اور اونکو ہدایت ہوئی کہ جسقدر ملے فی الفور خرید
کر بہیجدین کیونکہ یہہ بہی خوف تہا کہ تہوڑے عرصہ مین چارہ ایسا نایاب
ہوجاوے گا کہ باربرداری کیواسطے مویشی نمل سکین گے ... روپیہ
کا ... من غلہ خرید ہوا و سیر ... روپیہ کرایہ وغیرہ کا خرچ ہوا اول
ارادہ تہا کہ اس سے دو چند خریدا جاوے مگر پہر ساہوکارون نے بجای
اسکے کہ سرکار سے خرید ہونے پر غلہ کی تجارت چہوڑ دیتے صرف یہہ کفالت
منظور کرلی کہ بہرتی سے کچہہ نقصان نہوگا اور اسقدر بہم پہونچا دیا کہ ریاست
کو زیادہ غلہ خریدنے کی ضرورت نرہی سرکاری اور ساہوکارون کا
کل یک کلہہ ... ساڑہے ... من غلہ خرید ہوا اسمین سے ... ... من

پرگنات گرد نواح مین بہیجا گیا- اکثر اوقات غلہ بلا ہمراہی محافظان آیا اور اگرچہ چند مرتبہ خفیف چوریان ہوئین مگر کوئی کہیپ غلہ کی لٹی نہین یہ امن مہاراجہ صاحب جیپور کی خوش انتظامی سے رہا ہی کہ اونکے علاقہ مین ہوکے سڑک گذری ہے اگر غارتگری کی ایک ہی واردات ہوتی ہے تو ہزار ہا من غلہ کی آمد بند ہوجاتی ہ

آگرہ کے ساہوکارون نے بڑی بے ایمانی کی وہان خریدارون کا بڑا ہجوم تہا اسپر بہی ایذاری کے فایدہ پر قناعت نکرکے ایفاء اقرار مین بد عہدی کی اور کل راجپوتانہ مین بدنامی حاصل کی ہندوستانمین عام قاعدہ ہے کہ بیعانہ لینے پر نرخ پختہ ہوجاتا ہی مگر اونہون نے بیعانہ لینے کے بعد نرخ گران ہوجانے سے غلہ دینے مین انکار کیا ہ

۱- اکتوبر کو گیہون آٹھہ سیر اور دیگر غلہ دس سیر بکتا تہا ٹونک کی گلیون مین ہزار ہا محتاج پہرتے تہے نوسو روپیہ ماہوار کا چندہ جمع کرکے خیراتخانہ جاری کیا ٹونک کے شریف مسلمانون نے بہت تحمل کیا اسمین جو خرچ زیادہ ہوا ریاست سے دیا گیا بوڑہے وضعیف لوگون کو جو کام کرنے کے لایق نہ تہے آدہ سیر ڈیڑہ پاو غلہ دیا جاتا تہا کہ زندہ رکہنے کو کافی ہو اور اس غرض سے کہ مزدوری کرکے اور پیدا کرین اون سے کچہہ کام نہین لیا جاتا تہا جون تک خیراتخانہ کا کام جاری رہا اور دس گیارہ ہزار روپیہ خرچ ہوا- ریاست سے پردیسی محتاجون کے واسطے للغمہ نا صمار اور دیا گیا کہ اونکو پختہ کہانا تقسیم

ہوا صدہا آدمی کا گذارہ ہوا غایت درجہ کی گرانی دسمبر مین ہوئی گیہون
۷ ثار اور دیگر غلہ ۸ ثار فروخت ہوئے مگر بعد ازان ارزانی ہوگئی صدہا
آدمی نے بیر کہا کے اور برگ بیر یعنی پالہ فروخت کرکے بسر اوقات کی ؂

اس اثنا مین گورنمنٹ سے لاکہہ روپیہ قرضہ کی منظوری آنے پر ٹونک
ورام پورہ مین تعمیرات جاری ہوئین تہوڑا سا غلہ دیا جاتا تو بہی فقیر
روز بروز زیادہ ہوتے تہے اخیر جنوری مین ۱۷۹۵ مزدور کام کرتے
تہے فروری مین ۲۵۰۰ ہوگئے مارچ مین کہیتون کے کام پر مزدوری
مل گئی اور صرف ۱۴۰۰ رہگئے دانستہ اختصار کیا گیا ورنہ گرد نواح سے
ہزارون جمع ہوجاتے ان تعمیرات کے سواے سرکاری چاہات و
تالابون کے واسطے تقاوی دی گئی کہ اُس سے بہت آدمیون کو مزدوری
ملی پیداوار ربیع بہی جیسی امید تہی ہوئی اسواسطے تین ہزار آدمیون
کیواسطے جون تک کام جاری رکہنا پڑا ؂

اگرچہ ان تدبیرون سے ہزارون کی دستگیری ہوئی مگر محتاجون کی
کثرت دیکہہ کے رقت آتی تہی صدہا آدمی صرف فاقہ سے مرگئے اور ہزارہا
صرف پوست و استخوان سے پہرتے تہے خصوص کولی چمار وغیرہ رذیل
قومون پر سخت مصیبت تہی ؂

ٹونک مین مسلمانون کی کثیر الازدواجی سے ہزارون عورت و بچہ حیران
و سرگردان پہرتے تہے ٹونک و رام پورہ کا رقبہ ۲۶۴ مربع میل ہے
اور قریب ۱۳۰۰۰۰ باشندونکی آبادی ہے سنہ ۶۹-۱۸۶۸ع مین کل پیداوار

سے لکھہ من [illegible] صاحمن ہوئی تہی اور اوسکی قیمت اوس زمانہ کے نرخ
سے [illegible] لکہہ روپیہ ہوا اس سال مین ایک لاکھہ [illegible] من غلہ قیمتی سے لکھہ
[illegible] روپیہ پیدا ہوا لیس چار لاکھہ [illegible] صاحمن غلہ معمولی نرخ سے
لکھہ [illegible] کا کم پیدا ہوا ٭
مویشی صرف تیس فیصدی بچے گہاس و غلہ کا ایک نرخ یعنی دس سیر تہا
بتیس دیہات قرب و جوار ٹونک مین مویشیون کا شمار کرایا تو ثابت ہوا کہ

| جون مین موجود تہے | مر گئے | قریب المرگ تہے | باقی رہے |
|---|---|---|---|
| ۱۲۷۱۱ | ۶۲۷۶ | ۱۳۲۲ | ۵۱۱۳ |

پرگنات ٹونک و رام پورہ مین ۱۰۰۴۳۰ مویشی تہے انمین سے ۲۹۲۰۷
ضایع ہوئی کہ بحساب اوسط دس روپیہ فی راس [illegible] لکھہ [illegible] کا
نقصان ہوا کہ مویشی اور پیداوار کا کل نقصان بہ تعداد [illegible] لکھہ [illegible]
باعث ہوا انکون کا نرخ جو [illegible] کا رہتا تہا [illegible] کا ہوگیا اس سے
پیسہ کی کمقدری ظاہر ہے اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ تانبہ کی فقط خریداری
موقوف ہوئی بلکہ ظروف مسی کہنہ لوگون نے بکثرت فروخت کیے تہے
سابقا سنہ ۱۸۰۳ء و سنہ ۱۸۱۳ و سنہ ۱۸۳۷ و ۱۸۶۸ مین بہی اس ملک مین قحط ہوچکے
ہین اور سنہ ۱۸۵۶ و سنہ ۱۸۶۱ و سنہ ۱۸۲۱ و سنہ ۱۸۳۴ و سنہ ۱۸۴۰ مین گرانی
نرخ رہی اسوقت ٹونک مین ایک سیٹھ تہا جسکی عمر سنہ ۱۸۰۳ مین دس
برس کی تہی اوس نے تینون قحط دیکہے تہے اوسکا بیان ہے کہ سنہ ۱۸۰۳
مین کمی بارش سے غلہ پیدا ہوا تہا اور ہریانہ کے لوگ بکثرت آئے تہے

اس سے نرخ گران ہوگیا تھا گیہون ۱۲ ثار و دیگر غلہ ۱۵ ثار بکے تہے مگر یہ قحط دو ماہ تک رہا بعد ازان پیداوار خریف ہوگئی اور نرخ غلہ دون ہوگیا ؛

سنہ ۱۲۸۱ کا قحط بہت لوگونکو یاد ہے اوسمین بہی بہت تکلیف ہوئی تہی دو سال کی قلت بارش سے اور پنڈارونکی افواج کثیر کی تاخت و تاراج سے سخت مصیبت نازل ہوئی تہی دو مہینے تک غلہ پانچ سیر کا بکا تہا مگر بعد ازان پیداوار ربیع اچہی ہونے سے ۲۵ ثار ہوگیا مگر کہتے ہین کہ چارہ بہت تہا اور گہی چار سیر کا بکتا تہا ؛

سنہ ۱۲۹۷ و ۱۲۹۸ کا قحط جو ممالک مغربی و شمالی مین ہوا ٹونک مین بہی تہا غلہ بارہ تیرہ سیر کا ہوگیا تہا مگر چارہ بہ افراط تہا مویشی نہ مرے ؛

سنہ ۱۲۱۲ کے قحط سے یہان صرف کسیقدر گرانی ہوئی تہی مگر کچہ تکلیف نہوئی ؛

پس کل باشندگان ملک کی شہادت سے یہہ قحط سختی و طوالت مین سنہ ۱۲۸۱ کے قحط کی برابر ہوا اور دیگر قحطون سے جو لوگون کی یاد مین ہین سب سے شدید تر تہا سنہ ۱۲۸۱ مین اس سال کی نسبت نرخ بہت گران ہوگیا تہا مگر اس سال مین دودہ اور گہی کی دستیابی سے چند گرانی رہی اور مویشیون کا نقصان حد سے زیادہ ہوا ؛ کپتان بروس صاحب نے لکہا ہے کہ اس ریاست مین مسلمانون کی آبادی زیادہ نہوتی تو بڑی تکلیف ہوتی گوشت کا وسے لوگونکا

بہت گزارہ ہوا باشندگان اطراف اپنے اور مویشیون کی خوراک نملنے کے سبب سے یہان ہوکر گذرتے تہے اور مویشیون کو فروخت کرتے تہے گاؤ کی ارزانی ہوگئی بیل ایک ایک روپیہ مین ملتا تہا ٹونک مین تک گوشت ستائیس سیر کا بکتا رہا اور گوشت کا بازار بہت گرم رہا اس قیمت پر قصاب بہ آسانی خرید سکتے تہے مگر چارہ کی قلت سے رکہنا غیر ممکن تہا اسواسطے فوراً ذبح کر ڈالتے تہے ؂

زمانہ کی سختی صریح عیان ہے کہ ہنود باوجود اس علم کے کہ مسلمان کہانے کیواسطے خریدتے ہین اپنے متبرک حیوان کو اونکے ہاتہہ فروخت کرتے تہے تشدد قحط اور غلبہ گرسنگی کا اصل حال ظاہر ہونے کیواسطے یہی ایک امر ہزار تشریح سے زیادہ ہے ؂

مگر ٹونک و رام پورہ کے سوا دیگر چار پرگنات مین قحط نہین ہوا ٹونک مین کپتان بلیر صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل اور صاحبزادہ حافظ عباد اللہ خان کی حسن انتظامی اور دانائی سے ہزارہا مخلوق کی پرورش و دستگیری ہوئی کہ اونکی کارگذاری تحسین و آفرین کے لایق ہے ؂

## جمع و خرچ ریاست

آمدنی ریاست دو اقسام مال و سوائی پر منقسم ہے سوائی مین سایر اسٹامپ دار الضرب و جرمانہ و نذرانہ وغیرہ داخل ہین ۶۶-۱۸۶۵ء

جرمانہ ونذرانہ ومال ضبطی ولاوارثی کی آمدنی بہ تعداد ایک لکہہ [illegible]
ہوئی مگر حکام کی سختی سے اس آمدنی مین بہت اضافہ ہوا ہے ورنہ ان
مدات کی واجبی آمدنی اس سے چہارم ہے ؛

مدرسہ وشفاخانہ واسٹامپ کی آمدنی جدید قسم کی ہے خصوص اسٹامپ
کی رقمین سختی سے وصول کیجاتی ہین اکثر سرکاری کاغذات متعلق بہ
تجارت وامور خانگی کاغذ اسٹامپ پر لکہے جاتے ہین جاگیرداروں کی اسناد [illegible]
کا غذات فیصدی عہ پر لکہوائی گئی ہین اوراسیطرح ہیکہ دیہات
کے پٹہ جات اسٹامپ گران پر تحریر ہوتے ہین ؛

لاگ مدرسہ وشفاخانہ کی بحساب دو روپیہ فیصدی مال پر لیجاتی
ہے حالانکہ اونہین اوسکا ساتوان حصہ بہی خرچ نہین ہوتا ہے مدارس
ودارالشفا نام کیواسطے ہین کہ لوگ حسب تحریک سرکار انگریزی قبول
کرکے محصول ادا کرین ؛

بعض پرگنات کی مالگذاری پر دو روپیہ فیصدی بٹہ سکہ مروج [illegible]
بمقابلہ سکہ انگریزی لیا جاتا ہے اجرا سکہ انگریزی کی اطلاع نواب
گورنر جنرل صاحب کیخدمت مین بڑے فخر سے دیگئی تہی مگر اصل مقصود
اسکا یہی تہا کہ رواج سکہ انگریزی کی شہرت کرکے زر بٹہ وصول کرین
جن پرگنات مین مادہوپوری روپیہ انگریزی روپیہ سے کم قیمت مین چلتا ہے وہان
بٹہ لیا جاتا ہے مگر جس پرگنہ مثل سرونج مین سکہ مروج انگریزی روپیہ
سے قیمت مین زیادہ ہے وہان کچہہ [illegible] نہین ہوتی اور ملازمین

و فوج کو تنخواہ بدستور ماہ بماہ پوری سے دیجاتی ہے انکے سواے دیگر
خفیف محاصل بہت ہین کہ اون سے زر کثیر جمع ہوتا ہے اونہین سے مقام
حفاظت ڈاک انگریزی کا خرچ ہے کہ بحساب ڈہائی آنہ فی روپیہ
جاگیرداروں سے لیا جاتا ہے ؛
حساب جمع و خرچ بہت ابتری و بیضابطگی سے تیار ہوتا ہے کہ سمجھ
مین آنا مشکل ہے جمع کا حساب فصلی سنہ اور ہجری مہینے سے لکھا
جاتا ہے اور ملازمون کی تنخواہ انگریزی مہینون سے تقسیم ہوتی ہے ؛
نواب محمد علیخان صاحب مخروج کو بے اختیاری کیوقت تین لاکھ روپیہ
کا نقد و مال ملنے کی اجازت ہوئی تہی کہ سے تمام اسباب کا مال اور
ایک لکھ ... نقد موجودہ خزانہ لے گئے اور ایک لاکھ چالیس
ہزار روپیہ پیچہے سے بہیجنا تجویز ہوکے بذریعہ اقساط تین ہزار روپیہ
ماہواری دینا قرار پایا ؛
آبکاری کا ... بوجہہ ممانعت مذہبی اس ریاست مین ہمیشہ سے ممنوع
رہا ہے کل علاقہ مین کوئی بھٹی نہین ہے اور نہ کوئی شخص فروخت
کرنے پاتا ہے جسکی نسبت شراب کا پینا ثابت ہوجاوے اوسکو سخت
سزا ہوتی ہے مگر اسبات کو سب قبول کرتے ہین کہ اس ممانعت سے
استعمال اشیاء منشی کا انسداد بالکل نہوا اطراف سے خفیہ آتی ہین
اور جو لوگ بظاہر پرہیزگار ہین بہت استعمال کرتے ہین سنہ ۶۷-۱۸۶۶ع
مین حسب منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اجراء آمدنی آبکاری

نوابصاحب نے مسلمان وہندو معافیداران مذہبی کو پانچہزار روپیہ معاف کیا اور کوٹھی تجارت ریاست کا منافع بہ تعداد چھہ ہزار روپیہ خیرات مین خرچ کیا کمی محصول راہداری ٹونک وعلی گڈہ و نمباہیڑہ سے کہ ٹونک وعلی گڈہ مین بھرتی نمک سانبھر کا جدید انتظام ہوا اور نمباہیڑہ مین بوجہ تقرر میزان افیون اودےپور کے نقصان ہوا آمدنی ریاست مین سترہ ہزار روپیہ کی کمی عاید ہوئی ٭

۱۸۷۳-۷۴ء مین سرکار انگریزی کے قرضہ تعدادی ایک لاکھہ روپیہ کی اخیر قسط پچیس ہزار روپیہ مع سود اداکرکے بیباقی کی گئی اور نوابصاحب کے خرچ کا تین لاکھہ روپیہ تمام وکمال ادا ہوگئے اونکا ماہواری مشاہرہ بروقت ارسال ہوتا رہا اخراجات لاوہ کا سنہ ۱۲۷۳ء وصول ہوکے سنہ ۱۲۷۴ء باقی رہا راج جےپور مین سکہ مادھوپوری کے روپیہ کا بنانا موقوف ہوگیا تو ریاست ٹونک مین اُس سکہ کی تیاری کیواسطے دارالضرب از سر نو جاری ہوئی اور یکسان سکہ جات کے اجرا مین دربار نے حسب منشاء گورنمنٹ عمل کرنیکا اقرار کیا ٭

۱۸۷۵-۷۶ء مین نوابصاحب نے مصارف ریاست وخانگی خصوصاً ذات خاص کی تخفیف سے خرچ مین بہت کمی کی مگر اس کمی سے کچھہ فایدہ نہوا کہ دوسرے سال مصارف زایدازآمدنی ہونے سے روپیہ بہ قرض لینا پڑا اور ۱۸۷۶-۷۷ء مین نوابصاحب کے دہلی جانے سے تخمیناً لاکھہ روپیہ خرچ پڑا اور بدنظمی کے سبب سے سالگذشتہ کی

مالگذاری بہت باقی رہگئی ؛

سنہ ۱۸۶۷و۶۸ مین قرضہ ریاست حسب تفصیل ذیل بہ تعداد [illegible] لکھہ [illegible] صد رہتا ؛

| قرضہ سودی ساہوکاران | قرضہ بلا سود جسکی قسط بندی ہوگئی |
| --- | --- |
| [illegible] لکھہ [illegible] | [illegible] |
| قرضہ متفرق تاجران بلا سود | تنخواہ ملازمان برخاست شدہ |
| [illegible] لکھہ [illegible] | [illegible] لکھہ [illegible] |

شقہ جات اقراری نواب وزیر الدولہ صاحب و محمد علیخان صاحب
[illegible] لکھہ [illegible]

سنہ ۱۸۶۸و۶۹ مین دو لاکھ [illegible] کے قرضخواہون سے
سود کی شرح بجاے بارہ روپیہ فیصدی سالانہ دس روپیہ
کرائی گئی اس سے آٹھہ ہزار روپیہ سالانہ کے سود مین کمی ہوئی
سنہ ۱۸۶۹و۷۰ مین قرضہ تعدادی تیرہ لاکھہ روپیہ کو ساڑہے سات
برس مین ادا کرنے کی تجویز ہوئی اور نوابصاحب نے خرچ ریاست
کو بہ تعداد ساڑہے آٹھہ لاکھہ روپیہ محدود رکھہ کے کفایت شعاری
و عملدرآمد تجویز اداے قرضہ کا اقرار واثق کیا سنہ ۱۸۷۰و۷۱ تک
دو سال مین [illegible] لکھہ [illegible] قرضہ و سود مین ادا ہوا
مگر خفیف رقمین جو باعث بدنامی ریاست تہین بہت باقی رہگئین
اداے قرضہ کا جو بندوبست کپتان بلیر صاحب نے کیا تہا جاری

رہا اور ۷۲-۱۸۷۱ع مین یک لکھہ لت نا ساموحے اصل و سود مین ادا ہوا مگر سرکار انگریزی کے تعارف سے دیگر قرضہ لینے کی درخواست ہوئی ٭

۷۳-۱۸۷۲ع مین مبلغ دو لکھہ مئیت ناصما الدسے قدیم قرضہ مین ادا ہوا اوسمین سے مت نا صما ربوجہہ قرضہ سرکاری تعدادی لاکہہ روپیہ اجمیر کے خزانہ مین داخل ہوا اور باقیماندہ یک لکھہ للعہ نا حسب قرارداد کپتان بلیر صاحب ساہوکارون کو دیا گیا ٭

۷۵-۱۸۷۴ع مین سود ہی قرضہ کی اخیر قسط مجوزہ کپتان بلیر صاحب ادا ہو گئی اور اوسکے ساتھہ قسط تعدادی ست نار روپیہ سالانہ واجب الطلب نواب صاحب مخروج ادا ہو کے ریاست ایک لاکہہ ست نا کے سالانہ مطالبہ سے سبکدوش ہوئی مگر سوا لاکہہ روپیہ کا قرضہ قدیم بلا سود باقی رہا اور جو قرضہ نواب صاحب نے اپنی مسندنشینی کے بعد لیا اختتام سال پر یہ تعداد پانچ لاکہہ روپیہ ہوگیا لیکن بمدران حال قرضہ قدیم تعدادی ساڑہے نو لاکہہ روپیہ جسپر سود چڑہتا تہا ادا ہوگیا اور باسٹھہ ہزار روپیہ نواب صاحب مخروج کے مصارف کیواسطے بنارس کو جاتا رہا - اس سوا چہہ لاکہہ روپیے کے سواے ریاست کے ذمہ سوا لاکہہ روپیہ عجب طرح کے قرضہ کا ہے کہ حساب بقایا تنخواہ و انعام کی بابت نواب امیرخان صاحب کے وقت سے چلا آتا ہے کہ جب ریاست مین گنجایش ہوگی

اداکیا جائیگا یقین ہے اس روپیہ کے مستحقون کو اگر روپیہ مین
چار آنہ ملجاوین تو بہی وے بخوشی لے لینگے اور غنیمت سمجہینگے ❊

## شرح مال

اس ریاست مین مالگذاری کئی طرح سے وصول کیجاتی ہے بعض
پرگنون مین نقد لیجاتی ہے بعض مین جنس اور بعض مین نقد و جنس
دونون مگر سب مین نقد یا جنس کی شرح معین ہے کہ اوس شرح
کے بموجب دینے مین رعایا کو کچہہ عذر و شکایت نہین ہوتی اگرچہ
یہہ شرح علاقہ انگریزی کی نسبت سخت ہے مگر اوسمین کوئی اعتراض
نہین کرتا شکایت صرف اوسی حالت مین ہوتی ہے جب حیلتاً یا
صراحتاً اوسمین اضافہ کیا جاتا ہے سرکار اور کاشتکارونکے درمیان
ایک مقدمونکا فریق ہے کہ مالگذاری وصول کرتا ہے ❊
مثل کل راجپوتانہ کے اس ریاست مین بہی کثرت زمین و قلت کاشتکاران
سے کاشتکار مالک اراضی سمجہا جاتا ہے مگر الیصال جمع مین خصوص
جب جمعبندی سنگین ہے ہر ایک شخص نہین و فریب وہی سے موجب
تکلیف ہوتا ہے اس سبب سے ریاستون مین دیہات کو ٹہیکہ پر دینے
کا دستور بہت مروج ہے اس ریاست مین ٹہیکہ دار تین قسمون مین
سے ہوتے ہین۔
اول اہل قبیلہ نوابصاحب یا اہلکاران ریاست جنکو جمع مقرر ہوکے

دیہات بالعوض تنخواہ ملگئے ہین ✤

دوم دولت مند ٹہیکہ دار بعض مسلمان اور بعض ساہوکار ہین ✤

سوم مقدم یا پٹیل دیہات - پرگنات ٹونک ورامپورہ کے ٹہیکہ دار زیادہ تر اول و دوم قسم کے ہین دیگر پرگنات مین پٹیل اپنے دیہات کے ٹہیکہ دار ہوتی ہین ✤

پٹیلون کے ساتہہ سرکار سے رعایت ہوتی ہے تو پٹیل کاشتکارونسے نرمی کرتے ہین اور اون سے سختی ہوتی ہے تو وے کاشتکارون کو نقصان پہونچاکے اپنے نقصان کا دفعیہ کرتے ہین کہ اکثر پرگنات مین یہی حال ہے دیگر پرگنات کی نسبت ٹونک ورامپورہ کا حال بہتر ہے ان ٹہیکہ جات کی قدر کا حال عیان ہے کہ ہر سال ٹہیکہ دارون سے پیداوار فصل حال کی بابت ضمانت لیجاتی ہے ✤

سنہ ۱۸۶۶ع۔۶۷ع مین پرگنات مین بقایا مالگذاری حسب تفصیل واجب الطلب تہی یک لکہہ اکتالیس ہزار روپیہ

| سنہ ۱۸۶۳ع۔۶۴ع | سنہ ۱۸۶۴ع۔۶۵ع | سنہ ۱۸۶۵ع۔۶۶ع | سنہ ۱۸۶۶ع۔۶۷ع |
|---|---|---|---|
| یک لکہہ تیرہ ہزار | ستر ہزار | ہشتاد ہزار | سینتالیس ہزار |

اس بقایا مین سے چالیس ہزار روپیہ ناممکن الوصول تہا اگر معاف ہوجاتا تو بہتر تہا ✤

ایک دفعہ مشہور ہوا تہا کہ نوابصاحب مخرج نے اپنی والدہ کا وظیفہ زیادہ کردیا ہے مگر یہ بات غلط تہی اصل مین اونکی جاگیر تعدادی ہہ لاکہہ

کو بالعوض ۸ ماہ ٹہیکہ دیا تہا کہ اوسمین سے ۶ ماہ عامل
اونکو وصول ہوا پرگنات کی مالگذاری کا مفصل حال ہر پرگنہ کے ساتھہ
کہ مختلف الکیفیت ہین درج کیا جاوے گا ۔

# تجارت و شتر سایر

اس ریاست مین محصول راہداری روئی پر بہت وصول ہوتا ہے
کہ میواڑ وجے پور واجمیر سے اس علاقہ مین گذر کر براستہ آگرہ کلکتے
کو جاتی ہے ٹونک کے علاقہ کی روئی ممالک مغربی وشمالی کی روئی سے
بہتر اور ہینگن گہاٹ کی روئی سے کمتر ہوتی ہے مسٹر ریوٹ کارنک
صاحب کمشنر محلوج براڑ وممالک متوسط نے چند قسمون کی روئی کا
تخم بہ تفصیل ذیل ۔
ہینگن گہاٹ بیس من ۔ دہاروار دو من ۔ تازہ آورلین دو من
بہیجا تہا مگر معلوم نہین کس سبب سے اس تخم کی روئی اچہی ہوئی
آگرہ مین روئی بہ آسانی پہونچنے کیواسطے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
نے ٹونک مین روئی کی کل جاری ہونا منظور کیا تہا کہ اسوقت تک
راجپوتانہ مین کوئی کل نہ تہی ۔
مال کی آمد رفت مارچ واپریل کے مہینون مین زیادہ ہوتی ہے سابق
محصول گران تہا ۶۹-۱۸۶۸ع مین تخفیف کیگئی اگر تخفیف نہوتی تو مال دیگر
راستون سے گذرنے لگتا تخفیف کے سبب سے مال کی آمد رفت زیادہ ہوگئی ۔

شکر آگرہ سے آتی ہے اور نمک سانبہر سے آکے ہاڑوتی و وسط ہند کو جاتا ہے غلہ جے پور سے آتا ہے پرگنات نیماہیڑہ پیراوہ و چھبرہ مین سے افیون بہت جاتی ہے چھبرہ سے قریب دو سو پٹیان ہر سال اندور کو جاتی ہین اور نیماہیرہ و پیراوہ سے اس سے بہی زیادہ جاتی ہے کسیقدر افیون سرونج و رام پورہ مین بہی پیدا ہوتی ہے ؛

سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۶۸ع مین [illegible] ولی علاقہ جے پور سے اور [illegible] سیواڑ سے آئی اور [illegible] آگرہ کو بہیجی گئی درآمد نمک کا محصول [illegible] روپیہ ہوا اس نمک مین سے [illegible] بوندی کو اور [illegible] لکہہ [illegible] کوٹہ و جہالراپاٹن و وسط ہند کو بہیجا گیا

| غلہ آگرہ و ممالک مغربی و شمالی | جیپور سے | کوٹہ سے | سرونج چھبرہ وسط ہند سے |
|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] من |

آیا اس کثرت درآمد غلہ سے قحط کی مقدار عیان ہے ؛

پیشتر لکھا گیا ہے کہ سانبہر کا بندوبست جدید ہونے اور اوسکے پور مین میزان افیون مقرر ہونے سے بیس ہزار روپیہ کا نقصان حاصل ہوا ہے اوسکے علاوہ راج جے پور مین شرح محصول جدید جاری ہونے سے بیس ہزار روپیہ کا اور نقصان ہوا اگر یہہ حالات اسیطرح رہین تو اس ریاست مین کم سے کم تیس ہزار روپیہ کا نقصان ہر سال ہوتا رہیگا راج جے پور کا یہہ عمل دستور قدیم کے خلاف ہے اس پر سرکار انگریزی کو توجہہ کرنی لازم ہے ٭

پرگنہ نیماہیڑہ وسٹرو نصیر آباد کی سڑک پر واقع ہے اور چہاؤنی نیمچ سے چند میل شمال مین ہے مشرق کیطرف کوہ تک مالوہ اور وسط ہند کے درمیان پہاڑی زمین ہونے کے سبب سے آمد رفت بند ہے اور مغرب مین کوہ اراولی ہے اس سبب سے زیادہ تر مال نیماہیڑہ مین ہوکے گذرتا ہے ۱۸۶۹ء مین ۲ لکہہ ۸ ہزار ۸۸ من مال قیمتی ۳۰ لکہہ ۱۸ ہزار ۳۱ روپیہ کا نکلا ٭

راجپوتانہ سے ۱۸۶۹ء مین ۱ لکہہ ۱۹ ہزار ۶۷ من افیون ۱۰ ہزار ۶۹۲ صندوق کل یک لاکہہ ۸ ہزار ۴۶۵ من قیمتی ۲ لکہہ ۹۹ ہزار ۳۳ روپیہ نکلا ٭

| نام بیڑہ | تعداد مردمان | خرچ سالانہ |
|---|---|---|
| پولیس | ۵۶۴ | [illegible] |
| میزان | ۳۱۲۵ | [illegible] |

اس تخفیف مین ۱۴۱۰ کس برخاست ہوئے ۵ ۵ کس کی پنشن ہوئی جو برخاست ہوئے اونمین زیادہ تر لایق تہے کہ اونکا برخاست ہونا ضرور تہا تخفیف مین ہر ایک کے حقوق و قدامت پر بخوبی لحاظ رہا اس سبب سے برخاستگی کسیکو ناگوار نہوئی سوارون کی تنخواہ [illegible] اور پیادون کے [illegible] مقرر ہوئے ایک رسالہ سواران مین کہ بودی گارڈ کہلاتا ہے تنخواہ سواران کی شرح [illegible] مقرر ہوئی سوارون کے گہوڑے اچہے نہین ہین اور پیادون کی بندوقین پتہر کلا نہایت خراب اکثر نواب امیر خانصاحب کے زمانہ کی ہین منجملہ توپون کے چار توپین ایسی توپخانہ مین ہین باقی تخلعات مین ہین سوار و پیادے قواعد اچہی کرتے ہین اور سب مسلمان ہین ⁂

## پرگنہ لاوہ ک

اس پرگنہ مین پیداوار اراضی حصص مفصلہ ذیل پر منقسم ہوتی ہے

| سرکار | کاشتکار | حق پٹیل و پٹواریان | میزان |
|---|---|---|---|
| ۴۶ | ۰۴۶ | ۷ | ۱۰۰ |

اسکے علاوہ مالیہ اور مایہ کی بابت دو چار آنہ فی من پیداوار پرا ور لگتا ہے علاقہ ٹونک مین شرح لگان یہہ ہے - اراضی چاہی

| افیون و نیشکر | دیگر اجناس | بارانی | ربیع و تیل وغیرہ | جوار |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| [illegible] | [illegible] | | [illegible] | [illegible] |

اسکے سواے کاشتکار ۹ ر فی ایکڑ گانو خرچ دیتا ہے اسمین نذرانہ جرمانہ دستک وغیرہ مصارف مین کہ اونکا حساب پٹواری مرتب کرتا ہے ؞

سنہ [illegible] کے قحط مین اس پرگنہ نیز پرگنہ علی گڈہ یعنی رام پورہ کے قریب دو ثلث مویشی مرگئے اور کرم خوری سے فصل خراب ہوگئی - لکڑی و گہاس وغیرہ پر محاصل سرکاری تہے اون سے ریاست کو چندان فایدہ نہ تہا کہ صرف صرف صاحب کی آمدنی ہوتی تہی اور رعایا پر بہت ظلم تہا اسواسطے مسندنشینی کیوقت سے نواب صاحب نے معاف کردئے - ٹنک سانبہر کا بندوبست جدید ہونے سے دس ہزار روپیہ کا ٹونک مین اور ہزار روپیہ کا علی گڈہ مین محصول راہداری کا نقصان ہوا یعنی ٹنک سانبہر کا محصول معاف ہوگئے آگرہ کو براہ راست اور ہاڑوتی کو براستہ مادہوپورہ علاقہ جےپور جانے لگا اس سے ٹونک مین کچہہ محصول نہ آیا ؞

سنہ [illegible] مین نواب صاحب نے بنظر رفع بیتابلگی اس تحصیل کی کارروائی مین مناسب اصلاح کی چار ہزار بیگہہ بنجر زمین مزروعہ ہوئی اور

آبپاشی کیواسطے پانچ تالاب اور بیس چاہات تعمیر ہوئے اور علاقہ
غیر سے اکثر کاشتکارون نے اس علاقہ کی بودوباش اختیار
کی ؁

علی گنج مین سالانہ میلہ ہوا نوابصاحب نے عوام کو میلہ مین جمع ہونے
کیواسطے بہت ترغیب دی اور جان و مال کی حفاظت کیواسطے فوجداری
کا انتظام کیا قریب دوسو تاجر دیگر ریاستون سے آئے اور روپے لکھہ
[illegible] کا مال فروخت ہوا دو ہفتہ تک محصول سایر معاف
رہا اگر یہ محصول لیا جاتا تو یہ تعداد سے [illegible] ہوتا مگر سرحد
راج جے پور پر محصول شدید لئے جانے کے سبب سے پردیسی سوداگر
کم آئے اگر یہان بھی محصول معاف نہوتا تو میلہ نہوتا۔ مال تجارت پر
برہمن اور گانوکے چوکیدار پٹواری وغیرہ چنگی لیتے تھے اسکے تاجرون
کو بہت شکایت تھی اب اونکو بالعوض چنگی کے آمدنی سایر سے معاوضہ
دیکے رفع شکایت کیگئی اور جدید چنگی لینے والون کیواسطے تاجرونکو
ہدایت ہوئی کہ اگر رضامند ہون تو دین ورنہ نہ دینے کا اختیار ہے ؁

## پرگنہ رامپورہ عرف علی گڈھ

پرگنہ رامپورہ مین جنس کی بٹائی صرف بارانی زمین پر ہوتی ہے آبپاشیدہ
کی زمین پر شرح مفصلہ ذیل ہے ؁
تنباکو [illegible] افیون [illegible] گیہون جو [illegible] دیگر اجناس [illegible]

اسکے سواے فی ایکر چھ آنہ گانوخرچ لیاجاتاہے جن دیہات مین بوجہ
قرب جنگل کے ہرن وشور زیادہ نقصان کرتے ہین کم حصہ لیاجاتاہی
بارانی پرحسب تفصیل سرکار مزارع پٹیل پٹواری میزان
۰۵۳ ۰۴۱ ۵ ۱۰۰
پیداوار تقسیم ہوتی ہین اسکے سواے ملبہ ونا پہ لیاجاتاہے ٭
سنہ ۱۸۷۳و۷۴ء مین زمینداران جدید دیگر ریاستون سے آکے یہان آباد
ہوئے اور قدیم زمیندارون نے ۸۴ جدید ہل جاری کئے بیس
جدید چاہات تعمیر ہوئے اور [illegible] صما بیگہہ اراضی جدید مزروعہ
ہوئی ٭
اس پرگنہ مین پہ طحجات ٹھیکہ میعادی بست سالہ سنہ ۱۸۶۸و۶۹ء مین ہوئے
تہے ٹھیکہ دار اکثر ٹونک کے دولت مند لوگ ہین سنہ ۱۸۶۶و۶۷ء کا مطالبہ سرکاری
بقدر [illegible] لما محصہ تہا وسمین سے [illegible] سما اللعہ وصول
ہوگیا ٭
سنہ ۱۸۱۸ء مین یہ پرگنہ انگریزی عملداری مین تہا اور بموجب دفتر قانونگو
کے [illegible] مالیہ کی جمع تہی سنہ ۱۸۱۹ء مین رام پورہ نواب امیرخان
صاحب کو ملا وسوقت سے چار سال آیندہ مین اوسط جمع [illegible]
رہی سولہ سال آیندہ مین [illegible] عالعہ کا اوسط رہا سنہ ۱۸۳۹و۴۰ء
مین جمع [illegible] صما [illegible] ہوگئی سنہ ۱۸۴۰و۴۱ء مین سب سے زیادہ [illegible]
ما محصہ وصول ہوا بعد ازان کمی ہوئی مگر سنہ ۱۸۳۹و۴۰ء سے سنہ ۱۸۶۲و۶۳ء تک

اوسط درجہ لہ ... تا ... رہی اور اس سال سے سنہ ۱۹۱۶ء تک ... تا ... رہی ان رقموں مین آمدنی سوائی بھی داخل ہے کہ قریب ... ہوتی ہے اگر خیال کیا جاوے کہ گرانی نرخ اجناس سے جمع کم ہوتی ہے تو زیادہ ترجمع بذریعہ بٹائی وصول ہونے سے سنہ ۱۹۱۹ء کے بعد جیسا چاہیئے تہا جمع مین اضافہ ہوا ٭

سنہ ۱۸۶۷ء مین پیداوار اراضی بارانی حسب تفصیل تقسیم ہوا تہا۔

| سرکاری | کاشتکار | اہلکاران سرکاری دیہات |
|---|---|---|
| للعہ سالہ | للعہ عالہ | معہ لماہے سن |

کاشتکار عمل بٹائی کو پسند کرتے ہین مگر اپنے حصہ کی قلت کے شاکی ہین علی العموم انکا حصہ ۱۴۰ فیصدی ہے مگر اوسمین سے محاصل سوائی دینے کے بعد ۹ ۳ خالص بچتا ہے رعایتی اشخاص مثل پٹیل واہلکار دیہہ وسپاہیان سابق وغیرہ کو البتہ زیادہ حصہ ملتا ہے اس سے اوسط زیادہ ہوگیا ہے کاشتکار نصف پیداوار چاہتے ہین اور انکی یہہ خواہش بیجا نہین ہے ٭

## پرگنہ نیماہیڑہ

**مال** پرگنہ نیماہیڑہ کا رقبہ ۲۰۶۰۰۰ ایکڑ ہے اور اسمین سے ۵۱۰۰ ایکڑ مزروعہ ۵۰۰۰ ۲۳ ایکڑ بنجر قابل زراعت ۱۵۹۰۰ ناقابل زراعت ۱۶۵۰۰ اراضی جاگیر ہے سنہ ۱۸۶۷ء کی جمع ایک لاکھ ... تا ... تہی

کی ایجنسی مقرر ہونے سے محصول راہداری مین چھہ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا سابقاً میواڑ کی کل افیون اشنار راستہ دیولی یہان ہوکے جاتی تہی ؛

شروع سال مین دربار کو اطلاع دیگئی کہ جس حالت مین سرکار انگریزی مئو و نصیر آباد و نیمچ و اودے پور کے ۳۵ میل سڑکون واقع علاقہ نیماہیڑہ کا خرچ ادا کرتی ہے ہمدران حال دربار سے متوقع ہے کہ ۱۸۷۲ع سے اونکی مرمت کیواسطے ۱۸۱۰ع دیا کرے دربار نے ان سڑکون کی تیاری کی بابت شکر کیا مگر اداے مطالبہ سے معذور رہنا چاہا اسوجہہ سے کہ خرچ بہت سنگین ہے اور ایک سڑک سے دربار کو بہت کم فایدہ ہے اور دوسری سے مطلق نہین ہے چنانچہ نیمچ و اودے پور کی سڑک کی تیاری مین دربار بالکل شریک ہوا۔ صاحب ایکزیکیوٹیوہ انجنیر اور انگریز ٹھیکہ دار نے اس سڑک کی تیاری مین باربرداری اور رسد بلا اداے قیمت و اجرت لیکے اور باشندگان دیہہ سے بزبردستی محنت کراکے ظلم شدید کیا صاحب پولیٹکل میواڑ نے جو اہلکار معاوضہ دلوایا اس نقصان کا عوض کافی نہ تہا گورنمنٹ ہندوستان نے اس حال کی خبر پاکے ٹھیکہ دار کی ظلم کی عدالت ہائی کورٹ بمبئی مین تحقیقات ہونیکا حکم دیا ؛

نیماہیڑہ مین سب سے زیادہ شکایت یہہ ہے کہ انگریزی فوج اور افسرون کیواسطے گاڑی و دواب باربرداری کی بہم رسانی مین

رعایا پر بڑی سختی ہوتی ہے جب فوج کا کوچ ہوتا ہے حسب الطلب صاحب
میجسٹریٹ چھاونی گاڑیان فوراً بھیجی جاتی ہین مگر جب فوج نیماہیڑہ مین پہنچتی
ہے پھر گاڑیان طلب ہوتی ہین پیشتر بھیجنے کا عذر مسموع نہین ہوتا
اہلکاران ریاست دیگر گاڑیان دیکے پہلی گاڑیان چھوڑاتے ہین تو
نہین چھوڑتے کوئی گاڑی شکست ہوجاوے تو اوسکو پھینکدیتے ہین
اور بیلون کو لیجاتے ہین اور اگر کوئی بیل لنگڑا ہوجاوے یا تھک جاوے
تو اوسکو چھوڑ دیتے ہین اور دیگر بیل پکڑکے اوسی گاڑی مین جوت
دیتے ہین اسطرح ہر سال صدہا گاڑی و بیلون کا نقصان ہوتا ہے
اسواسطے اگر کل صاحبان انگریز و دیگر مسافرین چھاونی کو معقول
ہدایت نامہ جاری ہوجاوے تو بہت اچھا ہو رعایا پر بہت ظلم ہوتا ہے
لوگون نے گاڑی رکھنا چھوڑ دیا ہے کہ جسقدر گاڑیان پیشتر تھین
اوس سے چہارم گاڑیان رہگئی ہین ؛

سنہ ۶۲ و ۱۸۶۳ء مین علاقہ نیماہیڑہ مین سرخی مایل پتھر کی کان برآمد ہوئی
کہ تعمیر مکانات مین کام آتا ہے اور چند کنوؤن مین سے زرد مٹی
نکلتی ہے کہ چھاونی نیمچ مین اوس سے مکانات کو رنگتے ہین ؛
ملازمین چھاونی نیمچ کی زیادتی کے بابمین پھر لکھا ہے کہ اس پرگنہ
کی ملحق السرحد چھاونی نیمچ ہونے سے رعایا ریاست پر بہت سختی
ہوتی ہے تحریر سابقہ پر پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
سے حکم عام جاری ہوا مگر اوس سے ظلم کا کچھ انسداد نہوا اسواسطے

یہہ حال بہر لکھا گیا ہے اور دربار متوقع ہے کہ اس معاملہ پر توجہ کیجاوے ؛

مگر باوصف تحریر متواترہ دربار سے اس زیادتی کا کچہہ ثبوت نہ پہونچایا گیا سنہ ۱۸۷۵ء میں اس پرگنہ کی حدبست ہوکے تنازعات سرحدی رفع ہوئی مگر ابالیان راج میواڑ کو اس پرگنہ کا حسد بدستور چلا جاتا ہے ؛

بندوبست مالگذاری سال گذشتہ میں اس ... کی تخفیف جمع ہو کے چہہ برس کیواسطے ... سالانہ جمع اور بعد ازان بہ اضافہ ... مقرر ہوئی - فصل افیون میں مثل کوٹہ و جہالاواڑ کے نقصان ہوا اور اس سبب سے جمع میں معافی و منہائی کرنی پڑی ؛

سنہ ۱۸۷۵ء میں لارڈ نورتہہ بروک صاحب ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند نے وقت تشریف آوری راجپوتانہ نیماہیڑہ میں ایک شب قیام فرمایا نوابصاحب نے اپنے دو بہائی اور چچا کو اونکی خدمت میں بہیجا اور حسب مقدور اپنی مہمانداری کی رسمیں ادا کین ؛

## انتظام فوجداری و قوم موگہیہ

- موگہیہ لوگ سکنائے قطعہ ملک واقع شمال چہاونی نیمچ جسطرح غارتگری و رہزنی کرکے سزا سے محفوظ رہتے ہیں مشہور و معروف ہے اونکا گروہ کثیر ابہی زمانہ میں مارواڑ سے آیا ہے اور نیماہیڑہ کو حرام خوری کیواسطے عمدہ

مقام تصور کرکے قیام پذیر ہوگئے ہین تعداد مین زیادہ نہین ہین اور
نہ مینون کیطرح خوش رنگ ہین قد و رنگ مین بہیلون سے بہت مشابہ
ہین اور اگرچہ شاطر چور اور مشہور غارتگر ہین مگر بہادری مین اونسے
بالکل کمتر ہین ؎

اونمین سے زراعت پیشہ بہت کم ہین خس پوش یا پتون کے خراب
جہونپڑون مین بود و باش رکہتے ہین اس سے کسی خاص مقام
کی سکونت کے پابند نہین ہین اس قوم کی امن و عافیت مرہٹہ و
راجپوت و مسلمان اہلکارونکے باہمی حسد و نا اتفاقی پر منحصر ہے کیونکہ
ممالک مہاراجہ سیندہیہ و راج میواڑ و ریاست ٹونک قدیم دشمنون
کی سرحدین نیماہیڑہ مین نہ فقط ملی ہین بلکہ ایسی مخلوط ہوئی ہین کہ مجرم
ایک دو میل بہاگ کے عمدہ جاے پناہ مین پہونچ جاتا ہے ان ریاستون
مین باہم کبہی اتفاق نہوا ہے مگر ہر ایک ریاست کے اہلکار دوسری
ریاست کی شکایت کرتے ہین کہ موگہیون کو پناہ دیتی ہے اور اونسے
ہر سال یا ششماہی پر مصادرہ لیکے شریک غارتگری ہوتی ہے اور
تینون وقتاً فوقتاً اس عمل قبیح کے مرتکب ہوتے ہین ؎

جنوری سنہ ۱۸۶۹ء مین پرگنہ نیماہیڑہ کے موگہیون کی شمار ہوئی تو ۵۰۰ کس
برآمد ہوئے اور مارچ سنہ ۱۸۶۹ء کے موجودات مین صرف ۲۰۰ کس ملے انمین
سے ۱۲۱ چوکیداری دیہات پر مامور تہے کہ اس ذریعہ سے عہد انتظام
ایجنسی مین اونکو حرکات ناجایز سے باز رکہا تہا ۔ سابقاً ایک عامل

مولوی محمد حسین نے کہ حرام خور و بدمعاش اور ۱۸۵۷ء کا باغی ہے
اور نوابصاحب مخروج کے ساتھ گیا ہے اول اونکو اپنی پناہ مین رکھکے
وردائین کرائین اور پھر اونکو لوٹ لیا ۞

ان سب کو بالکل خارج کر دینا یا قید رکھنا تو بہت سہل تھا مگر اسمین یہہ
خطرہ تھا کہ وے اپنے برادران سکنار علاقہ سیواڑہ و چاودونیچ سے
نیماہیڑہ مین غارتگری کراکے انتقام لین پس وہ تدبیر جس سے نہ فقط
نیماہیڑہ کو اونکی سرقت و غارتگری سے بچایا جاوے بلکہ سکنار نیماہیڑہ
کو دوسرے علاقہ مین واردات کرنے سے باز رکھا جاوے یہہ ہی
کہ اونکی تعداد محدود و معین رہی اور دیانت داری سے معاش
پیدا کرنیکا خاطرخواہ ذریعہ بہم پہونچایا جاوے ۞

چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے کہ آیندہ کو کل پرگنہ مین سو گہروں سے صرف دو سو
گہر رہنے پاوینگے انمین سے تیس چالیس سرکاری باڑہ کی حفاظت کے
واسطے نوکر رکہے گئے ہین اور باقیماندہ دیہات کی چوکیداری پر تعینات
تین ہزار تین سو بیگہہ زمین معافی مین ملے گی اور غلہ و نقدی سالانہ
بقدر ... صاحب مقرر ہو گا اور اونکے سرگروہون مین سے تیرہ
عامل کے پاس عہدہ جمعداری پر رہینگے تاکہ اونکی نگرانی کرتے رہین
اور عادت غارتگری جو اونکی طبیعت مین مضمر ہو گئی ہے بدعہدی
پر آمادہ نکر سکے ۞

سو گہر انسداد واردات کے ذمہ وار ہو گئے ہین اپنی سکونت کیواسطے

پختہ مکانات بناتے ہین اراضی معافی مین چاہ تعمیر کرتے ہین اور خود کاشت کرتے ہین کہ خود کاشت کرنا غارتگری کی عادت چہوڑانے کے واسطے بہت ضرور ہے اور بلا حصول اجازت نامہ تحریری اپنے گانو سے دوسری جگہہ نجانیکا مچلکہ ہوگیا ہے اور یہہ بہی کہ جب کوئی غیر علاقہ کا موگہیہ آوے فوراً اطلاع دین ٭

عامل کے دفتر مین موگہیون کے حلیہ کا نقشہ رہے اور اوسکی ایک نقل صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ کے پاس رہے تا کہ صاحب موصوف کسی کی غیر حاضری یا کسی غیر کے آنیکا حال فی الفور تحقیق کر لیا کرین کپتان بروس صاحب کی یہہ راے ہتی کہ مثل کہیرواڑہ کے بہیلون اور دیولی کے مینون کے موگہیون کو بہی فوج مین بہرتی کر لیا جاوے اگر دو سو آدمی بہی نوکر ہوجاوینگے تو اونکے توسل سے کل ملک مین امن ہوجاوے گا ٭

سنہ ۱۸۶۹ء مین قواعد مذکورہ بالا بخوبی جاری رہے مگر قوم کے سرگروہون کی ذمہ وری پر اچہی طرح عمل نہوا باوجود تاکید و نگرانی مجرم دوسرے علاقہ مین مفرور ہوگئے اور علاقہ جات میواڑ و ٹونک و مہاراجہ سیندہیہ مخلوط ہونے سے مفروری بہت آسان ہوگئی اور قواعد مجریہ سے کچہہ فایدہ نہ نکلا تب یہہ تجویز ہوئی کہ ملحق ریاستون مین باہم تعہد کرایا جاوے کہ موگہیہ مجرمون کو جس علاقہ مین پناہ پذیر ہون گرفتار کرا دیا جاوے اور جس علاقہ مین دوسرے علاقہ کا موگہیہ ملجاوے وہان سے

اوسکو گرفتار کرکے اوسی علاقہ مین پہونچادیا جاوے ان علاقہ جات کے حکام کی نااتفاقی سے یہہ ابتری ہے اسکا علاج یہی ہے کہ تینون علاقہ والون کو یکبارگی اسباب مین کمال تاکید ہوتی رہی ؀

سنہ ۱۸۷۱ع مین دربار ٹونک سے موگہیون کی کمال نگرانی ہوئی اونکے ہتھیار لیئے گئے اور مردم شماری ہوئی اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑنے اپنے مراسلات مورخہ ۱۸ و ۲۱ - اپریل مین جو تدبیرات لکہین اونکو دربار نے پسند کیا مگرتا وقتیکہ مختلف ریاستون کے اہلکار اتفاق سے کام نکرین ان تدبیرون سے کچہہ فایدہ نہین ہوسکتا اس قوم کی نسبت صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ کے اختیارات سزادہی زیادہ ہوجاوین تو بہتر ہے کہ سابقاً کہیراڑ کے مینون کی نسبت صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی کو اختیارات ملنے سے بہت انتظام ہوا تہا ؀

سنہ ۱۸۷۲ع مین قواعد مجریہ کپتان بلیر صاحب پر بخوبی عمل ہوا اور دربار سے کمال تاکید رہی اور رہزنی کا بیتین ہی کم ہوئین دو واردا تین وقوع مین آئین ایک مین تین آدمی ٹونک کے اور چار میواڑ کے مارے گیے اور دوسری مین ٹونک کے تین آدمی مارے گئے موگہیون کی مردم شماری سے اونکی تعداد -

| مرد | طفل ۱۲ سال تک | میزان |
|---|---|---|
| ۱۸۶ | ۴۶ | ۲۳۲ دریافت ہوئے |

بنظر اسلوبی انتظام اس علاقہ کے دربار نے صفائی سرحد کو اس شرط سے قبول کیا کہ دیہات پرگنہ ٹبا ہیٹرہ کا علاقہ میواڑ یا جاود وینچ کے دیہات سے بلا منظوری دربار تبادلہ ہو ؛

سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع مین انسداد ڈکیتی موگہیون کی تدبیرات پر بکوشش تمام عمل ہوا اور صرف ایک واردات بمقام جرلی وقوع مین آئی کہ اجمیر کا راجپوت غارت اور مجروح ہوا موگہیون کی مردم شماری سے یہہ تفصیل معلوم ہوئی ؛

| مقید مرد و عورت و بچہ | مجروح و مفرور مرد و عورت و بچہ |
| --- | --- |
| ۱۳۲ | ۱۳۹ |
| میزان | موجود |
| ۲۹۴ | ۲۳ |

تلیس ۲۳ کس موجودہ پرگنہ ٹبا ہیٹرہ مسمیان گردہاری و ٹیکم قیدیان شرتہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کے شرتہ دار ہین انہیں لوگون کے سبب گرد نواح کی ریاستون کے موگہیہ اس پرگنہ مین آتے ہین اور ریاست کو اونکے اخراج کی ممانعت ہے اس سے عجب نہین ہے کہ فساد و بدنظمی پیدا ہو ؛

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع مین نوابصاحب نے مع دیوان کے اس پرگنہ کا دورہ کیا کہتے ہین کہ عنقریب کل موگہیہ اس علاقہ سے خارج ہوگئے ہین مگر ظاہرا وے دور نہین گئے ہین اور وقتاً فوقتاً غارتگری کرتے

رہتے ہین اون مین سے نامی بدمعاش شترہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی مین بزمرہ مخبران نوکر ہوگئے ہین اور دربار نے باوجود اونکے ذمہ مطالبہ سنگین ہے اونکی سپردگی کا تقاضا نہین کیا ہے

سنہ ۱۸۷۵و۷۶ء مین نیماہیڑہ کا پرگنہ تنازعات سرحدی اور موگہیون کی وجہ سے دربار کے تردد اور نقصان کا باعث رہا شروع سال پر ۱۶۱ موگہیہ تہے اونمین سے ۴۸ خارج ہوئے ۴۵ قید مین ہین و ۲۳ موجود ہین موجودین مین سے تین شخص وہ ہین جنکو دربار نے بطور مخبر کے شعبہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کے مفوض کئے تہے اور باقیماندہ اونکے رشتہ دار ہین جنکو حسب ایماء خاص شعبہ مذکور رہنے کی اجازت ملی ہے اہلکاران پرگنہ نے جمعیت شعبہ مذکور متعینہ اس علاقہ کو بہت مدد دی ؏

سنہ ۱۸۷۶و۷۷ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے حسب ہدایت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اپنے نیماہیڑہ مین جانیکو موقع غنیمت سمجہ کے قرب و جوار نیچ کے موگہیون کے انتظام پر ریاست ہاے متعلقہ کو بالاتفاق آمادہ کرنے مین کوشش کی ؏

سال گذشتہ مین اگرچہ کوئی سنگین واردات وقوع مین نہ آئی مگر پیداوار زراعت کی چوری و غارتگری جنمین باشندگان دیہات بندوق سے مارے گئے متواتر ہوتی رہین ریاست ٹونک سے اس قوم کے اخراج مین بدسختی تمام عمل ہوا اس سبب سے نیماہیڑہ کا

سبب سے زیادہ نقصان ہوا ۔ میواڑ و گوالیار و ٹونک کیطرف سے وکلا حاضر ہوئے اور تحقیقات و مشورہ کے بعد چند قواعد مقرر ہوئے کہ اونپر ہر ایک ریاست سے بالاتفاق عمل ہوا کرے اور مراتب مندرجہ ذیل کی نسبت تینون ریاستون کو بخصوصیت تاکید ہوئی ❊

اول ۔ مردم موگہیون کے انسداد نقل وطن اور امتناع گہر سے نکلنے کے ذریعہ سے اس قوم کو ضبط و نگرانی مین رکہا جاوے اس غرض سے ترتیب فہرست و موجودات و عطار اجازت نامہ آمدرفت کا سررشتہ جاری ہوا ❊

دوم ۔ کل قوم سے ہتہیار اور اونٹ و گہوڑے چہین لئے جاوین اور آیندہ کو اونکے پاس الن چیزون کے رہنے کی سخت ممانعت ہوجاوے ❊

سوم ۔ ریاستہاے متعلقہ کے اہلکاران موقع کے درمیان باہمی خط و کتابت کا سلسلہ جاری ہوجاوے کہ آپسمین براہ راست تحریر کرکے گرفتاری مجرمان کی درخواست کرین اور مجرمان مطلوبہ کو گرفتار کراین اور مجرمون کا تعاقب کرکے دوسرے علاقہ مین چلے جاوین اور طرح مددگار ہمدگر ہوان ❊

چہارم ۔ موگہیون کو کاشت کیواسطے نرم لگان پر زمین دیکے دیانتداری سے معاش پیدا کرنیکی قابلیت دیجاوے ❊

چنانچہ کل کارروائی کی مفصل رپورٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

کیخدمت مین ارسال ہوئی ✽

صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے دیکھا کہ نیا ہیڑہ مین جو نسٹھہ موگہیہ قید ہین یہہ لوگ متواتر درخواست کرچکے تہے کہ بشرطِ رہائی ہم پرگنہ کی امن و عافیت کے ذمہ ور ہوکے ارتکاب جرایم سے باز رہینگے مگر دیار کو تجربہ سے ثابت ہو گیا تہا کہ تا وقتیکہ عمل متفق سے دیگر ریاستون مین اونکے جرایم کا انسداد کلی نکیا جاوے اگر اس ریاست مین واردات نکرینگے تو بہی دیگر علاقہ جات مین مرتکب جرم ضرور ہونگے اسواسطے یہی مناسب متصور ہوا کہ اونکو قید رکہا جاوے اور اونکے جرایم وقوعی علاقہ غیر کا معاوضہ دینے کے عوض اونکے بہائیون کے اقدام کا تحمل کیا جاوے ✽

کپتان میور صاحب کی یہہ تجویز بطلب راے صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل سررشتہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کی خدمت مین بہیجی گئی اونہون نے پسند کرکے باستدعاء منظوری پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان مین ارسال کی وہان سے پہر حکم بہ ارشاد ارسال رپورٹ مفصل و اظہار راے صادر ہوا کہ اب اس معاملہ مین بحث درپیش ہے اور یہہ تجویز ہے کہ اس انتظام کی نگرانی کیواسطے ایک افسر متعین کیا جاوے اسکے بغیر اس دشوار معاملہ کا طے ہونا غیر ممکن ہے ✽

نوابصاحب کو جو اس حال سے اطلاع دیگئی تو اونہون نے جواب دیا کہ سرکار سے جو تدبیر کیجاوے اوسمین مدد دینے کو ہم بسر و چشم موجود

ہین اور اپنے حصہ کا خرچ بہی ادا کرنے کو تیار ہین ❊
چدران جان سنہ ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ع ہین لوگہیون کی سنگین وارداتون کی شکایت
ایجنسی ہین نہین پہونچی ❊

## سرونج

سرونج کا پرگنہ سب سے بڑا اور سب سے زیادہ سیراب ہے مگر سب سے
ابتر ہے اوسکی تین لاکہہ روپیہ کی جمع مشہور ہے اسواسطے قانوگویون
کا دفتر دیکہا گیا اوسمین سنہ ۱۷۴۲ عیسوی تک کے کاغذ برآمد ہوئے اوس
سال مین سرونج بادشاہی قبضہ مین تہا اور ڈیڑہ لاکہہ عہ ہزار روپیہ
وصول ہوا تہا ❊
سنہ ۱۷۹۶ مین پرگنہ بقبضہ پیشوا آیا اوسکو ڈیڑہ لاکہہ عہ ہزار روپیہ وصول
ہوا یہ جمع سخت تہی اس سبب سے دوسرے سال صرف ایک لاکہہ عہ ہزار
وصول ہوا مگر سنہ ۱۷۹۹ مین پہر دو لاکہہ عہ ہزار وصول ہوا ۔
سنہ ۱۸۰۹ سے سنہ ۱۸۱۵ تک پرگنہ مہاراجہ صاحب ہلکر کے قبضہ مین رہا
اور اونکو بحساب اوسط دو لاکہہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ وصول ہوا
سنہ ۱۸۸۵ سے سنہ ۱۸۱۰ تک کے کاغذات نکلے مگر معلوم ہوتا ہے کہ صدی
گذشتہ کے اخیر اور صدی حال کے شروع مین وسط ہند کی لڑائیون
سے بہت ابتری رہی ہوگی کیونکہ سنہ ۱۸۱۰ مین جب مہاراجہ صاحب
ہلکر نے سرونج نواب امیرخان صاحب کو دیدی ایک لاکہہ عہ ہزار

وصول ہوا تہا ٭

سنہ ۱۸۰۱ سے سنہ ۱۸۰۸ تک کے کاغذات ہی نہین ملتے ہین مگر علی العموم دو لاکہہ روپیہ وصول ہوا بتلاتے ہین مگر سنہ ۱۸۰۸ مین یک لکہہ ۲۳۹۹ ... وصول ہوا ہے آٹہہ برس تک کچہہ اضافہ ہوا مگر پہر چار برس مین کمی ہوئی کہ آخر کار سنہ ۱۸۵۹ مین یک لکہہ ... وصول ہوا ٭ سنہ ۱۸۶۰ مین نواب وزیر الدولہ صاحب مرحوم نے دیوان شمس الدین کو سرونج مین بہیجا اوس نے بندوبست دوازدہ سالہ ہر سال افزون یک لکہہ ... سے یک لکہہ ... تک جمع کا کیا کہ سنہ ۱۸۶۸ مین اس بندوبست کی میعاد کے چار برس باقی تہے اور اوس سال کی جمع یک لکہہ ... تہی یہہ بندوبست سکہ سرونج کے روپیہ سے ہوا تہا کہ وہ شاہی روپیہ سے تیرہ آنہ کا ہوتا ہے مگر سنہ ۱۸۶۲ مین پرگنہ کے پٹیلون سے بدین شرط کہ بقایا سابقہ تعدادی تین لاکہہ روپیہ معاف ہوجائیگی جمع پرگنہ سکہ محمد شاہی سے ادا کرنیکا اقرار کرایا محمد شاہی روپیہ سکہ شاہی سے چار روپیہ فیصدی زیادہ ہوتا ہے اس تدبیر سے جمع مین ... فیصدی کا اضافہ ہوا ٭

مگر یہہ رقمین پرگنہ کی دو صدی گذشتہ مین تنزل پانے کی دلیل کافی نہین ہین بمقابلہ پیداوار زراعت کے روپیہ کی قدر پہی لحاظ ہونا چاہیے کہ اجناس کا نرخ پیشتر سے اب نصف ہوگیا ہے یہی حال

اس بندوبست کے سات سال گذشتہ کی جمع کا ہے کہ جمع بیشک سال بسال
زیادہ ہوئی ہے مگر یہہ بہی تحقیق ہے کہ آبادی اور مزروعہ رقبہ بہی
کم ہوتی گئی اور صرف گرانی نرخ اجناس کے ذریعہ سے جو غدر [illegible]
کے بعد کل ہندوستان مین ہوئی ہے یہہ ہر سال افزون جمع ادا
ہوسکی ہے اور فرد بقایا مین سنہ ۱۸۶۲ء سے بقایا بقدر [illegible]
درج ہے ٭

باایں‌ہمہ اگر دیگر محاصل کا مطالبہ نہوتا تو رعایا اس بندوبست کا تحمل
بہی بہ آسانی کر لیتے مگر سنہ ۱۸۶۵ء سے کوئی فصل ایسی نہین گذری ہے
جسمین کسی نہ کسی حیلہ سے محصول جدید وصول نکیا گیا ہو ایک دفعہ آٹہہ روپیہ
فیصدی نواب محمد علیخان صاحب کی سندنشینی کا نذرانہ لیا گیا دوسری
مرتبہ آگرہ کے دربار گورنری کے مصارف کا نذرانہ وصول ہوا
ان محصولون کا روپیہ زیادہ نہ تہا اور مطالبہ معینہ کی نسبت زر وصولی
بہت کم ہوا مگر اوس نے لوگون کو دلشکستہ کر دیا اور نہایت مفلس کرنے
کی استعداد سے تجاوز کر گیا ٭

کاشتکار ایسے مفلس ہین کہ اونمین سے پچہتر فیصدی کو تخم مطلوبہ سرکار
سے ملتا ہے یا ساہوکار دیتے ہین اور سرکار سے نگرانی کیواسطے سپاہی
مقرر کئے جاتے ہین کہ اپنے روبرو کاشت کرا دین کیونکہ اگر ایسا نہو تو
زمیندار بضرورت شدید حال وقت آیندہ کے نتیجہ سے بیخوف ہوکے
اوسکو خرچ خوراک مین لاتے ہین ٭

الغرض برس مین سرکار نے بچیس ہزار من غلہ دیا تھا سابق تخم کا غلہ فصل تیار ہونے پر بجنسہ بہ اضافہ بچیس فیصدی لیا جاتا تھا مگر بعد ازان حصہ دو سال معاف کر دیا اور بجائے اوسکے چار آنہ من جو کل مصارف کیواسطے کافی ہے وصول کیا ؁

اس بند وبست مین سب سے زیادہ نقص ناہمواری ہے بعض دیہات مالا مال ہوگئے ہین اور بعض تباہ ہوگئے ہین اگر یہہ حال مفصل لکہا جاوے تو بڑی طوالت ہوگی ؁

اگر یہہ رقبہ مزروعہ مندرجہ دفتر قانونگو لی صحیح ہوتا تو سخت بند وبست کا حال بمقابلہ شرح جمع فی ایکر اس بند وبست اور بند وبست علاقہ انگریزی کے مشرح معلوم ہوجاتا ؁

دفتر پرگنہ کے بموجب کل رقبہ مین سے اٹھارہ فیصدی جاگیر وغیرہ مین منقسم ہے اونتیس فیصدی ۱۵۲۰۰۰ ایکر مزروعہ ہے کہ سال حال کے بند وبست کی شرح سے زمین مزروعہ پر جمع ایک روپیہ فی ایکر ہے ؁

اس حالت مین بند وبست ہر سال افزون کا آیندہ کو جاری رہنا بہت مشتبہ بلکہ قابل اعتراض ہے کیونکہ زمینداروں کی استعداد سے معلوم نہین ہوتا کہ وے چار سال آیندہ مین بیس ہزار روپیہ زیادہ دے سکینگے اسواسطے محکمہ کونسل کو صلاح دیگئی کہ باقیماندہ میعاد بند وبست یعنی چار سال مین اسی سال کے بموجب جمع لیجاوے اور اسکے علاوہ

جو دیہات تحقیقات سے بہت محتاج ثابت ہون اونمین اور بہی تخفیف
کیجاوے زمیندار لوگ سختی بندوبست افزون اور محاصل جدید کے
شاکی ہین اور کہتے ہین کہ اگر محاصل جدید اور افزونی جمع آیندہ معاف
ہوجاوے تو رضامند ہوجاوینگے پرگنہ سرونج کی مفلسی زیادہ تر وبائک
زمینداروں کی کاہلی سے ہے خواہ اصلی سبب کچہہ ہو مگر خود زمیندار
تسلیم کرتے ہین کہ ہم بدتر پرگنات کے زمینداروں سے کم محنتی ہین
سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ اگرچہ بخبرداران ریاست نے حسب
صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ چار سال تک بامیعاد بندوبست مین
اضافہ جمع کا لینا موقوف کردیا ہے مگر یہہ پرگنہ ایسا زیر بار ہے کہ اس
معافی سے اوسکی سبکدوشی کی امید نہین اسواسطے نرم تر بندوبست
کرنا پڑے گا ؂

اپریل سنہ ۱۸۷۲ مین نواب صاحب نے چالیس روز قیام کرکے اس پرگنہ
کا ملاحظہ کیا بندوبست دوازدہ سالہ ختم ہوجانے پر عامل کو بندوبست
جدید کیواسطے کاغذات تیار کرنیکا حکم پیشتر ہوگیا تہا علاوہ دیہات
جاگیر و نگلون کے اس پرگنہ مین ۳۰۱ دیہات ہین مگر اونمین سے ۶۹ کی
میعاد بندوبست باقی تہی باقیماندہ ۲۳۲ مین سے ۲۱۷ کا بندوبست
خاص زمینداروں سے آٹھہ برس کیواسطے بہ اضافہ ؏ لعہ ہوا
ہوا اور ۱۵ دیہات بوجہہ عذر کاشتکاران کے کہ بندوبست سابقہ
مین بہی نقصان ہوا تہا خام رہی - اضافہ برضامندی زمینداران

ہوا اور بجائے ساہوکارون کے مقدمات دیہات سے بندوبست ہوا کہ اس سے سب خوش ہو گئے ◆

بنظر خوش انتظامی پرگنہ کے کہ بیس کوس وسیع ہے کل علاقہ کو پانچ حصون مین منقسم کر کے ہر ایک مین بہ تحت عامل ضلعدار مقرر کئے اور عامل وضلعدارون کی کار روائی کیواسطے قواعد جاری ہوئے ◆

بنظر از دیاد کاشت اراضی اشتہار جاری ہوا کہ جو کوئی چاہ تیار کراویگا اوسکو پانچ برس پیداوار زراعت آبپاشی کا محصول معاف رہیگا اور نہ اوسکو اس میعاد کے بعد بھی رعایت سے پٹہ ہوگا اور جو بالکل غیر مزروعہ جنگل کو کاشت کریگا اوس سے سرکار دس برس تک کچھ محصول نہ لیگی ◆

بدریافت اس امر کے کہ زمینداران و تاجران و پیشہ وران سے محصول معروف کہونٹ لینے سے تجارت مین بہت خلل واقع ہوتا ہے اسواسطے اوسکی موقوفی کا اشتہار جاری ہوا ◆

اس رعایت سے تین ہزار بیگہہ زمین ۶۷و۱۸۶۶ء مین جدید مزروعہ ہوئی پانچ چاہ اور تین تالاب تعمیر ہوئے اور گیارہ جدید دیہات آباد کرنے کی درخواست گذری اہالیان حال کی ہدایت کیواسطے قواعد جاری ہوئے تھے اونپر بخوبی عمل ہوا اکثر دیہات مین جمع بمشکل وصول ہوئی بعض کے زمیندار مفلس ہین اور بعض کے زمیندار و کاشتکارون مین باہم نااتفاقی ہے ◆

نواب امیر الدولہ صاحب و نواب وزیر الدولہ صاحب کے زمانون
مین زمینداروں کو کاشت کیواسطے غلہ دینے کا دستور تھا کہ وہ غلہ فصل
تیار ہونے پر بہ اضافہ چہارم وصول کیا جاتا تھا اکثر لوگ بمفلسی سے
ادا نہین کر سکتے تھے اور اس دستور سے سب ناراض تھے اس بقایا کا
بمشکل تمام حساب کیا تو معہ لما صے غلہ قیمتی یک لکھ للعہ تہ صما
تحقیق ہوا ؛

| عہد نواب امیر الدولہ صاحب و وزیر الدولہ صاحب | عہد نواب محمد علی خان صاحب | عہد نواب ابراہیم علیخان صاحب |
| --- | --- | --- |
| سالانہ لمالبہ | سمسہ تہ لمالبہ | |
| تیک لکھ لمالبہ | صاحب | صا للوبحہ بالحیہ |

نواب صاحب نے حکم دیا کہ جو باقیدار کاشتکار مر گئے یا مفرور ہو گئے ہین
انکی ذمگی بقایا معاف کیجاوے اور جنکو استعداد ادائے بقایا نہین
ہے اون سے بہ تقرر اقساط وصول کیجاوے زمینداروں کو اس تدبیر
سے بہت سبکدوشی ہوئی ہے ؛
[illegible] مین عامل کی ظلم و زیادتی کی بہت شکایت ہوئی اسواسطے
وہ برخاست ہوا اس پرگنہ مین لگان نقد لیجاتی ہے زمین آبپاشی کی

| افیون حسب حیثیت | نیشکر | برنجہ پان |
| --- | --- | --- |
| ہر سے عسہ تک | دہر سے عہ تک | لہ سے ماعسہ تک |

بارانی پر سہ سے ۱۲ ار ہے
بارانی زمین کی شرح لگان اجناس کے اختلاف سے مختلف نہین ہوتی

ہے مگر زمین کے اختلاف سے اور ایک ثلث زمین مزروعہ بنام چہوٹ کے معاف ہے ﴿

آبپاشی و بارانی دونون قسمون کی زمین پر ۳ر فی ایکر کاشتکارون سے نایہ کانوخرچ لیا جاتا ہے ﴿

## چہپرہ

پرگنہ چہپرہ مین بٹائی اجناس نہین ہوتی ہے شرح لگان آبپاشی کی زمین پر سات روپیہ سے نو روپیہ تک ہے علاوہ اسکے چار آنہ فی ایکر بنام نہاد کانوخرچ وصول ہوکے سرکار مین جمع ہوتا ہے اور کانوخرچ کیواسطے ایک آنہ فی روپیہ مزید بران لیا جاتا ہے یہہ شرح بلا امتیاز جنس یکسان ہے مگر جب نیشکر کاشت ہوتی ہے تو سرکار فضلہ نیشکر کو بطور اپنے حق کے لیتی ہے اور اس فضلہ کا اکثر کاشتکارون کو بحساب فی بیگہہ دو روپیہ ٹہیکہ ہو جاتا ہے ـ بارانی زمین پر چہہ روپیہ سے بارہ آنہ تک مختلف شرح حسب حیثیت زمین ہے علاوہ اسکے خرچہ مثل زمین آبپاشی لیا جاتا ہے ﴿

اس پرگنہ کا رقبہ ۲۱۸۲۰۰ - ایکر ہے اسمین سے بیس فیصدی جاگیر ہے اراضی خالصہ مین سے ۱۴۰۰۰ - ایکر مزروعہ ہے ﴿

| زمین آبپاشی | سنہ سابقہ ایکر |
|---|---|
| انیہول سنہ ۱۸۸ ایکر | نیشکر سنہ ایکر | جو سنہ ایکر |

زمین بارانی

| گندم | جوار | نخود | چاول | محاوج | متفرقات |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

سنہ ۱۸۶۷و۶۶ کی جمع یک لکھہ [illegible] للعہ یعنی رقبہ مزروعہ پر [illegible] فی ایکڑ
تھی مگر چونکہ لگان ایسی سخت نہین معلوم ہوتی ہے غالباً رقبہ مزروعہ
کم لکھا گیا ہے ؛

بندوبست جو جون سنہ ۱۸۶۹ مین ختم ہونے والا تھا برو رچار سال دیہات
کے پٹیلون سے ہوا تھا جمعبندی سخت تھی محاصل سوائی مجریہ نواب
صاحب مخرج کے سبب سے [illegible] فیصدی زیادہ ہوگئی تھی بابت
شکایت ہوئی تو محاصل مذکور معاف ہوئے اور سال آیندہ مین
بندوبست جدید ہونا قرار پایا ؛

مارچ سنہ ۱۸۷۲ مین نوابصاحب براستہ چہیرہ سرونج کو گئے تب [illegible]
چہیرہ مین قیام کرکے بنظر اسلوبی انتظام ہر ایک کام کو بخوبی دیکھا
اکثر محاصل کی معافی وتخفیف کی اور بنظر ازدیاد زراعت اشتہار
جاری کیا کہ جو شخص اراضی جدید کاشت کرے گا اوس سے پانچ
برس تک کچھہ محصول نلیا جاویگا اور پانچ سال بعد بھی شرح مروجہ
پرگنہ کی نسبت چہارم کی معافی کیجاوے گی تعمیر چاہات کیواسطے
بھی ایسی ہی ترغیب دیگئی کہ نوابصاحب کے کوچ سے پیشتر نوہ چاہات
کی تعمیر شروع ہوئی اونمین سے ساٹھہ اوسی سال مین تیار ہوگئے

ملحق ریاستون کے زمینداروں نے آکے جدید دیہات آباد کیے۔
ساہوکار تخم کیواسطے کاشتکاروں کو بکفالت سرکار غلہ دیتی تھی
یہہ دستور موقوف ہوا اور ساہوکاروں کو ہدایت ہوئی کہ بطور
خود دیا کرین اوسکے ایصال مین ریاست سے واجب مدد ملیگی بنظر
ایزادی تجارت شرح محصول اجناس مین تخفیف ہوئی اور غیر علاقہ
کے ساہوکاروں کو یہان دوکان کہولنے کی ترغیب دیگئی چنانچہ
بہت دوکانین جدید جاری ہوئین اور پارچہ وغیرہ کی تجارت
بہت جاری ہوگئی باشندگان شہر کو یہہ ہی ہدایت ہوئی کہ نواب
صاحب مخرج کے زمانہ مین بازار شروع ہوا تہا اوسکو جلد تیار
کراوین اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ ۷۷-۱۸۷۳ء مین غیر علاقہ کے زمیندار ۲۳۹
ہل لاکے اس علاقہ مین آباد ہوئے تین جدید دیہات آباد ہوئے
بارہ سو بیگہہ بنجر زمین مزروعہ ہوگئی ۵۴ اچاہات اور ایک تالاب
تیار ہوئے زمینداروں نے ساہوکاروں کا زر قرضہ ادا کر دیا
اور جہان زمیندار کیطرف سے کوتاہی ہوئی سرکار نے ادا کرایا
مردم شماری و مویشی شماری مین آدمی ۲۹۸۸۷ مویشی ۲۴۸۱۳ تحقیق ہوئے
صفائی قصبہ چہبرہ کا بندوبست ہوا بازار مین روشنی جاری ہوئی
اور چہبرہ سے ٹونک کی سڑک پر آسایش مسافرین کیواسطے درخت
لگائے گئے ❊

۷۸-۱۸۷۷ء کے بندوبست جدید پنج سالہ مین جمع بہ اضافہ سمت صاحب

بہ تعداد یک لکھہ [illegible] مقرر ہوئی اور بہ آسانی وصول ہوئی ؛

## پیراوہ

پرگنہ پیراوہ مین شرح لگان اراضی اسطرح پر ہے —

| زمین آبپاشی | نیشکر | افیون | گندم | جو وچاول |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

فی روپیہ ۱۰ ر گانو خرچ کا وصول ہوتا ہے زمینداران کی مین کہ چالیس
برس سے پیمایش نہین ہوئی ہے بندوبست حال کی جمع شرح
مندرجہ صدر سے بہت زیادہ ہے نقشہ انگریزی کے بموجب
پرگنہ پیراوہ کا رقبہ یک لکھہ [illegible] ایکڑ ہے ؛
مگر قانونگو کے دفتر مین صرف [illegible] لکھا ہے — کل اراضی مین
سے ۸۰ فیصدی خالصہ کی ہے اور کل مزروعہ سے ۲۲ فیصدی
غیر مزروعہ ہے اور باقیماندہ ۲۰ فیصدی جاگیرین ہے — ۱۸۶۱ع
مین دیوان شمس الدین نے دیہات کے پٹیلون مین سے آٹھ
سال کا بندوبست بہ تعین یک لکھہ [illegible] سال اول
اور یک لکھہ [illegible] سال اخیر بندوبست گذشتہ سے
بہ اضافہ بیس ہزار روپیہ کیا تھا جون ۱۸۶۸ء مین باوجودیکہ
میعاد بندوبست مین دو سال باقی تھے عامل پرگنہ نے بندوبست
جدید ہفت سالہ کیا اور بہ اضافہ دس فیصدی بہ تعداد یک لکھہ [illegible]

جمع مقرر کی زمیندار اس بندوبست کے شاکی ہوئے کہ جبراً قبول کرایا
ہے یہ حال برخاست ہوا اور جدید عامل نے تحقیقات کی اور قرار پایا
کہ یہ بندوبست منسوخ ہو کے ۱۸۶۱ء کا بندوبست جاری رہے ؛

اس پرگنہ میں ۱۲۲ گانو ۲۵ جاگیر میں اور ۹۹ خالصہ میں ہیں۔
۳۴۲۰۰ باشندون کی آبادی ہے زمین سیاہ اور چکنی ہے مگر
رقبہ کثیر پرگنہ پرپست پہاڑیان ناممکن الزراعت پہیلی ہوئی ہین
پانی اچھا ہے مگر سطح زمین سے بہت عمق پر ہے ؛
جب یہ پرگنہ ۱۸۱۷ء میں نواب میر خان صاحب کو ملا تہا کل جمع
مع جاگیر [illegible] تہی فی ایکڑ لگان حسب تفصیل تہا۔

| سیراب اراضی پر | افیون | نیشکر و گندم | چاول جو وغیرہ |
|---|---|---|---|
| | [illegible] | [illegible] | ۱۱/ |

| بارانی زمین پر | گندم | جوار نخود وغیرہ |
|---|---|---|
| | [illegible] | [illegible] |

۱۸۱۵ و ۱۶ء میں عامل نے جمع فی بیگہہ دوچند کر دی بہت زمیندار
چہوڑ کے چلے گئے اس سبب سے کل جمع [illegible] رہگئی ۱۸۱۸ و ۱۸۱۹ء
مین نواب امیر خانصاحب نے درگاہ اجمیر شریف میں محتاج مسلمانون
کی ضیافت کی تہی اوسکے خرچ کی بابت فی روپیہ دو آنہ جمع پر اضافہ
ہوا محتاجون کو صرف ایک دفعہ کہانا کہلایا تہا مگر محصول ضیافت ہمیشہ
کیواسطے جاری ہو گیا اور شرح محصول اس تفصیل سے ہو گئی ؛

| سیرابی | | بارانی | | |
|---|---|---|---|---|
| افیون | نیشکر وگیہون | چاول جو وغیرہ | گندم | جوار نخود وغیرہ |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

ٹھاکر و پٹیل البتہ کم شرح دیتے ہین ۔ ۱۸۱۹و۱۸ کے بعد جمع سال بسال بڑہتی گئی

| ۱۸۱۶و۱۷ | ۱۸۲۴و۲۵ | ۱۸۳۲و۳۳ | ۱۸۳۴و۳۵ | ۱۸۴۰و۴۱ |
|---|---|---|---|---|
| [illegible] | یک لکھ [illegible] | یک لکھ [illegible] | یک لکھ [illegible] | یک لکھ [illegible] |

| ۱۸۴۴و۴۵ | ۱۸۵۰و۵۱ | ۱۸۵۴و۵۵ | ۱۸۶۰و۶۱ | ۱۸۶۶و۶۷ |
|---|---|---|---|---|
| یک لکھ [illegible] | یک لکھ [illegible] | یک لکھ [illegible] | یک لکھ [illegible] | یک لکھ [illegible] |

ہر سال کاشت افیون زیادہ ہونے سے جمع مین یہہ اضافہ ہوا ہے ۔ زمینداروں کو بلا اخذ ضمانت ساہوکاری پٹہ نہین دیتے ہین کل پرگنہ ساہوکاروں کے قبضہ مین ہے ویسے ہی زرجمع سرکاری قسط پر ادا کرتے ہین زمینداروں کو خوراک وتخم کیواسطے غلہ اور پارچہ کیواسطے نقد دیتے ہین اور پیداوار زراعت کو قرضہ کے عوض لیتے ہین غلہ کے قرضہ کو سوایا کر کے لیتے ہین اور نقد قرضہ پر نو روپیہ سے چوبیس روپیہ فیصدی سالانہ تک سود بشرح مختلف لیتے ہین اور سرکار مین ضمانت دینے کے عوض فی روپیہ دو آنہ زربقایا واجب الطلب پر لیتے ہین اور جو بقایا دوسری فصل تک رہجاوے تو اوس پر سود در سود لیتے ہین اس جمع وسود کی سختی سے اگر ایک سال بہی پیداوار کم ہو تو زمیندار زیر بار وتباہ ہوجاتا ہے اخیر ۱۸۶۵و۶۶ء مین چہیاسٹھ دیہات پرگنہ

بیراوہ کے ذمہ ساہوکارون کا یک لکھہ عہ تہا دوسرے سال افیون
بہت کم ہوئی کہ اس سے قرضہ اور بہی زیادہ ہوگیا کل پرگنہ کا قرضہ تخمیناً
جمع پرگنہ کی برابر ہے ❊

سنہ ۱۸۶۹ع مین منجملہ ۹۹ دیہات خالصہ کے ۱۲ کی میعاد ٹہیکہ منقضی ہوئی تہی
باقی ۸۷ کا بندوبست ضرور ہوا عامل نے باضافہ سات ہزار روپیہ زمیندارون
سے درخواست بندوبست لی مگر بندوبست ہفت سالہ گذشتہ منقضی المیعاد
مین بیوزیرباری ہوئی تہی اراضی مزروعہ مین اضافہ نہوا اور غیر مزروعہ
زیادہ ہوگئی اس سے یہہ اضافہ واجب متصور نہوا انخلاف اوسکے تخفیف
جمع مناسب نظر آئی مگر بنظر زیرباری ریاست تخفیف جمع مناسب نہ تہی
اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ ٹونک و دیگر ریاستون مین تخفیف جمع نقص کارگذاری
اور اضافہ جمع حسن کارگذاری سمجہا جاتا ہے اگر اب تخفیف کیجاویگی
تو نواب صاحب کے با اختیار ہونے پر عامل کسی نہ کسی حیلہ سے اضافہ کرینگے
اسواسطے لازم آیا کہ مطالبہ سرکاری جسقدر ہے اوسی قدر رکہا جاوے
مگر دیگر صورتون مثل رفع نامساویت شرح لگان و معافی جزوی وکلی
بقایا سابقہ و تخفیف خرچ دیہی وکمی شرح سود ساہوکاران و ترقی
آبپاشی بذریعہ تقاوی سے رعایت کیجاوے اسطرح ۶۹ دیہہ مین
یک لکھہ لعہ ۔ ۱۱ ما عہ جمع مقرر ہوئی صرف ما عہ کی تخفیف ہوئی ۲۳
دیہات مین اعہ ۔ لما عہ کی تخفیف ہوئی اور ۴۶ دیہہ مین اعہ ۔ صاحہ
کا اضافہ ہوا اور باقیماندہ ۱۸ دیہات مین عہ ۔ ۱۱ لہ عہ مبلغ مین

عالہ عسہ کی کمی تجویز ہوئی ۞
پٹیل و پٹواریون کی سازش سے دیہات مین گانو خرچ بکثرت ہوگیا تہا
چند سال پیشتر کل پرگنہ مین [illegible] تہا سنہ ۱۸۶۹ء مین [illegible] ہوا
اسواسطے ہر ایک رقم خرچ دیہی کو بغور دیکھکے اور پانچ روپیہ فی دیہہ
بہیٹ سرکاری کو معاف کر کے یہہ قرار پایا کہ آیندہ کو خرچ دیہی پٹیل کے
کے ذمہ رہے اور وہ ایک آنہ فی روپیہ لیا کرے اور ساہوکارون سے
یہہ قرار پایا کہ بابت بقایا مالگذاری کے زمیندارون کی ضمانت دینے
پراون سے ڈیڑہ آنہ فی روپیہ یعنی [illegible] فیصدی سے زیادہ نہ لین اور
[illegible] فیصدی سالانہ سے زیادہ کبہی نہ لین اور مبلغ دس ہزار روپیہ
زمیندارون کو واسطے تعمیر چاہات کے بطور تقاوی بہ اقرار ادائے چار
سال دیا گیا ہے ۞
سنہ ۱۸۷۰-۷۱ء مین بندوبست ہفت سالہ بہ اضافہ [illegible] تعدادی [illegible] ہوا اور سختی و تشدد
کے بغیر تمام و کمال جمع وصول ہوئی اس سے ثابت ہوا کہ جمعبندی سخت
نہ تہی ۞
سنہ ۱۸۶۶ء سے دربار ٹونک نے دعوی کیا تہا کہ قصبہ پیراوہ سے تین میل
بمقام کوٹڑی مہاراجہ صاحب ہلکر کے علاقہ مین سایر کی چوکی مقرر کرین
چنانچہ اونکا استحقاق ثابت ہوکے اجازت ہوگئی اور دربار اندور کو
حکم ہوا کہ اومین مزاحمت نکرین باوجودیکہ یہہ فیصلہ سنہ ۱۸۶۷ء مین
ہوا تہا ملازمان مہاراجہ صاحب ہلکر نے اس عذر سے کہ ابتک ہم کو

راج سے حکم نہین ہوا ہے جو کی مقرر ہونے دی اور آخر کار سنہ ۱۸۶۵ع مین جسب خواہش مہاراجہ صاحب موصوف کپتان ہوتیا صاحب سیوم اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل مجدداً تحقیقات کیواسطے مقدمہ سپرد ہوا مگر نوالصاحب ٹونک نے اعتراض کیا کہ جس مقدمہ کی بیشتر تحقیقات و تجویز ہو چکی ہے اسکی ازسرنو تحقیقات کرنا واجب نہین ہے ؀

# مدرسہ

زمانہ انتظام ایجنسی مین ٹونک مین مدرسہ مقرر ہوا ہے اوسمین عربی فارسی انگریزی وناگری پڑہائی جاتی ہے سترہ ماہ لغایت ۳۱- مئی ۱۸۷۱ء مین الـ ۳سماعہ خرچ ہوا نواب صاحب بذات خود دل لگا کر رونق دیتے تہے مگر باوصف توجہ نوابصاحب اور کثرت آبادی مسلمانون کے ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء مین مدرسہ مین صرف پانچ چہہ اطفال اہل اسلام تہے سبب یہہ کہ اکثر مسجدون مین دس بیس اطفال خانگی طور پر پڑہتے ہین اور مولویون کی راے مین مذہبی کتابون کے سواے اور کسی علم کا پڑہنا خلاف شرع وممنوع ہے انگریزی پڑہنا تو گناہ ہے مگر عربی وفارسی میز بہی علوم ریاضیا وغیرہ کا پڑہنا معیوب سمجہتے ہین ٹونک کے وہابیون مین اگر یہہ حال ہو تو عجب نہین ہے ؛؛

بمقابلہ ہنود کے مسلمان بہت چست وچالاک ہوتے ہین اوس چستی وتیزی کے علاوہ جو مذہب اسلام اور شمالی نسل کے خون سے ہوتی ہے شہر ٹونک مین ایک طرح کی عظمت ہے کہ نہ اوسکی وسعت سے اور نہ رئیس کی دولت سے منسوب ہو سکتی ہے اور نہ یہہ امر کہ وہ شمالی ہندوستان مین مسلمان حاکم کا دارالحکومت اور وہابیون کا جاے قرار ہے جسمین قافلہ اور اوسکے بانی سید احمد کی اولاد رہتی ہے اس عظمت کا باعث ہو سکتا ہے تاہم اوسکی عظمت مین کچہہ شک نہین اور پردیسی آدمیون کی کثرت سے صریح

عیان ہے ٭
سنہ ۱۸۶۹ع مین حسب الحکم نوابصاحب کتاب گلدستۂ خرد اکثر فارسی کتابون
سے منتخب ہوکے مرتب و مطبوع ہوئی صاحبان ڈائرکٹر سرشتۂ تعلیم ممالک
مختلف ہندوستان نے اوسکو پسند کیا اور ہمدریان حال وقایع
جہانگیری کا اردو ترجمہ تیار ہوا ٭
سنہ ۷۲-۱۸۷۱ع مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے صاحب ڈائرکٹر سرشتۂ تعلیم
ممالک مغربی و شمالی کی معرفت طلب کرکے ایک شخص کو بمشاہرہ مبلغ سو
روپیہ ماہوار ہیڈماسٹر مقرر کیا اوسکی تجویزین سب منظور ہوئین
اور ہرطرح اوسکو مدد دیگئی مگر کچھ ترقی نہین ہوئی پس مناسب سمجھا
گیا کہ فارسی عربی اور ہندی کی تعلیم مین کہ ریاست مین انہین
زبانون کا استعمال ہے کوشش کیجاوے دو مہینے چھبیس روز کام
کرکے ہیڈماسٹر رخصت پر گیا اور پھر نہ آیا سنہ ۷۴-۱۸۷۳ع مین سرشتۂ تعلیم مین
مبلغ الے عام خرچ ہوا ٭
سنہ ۷۶-۱۸۷۵ع کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ بسبب غلبہ مذہبی لوگون کے کہ سرشتہ
تعلیم کو اپنے اختیار مین رکھتے ہین اور طالب العلم زیادہ تر ہنود ہین اور
اس سبب سے بھی کہ تعلیم کے واسطے عملہ و مکان کافی نہین ہے مدرسے
مین کچھ ترقی نہوئی اسواسطے ہنود کے مدرسہ جات بطور شاخون کے
مقرر کئے ہین اور طلبا و پنڈتون کو انعام دیکے اونکی ترقی مین کوشش
کی ہے ٭

میو کالج اجمیر مین مکان بورڈنگ ہوس ریاست ٹونک کی تعمیر کیواسطے تخمینہ تعدادی سمہ ۳ عا للعہ منظور ہوکے اوسمین سے للعمہ ۳ روپیہ سنہ ۱۸۷۶ء
مین دیا گیا اور تعمیر بورڈنگ ہوس شروع ہوئی ٭

## شفاخانہ

سنہ ۱۸۶۳ء مین بمقام ٹونک شفاخانہ مقرر ہوا تہا بہیکو سنگہ نیٹیو ڈاکٹر نہایت لطف
و محنتی و ہوشیار آدمی ہے مریضون سے خوش اخلاق و دلجوئی کے ساتہ
پیش آتا ہے اور اپنے کام کو توجہہ و دلدہی سے انجام دیتا ہے سنہ ۱۸۷۶ء مین
اس شفاخانہ کا خرچ بہ تعداد سمہ ۳ عا صہ ہوا تہا ٭

# پانچوین فصل

## شاہ پورہ

اگست سنہ ۱۸۶۹ء مین یہہ ریاست کمشنری اجمیر سے علیحدہ ہوکے پولٹیکل
ایجنسی ہاڑوتی سے متعلق ہوئی رئیس شاہ پورہ مہارانا صاحب والی
اودے پور کے خاندان سے مہارانا امر سنگہ کے تیسرے خلف سورجمل
کی اولاد مین ہین سترہوین صدی کے وسط مین سجان سنگہ نے پھولیے
کے چوراسی یعنی چوراسی دیہات واقع ضلع شاہی اجمیر کا ایک پرگنہ
بجلدوے خیر خواہی و بہادری شاہنشاہ دہلی سے حاصل کیا بعد
ازان اوسی خاندان کے رئیس نے کسیقدر بطور عطیہ و کسیقدر بزبردستی میواڑ
مین سے ملک حاصل کیا رئیس شاہ پور کہ راجہ دہراج کہلاتے ہین
سرکار انگریزی اور دربار میواڑ دونون کے خراج گذار ہین ٭
شرائط عطاے ملک بہ تحت سرکار انگریزی سند عطیہ سنہ ۱۸۴۸ء مین درج
ہین اس سند کے بموجب رئیس کے ذمہ دس ہزار روپیہ سکہ شاہی
کا سالانہ خراج مقرر ہے مگر یہہ بہی شرط ہے کہ اگر کبہی اون سے سرکار
سایر کا محصول معاف کرادے تو صرف دو ہزار روپیہ سالانہ خراج
لیا جاویگا اور بجز جرایم سنگین کے جنمین پہانسی یا دایم الحبس کی سزا
حسب الحکم حکام انگریزی ہو ریاست مین رئیس کا مطلق اختیار ہے
شرائط ملک ماتحت راج میواڑ یہہ ہین کہ رئیس کی مسند نشینی پر خلعت

ملا کرے اور بجز حاضری دربار اور نوکری خاص اپنی جاگیر کے ہر طرح کے مطالبہ سے معاف رہیں دربار میں مبلغ سکہ ۱۵ ہزار روپیہ سکہ چیتوڑ کا خراج دیتے رہیں اور خود اختیاری سے حکومت کریں کہ متضمن ان شرائط کے راج اودے پور سے سند جدید ملگئی ہے ؛

# پرگنہ پھولیہ

## یہ تحت سرکار انگریزی

اوسنہ ایل مسٹر کونڈرسٹن صاحب نے سنہ ۱۸۲۹ میں پیمایش کرائی تب پرگنہ پہولیہ کا رقبہ ۱۸۰ فیٹ کی جریب سے للعہ بکہہ سکہ ۱۲ بماہیکے مساوی ۷۰.۴ مربع میل تحقیق ہوا تہا اوسمیں سے ساڑہے چھہ فیصدی مزروعہ اور ساڑہے ترپن قابل زراعت اور ساڑہے تیس غیر ممکن الزراعت اور ساڑہے نو انعام و معافی وغیرہ مین تہا مگر نقشہ راجپوتانہ کے حساب سے یہہ رقبہ صرف چار سو مربع میل رقبہ ہوا ہے ؛

زمین اگرچہ کشادہ و ہموار و بے درخت ہے مگر چکنی سیاہ مٹی اور بالو ریت کی آمیزش کے سبب سے بہت زرخیز ہے بجز شمال کے جہاں کہاری اور مانسی ندیاں ہیں کل علاقہ میں پانی بہت عمیق ہے اسواسطے زراعت زیادہ تر تالابوں کی آبپاشی پر منحصر ہے کہ ۴۳ تالاب اور ۱۳۰۴ چاہات ہیں موٹھہ باجرہ وغیرہ پیداوار خریف

## نقشہ خانہ شماری و مردم شماری

| نام سال | قصبہ پھولیہ | | | پرگنہ پھولیہ | |
|---|---|---|---|---|---|
| | انسان | گھر | دوکان | انسان | گھر |
| سنہ ۱۸۶۸ | ۱۳۰۵۰ | ۲۵۶۳ | ۳۰۰ | ۴۶۷۸۶ | ۸۶۲۴ |
| سنہ ۱۸۷۰ | ۱۰۶۳۷ | ۲۳۴۹ | ۲۵۰ | ۳۵۷۷۱ | ۷۳۵۵ |

اس آبادی مین سے ۱۲ فیصدی برہمن ۱۶ فیصدی بقال ۲۷ فیصدی دیگر ہنود اور ۳۳ فیصدی مسلمان ہین مسلمانون مین زیادہ تر قائم خانی ہین کہ راجپوتون سے مسلمان ہوئے ہین اور شیخاواٹی سے آئے ہین

# پرگنہ پچولہ

### تحت راج میواڑ

اس پرگنہ مین ۸۷ دیہات حسب تفصیل ذیل ہین اور انکی جمع [illegible] سکہ چیتوڑی ہے

| خالصہ | جاگیر و رشتہ داران | پن ارتھ | اہلکاران و ملازمان |
|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

سنہ ۱۸۶۸ کی خانہ شماری مین گھر ۳۱۵۵ - انسان ۱۷۲۹۶ - دریافت ہوئے تھے مگر قحط اور وبا سے سنہ ۱۸۷۰ مین گھر ۲۷۰۵ - انسان ۱۵۵۵۰ رہگئے ہین

کل آمدنی بتعداد [illegible] روپیہ سکہ چیتوڑی [illegible] سکہ انگریزی کے

برابر ہے اسمین مالگذاری کے علاوہ خراج جاگیرداران [illegible] محصول ہوبیار آ
سمہ مار [illegible]

جرمانہ سمہ [illegible] بہی داخل ہین
سایر مین صرف برآمد مال تجارت پر ریاست کا محصول لیا جاتا ہے دیگر محاصل
راج سیواڑ مین جاتے ہین ؛

## ریاست

اس ریاست کی فوج مین سو سوار اور چار سو پیادے ہین پیادون مین
سے کسیقدر ریاست کے نو تعلقات مین اور سڑکون کی چوکیات پر متعین ہین
اور قریب چار سو آدمی جاگیردارون ریاست مین نوکری کرتے ہین انکے
سواے پرگنہ کچھولہ مین بہومیون کے تین سو پیادے اور ساٹھہ سوار اقوام
راجپوت و مینہ و نایک ہین کہ بنام نہاد چوتھہ بٹائی زمین رکھتے ہین اور
بحسب ضرورت نوکری کرتے ہین اوسکے عوض بعض کا محصول معاف ہے
اور بعض سے کم لگان لیجاتی ہے ؛
توپخانہ مین ایک عبارہ اور ۲۲ توپین ہین انمین سے پانچ برنجی اور دو
آہنی بہت بہاری ہین اور بارہ برنجی اور تین آہنی سبک ہین پانچ
گران اور دس سبک چرخ اور برجون پر چڑہی ہین اور باقیماندہ مثل
دیگر ریاستون کی توپون کے مدفون ہین ؛
اس ریاست مین دو سکہ کارو پیہ ایک گیارہ سنہ اور دوسرا چیتوڑی

چلتے ہین گیارہ سنہ دارالضرب شاہپورہ مین تیار ہوتاہے اور ریاست
کا سکہ ہے اوسکی اوسط قیمت انگریزی روپیہ سے ۱۰ ہے مگر اوسکا چلن
صرف شاہپورہ اور دو تین دیہات پرگنہ پھولیہ مین ہے اور چیتوڑی
شہر چیتوڑ واقع میواڑ مین تیار ہوتاہے اور علاقہ شاہپورہ کی کل خرید
فروخت مال انگریزی دیسی و ہنڈویات وغیرہ مین چلتا ہے

اس علاقہ مین بڑی سڑکین یہہ ہین

اول بھیلواڑہ سے شاہپورہ ہوکے کیکڑی کو

دوم شاہپورہ سے جہازپور کو

سوم ڈہائی میل سڑک نصیرآباد دیولہ کا اس ریاست مین واقع ہے
کسیقدر رشتہ محریہ سے اور کسیقدر جاگیرداروں اور رانیون کے اثناء
دست اندازی جاگیرات سے انتظام عدالت اچھا نہین ہے پرگنہ پھولیہ
مین قلعدارون کو اپنے تحت کے دیہات مین اختیارات فوجداری و دیوانی
حاصل ہین کہ مقدمات فیصل کرتے ہین اور جنکو زیادہ سنگین سمجھتے ہین
صدر کو بھیجتے ہین اونکو کامدار فیصل کرتاہے پرگنہ کچولہ کا انتظام ایک
حاکم متعینہ دربار کرتاہے اوسکا اپیل شاہپورہ مین ہوتاہے سنہ ۱۸۶۹
مین حسب ہدایت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی فوجداری
و دیوانی کی عدالتین مقرر ہوئی تہین اور عدالتون مین اہلکاران سکناء
علاقہ انگریزی کا عملہ رکہا تہا مگر اونمین کچھہ کام ہنوا کامدار بدستور
خود کرتا رہا

وقت تحریر رپورٹ ۱۸۶۹و۷۰ء ریاست مین بڑی بدنظمی تھی راجہ حسب منشا انتظام
مین نہ شریک ہوتے تھے اور نہ دل لگاتے تھے ریاست بہت مقروض تھی
ظلم وتعدی کی بہت شکایت تھی ٹھاکر لوگ رنجیدہ وکشیدہ تھے اسواسطے صاحب
پولیٹیکل ایجنٹ شاہپورہ کو روانہ ہوئے ہنوز سرحد ریاست مین نہ پہونچے
تھے کہ ۲- نومبر کو راجہ صاحب کا انتقال ہونے کی خبر پہونچی اور اوسیوقت
اونکی طرف سے خریطہ مورخہ یکم نومبر اس مضمون سے پہونچا کہ مین سخت بیمار
ہون اسواسطے مین نے بنیتھیہ کے ٹھاکر کے لڑکے کو گود لیا ہے مگر دارالریاست
مین پہونچنے پر صاحب کو بہت مشتبہ حالات معلوم ہوئے بجز دیبا بہائی کامدار
کے کسیکو گود لینے کا حال معلوم نہ تہا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اور دربار کی
تحقیقات سے ثابت ہوا کہ راجہ صاحب نے اپنی حیات مین کسیکو گود نہین
لیا تہا اور ناہر سنگہ خلف ٹھاکر دہن پور قریب ترین خاندان مین اور
اسوجہ سے وارث ریاست ہے اوسیوقت کامدار نے بحیلہ بیماری استعفا
دیا اور چار سردار بطور پنچایت انتظام ریاست کے واسطے تجویز ہوئی
قبل صدور حکم منظوری اس تجویز کے دوسرے خاندان کے ایک طفل
کیطرف سے کہ بعد انتقال رئیس پیدا ہوا تہا دعوی پیش ہوا اور التمسی ہوئی
سے کہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے حکم منظوری تجویز سابقہ کے التوا اور تحقیقات
ثانی بر سر موقع کی درخواست کی اس تحقیقات کے انجام مین پہر دہن پور
والہ قریب ترین وارث قرار پایا اور اوسکی مسند نشینی کی درخواست ہوئی
شروع جون ۱۸۷۱ء مین حکم نواب گورنر جنرل صاحب بہادر بشرط منظوری

مسند نشینی راجہ ناہر سنگہ صاحب صادر و جاری ہوا اونکے نابالغ و
ناتجربہ کار ہونے سے لازم آیا کہ جب تک راجہ صاحب سن تمیز کو پہونچین
انتظام ریاست مین کسیکو اونکا مددگار مقرر کیا جاوے اوہنون نے اپنے
نانا ٹہاکر بیگہہ سنگہ کوٹری والہ علاقہ کشنگڈہ کو پسند کیا اور سرداران ریاست
نے بہی اوسکو منظور کیا جس زمانہ مین مسند نشینی کی بابت بحث تہی
اس شخص نے اپنے نواسہ کیطرف سے پیروی کی تہی اسواسطے وہ بلحاظ
تجربہ کاری و رشتہ داری اس کام کیواسطے مناسب متصور ہوا علاوہ
اسکے وہ مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کی نابالغی مین اوس ریاست کے
انتظام مین شریک رہا تہا کچہہ عرصہ تک کام جاری رہا مگر جنوری سنہ ۱۸۷۱ع
مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جاکر دیکہا تو بہت ابتری تہی خرچ بکثرت
ہو گیا تہا جن سردارون نے بیگہہ سنگہ کے تقرر کی درخواست کی تہی وہی
اوسکی برخاستگی چاہنے لگے اوسکے سبب سے کشنگڈہ کے لوگ ریاست مین
بہت آ گئے اس سے اوسکی بہت بدنامی ہوئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ وہ
انصرام کار ریاست کیواسطے بالکل نالایق ہے اور اسوجہہ سے کہ ریاست
مین کوئی شخص انتظام ریاست کے لایق نہ تہا ایجنسی سے گورنمنٹ کو درخواست
ہوئی کہ عرصہ تین سال کیواسطے کوئی ہندوستانی لایق و خواندہ شخص
انتظام ریاست و تعلیم نوجوان رئیس پر منجانب سرکار مقرر کیا جاوے
اور تا وقت صدور حکم ٹہاکر بدستور ذمہ وار اجراء کار رہا اس درخواست
کے بموجب منشی سالگرام ملازم دیرینہ و تجربہ کار مختاری ریاست پر مقرر

خرچ ہوا ٭

سنہ ۱۸۷۲و۷۳ع مین منشی سالگرام کی خوش انتظامی سے ریاست مین بہت رونق
وآسودگی ہوئی اہلکاران ریاست نے ابتدار مین خلاف ورزی و
خلل اندازی کی تہی سو رفع ہوگئی اور اوسکے انتظام کے فواید سبکو
ظاہر ہوگئے راج دہراج صاحب نے تحصیل علم مین ترقی کی اور علاقہ
کہیراڑ کا دورہ کیا اور اونکے صاحبزادہ ولیعہد ریاست پیدا ہوا ٭

سنہ ۱۸۷۳و۷۴ع مین راجہ صاحب چار مہینے تک اودےپور مین مہارانا صاحب
کیخدمت مین حاضر رہے اس سے اونکی نوشتخواند مین ہرج ہوا تاہم اونہون
نے ہندی پڑہنے لکہنے مین استعداد پیدا کی اور اُردو پڑہنا بہی شروع
کیا ہوش زیادہ ہوا اور ریاست کے کام مین دل لگانے لگے منشی سالگرام
نے اونکو کام سے واقف کرنے مین کوشش کی اختتام سال پر راجہ صاحب
کی شادی بمقصود نگر مین ہوئی اوسمین [illegible] روپیہ کا جہیز آیا اور
خرچ شادی مین نو ہزار روپیہ کی منظوری ہوئی ٭

منشی سالگرام کے تقرر کیوقت سے شہر شاہپورہ مین بہت ترقی ہوئی سڑکون
کی تعمیر و مرمت ہوئی شہر کا دروازہ صاف وکشادہ ہوا اور صفائی کا بہی
انتظام ہوا کہ اس سے سالگرام کا انتظام تحسین و آفرین کے لایق ہے ـــ

مہارانا صاحب والی میواڑ کا انتقال ہوجانے سے راج دہراج صاحب کو
نومبر سنہ ۱۸۷۴ع مین اودےپور جانا پڑا اور مارچ سنہ ۱۸۷۵ع مین بمقام دہلی
نواب ویسراے صاحب کی خدمت مین حاضر ہونے دہلی سے جاترا کیواسطے

گئے تھے مگر بنارس مین مرض ہیضہ بہت سختی سے لاحق ہوا اسکے آیندہ کا جانا
موقوف رہا اونکے ساتھہ ڈاکٹر ہوپر صاحب سول سرجن تھے کہ ڈاکٹر
صاحب اور مہاراجہ صاحب بنارس نے بیماری مین اونکے ساتھہ بہت
شفقت کی شروع ہی مین شاہپورہ مین واپس آئے اتنی مدت
کی غیر حاضری سے اونکی تحصیل علم مین بہت خلل واقع ہوا مگر جسقدر ہندی
کی نوشتخواند اور حساب اونہون نے سیکھہ لیا وہ ایسے شخص سے کہ عمر ور
چار سال محض ناتربیت یافتہ طفل رہے تھے بہت غنیمت ہے اونکے
سن بلوغ کو پہونچ جانے سے حکام نے تجویز کیا کہ انتظام ریاست
اونکو سپرد کیا جاوے مگر راج دہراج صاحب نے براہ دانشوری عذر
کیا کہ جبتک میری مدد کیواسطے کوئی لایق مختار میسر نہ آویگا مین انتظام
ریاست کی جوابدہی اپنے ذمہ نہ لونگا مگر باوصف نملنے کسی ہوشیار
ومستعد شخص کے یکم مارچ سنہ ۱۸۷۶ کو راج دہراج صاحب کو اختیارات
حکومت راج دیے گئے اونہون نے کاروبار ریاست کو بذات خود انجام
دیا اور خبرگیری وکفایت شعاری سے ریاست کو ہر طرح ترقی دی اور
اپنے جدید مختار پنڈت شیوشنکر کی صلاح سے بہت اصلاحین پیدا کین
ناگری کی نوشتخواند مین کامل استعداد حاصل کرکے سنسکرت شروع کی جنوری
سنہ ۱۸۷۶ مین آگرہ جاکے شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کے استقبال مین
شریک ہوئے - بتاریخ ۲۰ مارچ صاحبزادہ ولیعہد ریاست پیدا ہوا مگر
چونکہ مہارانا صاحب میواڑ سرگروہ خاندان نام رکھا کرتے ہین غرضکہ

اوسکا کچھہ نام نہ رکھا گیا منشی سالگرام منتظم ریاست سال بہر بیمار رہکے
مرگیا اوسکی بیماری وانتقال سے ریاست کو بہت نقصان پہونچا مگر
کاروبار ریاست بہ اسلوبی جاری رہے *

سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ع مین راج دہراج صاحب بہت شوق سے تحصیل علم سنسکرت
کرتے رہے اور انگریزی بہی شروع کی استعداد ولیاقت بہت پیدا کی
کچہری مین ہر روزہ چند گہنٹون کیواسطے جاکے اور مقدمات مین
بذات خاص احکام نافذ کرکے نظم ونسق ریاست مین بہت دل
لگاتے ہین مزاج سے بہت خلیق وبامروت ہین اور اپنی ریاست
ورعایا کی بہبود مین بہت کوشش کرتے ہین *

اپریل سنہ ۱۸۸۰ع مین بمقام مانڈل گڈہ واقع میواڑ کہ شاہپورہ
سے پچیس میل ہے سخت حادثہ وقوع مین آیا میجر بولٹن صاحب
افسر رجمنٹ ۴۸ پیادگان جناب ملکہ عالیہ کو کہ مع دو دیگر صاحبان
شکار کیواسطے گئے تہے شیر نے مجروح شدید کیا دیولی کو کہ قریب تر
چہاونی تہی خبر بہیجی وہان سے ڈاکٹر فیرس صاحب متعلق ۹ رجمنٹ
سواران بنگالہ فوراً معالجہ کیواسطے آئے اور اونکے بعد ڈاکٹر واگون
صاحب ۴۸ رجمنٹ بہی آکے شریک علاج ہوئے بنظر حفظ جان پانو کا
قطع کرنا لازم آیا مگر اس عمل کے بعد ضعف سے اونکا انتقال ہوگیا
اس موقع پر راجہ صاحب شاہپورہ نے بہت دردمندی وستعدی
سے مدد دی بفور استماع اس خبر کے ٹٹو ڈاکٹر کو مع ادویات ودیگر

ضروری سامان کے روانہ کیا اور ڈاکٹر فیرس صاحب کی ہر طرح امداد
واعانت کی صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اون کا شکریہ ادا کیا اور اونکی
اس خیرخواہی کی گورنمنٹ مین رپورٹ کی ؛

## جمع وخرچ سرشتہ مال

ریاست متعلق ایجنسی ہاڑوتی ہوئی اوسوقت سے پیشتر ہی انتظام
مال وتخفیف مصارف ریاست کی تجویز مدت سے درپیش تہی مگر بوجہ
ابتری کاغذات دفتر اور زر آمدنی وخرچ تین مختلف سکون مین لکہے
جانے سے مشکل ہو رہا تہا نہایت مخالف اقسام ایک ایک مد مین شامل تہے
ایک ایک صیغہ کا خرچ چار چار مین منقسم تہا رنڈیون کی تنخواہ فوج مین
شامل تہی باورچیخانہ وغیرہ کے خانگی مصارف راج کے عام اخراجات
مین داخل تہے کرنل لاآند صاحب ڈپٹی کمشنر اجمیر نے دیرینہ قرضہ کی
دس سالانہ قسطین اس شرط سے کردی تہین کہ اول پانچ سال مین
فیصدی پانچ روپیہ سالانہ کا سود دیا جاویگا جن قرضخواہون کا اسطرح
بندوبست ہوا و نمین ایک اجمیر کا ساہوکار ریاست کا فوطہ دار بہی تہا
کل آمدنی اوسکے پاس جمع ہوتی تہی اور وہ ضروری مصارف کیواسطے
فیصدی چودہ روپیہ سالانہ سود پر روپیہ قرض دیتا تہا ؛
چار سال گذشتہ مین اوسط آمدنی یک لکہہ ... سکہ چیتوڑی اور
خرچ یک لکہہ ... ہوئے تہے اور مبلغ ... لکہہ ... عام ...

اصل وسود قرضہ مین دیا گیا اور سے لکہہ للعہ ۲۲ لما عہ قرضہ جدید نوطر
سے لیا گیا کل قرضہ بتعداد ۲ لکہہ لہ سہ ۲۲ لما ع سکہ چیتوڑی مساوی دو لکہہ
لعہ ۲۲ سکہ انگریزی تہا بعض قرضخواہوںکا حساب مطلق نہ تہا ریاست کے اہلکار
خاین اور بدخواہ تہے ہمیشہ ریاست مین ابتری وزیر باری رکہنا چاہتے
تہے اور صفائی حساب کرنا انکو منظور نہ تہا اور سمجہتے تہے کہ ہمارا دخل و اختیار
اس اندہیر کے سبب سے ہے اگر صفائی ہوئی تو بے اختیار ہوجاوینگے
۷۲ و ۱۸۷۱ء مین بعد تحقیقات آمدنی ریاست بقدر ایک لکہہ ستر ہزار روپیہ
سکہ چیتوڑی مقرر ہوئے اور خرچ مع للعہ ۲۲ لما ر قسط قرضہ کے ایک لاکہہ
بہ ۲۲ روپیہ معین ہوا باقیماندہ محہ ۲۲ روپیہ ترقی ملک اور رفع زیر باری
کیواسطے رکہا گیا زمینداروں سے بندوبست بحال کرنے کی تجویز ہوئی
ادائے قرضہ کیواسطے تحقیقات و تجویز قسط بندی درپیش ہوئی محصول
سایر ایک ایک و دو دو کوس پر مقامات مختلفہ وصول ہوکے باعث تکلیف رعایا
و خلل انداز تجارت ہوتا تہا ایک مقام واقع سرحد پر لینا قرار پایا چاہات
مین پانی بہت عمق پر ہونے سے آبپاشی بالکل بندات و تالابون سے
ہوتی ہے اور بندات چند سال کی غفلت سے مرمت طلب ہوگئے تہے اسواسطے
اونکی مرمت کی تدبیر ہوئی ؁
۷۲ و ۱۸۷۳ء مین منجملہ لکہہ ۲۲ روپیہ کل آمدنی کے لصہ ۲۲ روپیہ مصارف
معمولی مین خرچ ہوکے باقیماندہ یک لکہہ صہ ۲۲ سے یک لکہہ للعہ ۲۲ کا
قرضہ ادا ہوا اور معہ ۲۲ سے تعمیر تالاب و شفاخانہ و کارروائی مصارف

بجز خفیف باقیات پرگنہ پھولکی مالگذاری کل وصول ہوگئی اور انتظام تقرر
پٹواریان جو بمرور تین سال ہوا تھا بخوبی اجرا پاگیا ؛
صلکہہ ۶ زر قرضہ مین سے تین سال مین صرلکہہ ۳ سمالاحہ ادا
ہوکے للساصہ باقی رہا اسمین سے ۴ حسب اقساط سالانہ ادا ہونیوالا تہا صرف ایک رقم ۲ ساسہ کی بسبب نا اتفاقی باہمی قرضخواہان
مشترک صورت ادا ہوئی تین قرضخواہون کے قرضہ کا اونکی غیرحاضری کے
سبب سے کچہہ تصفیہ نہوا تہا اونکو مہلت دیگئی کہ اوسکے اندر حاضر ہوکے
حساب طے کرین ؛
۷۵-۱۸۷۶ مین راجہ صاحب کے آگرہ جانے سے ضرورتاً خرچ زیادہ ہوا تاہم
باوصف ادائے مبلغ ۳ ہرصہ قرضہ کی آمدنی سے کم رہا۔ اختیار ریاست
کے ساتہہ راجہ صاحب کو ۔ صار نقد موجودہ خزانہ مفوض ہوا اور یہہ
تجویز ہوئی کہ اسمین سے جزو اعظم کے نوٹ سرکاری لئے جاوین قرضہ مین
صرف چار رقمین غیر قرضخواہون کی باقی رہین مگر وہ زرنقد موجودہ سے
ہرحال مین کم ہین کہ اس صورت مین راجہ صاحب کو ریاست بالکل سبکدوشی
کی حالت مین سپرد ہوئی ہے ۷۶-۱۸۷۷ مین صمالعہ قرضہ مین ادا
ہوا اور قرضہ منفصلہ بہ تعداد ۲ سماعہ باقی رہا اسکے علاوہ چند
رقمین غیر منفصلہ منحصر بحساب رہین مہارانا صاحب اودیپور کی فرود
تشریف آوری سے لعہ للماعہ کا خرچ زیادہ ہوا ؛

# قحط سنہ ۶۹-۱۸۶۸ء

قحط سے شاہپورہ مین دیگر ریاستون کی نسبت زیادہ نقصان ہوا اٹھارہ مہینے کے عرصہ مین صرف پھولیہ کے پرگنہ سے ۱۱۰۱۵-آدمی کہ کل آبادی کی چہارم سے زیادہ تھی کم ہو گئی انمین سے چہٹا آدمی نقل وطن کر گیا ہی اور سختی امراض بخار ہ وبائی و اسہال کا نتیجہ ظاہر ہے کہ صرف چار اخیر ماہ سنہ ۱۸۶۹ء مین ۵۲۳۳ کس ان امراض سے مرے پردیسی لوگ جو اس ریاست مین مرے اونکی تعداد صحیح معلوم نہین مگر بہت تھی منجملہ ۳۷۹۹۳ مویشیان موجودہ جولائی سنہ ۱۸۶۸ء صرف ۱۲۶۰۲ باقی رہے ۱۲۱۳ ملک سے نکل گئے اور ۲۴۱۷۸ مرگئے اگر فی راس اوسط درجہ دس روپیہ قیمت سمجھی جاوے تو کل القدر صہ لکہہ ۔۔۔ روپیہ کا نقصان ہوا ہے ؀

# عدالت فوجداری وجیلخانہ

اگرچہ سنہ ۱۸۷۲ء مین محکمہ عدالت مقرر ہوگے اوسکے اختیارات فوجداری و دیوانی محدود ہوئے اور جیلخانہ تعمیر ہوگے اوسمین قیدیون کو بحفاظت و آسایش رکھنے کی تجویز ہوئی اور تحقیقات مقدمات حسب ضابطہ ہوکے مثلین مرتب ہوتی ہین مگر علی العموم اس راج مین انتظام فوجداری اچھا نہین ہے مثل دیگر ریاستون مجرمون کو سزا ے جرمانہ زیادہ ہوتی ہے اور قید کم مارچ سنہ ۱۸۷۲ء مین بمقام بڑا پھولیہ غارتگری مال قیمتی

گورنمنٹ جنرل نے ایک شریف ہندوستانی سید جعفر حسین کو فیصلہ مقدمات کیواسطے متعین کیا اور اوس نے اوسی سال مین چند مقدمات کا فیصلہ کردیا ✤

## مدرسہ

مئی سنہ ۱۸۷۲ع مین مدرسہ مقرر ہوا سنہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ع و سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ع مین ترقی وزافزون سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ع کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ مدرسہ مین ۱۹۸ طالبعلم ہین ناگری وحساب سکہائے جاتے ہین انگریزی پڑہنے کی لوگون کو خواہش ہے اوسکے واسطے انگریزی مدرس مقرر کرنے کی تجویز درپیش ہے راجہ صاحب نے چند طلبار مدرسہ کو اونچے عہدون پر مقرر کرکے تحصیل علم مین بہت ترغیب دی ہے اور یہہ جدید اہلکار یعنی طلبار مدرسہ قدیم اہلکارون کی کارگذاری مین حرف گیری ونکتہ چینی کرتے ہین اس سے راجہ صاحب بہت خوش ومحظوظ ہوتے ہین کچولہ مین بہی ایک مدرسہ مقرر ہوا ہے — جنوری سنہ ۱۸۷۶ع مین باہتمام ایک عمر رسیدہ زنانہ مدرسہ مقرر ہوا اور پنڈتانی اجمیر سے بمشاہرہ پندرہ روپیہ ماہوار نوکر ہوکے آئی اول سال مین بارہ لڑکیان تین راجپوتنی اور نو بنیانی داخل مدرسہ ہوئین اور دوسرے سال مین بیس ہوگئین سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ع مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے امتحان لیا تو معلوم ہوا کہ لڑکون کو تعلیم بہت اچہی طرح ہوتی ہے اور طالبعلم بکثرت پڑہتے ہین ✤

# دار الشفاء

سنہ ۷۲ء مین مکان جدید تعمیر ہو کے شفاخانہ مقرر ہوا اوسوقت سے
کام بخوبی ہوتا ہے ایک دفعہ نیٹو ڈاکٹر کی شکایت غفلت ولاپروائی
کی ہوئی تہی کہ اوسکو برخاست کرکے دوسرا شخص مقرر کیا بدستور کام
ہونے لگا مریض بکثرت آتے ہین اور معالجہ بخوبی ہوتا ہے ٹیکا لگانے کا
کام بہی جاری ہے ویکسینیٹرون نے شکایت کی تہی کہ عوام ہم سے بمقابلہ
پیش آتے ہین مگر راجہ صاحب اونکو حتی المقدور اپنی مدد کامل دیتے ہین
امید ہے کہ کچہہ عرصہ مین لوگون کا تعصب جاتا رہیگا ۔

# آٹھوان باب

## بیکانیر

ریاست بیکانیر کی شمالی حد پر بھٹیانہ کا انگریزی ضلع مشرقی پر ہریانہ اور شیخاواٹی اور جنوب مشرقی پر شیخاواٹی جنوبی پر راج مارواڑ اور مغربی پر جیسلمیر اور بہاولپور کی ریاستین ہین یہہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۳۰ دقیقہ اور ۲۹ درجہ ۵۵ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ ۳۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۴۱ دقیقہ کے واقع ہے — مشرق و مغرب مین دو سو میل طول اور شمال و جنوب مین ۱۶۰ میل عرض ہے اوسکا رقبہ ۱۷۶۷۶ مربع میل ہے ۵۳۹۰۰۰ باشندون کی اور تخمیناً چھہ لاکھہ روپیہ کی سالانہ آمدنی ہے اگر وسعت ملک پر خیال کیا جاوے تو مارواڑ سے دوم درجہ پر سب ریاستون سے اول ہی ہے ٭

کرنل ٹوڈ صاحب نے لکہا ہے کہ یورپ کے باشندون کو اس ملک کا حال بہت کم معلوم ہے اونکے خیال مین یہے کہ یہہ سرزمین بالکل جنگل ہے اس سبب سے اوسمین کوئی شئے تفتیش و تحقیقات کے لایق نہین ہے مگر اوسکے زمانہ قدیم کی کیفیت جو روایتون سے دریافت ہوتی ہے زمانہ حال سے بالکل مختلف تہی تین صدی گذشتہ مین جبسے راجپوتون نے جاٹون کو بیدخل کرکے اپنا قبضہ کیاہے اس ملک مین متواتر ابتری

یہہ حال صرف بیکانیر کا نہین ہے جیسلمیر و دیگر ریاستہاے واقع مشرق بیکانیر مین بہی ویسی ہی بدنظمی ہے جیسلمیر کے مالدوت اور جیپور کے لاڈخانی بہی ویسے ہی سرکش و غارتگر ہین جیسے بیکانیر کے بیدآوت ہین اور مغربی سرحد پر صحرائی و کہوسہ و راجڑ مثل عرب کے بدوون کے بدمعاش وبے ایمان ہین ٭

اگرچہ جنگل کی حدود مین مارواڑ و جیسلمیر کے ممالک بہی داخل ہین مگر اوسکا جزو اعظم کہ تہلی و باگر کے نامون سے مشہور ہے بیکانیر کی کل ریاست اور شیخاواٹی کے حصہ واقع شمال اراولی پر مشتمل ہے مسٹر الفنسٹن صاحب کی راے مین جنگل قصبہ کانونڈ واقع سرحد ممالک سرکار انگریزی و مقبوضہ حال مہاراجہ صاحب پٹیالہ سے شروع ہوا ہے۔ صاحب موصوف نے لکہا ہے کہ دہلی سے کانونڈ تک سو میل کے عرصہ مین بہی زمین اگرچہ مزروعہ مگر ریتے کی ہے لیکن جب ہم کانونڈ کے قریب پہونچے تب اوس جنگل کی علامتین جسکے ہم کمال شوق سے متلاشی تہے ظاہر ہوئین جب قصبہ مذکور تین میل رہگیا ریتہ کی پہاڑیان اول جہاڑیون سے ملبوس اور بعد ازان بالکل بے برگ مثل موج بحری کے ایک پر دوسری اور مثل متحرک برف کے سطح زمین پر نمایان نظر آئین، ان ٹیلون کے درمیان مین جانورون کی آمد رفت سے راستہ بن رہا تہا مگر راستہ سے علیحدہ اتنا ریتہ تہا کہ گہوڑہ کا قدم گہٹنہ تک غرق ہو جاتا تہا یہہ ابتدا کا حال ہے اور یہ راستہ سنگہانہ وجہونجہنون چورو کو جانے والے تہے

چنانچہ سرحد بیکانیر مین پہونچکے لکھا ہے کہ سرحد مغربی اور بہاولپور کے درمیانی دوسو اسی میل سے مقابلہ کیا جاوے تو شیخاواٹی جنگل کا حصہ متصور ہونے کے لایق نہین ہے اور منجملہ دوسو اسی میل کے اخیر سو میل مین آبادی و روئیدگی و پانی مطلق معدوم ہین شیخاواٹی سے لوگل تک بالکل کشادہ و عمیق ریتہ کے پہاڑ اور گہاٹیان آئین یہہ پہاڑ بالکل اوسیطرح کے ہین جیسے بعض اوقات ہوا سے سمندر کے کنارہ پر بنجاتے ہین مگر ویسے بلند نہین ہین انکا ارتفاع بیس فیٹ سے سو فیٹ تک کا ہوتا ہے ہوا کی حرکت کے موافق اونکی شکل اور مقامات بدلتے رہتے ہین اور موسم گرما مین متحرک ریت کے بادلون سے اونہین راستہ پر خطر ہوجاتا ہے مگر موسم سرما مین مستقل رہتے ہین بلکہ اونپر پہوک و ببول و بیر کی جہاڑیان پیدا ہوجاتی ہین اور قریب دیہات کے جنمین ندور پست جہونپڑیان ہوتی ہین کہ اونکو بمشکل گانو کہہ سکتے ہین یہہ پہاڑیان بہت بدنما اور خوفناک معلوم ہوتی ہین ؛

اس سرزمین پر متفرق جہونپڑیون مین چوپان بہیڑیان چراتے یا مزارعہ مختصر قطعات اراضی کو کاشت کرتے ملتے ہین کہین اونٹون کی قطار شتربہ یا گم کردہ راستہ مین آہستہ چلتی ہوئی اور اونکا چارن محافظ مہار شتر کو اپنی پگڑی سے باندہے ہوئے ملتے ہین کہین صحرائیون کا گروہ گہوڑا یا اونٹ پر سوار غارتگری کاروان کی فکر مین لگا رہتا ہے اور کہین راجر یا منگولیہ چوپانون کی بہیڑون کی ریوڑ کو گہیر لیجاتا ہے

کوئی اپنی پسندیدہ غذا اپڑی تیار کرتا ہے کوئی پانی کے قلیل ذخیرہ کی
جان کیطرح حفاظت کرکے تشنگی رفع کرتا ہے اس ریاست کے عرض کا خط
کہ طول مین ایک سو اسی میل ہے پوگل سے راجگڈہ کے درمیان واقع
ہے اور طول شمال و جنوب مین ہنیر سے بہاجن تک ایک سو ساٹھ میل
ہے سابقاً دو ہزار سات سو دیہات تھے کہ ادنمین سے نصف ویران ہو گئے
ہین اس وحشت انگیز سرزمین کی تعداد آبادی کا بغیر کسی حسابی ذریعہ کے
اندازہ کرنا مشکل ہے قطعہ ملک جو جیت پورہ سے شمال و مغرب مین واقع
ہے مطلق ویران ہے اور جیت پورہ سے بہٹنیر تک بھی نہایت قلیل آبادی
ہے اور بیکانیر سے سرحد جیسلمیر تک بھی یہی حال ہے البتہ اندرونی حصص
مین کسیقدر آبادی ہے اور وہ مارواڑ کے شمالی حصون کے برابر ہے
بارہ قصبہ جات کی آبادی سے جو واقف کارون کی زبانی دریافت
ہوئی ہے تعداد کلی باشندگان کا اندازہ تقریباً صحت کیا جاتا ہے ۞

تخمینہ آبادی راج بیکانیر ۵۳۹۲۵۰

قصبہ جات ۱۴۴۲۵۰

| بیکانیر | نوہر | بہادراں | رینی |
|---|---|---|---|
| ۶۰۰۰۰ | ۱۲۵۰۰ | ۱۲۵۰۰ | ۷۵۰۰ |
| راجگڈہ | چورو | بہاجن | جیت پورہ |
| ۱۵۰۰۰ | ۱۵۰۰۰ | ۴۰۰۰ | ۵۰۰۰ |
| بیداسر | رتن گڈہ | دیسیکہہ | سینتھل |
| ۲۵۰۰ | ۵۰۰۰ | ۵۰۰۰ | ۲۵۰ |

دیہات ۳۹۵۰۰۰

| فی دیہہ ایکہزار | فی دیہہ ۷۵۰ |
|---|---|
| ۱۰۰ دیہہ | ۱۰۰ دیہہ |
| ۱۰۰۰۰۰ | ۷۵۰۰۰ |
| فی دیہہ ۵۰۰ | فی تکلہ ۱۵۰ |
| ۲۰۰ | ۸۰۰ |
| ۱۰۰۰۰۰ | ۱۲۰۰۰۰ |

کراس حساب سے کل راج کی آبادی بحساب فی مربع میل پچیس کس ہوتے
ہین یہہ تخمینہ مرتبہ کرنل ٹوڈ صاحب ہے مگر رپورٹ [illegible] مین انہین
قصبہ جات کی آبادی حسب تفصیل ذیل لکہی ہے ؛

| بیکانیر | سجان گڑھ | چورو | رینی |
| --- | --- | --- | --- |
| ۶۰۰۰۰ | ۸۰۰۰ | ۷۰۰۰ | ۶۰۰۰ |
| راجگڈہ | نوہر | | |
| ۴۵۰۰ | ۳۰۰۰ | | |

اس آبادی مین سے تین چہارم قدیم باشندگان ملک جیٹ یعنی جاٹ
ہین اور باقیماندہ چہارم مین بیکا کی اولاد کے راجپوت وسارسوت
برہمن وچارن وبہاٹ اور چند دیگر اقوام ہین ؛

**جیٹ** یہہ قوم جسقدر تعداد مین زیادہ ہے اوسیقدر دولتمند
بہی ہے اکثر قدیم بہومیہ زمیندار کیشتین سے اپنی جماعتون کے سرگروہ
ہین بہت آسودہ وصاحب سرمایہ ہین مگر اونکی دولت کسی کام کی
نہین ہے کیونکہ راج کے ظلم وتعدی سے بچنے کیواسطے بظاہر مفلس بنے
رہتے ہین اور بجز شادیون کے کہ بے جگر ہوکے زرکثیر خرچ کرتے ہین
کبہی اپنی دولتمندی کو ظاہر نہین ہونے دیتے ؛

**سارسوت برہمن** کہ اصل مین سارسوت ہین اس ملک مین بکثرت
ہین اونکا دعوی ہے کہ جاٹون سے پیشتر ہم مالک ملک تہے یہہ لوگ محنتی اور
صلح شعار ہین برہمنون کا سا تعصب نہین رکہتے گوشت کہاتے ہین تمباکو
پیتے ہین اور زمین جوتتے ہین اور باوجودیکہ سینگی رکہہ خلاف برہما کی

اولاد مین ہین گاؤکی خرید و فروخت کو معیوب نہین سمجھتے ٭

**چارن** اس ملک کی متبرک قوم ہے راجپوت بہاٹون کی بہادرانہ ثناخوانی کی برہمنون کی شاستر دانی سے زیادہ قدر کرتے ہین اسی سبب سے راٹہوڑون کے نزدیک چارن واجب التعظیم ہین اور اونکی جاگیرمین ایک ایک قدیم کبت کے جلدو مین گانو وار اضی معین ہین ٭

**نالی و نائی** ہر ایک راجپوت کے گہرمین ضرور ہوتے ہین کوئی گانو اون سے خالی نہین ہے اور اکثر وے کہانا پکانیکا کام کرتے ہین ٭

**چورہ اور تہاوری** غارتگر اقوام ہین چورہ لکہی جنگل کے رہنے والے ہین اور تہاوری جنہین تہوری بہی کہتے ہین میواڑ سے آئے ہین اکثر سردار قزاقی اور لڑائی کیواسطے ان لوگون کو نوکر رکہتے ہین چنانچہ بہادران کے سردار نے کل راجپوتون کو موقوف کرکے صرف چورہ اور تہاوریون کو نوکر رکہہ لیا ہے چورہ وفاداری مین بہت مشہور ہین اور حفاظت سرحد دربانی پر ہمیشہ اونکی نوکری ہوتی ہے اور اونکی عجیب معاش اونکی قدامت وطن داری کی ثبوت ہے کہ ہر ایک مردہ آدمی کی تجہیز و تکفین پر اونکو چار پیسہ ملتے ہین - تہوڑے لوگ بہوت اور خلف الشیطان کہلاتے ہین اور مثل باوریہ اور کہنگارون و دیگر پیشہ ور سارقون کے کل راجپوتانہ مین پہیلے ہوئے ہین اونکا فخر ہے کہ دشمن کو مار کے اوسکا سر یا دستار اوتار لاوین داؤد پوترہ و بہجنوت و لوک و لوگو واُودر کے تہلون مین زیادہ تر ہین اونکے پاس اونٹ بہت ہین کہ

کرایہ پر چلتے ہین اور بہرتی مال مین کام آتے ہین ✤

**جوہیہ و واہیہ و منگولیہ** کہ کسی زمانہ مین راجپوت تہے اب اہل اسلام ہین یہہ لوگ اس ریاست کے مغربی اضلاع اور ممالک سندہ مین ہین مشرقی حصص مین بہت کم ہین اونکے سواے پرمارا ور سانگلہ راجپوتون کی نسل سے بیرودہ قسم بلوچ اور کہیرودہ وجانگریہ وآوندرو باگریہ ہین مگرنہ اسقدر مشہور ہین اور نہ تعداد مین زیادہ ہین کہ اون کا کچہ حال لکہا جاوے ✤

**داؤد پوترہ** یہہ قوم جسکے نام سے بہاول پور کی ریاست مشہور ہے اگرچہ بالکل ہندو نہین ہے مگر اس سبب سے کہ اونکی ریاست حال مین جیسلمیر کے بہاٹیون مین سے بنی ہے اور واقع مین مارستہل کا ایک جزو ہے باشندگان ملک مین داخل ہے ✤

داؤد خان بانی ریاست شکارپور واقع مغرب دریاے سندہ کا رہنے والا تہا اوس نے اتنا اقتدار حاصل کیا کہ فرمانرواے قندہار نے جسکے علاقہ مین تہا او سپر فوج کشی کی تاب مقابلہ نہ لاکے اوس نے اپنے وطن کو چہوڑا اور مع عیال واطفال عبور دریاے سندہ کر کے جنگل مین اوس نے اختیار کی فوج شاہی نے وہان بہی تعاقب کیا داود خان نے دیکہا کہ عیال واطفال کے سبب سے بہاگنا غیر ممکن ہے یا تو اطاعت کرنی چاہئے ورنہ اونکو قتل کرکے مقابلہ مین اپنی جان کہونی چاہئے چنانچہ بمقام سوتیالا اوس نے اپنے اہل قبیلہ کو قتل کیا اور دشمنون سے برسر مقابلہ

ہوا ملازمان شاہی نے اوسکی یہہ خونخوار حرکت دیکھہ کے لڑائی سے کنارہ
کیا اور بہاگ گئے داؤد خان نے پہا کچھی یعنی میدان دریاے سندہ مین قیام
کرکے بہ تدریج بہتل تک اپنی عملداری قایم کی اوسکے بعد مبارک خان ہوا
اور مبارک خان کا بہتیجا بہاول خان تہا اور بعد ازان صادق محمد خان
خلف بہاول خان حاکم ہوا مبارک خان نے جیسلمیر کے ضلع کہا دال سے
بہاٹہیون کو بیدخل کیا تہا اور راول دیوراج کے آباد کئے ہوئے شہر
دیراول مین بود و باش اختیار کی اوس زمانہ مین بہاٹہون کی ایک
شاخ کہ جیسلمیر سے بعرصہ دراز علیحدہ ہو گئی تھی آباد تہی اوسکا سردار
بہی اول کہلاتا تہا جب داؤد پوترون نے اونکو خارج کیا تو پانچ روپیہ
یومیہ معاش مقرر کراکے گریالہ علاقہ بیکانیر مین رہنے لگے بہاول خان
نے داؤد پوترون کی دارالحکومت کو ایک قدیم شہر واقع جنوبی کنارہ
دریاے گاڑہا کو منتقل کرکے اپنے نام سے بہاولپور موسوم کیا سنہ ۱۷۸۰ع
کے قریب فوج قندہار نے پہر حملہ کیا اور بعد محاصرہ کے دیراول سے
بہاول خان کو نکالدیا کہ اوس نے بمقام بیکم پور بہاٹہیون کے پاس
پناہ لی انجام مین مصالحت ہو گئے اوس نے ایک مرتبہ پہر ابدالی بادشاہ
کی اطاعت اختیار کی اور اپنے بیٹے مبارک خان کو بطور اول کے بہیجکر
زر مطالبہ ادا کیا اور فوج شاہی کو برخاست کرایا مبارک خان تین برس
تک کابل مین رہا آخرکار رہا ہو گئے بہاولپور کا خان مقرر ہوا مگر
جب ملک پر قبضہ کرنے کیواسطے آیا باپ نے گرفتار کرکے کنجر کے قلعہ مین

قید کر دیا کہ بہاول خان کے انتقال تک وہ وہان رہا مگر اوس سے تہوڑے
زیر بیشتر داؤد پوترہ کے مقدم سرداران یعنی ہذیرہ خیرانی سردار معز گڈہ
و خدا بخش سردار تیرارہ و اختیار خان سردار گڈہی و حاجی خان سردار
اوچ نے مبارک خان کو کنجہ سے رہا کر دیا اور اوسیوقت بہاول خان
کی وفات کی خبر پہونچی وہ دار الریاست کو جاتا تہا مگر نصیر خان خلف غلام
خان گور گیجہ بلوچ نے جس سے مبارک خان کو سابق رنج پہونچا تہا اور
اس سبب سے وہ خایف تہا اوسکو قتل کر ڈالا اور اوسکے بہائی صادق
محمد خان کو مسند نشین کیا اوس نے فی الفور اپنے بہتیجون یعنی اخلاف
مبارک خان اور چہوٹے بہائیون کو قلعہ دیراول مین بند کر دیا۔
اونہون نے مغرور ہوکے راجپوت اور پوربیون کی فوج جمع کرکے دیراول
پر قبضہ کر لیا مگر صادق محمد نے حملہ کیا پوربیون نے مقابلہ نکیا اوسکے
دونون بہائی اور ایک بہتیجا مارے گئے دوسرا بہتیجا دیوار پر چڑہ گیا مگر
ایک سردار نے اوسکو گرفتار کرکے سپرد کیا کہ مارا گیا اور قیاس سے معلوم
ہوا کہ صادق محمد نے اونکے مارنے کا حیلہ پیدا کرنے کیواسطے یہہ فریب کیا
تہا نصیر خان بہی جسکی مدد سے اوس نے مسند حاصل کی تہی سرکشی و
عدول حکمی کے سبب سے مارا گیا مگر خیرانی سردار ہمیشہ اپنے آقا کے ساتہ
دغا کرتے رہے ہین چنانچہ ایک نظیر اسکی واقعات بیکانیر مین ہے کہ تیرارہ
اور معز گڈہ ضبط ہوئے اور وہان کے سردار قید ہوکے قلعہ کنجہ مین
بہیجے گئے گڈہی عبد اللہ حاجی خان کے قبضہ مین تہی مگر اوس سے تعلق

کوئی گانو نہ تہا صادق محمد مثل اپنے باپ کے جسکو بیجے سنگہ والی مارواڑ
بہائی کہتا تہا نیکنام نہوا داود پوترون مین باہم بہت نفاق ہے اور
بہاٹہی جنسے وے غارتگری نکرنے کے عوض خراج لیتے رہے ہین اونسے
بہت متنفر ہین مدت ہوئی کہ قندہار کا خوف بہاولپور سے جاتا رہا
اور وہانکے رئیس کا سندہ بر ترکے امیرون سے اتفاق تہا مگر رنجیت سنگہ
والی لاہور سے کہ وہ اون پر دعوی حکمرانی کرتا تہا اوسکو خوف تہا ۞
اس قوم کے لوگ ریاست بیکانیر مین بہت ہین اس سبب سے اونکی
مختصر کیفیت اور تاریخ اس مقام پر لکہی گئی ہے ۞

**راجپوت** شجاعت و جنگ آوری مین بیکانیر کے راٹہورون
کی شہرت مثل کل دیگر اقسام راجپوتون کے غیر متبدل رہی ہے اور جس
حالت مین اونکے برادران سکنا مارواڑ و آمیر و میواڑ سالہا سال تک
مرہٹون اور پٹہانون کی حملہ آوری سے مصیبت اوٹہاتے رہے ہین بیکانیر
کے راٹہوڑ بعد مسافت اور مشکلات ملک کے ذریعہ سے ان آفتون سے
محفوظ رہے مگر البتہ اونکو خود اپنے آقا کی ظلم و تعدی سے اوسیقدر
تکلیف اوٹہانی پڑی جنگل کے راٹہوڑون مین بمقابلہ دیگر راجپوتون
کے تعصب بہت کم ہے کہانا کہاتے وقت یہہ نہین پوچہتے کہ کس نے پکایا
ہے کسی کے برتن مین پانی یا شراب پینے سے کچہہ عذر نہین ہے اگر اونکو
قواعد سکہائی جاوے تو دنیا کے بہترین سپاہیون مین سے ہو جاوین
لیکن تو وے بہادر و جفاکش و قانع ہین مگر اس ملک مین آنیکے بعد اونہون نے

سرسبز نباتات نہین جم سکتے ہین تاہم کل جنگل کو ایسا ویران نہین کہہ سکتے
ہین جسمین کسی قسم کی روئیدگی قیام و بالیدگی نہ پاسکے جس ملک کو
خداوند تعالےٰ نے ایسا خشک اور ویران بنایا ہے اوس نے ہی بالعوض
ان خرابیون کے ایسی عمدگی و فضیلت بھی دی ہین کہ اعلےٰ درجہ کی
زمین مین نہین ہین مثلاً جنگل کا باجرہ ایسا عمدہ ہوتا ہے کہ ویسا مالوہ
کی زرخیز زمین پر نہین ہوتا اور یہان کے باشندون کو جب وے
سیواڑ و آمیر کے نہایت عمدہ کہانون مین شریک ہوتے ہین نہ اونکی
ذاتی خوبیون سے بلکہ اپنے وطن کی یادگار سے باجرہ کے بہالوڑی
یعنی باٹیون کی ہوس باقی رہتی ہے اور اس کثرت سے پیدا ہوتا
ہے کہ اچھی فصل مین دو برس کے خرچ کے لایق پس انداز ہوجاتا
ہے اس زراعت کیواسطے زیادہ پانی کی ضرورت نہین ہوتی مگر
البتہ تہوڑا سا بر وقت ہونا ضرور ہے ؀
باجرہ کے سواے موٹھ اور تل ہوتے ہین موٹھ انسان اور حیوان
دونون کے کام آتا ہے اور تلون کا تیل ترکاریان پکانے اور جلانے
مین خرچ ہوتا ہے گیہون جو اور چنا بھی متفرق قطعات مین ہوتے
ہین مگر یہہ بیکانیر کی عام پیداوار نہین ہین ؀
جو زمین گیہون کے لایق ہے اوس پر روئی بھی ہوتی ہے ستمبر اور
دسمبر مین پہل آتا ہے روئی جمع کرنے کے بعد شاخین قایم کردیتے ہین
جڑین رہجاتی ہین ہر سال درخت مستحکم تر ہو کے اخیر مین اتنا بڑا ہوجاتا

ہے کہ جہان اوسکی کاشت زیادہ ہے وہان اوسکی برابر دیکھنے مین
بہی نہ آوے ❊

انسان اور حیوانات کی خورش کیواسطے خداوند تعالےٰ نے بعض خودرو
نباتات گوار کجہری وکگڑی وغیرہ کثیر التخم پہل اور بڑے بڑے تربوز
بہت افراط سے پیدا کئے ہین خصوص تربوز جیسے اس ملک مین میترہ
کہتے ہین بیش قیمتی چیز ہے اوسکی قاشین کا ٹکر دہوپ مین سکہالیتے
ہین اور جب نباتات کم ہوتی ہین یا زمانہ قحط مین جسکا ہمیشہ فکر
رہتا ہے اونکا استعمال کرتے ہین اور تربوز جنس تجارت ہے جہان
دیگر میوہ جات ہین وہان بہی اوسکی بہت قدر ہوتی ہے خشک تربوز
کا گودہ بہت غذائیت رکہتا ہے اور دافع یبوست ہونے کی وجہ سے
سفر بحری کی کار آمد سمجہکے کرنل ٹوڈ صاحب نے امتحاناً کلکتہ کو بہیجا
تہا چونکہ اوسکی کاشت بہت ہوسکتی ہے ہندوستان کے جہازیون
کو اوسکا ذخیرہ وافر ملنے مین کچہہ مشکل نہین ہوسکتی اور باشندگان
ملک وجہازیون کو دوبالا فایدہ ہو جنگل کا تربوز ہندوستان کے
تربوز سے بہت بڑا ہوتا ہے اسی سبب سے اوسکی مقدار کی نسبت
مبالغہ بہی بہت کرتے ہین مگر اسمین شک نہین کہ بعض تربوز تین یا چار فیٹ
محیط کا ہوتا ہے اور جس شاخ مین لگتے ہین وہ مثل عام تربوزون
کے باریک ہوتی ہے اس خشک سرزمین مین یہہ میوہ انسان کی حیات
کیواسطے غنیمت ہے اکثر ٹیبون کے سیاح کہتے ہین کہ ایک تربوز کا گودہ

گہوڑے اور سوار دونون کی تشنگی رفع کرنے کیواسطے کافی ہوتا ہے تربوز کے سواے اس نسل کے کل میوہ جات بڑے خربوزہ سے لیکے چپڑہ اور چہوٹی گوار تک چند اقسام کے ہوتے ہین اور یہہ بہی سنا ہے کہ موسم سرما مین جب اونکی چندان ضرورت نہین ہوتی زمین مین دفن کردیتے ہین اور گرما مین بطور غذا اور دافع تشنگی کے اونکو استعمال مین لاتے ہین واقعی اس ملک کا تربوز نہایت شیرین اور لذیذ اور بہت بڑا ہوتا ہے ؛

اس خشک سرزمین مین جہان خلایق کی زیست بالکل بارش پر موقوف ہے اور ہر ساتوین سال قحط کے خایف رہتے ہین کسی شئے کو جو انسان کی حاجت روائی کے کام مین آسکے رایگان نہین کہوتے ہین — تربوزون کے بیج اور رہورٹ اور برو اور ہرارہ اور سنیون کو جمع کرکے غریب لوگ باجرہ کے آٹے کے ساتہہ روٹیون مین کہاتے ہین اور جنگلی بیر اور کہیر اور کہریل کے پہلون کو فراہم کرتے ہین اور کہیجڑہ کی پہلیان کہ قابض وخشک ہین خشک کرکے پیس لیجاتی ہین الغرض جو چیز کہانے مین آسکے ضایع ہونے پاتی ہے ؛

کوئی درخت مخصوص الملک وموافق آب وہوا نہین ہے البتہ دارالحکومت مین آنب اور املی کے درخت لگائے گئے ہین مگر کثرت سے صرف ببول وسرسبز پیلو وجہال کی جہاڑیان ہین البتہ بیدا قد روہیرم کو درخت کہتے ہین کہ وہ اکثر بیس فیٹ بلند ہوتا ہے اور عمارت کے

کیواسطے اطراف کو جاتا ہے اور نیم بہی ہوتا ہے سب جہاڑیون مین
پہوک زیادہ کارآمد ہے کہ اوسکا گہیرہ بناکے کنوؤن مین ڈالتے ہین اسکے
سبب سے ریتہ نہین پہیلتا ہے کہیجڑہ کی پہلیون کا آٹا سانگری کہلاتا
ہے چہال سے جو پانون کی جہونپڑیان بنائی جاتی ہین اور جیٹہہ بیساکہ
مین اوجان میوہ بہی ہوتا ہے پیلو کو کہاتے ہین اور ببول سے گوند
مستعمل اطبا رمعروف صمغ عربی نکلتا ہے بیر خوش ذائقہ ہوتا ہے —
یہہ سب جہاڑیان اونٹون کیواسطے عمدہ چارہ ہین جوانسہ کا گوند
بطور دوا کے کارآمد ہے سجی کی جہاڑی کو جلا کے اوسمین سے سجی
نکالتے ہین کہیر و کہریل کے پہل کو سب جانتے ہین کہ ٹینٹ مشہور ہے
بطور اچار کے تو وہ کل ہندوستان مین مستعمل ہوتا ہے مگر یہانکے
لوگ خشک کرکے مدت تک ترکاری کرتے ہین اسکی جہاڑی [illegible]
فیٹ بلند ہوتی ہے اور گرد مین بہت پہیلتی ہے اوسکی ہمیشہ سبز شاخ
پر پتہ نہین ہوتا ہے اور سرخ پہول آتا ہے - پہل یعنی ٹینٹ [illegible]
و نرات پانی مین بہگو یا جاتا ہے اور جوش دیکے نمک کے ساتہہ گہی
مین تل کیے یا سادہ روٹیون سے کہاتے ہین اکثر گہر و نمین بیس من
کا ذخیرہ جمع ہوتا ہے ٭

سجی پست جہاڑی کا پودہ ہوتا ہے اور شمالی جنگل کے قطعات معروف
کہاد ال مین بہ افراط ہوتا ہے - پوگل سے دیراول تک اور وہانسے
موزی کوٹ اختیار خان کی گڈہی و خیرپور دیر علی تک ایک وسیع [illegible]

جسمین سخت مٹی کے پست و عریض قطعات معروف بحتراام برسات کا پانی
جمع ہونے سے بنے ہوئے ہین انہین قطعات مین سجی کی جھاڑی پیدا
ہوتی ہے بہٹیان کہودکے اونمین جہاڑیون کو بہردیتے ہین اور اونمین
آگ لگادیتے ہین جلنے کے بعد تین روز تک ٹھنڈا ہونے دیتے ہین سجی
نیچے جمجاتی ہے اوسکو نکالکر صاف کرلیتے ہین راجپوت اور مسلمان اس
کام مین مصروف رہتے ہین اور فی روپیہ ایک پیسہ محصول سرکار
مین دیتے ہین مارواڑکے چارن وغیرہ بہرکے سنڈیون مین لیجاتے
ہین اور وہان سے کل ہندوستان مین پہیل جاتی ہے سندہ مین
اس نمک کی بہت خرید ہے اور بہکر وٹاٹہ وکچہہ کوپٹہ کاروان جاتے
ہین۔ ثقیل چیزون کو پکانے کے وقت قدرے سجی جلد گلادیتی ہے
اور ناقص تماکو مین ملانے سے اوس مین تلخی زیادہ ہوجاتی ہے ٭
آک کا درخت جسے ہندوستان مین مدار کہتے ہین جنگل مین بہت بلند
اور قوی ہوتا ہے اوسکے ریشون سے مضبوط رسیان بنائی جاتی
ہین کہ پایداری مین مونج سے بہتر ہوتی ہین اور پیداوتون کی نہیں
پرسن بہی ہوتا ہے ٭
آلات کشاورزی سادہ اور زمین کے موافق ہوتے ہین ہل مین ایک
جانور خواہ بیل ہو یا اونٹ تنہا جوتا جاتا ہے جوڑی کا ہل صرف سخت
زمین پر مستعمل ہوتا ہے کہ ایسے مقامات کم ہین تخم ریزی متفرق دانون
سے نہ دور ہوتی ہے کہ ہر دانہ مین پندرہ بیس گز سے پہوٹتے ہین

غلہ کا گاہٹہ بیل کرتے ہین مگر موٹہہ کا اونٹون سے کرایا جاتا ہے ٭

**پانی** کل جنگل مین پانی زمین کے سطح سے بہت عمق پر ہے گرمی لشدت پڑتی
ہے اور یہان کے انسان وحیوات ونباتات کو موافق ہے سردی کا
تحمل بہت کم ہے ایک دفعہ تیس درجہ پر تہرمومیٹر یعنی آلہ حرارت نما آیا
تب باشندگان ملک کو بڑی تکلیف ہوئی آک وغیرہ سفید جہاڑیان
جل گیئن اور پچیس درجہ عرض بلد شمالی میں اٹہائیس درجہ تہرمومیٹر
ہونے سے مصیبت وتباہی سمجہی گئی نخود وغیرہ کی زراعت خشک ہوگئی
دلیسکہہ مین دار الحکومت کے قریب چاہات دوسو ہاتہہ عمیق ہین اور
ساٹہہ ہاتہہ سے کم عمق پر پانی انسان کے استعمال کے لایق تہلو نہین
کم ملتا ہے البتہ بعض میدان مثل ہوتہلہ اس سے مستثنی ہین اور شور
پانی حیوانون کے لایق اکثر مقامات پر بیس تیس ہاتہہ کے عمق پر ملتا ہے
پختہ چاہات ہزار ہزار روپیہ کی لاگت سے تیار ہوتی ہین اور خام چاہات
مین ریتہ بند کرنے کیواسطے پہوک کے گہیرے ڈالے جاتے ہین پانی
ہاتہہ سے نکالا جاتا ہے ٭

سر جنگل مین چند نمکین جہیل ہین کہ سر کہلاتے ہین مگر جیسی مارواڑ مین
ہین ویسی نہین ہین سب سے بڑا قصبہ سر کے پاس ہے کہ وہ قصبہ
بہی اس سبب سے سر کہلاتا ہے اوسکا چہہ میل کا محیط ہے۔ دوسرا
دو میل طول مین چہار پر کا ہے اگرچہ ہر ایک مین اکثر چار فیٹ پانی رہتا
ہے مگر گرمیون مین گرم ہوا سے خشک ہوکے پپڑی جم جاتی ہے۔

مگر جنوبی جہیلون کے نمک سے دونون کا نمک کمتر درجہ کا ہوتا ہے ✽
**ہیئت ملک** اگرچہ اس ملک مین کسی طرح کی خوبصورتی نہین ہے
مگر اکثر باشندے وطنی محبت کی وجہہ سے باجرہ کی رابڑی کو شایستہ
ملکون کی نعمتون سے بہتر سمجہتے ہین اونکے نزدیک ریتا کے ٹیبے ہمالہ
کے سرسبز وشاداب پہاڑ سے فایق ہین اور انکی پست جہاڑیون
کے مقابلہ مین اوسکی سرورختی وبرومندی ہیچ ہے جن آنکہون
کو خشک زمین دیکہنے کی عادت ہے سبزہ سے متنفر ہوتی ہین اور
جن ملکون مین طوفان بادی یعنی آندہیان نہین آتین یا جہین ٹیڈیون
کے دل کہ وہ بہی طوفان سے کم نہین ہین زمین کو سایہ سے نہین
ڈہک لیتے ہین اونکی راے مین بدنما ہین کہین کہین جہر بڑ پتہر کی
پہاڑیان زمین سے نکلی ہوئی ہین باشندگان سرحد نا گور جب
اونکو اپنے ٹیبون سے بلند تر پہاڑ دیکہنے کا شوق ہوتا ہے کوہ
اراولی کا کنارہ دیکہکے خوش ہو جاتے ہین ✽
**پیداوار معدنی** اس ملک مین معدنی پیداوار کم ہین اکثر
مقامات خصوص حصیرہ واقع تیرہ کوس شمال مشرق دارالریاست
مین عمدہ عمارتی پتہر کی کان ہے کہ اوس سے دو ہزار روپیہ سالانہ
کی آمدنی ہے اور بیرم سر و بیداسر مین تانبے کی کانین ہین بیرم سر
کی کان سے خرچ کی برابر آمدنی نہین ہوتی اور بیداسر مین تیس
برس تک کام چلنے سے تانبا نکلنا بند ہو گیا ✽

کولاٹ کے قریب ایک کان مین ملتانی مٹی نکلتی ہے اور بطور مال تجارت
دساور کو جاتی ہے اور اوسکی آمدنی کا پندرہ سو روپیہ راج کے
خزانہ مین داخل ہوتا ہے بدن اور بالون کی صفائی مین اوسکا
استعمال ہوتا ہے اور کہتے ہین کہ کچھہ کی عورتین رنگ کے واسطے اوسکو
کہاتے ہین ؛

**حیوانات** اونٹ جسکو جنگل کا جہاز کہتے ہین سب سے مقدم
ہے اوسکے بغیر اس ملک مین گذارہ نہین ہے وہی ہل چلاتا ہے وہی
کنوون مین سے پانی کھینچتا ہے وہی اون پانی کی مشکون کو اپنے
آقا کیواسطے لیجاتا ہے اور خود چندر وز تک اوسکے استعمال سے
پرہیز کرتا ہے اوسکا یہہ وصف بہ اتفاق ساخت قدم کے کہ حسب ضرورت
زمین کشادہ یا بستہ ہوجاتا ہے ونیز نرمی دہن کہ اوسمین زبان
سے ببول وکہیر وجواسہ کی خار دار شاخون کو کھینچ لیتا ہے صانع
پاک کی فیاضی اور چارہ سازی کی شہادت دیتا ہے جنگل کے
اونٹ دیگر ممالک کے اونٹون سے بہتر ہوتے ہین اور دہات وباہر
کے تہل کے بہترین ہوتے ہین راجگان جیسلمیر وبیکانیر کے ہان لڑائی
کیواسطے شتر سوارون کی فوج ہین جیسلمیر مین دو سو اونٹون کے
مسلح سوار ہین اونمین سے اتنی راج کے ہین اور باقیماندہ جاگیردارن
کے ہر ایک اونٹ پر دو آدمی سوار ہوتے ہین اور بہاگنے مین شاطر
ہین مگر مجبور مقابلہ پر آجاوین تو اونٹون کو بٹہاکے اور اوس کے

گہوٹنون کو باندہ کے اوسکے جسم کا مورچہ بناتے ہین اور اوسکی پشت پر رکہکے بندوقین چلاتے ہین جنگل مین کوئی جہاڑی ایسی نہین ہے جو اونٹ کے چارہ مین مستعمل نہو سکے ۔ بیکانیر کا اونٹ بیش قیمتی ہوتا ہے اوسط قیمت سو روپیہ ہے اور عمدہ ترین ہزار روپیہ تک کا ہوتا ہے ؀

خر گدہا جسکو گورخر ہی کہتے ہین جنگل کا رہنے والا ہے مگر اوسکی کثرت زیادہ جنوبی ملک مین دریات کے قریب ہے اور بارمیر سے بانکا سر و بولیاری تک بہی بہت ہوتا ہے ؀

عمدہ اقسام کے ہرن اور نیل گاؤ بہی جنگل کے اکثر اضلاع مین بہت ملتے ہین اور اگرچہ میدان کے راجپوت اوسکو کم مارتے ہین کہ کہانے سے پرہیز ہے مگر جنگل مین گوشت و پوست دونون کے استعمال سے یہہ جانور بہت کار آمد ہے اور دیگر جنگلی حیوانات شیر و لومڑی و خرگوش ہوتے ہین خصوص لومڑی بہت خوبصورت ہوتی ہے خانگی حیوانات مین گہوڑہ و بیل و گاے و بہیڑ و بکری و گدہون کی کچہہ کمی نہین ہے گدہون سے ہل چلتے ہین اور جنگل کے گاؤ و مادہ گاؤ مشہور ہین ؀

بہیڑ و بکریون کے ریوڑ جنکو یہان چانگ کہتے ہین جنگل مین بہت چرتے ہین کہتے ہین کہ بکری کا تک سے نصف جیت تک پانی پینے کے بغیر زندہ رہ سکتی ہے ظاہرا یہہ بات غیر ممکن معلوم ہوتی ہے مگر اسمین شک نہین کہ جب گہاس بہ افراط ہوتی ہے چہہ ہفتہ تک پانی مطلق نہین پیتی ہین

داؤدپوترہ اور بہاٹھی پوہ کے تہلون سے شروع گرما مین سندہ کو لیجاتی
ہین اور چوپان بہی بہیڑیون کیطرح پانی کے بغیر رہتے ہین مگر بالعوض اسکے
چہاچ پیتے ہین اور اوسمین سے گہی نکالکر غلہ کے عوض فروخت کرتے ہین
اونٹون کے چرانے والے بہی اونکے دودہ اور جنگلی میوہ جات سے
زندگی بسر کرتے ہین روٹی بہت کم کہاتے ہین ؛

**امراض** ضعیف و بدذائقہ غذا اور اوس سے بدتر پانی کیوجہ سے
جو امراض باشندگان جنگل کو لاحق ہوتے ہین اونمین سے رتوندہ
یعنی شبکوری اور نہاروہ اور اماس عصب مقدم ہین شبکوری اور
اماس عصب زیادہ تر غریبون اور پیادہ چلنے والون کو ہوتی ہین کہ
اعضا کو ریتہ سے نکالنے مین جو زور پڑتا ہے اوس سے رگون کی تری
زایل ہوکے پہٹ جاتی ہین مگر عادت ایسی ہوتی ہے کہ باشندگان صحرا
جنکی تمام عمر قاصدی مین گذری شاکی ہین کہ ریتہ کے مقابلہ مین میدان
کی سخت زمین پر چلنے سے زیادہ تکان پیدا ہوتی ہے مگر یہہ امر غلط ہے
کیونکہ اونکی رگین پہولنے سے ثابت ہے کہ اونکو جنگل مین سفر کرنے سے
یہہ نتیجہ حاصل ہوا ہے ۔ مگر مرض نہاروہ سے رئیس سے لیکر کاشتکار
تک کوئی محفوظ نہین رہتا اور جس شخص کے صرف ایکدفعہ ہوتا ہے وہ
خوش نصیب سمجہا جاتا ہے اگرچہ یہہ مرض جنگل یا مغربی راجپوتانہ سے
مخصوص نہین ہے کیونکہ متوسط ریاستون مین بہی ہوتا ہے مگر کوہ
اراولی سے شمال و مغرب مین اس مرض کا اسقدر زور ہے کہ دو شخصون

کی ملاقات ہونے پر نہاروہ کا حال پوچھنا بمنزلہ مزاج پرسی کے سمجھا جاتا
ہے وہ اکثر اعضا مین ہوتا ہے اور اس نقدرت سے درد پیدا کرتا ہے
کہ انسان متحمل نہوسکے اوسکے سبب کی نسبت کہ ریتا یا پانی مین مادہ حیوانی
ملنے سے ہوتا ہے یا اصل مواد مین خفیف اجزا رغلیظ جذب ہونے سے
باشندگان ملک کی رائے متفق نہین ہے مگر اوسکا مقام جلد کے اندر
اوس سے ملحق ہوتا ہے ابتدا مین ایک دنبل نمودار ہوتا ہے اور
پھر بہ تدریج ورم زیادہ کرکے کل جسم مین سوزش پیدا کرتا ہے اسوقت
کیڑہ حرکت کرنے لگتا ہے اور اوسمین اسقدر جان معلوم ہوتی ہے کہ گویا
نکلنے کیواسطے جہد کرتا ہے اوسکی حرکت متواتر ہوتی ہے اور شب و روز
بدنصیب مریض کو کاٹتا ہے اور روز بروز بڑھکر زیادہ پھیلتا ہے اوسوقت
اوسپر عمل جراحی ہوتا ہے جراح اوسکے سر کو پکڑتا ہے اور رسی یا تنکے
کے گرد لپیٹتا ہے اور چند روز تک مریض کو اذیت پہونچانے کے بغیر نکالتا
رہتا ہے اگر کوئی خواب تپ مین غافل ہوکے حرکت پھرتی سے توڑ ڈالے
تو اس سے وہ چند سوزش اور ورم پیدا ہوتے ہین اور اگر احتیاط
اور پھر مندی سے کیڑا سالم نکل آوے تو مریض تندرست ہوجاتا ہے
غرض اس مرض سے زیادہ بُرا اذیت کوئی نہین ہوسکتا ہے ۰
ہندوستان کے دیگر امراض مین سے یہان سیتلا اور تیجاری بھی بہت
ہوتے ہین سیتلا مین تو صرف سیتلا دیبی کی پرستش کرتے ہین اور
تیجاری مین انار کی چھال کا جوشاندہ زیادہ مستعمل ہوتا ہے اور

ولنگی ومیوہ جات پانی سے اجناس ممالک قریب البحر مثل مصالحہ جات وٹین وعرقیات ونارجیل و دندان فیل وغیرہ آتے ہین اس مال مین سے کسیقدر خاص اسی ملک مین خرچ ہوتا تہا اور زیادہ تر دیگر ممالک کو گذر کے اوسکے محصول سے بڑی آمدنی ہوتی تہی ❊

**اُون** جنگل کی بہیڑ کی اُون اس ملک کی صنعت وتجارت کی مقدم جنس ہے مرد و عورت کی پوشش کا کپڑہ اوس سے تیار ہوتا ہے اور امیر وغریب سب پہنتے ہین اور ہر قسم کی تین روپیہ کی موٹی لوئی سے لیکے تیس روپیہ کے تہان تک بنائی جاتی ہین یہہ تہان لوئی اور دوشالہ کے وسط مین ہوتی ہین اور اون پر سرخ یا اودا حاشیہ ہوتا ہے اور اسی قسم کے عورتون کے دوپٹہ ہوتے ہین اوس سے پگڑیان بہی بنائی جاتی ہین اور ایسی باریک ہوتی ہین کہ باوصف چالیس سے اکسٹھہ فیٹ طول مین ہونے کے سر پر گران نہین معلوم ہوتی ہین بہیڑ و بکری و گایون کا گہی بہی تجارت کی جنس ہے ❊

**آہن** بیکانیر کے لوگ لوہے کا کام بہی بہت کرتے ہین اور تلوار و بندوق وپیش قبض و بہالہ وغیرہ بنانے کے کارخانجات دار الریاست اور کل بڑے قصبون مین ہین قبضہ شمشیر کوفت طلائی ونقرئی اور سادہ دونون طرح کا تیار ہوتا ہے ہندوستان کے ممالک مختلفہ مین جاکے بہت قدر پاتا ہے ❊

یہان ہاتہی دانت کے کاریگر بہی بہت ہین مگر صرف مستورات کی چوڑیان

وغیرہ بناتے ہین ؛

اس ملک کے خرچ کے واسطے سوتی کپڑا بہی بہت تیار ہوتا ہے ؛

**مصری** بیکانیر مین چند کوئے ایسے ہین کہ اونکے پانی سے روا خوب جمتا ہے روہیلکہنڈ اور ممالک مغربی و شمالی سے شکر لاکے مصری بناتے ہین مگر سروا جمتا ہے یہان کی مصری کل ہندوستان مین جاتی ہے اور سپیدی و صفائی و چمک مین اس سے بہتر اور کہین کی نہین ہوتی ؛

بیکانیر کے علاقہ مین دولتمند ساہوکار بہت ہین کہ کلکتہ و بمبئی وغیرہ بلاد انگریزی مین تجارت کرتے ہین اور برس دو برس بعد وطن مین آکے تعمیر مکانات اور شادیون مین بہت روپیہ خرچ کرتے ہین مگر اب راجپوتون کے ظلم سے اکثر وطن چہوڑ کے چلے گئے ہین ؛

**میلہ جات** کولائت و گجنیر مین کاتک اور پہاگن کے مہینون مین میلے ہوتے تہے اونمین مویشیون اور جنگل کے اونٹ و بیل اور ملتان اور لکہی جنگل کے گہوڑون کی خرید و فروخت ہوتی تہی اب ان میلون کی شہرت جاتی رہی بلکہ کل ملک کی تجارت موقوف ہوگئی ؛

**مالگذاری راج** راج کی آمدنی ملک خالصہ و محاصل رعایا زراعت پیشہ اور ڈونڈ سے ہوتی ہے مگر لوٹ اور زیادہ ستانی کے ان سب ذریعون سے خزانہ راج مین پانچ لاکہہ روپیہ سے زیادہ بہت کم داخل ہوتا ہے راجپوتانہ کی دیگر ریاستون کی نسبت اس ریاست کے دیہات بہائی بٹون اور جاگیردارون مین زیادہ منقسم ہین سبب یہہ ہے کہ ابتدا ار

مین جب بندوبست ہوا تو بیداوتون اور کاندلوتون نے جنگی فتوحات
ممالک مفتوحہ بیکا سے زیادہ تہین اوسکا اپنے ملک مین قابض ہونا گوارا
نکیا صرف کسیقدر زر نقد دینا منظور کرکے اوسکی سرپرستی کو قبول کیا
دیہات خالصہ زیادہ تر راجگڈہ و رینی و نوہر و گاربا و رتن گڈہ
و رانیا و رچورو سے پرگنات مین ہین اور انتظام ملک کیواسطے ریاست
حسب نقشہ ذیل منقسم ہے ۔

## نقشہ گیارہ تحصیلات و تیرہ چیرہ جات راج بیکانیر

| نمبر | نام تحصیل یا چیرہ | دیہات عطیہ خراج گذار | دیہات عطیہ معافی | دیہات عطیہ میزان | خالصہ | میزان | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| تحصیل | انوپ گڈہ | ۹ | ۶ | ۱۵ | ۲۲ | ۳۷ | अनूपगढ |
| | سردار گڈہ | ۰ | ۴ | ۴ | ۲۱ | ۲۵ | सरदारगढ |
| | صورت گڈہ | ۰ | ۲ | ۲ | ۲۶ | ۲۸ | सूरतगढ |
| | ہنومان گڈہ | ۰ | ۱۹ | ۱۹ | ۹۱ | ۱۱۰ | हनुमानगढ |
| | تبی | ۰ | ۰ | ۰ | ۴۲ | ۴۲ | तीबी |
| | چیرہ سیاہ کوٹ | ۸۵ | ۱۰ | ۹۵ | ۰ | ۹۵ | स्यादकोट |
| | چیرہ مہاجن | ۴۸ | ۱ | ۴۹ | ۰ | ۴۹ | महाजन |
| | چیرہ شیخ سر | ۵۵ | ۳۹ | ۹۴ | ۰ | ۹۴ | शेखसर |

| اضلاع | نام تحصیل یا چیرہ | دیہات محلیہ | | | خالصہ | میزان | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | خراج گذار | معافی | میزان | | | |
| شمال و مشرق | نوہر | ۱۰۰ | ۱۸ | ۱۱۸ | ۴ | ۱۲۲ | नोहर |
| | بہادران | ۳ | ۱۳ | ۱۶ | ۶۸ | ۸۴ | बहादरा |
| | راجگڑھ | ۷۸ | ۱۷ | ۹۵ | ۶۲ | ۱۵۷ | राजगढ |
| | رینی | ۱۰۰ | ۲۴ | ۱۲۴ | ۳ | ۱۲۷ | रनी |
| مشرق | چورو | ۴ | ۵ | ۹ | ۴ | ۱۳ | चूरू |
| | سردارسر | ۰ | ۰ | ۰ | ۲ | ۲ | सरदारसर |
| | چیرہ راجاہد | ۲۱ | ۱۱ | ۳۲ | ۰ | ۳۲ | राजाहद |
| | سوجاہد و بیداہد | ۱۹۳ | ۲ | ۱۹۵ | ۳ | ۱۹۸ | सजाहद बीदहद |
| | چیرہ گسائیں سر | ۳۲ | ۳۹ | ۷۱ | ۱ | ۷۲ | गुसांईसर |
| | چیرہ جسپاسر | ۴۳ | ۴۳ | ۸۶ | ۰ | ۸۶ | जसपासर |
| | چیرہ خالصہ | ۰ | ۵ | ۵ | ۱۳ | ۱۸ | खालसा |
| | چیرہ کھیجڑہ | ۵۷ | ۲۳ | ۸۰ | ۰ | ۸۰ | खेजडा |
| مغرب | چیرہ مگرہ | ۵۳ | ۳۴ | ۸۷ | ۳ | ۹۰ | मगरा |

# نقشہ سرداران راج بیکانیر مرتبہ کرنل ٹوڈ صاحب

| نام سرداران | شاخ | جای سکونت | آمدنی | جمعیت | | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | پیادہ | سوار | |
| بیری سال | بیکہ | مہاجن | الف ۵۰۰۰ | ۵۰۰۰ | ۱۰۰ | یہہ جاگیر ریاست سے لادعوی ہوئی کیونکہ عوض راجہ لونکرن کے وارث ہوئی تہی اوسمین ایک سو چالیس گانو ہین |
| دہی سنگہ | بنیروت | بوکرکو | دہہ | ۵۰۰۰ | ۲۰۰ | بیکانیر کے سرداروں مین اول ہے |
| اذب سنگہ | بیکہ | جسانہ | صہ | ۴۰۰ | ۴۰ | |
| بہیم سنگہ | رر | بالی | صہ | ۴۰۰ | ۲۵ | |
| چین سنگہ | بینی رتہو | ساوہ | عہ | ۲۰۰۰ | ۳۰۰ | |
| ہمت سنگہ | راوت | راوتسر | عہ | ۲۰۰۰ | ۳۰۰ | |
| امید سنگہ<br>ہیت سنگہ | بیداوت | بیداسر<br>ساتوڑہ | صہ | ۱۰۰۰ | ۲۰۰۰ | اس خاندان کے ۱۲ گانو ہین |
| بہادر سنگہ | ناروت | مہنسر | الصہ | ۴۰۰۰ | ۵۰۰ | |
| سورجمل | ناروت | تیاندی | الصہ | ۴۰۰۰ | ۵۰۰ | |
| گمان سنگہ | ناروت | کاتر | الصہ | ۴۰۰۰ | ۵۰۰ | |
| اتی سنگہ | ناروت | کچہور | الصہ | ۴۰۰۰ | ۵۰۰ | |
| شیر سنگہ | رر | ینمباج | صہ | ۵۰۰ | ۱۲۵ | |

| نام سرداران | شاخ | جاے سکونت | آمدنی | جمعیت | | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | پیادہ | سوار | |
| ظالم سنگہ | بہاٹی | گریالہ | الـــ ۃ | ۴۰ | ۴ | |
| سردار سنگہ | ر | سرتیرہ | ۸ | ۳۰ | ۲ | |
| کیت سنگہ | ر | رندیسر | سمار | ۳۲ | ۲ | |
| چند سنگہ | کرمسوت | نوکہو | لکـــ ۃ | ۱۵۰۰ | ۵۰۰ | ۲۷ گانو عطیہ جودہپور گیارہ برس سے شامل اس ریاست میں ہیں |
| ستی دان | رُوپاوت | باویلہ | صحـــ ۃ | ۲۰۰ | ۲۵ | |
| بہوم سنگہ | بہاٹی | جنگلو | الـــ صار ۃ | ۴۰۰ | ۹ | |
| کیشی | ر | جامنسر | صـــ ۃ | ۵۰۰ | ۱۵۰ | |
| الیسری سنگہ | منڈیلہ | سرونڈہ | لکـــ ۃ | ۲۰۰۰ | ۱۵۰ | |
| پدم سنگہ | بہاٹی | گوسو | الـــ صار ۃ | ۴۰ | ۴ | |
| کلیان سنگہ | ر | نیلیہ | الـــ ۃ | ۴۰ | ۲ | |
| | | میزان | کہہ الکہہ بار ۃ | ۴۴۰۶۲ | ۵۴۰۲ | |

| نمبر | نام شاخ | نام جاگیر | نام سردار | دیہات جاگیر: خراج گذار | معافی | میزان | زر خراج | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۴ | سرنگوت | رنسیسر | کاہنہ سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | جمعی اعاز خراج معاف ہے |
| ۱۵ | کشن سنگوت | سانکھو | انبگار سنگھ | ۲۱ | ۰ | ۲۱ | سے ۃ | |
| ۱۶ | ״ | نیمہ | شیونابتہ سنگھ | ۱۱ | ۰ | ۱۱ | سے ۃ | |
| ۱۷ | بیرلوت | راج پورہ | بجے سنگھ | ۱۹ | ۰ | ۱۹ | سے مار ۃ | |
| ۱۸ | پرتہی راجوت | دوریوص | ہری سنگھ | ۱۴ | ۰ | ۱۴ | صـ ۃ | |
| ۱۹ | امرسیوت | ہردیسر | جواہر سنگھ | ۸ | ۰ | ۸ | الـ ۃ | |
| ۲۰ | باگھاوت | سیکہانہ | کیسری سنگھ | ۴ | ۰ | ۴ | الـ ۃ | |
| ۲۱ | نارنوت | منگروسر | پرتاب سنگھ | ۰ | ۳ | ۳ | ۰ | |
| ۲۲ | ״ | تیہاندری | ڈونگر سنگھ | ۱ | ۰ | ۱ | لمار | |
| ۲۳-۲۴ | نارنوت | بینیرسر | شیونیتہ سنگھ، مادہو سنگھ | ۲ | ۰ | ۲ | صاللـ | |
| ۲۵ | ״ | کاثر | راوت سنگھ | ۱ | ۰ | ۱ | صاصـ | |
| ۲۶ | گہرسیگوت | گہرسی سر | راوت سنگھ | ۴ | ۰ | ۴ | الـ مار ۃ | |
| ۲۷ | ״ | گرنج بیسر | گردہار سنگھ | ۳ | ۰ | ۳ | الـ ۃ | |
| | کاندہاوت | | | | | | | |
| ۲۸ | راولوت | راوت سر | زورآور سنگھ | ۱۴ | ۰ | ۱۴ | صـ ۃ | |
| ۲۹ | ״ | بیلاوچنڈری | شیودان سنگھ | ۱ | ۰ | ۱ | ماوصر | |
| ۳۰ | ״ | سووابن | جیت سنگھ | ۵ | ۰ | ۵ | الـ ۃ | |

| نمبر | نام شاخ | نام جاگیر | نام سردار | تعداد دیہات خراج گذار | معافی | میزان | زر خراج | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۴۶ | تجسیوت | چارواس | گیان سنگھ | ۸ | ۰ | ۸ | [illegible] | |
| ۴۷ | ″ | ملسیسر | رنجیت سنگھ | ۱۰ | ۰ | ۱۰ | [illegible] | |
| ۴۸ | ″ | کانوتہ | سوتی سنگھ | | | | | |
| ۴۹ | ″ | بدابر | روپ سنگھ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | شامل ملسیسر |
| ۵۰ | ″ | گھنٹیل | بختاور سنگھ | ۱ | ۰ | ۱ | [illegible] | تعظیم جدید داخل چارواس |
| ۵۱ | ″ | نوسریہ | بن جی | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | |
| ۵۲ | ″ | جوگلیہ<br>بتوتہ | شیو سنگھ [illegible] | ۱ | ۰ | ۱ | [illegible] | |
| ۵۳ | سنوہرواتو | سانزوو | ہمیر سنگھ | ۷ | ۰ | ۷ | [illegible] | |
| ۵۴ | ″ | پدیارہ | کیسری سنگھ | ۳ | ۰ | ۳ | [illegible] | |
| ۵۵ | ″ | پٹیسر | سوتی سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | |
| ۵۶ | ″ | ککو | منگل سنگھ | ۱ | ۰ | ۱ | [illegible] | |
| ۵۷ | مدہاوت | سوبہاسر | پاکھہ سنگھ | ۷ | ۰ | ۷ | [illegible] | |
| ۵۸ | پرتھی راجوت | ہاراسر | سوتی سنگھ | ۱۲ | ۰ | ۱۲ | [illegible] | |
| ۵۹ | کرمسیوت | نوکہہ | سانون سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | [illegible] | |
| ۶۰ | ″ | رتیسر | ساول سنگھ | ۲ | ۰ | ۲ | [illegible] | |
| ۶۱ | مندلاوت | سارونڈ | ناہر سنگھ | ۶ | ۰ | ۶ | [illegible] | |
| ۶۲ | روپاوت | بیاولہ | بھیم جی | ۱ | ۰ | ۱ | [illegible] | |

| نمبر | نام شاخ | نام جاگیر | نام سردار | تعداد دیہات: خراج گزار | معافی | میزان | زرخراج | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۶۳ | میٹرتیہ | گولر | بسن سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | |
| ۶۴ | " | سنگھکور | راج سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | |
| ۶۵ | " | کہارہ | چاند سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | |
| ۶۶ | " | ہیسلی | سانونت سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | |
| ۶۷ | جودہا | پڑاو | بہوم سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | |
| ۶۸ | جودہا چاپا | دیواس | بہنوت سنگھ پوہکرن سنگھ | | ۲ | ۲ | | |
| ۶۹ | بہاٹی | | | | | | | |
| | راولوت | جگو | تیج سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | |
| ۷۰ | جرسلمارس | رسند تبو | سلطان سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | |
| ۷۱ | دیراوریہ | گہریالہ | راول سنگھ | ۰ | ۳ | ۳ | ۰ | |
| ۷۲ | " | باڈلر | سورجمل | | | | | |
| ۷۳ | " | " | کہیت سنگھ | ۰ | ۲ | ۲ | ۰ | |
| ۷۴ | " | پریواڑدی | جیسن سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | |
| ۷۵ | پوگلیہ | پوگل ستوردسر | راو کرن سنگھ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | پوگل جمی راعت اجاد |
| ۷۶ | " | ستاسر | مولجی | ۲ | ۰ | ۲ | ما عہ | |
| ۷۷ | " | ریلان | کہیت سنگھ | ۱ | ۰ | ۱ | سار | |

| نمبر | نام شاخ | نام جاگیر | نام سردار | تعداد دیہات: خراجی | معافی | میزان | زر خراج | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۷۸ | کرنوت | جیجل سر | ہنونت سنگھ | ۶ | ۰ | ۶ | عاصہ | |
| ۷۹ | ویرم راجوت | پیتھہنوکس | مکند سنگھ | ۳ | ۰ | ۳ | [illegible] | |
| ۸۰ | جیت سنگھوت | باڈ | رنجیت سنگھ راو برسل پور علاقہ جلیسلمیر | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | |
| ۸۱ | کشناوت | کہرپورہ | تخت سنگھ | ۴ | ۰ | ۴ | [illegible] | |
| ۸۲ | " | رانیر | پرتاب سنگھ | ۴ | ۰ | ۴ | [illegible] | |
| ۸۳ | کچھوایہ | بگرانہ | رگھناتھ سنگھ خلف کیسری سنگھ جہلاوا | ۰ | ۵ | ۵ | ۰ | |
| ۸۴ | " | کجرو بیسر | پدما سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | |
| ۸۵ | کچھوایہ راجاوت | بالیری | زورآور سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | اس زورآور سنگھ خلف گلاب سنگھ کی مہاراجہ سردار سنگھ کی رانی معروف بڑی راجاوت جی تہی اور حکم سنگھ برادر حقیقی زورآور سنگھ |

| نمبر | نام شاخ | نام جاگیر | نام سردار | تعداد دیہات خراج گذار | تعداد دیہات معافی | تعداد دیہات میزان | زر خراج | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹۲ | شیخاوت سادولجیکا | سرسالی | ساونت سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | | |
| ۹۳ | شیخاوت راوجیکا | اڑسر | تھیرو سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | |
| ۹۴ | " | مالاسر | فتح سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | |
| ۹۵ | گردہرجیکا | آسل سر | شنگل سنگھ | ۱ | ۰ | ۱ | [illegible] | |
| ۹۶ | " | پونل سر | کہیتا سنگھ | ۱ | ۰ | ۱ | [illegible] | |
| ۹۷ | پدار | جیتسی | سورجمل | ۳ | ۲ | ۵ | [illegible] | |
| ۹۸ | " | راناسر | گلاب سنگھ | | | | | |
| ۹۹ | " | راجاسر | دول سنگھ | ۵ ۷ | ۲ | ۷ | [illegible] | |
| ۱۰۰ | " | سون | بردہ سنگھ | ۲ | ۰ | ۲ | [illegible] | |
| ۱۰۱ | " | پال سر نارسر | اجیت سنگھ | ۱ | ۰ | ۱ | [illegible] | |
| ۱۰۲ | تنور | کلہاسر | کرنی سنگھ | ۰ | ۲ | ۲ | ۰ | |
| ۱۰۳ | " | جنجیو ستاسر | کلیان سنگھ | ۰ | ۱ | ۱ | ۰ | |
| ۱۰۴ | سیسودیہ | گودشو | سالم سنگھ | ۱ | ۰ | ۱ | [illegible] | |

علاقہ راج کی کلی تقسیم سے ظاہر ہے کہ منجملہ ۲۱۸۱ دیہات کے صرف ۲۶۰ جمعی
یک لکہہ [illegible] ہزار کے رخالصہ مین اور باقیماندہ ۱۹۴۶ جمعی [illegible] لکہہ [illegible]
باللہہ [illegible] عطیات مین ہین کہ اونمین سے ریاست کو صرف [illegible] لکہہ [illegible]
عامہ [illegible] حاصل ہوتا ہے خالصہ مین یہہ کمی دیوان و دیگر اہلکاران
راج کے اقتدار و سازش سے ہوئی ہے کہ لوگون کو خوش کرنے کیواسطے
دیہات دلوا دیے ہین کہ اسکی چند نظیرین مہاراجہ سردار سنگہ صاحب کے
عہد کی ہین ؞

| | | |
|---|---|---|
| بجو ہیج سنگہ جیسلمیر والہ کو<br>[illegible] | رتن گڈہ جی سنگہ ڈونڈلود والہ کو<br>[illegible] | کانولائی رانی جیسلمیری جی کو ملا<br>[illegible] |
| بیس دیہات رانی بوگلیانی جی کو ملا<br>[illegible] | رتن پورہ ٹہاکر کو لکہو<br>[illegible] | الوپسیرشہر متعلق مندر ٹہاکر رسکہ سیرومنی<br>[illegible] |
| سونڈسر رانی الور یانی جی کو ملا<br>[illegible] | صورت دیسر لتی والہ صاحبزادہ کو ملا<br>[illegible] | سردار پورہ بابا ہابائی کو ملا<br>[illegible] |

راج بیکانیر مین وسایل آمدنی حسب تحریر کرنل ٹوڈ صاحب چہہ ہین۔
خالصہ یعنی مالگذاری اراضی ۔ محصول دہوان ۔ انگاہ محصول
سایر و راہداری ۔ پیشا یتی یعنی محصول قلبہ ۔ ملبہ ۔ چنانچہ ہر ایک کا
حال لکہا جاتا ہے ؞

**خالصہ** سابقاً اس ذریعہ سے دو لاکہہ کی آمدنی تہی مگر راجہ کے روز
افزون توہم اور فضول خرچی سے دو ثالث دیہات مالگذاری منتقل ہوگئی

پیشتر کے دیہات دہ سوتھے کہ اونمین سے صرف اسّی رہگئے اونکی جمع ایکلاکھ روپیہ سے زیادہ نہین ہے صورت سنگہ کو تداندیش ہے سبکو یکسان تمام دیتاہے خواہ برہمن ہو یا شتربان اور اوس نے خواہ کیسی ہی نوکری کی ہو خالصہ کو صرف اپنی حین حیات سمجھتاہے اور روپیہ کی کمی ہوتی ہے تو اپنی رعایا سے زیادہ ستانی کرتاہے ؛

**محصول دہوان** یہ محصول چولہون پر ہے ہر ایک شخص کو ضرور ہے کہ کہانا پکاکر کہاوے اسواسطے صورت سنگہ کا تحصیلدار قبل اسکے کہ کوئی کہانا کہاوے راج کا محصول وصول کرتاہے صرف ایک روپیہ فی گہر کے حساب سے لاکہہ روپیہ وصول ہوتاہے مگر صرف غریب رعایا سے لیاجاتاہے اگر زبردست سرداروں سے بہی لیاجاوے تو زکثیر وصول ہو قصبہ مہاجن مین جورتن سنگہ خلف راجہ نون کرن کو دعوی ریاست سے دست بردار ہونے کے عوض ملا تہا اس محصول سے معاف ہے اس محصول کی آمدنی مین کمی نہین ہوتی کیونکہ اگر نصف گانو ویران ہوجاوے تو باقیماندہ نصف سے معمولی رقم وصول کیجاتی ہے بعض ریاستون مین سے محصول دہوان صرف بیکانیر اور جیسلمیر مین ہے ؛

**محصول انگاہ یعنی انگ** محصول انگ کہ جسم یعنی بدن پر ہے راجہ انوپ سنگہ نے جاری کیاتہا اس سبب سے کہ انسان وحیوان دونو پر انسان پر بلا امتیاز مرد وعورت مگر باعتبار عمر اور حیوانات پر اونکی قیمت اور کارآمد ہونے کے لحاظ سے کم وبیش لیاجاتاہے اگر اوسکو محصول حقیقت

کہا جاوے تو یہ بیان ہے ہر ایک جوان مرد سے چار آنہ لئے جاتے ہین اور گاے بیل و بہینس پر بہی اشرف المخلوقات کے برابر ہے وس بہیڑ یا بکریان چار انگ کے برابر قابل محصول اگرچہ یہ تصور نہین مگر راجہ گج سنگہ نے اوسکو دو چند کردیا اس ملک مین جسکی رعایا بجاے زراعت پیشہ کے چوپان پیشہ زیادہ ہے محصول انگ زیادہ تحقیق و مستقل ہے اور اوسکے ایصال مین بڑی خبرداری کیجاتی ہے اور باوجود یکہ وقت اجراے سے اوسمین بہت کمی و بیشی ہوئی ہے اوس سے دولاکہ روپیہ سالانہ وصول ہوتا ہے ؁

سایر یہ اس محصول مین کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے اور صورت سنگہ کے عہد سے بہت کم ہو گیا ہے سابقاً صرف دار الحکومت کا محصول اس زمانہ کی کل ریاست کی آمدنی محصول سایر سے زیادہ تہی کہ ایکدفعہ دولاکہ ہو گیا تہا اور اب ایک لاکہہ سے کم ہے اسمین سے نصف قصبہ راجگڈہ مین کہ راج بیکانیر کی بڑی منڈی ہے وصول ہوتا ہے ڈکیتون کے خوف سے پنجاب کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے اور بد نظمی ریاست کے سبب سے اس ریاست کے اندر آنا چہوڑ دیا ہے ملتان بہاولپور اور شکارپور کے کاروانون نے کہ بیکانیر مین ہوکے گذرتے تہے اس راستہ کو چہوڑ دیا ہے صرف تحقیق محصول فروختگی یا بہرتی غلہ کا بہی کہ فیصدی من چار روپیہ کے حساب سے لیا جاتا ہے اور اوسط قیمت فروخت پر قریب دو فیصدی پڑتا ہے ؁

**پساہتی** ہر ایک قلبہ مستعمل کاشت زراعت پر پانچ روپیہ محصول لیا جاتا
ہے راجہ راے سنگہ نے بجاے ایک چہارم پیداوار حاصل غلہ کے جو پیشتر سے
رایج تہا جاری کیا تہا بجاے تقسیم غلہ کے جسمین اہلکارون کو غبن کی بہت
گنجایش تہی محصول نقد مقرر ہونے سے جاٹون کو بہت خوشی ہوئی تہی
سابق مین اس محصول کا دو لاکہہ روپیہ وصول ہوتا تہا مگر کمی زراعت
کے سبب سے مثل دیگر آمدنی کی رقمون کے اسمین بہی نصف سے زیادہ
کی کمی ہوئی تاہم سوا لاکہہ روپیہ وصول ہوتا رہا ٭

**ملبہ** اوس اصلی محصول کا نام ہے جو جاٹون نے بیکا اور اوسکے وارثون
کے مغلوب و محکوم ہونے پر اپنے ذمہ قبول کیا تہا فی صدی بیگہہ اراضی
مزروعہ علاقہ بیکانیر پر لگتا ہے اوس سے صرف پچاس ہزار روپیہ وصول
ہوتا ہے اور ایک دفعہ یہہ بہی تجویز ہوئی تہی کہ معاف کر دیا جاوے
اگر ایسا ہوتا تو صورت سنگہ کی بہت نیکنامی ہوتی ٭

کہ ان سب ذریعون سے کرنل ٹوڈ صاحب کے زمانہ مین ایک سال کی
آمدنی بہ تعداد ساڑہے چہہ لاکہہ حسب تفصیل ذیل ہوئی تہی ٭

| خالصہ | دہوان | انگ | سایر | پساہتی یعنی محصول قلبہ | ملبہ |
|---|---|---|---|---|---|
| یک لاکہہ | یک لاکہہ | ۲ لاکہہ | [illegible] | یک لاکہہ [illegible] | [illegible] |

ان معمولی رقمون کے سواے بعض رقمین کبہی کبہی وصول ہوکے داخل
خزانہ ہوتی تہین ٭

مثلاً محصول دہنتوئی راجہ نذر آور سنگہ کا مقرر کیا ہوا ہر تیسرے سال

لیا جاتا ہے بجز پچاس دیہات واقع اسیاگتی اور ستر دیہات بھی والون
کے کہ بشرط حفاظت سرحد معاف ہین یہہ محصول کل علاقہ مین ہر ایک شخص
سے لیا جاتا ہے مگر زبردست جاگیردار اکثر اوسکے ادا سے انکار کردیتے
ہین اور اوسکی آمدنی ایک لاکہہ سے کم ہوتی ہے ان مخصوص وسایل
کے سواے حاکم فرمانروا ے وقت کی سیری حرص وطمع کیواسطے اضافہ
آمدنی کی دیگر تدبیرین بہی ہین کہ اسطرح صورت سنگہ اپنی جمع معینہ کو
دوچند کرنے مین مشہور ہوا ہے ❊
ڈنڈ وخوشحالی دو الفاظ اگرچہ اصل مین مخالف المعنی مگر اس راج مین
ہم معنی ہین لفظ ڈنڈ سے مراد ہے کہ یہ زبردستی لیا جاوے اور خوشحالی
وہ ہے کہ کوئی رضا ورغبت سے دے مگر اس ملک کی رعایا ہمیشہ دست بدعا
رہتی ہے کہ خدا کرے فرمانرواے ملک کے گہر مین کبہی کوئی شادی کی تقریب
نہو ہمیشہ ماتم کدہ رہے اور اوسکو کبہی فتح نصیب نہو ہمیشہ شکست کہاتا
رہے ❊
لفظ ڈنڈ ہنود کے دہرم شاستر مین بہت مستعمل ہے چند بہاٹ نے سدہ
راج والی انہلواڑہ کی تاریخ مین لکہا ہے کہ اوس نے سات ڈال مثل
ڈنڈ ڈہولی وڈاکن کو اپنے علاقہ سے خارج کیا تہا مگر افسوس ہے کہ اب
راجپوتانہ کی حکومت کیواسطے کوئی سدہ راج نہین ہے بجاے سات
کے اگرچہ دہ ڈال ذریعہ استحصال زر ہوتے تو صورت سنگہ اپنے مفلس
جاٹون پر ظلم کرنے کیواسطے سبکو رکہہ لیتا اور برعکس اسکے جاٹ اگر ممکن

ہوتا صورت سنگہ کی کبہی صورت نہ دیکہتے اگرچہ راج کی کل رقمین سردارون
اور ساہوکارون اور تاجرون سے وصول ہوتے ہین مگر غریب زمیندار
پر اوسکا بار پڑتا ہے ہر ایک چیرہ یعنی قسمت مین تحصیلدار ڈونڈ ہے کہ کل
جو وہ تحصیلدار ہین اور ہر ایک تحصیلدار کے پاس کل باشندگان علاقہ
کی فرضی یا واقعی حیثیت کی فرد رہتی ہے یہہ مطالبات ایسے غیر محدود
ہین کہ گندیلی کے سردار نے اپنے علاقہ کے تحصیلدار کو ایک سال کے اندر
مطالبہ ہونے کے عوض دس ہزار روپیہ رشوت کا دینا چاہا تہا اور اوس نے
انکار کیا تو اوسکو نکالکر اپنے قلعہ کا دروازہ بند کرلیا اور اپنے اتبار کے
ساتہہ دلیرانہ برسر مقابلہ ہوگیا ؛

اتصال خوشحالی کی ایک بہت اچہی نظیر ہے کہ جب مہم ہٹنیر ختم ہوکے وہانکا
ملک اور قلعہ جنگلی ریاست مین شامل ہوگئے کہ اس مہم مین علاقہ بیکانیر
کے کل سردار راجہ کے ساتہہ تہے وقت واپسی کے راجہ نے رفع زیرباری
مصارف جنگ کیواسطے اپنے راج کی کل رعایا سے دس روپیہ فی گہر
طلب کیا اگر صورت سنگہ کی مظلوم رعایا کا اوسکی فتحیابی پر یہہ حال ہوتا ہے
تو اوسکی شکست کے کیون نہ خواہشمند ہونگے جس حالت مین رعایا کو
محتاج کرنے کیواسطے ہر طرح فریب و دغا کیجاتی ہین تو ظلم انتہائی درجہ
کو پہونچ کے اپنا آپ علاج کریگا ؛

### ہٹنیر

ہٹنیر جواب ریاست بیکانیر کا جزو ہے قدیم زمانہ مین جاٹون کے دور

گروہ کا دارالریاست تہا اور یہہ جاٹ ایسے زبردست تہے کہ زمانہ عروج سلطنت مین بادشاہون کا مقابلہ کیا اور جب اون پر آفت آئی تو کبہی کبہی کہتے ہین کہ اوسکا نام بہاٹیون سے جو اوسمین مسکن گزین ہوئے کچہہ تعلق نہین رکہتا ہے مگر کسی زبردست رئیس کے پردادی یعنی بہاٹ نے نکلا ہے کہ اوسکو یہہ ملک عطا ہوگیا تہا اور اوس نے بطور بانی خاندان شاعران مشہور ہونے کی غرض سے اپنی ریاست کو بلیشہ کے نام سے موسوم کیا مگر واقعات جیسلمیر مین لکہا ہے کہ بہاٹیون کی آبادی کی وجہہ سے اس علاقہ کا نام ہٹنیر ہوا ہے مارشتہل کے قدیم جغرافیہ کے بموجب شمالی حصہ کا نام نیر ہے اور جب بہاٹیون کی چند شاخون نے مذہب اسلام اختیار کیا تو تمیز کے واسطے اپنی قوم کے نام سے الف محذوف کردیا کہ اسطرح بہٹ اور نیر ملکے بہٹنیر ہوگیا ۔

جو لوگ وسط ایشیا سے ہندوستان پر حملہ آور ہوئے اونکے راستے مین واقع ہونے سے بہٹنیر نے تاریخ مین بہت شہرت پائی ہے یقین ہے کہ جاٹون نے جو دریاے سندہ کی بحری لڑائی مین محمود غزنوی سے برسر مقابلہ ہوئے تہے مدت پیشتر مثل پنجاب کے جنگل مین ہی بود و باش اختیار کی تہی اور چونکہ اونکا نام چہتیس راج کلون مین درج ہے یقین ہے کہ محمود سے صدہا برس پیشتر حکمران تہے شہاب الدین نے ہندوستان کو فتح کیا اوس سے صرف بارہ برس بعد یعنی سنہ ۱۲۰۵ع مین اوسکے جانشین قطب کو مجبور شمالی جنگل کے جاٹون سے بذات خود لڑنا پڑا کہ اونہون نے

ہانسی کو سلطنت علیحدہ کرنا چاہا تہا اور جب بدنصیب رضیہ بیگم فیروز
اعظم کے لیق وارث نے دشمن کے خوف سے تخت چہوڑ کے جاٹون کی پناہ
لی اونہون نے باتفاق گکرون کی کل فوج جمع کرکے ملکہ مذکور کی امداد مین
دشمن پر فوج کشی کی اوسکی تقدیر مین کہ دشمنون پر فتح پاوے مگر اقدام
حصول مین نیکنامی سے مارے گئے پہر ۱۳۹۷ع مین تیمور ہندوستان پر حملہ آور
ہوا تب ہم ملتان مین خلل انداز و تکلیف رسان ہونے کی علت مین
اوس نے بہٹنیر پر حملہ کیا اور کل قوم کو قتل کرکے ملک کو بیچراغ کیا الغرض
بہٹی اور جاٹ ایسے مخلوط ہین کہ اونمین تمیز غیر ممکن ہے پس جو قوم راٹہورون
کی فتح کے بعد بہٹنیر کی حاکم رہی ہے اوسکا حال لکہا جاتا ہے ؛
تیمور کے حملہ کے تہوڑے دنون بعد بہٹیون کے ایک گروہ نے بتحت حکومت اپنے
حاکم بیرسی کے مارووٹ اور پہولرہ سے نقل وطن کرکے ایک مسلمان رئیس
پر کہ غالباً تیمور کے افسرون سے یا سلطنت دہلی کے متوسلون مین سے تہا
حملہ کرکے بہٹنیر فتح کی اوسکا نام چنت خان لکہا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ چغتائی
قوم کے نام سے اونہون نے اوسکا خاص نام رکہہ لیا ہے اور اس سے
ثابت ہے کہ وہ اس قوم کا سردار تہا خان نے جاٹون سے بہٹنیر مع ضلع
ملک کے فتح کی تہی مگر وہ واپس گیا تو بہاٹیون نے غنیمت سمجہ کے اپنا قبضہ
کرلیا اوسوقت سے ابتک سو پشتین گذری ہین اور وہی زمانہ تیمور کے
حملہ کا تہا اس سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ بہٹنیر کا خان اوسکے امرا مین سے
تہا اور بغرض ازدیاد آمد رفت ہندوستان نے اوس نے اوسکو اس

ضروری مقام اثنا راستہ کی حفاظت پر متعین کیا تہا ٭
بیری سال نے ستائیس برس حکومت کی اور اوسکا بیٹا بہیرو مسند نشین
ہوا اخلاف چغتہ خان نے شاہ دہلی سے مدد لیکے بہٹنیر پہ حملہ کیا اور
دو دفعہ بڑے نقصان کے ساتہہ نکالے گئے تیسری دفعہ پہر حملہ ہوا بہٹنیر
محاصرہ سے تنگ آگئی بہیرو نے صلح کی درخواست سے چادر ہلائی کہا گیا
کہ اسلام قبول کرے یا اپنی دختر بادشاہ کو دے اوس نے اسلام قبول
کیا اور اوسی روز سے اپنی قوم کا نام بجاے بہاٹی کے بہٹے رکہا درمیان
بہیرو اور راؤ دلیپ عرف حیات خان کے جس سے راے سنگہ راجہ بیکانیر نے
بہٹنیر چہینی چہ پشتین گذری ہین اوس زمانہ سے بہٹے خانون کا دار الحکومت
فتح آباد ہوگیا ٭
حسین خان نبیرہ حیات خان نے راجہ سجاون سنگہ سے بہٹنیر پہر فتح کی اور
حسین محمود اور امام محمود کے ایام حکومت مین اونکے قبضہ مین رہی
اور انجام کار صورت سنگہ نے اخیر مرتبہ بہادر خان سے فتح کی ٭
سنہ ۱۸۰۱ مین جارج ٹامس صاحب نے تین لاکہہ روپیہ لیکر بہٹیون کو
چندروز کے واسطے بہٹنیر پہ قابض کردیا تہا مگر دوسرے سال راٹہورون
نے اونکو پہر بیدخل کردیا تہا ضابطہ خان جو تخمیناً پچیس دیہات پر قابض
تہا رانیہ مین رہتا تہا راے سنگہ والی بیکانیر نے رانیہ آباد کرکے اپنی رانی
کے نام سے نامزد کیا تہا پہر اوسکو امان خان نے لے لیا تہا بہٹی خان
مشہور غارتگر تہے اور اونکی جمع جو کسی زمانہ مین تین لاکہہ تک ہوگئی تہی

بزور اسلاح وصول ہوتی تہی غارتگری متواتر ہوتی تہی اور غریب جاٹ اپنے مال کی حفاظت کیواسطے ہمیشہ ہوشیار رہتے تہے علاقہ سرکار انگریزی ملحق ہونے سے مشرق کیطرف تو کچہہ واردات نہین کرسکتے اور حد واجب مین محدود رہکے شمالی ملک کو لوٹتے ہین اس سبب سے یہہ ملک جو پرورش مویشی کیواسطے نہایت عمدہ متصور تہا ویران ہوگیا ہے کہتے ہین کہ بٹہنیر کی شمالی حد سے گاڑہا ندی تک اکثر قطعات مین پانی سطح زمین کے قریب ہے تہل بالکل نہین ہے اور نہایت قابل زراعت ہین پس یہہ ویرانی بارہ یعنی گگر ندی کی خشکی اور بدنظمی ریاست سے ہوئی ہے روایت کے بموجب یہہ ندی پہولرہ سے جہان اب بہی کچہہ علامت نمودار ہے مغرب کیطرف جاتی تہی اور اوچ سے فروتر دریاے سندہ مین گرتی تہی راجپوت والی دہات کے عہد سے نہر کے ریتہ مین خشک ہونے لگی شاید چودہ قریب امرکوٹ کے سوداریسون کا کوئی بہاٹ اوسکے خشک ہونے کی تاریخ بہی بیان کرسکے قصبون کے کہنڈرات ریتہ مین دبے ہوئے نکلنے سے اس روایت کی تصدیق ہوتی ہے اور اکثر اونمین سے مثلاً رنگ محل جسکے بہت مکانات صحیح وسالم ہین بہت قدیم زمانہ کے ہین دہاندوسر واقع پچیس میل جنوب بٹہنیر کے ایک عمر رسیدہ باشندہ نے بیان کیا تہا کہ جب سکندر رومی نے حملہ کیا یہہ مقام پوار رئیس فرمانروا سے ملک کے قبضہ مین تہا؀

اگر کوئی ہانسی وحصار واقع سرحد مغربی علاقہ انگریزی سے اس ملک مین

جاوے تو ان مشہور کہنڈرات کی روایتون کی بخوبی تصدیق کرسکتا ہے
اگرچہ جو قدیم زمانہ مین کسی پرمار یا جہیہ یا جاٹ رئیس کے محل کی بنیاد
تہی جنگل کے قریب باشندہ کے قصبہ مین مسمار مکان کا بقیہ نظر آتی ہے
ایسی روایتین منغرلی جنگل کی نسبت جاری ہین او سبہ تا کسی زمانہ
کی بڑی دارالحکومت شہر بتلاتے ہین جسکی آبادی کا اب نشان ہبا باقی
نہین ہے اس ملک کے سیاح کو باوصف کمی اقسام نباتات وحیوانات
انسان کے اقوام مختلفہ اور بلاد وعمارات زمانہ قدیم کے حالات احاطہ
تحریر مین لانے کیواسطے بکثرت مل سکتے ہین ہٹی وکہوسہ وراجر وصحرائی
ومنگولیہ وسوداہ وغیرہ مین سے ہر ایک قوم کے حالات قابل تحقیقات ہین
اور انسان کے حالات سے سیری ہوجاوے تو حیوانات ہی شیر سے
لیکے جنگلی گدہا وہرنون کی قسمین اور بہیڑیون کی ریوڑ جو جہہ ہفتون
تک پانی نہین پیتے اور انواع جہاڑیان اور نمک کے نہر او رخشک
قطعات ارض تحقیقات کیواسطے حالات کا ذخیرہ کافی بہم پہونچاتے ہین
البتہ سامان عیش ونشاط وتربیت یافتگی بہت کم ملینگے کہ مکان سکونت
صرف لکڑیون کے خس پوش جہونپڑے اندر سے مٹی سے لیپے ہوتے اور
اور کہانے کیواسطے بہت سادہ وموٹی غذا ہے ؛
جن قدیم شہرونکا مذکور ہوا اونکے نام لکہے جاتے ہین کہ انکے ذریعہ سے
سیاح کو تحقیقات مین بہت مدد مل سکتی ہے
اٹہور ۔ بنجارہ کا زگر ۔ رنگ محل ۔ سونڈل جسکو اب جلور گڈہ کہتے ہین

باچوتال - راتی بنگ - بتی - مانک کہر - سورساگر - کالی بنگ - کلیان سر
پہولرہ - ماروٹ - تلواڑہ - گلواڑہ - بہا مینی - کوریی والہ - کل دہرنی
شاید انمین سے چند نام غیر ضروری ہون لیکن اگر باقیماندہ سے کچھہ حال
تاریخی معلوم ہو وے تو یہہ فہرست بیفایدہ ہنوگی *
پہولرہ اور ماروٹ اب بہی مشہور مقامات ہین پہولرہ بہت قدیم ہے اور
پر مارون کے ابتدائی زمانہ سے نوکوٹی مارو کا مین شمار کیا گیا ہے لاکہا
پہولانی جسکی قدیم سوانین جنگل مین بہت مشہور ہین پہولرہ مین ہوا تہا اور
سدہ رائے والی انہلواڑہ اور اودے دت والی دہار کا ہمزمانہ تہا *
کولوہن صاحب نے لکہا ہے کہ اس ملک کی ویرانی و بربادی کا باعث یہہ
ہے کہ سکہون کی ریاستون واقع شمال کی رعایا گگر وغیرہ ندیون پر آبپاشی
کیواسطے بند باندہ دیتے ہین کہ اونکا پانی وہین جذب و خشک ہوجاتا ہے
مگر حسب تحریر شریف الدین کر ۱۳۹۸ء مین بہی جب تیمور حملہ آور ہوا گرد نواح
کا ملک جنگل تہا اور شہر مین پانی ایک بڑے برساتی تالاب سے آتا تہا اوسی
نے لکہا ہے کہ آمد رفت مال تجارت سے ملک بہت دولتمند ہو گیا تہا مگر جب
حملہ آورون کے قبضہ مین آیا فساد برپا ہونے پر اوہنون نے باشندون
کو لوٹا اور قتل کیا اوہنون نے مایوس ہوکے اپنی عورت و بچون کو قتل کیا
اور دست بقبضہ ہوکے مغلون پر گرے کہ جب تک ایک ایک ہاتہی مارا گیا
ہزارہا مغل قتل ہوئے اور شہر ایسا تباہ ہوا کہ صورت دیکہنے کو آدمی نرہا
پہر جب مہاراجگان بیکانیر کا قبضہ ہوا از سر نو آباد ہوکے قلعہ و مکانات

تعمیر ہوئے شہر بھٹنیر عرض بلد شمالی ۲۹ درجہ ۳۴ دقیقہ طول بلد مشرقی -
۷۴ درجہ ۲۶ دقیقہ پر واقع ہے ۞

# شہر بیکانیر

بیکانیر دار الریاست سخت و پہاڑی و بالکل نا قابل زراعت سرزمین پر
واقع ہے باہر سے دیکھنے پر بڑا با رونق شہر معلوم ہوتا ہے اوسکے گرد برجے
برجون اور کنگورون کی شہر پناہ ہے ظاہرا ایسا عمدہ شہر معلوم ہوتا ہے
کہ جب الفنسٹن صاحب گئے تہے اونکے ہمراہیون مین بحث ہوگئی کہ یہہ شہر
دہلی سے بہی بہتر ہے بایلو صاحب نے ساٹھہ ہزار آدمیون کی آبادی لکہی
ہے اور کرنل ٹوڈ صاحب نے بہی بارہ ہزار گہرون پر فی گہر پانچ آدمیون
کے حساب سے اسیقدر اندازہ کیا ہے مگر بمشکل یقین ہوسکتا ہے کہ ایسے
ویران ملک مین ایک مقام پر اتنے آدمیون کو ضروریات حیات بلیسر آسکین
شہر بیکانیر عرض بلد شمالی ۲۸ درجہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲۲ دقیقہ پر
واقع ہے ۞

| نام | عرض البلد شمالی | | طول البلد شرقی | | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| | درجہ | دقیقہ | درجہ | دقیقہ | |
| پٹھونگ | ۲۷ | ۵۰ | ۷۲ | ۴۶ | |
| بہرم سر | ۲۹ | ۲ | ۷۴ | ۵۳ | مشرقی سرحد ملحق شیخاواٹی پر ہے |
| چورو | ۲۸ | ۱۴ | ۷۵ | ۱ | سرحد مشرقی ملحق شیخاواٹی پر بیکانیر سے ۱۰۵ میل مشرق مین واقع ہے الفنسٹن صاحب نے سنہ ۱۸۰۸ مین دیکھ کے لکہا ہے کہ یہہ قصبہ ڈیڑہ میل کے احاطہ مین ہے اگرچہ ریت کے ٹیلون مین واقع ہے ظاہر مین خوشنما ہے مکانات زیادہ تر پختہ ہین فصیل شہر اور مکانات بہت سفید چونیکی تعمیر کے ہین کہ بہت خوشنما معلوم ہوتے ہین مگر چونہ نرم ہوتا ہے اور جلد بوسیدہ ہوجاتا ہے یہہ چونہ جنگل کے اکثر مقامات پر ملتا ہے یہان کا سردار راج کے متوسلون مین سے ہے کسی زمانہ مین چورو بہت رونق پر تہا مگر سنہ ۱۸۳۵ مین ہوایلو صاحب گئے تب وہان کی تجارت مین زوال |

| نام | عرض بلد شمالی درجہ | عرض بلد شمالی دقیقہ | طول بلد مشرقی درجہ | طول بلد مشرقی دقیقہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | کا محل ہے ؎ |
| کنیش گڑھ | ۲۹ | ۴۰ | ۷۳ | ۴۸ | ۱۱۹ میل شمال مشرق بیکانیر سے ؎ |
| جوگلیو | ۲۷ | ۵۴ | ۷۴ | ۳۲ | |
| کولاٹھہ | ۲۷ | ۴۸ | ۷۳ | ۱ | بیکانیر سے بیس میل جنوب مغرب جیسلمیر کے راستہ پر ہے یہان ایک بڑا تیرتھ تالاب ہے ہر سال بماہ اکتوبر پورنماشی کو میلہ ہوتا ہے اور ہندو تالاب مین نہاتے ہین ؎ |
| بالیسر | ۲۸ | ۳۶ | ۷۴ | ۲۸ | |
| مڈہہ | ۲۷ | ۵۰ | ۷۳ | ۰ | بیکانیر سے ۳۳ میل جنوب مغرب مین جیسلمیر کیطرف ۱۸۳۵ء مین شاہ شجاع مخروج افغانستان نے بحالت مصیبت زدگی یہان آکے پناہ لی اور صاحبان انگریز راجپوتانہ کے نے خشک میوہ کہانیکو دیا سو شکر گذاری سے قبول کیا ؎ |
| مہاجن | ۲۸ | ۴۳ | ۷۳ | ۵۴ | بیکانیر سے ۶۰ میل شمال مشرق مین |
| منڈسر | ۲۷ | ۵۴ | ۷۳ | ۴۳ | بیکانیر سے ۳۰ میل مشرق مین راستہ |

| نام | عرض بلد شمالی | | طول بلد مشرقی | | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| | درجہ | دقیقہ | درجہ | دقیقہ | |
| راجگڈھ | ۲۸ | ۳۸ | ۷۵ | ۲۱ | رتن گڈھ پر واقع ہے چار برجین ہین بیکانیر سے ۱۴۰ میل شمال مشرق مین |
| راوت سر | ۲۹ | ۱۸ | ۷۴ | ۳۰ | |
| راون سیٹری | ۲۷ | ۴۰ | ۷۲ | ۴۹ | |
| رینی | ۲۸ | ۴۱ | ۷۵ | ۶ | سرحد شمال مشرقی پر شیخاواٹی سے ملحق واقع ہے کاٹلی ندی کی سیرابی سے دیگر اضلاع کی نسبت زمین بہتر ہے |
| رتن گڈھ | ۲۸ | ۳ | ۷۴ | ۴۳ | سرحد مشرقی ملحق شیخاواٹی کے قریب بیکانیر سے ۸۶ میل مشرق مین شہر پناہ پختہ اور ٹیلہ پر قلعہ ہے |
| سناندوہ | ۲۷ | ۴۵ | ۷۴ | ۱۷ | |
| ساوت سر | ۲۷ | ۵۴ | ۷۳ | ۵۲ | |
| سوہاگکسر | ۲۷ | ۴۴ | ۷۴ | ۴۴ | |
| صورت گڈھ | ۲۹ | ۱۹ | ۷۴ | ۳ | |
| السر | ۲۷ | ۵۶ | ۷۴ | ۲۴ | |

# تاریخ قدیم

راجپوتانہ کی ریاستون مین بیکانیر دوم درجہ کی ریاست ہے اوسکے رئیون
نے کہ بیواڑ کے جودہا خاندان کی شاخ مین شمالی سرحد پر ملک فتح کرکے
مارواڑ سے علیحدہ ریاست بنائی تہی اور جنگل کے وسط مین واقع ہونے
سے اونکی خود اختیاری قایم رہی ؛
سمت ۱۵۱۵ مطابق ۱۴۵۹ع مین جب جودہا نے منڈور کے بجائے جودہپور
دار الحکومت بنایا اوسکا بیٹا بیکا اپنے چچا کاندل کی ہدایت سے شوقی
آی تین سو اولاد کو ریگستان مین راٹہورون کی سلطنت کا اضافہ کرنے
کیواسطے لے گیا اوسکے بہائی بیدا نے اوسی زمانہ مین موہلون کا ملک
مقبوضہ قدیم چہین لیا تہا اس سے بیکا کو اس مہم کی تحریک ہوئی تہی
بیکا کی سی فوج کشی ہمیشہ کامیاب ہوتی تہی کہ حملہ آور مرنے مارنے کے ارادہ
سے چڑہتے تہے ایام مخصوص پر یہہ جنگ آوری ہونے سے زیادہ تر
جوش ہوتا تہا کہ دوست یا دشمن سے ملک لینے کو راجپوت فرض مذہبی
سمجہتے ہین ؛
بیکا نے تین سو آدمیون سے حملہ کرکے جاٹگلو کے ساٹکا راجپوتون کو قتل
کیا اس مہم کے سبب سے اوسکا پوگل کے بہاٹیون سے مقابلہ ہوا اونکے
رئیس نے بیکا کی اپنی دختر سے شادی کردی اور بیکا نے کورم دیسر
کی سکونت اختیار کی اور قلعہ تعمیر کراکے ترنب دجوار کے ملک کو شامل کیا ؛

اسطرح بیکا جاٹون کی آبادی کے قریب آگیا کہ وے وہان پشتین سے رہتے تھے کیونکہ اونکی مقبوضہ زمین اب ریاست بیکانیر کا جزو اعظم ہے مناسب ہے کہ اس قوم کی اوس زمانہ سے پیشتر کی کیفیت جب بیکا نے وہان اپنی حکومت جمائی لکھی جاوے اس مشہور و نامور قوم کا کسیقدر حال راج کلون کی ضمن مین باب اول مین درج ہو چکا ہے زمانہ تومرس وسائرس سے لیکے لاہور کے رنجیت سنگھ کے وقت تک یہہ قوم جیسی قدیم و مشہور ترین ہوئی ہے ویسی ہی کثیر التعداد بہی تہی اور امید تہی کہ اگر اوسکا وارثہ بہی ویسا ہی عالی ہمت ہوتا تو اپنے قدیم مسکن وسط ایشیا تک پہونچ جاتا کیونکہ رنجیت سنگھ نے پشاور لے لیا تہا اور کابل کی بدنظمی اور اوسکی بلند نظری سے اوسکا وہان دخیل ہونا ممکن تہا جو تہی صدی مین یوتی لیے جاٹون کی سلطنت پنجاب مین قایم ہو گئی تہی مگر یہہ معلوم نہین کہ اس ملک مین کہ ان لوگون نے کسقدر عرصہ پیشتر بود و باش اختیار کی تہی سلمانون کی سلطنت کو ہندوستان مین ترقی قدم پر جاٹون سے مقابلہ کرنا پڑا تہا جسطرح اونہون نے دریاے سندہ کے کنارے پر محمود غزنوی کا راستہ روکا تہا اور تیمور نے ابتدائی مقامات واقع ماورالنہر نیز مشرق ستلج پر اونکے استیصال مین جہد کیا مگر لکہا گیا ہے اور بابر نے لکہا ہے کہ ۱۲ ربیع الاول روز جمعہ مطابق ۲۹ دسمبر ۱۵۲۵ع کو ہم سیالکوٹ مین پہونچے ہر مرتبہ جب مین ہندوستان مین آیا ہون جاٹ اور گوجرون نے بیل و بہینس لیجانے کیواسطے اپنی پہاڑی اور جنگلی مسکنون سے بے تعداد

کیشر اہل کے حملہ کیا ہے چنانچہ پنجاب کے زمیندار جو اب مسلمان ہو گئے ہین
جاٹ تہے اور سپاہ پیشہ لوگ جو گورو نانک کے پیرو ہو کے سکہہ کہلانے لگے
ہین ابتک جاٹ ہین +

الغرض اوسکا نام خواہ یوتی ہو یا جیٹ یا جٹ یا جاٹ تین صدی
پیشتر یہہ قوم ہندوستان مین دیگر اقوام کی نسبت بہت زیادہ تہی اور
مغربی راجپوتانہ و شمالی ہندوستان مین زمیندار پیشہ زیادہ تر یہی
قوم ہے +

پس جب لکہا گیا ہے جاٹون کے دشت سندہ مین مسکن گزین ہونیکا زمانہ
تو غیر تحقیق ہے مگر اونپر التمش حملہ آور ہوئے اوس زمانہ مین بہی انکی
عادات سیتہک نسل کی روایتون سے مطابق تہین - زیادہ تر چوپان پیشہ
زندگی بسر کرتے تہے بزرگان خاندان کی ہدایت پر چلتے تہے مگر اونکے محکوم
نہ تہے بہوانی ماتا کی بشکل جاٹنی لڑکی کی پرستش کرتے تہے اور ہنود کے
مذہبی خیالات سے بالکل غیر و ناواقف تہے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ فرید سلطان
پیر کی نصیحتون نے اونکی رسمیات بت پرستی کو جو جگزارٹس سے لائے تہے
زائل کر دیا اور جنگل کے جاٹ بغیر کسی مذہبی خیال کے اپنے عقاید مین مستقل
ہو گئے اور حسب قول ایک پونیہ جاٹ کے کہ ہمارا وطن پنجاب سے بہی بہت
دور ہے اپنے آپ کو علیحدہ قوم سمجہتے رہے بیکانے اونکے چہہ فرقون کو
مغلوب کر کے اپنی سلطنت قایم کی اونمین سے ایک یعنی استیاگ کے نام
پر لفظ اسی ہے اور دریاے اوکسس اور جگزارٹیس کی چار اقوام نے

بیکٹھیہ کی سلطنت تباہ کیا اونکے سردار کا نام اسی تھا ❊
جس زمانہ مین راٹھور اونپر غالب آئے وہ تیمور اور بابر کے ہندوستان
پر حملہ آور ہونے کے درمیان مین ہوا ہے تیمور جو خاندان چغتائی کا بانی
تھا بڑے فخر سے کہتا ہے کہ ٹریسو کسیانہ و نیز ہندوستان کے جنگلی میدانون
پر مینے ہزارون جاٹون کو تصدق کیا ہے اس سے یہہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے
کہ ذخیرۂ اعظم خلایق یعنی وسط ایشیا سے جو اقوام متواتر نقل وطن کرتی
گئین دریاے سندہ سے مشرقی ملک کو آئے ہین اور جن لوگون نے بیکا
کو اپنا فرمانروا قبول کیا تہا پشتہین سے وہان مقیم تہے اور اونکے ملک مقبوضہ
کی وسعت سے اس نتیجہ کی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ عنقریب کل ملک جواب
ریاست بیکانیر مین داخل ہے جاٹون کے چہہ فریقون کے قبضہ مین تہا
پونیہ - گوداره - سارن - اسیاگ - بنی وال - جوہیہ -
بعض لوگ کہتے ہین کہ یہہ فہرست یادو بہاٹیون کی فروعات کی ہے کہ
اس صورت مین بہی اونکی اصلیت جیٹ و یوتی مین کچہہ فرق عاید نہین
ہوتا کیونکہ نواح اگرہ کے جاٹ اپنے آپ کو بیانہ کے یادون مین سے نکلا
ہوا خیال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارا وطن قندہار ہے ❊
ہر ایک فریق علیحدہ چہاونی کے نام سے اضلاع پر مشتمل تہا چہہ جاٹون کی
چہاونیون کے سوا تین بہاگ مہ گہاری پٹہ - موہیلہ راجپوتون سے
اوسی زمانہ مین چہینی تہی جاٹون کی چہہ چہاونیان وسط اور شمال مین
تہین اور راجپوتون کی مغرب و جنوب کی حدود پر اونکی تفصیل یہہ ہے -

اوس زمانہ مین ایسی جلد ریاست بنجاتی تہی کہ اپنی قدیم ریاست منڈور سے آنیکے بعد چند سال مین بیکا ۲۶۰ گانو کا مالک ہوگیا اور چونکہ افسران جہاونی نے اوسکو از خود اپنا مالک قبول کرلیا تہا یہہ استحقاق اوسکا فتح سے مستحکم تر تہا۔ مگر اس تین سو برس کے عرصہ مین اونمین سے نصف دیہات ویران ہوگئے ہین بلکہ صورت سنگہ کے زمانہ مین نصف بہی نرہے تہے ٭

اس ملک کے جاٹ اور جو ہیہ کہ شمالی جنگل مین گارا ہانڈی تک پہیلے ہوئے تہے چوپان پیشہ تہے اونکے مویشی دولت تہے کہ باکثرت رکہتے تہے جو فاضل ہوتے اونکو فروخت کردیتے اور گہی اون ساز و سوت برہمنون کی معرفت دساورون کو بہیجکر اونکے عوض غلہ وغیرہ دیگر ضروری اشیاء منگاتے تہے جاٹون کی قدیم سادگی رفع ہوکے راجپوتون کے محکوم ہونے اور ریاست بیکانیر کے قایم ہونے مین چند موجبات متفق ہوگئے تہے - اول یہہ کہ اگرچہ بیدا کے موہلون پر غالب آنے سے بیکا کی فتح آسان ہوگئی تہی تاہم اگر جاٹون مین وہ نا اتفاقی جس نے دنیا کی اکثر سلطنتون کو تباہ کردیا ہے نہوتی تو وہ اسطرح بالکل کشت و خون ہونے کے بغیر ملک حاصل نکرلیتا مگر جاٹون کے چہہ زبردست فرقون مین سے جو ہیہ اور گوداره کے باہم بہت نا اتفاقی تہی کہ اس سبب سے دونون نے بیکا کی حکومت کو بخوشی قبول کیا دوسرے اونہون نے دیکہا کہ بیدا کی فوج جس نے موہلون کو مغلوب کیا تہا بہت سرکش و ظالم ہے بغیر اسکے کہ کسی ایسے ہی زبردست کی حمایت مین آجاوین اون سے عہدہ برائی غیر ممکن ہے - تیسرے اونکی یہہ بہی

عطا حکومت کی ہین تم سے یہ اقرار صالح عہد کرتا ہون کہ مین اور میری اولاد مسند نشین ہونے پر شیخ سروانیہ کے سردارون کی اولاد سے ٹیکا کرایا کرینگے اور جب تک ٹیکا نہوگا گدی خالی سمجھی جاویگی ﴿

اس چوپان پیشہ گروہ کے اسطرح انتقال اطاعت کرنے سے شوق آزادی جو اوکسس اور جگزارٹس کے کنارہ سے ہندوستان کے جنگل تک اونکے ساتھ رہا بخوبی عیان ہے اور اگرچہ اونکی حکومت مالکانہ بالکل زایل ہوگیی لیکن اگر اونکا راجپوت آقا اونکے ناممکن الانتقال بایوتہ یعنی حقوق موروثی مین دست اندازی کرنا چاہے تو اب ہی خونریزی کیواسطے مستعد ہین ﴿ جسطرح گوداروں کے باہمی حسد ونا اتفاقی سے بیکا کو کسیطرح جنگ وجدل کرنے کے بغیر ملک وحکومت حاصل ہو گئی بہت کم ہوتے ہین اور بعض رسمین جو بطور یادگار طرز حصول حکومت مالکانہ قدیم باشندگان ملک سے کل ہندوستان کے راجپوتون مین جاری ہین فی الحقیقت بہت اچھی ہین مثلاً روایان میواڑ کا ملک کے قدیم باشندگان یعنی بھیلون سے تلک کرانا آمیر مین خزانہ وقلعات کا مینون کی حفاظت واہتمام مین رہنا کوٹہ وبوندی کا قدیم مالکان ہاڑ ووتی کے نام سے موسوم ہونا اور اولاد بیکا کا جاٹون سے ٹیکا کرانا ایسی رسمین ہین کہ اونکے سبب سے قدیم مالکان سرزمین کے حقوق اور طرز حصول ریاست فرمانروایان حال سہو نہین ہو سکتے آجتک دستور جاری ہے کہ بیکا کی اولاد مین سے کوئی مسند نشین ہوتا ہے تو پانڈو کے خاندان کا کوئی شخص اوسکی راج تلک کرتا ہے اور اوس جاٹ کو راجہ پچیس اشرفیان دیتا ہے علاوہ اسکے جس زمین کو

فراہم کیا اور مدت تک راجپوتون اور گوداروں کی فوجونکا مقابلہ کرتا رہا اور جبتک
اونہون نے دغا کرکے اوسکو مار نہ ڈالا اور بہور و یال پر قبضہ کرلیا جوہون نے
راٹہوڑون کی اطاعت نہ کی اس فتح کے بعد بیکا نے مشرق کیطرف فوج کشی کرکے
بہاٹیون سے بہاگور فتح کیا اسی ضلع مین جاول بہاٹیون نے جاٹون سے
چہینا تہا بیکا نے بمقام بیساکہہ بدی ۱۵ سمت ۱۵۴۵ مطابق سنہ ۱۴۸۹ع اندروچہوڑنے
سے تیس برس بعد شہر بیکانیر آباد کیا تہا ۔

جب بیکا اپنی ریاست مین مستقل ہوگیا اوسکا چچا کاندل جسکی ہمت وجوانمردی
سے یہہ ملک حاصل ہوا تہا دیگر ممالک فتح کرنیکے واسطے شمال کیطرف چلا گیا
اور اسیاگ و بینی وال و سارن جاٹون کو مغلوب کیا کہ اونکے ملک مین آنکی
اولاد جو کاندلوت راٹہوڑ کہلاتے ہین رہتی ہے اور اگرچہ یہہ لوگ بیکانیر کے
بہائی بیٹون مین متصور ہین مگر رئیس کے ساتہہ خودسری سے پیش آکے کہتے
ہین کہ ہماری جاگیرین بزور شمشیر حاصل ہوئی ہین تمہاری عطیہ نہین ہین
اور اوسکی برائے نام اطاعت کرتے ہین اور جب کبہی راجہ بدر پیشی ضرورت
یا صرف طمع سے خراج طلب کرتا ہے صاف انکار کرجاتے ہین اور کہتے ہین کہ
اوسکو راجہ کس نے بنایا ہے ہمارا بزرگ کاندل نہوتا تو وہ کیونکر راجہ ہوتا
اوسکو ہمپر خراج لگانے کا کیا منصب ہے ۔ بادشاہ کے صوبہ دار مقیم حصار
نے کاندل کو مارکے اوسکی فتوحات کا سلسلہ قطع کیا ۔

سمت ۱۵۵۲ مطابق سنہ ۱۴۹۵ع مین بیکا مرگیا اوسکے بہائی رئیس پوگل کی خرخشے
رو اختلاف ہوگئے تہے اوسکے بعد نون کرن مسندنشین ہوا ور گرسی نے گرسی سمر

جاٹون نے اپنی آزادی راجپوتون کو دیدی اوسیطرح راجپوت اپنی خودمختیاری
کہوکے شاہ دہلی کے مطیع ہوئے کلیان سنگہ کا انتقال ہوا تب راے سنگہ
اوسکے ہستی کو لیکے بذات خود گنگا جی کو گیا تہا ٭
اس زمانہ مین اکبر اعظم شاہنشاہ ہند تہا دختران رئیس جیسلمیر دونون کو
منسوب ہونے سے اکبر اور راے سنگہ باہم ہمزلف تہے اس رشتہ داری کے
سبب سے بہ تعارف راجہ مان والی آمیر دربار شاہی مین حاضر ہوا تو
راے سنگہ کو چار ہزاری منصب وخطاب راجگی وحکومت حصار مرحمت ہوئی
اور جیپال دیو والی جودہ پور منسوب ہوکے ضلع ناگور سے بیدخل ہوا ضلع
مذکور بہی راے سنگہ کو ملا اس تعظیم واختیار کے اضافہ سے صوبہ دار شاہی
ہوکے اپنے وطن کو آیا اور اپنے بہائی رام سنگہ کو بہیج کے بہٹنیر فتح کی۔
جس ضلع کا بہٹنیر دار الحکومت ہے خاندان یادو کے جاٹون کے قبضہ مین
تہا مگر اونہون نے مذہب اسلام اختیار کرکے اپنا بہٹی نام رکہہ لیا تہا ٭
جوہیون نے درمیانی زمانہ مین سرکشی کرکے خود اختیاری حاصل کرنیکا ارادہ
کیا تہا انکو بہی رام سنگہ نے بالکل مغلوب کیا قتل وآتش زنی سے راجپوتون
نے ملک کو ویران کردیا کہ اب تک ویران ہے اور اگرچہ شہرون کے مسمار مکانات
قدامت آبادی کی شہادت دیتے ہین اب جوہیون کا نام مٹ گیا ٭
جوہیون کے کہنڈرات مین سکندر روہی کا نام مشہور ہے کہتے ہین کہ رنگ محل
واقع قریب دانددسر کو کہ اسی ملک کے کسی رئیس کا دار الحکومت تہا شاہ سکندر
نے برباد کیا تہا اگرچہ سکندر کی جنگ وجدل کا موقع پنجاب کے گوشہ ملحق تہا مگر ...

جو ہند سے بہت قریب تہا مگر تاریخ مین اوسکے عبور دریاے کا ذکر کہین کچھ پتہ
نہین ملتا ہے اور اوسکی روایت سے یہہ بھی پایا جاتا ہے کہ یہہ ملک ہمیشہ سے
ویران و خشک نہین ہے کیونکہ ایک پیر ضعیف ساکن داندویسر کی زبانی معلوم
ہوا ہے کہ جب سے ہاکرہ ندی جو پنجاب سے آتی تہی اور اس ملک کے وسط مین
ہوکے رودڑی بہکر اور اوچ کے درمیان دریاے سندہ مین گرتی تہی خشک
ہوئی ہے ملک ویران ہوگیا ہے ؛

हाकरा
रेडो
भाकर
कागर
सांकरा

ہاکرہ گگر و سانکرہ سے بہت قریب المخرج ہے اور یقین ہوتا ہے کہ جسکو
ہاکرہ لکہا ہے گگر یا سانکرہ ندی تہی چنانچہ گگر ندی وہ ہے جو ہریانہ کی حدود
پر جذب ہوجاتی ہے اور سانکرہ وہ ہے جو اگرچہ اب خشک ہے نادرشاہ کے
وقت مین بطور خط سرحدی مستعمل ہوئی تہی دریاے سندہ سے متوازی
مشرق کی طرف بہتی ہے اوسکو سرحد بناکے نادرشاہ نے کل سیراب ملک واقع
کنارہ سندہ کو سلطنت ایران مین شامل کیا تہا اور تاریخ زمانہ کا پتہ بجز
اسکے کہ ہمیر نامی سودہ رئیس کا عہد تہا اور کچھ نہین لگتا ہے ؛

पूनया

اسطرح جب ہمون کی قوت مقابلہ آرائی آیندہ زایل کرکے رام سنگہ پوتیہ جاڑون
پر جنہون نے سب سے پیچھے تک اپنی آزادی قایم رکہی حملہ آور ہوا اور انہون
نے شکست پائی اور راجپوت اونکے [illegible] ممالک پر قابض ہوگئے مگر پوتیون
کو فتح کرنے مین رام سنگہ اپنی جان کو کہو بیٹہا۔ اگرچہ رام سنگہ کے راتہوڑون
مین داخل ہین اور اونکا مقبوضہ ملک اولاد بیکا کی ریاست مین شامل مشہور
ہے مگر کا نہ [illegible] اون سے ریاست کو کچھہ تقویت نہین ہے اور اسطرح

براے نام مطیع ہین - رام سنگوتون کی جاگیرین سید ملہہ اور ساتھہوین پوہنکل کی شکست کے ساتھہ جنگل کے پہہ فرقہ جاٹون کی حکومت و خود اختیاری بالکل فسخ ہوگیی اب وے صرف زراعت وچوپانی مین مصروف رہتے ہین اور کاہل راجپوت حاکمون کی خراج گذار رعایا ہین ٭

شاہنشاہ اکبر کے زمانہ کی کل لڑائیون مین راجہ راے سنگہ راٹہوڑون کے رہا ورگروہ کو لیکر گیا تہا احمدآباد کی مہم مین ایک حملہ سے مرزا محمد حسین حاکم کو مار کے اوس نے بہت نیکنامی حاصل کی بادشاہ نے کہ ان شجاع لوگون کی خوبیون سے بخوبی واقف تہا اپنے شہزادہ سلیم کی شادی دختر راے سنگہ کے ساتھہ کر کے تعلقات بنا بین سلطنت و راٹہوڑون کو مستحکم تر کیا اور اس شادی سے بدنصیب پرویز پیدا ہوا ٭

سنہ ۱۶۳۲ مطابق سمت ۱۶۸۸ مین بجاے رام سنگہ کے کرن راجہ ہوا باپ کی حیات مین ہی اوسکو دوہزاری منصب اور دولت آباد کی حکومت ملگیی تہی دارا شکوہ کے راست دعوی کا مددگار ہونے سے اورنگزیب کے سپہ سالار نے اوسکے مارنے کی تدبیر کی تہی مگر بوندی کے ہاڈا رئیس کے ذریعہ سے بروقت اطلاع پاکے جانبر ہوگیا - آخرکار چار بیٹے پدم سنگہ کیسری سنگہ - موہن سنگہ اور انوپ سنگہ - چہوڑ کے بمقام بیکانیر مرا ٭

اس خاندان نے بہی جودہپور و کوٹہ و بوندی والون کیطرح بادشاہ کی نوکری مین بہت فضولی سے اپنی جانین تلف کی ہین - دو بڑے بہائی تو بیجاپور کے حملہ مین مارےگئے تہے اور تیسرے موہن سنگہ کے قتل کا حال تاریخ

شاہی فوج کے حاکم سے زمین فرودگاہ لشکر کی بابت نزاع کرکے بیکانیر کو آگیا تہا اور وہان مرا اوسکے بعد سروپ سنگہ اور سجان سنگہ ہوئے سروپ سنگہ سمت ۱۷۵۵ مطابق ۱۶۹۸ء مین مسند نشین ہوا مگر انوپ سنگہ کی فوج مین سے چلے آنے پر بادشاہ نے اودونی ضبط کر لی تہی اوسکے واگذاشت کے اقدام مین سروپ سنگہ مارا گیا۔

اوسکے جانشین سجان سنگہ نے کوئی کام نکیا۔

سمت ۱۷۹۳ مطابق ۱۷۳۶ مین گج سنگہ مسند نشین ہوا اسکے اکتالیس برس کے عہد مین بہاٹیون اور بہاولپور کے خان سے سرحدی نزاع رہی بہاٹیون سے اوس نے راجاسر۔ کیلہ۔ رائنر۔ ستاسر۔ بہنی پورہ۔ موتالائی اور چند دیگر دیہات فتح کئے اور خان سے انوپ گڈہ کا قلعہ کہ جاتا رہا تہا واپس لیا۔ بنظر انسداد حملہ آوری داؤد پوترون کے اوس نے انوپ گڈہ سے مغرب مین جایات کو برکرکے ملک کو ویران کر دیا۔

راجہ گج سنگہ کی کثیر الاولادی مشہور ہے اگرچہ منکوحہ رانیون سے صرف چہہ پسر تہے۔ چہتر سنگہ طفولیت مین مرگیا۔ راج سنگہ کو صورت سنگہ کی مانے مارڈالا سُرتان سنگہ۔ عجیب سنگہ بڑے بہائی کی ہلاکت سے خائف ہوکے جے پور کو بہاگ گئے۔ شیام سنگہ کو جاگیر ملی۔ صورت سنگہ راجہ ہوا۔

سمت ۱۸۴۳ مطابق ۱۷۸۶ مین راج سنگہ اپنے باپ کی جگہہ مسند نشین ہوا مگر تیرہ روز راج کرنے پایا صورت سنگہ کی مانے اوسے زہر دیکے مارڈالا جس نفرت انگیز ذریعہ سے مانے گدی دلوائی اوسی طرح صورت سنگہ نے بہی اپنے بہائی بہتیجون کو

ہلاکت یا جلا وطنی سے علیحدہ کر کے خاندان بیکا سے راج کا دعویدار کوئی نچھوڑا
مگر راج سنگہ کے دو اخلاف پرتاب سنگہ اور بیجے سنگہ تہے چنانچہ اوسکے مرنے
پر صورت سنگہ پرتاب سنگہ کو مسند نشین کر کے خود بطور کار پرداز منتظم ریاست
ہوا اور اٹہارہ مہینے تک عمدگی و فیاضی سے کام کر کے سرداروں کو اپنی طرف
کر لیا آخر کار مہاجن و بہادران کے سرداروں کو راز نہانی سے آگاہ کر کے
اونکی جاگیر و زمین اضافہ کیا وفادار بختاور سنگہ نے کہ چار پشت سے دیوان تہا
اوسکی پُر شر تدبیرون سے مطلع ہو کے انسداد کرنا چاہا وقت مناسب گذر جانے
سے خود قید ہو گیا۔ سبطرح تیاری کر کے منتظم نے ہر مخالف شخص پر غالب آنے
کیواسطے بٹینڈا وغیرہ اطراف مخالف سے فوج بہرتی کی بچہ راجہ کو مخفی رکہا اور
آخر کار اپنے نام سے سرداروں کو دار الریاست مین جمع ہونے کے احکام
جاری کیئے دو نمکحرام سرداران مندرجہ صدر کے سواے سب نے انکار کیا مگر
بجاے اسکے کہ متفق ہو کے مقابلہ کرتے اپنے اپنے قلعون مین خاموش بیٹھے
رہے صورت سنگہ فوج جمع کر کے نوہر گیا اور سردار بوکر کو ملاقات کیواسطے
طلب کر کے نوہر کے قلعہ مین قید کر دیا وہان سے جا کے اجیت پور کو لوٹ لیا
اور سانکو پر حملہ کیا۔ درجن سنگہ نے بہادری سے مقابلہ کیا مگر انجام تنگ آکے
خودکشی سے مر گیا اوسکے وارث کو قید کر لیا اور جاگیر سانکو سے بارہ ہزار روپیہ
جرمانہ لیا اوسکے بعد چورو پر حملہ ہوا وہان چھ مہینے لڑائی رہی مگر بوکر کو کے مقید
سردار نے اپنی رہائی کی عوض دغا کر کے صورت سنگہ کو چورو پر قابض کر دیا
اور اوس نے شہر کو نہ لوٹنے کے عوض قریب دو لاکہ روپیہ نذرانہ لیا۔

اسطرح کشت وخون اور لوٹ کرکے صورت سنگہ بیکانیر کو آیا کہ اپنے بہتیجے کو مار کے مسندنشین ہو مگر اوسکی بہن کی ہوشیاری و نیک نیتی سے کہ وہ اوس کی حفاظت سے کسی دم غافل نہ تہی اوسکی تدبیر مین خلل واقع ہوا اوسکو کسیطرح اپنے شامل نکرسکا اور علانیہ بزور قتل کرنے کی ہمت نہ پڑی تب اوسنے نرور کے محتاج راجہ کو اپنی بہن سے شادی کرنے کے واسطے بلایا - ہرچند اوسکی ہمشیرہ نے عذر کیا کہ اب میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور میواڑ کے رانا اودسی کے ساتہہ نسبت ہوچکی تہی مگر اوسنے کوئی عذر پذیرا نکیا اور تین لاکہہ روپیہ کا جہیز دیکے بقیہ خاندان راجہ نل کے ساتہہ زبردستی شادی کردی اوس کو بخوبی معلوم تہا کہ بہائی مجہکو بیکانیر سے نکالاچاہتا ہے بلکہ علانیہ اوسکی بدباطنی کو ظاہر کردیا مگر اوس نے صاف انکار کرکے بچہ کی حفظ جان و عافیت کا خود کفیل ہونے کی قسم کہائی - مگر اس عورت کا جانا راجہ کی قضا تہی چندروز بعد وہ مقتول پایا کہتے ہین کہ سردار مہاجن کا اپنے آقا کے قتل مین احسان اوٹہانا ضرور نہ سمجہہ کے اوسکو منتظم نے اپنے ہاتہہ سے ہلاک کیا ۔

اسطرح راج سنگہ کے مرنے سے ایک سال کے اندر اوسکے بیٹے کا قاتل قابض ریاست ہوگیا ۔

سمبت ۱۸۵۵ مطابق ۱۸۰۱؁ء مین سرتان سنگہ و عجیب سنگہ برادران قاتل نے کہ جے پور مین پناہ پذیر ہوئے تہے بہٹنیر مین آکے ناراض سرداران اور بہاٹہیون کے اتفاق سے ظالم کو ریاست سے بیدخل کرنا چاہا مگر بعض سردار اوسکے تشدد کے خوف سے باز رہے اور بعض کو اوسنے رشوت دیکے

علیحدہ کردیا اور خود بلا تامل اونکے مقابلہ کیواسطے آیا ہیکور مین سخت محاربہ ہوا کہ اوسمین صرف ہاتھی تین ہزار مارے گئے اس فتح کے ساتھ صورت سنگہ ریاست مین مستقل ہوگیا اور میدان جنگ پر اوس نے فتح گڈہ نامی قلعہ تعمیر کرایا ٭

اس فتح سے حوصلہ پاکے صورت سنگہ نے اپنا رعب جمانا شروع کیا اپنے سرکش ہم وطن بیداوتون پر حملہ کرکے اونسے پچاس ہزار روپیہ وصول کیا چورو والون نے سرتان سنگہ و عجیب سنگہ کو مدد دینے کا اقرار کیا تہا اسواسطے اوس شہر کا پہر محاصرہ کیا اور اسیطرح چند دیگر مقامات کو مغلوب کیا صرف ایک چہا . نی قریب بہادران کے قلعہ سے ایسا مقابلہ ہوا کہ وہان کچہہ پیش نہ گئی چہہ مہینے تک سر مار کر انجام مین بیکانیر کو واپس آیا ٭

تہوڑے دنون بعد اوس نے داؤد پوترون کی سرکوبی کا موقع غنیمت سمجھکے باتفاق اپنے کل ہمقومون کے اوپر فوج کشی کی اور اس غرض سے کہ عوام کی ناراضگی مجہہ سے رفع ہوجاوے ریاست کے زبردست اور فتنہ انگیز دشمنون سے لڑا لگا اور حیلہ یہہ ہوا کہ تیار وہ کے خیرانی سرداروں نے اپنے آثار بہاولخان کے مقابلہ مین اس سے اعانت چاہی تہی چونکہ اس قسم کی نزاع سرحدی امر امن و امان کے زمانہ مین بہی رفع نہین ہوتی ہین اسواسطے اس جنگلی ریاست کے بہائی بیٹون کی فوج کے اجتماع اور اونکے طریقہ جنگ و جدل کی کیفیت اس مقام پر لکہنی لازم آئی قلعہ مترگڈہ کو راٹہوڑون نے یہ تحت ریکستان کی نیز

ایک شبخون مین فتح کرلیا مگر یہہ فتح کسی راٹھوڑ کے نام سے ہنوئی تھی بلکہ ہندو نامی بھاٹی سردار ملازم بیکانیر نے فصیل قلعہ پر چڑھ کے محمد یار وپنیرانی قلعدار اور سپاہ قلعہ کو قتل کیا اور قلعہ دار کی عورت کو گرفتار کرکے بیکانیر لے آیا کہ پانچہزار روپیہ نقد اور چار سو اونٹ لیکے رہا کی ؛

جس باغی نے اس موقع پر بیکانیر مین آکے پناہ لی تھی اوسی قوم یعنی خیرانی سے خدابخش نامی سردار تیاروہ داؤدپوترہ کا جاگیردار تھا مع کل ہمراہیان تین سو سوار اور پانسو پیادون کے وہ صورت سنگہ کی ظل حمایت مین آیا اوس نے بیس گانوا اور سو روپیہ یومیہ اوسکی معاش کیواسطے مقرر کردئے خیرانی بہاول خان کے نہایت زبردست سردارون مین سے تھے اور ضبطی تیاروہ کے عوض مین ریاست کا بہت نقصان کرسکتے تھے چنانچہ اسس سردار نے راجہ بیکانیر سے اقرار کیا کہ مین تمکو دریاے سندہ تک کا ملک فتح کرادونگا۔ اس طمع مین آکے کہیر جمع ہونیکا حکم دیا اور ہر طرف سے بیکا کی اولاد جمع ہوئی ؛

## تفصیل فوج مجتمع

| قسم فوج | نام | سوار | پیادہ | توپ |
|---|---|---|---|---|
| جاگیردار | ابہی سنگہ سردار پوکر کو ...... | ۳۰۰ | ۲۰۰۰ | ۰ |
| ,, | راؤرام سنگہ سردار پوگل | ۱۰۰ | ۴۰۰ | ۰ |
| ,, | باتہی سنگہ سردار رانیر .... | ۸ | ۱۵۰ | ۰ |

| قسم فوج | نام | سوار | پیادہ | توپ |
|---|---|---|---|---|
| جاگیردار | کرن سنگھ سردار ستاسر… | ۹ | ۱۵۰ | ۰ |
| " | انوپ سنگھ سردار جبارہ… | ۴۰ | ۲۵۰ | ۰ |
| " | کیت سنگھ سردار جیین سہر | ۶۰ | ۳۵۰ | ۰ |
| " | بھنی سنگھ سردار جانگلو… | ۹ | ۲۵۰ | ۰ |
| " | بھوم سنگھ سردار بیٹھنوک… | ۲۰ | ۶۱ | ۰ |
| | میزان | ۵۲۸ | ۳۶۱۱ | |
| ملازمان راجہ بیکانیر | توپخانہ موجی پریہار… | ۰ | ۰ | ۲۱ |
| | خاص پائگاہ… | ۲۰۰ | ۰ | |
| | لشکر گنگا سنگھ… | ۲۰۰ | ۱۵۰۰ | ۴ |
| | لشکر درجن سنگھ… | ۶۰ | ۶۰۰ | ۴ |
| فوج تائیدی | انوکھا سنگھ سکھ… | ۳۰۰ | | ۰ |
| | لاوڑی سنگھ سکھ | ۲۵۰ | ۰ | ۰ |
| | بدھ سنگھ سکھ | ۲۵۰ | ۰ | ۰ |
| | سلطان خان پٹھان، احمد خان پٹھان | ۴۰۰ | ۰ | ۰ |
| | میزان کل | ۲۱۸۸ | ۵۴۱۱ | ۲۹ |

جیتره جہتہ خلف دیوان کو اس فوج کی سپہ سالاری عطا ہوئی اوس نے
بمتی ۱۳ ماگہہ سمت ۱۸۵۵ کو کوچ کیا اور براستہ کناسر و راجاسر وکیلہ و رانیر و
انوپ گڈہ جاکے سرحد پر مقام کیا وہان سے چند ہفتون کے محاصرہ مین،
سیوگڈہ و معزگڈہ و پہولرہ کو فتح کیا اور پہولرہ سے سوا لاکہہ روپیہ نقد
اور کچہہ مال اور توپین لین پہر خیرپورہ کو کہ دریاے سندہ وہان سے
تین میل پر ہے گئے اور باتفاق دیگر باغی سرداران براہ راست بہاول پور پر
جاکے بہ ارادہ حملہ آوری تہوڑی دور ڈیرہ کر دیا اس توقف سے فرصت
پاکے خان نے اپنے زبردست سردارون کو راجپوتون سے علیحدہ کر لیا اور
بیکانیر کا دیوان مال مفروقہ کو غنیمت سمجہہ کے واپس چلا گیا صورت سنگہ اوس
سے بہت ناراض ہوا کہ لڑنے کے بغیر کیون آگیا ؛

جنگ بیگور سے دو برس بعد بہاٹیون کی ذلت ہوئی تہی اوسکے عوض مین
اوہنون نے بیکانیر پر حملہ کیا مگر شکست کہا کے واپس آئے اور سمت ۱۸۶۱ مطابق
شنہ ۱۸۰۵ تک جب صورت سنگہ نے بہاٹیون کے خانون پر بمقام بہٹنیر حملہ
کیا نزاع و فساد برابر جاری رہا چہہ مہینے تک بہٹنیر کا محاصرہ رہا انجام
فتح ہوئی اور ضابطہ خان کو مع فوج و مال و اسباب کے رانیہ کو جانے کی
اجازت ہوئی اوسوقت سے بہٹنیر بیکانیر کے علاقہ مین ہے ؛

صورت سنگہ نے دہونکل سنگہ دعویدار مسند جودہ پور کی حمایت کر کے
چوبیس لاکہہ روپیہ کہ اس جنگلی ریاست کی پانچ سال کی آمدنی تہی خرچ
کر دیا اور جودہ پور سے عداوت کر کے اپنی ذلت و زیرباری کی - اپنی کل

فوج کو لیکے بذات خود جودھ پور پر چڑھ گیا اور محاصرہ مین شریک ہوا کل فوج
محاصرہ بڑی خرابی و تباہی سے شکست کہا کے اپنے اپنے وطن کو واپس گئی
اس غم سے صورت سنگہ بیمار و قریب المرگ ہو گیا بلکہ اوسکی تجہیز و تکفین کی
تیاری بہی ہو گئی تہی مگر نحوست زمانہ اور رعایا کی بدنصیبی سے بچ گیا۔
رفع دیر باری کیواسطے جو ظلم کیا حد و پایان سے باہر ہے اور اس خیال سے
کہ برہمنون کو دان پن کرکے گذشتہ گناہون سے نجات پاؤنگا جو روپیہ
ظلم و تعدی سے حاصل کیا تہا حریص و مکار برہمنون کو تقسیم کرنے لگا جسقدر
اوسکو طمع و خوف تہا اوسیقدر وہ بیرحم بہی تہا۔ باوجود متواتر خیرخواہی
و حسن خدمات کے اوس نے سردار بوکر کو کو ہلاک کیا نا ہر سنگہ والی سیدہہ
و گیان سنگہ و گمان سنگہ والیان گنڈیلی کہ ریاست کے اول سردار وہان
ہین تہے اوسیطرح مارے گئے چورو کا تیسری دفعہ محاصرہ ہوا کہ وہان کا سردار
بہیجہ بلا مین گرفتار ہوا اور شہر پر ظالم کا قبضہ ہو گیا۔

اس ظلم و تعدی روز افزون توہمات مذہبی و غفلت انصرام کار ریاست
سے ملک کی آبادی و دولت سال بسال کم ہوتی گئین گویا یہ مصیبتین کافی
تہین اسواسطے ہر سال قحط ہوتا رہا۔ شمالی سردارون کی عدول حکمی
اور بہاہی غارتگرون کی متواتر واردانون سے کہ مویشی بلکہ زراعت کو
لوٹ لیجاتے ہین جاٹ کاشتکار کو بجز اسکے کہ بہوکا مرے یا جلا وطن ہو جاوے
چارہ نہ تہا اکثر نے ہانسی و ہریانہ کے انگریزی اضلاع مین پناہ لی کہ وہان
اونکی بخوبی پرورش ہوئی جب سے سرکار انگریزی نے ۱۸۰۰ سنہ اور بہی بہادرجان

गंडेली

کی جاگیر پر قبضہ کر لیا غارتگرون کے اوس علاقہ مین دسترس نہ رہنے سے شمالی
اضلاع بیکانیر پر دو چند آفت آئی بعض اضلاع مین ان وارداتون کے انتظام
کیواسطے جاٹ متفق ہو جاتے ہین ہر ایک نگاہ مین خام برجہ تعمیر ہو گیا کہ اوس پر
محافظ بیٹھا رہے اور غارتگرونکو آتا دیکھہ کے نقارہ بجادے کہ ہر ایک گانو مین
خبر ہو کے کل باشندگان گرد نواح مسلح ہو کے مقابلہ کیواسطے آجاوین اور
اپنے مال کو بچاوین بدنصیب جاٹ ڈہال و سانگ باندہ کر زمین کاشت کرتا
ہے اس سے ظاہر ہے کہ عنقریب یہہ کل ملک اضلاع مقبوضہ جوہیون کی طرح
ویران ہو جاوے گا ؛

ایک ظالم راجپوت نے تین سو تیئیس برس کے بعد جاٹون کی سرزمین مین کہ کسی
زمانہ مین بہت آبادان تہی یہہ انقلاب پیدا کر دیا ہے ورنہ بیکا سے صورت سنگہ
تک گیارہ پشت اور تیرہ عہد گذرے تہے کہ بحساب اوسط ہر ایک نے فی پشت
تیس سال اور فی عہد پچیس سال راج کیا اور اس سے اولاد بیکا کی نیک چلنی
بخوبی عیان ہے ؛

## بیداوائی

بیداوائی مسکن بیداوتان کی کہ ریاست بیکانیر کا ایک جزو ہے یہہ کیفیت
ہے کہ بیکا کا بہائی بیدا منڈہ ور سے راجپوتون کا گروہ لیکے ملک کی تلاش مین
آیا تہا اول وہ گوڈوار مقبوضہ رانا صاحب میواڑ مین گیا تہا مگر وہان اوسکا
ایسا مقابلہ ہوا کہ مجبور چلا آیا اور شمال مین آکے موہل رئیس کے پاس نوکر ہو گیا

اس قدیم قوم کو بعض یادو کی شاخ بتاتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ علیحدہ ہے یہ
راجپوتون مین سے ہے مگر اوسکی قدامت پر شک نہین سوہلون کا سردار بلقب
ٹہاکر بمقام چہاپر ایک سو چالیس دیہات کا حاکم تہا بیدا نے بجاے حملہ آوری
کے حکمت عملی سے کام کرنا مناسب سمجہا جو کہ حسب قول راجپوتون کے زیادہ جا
کرنے کی کوشش مین کامیابی خود راستہ نکال لیتی ہے اوس نے یہی وہی
تدبیر کی جو شبہہ پیدا کرنے کے بغیر اکثر حصول مدعا مین کارآمد ہوتی ہے بیدا
سوہل سردار اور رئیس مارواڑ کے درمیان رشتہ داری کا متوسط ہوا
رشتہ دارا اور دولہن کا محافظ ہونے کی وجہ سے وہ برات کے ساتھ مع
جمعیت غیر معلوم سوہلون کے قلعہ مین چلا گیا وہان سب سردار رسمیا شادی
کیواسطے جمع تہے مگر بالعوض دولہن اور اوسکی عورت خدمتگارون کے پالکی
مین سے یکایک برہنہ شمشیر جودہا نکلی اور بہترین سوہلون کو قتل کر ڈالا جب
تک اونکی فتح کی خبر جودہ پور مین پہونچے کہ وہان سے مدد آئے اندرونی
قلعہ پر قابض رہی - اس اعانت کے عوض بیدا نے اپنے باپ کو لاڈنو اور
بارہ دیہات کہ اب جودہ پور مین شامل ہین دئے تیج سنگہ ولد بیدا نے دارالحکومت
جدید بنا کے اوسکا بیداسر نام رکہا بیداوتون کی جماعت ریاست بیکانیر مین
سب سے زبردست ہے اور رئیس اونکی برائے نام اطاعت پر قناعت کرکے
اپنے مطالبہ کو کہ دیگر اطراف مین غیر معین ہے محدود رکہتا ہے قدیم دارالریاست
چہاپر کے گرد سوہلون کی مختصر زمین ہموار میدان ہے کہ برسات مین اوسپر
پانی بہر جاتا ہے اور گیہون تک بافراط پیدا ہوتے ہین یہہ ضلع پچیس میل طول

लाडनूं

छापर

ہین اور جہہ میل عرض مین ہے یہہ تو نہین کہہ سکتے کہ کل بیداواٹی جسمین ایک سو چالیس گانو ہین اور چالیس پچاس ہزار کی آبادی ہے اور اوسمین سے ایک ثلث راٹھوڑ بیدا کی اولاد مین ہین کل اسی قطعہ کے اندر واقع ہے بارہ جاگیرون پر منقسم ہے اونمین سے چھہ مقدم ہین اور قابضان قدیم یعنی سوہلون کے علاقہ مین پچیس گہرون سے زیادہ نہین ہین اور باقیماندہ زراعت پیشہ جاٹ اور تجارت پیشہ اقوام ہین ۞

اگر ہم بیداوتون کو پیشہ ور غارتگر کہین تو بیجا نہین ہے ہر ایک شخص پر دست درازی کرنے کو مستعد ہین سزا کا بالکل خوف نہین رکہتے سابقاً لاڈخانیون سے کہ اونہین کیطرح غارتگر ہین اتفاق کرکے علاوہ جیپور کے زیادہ آباد ملک انگریزی پر واردات کرتے تہے مگر یہہ عادت جنگل کے کل باشندونکی ہے جو چیزین انکو خدا نے نہین دی ہین وے اورون سے جو بہرہ مند ہین چہین کر لیجاتے ہین مگر یہہ حال بجاے اسکے کہ ملک کی خشکی کے سبب سے ہو زیادہ تر تنہائی کے سبب سے رہتا ہے اور جنکا باعتبار لفظ راجپوتر یعنی راجپوت جان و مال کی حفاظت کرنے کا کام ہے وہ رہزنی و غارتگری و خونریزی کو اپنا فخر بلکہ اپنے ذمہ فرض سمجھتے ہین ۞

# فہرست مہاراجگان بیکانیر

| نمبر | نام | سمت ولادت | سمت مسند نشینی | سمت وفات | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | راؤ بیکاجی | ۱۴۴۵ | ۱۵۴۵ | ۱۵۶۱ | बीकाजी |
| ۲ | ناراجی | ۱۵۲۶ | ۱۵۶۱ | ۱۵۶۱ | नाराजी |
| ۳ | نون کرن جی | ۱۵۲۷ | ۱۵۶۱ | ۱۵۸۳ | नूनकरण |
| ۴ | جیت سی جی | ۱۵۴۶ | ۱۵۸۳ | ۱۵۹۸ | जैतसी |
| ۵ | کلیان مل جی | ۱۵۷۵ | ۱۶۰۲ | ۱۶۲۸ | कल्यानमल |
| ۶ | راجہ رای سنگہ جی | ۱۵۹۸ | ۱۶۲۸ | ۱۶۶۸ | रायसिंह |
| ۷ | دلپت سنگہ جی | ۱۶۲۱ | ۱۶۶۸ | ۱۶۷۰ | दलपतसिंह |
| ۸ | سورسنگہ جی | ۱۶۵۱ | ۱۶۷۰ | ۱۶۸۸ | सूरसिंह |
| ۹ | کرن سنگہ جی | ۱۶۷۳ | ۱۶۸۸ | ۱۷۲۶ | करणसिंह |
| ۱۰ | انوپ سنگہ جی | ۱۶۹۵ | ۱۷۲۴ | ۱۷۵۵ | अनूपसिंह |

| نمبر | نام | سمت ولادت | سمت مسند نشینی | سمت وفات |
|---|---|---|---|---|
| ۱۱ | سروپ سنگھ جی | ۱۷۴۶ | ۱۷۵۵ | ۱۷۵۷ |
| ۱۲ | سجان سنگھ جی | ۱۷۴۷ | ۱۷۵۷ | ۱۷۹۲ |
| ۱۳ | زوراور سنگھ جی | ۱۷۶۹ | ۱۷۹۲ | ۱۸۰۲ |
| ۱۴ | گج سنگھ جی | ۱۷۸۰ | ۱۸۰۲ | ۱۸۴۴ |
| ۱۵ | راج سنگھ جی | ۱۸۰۱ | ۱۸۴۴ | ۱۸۴۴ |
| ۱۶ | پرتاپ سنگھ جی | | ۱۸۴۴ | ۱۸۴۴ |
| ۱۷ | صورت سنگھ جی | ۱۸۲۲ | ۱۸۴۴ | ۱۸۸۵ |
| ۱۸ | رتن سنگھ جی | ۱۸۴۷ | ۱۸۸۵ | ۱۹۰۸ |
| ۱۹ | مہاراجہ سردار سنگھ جی صاحب | ۱۸۷۵ | ۱۹۰۸ | ۱۹۲۶ |
| ۲۰ | مہاراجہ ڈونگر سنگھ جی صاحب | ۱۹۱۱ | ۱۹۲۹ | ۰ |

## کرسی نامہ مہاراجہ صاحبان بیکانیر

| نام مورث | نام اولاد |
| --- | --- |
| بیرم جی...... | چادو جی.................. |
| چادو جی...... | رنمل جی  راؤ تیجا جی  بارہ دیگر اخلاف جملہ چودہ |
| رنمل جی...... | آکھو جی  جھمبو جی  جودھا جی  نانھو جی جنکے ناہوت ہین  پاتا جی جنکے پاتاوت ہین  منڈلا جی جنکے منڈلاوت  کاندھل جی جنکے کاندھلوت  روپا جی جنکے روپاوت  ماندل جی جنکے منڈلاوت  پندرہ دیگر جملہ چوبیس اخلاف |
| جودھا جی...... | ساتل جی  راؤ بیکا جی  بہابل  جوگراج  بیدا جی جنکے بیداوت  کرنا جی  شوجا جی  دس دیگر جملہ سترہ اخلاف.............. |
| راؤ بیکا جی...... | راؤ نارو جی  راؤ لونکرن جی  گرسی جی جنکے گرسیوت  امرا جی جنکے امراوت  بیسا جی جنکے بیساوت  دیہی سنگھ  کالن جی  راج سنگھ جنکے راج سنگھوت  سنگراج  بیجراج.............. |
| راؤ لونکرن جی...... | پرتاپ سنگھ  رتن سنگھ جنکے رتن سنگھوت مہاجن مین  راؤ جیت سنگھ  تیج سنگھ عرف تیج سی جنکے تیجسیوت  بیرسی جی نارن مین نارنوت  نیت سی جی جنکے |

| نام سورث | نام اولاد |
| --- | --- |
| | نیت سیوت سورجمل جنکے سورجملوت کشن جی<br>جنکے کشناوت راسسی جنکے رامسیوت کرسی جنکے<br>کرمسیوت روپ سی جنکے روپسیوت کوشل سی جنکے<br>کوشلسیوت نیم کرن جنکے نیماوت ......... |
| راؤ جیت سنگھ | راؤ کلیان مل تونگر سی جنکے باگھ مین باگھاوت<br>سیرنگ جی جنکے سیرنگوت بھوجراج جنکے بھوجراجوت<br>مالدیو جنکے مالدیوت کانجی جنکے کاناوت پہول مل<br>جنکے پہول ملوت سرجن جنکے سرجنوت بھیم راج جنکے<br>بھیم راجوت مان سنگھ جنکے مان سنگوت اچل جنکے<br>اچلاوت کرم چند جنکے کرم چندوت تیلوسی جنکے<br>تیلوسیوت بیدہ جنکے بیدہاوت ......... |
| راؤ کلیان مل جی... | راجہ رائے سنگھ امر سنگھ جنکے امر سنگوت ہردی سرمین<br>دونگرسی ڈونگروت بھین جنکے بھیناوت سلطان<br>جنکے سلطانوت پرتھی راج جنکے پرتھی راجوت ددریوہ<br>مین رام سنگھ جنکے راماوت کیکاسرمین بھانگرسی<br>بہانگروت راگھو داس جنکے راگھو داسوت گوپال<br>داس جنکے گوپال داسوت سارنگ جنکے سارنگوت |

| نام مورث | نام اولاد |
| --- | --- |
| راجہ رائے سنگہ | راجہ دلیت سنگہ راجہ سور سنگہ بہوپت سنگہ کشن سنگہ جنکے کشن سنگوت |
| راجہ سور سنگہ | راجہ کرن سنگہ چترسال ارجن سنگہ |
| راجہ کرن سنگہ | راجہ انوپ سنگہ کیسری سنگہ پدم سنگہ موہن سنگہ عجب سنگہ دیبی سنگہ امر سنگہ مدن سنگہ بنمالی داس کنیزک زاد |
| راجہ انوپ سنگہ | راجہ سروپ سنگہ راجہ سجان سنگہ سودر سنگہ لاولد اندر سنگہ جنکے گج سنگہ رام سنگہ تارا سنگہ گودر سنگہ چار پسر ہوئے |
| راجہ سروپ سنگہ | لاولد |
| راجہ سجان سنگہ | زورآور سنگہ ابہی سنگہ |
| راجہ زورآور سنگہ | لاولد |
| راجہ گج سنگہ خلف اندر سنگہ | راجہ راج سنگہ ستان سنگہ چتر سنگہ راجہ سورت سنگہ شیام سنگہ عجب سنگہ جسکا پرتاب سنگہ ہوا مہکم سنگہ رام سنگہ گمان سنگہ ستل سنگہ دیبی سنگہ خوشحال سنگہ اجیت سنگہ جگت سنگہ کیان سنگہ موہن سنگہ بہوپال سنگہ اودے سنگہ |

| نام مورث | نام اولاد |
| --- | --- |
| | آٹھ کنیزک زاد جملہ ۲۶ پسر ہوئے تھے ...... |
| راجہ راج سنگہ ..... | راجہ پرتاب سنگہ بڑے بجے سنگہ .......... |
| راجہ صورت سنگہ ... | مہاراجہ رتن سنگہ بڑے بہوتی سنگہ بڑے لکہمن سنگہ عالم جسکا کنیت سنگہ ہوا بڑے ہمیار تہہ سنگہ کہمان سنگہ ٹیکم سنگہ تلوک سنگہ .................. |
| مہاراجہ رتن سنگہ ... | مہاراجہ سردار سنگہ شیر سنگہ لاولد کہمان سنگہ کنیزک زاد جسکے راوت سنگہ و گلاب سنگہ و مکند سنگہ تین پسر ہین .................. |
| مہاراجہ سردار سنگہ .. | میگہہ سنگہ عرف لال سنگہ کنیزک زاد .......... مہاراجہ ڈونگر سنگہ خلف لال سنگہ ولد سکت سنگہ بن دلال سنگہ ولد چتر سنگہ پسر سوم راجہ گج سنگہ ۔ |

اولاد سلطان سنگه خلف دوم راجہ گج سنگه

اول گمان سنگه — دوم ابھے سنگه

نیالی سنگه خلف گمان سنگه
بہیر سنگه بلونت سنگه بجے سنگه
شیر سنگه جسکا دلیپ سنگه ہوا

اولاد دلال سنگه ولد چتر سنگه خلف سوم راجہ گج سنگه

| سکت سنگه | مدن سنگه | کرک سنگه | کہان سنگه |
| --- | --- | --- | --- |
| ڈونگر سنگه | کہیت سنگه | مکند سنگه و تخت سنگه | ہتو سنگه |

خانه لال سنگه جو
مسند نشین راج بیکانیر
ہوئے

اولاد دیبی سنگه خلف یازدہم راجہ گج سنگه بموجب نقشه مسطوره رپورٹ سنه [illegible]

| پرتھی سنگه | سالم سنگه | رنجیت سنگه | اجیت سنگه |
| --- | --- | --- | --- |
| شیودان سنگه | ایسری سنگه | رگھناتھ سنگه و باگھ سنگه | |

اولاد بھیم سنگه ولد مول سنگه پسر خوشحال سنگه خلف دوازدہم راجہ گج سنگه بموجب
نقشه مسطوره رپورٹ سنه ۱۸۴۲ء

| پرتھی سنگه | سالم سنگه | رنجیت سنگه | اجیت سنگه |
| --- | --- | --- | --- |
| شیودان سنگه | ایسری سنگه | رگھناتھ سنگه و باگھ سنگه | |

نقشہ جات مسطورہ رپورٹہاے سنہ ۱۸۱۷ء و سنہ ۱۸۴۳ء میں اختلاف ہونیکے اس
واسطے راجہ گج سنگہ کی اولاد کی تفصیل دونون طرح لکہدی نہ معلوم
کون سے صحیح ہے

# تاریخ زمانہ حال

سنہ ۱۸۰۸ء میں بیکانیر کی ریاست پر جودہپور وغیرہ چند ریاستون کی فوج
نے حملہ کیا تب مہاراجہ صورت سنگہ صاحب نے کہ سنہ ۱۸۱۱ء میں مسند نشین ہوئے
تہے ظل حفاظت سرکار انگریزی مین آنے کی درخواست کی تہی مگر اوس زمانہ
مین سرکار انگریزی کا منشا یہہ تہا کہ دریاے جمن سے جنوب و مغرب کی ریاستون
سے کچہہ تعلق نہ رکہا جاوے بلکہ جن ریاستون سے عہدنامجات منضبط ہوئے
وہ بہی فسخ ہوگئے اسواسطے مہاراجہ صاحب کی درخواست خلاف مصلحت
وقت متصور ہوکے نامنظور ہوئی
سنہ ۱۸۱۷ء اور ۱۸۱۸ء مین بدربیشی جنگ پنڈارہ بمقتضاے مصلحت عام کل ریاستون
سے اتفاق ہوا اوسمین بیکانیر کو بہی شریک کیا گیا اور بموجب عہدنامہ
مندرجہ نقشہ نمبر دوم باب اول وقایع راجپوتانہ کے مہاراجہ صاحب نے سرکار
انگریزی کی اطاعت و مدد کرنا قبول کیا اور سرکار انگریزی نے اون کے
سرکش توابعین کو مطیع کرنا اور ریاست کو اپنی حفاظت مین رکہنا منظور
کیا چونکہ ریاست بیکانیر سے مرہٹون کو کچہہ خراج نہین دیا جاتا تہا سرکار
انگریزی نے بہی کچہہ خراج مقرر نکیا
سنہ ۱۸۲۸ء مین مہاراجہ صورت سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور اونکے خلف

مہاراجہ رتن سنگہ صاحب مسند نشین ہوئے اس زمانہ مین سخت بدنظمی
و فساد مین ریاست مبتلا تہی سردار علانیہ باغی ہو رہے تہے ملک کو غارتگر
لوٹتے تہے زمیندار مسلح ہوکے کاشت اراضی کرتے تہے سنہ ۱۸۲۹ مین مہاراجہ
رتن سنگہ صاحب نے اول ہی یہہ کام کیا کہ بطور انتقام اوس نقصان کے
جو اونکی رعایا کو جیسلمیر کی رعایا یا ملازمون کے ہاتہہ سے پہونچا تہا جیسلمیر
پر حملہ آور ہوئے اور شہر جیسلمیر کے دروازہ تک پہونچ گئے جیسلمیر سے بہی مقابلہ
کیواسطے فوج تیار ہوئی فریقین نے قرب وجوار کی ریاستون سے مدد کی
درخواست کی جے پور وجودہ پور مین سرحدون پر فوج تیار ہوئی اجیتانہ
مین فساد کی شکل پیدا ہوگئی چونکہ مہاراجہ صاحب بیکانیر کی یہہ حرکت
خلاف منشاء عہدنامہ تہی سرکار انگریزی نے مداخلت کرکے مہاراجہ صاحب والی
اودے پور کے ذریعہ سے رفع نزاع کرایا اور فریقین کو ہرایک کے نقصان
کا تاوان دلوایا ٭
مگر ریاست کے اندرونی حالات مین بہتری نہ ہوئی سردارون سے رئیس
کی بدستور نا اتفاقی رہی ریاست مین طاقت نہ تہی کہ اونکو سزا دیسکے اسوجہ
سے سنہ ۱۸۳۰ مین مہاراجہ صاحب نے صاحب رزیڈنٹ دہلی سے استمداد
اعانت کی صاحب موصوف نے عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ مندرجہ باب اول کی ساتوین
اور چہٹی قلمون کے مضمون سے بدہوکہ کہا کے سزادہی سرداران کیواسطے
فوج بہیجنے کی تیاری کی گورنمنٹ نے مطلع ہوکے صاحب رزیڈنٹ کو ہدایت
کی کہ ہندوستانی رئیسون کو ریاست کا اندرونی فساد فرو کرنے کیواسطے

بجز اجازت خاص گورنمنٹ سرکاری فوج ہرگز نہین دینی چاہیے اور یہہ
فساد ایسا نہین ہے جسمین سرکار کیطرف سے مداخلت لازم آتی ہو عہدنامہ
مین وقت انضباط تعہد کا فساد رفع کرانے کی شرط تھی کہ اوسوقت کرایا
گیا اوس شرط کے بموجب رئیس بیکانیر کو یہہ منصب حاصل نہین ہے کہ ہمیشہ
اپنے مفسد و سرکش توابعین کے مقابلہ مین سرکار سے فوج ملنے کی درخواست
کر سکین کہ اس حکم سے فوج کشی موقوف ہوئی ؛

۱۸۳۵ع یہان حال بیکانیر و جیسلمیر کے درمیان نزاع بدستور جاری رہا سنہ تک
مین اس انتہا کو پہونچا کہ اوسکے دفعیہ کیواسطے ایک صاحب انگریزی کی تعیناتی
لازم آئی اونہون نے دونون رئیسون کا رنج رفع کرکے باہم راضی نامہ
کرایا ؛

مہاراجہ صاحب نے حسب دستور زمانہ سابق اطراف ریاست مین خصوص
حصار علاقہ سرکار انگریزی کیطرف براہ زبردستی جدید ملک پر قبضہ کرنا
چاہا چونکہ اس زمانہ مین حد شکنی کرکے ملک محدودہ مین اضافہ کرنا قواعد
منضبط سرکار انگریزی کے خلاف ہے اول سرکار سے ہدایت ہوئی اور اسپر
خیال نکیا تب مجبور بذریعہ فوج کشی چشم نمائی کی گئی کہ حرکت بیجا سے
باز رہے ؛

سنہ ۱۸۴۴ع مین ریاست بیکانیر نے شرح محصول مال تجارت مجوزہ سرکار
انگریزی کو کہ سرسہ و بہاولپور راستہ بیکانیر ہوکے گذرتا ہے منظور
کیا کسی زمانہ مین بیکانیر سے آمدرفت مال تجارت کی بکثرت جاری تھی کہ

کابل کا راستہ اعظم ہندوستان کو اسی ریاست مین ہوکے ہے اور
عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ع کے فوائد مین سے یہی مقدم ہیہ تہا کہ اوس راستہ پر مسافرون
کی حفاظت کامل ہوکے تجارت کو ترقی دیجاوے ✤
سنہ ۱۸۵۲ع مین وقت انتقال مہاراجہ رتن سنگہ صاحب کے مہاراجہ سردار سنگہ
صاحب مسندنشین ہوئے انہون نے سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر مین صاحبان انگریز
کو پناہ دیکے اور اضلاع ہانسی و حصار مین بمقابلہ باغیان اپنی فوج بہیجکے
سرکار انگریزی کی بڑی خیرخواہی کی اوسکے جلدو مین اونکو بذریعہ سند
مندرجہ ذیل اکتالیس دیہات ضلع سرسہ کہ چند سال پیشتر ضلع مذکور مین
شامل ہوگئے تہے عطا ہوئے اور سند استحقاق تبنیت مندرجہ باب اول
بہی ملے ✤

# سند عطای دیہات بالعوض خیرخواہی ۱۸۵۷ع

اسمی مہاراجہ سردار سنگہ صاحب والی بیکانیر مورخہ ۱۱ اپریل سنہ ۱۸۶۱ع

ازانجاکہ رپورٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ سے معلوم ہوا کہ
مہاراجہ سردار سنگہ صاحب بہادر والی بیکانیر نے زمانہ غدر مین بہ نیت
خیرخواہی و دردمندی سرکار انگریزی بذات خاص اپنے ملک سے باہر
آکے اور زر کثیر خرچ کرکے صاحبان انگریز کی جانین محفوظ رکہی ہین اور
عمدہ خدمتین انجام دی ہین کہ یہہ حالات از بس باعث خوشنودی سرکار
ہوکے مہاراجہ صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا اور بعطاء خلعت اونکا اعزاز
و اکرام کیا گیا اب سرکار بخوشی تمام دیہات مندرجہ فہرست معطوفہ واقع ضلع

سے جمعی للعہ ٥٧ الہ براے دوام عطا کرتی ہے کہ اس عطانامہ کے بموجب دیہات مذکورہ اونکے ملک موروثی ہین بہ پابندی اونہین شرایط کے جو ملک مذکور کیواسطے ہین شامل رہینگے اور اس عطیہ پر یکم مئی سنہ ۱۸۶۱ سے عملدرآمد ہوگا ؛

## فہرست دیہات مع جمع سالانہ

| نمبر | نام دیہہ | تعداد جمع | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | ساپورہ | سامر | |
| ۲ | جانک پٹی | مالمحہ | |
| ۳ | کہاراگرام | اعالہ | اس گانو کی جمع باضافہ سال وار سنہ ۱۸۶۵و۱۸۶۶ مین [illegible] ہوجاویگی ؛ |
| ۴ | گودیہ کہارہ | اعالے ر | |
| ۵ | کام پورہ | ماموسہ | سنہ ۱۸۶۵و۱۸۶۶ مین [illegible] ہوجاویگی ؛ |
| ۶ | سولاوالی | االلوسہ | |
| ۷ | ملکہارا | اعالہ صہ | |
| ۸ | پاسیہر | صمار | |
| ۹ | کلوالہ | اعاعہ | |
| ۱۰ | سہارن | ساصہ | |
| ۱۱ | کلچندرہ | ماصہ | |

سرحد ریاست پر ہر طرف کو خصوص بجانب جودھپور فساد ہوتا رہا انجام
اس حد کو پہونچا کہ سنہ ۱۸۶۱ مین سرکار انگریزی نے مجبور مہاراجہ صاحب کو
آگاہ کیا کہ نزاع فساد سرحدی کا وقوع مین آنا عہد و پیمان کے برخلاف ہے
چاہیے کہ اوسکا جلد انسداد کرین ورنہ آپ کے حق مین بہتر نہوگا ؞
اوسی سال یعنی سنہ ۱۸۶۱ مین دیہات پرگنہ منجی عطیہ سرکار انگریزی مین بدنظمی
ظہور پذیر ہوئی مسٹر نیسمتھ صاحب صاحب کمشنر حصار کے روبرو تحقیقات
ہوئی اوس سے ثابت ہوا کہ سنہ ۱۸۶۱ سے سنہ ۱۸۶۶ تک دیہات مذکورہ کی جمع
نوہ ہزار روپیہ ہوتی مگر اہلکاران ریاست نے جمع کے علاوہ دو لاکھ روپیہ
وصول کر لیا اسواسطے پیشگاہ نواب وایسراے و گورنر جنرل صاحب بہادر
کشور ہند سے بموجب حکم ۱۶ - مئی سنہ ۱۸۶۷ مہاراجہ صاحب کو ہدایت ہوئی
کہ انتظام دیہات مذکور دکیواسطے دیانت دار اہلکار مقرر کرین اور جو حقوق
رعایا کو بہ تحت سرکار انگریزی حاصل تھے بدستور قایم و محفوظ رکہین مگر پہر
بہی معافی داران و زمینداران کے عرایض بشکایت ظلم و زیادہ ستانی مہاراجہ
صاحب گذرتی رہین انجام کار سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ مین کپتان پولٹ صاحب اسسٹنٹ
ایجنٹ گورنر جنرل نے کہ چہاونی سجان گڈہ مین بطور پولیٹکل ایجنٹ راج
بیکانیر متعلق ہوئی اس شکایت کا قطعی فیصلہ کر دیا اور امید ہوئی کہ
یہہ نزاع جس سے حکام کو متواتر تکلیف ہوتی تہی پہر پیدا نہوگا اور تعیناتی
صاحب موصوف کے فواید مین سے یہہ اول ثمرہ حاصل ہوا ؞
سنہ ۱۸۶۶ و ۶۵ کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ انتظام ریاست اچہا نہین ہے مہاراجہ

صاحب خوش مزاج و با مروت ہین مگر مزاج مین وہم و شک بہت ہے اپنے مختارون پر اعتبار نہین کرتے اونکو بدلتے رہتے ہین اور اون سے مصادرہ لیتے ہین دیانت دار لوگ نوکری قبول نہین کرتے اور جو مقرر کرتے ہین وہ جلد روپیہ پیدا کرنے مین کوشش کرتے ہین تاکہ اداے مصادرہ کیواسطے تیار رہین مگر مہاراجہ صاحب ہر روزہ دربار کرتے ہین اوسمین ہر کوئی حاضر ہوکے استغاثہ پیش کر سکتا ہے ❊

سنہ ۱۸۶۷ء تک مہاراجہ سردار سنگہ صاحب کے عہد کے اونیس سال مین سترہ دیوان مندرجہ ذیل مقرر ہوئے اور ہر ایک روپیہ کا بندوبست نکرنے کی وجہہ سے موقوف ہوا تہا ❊

| نمبر | نام دیوان | وقت تقرر | نمبر | نام دیوان | وقت تقرر |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | گمان سنگہ بید و لچہی رام اکٹہے | سنہ ۱۸۵۲ | ۱۰ | فتح چند سورانہ ۵ یوم .... | سنہ ۱۸۶۷ |
| ۲ | لچہی رام ........ | سنہ ۱۸۵۳ | ۱۱ | پروہت گنگا رام کہیتڑی والہ | سنہ ۱۸۶۷ |
| ۳ | گمان سنگہ ........ | سنہ ۱۸۵۴ | ۱۲ | شاہ مل کوچار ۸ ماہ .. | سنہ ۱۸۶۷ |
| ۴ | پنڈت ڈوچی سندر سنگہ گہ الیار | سنہ ۱۸۵۵ | ۱۳ | مان مل ۸ ماہ .... | سنہ ۱۸۶۸ |
| ۵ | رام لال دوارکانی .... | سنہ ۱۸۵۶ لغایت سنہ ۱۸۶۳ | ۱۴ | مہتا شیولال ۵ یوم .. | سنہ ۱۸۶۸ |
| ۶ | گمان سنگہ بید ........ | سنہ ۱۸۶۴ | ۱۵ | لکہمین چند نایبتہ ۸ ماہ ... | سنہ ۱۸۶۸ |
| ۷ | رام لال ........ | سنہ ۱۸۶۵ | ۱۶ | ولایت حسین ...... | جون سنہ ۱۸۶۸ لغایت اگست سنہ ۱۸۶۹ |
| ۸ | مان مل راکہیچہ خلف لچہی رام | سنہ ۱۸۶۶ | ۱۷ | پنڈت ابن ناہرمل .... | اگست سنہ ۱۸۶۹ سے |
| ۹ | شیولال نایبتہ ۳ ماہ .... | سنہ ۱۸۶۶ | | | |

اول دو سال تک دیوانی گمان سنگہ بیدا ور لچھی رام راکھیچہ نے کی انکے دو مخالف
فریق تہے کہ دونون نے باہمی عداوت سے ریاست کو بہت خراب کیا آخرکار
گمان سنگہ غالب آیا کہ لچھی رام کو موقوف کرادیا تہوڑے دنون بعد خود بہی وفات
ہوگیا ١٨٦٤ء مین ایک دفعہ پہر بہی مقرر ہوا ۔

کل مختارون مین سے صرف ایک رام لال دوارکانی نے دس برس تک نہایت
دیانت وایمانداری وانصاف سے کام کیا تہا اوسکی کارگذاری کے سب طرح
مین سردارون کے حسب درجہ ورتبہ تعظیم وتکریم کرتا تہا غریبون کی فریاد
سنتا تہا اور انصاف اگرچہ دولتمندون کو مفت نہین مل سکتا تہا مگر کوئی
اوس سے محروم نہین رہتا تہا مگر اسقدر عرصہ تک وہ اس عہدہ پر صرف
لیاقت کے ذریعہ سے نہین رہا تہا رانی راناوت جی اوسکے بڑے مددگار
تہے اوسکی حیات مین رام لال کو مطلق اختیار رہا مگر اوسکے مرتے ہی بالکل
حال بدل گیا وہ بے مدد رہگیا روپیہ کا بندوبست نکرسکا مہاراجہ صاحب
نے بلا لحاظ خیرخواہی وعمدہ خدمات مدت درازکے اوسکو قید کرکے ذلیل
وخوار کیا اور اسپر بہی قناعت نکرکے اوسکو دشمنون کے حوالہ کردیا کہ انہون
نے چند روز مین اوسکے مرنے کی خبر سنادی اونہین سے ناتھل دیوان مقرر
ہوا رام لال کو تغلب زر سرکاری کا مجرم قرار دیا تہا مگر جرم ثابت ہوا کیونکہ
وقت وفات اوسکے پاس کچھ روپیہ نہ نکلا ۔

مانمل وشادمل ولکہمین چند نایتہ جلد جلد ایک دوسرے کے بعد مقرر ہوئے
اور کثرت مصارف راج اور باہمی عداوت سے معزول ہوتے گئے ۔

متصدی جنکے بزرگ جودہ پور سے راو بیکا کے ساتہہ آئے تہے بیکانیر مین بہت
زبردست اور فریبی ہین چند سال سے اونکے دو گروہ ہوگئے ہین ایک کے
سرگروہ پسران ہندو مل وکیل سابق شقیقہ ایجنسی راجستان ہین اور دوسرے
کے ملازمان رانی راناوتجیصاحبہ ہین دوسرے گروہ مین پہلے رام ورام لال
دیوانان مذکورہ صدر تہے پہر پہلے رام فقیر ہوگیا اوسکے دو بیٹے گیان مل و مانمل
بعد وفات رام لال اس گروہ کے افسر ہوئے اور رانی راناوتجی صاحبہ مرحوم کی
جاگیر کی منتظم تہی کہ جایداد مذکورہ مع جایداد مہاراجہ صاحب کی والدہ کی رانی پوگلیانی
جی کو مل گئی تہی اور اوس نے بہی مان مل کو کامدار رکہا تہا ؁
ہندو مل مارو کے اخلاف ہری سنگہ وگمان سنگہ وجسونت سنگہ ہوئے ؁
جب یہہ لوگ برسرکار تہے ایک بہائی ایجنسی مین وکیل رہتا تہا اور دیگر دیوانی
کا کام کرتے تہے بالفعل ہری سنگہ بیکار ہے اوسکا چچا چہوگمل صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل کیخدمت مین وکالت پر رہتا ہے دوسرا بہائی گمان سنگہ کئی مرتبہ
دیوان ہوچکا ہے اور یہہ مصادرہ ۱۸۶۵و۱۸۶۴ سے شروع ہوا اوسکا بانی
مبانی وہی ہے ۱۸۶۵ مین مرا تہا سب سے چہوٹا بہائی جسونت سنگہ جنرل
لارنس صاحب کے ساتہہ وکیل تہا غدر مین اوس نے بدچلنی کی اس سبب سے
اوسکے خاندان کو ایجنسی مین جانے کی ممانعت ہوگئی ہے ؁
یہہ دونون فریق باہم سخت عداوت رکہتے ہین اونکی دشمنی وجہد حصول
اختیار وفریب و دغابازی بمراد حصول عنایت رئیس ومصاحبان رئیس
وطمع وبددیانتی نے ریاست کو حالت تباہی پر پہونچایا ہے اور اصلاح و

ترقی ریاست مین مخل ہین جو دیوان ایسے لوگون کی مدد سے مقرر ہو وہ اپنے
عہدہ کی مشکلات سے کیون ناواقف ہوگا اور بددیانتی کے کسی موقع کو
کیون اپنے ہاتہہ سے جانے دیگا خواہ کیسا ہی ایماندار ہو فریق مخالف کی
چالاکی سے اوسکا موقوف ہونا تحقیق ہے - اسواسطے وہ جہانتک ممکن ہے
روپیہ پیدا کرتا ہے اور انتظام ریاست مین دانستہ کوتاہی و تغافل کرتا
ہے اوسکا مقصود خاص یہی ہوتا ہے کہ قلیل ترین عرصہ مین کثیر ترین دولت
حاصل کرے *
ایسی حالت مین خلایق بیکانیر کو جو ارتکاب جرایم بطمع نفسانی و ظلم و تعدی
وبد عہدی حکام کے جو شکایت ہے بیجا نہین ٹہاکران و رعایا سے دیوان
معزول کے عہد مین جو اقرارنامہ ہوا ہے خواہ او سپر مہاراجہ صاحب کی
مہر کیون نہو کچہہ لحاظ و اعتبار نہین ہوتا محتاج رعایا کی نالشات کو کوئی
نہین سنتا وے اکثر مایوس ہوکے ایک دوسرے کو اور اپنے دیہات مین
گذرنے والے بدنصیب مسافرون کو لوٹ کے انتقام لیتے ہین - اسمین کچہہ
شک نہین کہ بیکانیر مین جان و مال کی بالکل حفاظت نہین ہوتی اور نہایت
سنگین مجرم کو پناہ دینے کیواسطے رشوت یا کسی اہل رسوخ کی سفارش
کافی ہے *
رام لال کی معزولی کے بعد ریاست مین جو دیوان ہوئے اوسط درجہ چار
چار مہنے رہے اس سبب سے کہ موقوفی کے بعد قید بہی ہوتے تہے شریف آدمیون
نے اس عہدہ کو منظور کرنا چہوڑ دیا اور جنہون نے قبول کیا یکبارگی اپنا

پہر آخر کار مہاراجہ صاحب نے پردیسیون کو نوکر رکہنے کی تجویز کی ٭
ولایت حسین ساکن دہلی کہ سابقاً انگریزی علاقہ مین ڈپٹی مجسٹریٹ تہا یکا یک
مین طلب ہوا اوسکو اجازت ہوئی کہ تحصیلون پر اپنے آدمی مقرر کرے اس
سبب سے ۱۸۶۵ مین پردیسیون کی جماعت کثیر کہ اونمین سب آدمی اچہے
نہ تہے ملازمان قدیم کی جا پر مقرر ہوئے مگر دیسیون کی بہی معاش کلی یا جزو
بحال رہی اس خیال سے کہ پردیسی پیشتر سے زیادہ سختی کرینگے اور بہ کاہن
مین پردیسیون سے ذاتی نفرت ہے ولایت حسین کا آنا جیسا قدیم اہلکارون
کو ناگوار ہوا ویسا ہی کل عوام الناس کو ناپسند ہوا ٭
ولایت حسین کو امید تہی کہ حسب اقرار اپنی آمدنی ریاست مین اضافہ کرکے
مہاراجہ صاحب کو رضامند رکہونگا مگر قحط واقع ہونے سے روپیہ کا بندوبست
نکرسکا یہہ امید بدل بہ مایوسی ہوئی اگرچہ اوسنے انتظام مین کچہہ
اصلاح کرنی چاہی مگر مہاراجہ صاحب کو صلاح نیک نہ دہی اس واسطے
اوسکی بے اعتباری اور تحقیر روز بروز زیادہ ہوتی گئی سوا اس کے
علی العموم کل دہلی والون سے نفرت زیادہ ہوتی گئی کہ اونہون نے رعایا
کو زمانہ رام لال کے بند کی تکلیفون مین سے کسی سے سبکدوش نکیا بلکہ جو
ظلم و زیادتی پیشتر سے ہوتی تہی بدستور جاری رکہی کہ بیداوتون کا فساد
اونہین کی بدتدبیری سے وقوع مین آیا مگر جب خیال کیا جاتا ہے کہ ولایت حسین
صرف بغرض ایذادہی جمع طلب ہوا تہا اور اوسکو محتاج رعایا کے ساتھہ
جو سختی و تشدد ایصال محاصل سے پہلے ہی تنگ تہی اور اوسکی تصدیقات

درجہ انتہا کو پہونچ چکی تہی زیادہ تر سختی سے عمل کرنا پڑا تو اونکا ناکامیاب
ہونا عجب نہ تہا لیکن ہان اگر کوئی زیادہ محتاط اور کم ظالم آدمی ہوتا تو
کچھہ اور ہی نتیجہ پیدا ہوتا ۔

آخرکار جب قرضہ زیادہ ہوگیا اور زبردست ٹہاکرون کا مجمع اپنے استغاثہ
کیواسطے متفق ہوا فساد قریب الوقوع نظر آیا مہاراجہ صاحبنے ولایت حسین
کو معزول کرکے اور جولائی سنہ ۱۸۶۹ مین پنڈت من پہول کو طلب کرکے ماہ
اگست عہدہ دیوانی پر مقرر کیا ۔

کہتے ہین کہ جن ریاستون مین دیس کا تعصب بہت ہے اور جو تربیت یافتگی
کی تاثیر سے بے بہرہ ہین اونکا انتظام دیسی لوگ ہی اچھی طرح کرسکتے ہین مگر
جب کوئی تربیت یافتہ و تجربہ کار و خوش رویہ شخص ریاست بیکانیر مین دیوانی
حاصل کرے تو خواہ اوسکے پردیسی ہونے کے سبب سے اول حسد و مشکلات
واقع ہون ممکن نہین کہ اوسکے تقرر پر خوشی نہو یا یہہ خواہش پیدا نہو کہ وہ
ایک دفعہ اپنی کارگذاری کا اچھی طرح امتحان کرے پنڈت من پہول دیوانان
سابقہ سے بہت مختلف وضع کا تہا سرکار انگریزی کا قدیم و معزز ملازم و
بخوبی تربیت یافتہ انگریزی قواعد و ضوابط سے بالکل واقف اور صاحبان
انگریز کا صحبت پذیر ہونے سے اوسکے خیالات و عقاید عام ہندوستانیون
سے بہت فایق تہے اوسکے عمدہ ترین اخلاق و تجربہ کامل سے حکام انگریزی کو
یقین تہا کہ وہ بدنظمی ریاست کے رفع کرنے کی خواہش و قابلیت رکہتا ہے
اور انصاف و دیانت سے کام کرے گا مگر یہہ بہی جانتے تہے کہ اوسکی تایید

واعانت کیواسطے ایک صاحب انگریز کا رہنا ضرور ہے ؎
اگرچہ ولایت حسین اگست ۱۸۶۸ء مین عہدہ سے موقوف ہوچکا تہا مگر جسوقت تک
وہ اور اوسکے ہمراہی فروری ۱۸۷۱ء تک بطور وزیر کے بدستور موجود
رہے اور اونکی موجودگی دیوان جدید کے کام مین ازبس پرضرر اور
خلل انداز ہوئے جسوقت پنڈت من پہول کو جانا میسر نہ آتا دسے مہاراجہ
صاحب کی خدمت مین حاضر رہتے تھے اور بالواسطہ کاروبار ریاست
مین بہی مداخلت کرتے تہے یہہ حال دیکہہ کے صاحب ایجنٹ نے مہاراجہ
صاحب کو آگاہ کیا اونہون نے اونکی علیحدگی کا اقرار کیا مگر عرصہ تک حجت
و تکرار رہی آخرکار بڑی مشکل سے بتاریخ ۴ ا۔ مارچ ۱۸۷۱ء مع گروہ کثیر
رشتہ دار اور متوسلون کے ولایت حسین دہلی کو گیا۔ مہاراجہ صاحب
اور ولایت حسین دونون نے تصدیق کیا کہ ریاست کا حساب داخل ہوگیا
ہے پس اوسکی شکایت کہ مہاراجہ صاحب نے مجہکو قید کردیا ہے غلط ثابت
ہوئی اور خود ولایت حسین نے تسلیم کیا کہ مجہکو صرف یہہ شکایت تہی کہ مہاراجہ
صاحب جانے نہین دیتے تہین ؎
۴۔ اگست ۱۸۶۹ء کو پنڈت من پہول نے کام شروع کیا اوسوقت قحط اور
ظلم سے ملک ویران تہا سپاہ کی تنخواہ مدت سے چڑہی ہوئی تہی خزانہ پر
قرض کثیر تہا تہا کر لوگ ناراض اور علانیہ بغاوت پر آمادہ تہے۔ اوس نے
اول ہی دیسی اہلکارون کو کہ ولایت حسین نے موقوف کئے تہے بڑے اور
بیشقرار تنخواہون کے عہدون پر مقرر کیا اور حسب خواہش اوسکے دو نہایت

تجربہ کار شخص مان مل اور شاہ مل ایک بعد دوسرے کے اوسکے شریک ہوتے
مگر تجربہ سے اوسکو دریافت ہوا کہ اونہون نے بجاے امداد کے ہرطرح اوسکی
کارروائی مین خلل پیدا کیا اور مہاراجہ صاحب کو اوسپر ناراض کرنے مین
کوشش کی اور غلط خبرین باعث رنج وضعف حکومت مشہور کین ؛
باوصف ان مشکلات کے پنڈت من پہول نے کپتان بولٹ صاحب کی مدد
سے میادتون کے فساد کا انسداد کیا اور راقم ارنامہ تحریر کرایا کہ اگر اوس پر
ایا نداری سے عمل ہو تو ریاست کو فایدہ عظیم پہونچیگا ؛
مگر پنڈت من پہول براے نام دیوان تہا کل اختیار چند سات آدمیون
کو جو مہاراجہ صاحب کی صحبت مین رہتے تہے حاصل تہا پنڈت من پہول
کو اکثر ہفتون تک دربار مین بار نہین ہوتا تہا اور اوسکے احکام لونڈون
یعنی غلامون کی زبانی پیام حوالہ حکم مہاراجہ صاحب سے منسوخ ہوجاتے
تہے مہاراجہ صاحب کو آگاہ کیا گیا کہ دیوان چاہیے جیسا ہوشیار و دیانتدار
ہو جب اوسکے کام مین خدمتگار خلل انداز ہون تو اوس سے ہرگز کام
نہو سکیگا اور سرکار انگریز رفع بدنظمی اور بندوبست کیواسطے مہاراجہ
صاحب کو ذمہ ور سمجہتی ہے اسواسطے ایسی تدبیر کرین کہ رعایا خوش
ہو اور سرکار انگریزی کی ناراضگی نہو اسکے بعد مہاراجہ صاحب نے دیوان
کی تجویز پر زیادہ لحاظ رکہنا منظور کیا مگر اونکی تلون طبعی سے امید نہ تہی
کہ اسی طریقہ پر کاربند رہینگے ؛
یہہ حال تو مختاران ریاست کے عزل ونصب کا لکہا گیا ہے مگر ریاست مین

ٹہاکرون کی سرکشی و غارتگری و باہمی نزاع و فساد سے بہی بڑی ابتری تہی
اخیر ۱۸۶۷ع مین میجر بینن صاحب و کپتان امپی صاحب واسطے رفع نزاع
جودہ پور کے جودہا اور بیکانیر کے بیداوت راجپوتون کے جس سے ملک مین
غدر ہو رہا تہا سرحدہ بیکانیر و جیپور و جودہ پور پر گئے تہے اور اوسی زمانہ
مین کرنل ہاورہی صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی
کیطرف سے شکایت کثرت واردات پہونچنے پر گورنمنٹ نے حالات شیخاواٹی
کی نسبت رپورٹ طلب کی تہی بہ تعمیل اوسکے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
نے بذریعہ چٹہی ۰۰ فروری ۱۸۶۸ع تحریر کیا کہ ممالک واقع سرحد مارواڑ و بیکانیر
مین غایت درجہ کی بدنظمی و ابتری ہے اور غارتگری صرف بارہ و ٹہیہ یعنی
باغیون اور غیر معلوم اشخاص پر موقوف نہین ہے بلکہ اکثر لوگ علانیہ بطور
پیشہ کے کرتے ہین ریاستون سے اسکا بندوبست ہونا غیر ممکن ہے کیونکہ
مجرم ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ مین جا کے بعافیت پناہ پذیر ہو جاتے
ہین ٭

اسپر تینون ریاستون کے سرحدہ کے قریب ایک انگریز افسر متعین ہونے
کی تجویز قرار پائی اور اسوجہ سے کہ بیکانیر مین کوئی صاحب نہین رہتے
تہے اور اوس ریاست مین صورت انتظام بہی نہ تہی قصبہ سجان گڈہ
واقع سرحد بیکانیر بہترین مقام متصور ہوا مہاراجہ صاحب نے اسپر اعتراض
کیا اور کوتہ اندیشی سے لکہدیا کہ ہمارے علاقہ مین صاحب انگریز کا متعین
ہونا عہدنامہ کے خلاف ہے مگر اونکا عذر پیش نگیا اور کپتان پولٹ صاحب

اسسٹنٹ بطور ایجنٹ گورنر جنرل بطور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹھگی
و انسداد ڈکیتی و نیز بطور پولیٹکل ایجنٹ راج بیکانیر سجان گڈہ مین متعین ہوکے
یہ اسسٹنٹی سجان گڈہ کی کارگذاری انتظام فوجداری کی علیحدہ بیان
لکہی جاویگی ؛

جون ۱۸۷۱ء مین بیکانیر کے بعض ٹھاکرون نے بہ پابندی قواعد رہنے اپنی
اپنی جاگیرون مین مداخلت ہونے سے ناراض ہوکے اور یکایک ریاست
سے باہر جاکے سرحد علاقہ انگریزی مین پناہ لی عرصہ دراز کے بہت وسایل
کے بعد واپس آئے ریاست مین انتہا درجہ کی بدنظمی ہونے کے سبب سے کپتان
بریڈفورڈ صاحب قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ جے پور بیکانیر کو بہیجے گئے کہ
حالات ریاست کی تحقیقات کرکے حتی الامکان انتظام کرین ؛

کپتان بریڈفورڈ صاحب نے بڑے استقلال و دانشوری سے اپنی کام کو
انجام دیا مہاراجہ صاحب سے تخفیف خرچ کرائے اور آیندہ کیواسطے مصارف
ریاست کی حد مقرر کردی اور مہاراجہ صاحب کو فہمایش کرکے انتظام
حکومت راج مین پنڈت من پہول کمپنین ستارہ ہند وزیر ریاست کی
مدد کیواسطے پنچایت اہلکاران مقرر کرائی مہاراجہ صاحب نے اونکی ہر ایک
صلاح کو منظور کیا مگر ایسے حاکم کے جسے نعم بہر خود سری سے حکومت کی ہو
پنچایت کا ہونا اگرچہ اوسی کی مقرر کی ہوئی تہی نہایت ناگوار تہا ایک
پنچسردار کو تہوڑے دنون بعد کسی دوسری جگہ بہیجدیا اور دوسرے کو
کسی نامعقول حیلہ سے قید کردیا کہ آخر کار بند وبست ریاست کی جو کیفیت

کپتان برٹفورڈ صاحب کی جانے سے بیشتر تہی نہ رہی ہو گئی البتہ جو زیادتی
سابق مین باعث بدنامی حکومت مہاراجہ صاحب تہی نہ رہی پنچایت اگرچہ بالکل
موقوف ہوئی مگر بیکار رہ گئی اور مہاراجہ صاحب نے بذریعہ خریطہ ۲۰ دسمبر
سنہ ۱۸۷۱ عیسوی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و نواب وایسرائے و گورنر جنرل صاحب
نظم و نسق ریاست کا اقرار کیا تہا اوسکا بالکل ایفا نہ کر سکے ؛

اپنے انتقال سے چھ مہینے پیشتر مہاراجہ سردار سنگھ صاحب از حد ناقابل
ہو گئی تہی اور بیماری مین بہت کم رہتے تہے مع ایک رانی کے جس سے
وہ پیشتر ایام مین شادی کی تہی گنجیر مین رہنے لگے تہے اور زیادہ تر وقت
اونکا ایک مکار جوتشی کی صحبت مین صرف ہوتا تہا اس جوتشی کو مہاراو
ہری سنگھ اور بخشی رام گوپال نے بلایا تہا کہ اوسکے سبب سے اونکا بہت رسوخ
ہو گیا پنچایت بے اختیار تہی پنڈت من پہول سرپنچ کی ہتک و ذلت ہوئی
تہی تانل پنجسر دار بیقصور سزایاب قید و جرمانہ سنگین ہوا اور دہن سنگھ
داس دوسرا پنجسر دار کسی پرگنہ مین بہیجا گیا پنڈت من پہول نے عہدہ سرپنچ
استعفی دیا مگر کچھ التفات نہوا اوسکو ایسی خرابیان دیکہنی پڑین کہ ہر ایک کو
اور خصوص ایسے شخص کو جسنے بہ تحت حکومت سرکار انگریزی تعلیم پائی رنج
و افسوس کا باعث ہوتین ؛

کولون لیتی علانیون کو ریاست کے معزز و بیش مواجب عہدون پر مقرر
کیا گیا مگر خاص اس شرط سے کہ جبتک مہاراجہ صاحب اور اونکے مصاحبون
کو رقم مطلوبہ دیتے رہین بحال رہینگے یہہ کام سہل نہ تہا اونکو لازم آیا کہ اہلکار

و دیگر اشخاص پر ظلم و تشدد کرکے نہ بالعوض کسی جرم کے بلکہ اس غرض سے
کہ جسقدر ممکن ہو راج مین روپیہ وصول کیا جاوے جرمانہ سنگین لین کپتان
بریڈ فورڈ صاحب کی واپسی سے تین مہینے کے اندر فروری ۱۸۷۲ع مین سات
معزز متصدی جنمین مان مل بخشی دار بہی تہا گرفتار ہوکے اور تا وقتیکہ اونہون
نے زر مطلوبہ ادا کیا قید رہے ساتون پر لاکہہ روپیہ جرمانہ ہوا مگر مہاراجہ
صاحب کے انتقال سے پیشتر اوسمین سے صرف ایکجز و داخل خزانہ ہوسکا
مان مل کے ذمہ پچاس ہزار روپیہ قرار پایا تہا اوس مین سے سترہ ہزار
روپیہ ماجی بوگلیانی جی نے جنکا وہ مختار تہا ادا کیا اور اونہین کی درخواست
سے وہ ایک مہینے قید رہکے رہا ہوا ؛
اوس زمانہ مین مہاراجہ صاحب کے مزاج پر جو شخص مذکورہ صدر مہاراو
ہری سنگہ حکم سنگہ بہوتی بخشی رام گولہ اور جیسراج گولہ حاوی تہے ؛
مہاراجہ سردار سنگہ صاحب کے ذاتی طریقہ کی نسبت سنہ ۱۸۷۰ع کی رپورٹ مین
لکہا ہے کہ مہاراجہ صاحب عالی مزاج اور خوش اخلاق ہین رسمیات مستمرہ
قدیم پر اونکی بہت توجہ ہے گفتگو بہت آزادی و مستعدی سے کرتے ہین
دل سے سخی و فیاض ہین کہ اونکی بخشش و انعام کے سبب سے عوام الناس
اونکو بد نہین سمجہتے البتہ یہہ شکایت ہے کہ دے اچہے حاکم نہین ہین گورنمنٹ
کی خواہش جو بصراحت ظاہر کیجاتی ہے اوسپر عمل کرنے کیواسطے بدل ساعی
و سرگرم ہین بیکانیر مین چند پشتون کے بعد بہتیرے مختار چودہ برس تک
اونہین کے عہد مین رہا ہے اور اس سال مین اونہون نے کسی صاحب

انگریزی کی تحریک کی بغیر اشخاص مثل پنڈت من بھول کو دیوانی پر اور ایک لایق اور مستعد شخص کو افسری پولیس پر مقرر کیا ہے ❊

سنہ ۱۸۶۷ع مین لکھا گیا کہ اگرچہ مہاراجہ صاحب نے چند شادیان کی ہین مگر اونکی کوئی اصل اولاد نہین ہے جو پیدا ہوئی تہوڑے دنون بعد مر گئی مگر ایک کنیزک سے جو مہاراجہ بینے سنگہ صاحب والی الور نے اپنی دختر کے ساتھہ جہیز مین دی تہی ایک لڑکا بعمر سات سال ہے مہاراجہ صاحب اس کنیزک اور اوسکی اولاد و رشتہ دارون پر ہمیشہ دل نہاد رہتے ہین اور زر کثیر خرچ کرتے ہین اونکے خالص راجپوتون سے رشتہ داری کرانا چاہتے ہین یہی سبب ہے کہ مہاراجہ صاحب اور ٹہاکرون کے درمیان نا اتفاقی ہے ❊

مدت دراز تک بہ اختیار کامل راج کرنے اور تلون طبع و مشتبہ مزاج ہونے سے مہاراجہ صاحب کا ایسا خودسر و بدلحاظ اور گمراہ کرنے والے نالایق خوشامدیون کے اختیار مین ہونا عجب نہین ہے سرکار انگریزی کے بدل خیر خواہ ہین اسلوبی انتظام ریاست کے باب مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی صلاح کو توجہہ سے سنتے ہین اور اوسپر عمل کرنیکا اقرار واثق کرتے ہین مگر طبیعت مین استقلال نہین جلد منحرف ہوجاتے ہین اس سے اونکے قول کا اعتبار نہین ❊

وہمی و متعصب ہونے سے فقیر و پوجاریون کے مغلوب ہین اونکا وقت زیادہ تر جادوگر و مشہور اشاہی و منتر شاستری پنڈتون کی صحبت مین ضایع ہوتا ہے اور اونکو زر کثیر دیتے ہین بذات خاص کام پر متوجہہ ہونا غیر ممکن ہے وہم

اونکا استقلال ہے کہ دوسرے شخص کو خفیف کام بھی نہین کرنے دیتے دیوان اپنے
اختیار سے کچھ نہین کر سکتا ہے اور اونکی پیشی مین کام لیکر آنہین نکاتا ہے
جو عہدہ دار ہین کا یہ بطور خیر کر رہا ہے کہ کام نیک خواہ و خیر خواہ انداز
کرتے ہین مہاراجہ صاحب ہر روز دربار کرتے ہین مگر اوسمین کچھ کام نہین
ہوتا ابتک کوئی لڑکا بھی نہین لیا ہے مگر شادی اور کیا جاتے ہین
بتاریخ ۱۶ مئی ۱۸۷۲ صبح کیوقت بمقام بیکانیر مہاراجہ سردار سنگھ صاحب
کا انتقال ہوا کپتان برٹن صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ بیکانیر
نے اونکی بیماری اور وفات کا حال تحقیق کرکے بذریعہ چٹھی مورخہ ۱۵ مئی
سنہ مذکور گورنمنٹ مین گذارش کیا ظاہرا مہاراجہ صاحب کو اپنے قریب الوقوع
موت کا حال معلوم نہین تہا اور نہ جب تک وے بالکل بیہوش ہوئے
اونکے درباری و خدمتی لوگون کو یقین تہا کہ مر جاوینگے اس سبب سے دربار
مسند نشینی یا تقسیم جایداد متروکہ کی اونہون نے اپنے منشا کا اظہار نکیا اونکے
انتقال پر فی الفور مہاراو ہری سنگھ دیوان مل راکہیچہ رشاہ مل کوچر و حکم سنگھ
فوجدار و ٹہاکر راوت سنگھ و بخشی رام گوپال و جیسراج گولر نے اختیار انتظام کار
ریاست اپنے ہاتھ مین لے لیا قلعہ بند کر دیا توشہ خانہ کا بندوبست کیا مہاراجہ
صاحب کے مال و اسباب خاص پر قبضہ کیا اور خواص پارتی جی کے پاس
سے مہرین اور کاغذات خانگی طلب کئے اول اوس نے انکار کیا مگر جب اونہون
نے دہمکی دی کہ تاوقتیکہ تم مہرین اور کاغذات ندوگے مہاراجہ صاحب کی
نعش نہ اوٹہائی جاویگی تب مجبور ہو دیدئے پنڈت منپھول دیوان اور

دیبی سہاے پنجسر دار کو مہاراجہ صاحب کے انتقال سے مطلع نکیا بلکہ اونکو قلعہ مین نہ آنے دیا ریاست کے کام سے بیدخل کر دیا اور راونکے اور صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل مقیم سجان گڈہ کے درمیان خط وکتابت مین خلل انداز ہوئے ۞

دستور ہے کہ رئیس کے انتقال پر تیسرے روز مسند نشین رئیس کے نام سے منادی ہوتی ہے مہاراو ہری سنگہ اور چند متصدیون نے بدا ستشناے مان مل کے کہ کہرگ سنگہ کیطرف تہا ماجی بہٹیانی جی کو ڈونگر سنگہ کے نام سے منادی کرانے پر بکوشش تمام آبادہ کیا تہا کہ اوسکی مسند نشینی کا استحقاق قایم ہو جاوے مگر ماجیصاحبہ موصوف نے باوجودیکہ اونکو بہی یہہ امر منظور تہا کسیقدر پنڈت من پہول کی خفیہ صلاح سے اور کسیقدر اس خوف سے کہ اگر بلا منظوری سرکار انگریزی کسیکو نامزد کر دیا جاویگا تو دیگر دعویدار ریاست فساد عظیم برپا کرینگے ڈونگر سنگہ کے نام سے منادی نکرائی ۱۷ - مئی ۱۸۷۲ء کو اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل کے پاس بمقام سجان گڈہ خبر پہونچی اوہنون نے فی الفور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو اطلاع دی اور بلا توقف بیکانیر کو روانہ ہوئے اور ہمدران حال بذریعہ کیفیت تحریر کیا کہ اگر کسیطرح کی بدنظمی ہوگی تو سرکار انگریزی مین پنجسرداران مقررہ مہاراجہ صاحب مرحوم ذمہ وار وقابل باز پرس متصور ہونگے ۞

سجان گڈہ اور بیکانیر کے درمیان نوے میل کا فاصلہ ہے اور ریتہ بکثرت آتا ہے سفر کیواسطے موسم نہایت خراب تہا گرمی کی کثرت اور پانی کی قلت سے

ممکن نہ تہا کہ باشندگان ملک بہی دوپہر کو چلین اور بیمار نہون اور بزور آبادی
چلنے سے رات کا سفر غیر ممکن تہا کہ ہر قدم پر ریتہ سے دہنجانیکا خوف رہتا ہے
صاحب اسسٹنٹ ۱۹- مئی کو سجان گڈہ سے روانہ ہوئے اور ۲۲- کو صبح
کیوقت بیکانیر مین داخل ہوئے ؛
سجان گڈہ سے کیفیت بہیجی تہی اوسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ مان مل و شاہ مل پنچسرداران
جو بخلاف دیوان مقصدیون کے شامل ہوگئے تہے پنڈت من پہول کی مدد
کرنے لگے تاہم کل پنچسرداردن کا بالاتفاق کام کرنا غیر ممکن تہا آپسمین بہت
نااتفاقی اور بے اعتباری تہی اور کپتان بریڈ فورڈ صاحب کے جانے کے
بعد جو پنچسراردن کی ذلت و خرابی ہوئی اوس سے خوف تہا کہ اگر پہر پنچایت
مقرر ہوئی تو جو لوگ اوسکے شریک یا مددگار ہونگے اونکو پہر وہی ذلت و
خواری نصیب ہوگی ہری سنگہ و دیگر اشخاص فریق مخالف نے پنچایت کی ہجو
بدنامی کرکے اس خوف کو زیادہ تحریک دی اور ریاست کے نامی آدمیون کو
اوسمین خلل انداز ہونے پر آمادہ کیا نحوست زمانہ سے تقرر پنچایت ابتدا سے
فعل جدید سمجہا گیا تہا اور اس سبب سے کہ مہاراجہ صاحب مرحوم بہی اوس
سے متنفر رہے تہے عوام کے نزدیک بہت ناپسندیدہ تہے پس کام شروع کرنے
پر صاحب اسسٹنٹ کو بڑی مشکل پیش ہوئی کہ پنچایت متروک العوام تہی اور
اسکا دفعیہ بجز اسکے کہ بتدریج لوگون کے دلون پر اوسکا اعتبار پیدا کیا جاوے
اور اونکو باور کرایا جاوے کہ اوسکے تقرر اور کارروائی کا مقصود بجز
فایدہ ریاست اور کچہہ نہین ہے اور کسیطرح ممکن نہ تہا ؛

پنچسرداروں کا اطمینان اور محکمہ پنچایت کی حکومت کا استحکام کرنے کے بعد مقدم
کام یہہ تہا کہ خالی سند کیواسطے کسی شخص کو وارث قرار دیا جاوے مہاراجہ
سردار سنگہ صاحب نے کسیکو نامزد نکیا تہا اس سبب سے بیکانیر کے مکار و دغاباز
متصدیوں کو فریب و چالاکی کرنے کی بڑی گنجایش تہی اونکو یاد تہا کہ اسیطرح
مہاراجہ زورآور سنگہ کے مرجانے پر ہمارے بزرگوں نے ریاست کو برباد کرکے
بڑی دولت حاصل کی تہی اسواسطے اس موقع پر ہی بزرگوں کیطرح طالع آزمائی
کرنے میں کوتاہی نہ کی رئیس کے انتقال پر دستور ہے کہ بار وٹہیہ یعنی باغی
ٹہاکر ہی تعزیت کیواسطے آتے ہیں اور اس ذریعہ سے اپنے استحقاق کی تقویت
تصور کرتے ہیں چنانچہ ریاست کے کل ٹہاکر بیکانیر میں جمع ہوئے اور متصدیوں
کے مختلف گروہوں میں شریک ہوئے اور زنانہ محل کی خصومت و نااتفاقی متصدیوں
کے حق میں بہت مفید ہوئی صاحب اسسٹنٹ پہونچے تب مہاراجہ صاحب مرحوم
کی دو رانیوں بہٹیانی جی و پوگلیانی جی کے تحت میں دو مخالف فریق تہے -
بہٹیانی جی پیشتر شادی ہونے کی وجہ سے پٹ رانی تہیں مگر مہاراجہ صاحب
کا اونپر کچہہ التفات نہ تہا اس سبب سے علیحدہ رہتی تہیں پوگلیانی جی پر سب
رانیوں سے زیادہ مہربانی تہی اس سے اونکا مہاراجہ صاحب کے مزاج
پر بہت دخل تہا اور زنانہ محل کے افسر متصور ہوکے بحیات مہاراجہ صاحب
کل کاروبار متعلقہ کا اختیار مطلق رکہتی تہیں مہاراجہ صاحب کے انتقال
پر دونوں کے رتبہ میں انقلاب پیدا ہوا جو ہنوز مخفی و نامعلوم رہی تہی
اور جسکا نام صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے شاید کہی سنا ہو اونکا یکایک ریاست

کے معاملات عظیم مین دخل ہوا اور جو اوسوقت تک بالکل مختار مطلق رہی
تہی اوسکو دوم درجہ پر نزول کرنا پڑا مگر ممکن نہ تہا کہ وہ اپنے اس تنزل کو
بہ آسانی قبول کرے کیونکہ اوسکے پاس روپیہ بکثرت تہا اور اکثر معزز ٹہاکر
و متصدی اوسکے مطیع و خیر خواہ تہے کہ اس ذریعہ سے اوسکا زبردست فریق
ہو گیا سب تسلیم کرتے ہین کہ اگر سرکار انگریزی کیطرف سے مداخلت نہوتی تو یہہ
فریق ملک مین فساد عظیم بلکہ کشت و خون پیدا کرتا اول تو یہہ کوشش ہوئی کہ
بوگلیانی جی کو پٹ رانی یعنی بڑی راجیصاحبہ قرار دیا جاوے مگر صاحب
اسسٹنٹ نے اونکے ہمراہیون کو سمجہایا کہ یہہ امر غیر ممکن ہے پٹرانی ہونے
کا حق صرف بہٹیانی جی کو حاصل ہے کیونکہ تحقیق ہو چکا تہا کہ اگرچہ مہاراجہ
صاحب مرحوم اونکے ساتہہ بے توہی سے پیش آتے تہے مگر ہولی و دسہرہ
پر گٹہہ جوڑہ کی رسم ہمیشہ اونہین کے ساتہہ ہوتی تہی اور اونکی شادی
بوگلیانی سے پیشتر ہوئی تہی اسوجہہ سے اونکے دعوی کو فوقیت ہے ؛
پہر یہہ درخواست ہوئی کہ وارث ریاست تجویز کرنے مین بوگلیانی جی کو شریک
مشورہ ہونے کا منصب ہے اگر دونون رانیون کا متفق الراے ہونا ممکن ہوتا
تو البتہ بلحاظ اونکے رتبہ کے یہہ درخواست پذیرائی کے لایق تہی مگر بخوبی
تحقیق تہا کہ اسباب مین دونون باہم بکوشش تمام خلاف ورزی کرینگے
اونکے بصلاح ہونے سے بجاے تصفیہ کے نزاع و فساد زیادہ ہوتا پس
لازم آیا کہ حسب قاعدہ مروج ملک جسکے بموجب کسی لڑکے کو وراثت و مسند نشینی
کیواسطے متبنی لینے مین سواے پٹرانی کے کسی عورت کا شریک کرنا ضرور نہین ہے

गठजोड़

عمل کیا جاوے ؛

وارث ریاست تجویز کرنے مین متواتر خلل اندازی ہوتی رہی ور یار ہی اور متصدیون کا مقصود یہہ تہا کہ مسند نشینی کی تجویز اسطرحپر ہو کہ اوسمین عذر و اعتراض کرنے کی ہمیشہ گنجایش رہی اس نظر سے اونہون نے اخیر وقت تک ماجی بہٹیانی جی اور صاحب اسسٹنٹ کی گفتگو نہونے دی مگر جو مشکلات پیش آئین سب رفع ہوتی گئین اور اخیر مین جو لوگ مغلوب ہوئے اونہون نے بہی قبول کر لیا کہ یہہ تجویز بہت باقاعدہ اور انصاف سے ہوئی ہے ؛ ایکدفعہ ایک فریق نے محکمہ پنچایت کی عدول حکمی اور موجودگی صاحب انگریز کی لاپروائی کر کے بہت سرکشی و سینہ زوری ظاہر کی یعنی بلا حصول منظوری سرکار انگریزی اور قبل اسکے کہ ماجی بہٹیانی جی اور صاحب اسسٹنٹ کی صلاح ہو جاوے ڈونگر سنگہ کو بہ زبردستی مسند نشین کرانا چاہا اس مین ہری سنگہ و رام سنگہ و میگہہ سنگہ وغیرہ شریک تہے اونہون نے یہہ فساد اس خیال سے نہین کیا تہا کہ ڈونگر سنگہ کے حق پر لحاظ واجب نہوگا مگر صرف اس غرض سے کہ ہماری خودسری ثابت ہو اور رئیس اس اعتبار سے کہ ہماری ہی کوشش سے مسند نشین ہوا ہے ہمیشہ مشکور رہے مگر حسن اتفاق سے بروقت اطلاع ہو کے اونکی تدبیر کا انسداد فوراً عمل مین آیا ؛

یکم جون کو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی چہٹی مورخہ ۲۵ - مئی مشعر ہدایت انتظام ریاست وصول ہوتی ہے صاحب اسسٹنٹ نے سرپنچی کا کام شروع کیا خزانہ اور فوج کا اہتمام اپنے ہاتہہ مین لیا حفظ امن و انتظام و تقرر محکمہ جات

عدالت ونگرانی سررشتہ مال کا بندوبست کیا اور کل سررشتہ جات و ملازمان راج
ویابندگان پٹیہ وغیرہ کے نقشہ جات طلب کئے اور ریاست کے بیحد مصارف
کی تخفیف وحدبندی کی ان تدبیرون کے عملدرآمد مین باشندگان ملک
کی عادات وخیالات پر لحاظ کرکے حکومت واحتشام کو بالکل دخل ندیا بلکہ
ہرایک کام کو سہولیت واسلوبی سے انجام دیا اسی نظر سے توشہ خانہ کے
زیور وجواہرات کی ترتیب فہرست یا موجودات بہی نہوئی اونکا اہتمام موروثی
کوٹہیاریون کو جو حفاظت کے ذمہ وار ہین بدستور مفوض رہا صرف انگریزی
پلٹن کا پہرہ علاوہ محافظان راج کے مقرر کردیا اور مضبوطی مکان سے
ہرطرح اطمینان کرکے اور دروازون پر قفل لگاکے کوٹہیاریون کو ہدایت
کردی کہ اگر خفیہ آمدرفت ہوگی تو مستوجب بازپرس ہونگے قفل کے سوراخ
پر چند مہرین کردین کہ اونمین سے ایک صاحب سپرنٹنڈنٹ کی تہی ومغز سرداران
ریاست مثل مہاراو ہری سنگہ دہاکر راوت سنگہ توشہ خانہ کی کنجی اونکے پاس
تہا اور بجز موروثی کوٹہیاریون کے کوئی اندر نہین جاسکتا تہا اسیطرح
مال واسباب راج کے کل کارخانجات کو محفوظ کرکے جو لوگ قدیم سے اونکے
مہتمم تہے اونکو ہی مفوض کرکے ذمہ دار کیا گیا اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ جب بتاریخ
گیارہوین اگست مسندنشینی ہونے پر مہاراجہ صاحب کو توشہ خانہ سپرد کیا
تو عرصہ درمیانی مین مال واسباب ریاست کی حفاظت کامل ہونے کے عوض
اونہون نے بدل شکریہ ادا کیا۔

کاروبار ریاست نہایت ابتر وخراب تہے خزانہ خالی تہا مالگذاری مہنود

تک وصول نہین ہوتی تہی فوج و دیگر ملازمان راج کی تنخواہ مدت سے چڑہی ہوئی تہی کہ سب نالان تہے طویلہ وگاؤخانہ وغیرہ کے حیوانات کی مہینوں سے خبرگیری نہوئی تہی کہ نہایت خراب حال تہے اور فاقہ کرتے تہے سشتہ جات ریاست مین بڑی بدنظمی تہی بعض مین اتنے اشخاص بااختیار تہے کہ اونمین سے کوئی ایک بخصوصیت افسر و ذمہ ور متصور نہین ہوسکتا تہا بعض مین ایسی بے اختیاری تہی کہ کل ملازم مہاراجہ صاحب کے احکام زبانی کے بموجب عمل کرتے تہے ؂

ان سشتہ جات سے ضروری نقشہ جات حاصل کرنے مین بڑی مشکل ہوئی بعض مین کوئی حساب نہ تہا بعض کے ملازم ایسے جاہل تہے اور اونکو نقشہ جات کا دینا منظور نہ تہا کہ جب تک پنچایت سے کمال تاکید و نگرانی ہوئی نہ دے سکے ؂

مہاراجہ مرحوم کی مقرر کی ہوئی پنچایت مین پنڈت من پہول منشی دیبی سہائے مان مل راکہیچہ۔ شاہ مل کوچر۔ دہن سکہہ داس کوٹہیاری تہے اور افسران سشتہ جات مال مین لکہمی چند نایبہ فوجداری مین جواہر مل کوچرا اور اوسکے بعد ہیرالال مندرہ اور دیوانی مین چہوگ مل تہے انہین اہلکار و نکو وہی کام حسب ضابطہ سپرد کرکے ہدایت کی کہ اپنے اپنے کام کو محنت و تندہی سے انجام دیتے رہین ؂

ہرایک بڑے معاملہ کی پنچایت کے اجلاس کامل مین بحث ہوتی تہی اور ہرایک سردار کو اجازت بلکہ ترغیب دیگئی کہ اپنی راے کا آزادی سے اظہار کرے اور بنظر سہولیت انصرام کار اور سرداروں کی ذمہ وری خاص بالکل مفوض

خاطر ہونے اور ہر ایک کی مخصوص لیاقت مستعمل ہونے کی غرض سے یہہ تجویز ہوئی کہ منشی دیبی سہائے کل کاغذات محکمہ اپیلسی و سررشتہ استیصال ٹھگی و ڈکیتی کی پنچایت مین پیش کیا کرے اور کل مقدمات فوجداری ابتدائی و اپیل کی ترتیب و تحقیقات کرے اور محکمہ عدالت فوجداری مین احکام محکمہ پنچایت کی تعمیل ہونے کی خبرگیری کرے۔ دیوانی عدالتون کی نگرانی اور تیاری حسابات پنڈت من بہول کو مدد دینے کی خدمت مان مل سے متعلق ہوئی شادی مل کو منڈی یعنی سررشتہ سایر و سود یخانہ و فیلخانہ و طویلہ و دیگر دواب خانجات مفوض ہوئے کہ اونکے حسابون کی جانچ و پڑتال کرکے ہر روزہ پنچایت مین حساب داخل کیا کرے مندرون مین اجناس مصرف روزمرہ اور ملازمان راج کو بیلٹیہ تقسیم کرنیکا ذمہ وار ہے۔ دہن سکہہ داس کو ترتیب حسابات سررشتہ جات مثل توشہ خانہ و تعمیرات و شتر خانہ و رتھہ خانہ وغیرہ کا کام سپرد ہوا اور نیز یہی ہدایت ہوئی کہ پرگنات کے حساب و نقشہ جات کو درست کرکے پنچایت مین پیش کرے۔ پنڈت من بہول کے ذمہ کل تحصیلدارون کی کارگزاری کی نگرانی اور کاغذات متعلق فوج و جمع و خرچ ریاست و سررشتہ مال کا اہتمام خاص قرار پائے ؛

تحصیلداران و تہانہ داران و دیگر اہلکاران راج کی خدمات و اختیارات کی حدین مقرر ہوئین کل قیدیان تحصیلات کے صحیح و باضابطہ نقشہ جات طلب ہونیکا حکم ہوا اور ہدایت ہوئی کہ بلامنظوری خاص محکمہ پنچایت کے کوئی غیر معمولی خرچ نکیا جاوے یہہ بہی حکم ہوا کہ کل زر سرکاری راج کے

موردتی خزانچی کی تحویل مین بمقام بیکانیر رہے اور بلا حکمنامہ دستخطی نبحجران وصاحب سرپنچ کے جسمین ضرورت خرچ کی مفصل لکہی جاوے کوئی رقم ادا نکیجاوے اس غرض سے کہ بیش قرار وبیکارہ ملازمان راج کو بہ اداے تنخواہ برخاست کیا جاوے ساہوکاران شہر سے پچیس ہزار روپیہ قرض لیا گیا کہ اونہون نے بخوشی تمام دیا ۞

کارروائی تحریری کے اشلہ مرتب کرنیکا طریقہ بیکانیر مین پنڈت من پہول نے سنہ ۱۸۶۹ مین جاری کیا تہا اور جہانتک ممکن تہا اوسپر لحاظ رکہا مگر مہاراجہ صاحب مرحوم کی حضوری ومقرب وگولہ اکثر مقدمات کو اپنے اختیار مین لیکے بکار زبانی کارروائی کرتے تہے مگر بعد انتقال مہاراجہ صاحب کے تیاری وترتیب وحفاظت اشلہ مقدمات وتیاری نقشہ جات کارکردگی وتحریر حساب کل سررشتہ جات کا باقاعدہ سررشتہ بہ پیروی قواعد مروجہ علاقہ انگریزی برابر جاری رہا اور حالات ملکی آگہی عام کیواسطے جمع ہو کے ضبط تحریر مین آئے دیسی اہلکارون کی مخالفت اور ریاست کی بدنظمی اور دفتریان راج سے حالات بمشکل دریافت ہونے کی وجہہ سے یہہ کام سہل نہ تہا مگر باوصف انواع مشکلات کے اس خوبی سے انجام کو پہونچا کہ بتاریخ ۲۲- جنوری سنہ ۱۸۷۳ وقت حصول اختیار مہاراجہ صاحب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل دفتر کو ملاحظہ کرکے بہت خوش ہوئے اور جس آسانی سے ہر سررشتہ کے حالات تحقیق کئے تہے اور جسطرح مقدمات کی ترتیب ہوئی اور جس سے جلدی ہر ایک مثل برآمد ہوسکتی تہی اوس سے بہت تعجب ہوا ۞

محکمہ پنچایت کو دو کامون کا بندوبست کرنے کی نہایت ضرورت تہی -
اول حسب دستور راج مہاراجہ صاحب جدید کی رانیون کیواسطے معقول
جاگیرین تجویز کرنا ۔
دوم چورو و بہادران کے ٹہاکرون کی جاگیرین اول تو بعلت بغاوت بمرور
عرصہ ساٹہہ سال ضبط ہو گئی تہین اور پہر جو گانو اونکے پاس تہے اونکو بہی مہاراجہ
صاحب مرحوم نے ضبط کرکے اونمین سے بعض اورون کو دیدئے تہے اور
اونکی درخواست واگذاشت چورو و بہادران کو نامنظور کیا کہ اس سبب سے
وے بارہ تہیہ یعنی باغی ہو کے استغاثہ کرتے پہرتے اونکے واسطے معقول معاش
مقرر کرنا ضرور تہا مگر علاوہ عطیات قدیم مثل جاگیرات پٹہ دار و مدد معاش بطور
پنشن و متعلقہ مندر و خیرات و بالعوض نوکری کے مہاراجہ صاحب مرحوم نے
اپنے عہد مین دیہات بہ تعداد کثیر پردیسی لوگون اور اشخاص مورد عنایات
و مستورات زنانہ محل کو دیکے فہرست دیہات خالصہ کو ایسا کم کر دیا تہا کہ ہرج
و نقصان ریاست کے بغیر اونمین سے کسیکو جاگیر جدید دینے کی گنجایش نہ تہی
ریاست بیکانیر کے ۱۸۱۴ دیہات مین سے صرف ۳۶۲ یعنی پانچوین حصہ کے
خالصہ یعنی تحت خاص دربار مین ہین باقیماندہ ۱۵۴۲ جاگیرون مین منقسم
ہین اس صورت مین محکمہ پنچایت کو بجز اسکے کچہہ چارہ نہوا کہ بقدر اس ضرورت
کے جو جاگیرین براہ واجب ضبط ہو سکین شامل خالصہ کرین چنانچہ حسب صلاح
و منظوری مہاراجہ صاحب دیہات مندرجہ ذیل ضبط ہوئے -

**اول** رتن پوری پرگنہ راجگڈہ جمعی دو ہزار روپیہ ٹہاکر کشن سنگہ پٹہ دار

گو اعلاقہ مارواڑ کو کہ ریاست بیکانیر مین کچھہ حق نہین رکہتا سنہ ۱۹۶۹ مین مہاراجہ
صاحب مرحوم نے صرف براہ مہربانی دیا تہا ✽

**دوم وسوم** سورج دلیسر و پنڈت والی پرگنہ ہنومان گڈہ جمعی دوہزار
چارسو روپیہ کہ سنہ ۱۹۶۹ مین مہاراجہ صاحب مرحوم نے براہ عنایت علاوہ معضع
دوسارنہ جمعی پانسو روپیہ جاگیر قدیم کے صاحبزادہ خداداد خان کو عطا کیے
تہے اوسکے پاس جودہ پور مین بڑی جاگیر ہے اور بیکانیر مین اوسکا کچھہ
حق نہین ہے ✽

**چہارم** مالاسر جیرہ جسراسر جمعی آٹہہ سو روپیہ مہاراجہ صاحب مرحوم
نے بمرور عرصہ بیس سال شیام سنگہ والدہ ٹہاکر ہری سنگہ شیخاوت شیام گڈہ
والہ علاقہ جے پور کو صرف بنظر مہربانی دیا تہا یہہ ٹہاکر شیام گڈہ مین رہتا ہے
بیکانیر مین اوسکا کچھہ حق نہین ہے ✽

**پنجم** رہیہ پرگنہ چوڑو جمعی پندرہ سو روپیہ سنہ ۱۹۶۷ مین حکیم کرامت علی ملازم
دربار کو بالعوض تنخواہ ملا تہا اب محکمہ پنچایت نے گانو ضبط کرکے حسب دستور
نقد تنخواہ مقرر کردی ہے ✽

**ششم** بہلو تحصیل پانچو جمعی ہزار روپیہ مہاراجہ صاحب مرحوم نے
سمت ۱۹۲۳ مین راؤ لون کرن ریواڑی والہ کو دیا تہا لون کرن گوپال دیو کا بیٹا
ہے اور گوپال دیو کے استمرار واقع ریواڑی بجرم سازش ملارام باغی ضبط ہوگئے
تہے - لون کرن گانو چہوڑ کر چلا گیا دربار نے گانو ضبط کرلیا ✽

**ہفتم** اِنداپرسر پرگنہ سیاہ کوٹی جمعی پانسو روپیہ سمت ۱۹۲۲ مین ٹہاکر

بہبوت سنگہ پوکرن علاقہ مارواڑ والہ کو کہ اوسکا بہی کچہہ حق نہین ہے ملا تہا

**ہشتم** مینگو سریا پرگنہ سنجان گڈہ جمعی چار سو روپیہ بروز بارہ سال
ٹہاکر پرتاب سنگہ کو بطور مدد معاش ملا تہا مگر وہ باغی و ڈکیت ہوگیا اس
سبب سے گانو ضبط ہوا ؛

**نہم و دہم** بہوگلہ دز درآدر پورہ پرگنہ سیاہ کوٹ جمعی ڈہائی سو
ڈیڑہ سو روپیہ مہاراجہ صاحب مرحوم نے سمت ۱۹۲۴ مین ٹہاکر انند سنگہ منڈاوہ
شیخاواٹی علاقہ جے پور کو دئے تہے شیخاواٹی مین اس ٹہاکر کے پاس بڑی
جاگیر ہے اور بیکانیر مین اوسکا حق نہین ہے اسواسطے دیہات ضبط ہوئے
عرصہ دراز کی بحث و تکرار کے بعد کہ مخالف فریق کے عذر و اعتراض سے ہوئے
تہے ناجی بہٹیانی جیصاحبہ اور ٹہاکران ریاست نے مہاراجہ ڈونگر سنگہ صاحب
کو جنکی عمر کا اٹہارہوان سال بہ تاریخ یکم ستمبر ۱۸۷۲ء ختم ہوا تہا وارث ریاست
قرار دیا اور سرکار انگریزی نے منظور کیا بذریعہ چٹہی صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل مورخہ ۲۳ جولائی حکم منظوری صادر ہوتے ہی بتاریخ ۱۱ اگست ۱۸۷۲ء
اونکی مسند نشینی رسم و رواج ملک کے بموجب عمل مین آئی اوسیوقت سے
اونکی تعلیم کی تدبیر ہوئی طریقہ انصرام کار سے آگاہ کیا گیا اور فرائض حاکمانہ
کی ذمہ وری اور اونکی انجام دہی کے قواعد بخوبی ذہن نشین کئے گئے
اردو اور ہندی کسیقدر پیشتر سے جانتے تہے اب اونکے پڑہانے کیواسطے
مستعد استاد مقرر ہوئے نوشتخواند حسب قاعدہ و بلاناغہ ہوتی تہی
اور صاحب اسسٹنٹ امتحان لیتے تہے پنڈت من پہول اور دیگر سرداران

پنچایت ہر روزہ حاضر ہو کے کاروبار ریاست کا عرض حال کرتی تھی اور صاحب اسسٹنٹ زمانہ سابق کی ابتری و بیضابطگی اور تدبیرات اصلاح مجوزیہ محکمہ پنچایت سے مطلع کرنے مین کبھی کوتاہی نہین کرتے تھے اونہون نے مہاراجہ صاحب کو کاروبار ریاست پر دل لگانے اور مقدمات جات ریاست کو بذات خاص ملاحظہ کرنے پر آمادہ کیا اور یہہ بھی کہ اپنی عقل کے زور سے تجویز کیا کرین اور بحسب ضرورت اورون سے صلاح کیا کرین مہاراجہ صاحب نصیحت پذیر اور معقول پسند ہین اونکی طبیعت ذکی ہے اور نوشتخواند اردو و ہندی مین اچھی مہارت رکھتے ہین اور اخلاق و گفتگو مین بہت ترقی کی ہے ؛

بتاریخ ۲۲ - جنوری ۱۸۷۳ء صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے دربار عام مین بکمال حشمت و تجمل مہاراجہ ڈونگر سنگہ صاحب کو سرکار انگریزی کیطرف سے خلعت اور ریاست کی مہرین اور اختیار نظم و نسق ریاست کہ اسوقت بطور سرپنچ صاحب اسسٹنٹ کو تہا سپرد کیئے اور بہ امداد پنڈت من پہول بذات خاص کام کرنے کی صلاح دی ؛

پنڈت من پہول کپتین ستارہ ہند وزیر ریاست سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر درجہ اول ملک پنجاب نے آٹھہ مہینے کے عرصہ مین صاحب اسسٹنٹ کو بہت مدد دی اوسکی نیک چلنی اور خیرخواہی سرکار انگریزی مشہور و معروف ہے اوسکی لیاقت کارکردگی کہ بہ تحت حکومت لارڈ لارنس صاحب و سر ہنری لارنس صاحب و سر روبرٹ منٹگمری صاحب و سر ڈونالڈ میکلوڈ صاحب

واو نرایبل مسٹر ڈیوس صاحب پنجاب مین حاصل کی تھی بالاتفاق علم و تجربہ
اس ملک کی کارروائی محکمہ پنچایت کی کامیابی مین بہت کارآمد ہوئی ہے جب
سے بیکانیر مین آیا اوس نے ریاست کی خرابیون کے دفعیہ اور اجرا اصلاح
و اسلوبی کار و بار مین بہت کوشش کی اور معاملات فیما بین دربار و ٹھاکران
مین باوصف مخالفت قدیم اہلکارون کے بلا رو رعایت عمل کرکے ریاست
مین خدمات نمایان انجام دین تصفیہ ٹھاکران کہ سنہ ١٨٧٠ع مین کیا تھا اور کارروائی
مقدمہ ٹھاکر میگھ سنگہ گنڈیلی والہ کہ پیشگاہ نواب وایسرای و گورنر جنرل ہند
و صاحب وزیر سلطنت ہندوستان سے منظور ہو چکے ہین و بندوبست
مالگذاری پرگنہ ہنومان گڈہ کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو پسند ہوا اوسکی
خدمت مین تحسین و آفرین کے لایق ہین ٭
دیگر پنجسرداران راج مین سے دہن سکہہ داس بتاریخ ١٣ - اکتوبر سنہ ١٨٧٢ع مر گیا
اور مان مل و دہی سہاے نے بذریعہ معلومات ملک راج کی اصلاح و انتظام
مین بدل کوشش کرکے پنڈت من پہول اور صاحب اسسٹنٹ کو بہت مدد
دی اور جس حالت مین اونکو معلوم تھا کہ ہمارا یہ عمل لوگون کے خلاف ہے
اور وے ہمارے افعال کو بطرز مخالف ظاہر کرکے مہاراجہ صاحب کو ناراض
کرا دینگے اونکا اس خوبی سے انصرام کار کرنا از بس تعریف کے لایق ہے ٭
سنہ ١٨٧٣ع مین معزز ٹھاکران و دیگر رعایا ریاست بیکانیر کی عرایض اشکایت
خرابی انتظام و دست اندازی اشخاص ہر فرقہ معاملات ریاست مین وصول
ہوکے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے بذریعہ خریطہ یکم اگست سنہ ١٨٧٣ع مہاراجہ صاحب

کو بدنظمی ریاست اور مہاراجہ سردار سنگھ صاحب مرحوم کے اقرار اصلاح
انتظام سے آگاہ کرکے ہدایت کی کہ بجلدی تمام کوشش کرکے اوس اقرار کا
ایفا کرین اور ہمدران حال صاحب اسسٹنٹ کو مہاراجہ صاحب کے معاملات
خانگی مین دست اندازی کرنے اور گورنمنٹ کے منشا کے خلاف بر بنائے اقرار مہاراجہ
صاحب مرحوم سے تجاوز کرنے کی ممانعت کی کہ صاحب موصوف نے اوس پر
سچ بی عمل کیا خریطہ کی عبارت نے کہ بہت صاف وصحیح مگر دوستانہ تھی مہاراجہ
صاحب کے دل پر ایسا اثر پیدا کیا کہ اونہون نے فی الفور احکام جاری کرے
اگر اوس پر اچھی طرح عمل ہوا تو ضرور باعث ترقی انتظام ریاست ہونگے ؛
بتاریخ ۲۳ دسمبر ۱۸۷۳ء پنڈت من پھول بسبب بیماری کے بیکانیر کی نوکری
سے مستعفی ہوا مہاراجہ صاحب نے بعطار خلعت و دیہہ جاگیر اوسکو عزت وآبرو
سے رخصت کیا اور بجاے اوسکے اپنے والد مہاراج لال سنگھ کو مختار مقرر
کیا مان مل وشاہ مل بدستور داخل پنچایت رہے مہاراجہ صاحب نے جون میں
دیبی سہاے کو موقوف کرکے بجاے اوسکے جسونت سنگھ بید کو مقرر کیا لال سنگھ
کے تحت مین سردارون نے اچھی طرح کام کیا اوسکے تقرر کے بعد نااتفاقی کی
کوئی شکایت نہوئی ؛
شروع سال مین اہلکارون کے ظلم کی بہت شکایت ہوئی کہ اکثر مقدمات دربار
تک پہونچے کہ اونمین ظالم اہلکارون کو سزا اور مظلومون کی حقرسی ہوئی
اور آیندہ کے ظلم وتشدد کا انسداد ہوگیا ؛
۱۸۷۵ء مین مہاراجہ صاحب نے معہ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

و معززین سرداران ریاست بمقام سانبہر علاقہ جے پور جاکے کرنل سر لیوس پیلی صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ سے ملاقات کی ۲۴- ستمبر سنہ ۱۸۷۴ء کو بیکانیر سے روانہ
ہوگئے تہے اور ۵- اکتوبر کو ملاقات ہوئی صاحب ممدوح کی دوستانہ نصیحتون
سے مہاراجہ صاحب اور سرداران کو بہت فایدہ حاصل ہوا اور اونکے اخلاق
وخاطر و تواضع سے بہت خوش ہوگئے ٭
اثناء راستہ ٹہاکر صاحب کچاوون علاقہ مارواڑنے بڑی مہمانداری کی مہاراجہ
صاحب کا ارادہ تہا کہ اس سفر کے ساتہہ اپنے علاقہ مین عرصہ تک دورہ
کرین مگر نحوست زمانہ سے باستماع خبر انتقال اپنے بہتیجے مہارانا صاحب والی
اودے پور کے بتاریخ ۱۹- اکتوبر دارالریاست کو واپس آگئے اور اونہین ایام
مین مہاراو راجہ صاحب والی الور کا انتقال ہوا کہ دونون واقعات کے سبب
سے ریاست بیکانیر مین ماتم رہا خصوص حادثہ الور کی وجہہ سے کہ مہاراو
راجہ صاحب مغفور کی ہمشیرہ نزدکی جی کے ساتہہ سنہ ۱۸۵۵ء مین مہاراجہ سرداز سنگہ
صاحب مرحوم کی شادی ہوئی تہی ہندوستانی رئیس کے مرنے سے کل خلایق
پر سخت مصیبت آتی ہے ان صدمات کے سبب سے حدود ریاست بیکانیر
کے اندر ایک سال تک شادی وغیرہ تہنیت و تہوارون کی رسمین بالکل موقوف
رہین گوشت وشراب کے استعمال کی مطلق ممانعت رہی اور ایک مہینے تک
بازارون کی دوکانین بند ہوکے تجارت ہونے پائی اور نجار و آہنگر وغیرہ
پیشہ ور لوگ اپنا کام نکرنے پائے پس جو لوگ محنت روزمرہ سے معاش پیدا
کرتے ہین اونپر بہت سختی گذری ٭

بتاریخ ۲۲- فروری ۱۸۷۵ء مہاراجہ صاحب کی نسبت مہاراؤ صاحب والی کچھہ کی دختر کے ساتہہ ہوئی معتمد دربار کچھہ نے مہاراجہ صاحب کے ٹیکہ کیا اور دربار بیکانیر نے اوسکو حسب قاعدہ منظور کیا اگرچہ شادی کی کوئی تاریخ مقرر نہوئی مگر مشہور تہا کہ دو برس کے اندر ہوگی ۔

بتاریخ ۱۵- فروری ۱۸۷۵ء بتقریب شادی دختر چمن رام مہاجن ساکن چورو اوسکے گہر برات آئی تہی اور ایک کہنہ بوسیدہ مکان کی چہت پر آدمی بکثرت جمع ہوگئے تہے یکایک چہت ٹوٹ پڑی اوسکے صدمہ سے بارہ آدمی مرگئے اور بہت سے مجروح شدید ہوئے ۔

انتظام ریاست بدستور محکمہ پنچایت کے اہتمام سے بافسری لال سنگہ والد مہاراجہ صاحب ہوتا رہا اور پنچسر دار قلعہ مین جہان مہاراجہ صاحب رہتے ہین انصرام کار کیواسطے جمع ہوتے رہے اگرچہ لال سنگہ خود کام نہین کرتا ہے مگر معاملات عظیم اوسی کی منظوری سے طے ہوتے ہین مہاراجہ صاحب پنچایت کے ذریعہ سے کام کرتے ہین اور لال سنگہ کو بہت مدد دیتے ہین دسمبر ۱۸۷۵ء مین مہاراجہ صاحب نے عہدہ پنچسرداری پر کہ مدت سے خالی تہا مہاراو ہری سنگہ کو مقرر کیا ۔

بتاریخ ۲۵- نومبر ۱۸۷۵ء انجمن رئیسون نے بمقام آگرہ شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کا استقبال کیا اوسمین مہاراجہ صاحب بہادر بہی شریک تہے دوسرے روز مہاراجہ صاحب نے شہزادہ صاحب کیخدمت مین شرف ملازمت حاصل کیا اور تیسرے روز بتاریخ ۲۷- جنوری شہزادہ صاحب نے مہاراجہ صاحب

دیرہ پر رونق افروز ہوکے اعزاز و امتیاز بخشا یہہ ملاقاتین بہت شوکت و تجمل
سے ہوئین اور حکام کو نہایت خوشی ہوئی کہ تاریخ بیکانیر مین اونکا حال بہت
عظمت و ناموری سے ہمیشہ کیواسطے ثبت ہوگا اور جس اخلاق و اشفاق سے
شہزادہ صاحب ہندوستانیون سے پیش آئے اوس سے مہاراجہ صاحب
اور اونکے ہمراہی نہایت خوش و محظوظ ہوئے ٭

نومبر ۱۸۷۵ء مین مہاراجہ صاحب مع صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل و
سرداران و متصدیان ریاست جاترا کیواسطے روانہ ہوئے اول سانبہر گئے
اور وہان سے بسواری ریل دہلی و سہارنپور و رُڑکی ہوکے ہردوار
کو گئے اور پہر سہارنپور مین واپس آکے متھرا و ہاتہرس کو گئے اسکے بعد
الہ آباد و بنارس و گیا و بیجناتہہ کی جاترا کرکے وقت معاودت بنارس مین
دس روز قیام کرکے مذہبی رسمیات ادا کین بنارس سے براستہ اجودہیا
و فیض آباد و لکہنو و کانپور ہوکے آگرہ مین داخل ہوئے پیشتر سے تجویز
کی گئی تہی کہ شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کے استقبال مین شریک ہونیکے
واسطے بروقت پہونچ جاوین چنانچہ آگرہ مین بتاریخ ۱۲ جنوری پہونچ گئے
اور لشکر بہی بیکانیر سے قریب تین سو میل طے کرکے اونکے داخلہ سے چند روز
پیشتر آگرہ مین پہونچ گیا صاحب ایجنٹ گورنر جنرل آگرہ مین بمقام سٹیشن ریل
مہاراجہ صاحب کا استقبال کیا آگرہ مین بیکانیر کی فوج کی موجودات بہت اچہی
ہوئی اور چونکہ زمانہ قیام آگرہ مین بیکانیر والون مین سے کیسی کچہہ شکایت
نہوئی اور وے کل راجپوتانہ مین سب سے کم شایستہ ہین کہ بعض نے کبہی

انگریزی عملداری مین قدم بہی نرکہا تہا او مکا چلن ورو یہ بہی نہایت تعریف کے لایق ہے ؛

نواب لفٹنٹ گورنر صاحب کی دعوت سے مہاراجہ صاحب بہت خوش ہوئے آگرہ مین اونکو اکثر ہندوستانی رئیس وشریفون سے ملنے کا اتفاق ہوا اور مہاراو راجہ صاحب بوندی اور مہاراجہ صاحب کشن گڈہ سے ملاقات کی شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کی تشریف بری کے بعد لشکر بیکانیر کا آگرہ سے کوچ ہوا کہ بتاریخ ۲۶ - فروری مہاراجہ صاحب اور صاحب اسسٹنٹ بیکانیر مین داخل ہوئے ؛

یہہ سفر بہت عمدگی سے ہوا کہ اثنار راستہ کوئی واردات نہوئی صاحب اسسٹنٹ نے مہاراجہ صاحب اور اونکے ہمراہیون کو تربیت یافتگی کے فواید وعجائبات اور سرکار انگریزی کے عظیم الشان کارخانجات دکہاکے اونکا علم وتجربہ زیادہ کرنے مین کبہی کوتاہی نہ کی جسوقت تار برقی کو دیکہا اور اوسکے عمل کی کیفیت سنی حیرت مین آگئے کہ اسیر کیونکر خبر جاتی ہے ریلوے کے فواید سے جس نے اونکے صدہا کوس کے سفر کو چند روز مین بآسایش وآسانی طے کرادیا تہا بہت خوش ہوئے جمنا کے پلون کو دیکہہ کے حیران وششدر ہوگئے رو ڑکی کارخانہ کی نہایت تعجب سے تعریف کی الہ آباد کے سلح خانہ اور سہارن پور کے سرکاری طویلہ کو دیکہہ کے بہت محظوظ ہوئے مگر جسقدر تعجب اونکو بخلاف عادت اپنے وطن کے اس ملک کی زراعت وسرسبزی درختی دیکہنے سے ہوا اور کسی سے نہوا علاقہ انگریزی مین سفر کرنے سے نوجوان مہاراجہ صاحب کی طبیعت

کو بہت وسعت حاصل ہوئی ہے اور اونکی تقریر وطرز بود وباش سے ظاہر ہے کہ اونکی عقل ودانائی مین بہت اضافہ ہوا ہے کہ انتظام ریاست کو ترقی دینے مین بہت کار آمد ہوگا ٭

اس سال مین بعض کینہ بد معاشون کی سازش سے مہاراجہ صاحب کو بذریعہ زہر ہلاک کرنیکا اقدام ہوا ایک روز شام کیوقت مہاراجہ صاحب نے اپنا جفت پاپوش طلب کیا اوسمین مصالحہ بھرا ہوا تہا کہ تحقیقات سے زہر آلودہ ثابت ہوا اگر مہاراجہ صاحب نے بروقت مطلع ہوکے باحتیاط وتامل تمام تحقیقات نکرائی ہوتی تو غالب ہے اس معاملہ سے شورش پیدا ہوکے چند آدمی بیگناہ مجرم ٹہرتے مگر معزز سرداران واہلکاران ریاست کی کمیٹی مقرر کرکے تحقیقات کرائی اور کمیٹی نے چند روز تک ضبط وتحمل سے تفتیش حال کرکے رپورٹ کی کہ بعض کینہ اشخاص نے حسب تحریک مہاراج کہڑک سنگہ اور اونکے اہل قبیلہ اور ٹہاکر تہاجن بہ نیت ہلاکت مہاراجہ صاحب زہر آلودہ مصالحہ تیار کرکے اون کی پاپوش مین لگایا ہے ٭

مہاراج کہڑک سنگہ مہاراجہ صاحب کے رشتہ داروں مین سے ہین وقت انتقال مہاراجہ سردار سنگہ صاحب مرحوم کے اونکے نبیرگان مین سے ایک دعویدار مسند نشینی تہا اب بہی فکر کار سازش کا مقصود یہہ تہا کہ مہاراجہ صاحب مرجاوین تو اوسکو بجائے اونکے مسند نشین کرین بعد تحقیقات وثبوت جرم یہہ لوگ مختلف میعاد دن کی قید سے سزایاب ہوئے ٭

طبعی بیماری سے بہی اس سال مین مہاراجہ صاحب نے بہت تکلیف پائی

اول ایک بے علم و ناتجربہ کار معالج کے علاج سے مرض روز بروز بڑہتا رہا
جب بہت طول پکڑ گیا حسب فہمایش صاحب اسسٹنٹ مسٹر جارج سمتہ جنا
تہوڈ اکٹر کا علاج شروع کیا کہ اوس سے آرام ہو گیا ؀

انتظام ریاست بدستور پنچسرداران راج کے اہتمام سے جنہین مہاراج لال سنگہ
سرپنچ ہین ہوتا رہا صرف ایک سردار شاہ مل کہ بہت ضعیف العمر تہا و سمبر
مین مرگیا مہاراجہ صاحب سرداروں کا بہت ادب و لحاظ کرتے ہین زیادہ تر
کام بذات خود کرتے ہین صاحب اسسٹنٹ کی صلاح کو بہت مانتے ہین بلکہ
اکثر خود صلاح لیتے ہین ؀

سنہ ۱۸۷۱ء مین عرصہ تک دربار بیکانیر مہاراجہ صاحب کی شادی کی تیاری
مین مصروف رہا اول شادی کی تاریخ ۱۹ جنوری قرار پائی تہی مگر مہاراجہ
صاحب کی طبیعت ناساز ہونے کے سبب سے ۱۲ فروری مقرر ہوئی مہاراجہ
صاحب مع صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بتاریخ ۲۲ دسمبر روانہ
ہوکے بڑی بڑی منزلون سے براستہ پالی و ایرن پورہ و سروہی و آبو و
ڈیسہ بتاریخ ۲۹ جنوری شہر بہوج دارالحکومت ملک کچہہ مین داخل ہوئے
ایک معزز سردار اور چند اہلکاران نے بہوج سے آگے سرحد ریاست کچہہ پر
استقبال کیا اور دارالحکومت سے دو میل کے فاصلہ پر کچہہ کے نوجوان راؤ
صاحب ملاقی ہوئے کہ دونون رئیس مع اپنے اپنے سرداران و اہلکاران کے
کہ ہر ایک بہت نفیس و پر تکلف پوشاک سے ملبوس تہا بکمال حشمت و تجمل بالاتفاق
شہر مین پہونچے شہر کے قریب مناسب مقام پر مہاراجہ صاحب کے لشکر کا ڈیرہ

ہواکہ اوس مقام کو اہالیان راج کچھ نے پیشتر سے آراستہ کر رکہا تہا جس مقام
سے سواری گذرے اوس پر جابجا نشانات نصب تہے اور تماشائیون کا جگہ جگہ
ہجوم تہا شہر مین بڑے اہتمام سے روشنی ہوئی ۞

۷- فروری کو شب کے وقت رسمیات شادی ادا ہوئین ۹- فروری کو
مہاراجہ صاحب منڈوی کو کہ بہوج سے بفاصلہ ۳۶ میل ساحل سمندر پر بندرگاہ
ہے گئے وہان اونکو دو روز لگ گئے کہ وہان سے مہاراجہ صاحب مع چند
اہالکاران و متصدیان دخانی کشتی مین سوار ہوکے دوارکا کو گئے تہے اگرچہ
کشتی صرف پانچ گہنٹہ مین پہونچ گئی مگر اس قلیل عرصہ مین اونکے ہوش و حواس
جاتے رہے اونمین سے اکثر نے کشتی کی جنبش سے بہت تکلیف پائی اور اس
مصیبت مین اپنے اشٹ دیو کرنی ماتا جی کو یاد کرکے جان بخشی کیواسطے
منت سماجت کی اور بہ آواز بلند توبہ کی کہ اگر ماتا جی اپنی دیا سے ہمکو صحیح
و سالم بیکانیر کے ٹیبون مین پہونچا دینگے تو کشتی مین سوار ہونا تو درکنار ہم
سمندر کیطرف کبہی رخ نکرینگے غرض بمشکل تمام آفت سے پیچہا چہوڑا کے کمال
اضطرابی کے ساتہ زمین پر آئے اور جان بسلامت لانے کے عوض ہزار شکر
کیا ورسوا بیکانیر مین سے سابق راے سنگ سنہ ۱۵۹۳ مین دوارکا کو گئے تہے پہر
کوئی نگیا اب مہاراجہ صاحب اور اونکے ہمراہی اس سفر کے بہت نازان
ہین ۱۹- فروری کو مہاراجہ صاحب مع رانی صاحبہ کے بہوج سے روانہ
ہوئے چونکہ بیکانیر مین پہونچنے کیواسطے نجومیون نے تاریخ مقرر کی تہی کہ اوس
تاریخ پر نہ پہونچنے کی صورت مین مہاراجہ صاحب کو تین مہینے تک شہر سے باہر

قیام کرنا پڑتا تہا اس سبب سے تیس تیس میل کی منزلین طے کرنی پڑین کہ راستہ مین
گرمی کی شدت اور راستہ کی تکان سے ہمراہیون نے بہت تکلیف پائی آخرکار
بتاریخ ۱۷- مارچ مہاراجہ صاحب بیکانیر مین داخل ہوگئے ؂
اثنا راستہ صاحب اگریزٹ نے جنکے علاقہ مین ہوکے گذر ہوا مہاراجہ صاحب
کی بڑی خاطر و تواضع کی اور باوصف مسافت دراز قریب گیارہ سو میل کے
لشکر مین کوئی واردات ہوئی اور نہ ہمراہیان لشکر مین سے کسی کی نسبت کسی
قسم کی زیادتی کی شکایت ہوئی ؂
اکتوبر مین مہاراجہ صاحب کے نام نواب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب بہادر
کشور ہند کا خریطہ بہ ارشاد شریک ہونے جلسہ اعلان خطاب ستطاب قیصرہ ہند
مین ورود ہوا تہا مگر اوس سے پیشتر شادی مقرر ہوجانے کے سبب سے
مہاراجہ صاحب اوسکی تعمیل نکرسکے تاہم بتاریخ یکم جنوری بیکانیر کے لشکر مین
جہانتک ممکن تہا رسمیات تہنیت ادا ہوئین اور صاحب اسسٹنٹ نے جلسہ
دہلی کے مقصود اور اوسکے فوایدسے جو ہندوستان کو حاصل ہونے والے
ہین مہاراجہ صاحب اور اونکے ہمراہیون کو بخوبی آگاہ کردیا ؂
اکتوبر و نومبر اور زیادہ تر دسمبر مین علالت طبیعت سے مہاراجہ صاحب نے
بہت تکلیف پائی اور براہ دانشوری دربار کے بید و حکیمون کا معالجہ چہوڑ کے
جارج سمتہہ صاحب نیٹو ڈاکٹر سے علاج شروع کیا ؂
بجز تقرر ہیرالال مندرہ کے کہ اگست مین بجاے شاہ مل ستوفی مقرر ہوا انتظام
ریاست مین کوئی تبدل نہوا مہاراجہ صاحب اور مہاراج لال سنگہ وزیر کے

باہم بہت موافقت ہے مہاراجہ صاحب کار ریاست مین بہت توجہ کرتے ہین
اور پچیسرداروں سے ملنے کیواسطے ہر وقت تیار رہتے ہین مگر پچیسرداروں مین
باہم حسد واختلاف ہے ہر ایک اپنے اور اپنے متوسلون کے واسطے سب سے
زیادہ اختیار حاصل کرنے مین کوشش کرتا ہے اور حتی الامکان دیگر سرداران
کی رائے وتجویز کو منسوخ ومسترد کرنے مین جہد کرتا ہے اُس سے اجرار کار مین
بہت خلل وخرابی واقع ہوتی ہے اور ادنی ملازمون تک بطور فریق بندی
رنج وعناد رہتا ہے ؛
اور خود مہاراجہ صاحب کی نسبت بھی اخبار راجپوتانہ نیوس مورخہ ۲۱
مارچ سنہ ۱۸[illegible] مین ایسا لکھا گیا ہے کہ ساہوکاران بیکانیر مہاراجہ ڈونگر سنگھ
صاحب کے بہت شاکی ہین کہ باوصف متواتر درخواستون کے شہر مین دکان
مقرر نہین ہونے دیتے اِس سے سبکو تکلیف ہے مہاراجہ صاحب ہندی
مسلمانی یا عیسوی بلکہ کسی انسانی قانون کے پیرو و پابند نہین ہین اپنی مرضی
کے موافق مقدمات کا فیصلہ کرتے اور اپنی تجویز سے ایسے قواعد کہ خزانہ مین
داخلہ زر کثیر کیواسطے کار آمد ہون جاری کرتے ہین اور ہر لمحہ روپیہ پیدا
کرنے کی فکر مین رہتے ہین اس سبب سے رعایا محتاج ہوگئی ہے تجارت بند
ہے روپیہ بجائے دورہ کرنے کے دفن ہوتا ہے ارتکاب جرائم ترقی پر ہے
اور کل ریاست مین آفت آرہی ہے نواب وائسرائے وگورنر جنرل صاحب کی
اطلاع کیواسطے یہ حالات صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین عرض
کیے گئے ہین بیکانیر کے علاقہ مین دولتمند ساہوکار بہت ہین اور اکثر عمدہ

کاموں میں زر کثیر خرچ کرتے ہیں چنانچہ سیٹھہ رائے بہادر مسری بنسی لال ابیر چند جی نے کہ نہایت سخی ہو نامور ہیں بیکانیر و بہاولپور کے درمیان جہاں دور دور تک پانی میسر نہیں آتا تہا پچاس ہزار روپیہ دیکے تالاب تعمیر کرایا ہے اگر مہاراجہ صاحب کیطرف سے اونکی تشفی و اطمینان ہو تو اونکے ذریعہ سے ملک میں بڑی ترقی ہو ٭

# جاگیرداران و ٹہاکران ریاست

جب سرکار انگریزی اور ریاست بیکانیر کے درمیان خط و کتابت شروع ہوئی بڑے جاگیردار تین ٹہاکر تہے —

مہاجن بہادران چورو مہاجن بیکانیر و سرحد سرسہ کے درمیان واقع ہے برائے نام اوسمین ۱۴۰ دیہات ہین مگر آباد بہت کم ہین —

ٹہاکر بہادران کے پاس اوس زمانہ مین چوراسی گانو واقع سرحد حصار تہے جب کبہی وہ غارتگری پر آمادہ ہوتا تہا علاقہ انگریزی مین فساد برپا ہو جاتا تہا۔

چورو سرحد شیخاواٹی پر واقع ہونے سے تب اوسکے قلعہ پر دباؤ ہوتا ہے تب ریاست انتظام اچھی طرح کرسکتا ہے چورو مین اسّی گانو ہین ٭

انکے علاوہ ایسا ٹہاکر کوئی نہین ہے جنکے تیس سے زیادہ گانو ہون اور ایسے بہی کم ہین جنکے بارہ سے زیادہ گانو ہون۔ مگر بیدا وت جنکا ملک مارواڑ و شیخاواٹی کی سرحد پہ واقع ہے اور سرنگوت بیکا جو شمال مشرقی سرحد پر رہتے

ہین بڑی سرکش قسلین ہین خصوص بیداوت غارتگری کے بہت عادی ہین
بیکانیر مین مہاراجہ صورت سنگہ بہت زبردست وجوانمرد رئیس ہوا ہے اپنے
عہد کے اوایل زمانہ مین اوس نے بیرونی دشمنون کو فتح کیا اپنے ٹہاکرون
کو مطیع کیا چورو لے لیا بیداوتون سے خراج لیا اور اکثر سرکشون کو جاگیر سے
بیدخل کیا اور بعض کو قید کیا اور مار ڈالا مگر کچہہ عرصہ بعد سرداران مخرج نے
اورون کی مدد سے اپنی جاگیرین لے لین ملک کو تاخت وتاراج کیا اور راج
کو بالاے طاق رکہدیا آخرکار سرکار انگریزی سے مدد مانگی سنہ ۱۸۱۸ کا عہدنامہ
منضبط ہوا اور انگریزی فوج بیکانیر مین داخل ہوئے بارہ قلعہ جات ٹہاکران
سے واپس لئے اور حصار سے شجان گڈہ تک ملک لیکے راج کی حکومت از سرنو قائم
کی چورو وبہادران دونون ضبط کئے مگر عرصہ تک انتظام کامل ہوا باغیون
کے مقابلہ مین انگریزی فوج راج کی مددگار رہتی کہ ہر طرح مدد دیگئی ✽
سنہ ۱۸۳۲ مین میجر فوسٹر صاحب حاکم برگڈ شیخاواٹی ہوکے جہنجہنون مین مقرر
ہوئے اس برگڈ مین ایک رسالہ بیداوتون کا تہا اوسکے خرچ کا بائیس ہزار
سالانہ بیکانیر سے لیا جاتا تہا میجر فوسٹر صاحب کے جست وسخت انتظام سے
بیکانیر کے بدمعاش ٹہاکرون کے واسطے ملک شیخاواٹی جاے پناہ نرہا اور
اوسی ذریعہ سے قرب وجوار بیکانیر مین رئیس کی طاقت زیادہ ہوگئی کیا
نے ٹہاکرون سے دہ روپیہ جو اول مہاراجہ صورت سنگہ نے مقرر کیا تہا وصول
کیا۔ میجر فوسٹر صاحب کا برگڈ برخاست ہوا تب ریاست ایسی زبردست ہوگئی
تہی کہ سرکار انگریزی کی مدد کی حاجت نرہی سنہ ۱۸۵۶ مین چورو کے ٹہاکر نے

بہ زبردستی اپنی جاگیر پر قبضہ کرنیکا ارادہ کیا مگر اوسکو بہ آسانی شکست دیکے قید کرلیا۔ ٹہاکران علاقہ بیکانیر مطیع ہوگئے سرداران جورو بہادران جو کسی زمانہ مین بڑی زبردست تہے صرف تین تین چار چار گانوکے جاگیردار ہوکر پیش نظر رئیس رہنے لگے مہاجن والہ کے قریب ایک ثلث جاگیر ضبط ہوئی۔ حسب خواہش مہاراجہ صاحب محصول کا اضافہ ہوکے زمین بدل دیجاتی ہے اور اسپر بہی کسی ٹہاکر کی جرأت نہین ہے کہ جیسا سابق مین کرتے تہے جاگیر چہوڑ کے غیر علاقہ مین چلے جاوین اور وہان سے غارتگری کرین ؛

بیکانیر کی برابر راجپوتانہ کی کسی ریاست مین حقیت جاگیرداری پست اور راج کی حکومت زبردست ہوئی ہے مگر صبر کا بہی انتہا ہوتا ہے اسواسطے دربار کو لازم ہے کہ بنظر انسداد فساد جسطرح بعض ٹہاکرون سے کیا ہے سب ٹہاکرون سے سلوک کرلے اور اونکو زیادہ زیر بار و ناراض نکرے ؛

ریاست کی تحصیلات وغیرہ جات مین ٹہاکرون کے دیہات واقع ہین مگران ٹہاکرون کو مثل ٹہاکران مارواڑ وجے پور تحصیل کا اقتدار و استحقاق کامل نہین ہے بیکانیر مین ہمیشہ سے راج کو اختیار ہے کہ ٹہاکرون کے دیہات مین بلا تعارف اونکے محاصل وصول کرے ٹہاکر صرف مالگذاری کے مستحق ہوتے ہین ان محاصل کے ایصال کیواسطے ہرسال ایک اہلکار معروف چیرایت متعین ہوتا ہے اسکے جانیسے ملک پر آفت نازل ہوتی ہے ہر ایک چیرایت جمعیت لیکے اپنے حلقہ مین دورہ کرتا ہے زر مطلوبہ وصول کرتا ہے مستقل حاکم رعایا کے درمیان رہنے سے اونکی رضامندی پر نظر رکہتا ہے مگر چیرایت جو بالکل اجنبی ہوتے

ہین دنیا و عاقبت کا کسیطرح خوف نکر کے سخت ظلم کرتے ہین سب سے زیادہ
ضروری اصلاح اس راج مین یہہ ہے کہ دیہات ٹھاکرون سے کل اس محصول کے
عوض زر نقد بہ تعداد معینہ ٹھاکرون کے ذمہ مقرر ہو جاوے چنانچہ جن ٹھاکرون
سے حال مین تصفیہ ہوا اونکے ذمہ رقم محاصل مقرر ہو گئی ہے محاصل غیر قانونی
ہر پرگنہ کی دوسرے پرگنہ سے بلکہ ہر ایک گانو کے دوسرے سے مختلف ہین
تحقیقات سے معلوم ہوا کہ خرچ دیہی و مالگذاری کے سوائے زمیندار بیس
قسم کے محصول ادا کرتے ہین یہہ محاصل ہر مقام پر صرف ایک قوم سے نہین
لیے جاتے ہین جاٹ لوگ جو بالکل زراعت پیشہ ہین تیرہ محصول دیتے ہین
اور اونکے علاوہ اکثر غیر معمولی محاصل مثل نیوتہ شادی یا ولادت خاندان
مہاراجہ صاحب یا تعمیر و مرمت قلعہ بیکانیر اوقات مختلفہ پر وصول کئے جاتے
ہین ۱۸۶۸ع سے ایک محصول بنام نہاد نذرانہ کر لگان جاگیرات و چند پیشہ
تہا لیا جاتا ہے کہ اوسی پر ٹھاکرون نے متفق ہو کے سرکشی کی تھی اگر جریانہ
و قیمت مال لاوارث و مال منضبط و نذرانہ وراثت ٹھاکران و قیمت زمین سکنی
واقع قصاب سے راج مین زر کثیر پیدا ہوتا ہے ؛

راج بیکانیر کے جاگیردار اقسام مندرجہ ذیل کے راجپوت ہین —
راٹھور بہاٹی کچھواہہ شیخاوت پنوار تنور سیسودیہ چندراوت
جوہان سانکہلہ —

اور سات دیگر اقسام ادنے ہین انہین سے ۱۰ تعظیمی سردار ہین جنکو خانگی
و عام دربارون مین مہاراجہ صاحب تعظیم دیتے ہین جاگیرون کے پٹے جاٹ

انہین لوگون کے نام سے ہوتے ہین انکے سواے بہائی بیٹے اور راجوی
یعنی قریب یکجدی مہاراجہ صاحب ہی ایسی ہی عزت کے مستحق ہین ؛
کل خراج گذار عطیات بطور مدد معاش ملے ہین جو پٹہ جات یعنی جاگیرین زرقم
یعنی خراج ادا کرتی ہین بطور دوامی بالعوض اوس نوکری کے ہین جو مہاراجگان
بیکانیر کے ساتھہ شاہنشاہ دہلی کی خدمت مین کرتے تہے حسب شرایط سند عطیہ
رئیس کے ہر پٹہ دار پر فرض تہا کہ مع سواران بہ تعداد معینہ ہر دیہہ کے معمولی
اسلحہ تلوار ڈہال وبہالہ و تیر وکمان و بندوق سے مسلح ہوکے میدان جنگ
مین نوکری دے حسن و قبح جنگ کا ذمہ وار ہے راج کا خیرخواہ و وفادار رہے
اپنے پٹہ کی رعایا کو آباد رکہے اور اون سے نرم اور واجبی جمع لے -
مثلاً مہاجن کا ٹہاکر بالعوض ۱۳۵ دیہات کے ۸۶ سوارون سے نوکری کرتا
تہا راوت سر کا ٹہاکر اوسیقدر دیہات کے عوض ۴۶ سوارون سے نوکری
کرتا تہا ؛
ابتدا مین بزمانہ راؤلون کرن وجیت سنگہ سمہ ۱۵۴۱ مین صرف تین چار پٹہ جات
بیکا ٹہاکرون مین مہاجن - بکا ندہلوتون مین جیت پور و راوت سر بیداوتون
مین گوپال پورہ جسے سالقاً درونی پورہ کہتے تہے عطا ہوئی تہی جسطرح پٹہ دارن
کا خاندان بڑہتا گیا دیگر پٹہ دار ہوتے گئے علاوہ اوسکے وقتاً فوقتاً ہر پٹہ مین
حسن خدمات جنگ یا خیرخواہی رئیس کے عوض مین اضافہ ہوتا رہا اور پٹہ دارن
کی بدچلنی پر ضبطی قرقی یا تبادلہ جاگیر سزا ہوتی رہی بعض اوقات نذرانہ کے
واسطے پٹہ جات بدلے جاتے تہے ؛

راؤ رائے سنگہ کو کہ سمت ۱۶۲۸ مین مسند نشین ہوا تہا شاہنشاہ اکبر نے خطاب راجہ
اور ۲۵ پرگنات جنمین ابوہر واقع سرسہ و بہٹنیر و ناگور و جودہ پور جسپر تین برس
قابض رہا اور جوناگڈہ واقع گجرات وغیرہ تہے بجلدوے حسن خدمات لب دریائے
اٹک واقع ملک پنجاب اور احمد آباد واقع گجرات کے دئے تہے - زوال سلطنت
مغلیہ تک شاہ دہلی کی نوکری کبہی تندہی سے اور کبہی غفلت سے کرتے رہے
احمد شاہ ابدالی کے وقت مین مہاراجہ گج سنگہ نے جو سمت ۱۸۰۲ مین مسند نشین ہوا
تہا اطاعت شاہی چہوڑ کے نوکری کرنا موقوف کردیا مگر اوسکو اسقدر طاقت نہی
کہ اپنے سرکش ٹہاکرون کو مطیع رکہے اسواسطے اوسکے جانشین صورت سنگہ
نے اپنے ملک کی حفاظت کیواسطے سرکار انگریزی کی پناہ لی ؛
مہاراجہ گج سنگہ نے سوارون کی نوکری کے عوض بشرح فی سوار ساٹہہ روپیہ
رکہہ لیعنی مطالبہ نقدی مقرر کردیا اور مہاراجہ رتن سنگہ کے زمانہ مین وہ شرح
بحساب فی سوار ایک سو پچیس روپیہ ہوگئے اسپر مہاراجہ صورت سنگہ نے
بضرورت افزونی فوج محصول جدید رکہوالی یعنی محصول حفاظت کہ بتعداد
فی گواڑی یعنی گہر سولہ روپیہ تہا زراعت پیشہ لوگون پر اضافہ کیا یہ محصول
و دیگر محاصل مجریہ عہد مہاراجہ صورت سنگہ ابتک جاری ہین اس نذرانہ
و دیگر محاصل کے ایصال کا طریقہ بہت خراب ہے نذرانہ کو ٹہاکر لوگ ظلم
سمجہتے ہین سو صحیح ہے مگر دیگر محاصل ٹہاکرون کو ناگوار نہین ہین کیونکہ انکو
آفت زدہ رعایا پر زیادہ دستاتی کرنیکا موقع ملتا ہے +
نذرانہ کا مطالبہ اول سنہ ۱۸۶۲ مین بعہد دیوانی گمان سنگہ بعید جانشینی رام لال

کیواسطے قرضہ بہ آسانی مل سکتا ہے کیونکہ پٹہ کے اعتبار پر بوہرہ قرض دینے
کو تیار رہتے ہین اور اکثر پٹہ دار کو اضافہ قبول کرنے پر آمادہ کرنے کیواسطے
انتقال کا حیلہ بہی کیا جاتا ہے نذرانہ کی مقدار کسی قاعدہ یا دستور سے معین
نہین ہوتی ہے جسقدر خواستگاران انتقال زیادہ ہوتے اوسیقدر اضافہ
ہوجاتا ہے اسطرح نذرانہ کا طریقہ کل ٹہاکرون کیواسطے اور علی الخصوص
ایک ایک گانو والون کیواسطے نہایت مضر ہے کیونکہ زبردست پٹہ دارون
کی نسبت ایک گانو والون کا انتقال بہ آسانی ہوجاتا ہے مگر سب سے زیادہ
تکلیف رعایا کو ہوتی ہے کہ اونکو کل روپیہ مع سود جو پٹہ دار جدید دیتا ہو
ادا کرنا پڑتا ہے مگر اسپر بہی قناعت نہین ہے پٹہ دار جدید اپنے پٹہ کی میعاد
کا اطمینان نہونے کے سبب سے حتی المقدور السال روپیہ مین کمی نہین کرتا
اور بلالحاظ انصاف وخیال عافیت رعایا کے جسقدر ممکن ہوتا ہے وصول
کرتا ہے اسی وجہہ سے رعایا بکثرت نقل وطن کرگئی ہے اور جو ہے وہ دست
مفلس ومحتاج ہے دوسرا سبب جیراتون کی ظلم وزیادتی ہے کہ اسکا حال
کسیقدر بیشتر لکہا گیا ہے یہ لوگ اکثر دیوان کے متوسل ہوتے ہین اونکو اختیار
غیر محدود ہین رقم نذرانہ کی بابت جسطرح مناسب سمجہتے ہین قرارداد کرلیتے
ہین ہر ایک پٹہ دار جیرات کو بدائگی یعنی رخصتانہ دیتا ہے تب وہ کل مطالبہ
راج کی فارغخطی دیکے پٹہ دار کو اپنی رعایا پر حکومت کرنے کی اجازت دیتا ہے
تب پٹہ دار بذات خاص یا معرفت وکیل دیوان سے تصفیہ مطالبہ الگذاری
کرنے کیواسطے بیکانیر مین جاتے ہین اور اسکو اور متعدد دیوان اور عہدہ داران کو

جو مہاراجہ صاحب کے گرد و پیش مین رہتے ہین اور کارِ دربار مین مداخلت
کرتے ہین زر کثیر دیتے ہین اس روپیہ کے عوض مین یہہ لوگ ٹہاکرون کو
کسیقدر خود اختیاری دیتے ہین اور مینہ و باوریہ وغیرہ چوری پیشہ لوگون
اور مجرمان مفرور اضلاع گرد نواح کو پناہ دینے اور بردہ فروشی وظلم و زیادتی
پر چشم پوشی کرتے ہین ڈکیتی اور غارتگری کی کوئی واردات ایسی نہین ہوتی
ہے جسمین کوئی پٹہ دار شریک نہو ؁
اہلکارون کی مدد سے کسی دیوان کا مقدور نہین ہے کہ کسی ٹہاکر کے علاقہ کے
پناہ پذیر مجرمون کو گرفتار کرلے اور یہی سبب ہے کہ مجرمان مطلوبہ محکمہ جات
پنجاب و سرکار بے پور و مارواڑ و اضلاع سرسہ و حصار وانجنسی بہاولپور نہین
دئے جاتے ہین مہاراجہ صاحب کے رشتہ دار یا کسی اور حمایتی کے گانو مین
دست اندازی کرنے کا دیوان کو اختیار نہین ہے ؁
سنہ ۱۸۷۰ء و ۱۸۶۹ء مین ٹہاکران مندرجہ ذیل نے راج سے ناراض ہوکے کپتان لوٹہ
صاحب کی خدمت مین نالش کی تہی۔

امر سنگہ ٹہاکر مہاجن سیگہہ سنگہ ٹہاکر جبانہ شیوجی سنگہ ٹہاکر بائی
گنپت سنگہ ٹہاکر سیدمکہہ مان سنگہ ٹہاکر کانلیسر لچہمن سنگہ سنگہ ٹہاکر بکانی
کہیت سنگہ ٹہاکر سیگہانہ جواہر سنگہ ٹہاکر ہرولیسر سکت سنگہ ٹہاکر کنواری
جیت سنگہ ٹہاکر سیرو تخت سنگہ ٹہاکر کہاریارہ
یہہ سب تعظیمی ٹہاکر ہین نمبر ا و ۲ و ۹ کل ٹہاکران بیکانیر مین سب سے زیادہ
بدخواہ ہین انکی شکایتین یہہ ہین ؁

۱ ہمارے پٹہ جات کے اکثر دیہات پر راج نے قبضہ کر رکہا ہے ٭

۲ نذرانہ وغیرہ بیجا مطالبہ جات سے زیادہ ستانی ہوتی ہے ٭

چنانچہ ان شکایتون کو تدبیرات ذیل سے رفع کیا گیا۔

اول کل دیہات جو سنہ ۱۹ وقت مسند نشینی مہاراجہ سردار سنگہ صاحب مین بذریعہ عطیات جایز پٹہ مین درج تہے اور ضبط ہوگئے تہے واگذاشت کئے گئے اور اپنے دئے ہوئے دیہات کی نسبت مہاراجہ صاحب کو اختیار رہا ٭

دوم مطالبہ سرکاری کل اقسام محاصل تعداد سواران پر بحساب دو سو روپیہ فی سوار دس برس کیواسطے مقرر ہوا اور بعد انقضا اس مدت کے مالگذاری کا حسب صلاح دیوان و ٹہاکران مقرر ہونا ٹہیرا اس تجویز کو کل سرنگوت ٹہاکروں نے کہ اونکے پاس ۱۲۰ دیہات سے زیادہ رسالانہ کے ہین بخوشی قبول کیا اور اوسپر عمل کیا۔ امر سنگہ ٹہاکر مہاجن نے قبول نکیا اور اپریل سنہ ۱۸۶۹ء مین ناراض ہوکے چلا گیا اور لاڈنو علاقہ مارواڑ مین رہنے لگا اوسکی ناراضگی کے وجوہات یہہ ہین ۔

اول اوسکا دعوی تین قصبات متعلقہ سابقہ پٹہ مہاجن کا نامنظور ہوا۔

دوم اول درجہ کا ٹہاکر ہونے کی وجہہ سے اوس نے میعادی پٹہ لینے مین اپنی ہتک سمجہی کہ اس سے ٹہیکہ دار کی برابر ہو جاونگا۔ ہر چند اوس کو بوجوہات معقول سمجہایا گیا مگر نہ مانا اس صورت مین مہاراجہ صاحب کو دبانا مناسب نہ تہا اور ٹہاکران بیسرن و ٹہاکر والہ و سنانول سرکا دعوی اس وجہہ سے کہ سمت ۱۸۹۲ و سمت ۱۸۹۳ و سمت ۱۸۹۴ مین مہاراجہ صاحب کی مسند نشینی سے

پیشتر ضبط ہوئے قابل پذیرائی متصور نہوا ؎
مہاجن کا پٹہ بقبضہ امر سنگہ خلف رام سنگہ ہے کہ سالگذشتہ مین دربار نے
اوسکو رعایتًا دیا تہا مگر اوس نے اِس شفقت کا احسان نمانا اور یہہ عوض دیا
کہتے ہین کہ وہ رعایا پر ظلم کرتا ہے اونکے مویشی لوٹ لیتا ہے محاصل جدید جاری
کیے ہین غارتگر و قاتلون کو پناہ دیتا ہے اور عند الطلب مہاراجہ صاحب بیکانیر
مین حاضر نہین ہوتا ہے ؎
ٹہاکران چورو و بہادران چند سال سے بیکانیر مین راج کے وظیفہ خوار ہو گئے
رہتے ہین اونکے مکانات شہر مین مشہور سرنا یعنی جاے پناہ ہین مجرمون کو
علانیہ پناہ دیتے ہین اور پناہ دہی کے عوض اون سے اجروا فی لیتے ہین
اونکے ملازم بروز روشن بازار کو لوٹتے ہین اور خود ٹہاکر ڈکیتی و غارتگری
مین اشتعالک دیکے راج کو تکلیف دیتے ہین راج اونکو قابو مین نہین لاسکتا
حالانکہ اگر کسیقدر زور دیا جاوے تو کافی ہے صاحب ایجنٹ نے سرنا موقوف
کرا دیا اور ظلم و زیادتی نکرنیکا مچلکہ لکہا لیا ؎
۷۳-۱۸۷۲ع کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ بیکانیر کے سردارون اور ٹہاکرون مین سے
زیادہ تر رئیس سے بالکل ناراض ہین اور اگر دو برس سے صاحب اسسٹنٹ
ایجنٹ گورنر جنرل متواتر بیکانیر مین نرہے ہوتے تو ضرور باغی و مرتکب فساد
ہوجاتے اکثر دیہات و حقوق کو جو سالہا سال سے ضبط ہو گئے ہین واگذاشت
کرانا چاہتے ہین اور مہاراجہ صاحب کہتے ہین کہ بجز چند اشخاص کے کل ٹہاکر
بدخواہ و عدول حکم ہین اور اونکی درخواستین فضول و بیجا ہین بتاریخ ۲۲ نومبر

امرسنگہ وغیرہ ٹہاکران بیکانیر سے دلیسنوک کو کہ بیکانیر سے بیس میل جانب پناد
ہے اور جب کبہی اونکو دربار سے عام شکایت ہوتی وہان جمع ہوکے صلاح
ومشورت کرتے مین چلے گئے اور وہان سے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے
لشکر مین شامل ہونے کے واسطے جے پور کو روانہ ہوئے مگر اونکے دلیسنوک
سے روانہ ہونے سے پیشتر صاحب اسسٹنٹ کے پاس مہاراجہ صاحب
کا خریطہ پہونچا کہ تحقیقات وتصفیہ دعوی ٹہاکران کے واسطے ہم کمیٹی مقرر
کیا چاہتے ہین آپ اوسکے افسر ہوجاوین *
جنوری مین بمقام جے پور صاحب اسسٹنٹ کرنل بیلی صاحب سے ملاقی
ہوئے اور امرسنگہ وغیرہ ٹہاکران نے بہی حاضر ہوکے اپنا عرض حال کیا
کرنل بیلی صاحب نے جواب مین فرمایا کہ مجہکو تمہاری تکلیفون کا حال سنکے
افسوس ہوا مگر امید ہے کہ کمیٹی جو اب مقرر ہونے والی ہے کل مقدمات
کا براہ انصاف فیصلہ کریگی اونکی راے مین فیصلہ کی یہہ صورت بہت اچہی
تہی اور ہدایت کی کہ کمیٹی مین دونون یعنی سرداروں اور مہاراجہ صاحب
کی طرف کے لوگ شریک ہون مگر صاحب اسسٹنٹ اوسکے افسر نہون صرف
صلاح نیک اور فہمایش سے فریقین کی رضامندی مین کوشش کرین لیکن
تقرر شرکا رکمیٹی کی نسبت مہاراجہ صاحب اور سرداروں کے درمیان اختلاف
راے تہا عرصہ تک کمیٹی مقرر نہوئی *
جس حالت مین سردار اپنی تکلیفات کی بابت راج سے شاکی ہین اون مین
سے بعض کی رہنمایا اونکے ظلم وتعدی سے دادخواہ ہے ہرچند دربار سے

غریب رعایا کی دادرسی کیواسطے کہا گیا مگر کچھہ نہو سکا بعض ٹھاکر ایسے زبردست
ہین کہ اونکے مقابلہ مین دربار کی کوئی تدبیر پیش نہین جاتی ہے ؎
ٹھاکرون کی سرکشی کے سبب سے دربار کو ایصال مالگذاری مین بڑی مشکل
پیش آتی ہین موتوسرا اور روڑہ مین چہوٹے ٹھاکرون نے اداے مالگذاری
سے انکار کیا ہرچند اونکی اشرافت سے فہمایش ہوئی مگر نہ مانتے اہلکاران دربار
کو اپنے گاؤن سے نکالدیا اور مقابلہ کیواسطے مستعد ہوگئے مجبور مہاراجہ
صاحب کو فوج بہیجنی لازم آئی مگر افسر فوج کو ہدایت ہوئی کہ حتی الامکان حکمت
عملی سے کام کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بلا مقابلہ و محاربہ ٹھاکر اطاعت گزین ہوگئے
تاریخ ۵ - اگست موضع جودہاسر مین کہ بیکانیر سے ۱۲۰ میل شمال مین ہے
ہمراہیان ٹھاکر سیکہہ سنگ گندیلی والہ اور ٹھاکر مان سنگہ کونسروالہ کے فساد
عظیم برپا ہوا قطعہ اراضی تعدادی قریب پندرہ بیگہہ جسکی بابت نزاع ہوا
موضع کوتوسرا اور جودہاسر کے درمیان واقع ہے مگر اصل مین موضع دلواسر
سے متعلق ہے ٹھاکر سیکہہ سنگہ پٹی دار گندیلی و جبانہ نے کہ جودہاسر بہی اوسکے
قبضہ مین ہے اپنے زمیندارون کو مع دس سوار اور سولہ پیادون کی کاشت
کیواسطے بہیجا ٹھاکر مان سنگہ کونسروالہ نے اس حال سے مطلع ہوکے اول تو
آدمیون کو بہیجا اور پہر چالیس آدمی لیکے خود چڑہ گیا حجت و تکرار کے بعد
لڑائی ہوئی اوسمین ٹھاکر سیکہہ سنگہ کے دو آدمی مارگئے اور چار زخمی ہوئے
اور ٹھاکر مان سنگہ کا ایک مارا گیا اور تین زخمی ہوئے مہاراجہ صاحب کو
متواتر یاد دلاکے مجرمون کو حسب حیثیت جرم سزا دینے اور آیندہ کو انسداد

فساد کرنے کیواسطے کہا گیا تب بعد تحقیقات ٹھاکر اور اونکے ہمراہیون کو سزا قید
وجرمانہ ہوئی اور فریقین سے نیک چلنی آیندہ کا مچلکہ لیا گیا ؛
کچھ عرصہ سے بیکانیر کے راٹھور ٹھاکر اپنی مظلومی کے دادخواہ تھے اور اونکے
مقدمات تین قسم کے تھے ؛
اول  وہ جنکے دعوی کو دربار نے بوجہ انقضاے مدت دراز تیئیس ۲۳ سے
ستو برس تک کی کہ اس عرصہ مین اونکے دیہات پٹہ پر خاندان مین سے کوئی
قابض نہین رہا ہے نامنظور کیا ؛
دوم  وہ جنکے دعوی کو دربار قبول کرتا ہے مگر اونکے دیہات دیگر ٹھاکرون
کے قبضہ مین آگئے ہین اور سنہ ۱۸۷۰و۶۹ کے بندوبست دہ سالہ مین دربار نے
اوس قبضہ کو تسلیم کر لیا ہے ؛
سوم  وہ جنکے دعوی نسبتی دیہات خالصہ وغیرہ کو دربار نے قبول کیا ہے
اول قسم کے مقدمات مین دربار دعویدارون کو نرم جمع پر بہ رعایت دیہات
دیے اور اونکے بعض حقوق ملحوظ رکہنے کو تیار ہے تاکہ اونکو آرام سے رہنے
کیواسطے معاش کافی ملجاوے -
دوم قسم کے مستغیثون کو دربار نے ہدایت کی ہے کہ بندوبست دہ سالہ مین
دست اندازی کرنا بہت مضر ہے اسواسطے وقت تقرر کمیٹی تمہارے دعوی
کی نسبت تجویز مناسب کیجاویگی اور تیسری قسم کے دعویدارون کے دیہات
دربار نے واگذاشت کرکے اسناد عطا کردی ہین - مگر بعض مستغیث ان
تجویزون سے ناراض ہو کے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین نالش

کرنے کیواسطے آبو کو چلے گئے ؛

مئی ۱۸۴۷ء مین مہاراجہ صاحب نے دعوی ٹہاکران کی تحقیقات و تصفیہ
کیواسطے اشخاص مندرجہ ذیل کی کمیٹی مقرر کی
افسر مہاراج لال سنگہ ٹہاکر کہنگار سنگہ پٹی دار سانکہو ٹہاکر ناتہو سنگہ
پٹی دار بوکرکہ ٹہاکر مول سنگہ پٹی دار جیت پور ٹہاکر ہمیر سنگہ پٹی دار گوپال
پورہ جسونت سنگہ و مان مل و شاہ مل بخشیداران راج ؛
امر سنگہ مہاجن والہ و دیگر معزز ٹہاکران نے براہ نادانی کمیٹی کے روبرو
اپنا دعوی پیش کرنے مین ہتک سمجہہ کے انکار کیا اس سبب سے بعض ٹہاکرون
کا تصفیہ مہاراجہ صاحب نے بذات خود کیا کہ امر سنگہ ٹہاکر مہاجن جو ٹہاکران
بیکانیر مین سب سے اول ہی اپنے دعوی کے فیصلہ سے راضی ہو گیا اور
راوت سنگہ و سمپت سنگہ ٹہاکران سیدہکہ کے دیہات واگذاشت ہو گئے
کہ اسطرح جو ٹہاکر جنوری ۱۸۴۷ء مین کرنل سپلی صاحب کے پاس مستغیث ہوئے
تہے اونمین سے زیادہ تر کی حقرسی ہو گئی اور کمیٹی نے اگرچہ تین چار مہینے
تک کچہہ کام نہین کیا کیونکہ بسبب انتقال مہارانا صاحب والی میواڑ اور
مہاراؤ راجہ صاحب والی الور کی ریاست کا کام عرصہ تک بند رہا تہا اور
اکثر کمیٹی مین سے بعض اشخاص بحصول رخصت اپنے وطن کو گئے تہے مگر
انشی مقدمات کا فیصلہ کیا۔ الا سردار اپنی رعایا پر بدستور ظلم و زیادتی
کرتے رہے ؛
اکتوبر ۱۸۴۵ء مین بیداسر کے عزت دار مہاجنون نے ٹہاکر بیداسر اور اوسکے

اگست ۱۸۶۶ء مین ٹہاکر رام سنگہ متوفی مہاجن والہ کا بڑا بیٹا رام سنگہ باوجودیکہ
اوسکے باپ کی جایداد حسب رواج ملک بعلت اقدام ہلاکت رئیس ضبط ہو گئی تہی
بمنظوری دربار جاگیر مہاجن مین مسند نشین ہوا ؛
تصفیہ نالشات ٹہاکران کیواسطے کمیٹی مقرر ہوئی تہی اوس نے ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ و
۱۸۷۷ مین کچہہ کام نکیا اول سال مین تو مہاراجہ صاحب اور ٹہاکرون کو
تیرتہہ جاترا اور آگرہ جانے کے سبب سے فرصت نہوئی اور دوسرے سال
دربار نے یہہ عذر کیا کہ کمیٹی مین کوئی بڑا مقدمہ نہین ہے جسکا فیصلہ کیا جاوے
مگر ایسری سنگہ ٹہاکر لووہ مدت سے نالشی ہے کہ ۱۸۷۲ مین دربار نے براہ
بے انصافی موضع سانگاسر میرے بعید رشتہ دار مسمی پنجراج کو دلا دیا ہے اس
مقدمہ کے فیصلہ کیواسطے دربار سے بارہا کہا گیا مگر عرصہ تک نہوا ؛
مقدمہ ساہوکاران بیداسر کا فیصلہ بہ تجویز پنجایت جسمین مہتہ چہوگ مل
مہاراو ہری سنگہ - جسونت سنگہ - مان مل - حکم سنگہ - بہبوت دان -
ہیرالال داخل تہے ہوا اسمقدمہ مین چند مراتب تحقیقات طلب تہے کہ متعلقین
مقدمہ نے اونکو قبول کیا مگر فیصلہ پر عملدرآمد نہوا - بیداسر کا ٹہاکر جوان آدمی
ہے رام بخش کا مدار نے اوسکو گمراہ کر رکہا ہے اوسکے مہاجن لوگ پچاس گہرو
دوکانون کو بند کرکے بیداسر سے بفاصلہ ۲۰ میل موضع لاڈنو علاقہ مارواڑ
مین جا رہے ہین فیصلنامہ کی ۱۵ دفعہ مین لکہا ہے کہ رام بخش مہاجنون کے
کاروبار مین مداخلت نکرے مگر یہہ امتناع انسداد ظلم کیواسطے کافی نہین ہے
رام بخش مقدمہ کے تصفیہ مین خلل انداز ہے ساہوکار چاہتے ہین کہ اوسکو

شہر سے نکالدیا جاوے ٹہاکر کو اوسکی علیحدگی منظور نہین ہے دربار سے ٹہاکر کی رعایت ہوتی ہے ٭

زمینداران جسانہ نے ٹہاکر میگہہ سنگہ گندیلی والہ پر پچاس ہزار روپیہ زر معاوضہ مکانات و جایداد مسروقہ شدہ کا دعوی کیا تہا اونکی حقرسی ہوکر دربار اور ٹہاکر کے درمیان صلح ہوگئی اور وہ بہ امن اپنے پٹہ مین بیٹہہ گیا ٭

**سزاے بہدیان** دسمبر ۱۸۸۲ع مین جب صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ میر مین نہ تہے مہاراجہ صاحب نے مہندو ٹہاکران سکنا موضع بہلو و یو نیا سرو چاپور و ہریال سر کی سزادہی کیواسطے کہ یہہ لوگ بہ لفظ بہدیہ مشہور ہین اور اپنی کاشت اراضی پر زر مالگذاری راج ادا کرنے سے منکر ہوگئے تہے فوج متعین کی دو بہدیہ مارے گئے ایک نے خودکشی کی ایک کی نسبت اگرچہ اہالیان راج انکار کرتے ہین بہدیہ ہونکا بیان ہے کہ کسی شخص ملازم راج کی گولی سے مارا گیا اور چند بہدیہ ہون نے اپنے آپ کو مجروح کیا مشہور ہے کہ بہدیہ لوگ جب اونسے کسی قسم کا مطالبہ ہوتا ہے خودکشی و مجروحی خود یا اوسکا اقدام کرکے دربار کو ڈرا دیتے ہین اس مرتبہ اختلاف تعداد مطالبہ اور سختی ایصال کے سبب سے اگرچہ اس مقدمہ کا فیصلہ نہین ہوا ہے مگر مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ آیندہ کو رضاجوئی کے ساتہہ عمل کیا جاویگا الا دربار کی راے ہین تاوقتیکہ اونکے بڑے ہہنت جسونا تہہ کو جو ہمیشہ بہدیہ ہون کو دربار سے بغاوت کرنیکیواسطے اغوا کرتا ہی گرفتار نکیا جاوے اس مقدمہ کا فیصلہ ناممکن ہے ٭

# انتظام فوجداری و کارروائی اسسٹنٹی سجان گڈھ

سجان گڈھ متعین ہونے سے صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل شیخاواٹی مین اور تینون ریاستون کی سرحد پر متواتر دورہ کرتے ہین اول پولیس بیکانیر کی کارگزاری جے پور و مارواڑ کی پولیس سے بہتر معلوم ہوئی مگر پھر تنخواہ نملنے کے سبب سے بیکانیر کی پولیس پست ہوگئی اور وزیر راج کی تاکید سے پولیس جے پور پر فایق ہوگئی اور بعد ازان پولیس مارواڑ بھی مستعد ہوگئی کہ اونہون نے موضع پیپیرڑہ علاقہ سیکر کے ایک گروہ غارتگران مخروج کو گرفتار کیا اور اگر ایک ٹھاکر پناہ نہ دیتا تو ایک سلحدی والون کے گروہ کو بھی گرفتار کرتے اور مہتاب سنگہ دیوران سنگہ سکنار براٹڑ وہ مشہور سرغنہ غارتگران ہین سے کہ اونکا گانو نوشتون سے جاے پناہ غارتگران ہے ایک کو مارنے اور دوسرے کو گرفتار کرنے مین خیرخواہ ٹھاکرون کو بہت مدد دی ہے ہر اس واردات کی کیفیت سے ریگستانی بیابان مین راجپوتون کی ڈکیتی کا حال طریقہ اور قید جو منشاء عوام سے ظلم پیہ ہوتی ہے اور طریقہ جس سے اکثر اوقات خودبخود سزا ہو جاتی ہے بخوبی عیان ہین اسواسطے بمفصل لکھی جاتی ہے مارچ ۱۸۷۰ مین ڈکیتون کا ایک گروہ اجمیر کے اونٹون کی قطار کو موضع سدر سنہ واقع مارواڑ سے لوٹ لے گیا بفور استماع اس خبر کے وہان کا ٹھاکر بختاور سنگہ کہوجیون کو دریے سراغ چھوڑ کے اور اپنے قیاس سے غارتگرون کو سکنا موضع براٹڑ وہ سمجھ کے خود براہ راست موضع مذکور کو گیا اور وہان پہونچ کے

دیکہا کہ چند آدمی سراغ ہٹانے مین مصروف ہین بختاور سنگہ اونکو گرفتار کرکے
موضع دہیال پورہ مین بفاصلہ تین کوس لے گیا براڑوہ کے لوگون نے بہاری
سکنار بہاسوت وبافسری مہتاب سنگہ و پورن سنگہ تعاقب کرکے بختاور سنگہ
کو مارنا چاہا دہیال پور کا ٹہاکر سچہ تہا مگر اوسکی والدہ نے باوجودیکہ براڑوہ
والون کے مقابلہ کی طاقت نہ تہی مہتاب سنگہ اور اوسکے ہمراہیون کو برملا
گالیان دین اور بختاور سنگہ کو اپنے پاس پردہ مین چہپالیا ڈاکو باوصف
سرگرمی وافروختگی کے وہان نہ جاسکے واپسی مال مسروقہ کا اقرار کرلیا مگر مجرمان
گرفتار شدہ بختاور سنگہ کے ہاتہہ سے چہوٹ گئے اس سے اوس نے بہت نادم
ہوکے اپنے رشتہ دارون سے مدد چاہی ان سب مین سے زبردست گیجان
کے ٹہاکر نے اوسکی اعانت مین مہتاب سنگہ و پورن سنگہ کو سزا دینے کا ارادہ
کرکے ملازمان دربار مقیم سجان گڈہ سے خط وکتابت کی تاریخ ۱۷ مارچ کو گیجان
کے بہاییپ کا ایک مضبوط گروہ اور ایک جمعیت راج کی فوج کے بہاسوت مین
جہان تہانہ مقیم تہے جمع ہوئے اوسوقت تک اندہیرا تہا چوکیدار نے اونکو
لوکا سخت جواب ملنے پر گانو والون نے حملہ کیا انہون نے بہی مقابلہ کیا اور
یکبارگی دروازہ ڈہول کوٹ کو کہ پہوک کی جڑ سے مضبوط بنا ہوا تہا کہول
ڈالا اس ہنگامہ مین پورن سنگہ مجروح شدید ہوا اور مہتاب سنگہ زخمی ہوکے
مرگیا اور اوسکے ہمراہی قید ہوگئے ۔

شیخاواٹی مین ٹہاکران ملسیسر و چوکڑی و ٹہوٹہ وغیرہ کی گرفتاری سے عمدہ
نتیجہ حاصل ہوا مگر خوف تہا کہ اگر رہا ہوجاوینگے تو پہر فساد برپا ہوجاوے گا

صاحب اسسٹنٹ نے لکھا ہے کہ اگر سرکار کو منظور ہو کہ جرایم شدید کا قطعی انسداد
ہو جاوے اور آیندہ کو غارتگری بہادری مین داخل نہ سمجھی جاوے تو تاوقتیکہ
مارواڑ و بیکانیر و شیخاواٹی مین امن ہو جاوے اونکو قید رکھنا ضرور ہے
ٹھاکر مکند سنگہ منتظم ریاست سیکر نے صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل کو بہت
چستی و مستعدی سے مدد دی اس ریاست کی برابر سزا دہی مجرمان و انسداد
جرایم مین کسی ریاست مین کوشش نہین ہوتی ہے صغیرسن راجہ کے سن بلوغ
کو پہونچنے سے بیشتر مکند سنگہ اس عہدہ سے علیحدہ ہو جاوے تو ریاست کی
حق مین بہت مضر ہو گا باوجود قحط کے شیخاواٹی مین غارتگری بھرتی مال
کی کوئی سنگین واردات سنہ ۱۸۶۹ء مین واقع نہوئی اور نہ تعداد جوکھون
مین ساہوکار جے پور سے شمال کیطرف مال روانہ کرنے مین دیا کرتے ہین اضافہ
ہوا اجرت بولائی کہ بھوپال سنگہ ٹھاکر سٹھوٹھہ اور سلحدی والے مال تجارت کی
آمد و رفت پر لیتے تھے مطلق موقوف ہوگئی ہے *

اگر مال تجارت کی جوکھون کا بھوانی وجے پور و جودہ پور سے نقشہ تیار کرایا جاوے
تو اوس سے ملک کی تجارت کا حال خوب معلوم ہو مگر یہہ خیال نکرنا چاہیئے کہ
غارتگری مال پر جو اکثر ہوتی ہے جوکھون لینے والون کا صرف زر جوکھون سے
معاوضہ ہو جاتا ہے اگر مال لٹ جاوے تو جوکھون والے مالک کو قیمت دیدیتے
ہین اور عدالت پنچو کلار مین مقدمہ دایر کرکے اوس سے زیادہ وصول کرتے
ہین *

دربار جے پور نے مینون کا انتظام کیا ہے کہ کوٹ پوتلی مین جو اون کا مشہور

لیجاتی ہے ؎
ایک مستند و کارگذار رسالدار کو کہ قوم سے جاٹ ضلع حصار کا رہنے والا
اور سابقاً سرکار انگریزی مین نوکر تہا مع اوسکی ماتحت جمعیت کے افسر پولیس
مقرر کرکے ۱۸۶۹ع مین بمقام سجان گڑہ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل
کیخدمت مین متعین کیا تہا مگر مدت دراز تک تنخواہ نہ ملنے کیوجہ سے وہ مع
سواران ہمراہی اوٹہہ کے بیکانیر کو چلا گیا راج کی کل فوج مین سے صرف
یہی ایک رسالہ کام دینے کے لائق تہا اور اوسی کے سوار تہانہ جات مین
متعین تہے اونکی برخاستگی سے تہانہ جات کے کام مین بہت ابتری ہوگئی
گتا ہین اور خواصون کے رشتہ دارون کو زر کثیر ملتا تہا مگر پولیس کی تنخواہ
کیواسطے روپیہ بہم نہین پہونچ سکتا تہا غارتگری و ڈکیتی کی وارداتین
کثرت ہوتی تہین کہ اونمین سے چند نظیر کے واسطے لکہی جاتی ہین ؎
بمقام دیسلہہ کہ بیکانیر سے سولہ میل ہے بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۸۷۱ع واردات
ہوئی یہہ گانو چارنون کا مشہور متبرک سرنا یعنی جاے پناہ مجرمان ہے اوسکے
چار تہوک ہین صبح کے چار بجے ایک تہوک کے بیس تیس آدمیون نے حملہ کرکے
دوسرے تہوک کے تین آدمیون کو مار ڈالا اور دو کو مجروح شدید کیا —
حملہ آورون مین سے بہی ایک مارا گیا چارن بہت زبردست ہین کچہہ
محصول نہین دیتے راج کی حکومت کو مطلق خیال مین نہین لاتے اگر صاحب
ایجنٹ نہوتے تو اس واردات کی کچہہ بازپرس نہین ہوتی مگر موجودگی
صاحب موصوف سے فی الفور گرفتاری مجرمان کیواسطے جمعیت متعلق کی

گیارہ چارن گرفتار ہوئے بعد تحقیقات کامل حسب حیثیت جرم سزایاب قید
ہوئے مجرمان مفروروں کی گرفتاری کا اشتہار جاری ہوا اور ہر چہار تھوک
چارنان سے مچلکہ عدم ارتکاب فساد و گرفتاری مفروران لکھایا گیا۔ (۳۱)
راج مین اول اسی مقدمہ مین چارنون کو سزا ہوئی ہے اور اسی مقدمہ مین
اول میعاد معینہ کی قید کی سزا تجویز ہوئی ہے ؛

یکم اپریل کو موضع کہاری و کرنی سر علاقہ بیکانیر کے درمیان مارواڑ کے
بشنوئیون پر ڈاکہ پڑا بارہ آدمی بائیس اونٹ لئے ہوئے سر کو جاتے
تھے کہ چار شترون کے آٹھ سوارون نے حملہ کرکے دو کو جان سے مار ڈالا
دو کو مجروح شدید کیا اور پندرہ اونٹ اور مال و اسباب چھین کر لیگئے
گرفتاری مجرمان کیواسطے جمعیت کثیر بھیجی گئی چند روز بعد مجرم سکنائے
موضع وہینگسر سی ثابت ہوئی کہ بعض ٹھاکرون کو مدعی نے پہچان لیا اور
اونکی گرفتاری و سزادہی کی تجویز ہوئی ؛

۲۰۔ اپریل کو جیتیا نامی راجپوت اور اوسکے بیٹے پر بیکانیر سے بفاصلہ دو کوس
حملہ ہوا دو ڈاکو دو اونٹ اور مال و اسباب لوٹ لیگئے خبر پہونچتے ہی مجرمون
کا تعاقب ہوا ہر دو مجرم مجروح شدید ہوکے گرفتار ہوئے شفا پانے پر
مجرمون کو سزا ہوئی مدعیون کو مال ملگیا اور گرفتار کرنے والون کو انعام
ملا ؛

بیکانیر کی ضعف حکومت کا باعث مقامات سرنا سے زیادہ اور کچھ نہین ہے
اون سے ارتکاب جرائم کی ترغیب ہوتی ہے اور پناہ دہی سے مالکان مکان

بہت فایدہ اوٹہاتے ہین حالانکہ یہہ امر عہدنامہ بیکانیر مورخہ ۹ - مارچ سنہ ۱۸۱۸ع مندرجہ باب اول و تواریخ راجپوتانہ کی نوین قلم کے برخلاف ہے ؎

سنہ ۱۸۶۳ع کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ مہاراجہ صاحب مرحوم نے جواہرمل کو چرکو حاکم سرشتہ فوجداری مقرر کیا تہا مگر کپتان بریڈفورڈ صاحب جنوری سنہ ۱۸۶۲ع مین بیکانیر سے واپس گئے اوس سے چند ماہ بعد اوسکو بشمول دیگر متصدیان گرفتار کرلیا اور تا وقتیکہ اوس نے جرمانہ کثیر ادا کرنیکا اقرار کیا رہا نکیا جب بجاہ جون محکمہ پنچایت نے کام شروع کیا اوس نے ادائے جرمانہ سے انکار کیا اسواسطے بجائے اوسکے ہیرالال مندرہ کہ سابقاً حاکم سجان گڑہ تہا بجائے اوسکے مقرر ہوا اوسکے استعمال کیواسطے مناسب مکان بنایا گیا اور ترتیب وارسال امثلہ کیواسطے ہدایت ہوئی ؎

محکمہ پنچایت نے اصلاح سرشتہ فوجداری مین توقف نکیا حضوری اور گرلون کی دست اندازی امور متعلقہ سرشتہ تہے بالکل موقوف کردی عدالت فوجداری وکوتوالی شہر و پولیس کے عملوجمین عزل ونصب مناسب کرکے ہر ایک محکمہ کی صفائی اور تعین درجہ ومراتب کی کارروائی وانتظام عدالت کیواسطے قواعد جاری کئے سزائے قید میعاد محدودہ حسب حیثیت جرم کا دستور شروع کیا قیدیان حوالات زیر تجویز کے مقدمات جلد فیصل ہونے کی تدبیر کی اور گرفتاری مردمان کیواسطے ضوابط مناسب مقرر کئے کوتوالی شہر مین باقاعدہ عملہ پولیس مقرر ہوا شہر کے گرد بوقت شب گشت کرنے کیواسطے سوار متعین کئے اور انسداد اخفار جرم وگرفتاری مجرمان وحفظ جان ومال رعایا کیواسطے احکام تاکیدی جاری کئے

کوتوال اور اوسکے عملہ ماتحت کی نگرانی کا انتظام ہوا اور ہدایت ہوئی کہ
روزنامچہ و دیگر نقشہ جات ضروری حسب قاعدہ مرتب کر کے بذریعہ حاکم فوجداری
محکمہ پنچایت مین بہیجا کرے اور قواعد متعلقہ محبس و مشقت قیدیان جاری ہو کے
جیلخانہ کیواسطے فراخ اور مضبوط مکان تجویز ہوا شہر ناپاک ہونے سے بیماری
کا زور رہتا تہا محکمہ پنچایت نے صفائی کرا کے محلہ جات کو حلال خورون مین
تقسیم کر دیا کہ اپنے اپنے علاقہ کو ہمیشہ صاف رکہا کرین بڑے بازار و کوچون
اور نامی مکانات پر تختہ جات جنپر جلی قلم سے نام لکہے تہے لگائے اور مناسب
فاصلون پر لالٹینین نصب کرا کے شب کو حسب معمول روشنی ہونیکا بندوبست
کیا ؛

حفاظت شہر کے واسطے چوکیدار مقرر کئے اور بذریعہ پنچایت مہاجنان شہر
خفیف محصول جسکو رعایا نے بخوشی قبول کیا جاری کر کے اونکی تنخواہ کی سبیل
کی احتیاطاً ان اصلاحون کا اجرا ز باشندگان شہر کی معرفت کرایا تاکہ وہ اونکے
فواید سے آگاہ رہین اور براہ تعصب کوئی غلط فہمی واقع نہو مکان کوتوالی
مین کہ سابق بہت مختصر تہا بنظر حفظ تندرستی و آسایش قیدیان زیر تجویز
اضافہ کیا ؛

مفصلات مین بمقامات دیشنوک و میگہانہ و بالیری و بہوجیاسر و کالو و
ماہیری و چیداسر و رنیہ و راجلدیسر و شیخ سر و جکیرہ و ہمیرواس تہانجات
مقرر کئے تحصیلدارون کے اختیارات سابقہ موقوف کر کے صرف تین مہینے کی
کی قید کے اختیارات رکہے گئے اور اونکو ہدایت ہوئی کہ دو ہفتہ سے زیادہ

देशनोक
मेघाना
बालेरी
भोजयासर
कालू
माहेरी
चेदासर
रीनया
राजलदेसर
शेखसर
जकेरा
हमीरवास

کسیکو حوالات زیر تجویز مین نرکہین مقدمات سنگین کی مثلون کو مع متعلقین
محکمہ پنجابیت مین بہیجین اور میعاد معینہ پر نقشہ جات کارگذاری بہیجا کرین ؛
جون کے مہینے مین خرید و فروخت انسان کی ممانعت کا اشتہار جاری ہوا
اور ستمرزان حال کو یعنی انتقام و تلافی بہ اختیار خود کی سخت ممانعت ہوئی
کل رعایا کو ہدایت ہوئی کہ ہر مقدمہ مین سرکار مین حسب ضابطہ نالش کرین
کسی نقصان کا عوض بہ اختیار خود نہ لین ورنہ مستوجب سزا ہونگے ؛
قمار بازی بہی کہ بکثرت جاری تہی جرم قابل مواخذہ فوجداری قرار دیگئی
اوسکے سبب سے لوگون کا دل جائز پیشہ و مصروفیت سے گمراہ ہوکے مایل
بہ ارتکاب جرم ہوتا ہے کہ وقوع جرایم کی کثرت تہی اور معزز آدمی جنکے عزیز
و اقارب اوسکے عادی ہوکے تباہ و خراب ہوگئے تہے نہایت شاکی تہے مہاراجہ
رتن سنگہ صاحب و سردار سنگہ صاحب کے زمانہ مین ممانعت تہی مگر چند سال
سے بنظر افزونی آمدنی راج کہ قمار بازی پر محصول مقرر ہوکے دو ہزار روپیہ
سالانہ وصول ہوتا تہا جاری ہوگئے تہے ؛
بنظر انسداد ڈکیتی و غارتگری کہ پٹہ دار ٹہاکر اپنے چیلون اور غریب رشتہ دارون
کی معرفت کراتے تہے اور بارہٹہیون اور چوری پیشہ اقوام مینہ و باوریہ و
تہوری وغیرہ کو اپنے دیہات مین رکہتے تہے تبدیلی پٹہ جات کو موقع غنیمت سمجہ
کے ہر ایک ٹہاکر کے پٹہ مین درج کرایا گیا کہ ڈکیتی و غارتگری کے انسداد مین دربار
کی کامل مدد کرے اور کل مجرمون کو جو اوسکے دیہات مین پناہ پذیر ہون
گرفتار کرا دے ؛

ہین مگر واسطے سزا پانے اور حقرسی مدعیان کی بہراوسی ریاست کو جہان سے
گرفتار ہوئے واپس جاتے ہین اس بندوبست سے فریقین کو بہت فایدہ ہوا ہی
مگر دربار بیکانیر کو اکثر مجرمان سکنار دیہات معافی مستورات خاندان مہاراجہ صاحب
کے عندالطلب ریاست بہاولپور گرفتار کرنے مین مشکل پیش آئی کہ عورات
معافی دار اپنے گانو کی رعایا کو گرفتار نہین ہونے دیتے ہین محکمہ پنچایت نے
مجبور بعض مستورات کے کامدارون کو سرحد پر بہیجدیا کہ اپنے روبرو مجرمون
کو گرفتار کرا دین ؁

جب محکمہ پنچایت نے کام شروع کیا ۴۶ مقدمات مین ۵۹ قیدی حسب تفصیل ہے

| مقام | مقدمات | قیدی |
|---|---|---|
| نیتاسر.......... | ۳۲ | ۴۴ |
| کوتوالی.......... | ۱۴ | ۱۵ |
| میزان.......... | ۴۶ | ۵۹ |

نیتاسر کا جیلخانہ قلعہ کے اندر بہ تحت حکومت خاص مہاراجہ صاحب ہے اور
اوسمین راجپوت و ٹہاکر و متصدی و ذی عزت لوگ قید ہوتے ہین بجز حکم
مہاراجہ صاحب ان قیدیون کی نسبت کوئی کچھ نہین کرسکتا ہے اور دستور
ہے کہ مہاراجہ صاحب ہی کسی کی رہائی کا حکم دیتے ہین تو کوتوال اوس کو
آزاد کرنے کیواسطے تین دفعہ اجازت مانگتا ہے اکثر قیدیون کے مقدمات کی
کوئی مثل نہ ملی اور اونمین سے زیادہ تر کو حضوری یا گولون نے کوتوال
کے نام مہاراجہ صاحب کا زبانی حکم پہونچا کے قید کرایا تہا اور بعض کے جرمونکا

حال خود کو ٹوال کو معلوم تہا محکمہ پنچایت نے ہر ایک قیدی کے مقدمہ کی تحقیقات
کر کے جنکی نسبت جرم ثابت ہوا ونکے حق مین تجویز سزا کی اور باقیماندہ کو رہا کیا
نیتا سر کے قیدیون مین سے صرف چہہ قید و جرمانہ سے سزایاب ہوئے بعض کی
قید گذشتہ اونکے جرم کی حیثیت سے شدید تر ہو گئی تہی اور بعض کی نسبت
ثابت ہوا کہ دشمنون کی عداوت یا ناقابلیت اداے جرمانہ مطلوبہ سے بیقصور
مدت دراز تک قید رہے تہے ٹہاکرون کی قید کے ساتہہ علی العموم اون کی
جاگیر کے دیہات بہی قرق ہوئے تہے ایک مقدمہ غارتگری مین جسکا مال مغروقہ
مسترد ہو گیا اصل مجرم مفرور تہا اور جس شخص کی نسبت صرف اعانت ثابت تہی
وہ ساڑہے آٹہہ برس قید رہ کے بحکم پنچایت رہا ہوا اسیطرح ایک شخص بہ
اشتباہ بدچلن ہونے کے چار برس آٹہہ ماہ قید ہوا ✤

سنہ ۱۸۶۷ مین مسمی چیتا بقال نے موضع باپیو کو جانے کیواسطے مسمی بہوان جاٹ
کا اونٹ کرایہ کیا تہا اثناء راستہ مسمی دیوسرا جاٹ نے کہ ساتہہ ہو گیا تہا بہوان
کو بحالت خواب سر مین ضرب کر کے ہلاک کیا چیتا کی نسبت قتل مین اعانت کرنا
نہین پایا جاتا مگر البتہ اوس نے مہلوک کی لاش کو مخفی کر کے دیوسرا کی اعانت کی
جب یہہ حال ظاہر ہوا دیوسرا و چیتا مع گنگا رام والد اور چہوٹو چچا ایک حقیقی بہائی
اور ایک چچازاد بہائی چیتا کے کہ جنکا ارتکاب قتل مین کچہہ واسطہ نہ تہا قید ہوئے
چیتا کا باپ اور چچا سنہ ۱۸۶۸ مین بمقام محبس مر گئے اور حقیقی و چچازاد بہائی پانسو
روپیہ جرمانہ دیکے اوسی سال مین رہا ہوئے چیتا کی جایداد ضبط ہوئی اور
جب تک پنچایت نے رہا کیا قید رہا اصل قاتل سنہ ۱۸۶۹ مین مر گیا ✤

۲۲ - مارچ ۱۸۷۲ء کو موضع کرب دکیسر مین بیکانیر سے تیس میل پر ایک مہاجن کی
عورت ستی ہوئی اوسیوقت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو اطلاع دیگئی اور مہاراجہ
صاحب نے تحقیقات کامل کرکے مجرمون کو سزاے سخت دینے کا حکم دیا مگر باوجود
متواتر تاکید اور گرفتاری متعلقین کے وقت انتقال مہاراجہ صاحب تک
حکم اخیر نہوا آخرکار محکمہ پنچایت نے اصل مجرم کو سزاے قید دس سال بامشقت
اور دیگر آٹھہ شخصون کو سات برس سے ایک برس تک قید کی سزا دی اور
گانو پر دو سو روپیہ جرمانہ کیا کل ٹھاکران موجودہ بیکانیر کو سنگینی جرم سے
آگاہ کرکے ہدایت کی کہ اگر تمہارے علاقہ مین کوئی ایسی واردات ہوجاوے گی
تو مستوجب سزاے سخت ہوگے *
بتاریخ ۲۷ - ستمبر ۱۸۷۲ء اسمی دوبا ولد پالچند سوارانہ ساکن بیکانیر بعمر گیارہ سال
مع زیور کے جو پہنے ہوئے تہا مفقود الخبر ہوا دوسرے روز سرکار مین اطلاع ہوکے
اوسکا پتہ لگانے کیواسطے بتقرر پچاس روپیہ انعام اشتہار جاری ہوا اور
مقدمہ شہر کی پولیس جدید کے سپرد ہوا ونکو جلد دریافت ہوا کہ طفل مذکور
اخیر مرتبہ مسمی ہنوتا طفل دو دو گرکے ساتھہ دیکہا تہا ہنوتا بعمر سولہ سال گرفتار
ہوا اوس نے اپنے اظہار مین لکھوایا کہ مسمیان چندن شاہ وکنہیا شاہ فقیر
کہ شہر سے باہر رہتے ہین دوبا کو پکڑکے لے گئے تہے فقیر گرفتار ہوئے اور اونکے
مسکن کی تلاشی لی مگر کچھہ برآمد نہوا جسوقت فقیر رہا ہوئے اوسیوقت اہالیان
پولیس کو اطلاع ہوئی کہ پابورہ نامی بدمعاش ایک زنجیر طلائی کا ٹکڑہ فروخت
کرتا ہے پابورہ طلب ہوکے زنجیر پالچند سوارانہ کو دکہائی گئی تو اوس نے شناخت

کرکے بیان کیا کہ میرے پسر دوبا کے کان کی زنجیر ہے نابورہ نے بیان کیا کہ یہہ
زنجیر مجھکو ہنونیتا نے فروخت کیواسطے دی تھی ہنونیتا نے اپنے تتمہ اظہار مین
بتاریخ ۲۹ ستمبر اقبال کیا کہ مینے اور میرے بھائی امریا نے تاریخ ۲۷ ستمبر کو بطمع
زیور دوبا طفل کو قتل کرکے گھر کے قریب ایک باڑہ مین زیور اور نعش کو دفن
کردیا تھا اوسیوقت اہالیان پولیس نے باڑہ مین جاکے نعش کو برآمد کیا اور
مقتول کے ہاتھہ پانو کو کڑونکے اوتارنے کی غرض سے سخت بیرحمی کے ساتھہ
قطع کیے تھے ایک گوشہ مین مدفون پائے اور زیور تیسرے مقام سے برآمد ہوا
امریا اور اوسکی والدہ گرفتار ہوئی اور اونکے گھر سے خون آلودہ کلھاڑی اور
برما آلات قتل برآمد ہوئے یہہ باڑہ عین شہر کے اندر واقع ہے لاش کو کوتوالی
مین لاکے بعد شناخت آفت زدہ وارث کو سپرد کرکے عدالت فوجداری مین
ہنونیتا نے مفصل حال بیان کردیا کہ اپنے بڑے بھائی امریا کے کہنے سے طفل
مقتول کو کھلونہ بنا دینے کے حیلہ سے باڑہ مین لایا تھا امریا نے اوسکے اعضا
کو قطع کرکے بتدریج ہلاک کیا اور مین نگرانی کرتا رہا کہ کوئی آنہ جاوے اور ہماری
والدہ اگرچہ اوسوقت موجود نہ تھی مگر ارتکاب قتل سے واقف تھے اور زنجیر
فروخت کرنے کیواسطے امریا نے دی تھی امریا اور اوسکی والدہ نے یہہ تو قبول
کیا کہ نعش مقتول و زیور ہمارے باڑہ سے نکلی ہے اور امریا نے آلات قتل کو
بھی اپنا بتایا مگر ارتکاب قتل کی نسبت کہا کہ ہنونیتا نے تن تنہا کیا ہوگا کسی نے
اوسکی اعانت نہ کی تھی اوسکی عمر سولہ برس کی ہے عدالت فوجداری نے مقدمہ
پنچایت کو چالان کیا وہان پھر بخوبی تحقیقات ہوئی تتمہ اظہار مین ہنونیتا نے

قبول کیا کہ مین نے اور میرے بہائی نے اوسی غرض سے اورا وسیطرح دو دیگر بچون کو قتل کیا تہا ایک مقدمہ جو بمرور آٹہہ سال واقع ہوا تہا حسب اطمینان پنچایت ثابت نہوا مگر دوسرے مقدمہ مین بخوبی ثابت ہوا کہ ہر دو مجرمان نے بتاریخ ۱۷ دسمبر ۱۸۸۸ء اسیطرح سے مسمی نیلا طفل نہہ سالہ ولد چنی لال مہاجن کو قتل کیا تہا اورا ونکی ماں اگرچہ وقت ارتکاب موجود نہ تہی مگر نعش مقتول کو ٹوکرہ مین رکہہ کے اپنے سر پر لیگئی تہی اور اوسکو کوے مین ڈالا تہا امریا کے حق مین سزاے موت تجویز ہوکے اوسکو پہانسی دیگئی ہنومتیا بلحاظ صغیرسنی دایم الحبس ہوا اور اونکی والدہ کہ عمر ساٹہہ سال ہے بمیعاد دس سال قید ہوئے طرز تحقیقات و جلد گرفتاری و سزایابی مجرمان سے بیکانیر مین اسمقدمہ کا شہرہ ہوگیا صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل موقع قتل دیکہنے کے واسطے گئے تب کل باشندگان شہر نے جمع ہوکے اونکی عافیت رعایا پر متوجہ ہونے اور زیر سرا تحقیقات و انسداد جرایم کرنے کے عوض بآواز بلند شکر و احسان ظاہر کیا اس مقدمہ و نیز چند دیگر مقدمات مین شہر کے پولیس کی کارروائی تحسین و آفرین کے لایق ہے خصوص بچنا ہتہ نایب کوتوال نے تلاش و گرفتاری مجرمان مین بڑی ہی کوشش و تندہی کی ٭

علاقہ ریاست کے ٹہاکرون اور دیگر دولتمندون مین چاکر یعنی غلام رکہنے کا بہت رواج ہے اور اوڑہ بقال سکنائے بہاولپور و دیرہ جات خصوص مٹہن کوٹ واقع پنجاب لڑکیون کو بعض شادی کرنیکے واسطے اور بعض بطور کنیز کنیز رکہنے کے واسطے خریدتے ہین اس سبب سے سرقہ و خرید و فروخت بچگان کے جرایم بکثرت

وقوع مین آتے تھے چارن وٹھاکر و سودی یعنی اروڑہ بقال سکنار علاقہ باردا ٹ
وبیکانیران جرمون کا ارتکاب زیادہ کرتے ہین تین برس کے عرصہ مین نکیس
مقدمات مین چوبیس بچونکا اوڑا لیجانا ثابت ہوا ۲۰ مجرمون کو سزا ہوئی اور
چوبیس بچے مجرمون کے پنجہ سے چھوڑائے گئے تین برس سے اس ریاست مین
اس جرم کی ممانعت ہوئی ہے اور اب محکمہ پنچایت ملنے بہ اجرائے اشتہار و سزا دہی
مجرمان انسداد جرم کی تدبیر کامل کی ہے مگر ٹھاکرون اور دیگر دولتمندون
کے زرخرید و خانہ زاد غلام و کنیزک بکثرت ہین اس سبب سے خرید و فروخت
انسان کی تحقیقات خاطر خواہ نہین ہوسکتی ہے اور جہل و ناشایستگی سے لوگ
اس فعل کی مجرمیت کو بمشکل سمجھینگے ؛

جेलखाना

اس سال مین دھرم پورہ نامی جیلخانہ شہر کے اندر بلند و کشادہ زمین پر دیگر
مکانات سے علیحدہ تعمیر ہوا اوسکے مکانات ہوا دار اور مرد و عورت و مجرمان
سنگین کے واسطے علیحدہ علیحدہ ہین اور اسمین میعادی قیدی بعد حکم اخیر
مقدمہ کے رہتے ہین مجرمان زیر تجویز اوسمین نہین جانے پاتے ہین اس مجلس
کے اندر قیدیون کے غسل و صفائی کیواسطے حوض بنایا گیا ہے ؛
مشقت اندرونی کا سلسلہ جیلخانہ مین جاری ہوا چند قیدی لوئی و قالین و
کشمیری وضع کے کمل بناتے ہین باقیماندہ بیرونی مشقت مین مصروف رہتے ہین
کہ اونہون نے قلعہ اور شہر کے درمیان سڑک تیار کی ہے کوتوال مہتمم جیلخانہ کے
پاس رجسٹر قیدیان میعادی اور زیر تجویز کے علیحدہ علیحدہ رہتے ہین اور
کوتوالی شہر مین کتب مفصلہ ذیل رہتی ہین ۔ رجسٹر جرایم و مقدمات مرجوعہ کوتوالی

رجسٹر جرمانہ - رجسٹر مال باز یافتہ - کتاب نقل پروانجات - جمع وخرچ لوئی کمل
وقالین جو جیلخانہ مین تیار ہوتے ہین - رجسٹر بدمعاشان ٭
سابقاً کل مقدمات خفیف وسنگین مین محکمہ پنچایت سے حکم اخیر ہوتا تہا سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴ع
مین حاکم فوجداری کو چہہ مہینے تک قید اور سو روپیہ تک جرمانہ کے اختیارات ہوکے
خفیف مقدمات کی تجویز عدالت فوجداری سے ہونے لگی اور پنچایت مین جہان
ان مقدمات کے سبب سے بہت وقت ضایع ہوتا تہا صرف مقدمات سنگین کی
تحقیقات وتجویز کا کام رہگیا کہ اس سے انتظام فوجداری مین بہت اصلاح و
ترقی ہوئی ٭

بتاریخ ۸ - دسمبر سنہ ۱۸۷۳ع وکیل بیکانیر نے صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل کو
اطلاع دی کہ شام گذشتہ کو پندرہ ۱۵ اونٹون کے سوار تیس ٹوکیت جیسلمیر کیطرف
سے آکے موضع دلانہ واقع ۵۰ میل بیکانیر سے مویشی اور مال واسباب لوٹ
لیگئے اور دو آدمیون کو زخمی کر گئے فی الفور سرداران راج مع چپراسی اسسٹنٹی
سراغ برآری وتعاقب غارتگران کیواسطے بہیجے گئے کہ بمقام جیمل سر بیکانیر سے
تیس میل سکنا ر موضع دلانہ متعاقب غارتگران کے شامل ہوئے یہان سے اونہون
نے بالاتفاق ستائیس شتران کا کہ شتران مسروقہ وسواری غارتگران شامل تہے
سراغ نکالا اور پندرہ سولہ میل چلکر موضع برجج علاقہ بیکانیر مین تحقیق کیا کہ
باشندگان موضع مذکور وموضع سرگرہ نے دس اونٹ جو غارتگرون سے رہگئے
تہے باندہ رکہے ہین وہان سے کل جمعیت مع ہٹا کر سرگرہ باقیماندہ سترہ ۱۷ اونٹون
کا کہوج لیتے ہوئے موضع بیہنسوگ مین کہ برجج سے اٹہارہ بیس میل ہے پہونچے

وہان سے اوس گانو کے زمیندار بہی اونکے شامل ہوئے اور تین میل آیندہ
چلکر اونکو نگلہ رایکہ علاقہ جیسلمیر نظر آیا اونکے پہونچتے ہی ڈکیت موضع گروندی
علاقہ جیسلمیر کو روانہ ہوئے تاہم چار میل کا فاصلہ پڑگیا اور گروندی مین پہونچکے
ساتہیون نے ڈکیتون کو وہان کے ٹہاکر کے گہر مین گہستا دیکہہ لیا ٹہاکر کو ڈکیت
اور مال مسروقہ دکہائے گئے اول اوس نے اونکی سپردگی سے صاف انکار کیا
بلکہ بصورت زیادہ تقاضہ کے مستعد مقابلہ ہوگیا مگر تہوڑی دیر بعد دو اونٹ
چند نقرئی زیور اور مسمی سوائے غارتگر ساکن علاقہ بیکانیر کو اہلکاران راج بیکانیر
کے سپرد کردیا اور باقیماندہ مال مسروقہ اور غارتگران کی سپردگی سے مطلق منکر
ہوگیا - تحقیقات سے معلوم ہوا کہ چودہ ماقبل وقوع غارتگری مسمی سوائی
موضع زوجہ علاقہ بیکانیر مین رہتا تہا موضع دلانہ اور زوجہ کی سرحد پر نزاع
ہوکے سوائی کا بہائی مارا گیا تہا حکام بیکانیر سوائی کو گرفتار کرنا چاہتے تہے کہ
وہ علاقہ جیسلمیر کو بہاگ گیا اوسکا بیان ہے کہ مین دربار مین بارہا عرضی دیکے
دادخواہ ہوا مگر کچہہ سماعت نہوئی تو دس آدمی سکنار علاقہ جیسلمیر کو بتقرر بیس
روپیہ فی کس اجرت باشندگان موضع دلانہ پر جنکو اپنا دشمن اور برادر کش
سمجہتا ہون حملہ و غارتگری کیواسطے چڑہا لایا - مقدمہ سپرد محکمہ پنچ کلار مارواڑ
ہوا اور امید ہوئی کہ ٹہاکر گروندی کو بجرم اعانت وپناہ دہی ڈکیتان سزا سخت
ہوگی اور بصورت نہونے سزا کے ڈکیتی و غارتگری بکثرت جاری ہونگی ؛
حسب درخواست دربار مارواڑ راج بیکانیر نے سواران راج کا ایک گروہ
بافسری عبدالعزیز رسالدار انجی نامی مشہور ڈکیت کی گرفتاری کے واسطے

रायपका
गरोंदी
रावा

جسکی بود و باش کا مارواڑ کے مخبر نے پتہ بتایا متعین کیا تہا ٭
بتاریخ ۱۶ - اکتوبر ۲۳ ۱۸۸۴ صبح کیوقت سواران مذکور موضع ردڑرہ مین کہ بیکانیر
سے چالیس میل ہے داخل ہوئے اور جس مکان کی مخبر نے نشاندہی کی اوسکا محاصرہ
کرلیا انجی سوتا تہا اوسکے ایک اونٹ اور دو گہوڑیون کو گرفتار کیا اور اگر رسالدار
کہرمین جانے کی ممانعت نکرتا تو اوسکو بہی گرفتار کرلیتے جب انجی کو خبر ہوئی کہ ملازمان
راج بیکانیر طلب کرتے ہین اوس نے اپنے چچا مکند سنگہ کو بلایا وہ تہوڑی دیر
بعد اندر سے نکلا اور کہا کہ انجی ابہی آتا ہے اوسیوقت انجی بہی دونالی بندوق
اور تلوار باندہے ہوئے باہر آیا پہر سوارون نے چاہا کہ اوسکو گرفتار کرلین مگر
رسالدار نے اپنی بدنصیبی سے ڈکیت کا لحاظ کرکے اونکو منع کردیا انجی اول اپنے
گہوڑون کیطرف گیا مگر جب دریافت ہوا کہ ملازمان راج نے پہلے ہی کہول لیے
ہین فوراً لوٹا اور بعد رسالدار کو گولی سے ماردیا سوارون نے اوسکو اوسیوقت
قتل کرڈالا اور خانہ تلاشی کرکے پارچہ وغیرہ مال مسروقہ مارواڑ برآمد کیا مہاراجہ
صاحبان بیکانیر و مارواڑ نے رسالدار متوفی کے پسماندونکی بہت پرورش

کی ٭
۱۸۸۳ و ۸۴ ۱۸۸۴ مین صاحب اسسٹنٹ نے شیخاواٹی کا دورہ کیا اوس علاقہ کی خوش
انتظامی سے سرحدہ جے پور و مارواڑ و بیکانیر پر ڈکیتی و غارتگری کا بہت انسداد
خصوص سیکر مین تہا کہ مکند سنگہ نے بہت اچہا انتظام کیا تہا اور مکند سنگہ اور
چمن سنگہ حکام سیکر انسداد جرایم مین دل و جان سے مدد کرتے تہے ننیئہ اور
باوریون سے عندالطلب حاضر ہونے کی ضمانت لی اور اونکے سرغنون کو بعض

جوکیات پولیس پر متعین کرکے انسداد واردات اور گرفتاری مجرمان کا ذمہ ور
قرار دیا تہانہ یا تحصیل سے اجازت نامہ حاصل کرنے کے بغیر باوریہ وغیرہ اپنے
گہر سے کہین نہین جا سکتے ہین اجازت نامہ مین میعاد آمدرفت و مقام روانگی
درج ہوتے ہین اونکو دیہات مین چوکیداری پر مقرر کردیا ہے اور اپنے دوست
یا رشتہ دار اور ہر ایک غیر شخص کے گانو مین آنے کی سرکار مین اطلاع دیتے
ہین ۔

سنہ [illegible] مین دربار مارواڑ نے باوریہ وغیرہ غارتگر اقوام کیواسطے احکام
مندرجہ ذیل جاری کیے ۔
باوریون سے اونٹ و گہوڑہ و ہتہیار چہین لیے جاوین ۔
علاقہ مارواڑ کے کل باوریون کی مردم شماری کیجاوے اور ٹہاکر و زمیندار وغیرہ
جنکے گانو مین آباد ہین اونکی نیک چلنی کے ذمہ دار ہین جو بطور یہ ضمانت نہ دیسکین
قید رہین مگر اونکے عیال و اطفال سے کچہہ تعرض نکیا جاوے ۔
کوئی باوریہ بلا اجازت نامہ گانو سے نجانے پاوے اور گانو کا پٹیل روزمرہ موجودات
لیکے غیر حاضرون کی اطلاع دیا کرے ۔
ٹہاکر و تحصیلدار و زمیندار باوریون کو زراعت و کاشتکاری مین مصروف
کراوین ۔

ان احکام کی تعمیل کیواسطے سردار سنگ خان مہتابجی سنگہ عہدہ سپرنٹنڈنٹی
استیصال ڈکیتی پر مقرر ہوا کہ اوس نے محکمہ ٹہگی کو ہر طرح مدد دی ۔
ان احکام سے مہاراجہ صاحب بیکانیر کو اطلاع دیکے صاحب اسسٹنٹ نے

اون سے بہی ایسا ہی بندوبست کرنیکیواسطے کہا اور کل ملک مین تہانہ جات
مقرر کرنے کی ہدایت کی اسپر مہاراجہ صاحب نے توجہ سے عمل کیا اور مارواڑ
کا سا انتظام کیا اور علاقہ ریاست مین بارہ تہانجات مقرر کرکے اونمین ایکسو
بارہ سوار متعین کیئے ؛

سابق مین اہلکاران راج بیکانیر سے حدہ پر انسداد جرایم و گرفتاری مجرمان
مین احکام صاحب اسسٹنٹ کی بہت غفلت ولاپروائی سے تعمیل کرتے تہے اب
دو تین سال سے صاحب موصوف بیکانیر مین رہنے لگے تو یہہ نقص رفع ہو گیا
اور ہر ایک حکم کی بخوبی تعمیل ہونے لگی ؛

مارواڑ و جےپور و بیکانیر و بہوانی کے درمیان مال تجارت کی آمدرفت پر بولائی
یعنی اجرت حفاظت لیجاتی ہے اوسکی شرح مین بہت کمی ہو گئی سنہ ۱۸۶۷ع مین قبل
تقرر ایجنسی شجاعن گڈہ کے اس اجرت کی شرح پونے دو روپیہ سے سوا دو روپیہ
تک تہی اب پانچ سال کے عرصہ مین بہ تدریج کم ہوکے آٹہہ سے چودہ آنہ تک
فیصدی قیمت مال رہگئی ہے اس سے ثابت ہے کہ احتمال و قوع واردات رفع
ہوکے بہت امن ہو گیا ہے اور محافظون کو مال کے ساتہہ صرف احتیاطاً اور
بہ پابندی دستور قدیم لیجاتے ہین نہ کہ چوری و غارتگری کے خوف سے -

سنہ ۱۸۷۵-۷۶ع مین رحیم نامی ایک شخص نے اپنی عورت کو باشتباہ بدچلنی قتل کیا
اوسکی پاداش مین بمیعاد بارہ سال قید ہوا بتاریخ ۲ - جنوری سنہ ۱۸۷۵ع کہنگار
سنگہ نامی ملازم راج متعلقہ تحصیل ٹبی کو بہیرون سنگہ راجپوت نے اپنی
عورت کے ساتہہ آشنائی رکہنے کی الزام سے قتل کیا بالعوض اوسکے بہیرون سنگہ

دایم الحبس ہوا بتاریخ ۲۴ - مارچ ۱۸۶۵ع ایک مسلمان فقیر نے بنگلہ و صحن ایجنسی میں
آتش زنی کا اقدام کیا متوطن و مرتکب جرم علاقہ بیکانیر ہونے کی وجہ سے اسکو
راج سے قید دس سال کی سزا ہوئی ؛

نومبر ۱۸۶۴ع مین دختر کشی کی ایک واردات ہوئی ہمیر سنگہ راجپوت کی عورت
اپنی نوزائیدہ دختر کو قتل کرنے کی علت مین ماخوذ ہوئے اگرچہ اس مقدمہ کی
تحقیقات کا کچھہ نتیجہ معلوم نہین ہوا مگر حالات ملک سے ظاہر ہے کہ ہنوز اس جرم
کا خاطر خواہ انسداد نہین ہوا ہے سابق مین راجپوت بخوف مصارف کثیر شادی
اور بڑے خاندان مین منسوب کرنے کی مشکلات سے اپنی دخترون کو بعد ولادت
علانیہ مار ڈالتے تھے لیکن اب جن مرد و عورت کی صحبت ناجایز سے دختر پیدا
ہوتی ہین وے بنظر رفع اشتباہ پیدایش سے چندروز یا چند ہفتہ بعد ناف
یا قدرے افیون دیکے مار ڈالتے ہین اگرچہ اہالیان دربار کہتے ہین کہ اس
جرم کے انسداد مین بہت کوشش ہوتی ہے مگر بڑے ٹھاکرون اور راجوی
لوگون مین شادی دختران بہت کم ہوتی ہین اس سے عیان ہے کہ دختر کشی
بہت ہوتی ہے اور مقدم سبب یہہ ہے کہ یہہ لوگ اپنے سے برتر خاندانون
مین لڑکیان دینا چاہتے اور اسوجہہ سے شادی کیواسطے اطفال بہت مشکل
سے ملتے ہین ؛

اس سال مین سرحدہ پر کوئی ڈکیتی نہوئی مگر موضع الالی علاقہ ماروار میں
کہ سرحد بیکانیر سے دس میل ہے تین گاڑیون کو جنمین مسافر عورتین بیکانیر
سے ناگور کو جاتی تہین دس شتر سوار غارتگرون نے لوٹ لیا عورتون کو ساتھ

ایک آدمی مجروح ہوا مال مسروقہ کا تخمینہ تعدادی [illegible] صما ہوا تہا مگر بدمعاشون
کو جب تجویز محکمہ ایجنسی مارواڑ [illegible] راج جودہ پور سے دلوایا گیا غارتگرون
کا باوجود تلاش کچہہ پتہ نہ لگا ؎

سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ مین اکتالیس کس مجرمان ڈکیتی و غارتگری کو سزاے جرمانہ ہوئی دو شخص
سے بجرم عدول حکمی اعـــہ مالعـــہ جرمانہ لیا گیا و تین سے ایک کے مقدمہ کی
یہہ کیفیت ہے کہ کہوپ سنگہ ٹہاکر سیگہانہ مع سولہ آدمیون کے ٹیکم نامی جاٹ
باشندہ دیہہ خالصہ کے گہر مین بہ زبردستی گہس گیا اوسکو مضروب شدید کیا
اور اوسکی عورت کو قید کرکے اپنے گانو کو لے لیا اس جرم مین ٹہاکر پر
جرمانہ ہوا ؎

اگست سنہ ۱۸۷۵ مین بسبب عداوت سابقہ بہائی سنگہ و بیجراج و بہیم سنگہ بیدا
راجپوتان سکنا موضع موہوسر نے مع بعض دیگر اشخاص کے حملہ کرکے اوسی گانو
کے رہنے والے بنیہ ملوچ والیسری سنگہ راجپوتان کو بحالت قلبہ رانی مار ڈالا قاتلون
کا تعاقب ہوکے چار آدمی گرفتار ہوئے بعد تحقیقات کامل دربار سے بہائی سنگہ
و بہیم سنگہ و بیجراج کو سزاے دائم الحبس ہوئی اور چوتہے شخص اوجین سنگہ
کو پانچ برس کی قید ہوئی - نومبر مین لکہا جاٹ نے بجوش غصہ بیما مین آکے اپنے
بیٹے کی بہو کو مار ڈالا اور تین دیگر اشخاص کو مجروح شدید کیا اوسکو بہی سزاے
دائم الحبس ہوئی ؎

بتاریخ ۱۷ - مارچ بیکانیر سے بارہ میل پر موضع شور ڈہنڈہ اور امبوسر کے درمیان
ایک عمر رسیدہ آدمی کی نعش جس سے ظاہر تہا کہ کسی نے سوتے ہوئے کا حلق کاٹا

بتاریخ ۲۵ اکتوبر ۱۸۷۵ء پنالال ملازم راج بیکانیر مع پانچ دیگر اشخاص کے
سترہ سو روپیہ رتن گڈہ سے بیکانیر کو لئے جاتا تہا سر شام کیوقت رتن گڈہ سے ۵ میل
پر موضع کیتاسر اور لاچہ سر کے درمیان سولہ ڈکیتون نے کہ آٹہہ اونٹون پر سوار
تہے زر مذکور و دیگر مال کو لوٹ لیا دو آدمی ڈکیتون مین سے اور شیرا نامی ایک
شخص ہمراہیان پنالال سے مجروح شدید ہوئے کہ اخیر مین شیرا مر گیا دیہات
مذکور کے باشندگان نے فوراً سراغ برآری کی کہ موقع واردات سے ۲۰ میل
پر موضع گنڈاری علاقہ سیکر مین سراغ منتہی ہوا دونون مجروح ڈکیت علاقہ بیکانیر
مین گرفتار ہوئے کہ موضع بروا علاقہ مارواڑ کے رہنے والے ہین اس گانو کے
باشندگان مشہور سارق و غارتگر ہین باقی مجرمون کی تلاش و تحقیقات ہو رہی
۱۸۷۶-۷۷ء کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ کمال افسوس ہے کہ جرایم سنگین کے ۱۵۹
قیدیون کو صرف جرمانہ کی سزا ہوئی ہے مگر جب خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۸۷۱ء کے بعد تک
کسی مجرم کے حق مین سزاے قید میعادی تجویز کرنیکا دستور نہ تہا اور ہر ایک کی
رہائی سفارش یا قابلیت اداے زر مطلوبہ پر منحصر تہی کل سنگین مجرم صرف جرمانہ
دیکے بری ہو جاتے تہے تو امید ہوتی ہے کہ حکام بیکانیر تجویز سزا مین بجاے استحصال
زر البتہ جرایم کو مقدم سمجہکے معقول و مناسب سزا تجویز کرینگے کہ اس سال
مین بہی ۱۵ مجرمون کو صرف قید کی اور ۵۷ کو قید و جرمانہ دونون کی سزا تجویز
ہوئی ہین ۔
اخیر دسمبر ۱۸۷۶ء مین وکیل بیکانیر نے اطلاع دی کہ موضع نامو سر اور بابوسر کے
ٹہاکر رنجیت سنگہ کے چار پسر اور رتن جی کے تین پسر اور مسمی ایسرا چہیانہ نے بارودہ

ہوکے موضع ہاموسر دیابوسر ولاچرسر مین آتش زنی اور غارتگری کی ہے بعد
ازان ملازمان بیکانیر نے اونمین سے ایک کو گرفتار کرلیا اور باقیماندہ کی تلاش
وگرفتاری کا کہ وے سپہر ملک مین پناہ پذیر رہتے بندوبست ہوا رنجیت سنگہ بیکانیر
مین ہے اور اوسکے اخلاف موضع ہاموسر کا دعوی کرتے ہین اور اسوجہ سے
کہ یہہ گانو سنہ ۱۸۴۹ع مین مہاراجہ رتن سنگہ نے ضبط کیا تہا راج اوسکے دعوی کو
قبول نہین کرتا ہے اسیطرح ہن جی کے اخلاف موضع بابوسر کا دعوی کرتے ہین
مگر سنہ ۱۸۱۵ع مین اونکے باپ سے ضبط ہوا تہا اسوجہ سے اونکا دعوی بہی پذیرائی
کے لائق نہین ہے دونون مقدمون مین دربار نے عوض کی زمین دینی چاہی
تو دعویدارون نے نامنظور کی ۔

بتاریخ ۱۱- مئی رات کیوقت ہربہگت مہاجن چورو کے گہر ڈکیتی ہوئی اوسکی تین
دختران کا کہ شیخاواٹی کے دولت مند ساہوکارون سے منسوب ہوئے ہین زیور
قیمتی پینتالیس ہزار روپیہ جاتا رہا اہالیان دربار کو بلاتامل تلاش وگرفتاری
مجرمان کرنے کی تاکید ہوئی اور راج سے دو اہلکار مع جمعیت کثیر متعین ہوئے
مگر کچہہ پتہ نہ لگا ۔

جس زمانہ مین مہاراجہ صاحب بیکانیر مین نہ تہے بتاریخ ۲۱- جنوری تین بجے
بعد دوپہر ۳۳ قیدیان بجرم قتل وغارتگری وغیرہ مقدمات سنگین نے پہروالون
کی تلوارین چہین کے دروازہ قلعہ کہولنے کا اقدام کیا راج کے سپاہیون نے
جمع ہوکے اونکو روکا لڑائی ہوئی اوسمین مجرمون سے نو آدمی مارگئے اور
دس زخمی ہوئے اور سپاہیان راج مین سے ایک مارا گیا اور دس زخمی ہوئے

مگر مجرم سب گرفتار ہوگئے دیگر قیدیان موجودہ محبس ہنوز مفروری کا ارادہ کیا
خاموش بیٹھے رہے مرتکبان فساد کو بعد تحقیقات سزا ہوئی ؛
بھگونت سنگھ راجپوت نے نالش کی کہ میرے والد نے اپنے دو بچون کو بالعوض
مبلغ بیس روپیہ ۱۸۶۸ء کے قحط مین کہوم سنگھ کے پاس رہن رکہا تہا اب وہ
اونکی واپسی مین انکار کرتا ہے دربار نے بعد تحقیقات حکم دیا کہ مبلغ بیس روپیہ
لیکے کہوم سنگھ بچون کو واپس کرے اور بجرم خرید و فروخت فریقین سے فی کس
تینتیس روپیہ جرمانہ لیا جاوے ؛
اس سال مین شہر بیکانیر کے وماہیون اور باگڑیون کے درمیان کہ دونون
تجارت پیشہ لوگون کے بڑے گروہ ہین ذات برادری کی بابت بڑا نزاع رہا۔
متصدیون کی مکاری اور دربار کی مداخلت نے انجام کار اس طوالت کو
پہونچایا کہ ماہ ستمبر وماہیون کے پنچون نے کشنگڈہ وغیرہ دیگر ریاستون مین
سکونت کرنے کیواسطے بیکانیر سے روانہ ہوکے بفاصلہ سولہ میل دشنوک مین مقام
کیا مہاراجہ صاحب مع دیوان کے وہان جاکے بمشکل تمام سمجہا کے واپس لائے
باگڑیون نے جو یہہ حال سُنا تو اونہون نے بہی بیکانیر چھوڑنے کی دہمکی دی
مگر مقدمہ زیر تجویز ہونیسے ارادہ موقوف رکہا ؛
اکتوبر مین بمقام سجان گڈہ صاحب اسسٹنٹ کے پاس روبکار صاحب
سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع اجمیر بدرخواست گرفتاری بہادر خان و نند و خان
ماخوذہ جرم ڈکیتی افیون وقوعی ۲۰ - فروری ۱۸۶۷ء مقام کالیرہ قریب آرہ
وصول ہوکے صاحب اسسٹنٹ نے بطور خود دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ

مجرمان مذکور موضع لیری علاقہ مارواڑ مین رہتے ہین فوراً احکام راج مارواڑ کی معرفت
گرفتار کرائے اور حوالات مین رکہنے کیواسطے حاکم سجان گڑہ کو سپرد کیے تباریخ
۲۰ نومبر اونہین سے بہادر خان مفرور ہوگیا اور دوسرا صاحب سپرنٹنڈنٹ
ضلع اجمیر کے پاس بہیجا گیا اور بہادر خان کی موجودگی ضلع حصار مین دریافت
ہوکے اوسکی گرفتاری کا بندوبست عمل مین آیا اور کوتوال و سپاہیون
کو جنکی حراست سے وہ مفرور ہوا دربار بیکانیر سے سزا ہوئی ٭

## عدالت دیوانی

وقت تقرر نیابت عدالت دیوانی مین بہی مثل فوجداری کے ابتری تہی اور مہاراجہ
صاحب مرحوم کی حضوری اور گولہ داخلت کرتے تہے جہوگ مل کو برائے نام حاکم
عدالت کر رکہا تہا مگر اوسکو کچہہ اختیار نہ تہا مقدمون مین حوالدار اور مہاراجہ صاحب
کے مقرب اپنے گہرون پر مقدمات دیوانی کا فیصلہ کر دیتے تہے انصاف کا کچہہ لحاظ
نہ تہا فریقین مین سے جو زیادہ روپیہ ادا کرتا وہی غالب رہتا اور یہہ بہی ضرور
نہ تہا کہ ایک درباری کا فیصلہ اورون کے نزدیک قابل لحاظ ہو بلکہ اکثر ایسا
ہوتا تہا کہ ایک فریق مقدمہ نے ایک درباری سے حسب مراد اپنے مقدمہ طے
کرایا اور دوسرے نے ایک اور درباری سے ملکے اپنے منشا مطلب فیصلہ کرایا
اور حکم سابقہ کو منسوخ کرا دیا یہہ سب کارروائی زبانی ہوتی تہی صرف مدعیان
کی درخواست پر ڈگری و اجراے ڈگری دونون عمل یکبارگی ہوکے مدعا علیہم
کو قرقی جائداد و قید کے ذریعہ سے دعوی مدعی و فیصلہ حاکم کی اطلاع ہوتی تہی ٭

محکمہ پنچایت نے ان خرابیون کی اصلاح کرکے اول چھوگ مل کو حسب قاعدہ انجام دہی کار مین مدد دی مگر وہ دایم المرض و ضعیف العمر تہا محنت نہین کرسکتا تہا ستمبر مین مرگیا بجاے اوسکے جواہر مل مقرر ہوا اوس نے بہت عمدگی سے کام کیا اس عدالت مین قرضہ و سگائی کے مقدمات زیادہ تر دایر ہوتے ہین مقدمات کورنشینی و خرید فروخت اراضی حسب دستور سررشتہ منڈی مین رجوع و فیصل ہوتے ہین رسوم عدالت مدعی سے پانچ روپیہ فیصدی اور مدعا علیہ سے دس روپیہ فیصدی کل پندرہ روپیہ فیصدی فریقین سے لیجاتی ہے اور تا وقتیکہ فیصلہ ہوکے فریق غالب کی مطلب برآری نہ ہوجاوے رسوم داخل نہین ہوتی ہے سنوات آیندہ مین کارگزاری عدالت حسب تفصیل ذیل ہے ۔

| سال | تعداد مقدمات متدایرہ | زر رسوم وصولی | تعداد دعوی انتہائی |
|---|---|---|---|
| ۱۸۷۲و۷۳ | ۲۳۴ | [illegible] | [illegible] |
| ۱۸۷۳و۷۴ | ۳۹۴ | [illegible] | [illegible] |
| ۱۸۷۴و۷۵ | ۴۸۲ | [illegible] | [illegible] |
| ۱۸۷۵و۷۶ | ۴۴۴ | [illegible] | [illegible] |
| ۱۸۷۶و۷۷ | ۹۱۸ | [illegible] | [illegible] |

# سررشتہ مال

ریاست کے پرگنات وچیرہ جات کی تفصیل پہلے لکھی گئی ہین اونمین سے پرگنات وچیرہ جات مفصلہ ذیل کے حکام دیوان کی حکومت سے باہر اور خود اختیار بتحت حکومت خاص مہاراجہ صاحب مرحوم تہے راجگڈہ رینی سردارشہر وچیرہ کچہرون مین داروغہ جنس راج سرگروہ گولہ ہاے وافسر فوج وتوپخانہ حاکم تہا وہ ہردم مہاراجہ صاحب کیخدمت مین حاضر رہتا تہا اور کار وبار ریاست مین دست اندازی کرکے پنڈت من پہول دیوان کی تدبیرون مین خلل انداز ہوتا تہا اوسکو رنج پہونچاتا تہا ؛

پرگنہ بہادران بہ اہتمام راۓ کشور برادرزادہ خواص پاربتی جی تہا اوراوسکو بالعوض قرضہ پچیس ہزار روپیہ کہ اوس نے پرتشٹہا مندر رسک شرومن کیواسطے مہاراجہ صاحب کو دیا تہا سپرد تہا ؛

پرگنہ چوترو مان مل راکہیچہ کو بالعوض پانچ چہہ ہزار روپیہ قرضہ کے کہ مہاراجہ صاحب نے بہائی اپنی نبیرہ دہا بہائی کی شادی کیواسطے لیا تہا رانی پوگلیانی جی کی معرفت ملا تہا ؛

سبحان گڈہ باہتمام ہیرالال متوسل راوت سنگہ خواص وال برادرزادہ مہاراجہ صاحب تہا کہ وہ رسالہ ٹہاکران کا افسر تہا اور اس پرگنہ کی آمدنی اوسکے مصارف مین خرچ ہوتے تہے ؛

چیرہ خالصہ کا انتظام جسمین تیرہ دیہات مین مان مل راکہیچہ کو سپرد تہا ان دیہات

پرگنات وچیرون کی آمدنی منجملہ کل آمدنی راج تعدادی للعہ لکھہ ۸ للعہ تا عہ

کی ۵ ۵ لکھہ عہ تا عہ تہی ✽

جو مطالبہ اس راج مین بالفظ رقم مشہور ہے اوسمین مالگذاری وچند محاصیل

یعنی باچہ داخل ہین مالگذاری نقد وجنس دونون طرح لیجاتی ہتی جنس کے

حصہ کو بہاگ کہتے ہین اور پیداوار کا ساتوان حصہ لیاجاتا ہے اور نقد بلون

پر بحساب سات ٹکہ یعنی سات روپیہ یا نو ٹکہ یعنی نو روپیہ فی قلبہ لیاجاتا ہے یا

زمین پر پانچ سے بیس روپیہ تک فی بیگہہ دیگر محاصل حسب تفصیل ہین ✽

اول رکہوالی یعنی حق حفاظت کہ بزمانہ مہاراجہ صورت سنگہ صاحب جاری

ہوا تہا فی گواڑی یعنی گہر دو روپیہ دو ٹکہ لیاجاتا ہے دیہات پٹہ مین یہہ

محصول بہت بڑہ گیا ہے ✽

دوم باگ ایک یا دو روپیہ فی کس ہالیون یعنی قلبہ رانون پر لیاجاتا ہے

سوم انگ شتر وبہینس وبیلون پر محصول لیاجاتا ہے اوسکی شرح عہ سے

۱۲ ار تک ہے ✽

چہارم ردگڑ ودہوان بشرح مختلف گہرون پر ہے ✽

پنجم نواچا ہی محصول خفیف پیداوار زراعت پر قبل درو فصل۔

یہہ محاصل کل علاقہ مین نہین ہین مگر خالصہ چیرہ مین بہ اہتمام مان مل تحت

خاص مہاراجہ صاحب مرحوم مین سب جاری تہے۔ پرگنات راجگڈہ وبہادرا

مین بیگہڑی یعنی شرح فی بیگہہ حصہ خالصہ جاری ہے ✽

ناالی کے پرگنات ہنومان گڈہ صورت گڈہ سردار گڈہ وانوپ گڈہ مین محصول

جیرہ جات مین دیہات پٹہ وبے طلب یعنی معافی داخل ہین وہ دیہات پٹہ زیادہ تر
بقبضہ ٹہاکران ہین کہ بالعوض نوکری سابقہ فوج کی رقم یعنی خراج اداکرتے ہین
اور دیہات بے طلب یعنی معافی مہاراجہ صاحب کے یکجدی ورشتہ دارون
اور مندرون اور خیرات خانہ جات کو اور بالعوض نوکری بطور مدد معاش
مقرر ہین ٹہکانہ جات خالصہ ہین خالصہ کے دیہات ہین ٭

متفرق جیرہ جات ہین رقم وصول کرنے کا طریقہ سابق مین یہہ تہا کہ فصل پر
ہرایک جیرہ مین رقم وصول کرنے کیواسطے حوالدار مع ڈیرہ کے جسمین بیس تیس
آدمی اور دس پندرہ اونٹ ہوتے تہے متعین ہوکے جاتا تہا اور جیرہ جات تا تحصیل
تحصیلون مین تحصیلدار سلح پوش یعنی سرکاری بارگیرون کو متعین کرتے تہے
اور دیگر محاصل مثل چودہر باب وتالی باب وسنگہوٹی وغیرہ مجریہ جدید
کے ایصال کیواسطے اوسیطرح کے قلیل ڈیرہ جات بہیجے جاتے تہے - ایصال
محاصل مین کسی قاعدہ کی پابندی نہ تہی حوالدار ہرسال مطالبہ راج کو جو لگتا
یعنی پٹی دارون سے حسب راے اپنی مقرر کرتا تہا ڈیرہ دیہہ بدیہہ پہرتا تہا
اور جبتک زرمطالبہ کی کوڑی کوڑی وصول ہوجاتی کسی گانون مین سے
برخاست ہوتا اور اونکا خرچ فی دیہہ بیس روپیہ سے ڈیڑہ سو روپیہ تک
زمینداران دیہہ کے ذمہ پڑتا تہا دیہات جیسی پانسو دیہہ ہین کہ اس علاقہ
کے دیہات بیشتر اسی جمع کے ہین اونکا خرچ بحساب [illegible] فیصدی ہوتا تہا
کل زرمحصول وصول ہوجانے پر حوالدار جیرہ جات کو چہوڑکے دارالحکومت
کو چلاجاتا تہا اور سالتمام تک وہان کوئی حاکم نہ رہتا تہا جس سے زمیندار داخل

تعداد رقم کو بروے اوسط جمع وصول سنوات گذشتہ اور تعداد ریکہہ کے بطرز
واجب معین ومشخص کرکے ڈیرہ جات کے بہیجنے کی ضرورت رفع کردی پٹی دارون
کو ہدایت ہوئی کہ زر مطالبہ وقت مناسب سے دو مہینے بعد تک ادا کرنے کی
صورت مین سزا سخت کے مستوجب ہونگے اور تحصیلدارون کو تاکید ہوئی
کہ جمع معینہ پر بالکل اضافہ نکرین اور نہ کسی شخص کو اوسکے ایصال کیواسطے
دیہات مین بہیجین اسطرح ضروری اصلاح ہوگئی اور رعایا کو پٹہ دارون
کی زیادہ ستانی سے بچانے کا کام باقی رہا ⁂

۲۶۳ دیہات خالصہ مین بہی طریقہ جمعبندی وتحصیل مثل چیرہ جات کے
جاری ہے کہ تحصیلدار حسب مرضی اپنے ہر سال جمعبندی کرتے ہین صرف
یہی تفاوت ہے کہ دیہات چیرہ مین سرکاری حوالدار ہوگتہ پر جمع مقرر کرتے
ہین اور وہ کاشتکارون سے وصول کرتا ہے اور دیہات خالصہ مین تحصیلدار
رعایا یعنی کاشتکارون پر جمع مقرر کرتا ہے اور دونون کے رقوم مطالبہ مین
یہی فرق ہوتا ہے چیرہ جات مین رقم یعنی خراج بالعوض نوکری مع دیگر محاصل
متعلقہ کے زر مالگذاری رائج ہوتا ہے اور خالصہ مین حاصل اراضی مع دیگر
محاصل مروجہ دیہات خالصہ کی جمع سرکاری قایم ہوتی ہے چیرہ جات مین
نقد وجنس دونون لیے جاتے ہین خالصہ مین صرف زر نقد وصول کیا جاتا
ہے شرح نقدی ہر ایک ہالی یعنی قلبہ ران پر دو روپیہ ہے اور شرح جنس
پیداوار کا چہارم یا آٹھوان حصہ ہے ⁂
جب زر جمع واجب الوصول ہوتا ہے حوالدار یعنی تحصیلدار رعایا یا چودہرین

اور ہر پرگنہ کے دولتمند مہاجنون کو طلب کرتا ہے اور حسب مرضی اپنی ایک رقم
قایم کرکے طلب کرتا ہے بعد رفع عذرات طرفین رکمی و بیشی کی تعداد مقرر ہو جاتی
ہے مہاجن زر مقبولہ یکبارگی داخل کر دیتا ہے تحصیلدار اوسکو بجاے ارسال
صدر کرنے کے اکثر اپنے تصرف مین لاتا ہے اوسوقت سے مہاجن زر مدخلہ
کے عوض خود تحصیلدار ہو جاتا ہے اور تحصیلدار مثل عملدر آمد جیرہ جات کے رعایا پر
ظلم و زیادہ ستانی کرنے کیواسطے مہاجن کو سوار و شتر سوارون سے مدد دیتا
ہے بعض تحصیلون مین وساطت مہاجن کا رواج زیادہ ہے اور تحصیل اجناس
بہی اسی طرح غیر معین طریقہ سے ہوتی ہے حوالدار و ہر شخص کو بالکل اختیار
ہوتا ہے کہ رعایا کو تباہ کرین یا اونکے ساتھ رعایت کرین ✦
بعض دیہات خالصہ مین گو آخری باچھ جمع کا جزو اعظم ہوتا ہے یہ جمعبندی
علی العموم بہت ناواجب طریقہ سے ہوتی تہی اور تعین مطالبہ سالانہ مین گہرون
کی کمی و بیشی پر کچہہ لحاظ نہین ہوتا تہا کہ اس سبب سے اکثر گہر نقل وطن کر جاتے
تہے اب حتی الامکان اس بے انصافی کی اصلاح ہوئی ہے اور اس باب مین
کل نالشات کی بہ توجہ کامل سماعت ہوئی ہے ✦
بجز پرگنہ تیبی عطیہ سرکار انگریزی کل علاقہ راج بیکانیر مین حق مالکانہ دربار
کا ہے اور کاشتکار کا استحقاق قبضہ اوسکی قابلیت اداے مطالبہ سرکاری
پر منحصر ہوتا ہے مگر چیرہ جات خالصہ جنمین گو دورہ جاٹ رہتے ہین کسیقدر
اس عام قاعدہ سے مستثنیٰ ہین انکے بزرگون نے بیکاجی بانی ریاست کو
دیگر جاٹون کے مغلوب کرنے مین مدد دی تہی اسواسطے اونکو چند استحقاق

حاصل ہین اونمین سے یہہ بہی ہے کہ مہاراجہ صاحب جدید کی مسند نشینی پر اس
قوم کا سرگروہ اونکی پیشانی پر ٹیکہ کرتا ہے ٭

اہالیان پنچایت کو دریافت ہوا کہ تحصیل مالگذاری دیہات خالصہ کی ان خرابیون
کا دفعیہ صرف بذریعہ بندوبست میعاد معینہ کے جو رسمیات و قواعد ملک پر
مبنی ہوا ور جسمین رعایا کے حقوق و ذمہ وری و اہلکارون کے اختیارات کی
حدین مقرر ہوجاوین ہوسکتا ہے مگر جب پنچایت نے کام شروع کیا وقت تحصیل
آگیا تہا اصلاح غیر ممکن تہی اسواسطے تحصیلدارون کو بہ تاکید تمام ہدایت ہوئی
کہ رعایا پر ظلم و بے انصافی نکرین کل شکایتون کی بخوبی تحقیقات کرین۔
اگرچہ اس تدبیر سے کچہہ مستقل نتیجہ نہین پیدا ہوسکتا تہا تاہم اوس سے بہت
فایدہ ہوا ٭

پرگنہ ہنوبان گڈہ کے دیہات خالصہ مین پنج سالہ بندوبست ہوا اوس کو
کاشتکارون نے پسند کیا مگر دیسی اہلکارون کو باقاعدہ بندوبست کا
ہونا بہت ناگوار ہے اسواسطے اونہون نے اوسکی منسوخی مین ہرطرح کوشش
کی مگر صرف محکمہ پنچایت کے استقلال اور زمیندارون کی مضبوطی سے قایم
رہا اور اوسکے عمدہ نتایج کا ثبوت یہہ ہے کہ پرگنات علاقہ بیکانیر کے چودہری
ایسے ہی بندوبست کی درخواست کرنے کے واسطے مہاراجہ صاحب کیخدمت
مین جمع ہوئے ہین ٭

ٹہاکر امر سنگہ مہاجن والہ اور بعض دیگر ٹہاکران الصال) جمع مین بہت خلل انداز
ہوا ہے اونہون نے دیرینہ شکایتین اور بے وجود توجی مثل انتقال د

عطاے دیہات و مواجب نقدی وغیرہ پیش کرے اور اورون کو ایسی شکایت
و دعوی پر آمادہ کیا اور صاف کہدیا کہ جب تک ہمارا فیصلہ نہوگا مطالبہ سرکاری
ادا نکرینگے اور ایک معاملہ کا تصفیہ ہوتے ہی دوسرا اوس سے زیادہ دقت طلب
پیش کیا علی العموم اکثر ٹہاکر جنکو خاص اپنے معاملہ مین کوئی موقع شکایت مطلق
کسی اور ٹہاکر کے شریک ہوگئے اور اوسکا مقدمہ حسب اطمینان اپنے فیصل
ہوجانے تک مالگذاری ادا کرنے سے انکار کیا بیداوت ٹہاکرون نے چند
ہفتون تک کل پرگنہ کی جمع تا وقت فیصل ہوجانے کل مقدمات کے حسب ارادہ
اپنے ادا نکی ان مقدمات مین زیادہ دیہات کا دعوی اور تنازعات
سرحدی فیما بین ٹہاکران تہے کہ مدت دراز سے انتقال دیہات بغرض حصول
نذرانہ ہونے سے پیدا ہوکے دایر رہتے تہے ان مقدمات کا بہ آسانی فیصل
ہونا ممکن نہ تہا اور محکمہ پنچایت کو منظور تہا کہ جہانتک ممکن ہو دیہات و
اراضی کے باب مین مداخلت نکرین ٹہاکرون کو راج کے متصدی و اہلکار
اشتعالک دیتے تہے اور بہکاتے تہے کہ مہاراجہ صاحب کے با اختیار ہونے
تک ادائے رقم ملتوی رکہینگے تو مالگذاری معاف ہوجاوے گی اور سب
طرح خاطرداری ہوگی ایسی شرارت و دہوکہ دہی کے سبب سے محکمہ پنچایت
تمام و کمال زرجمع وصول نکر سکا *

دستور ہے کہ مہاراجہ صاحب جدید کی مسند نشینی پر کل بڑے ٹہاکر نذرانہ
دیتے ہین سابقاً ٹہاکر حسب حیثیت اپنے ہاتہی و گہوڑے نذر کرتے تہے مگر
سالہا سال سے اوسکے عوض زر نقد لیا جاتا ہے حسب نقشہ مرتبہ مہاراجہ

مرحوم کہ مہاراجہ صاحبان سابق کی نسبت کچھ زیادہ ہے مہاراجہ صاحب کی
مسند نشینی پر مبلغ ... روپیہ نذرانہ واجب الوصول ہوا اول ٹہاکرون نے
اس نقشہ کے بموجب ادا کرنے سے انکار کیا محکمہ پنچایت نے بصلاح معزز ٹہاکران
موجودہ ہیکانیر بحث و تحقیقات کی اور مہاراجہ صاحب سے رائے لی تو سب کے
اتفاق سے یہی مناسب متصور ہوا کہ نقشہ مذکور دیہین کی دہلیشی ہونی چاہئے

# منڈی یعنی شہر سایر

۱۸۷۱ء مین منڈی شہر کی کل آمدنی سودیخانہ و طویلہ و فیلخانہ وغیرہ مین کہ
سب بہ اہتمام دربار یون اور کولونکہ تھی معین تھی یہہ لوگ رئیس کے پاس معتمد عہدون
پر ہمیشہ حاضر رہتے تھے کاروبار ریاست مین مداخلت کرتے تھے اور دیوان اونکی
سے سازش نہ رکھتا تو اوسکی شکایت کرکے اوسکے کام مین خلل انداز ہوتے
اوس زمانہ مین اونکا اہتمام بخشی رام و لچھمن سنگھ فوجدار بموررو تی گنگا جلی
والون کو تھا بخشی رام کو منڈی شہر و طویلہ و سودیخانہ کا کام تھا اور لچھمن سنگھ
فیلخانہ کا افسر تھا دونون باہم مددگار تھے اور دیوان سے عداوت رکھتے تھے
اور اوس سے خودسر تھے پنڈت من پھول کا آمدنی کثیر سایر پر کچھ اختیار
نہ تھا ؀

منڈی مین چہہ مندرجہ ذیل اقسام آمدنی داخل ہین -

اول سایر و چند دیگر محاصل متعلق تجارت ؀

دوم کھولہ یعنی محصول جو پیسر تیپنی لینے پر لیا جاتا ہے ؀

**ششم** سانبھروڈیڈوانہ واقع مارواڑ سے سجان گڈہ و راجگڈہ مین گذرتا ہوا بیکانیر کو ؀

**ہفتم** سانبھروڈیڈوانہ سے بیکانیر کو ؀

**ہشتم** اجے پور سے سیکر و سجان گڈہ مین گذرتا ہوا بیکانیر کو ؀

**نہم** فاضلکہ ضلع سرسے صورت گڈہ ہوکے بیکانیر کو ؀

**دہم** منچن آباد علاقہ بہاولپور سے صورت گڈہ ہوکے بیکانیر کو ؀

**یازدہم** سرسے براستہ آیلن آباد علاقہ سرنوہر و بیکانیر کو ؀

**دوازدہم** کوٹہ سے بوندی و دیولی و چیتوڑ و نیمچ و اجمیر و ناگور مین گذرتا ہوا بیکانیر کو ؀

**سیزدہم** پہلودی واقع مارواڑ سے گنجیر ہوکے بیکانیر کو ؀

**چہاردہم** پالی علاقہ مارواڑ سے دیشنوک ہوکے بیکانیر کو ؀

**پانزدہم** بیکانیر سے مارواڑ کو سجان گڈہ ہوکے ؀

پارچہ انگریزی و مال ریشمی ساخت بنارس و دستار دہلی چھپک و گوٹہ و کناری و قیطون وغیرہ طلائی و نقرئی و غلہ خصوص چاول و شیشہ آلات و ظروف رویین و برنجی و طلا و نقرہ و جفت پاپوش و آچار و مربی و شربت وغیرہ دہلی و بہوانی سے مارواڑ کو راستہ نمبر اول سے جاتے ہین کہ علاقہ بیکانیر کے کل راستون مین سے یہی راستہ تجارت کے واسطے بہت ضروری و مقدم ہے علاوہ اوسکے ان اقسام کی اجناس تین دیگر راستون سے گذرتی ہین ؀

سرسہ سے پہلودی ویوکرن واقع مارواڑکو ؞

ناصدلکہ واقع لب دریاے ستلج اور بہاولپور سے پہلودی پوکرن و جیسلمیر کو ؞

بہوانی سے پہلودی وغیرہ واقع مارواڑکو ؞

گندم وچاول وباجرہ وموٹھہ وغیرہ غلہ وتل وگھی وپارچہ ان تینون راستون سے جاتی ہین اور میوہ جات کابل وپوستین وگھوڑے وقالین واونی پارچہ عرقیات براستہ نمبر ۴ سے گذرتے ہین دیوانہ نامی ایک قسم کے فقیر راستہ نمبر ۲ سے تین ہزار بار شتر پنجاب کا مال لاکے مارواڑ سے ناگوری بیل پنجاب کو لیجاتے ہین اس راستہ سے گذرنے والے اونٹون پر مارواڑ سے سانبہر وڈیڈوانہ کا نمک دندان فیل ہلدی خرما نارجیل اور مالوہ کا تمباکو وغیرہ پالی سے پنجاب کو جاتا ہے اور پہلودی کا نمک راستہ نمبر ۴ و ۵ سے جاتا ہے ان راستون کے بیوپاری یہہ ہین ـ

اول بہوانی وغیرہ والے اگروالہ و دیگر اقسام کے بقال جنکی زیادہ تر تجارت راستہ نمبر اول پر ہے ؞

دوم مختلف اقسام کے برہمن جنمین لٹھارے برہمن متوطن قدیم ملار قریب پہلودی زیادہ ہین نمبر ۴ و ۵ راستون سے آتے ہین ؞

سوم چارن مذہبی گروہ ہونیکے سبب سے اونکی مال تجارت چہارم محصول معاف ہے ؞

اگرچہ بہوانی سے مارواڑ کا سیدہا راستہ شیخاواٹی ہین ہوکے گذرتا ہے

مگر اس سبب سے کہ شیخاوائی مین مختلف مقامات پر بقاعدہ محاصل لیے جاتی
ہین بیوپاری بیکانیر کے راستہ کو بہتر سمجھتے ہین کیونکہ بیکانیر کے علاقہ مین
بمقامات سجان گڑہ و راجگڑہ آمدورفت کے وقت حسب موقع محصول لیا جاتا
ہے اور شیخاوائی مین کوئی گانو ایسا نہین ہے جسکا ٹھاکر بیوپاریون سے
محصول نہ لیتا ہو ؛

بیکانیر مین مال کی درآمد - دہلی و بہوانی سے براستہ نمبر ۲ ستہ سے
براستہ نمبر ۱۱ تا ضلع سے براستہ نمبر ۹ ملک بہاولپور سے براستہ نمبر
۱۰ و ۱۱ جے پور سے براستہ نمبر ۶ کوٹہ و مارواڑ سے براستہ نمبر ۲ اسانہ
وڈیڈوانہ سے براستہ نمبر ۱۳ و ۱۴ - بجز نمبر ۶ و ۱۲ اراستون کے ان
راستون سے اجناس مذکورہ صدر بہ اضافہ شالی وغیرہ کاشمیر و پنجاب کے
آتے ہین پنجاب کا ریشمی و کارچوبی پارچہ راستہ نمبر ۹ سے آتا ہے -
ملتان کی چھینٹین اور چرس اور بہاولپور کے میوہ جات مثل انار لیمون
درنگترہ وسیب وانبہ ودستی باکش و نیل راستہ نمبر ۴ سے آتے
ہین ؛

راستہ نمبر ۶ سے اجناس مفصلہ ذیل آتی ہین -

اول جے پور سے پارچہ سوتی رنگین و چھیواں جسمین سانگانیر کی چھینٹ
و دوپٹہ داخل ہین ۲ دوسوتی وابرہ انگریزی سوت کے کہ سانگانیر مین
چھپتی ہین اور راجپوتانہ میں زیادہ سردار و دولتمند دن کو بہت پسند ہین
اور بیش زرد و سپید چینی انگرکھہ بنانے مین استعمال ہوتی ہین ؛

۳ اتک راستون سے آتا ہے - پارچہ و نباتات و اشیا آہنی جودہ پور کی گڑیان
ناگور کے بہرت کے پیالے ورکابی وغیرہ راستہ نمبر ۱۲ سے عطر گلاب وغیرہ وعرق
گلاب و پونڈرہ و برگ تنبول و پارچہ رنگین و بادکش خس اجمیر سے براستہ ناگور
آتے ہین اور بادکش خس میڑتہ سے بہی آتے ہین اور پنکہون کے دستے دندان
فیل کے واسطے بہی میڑتہ مشہور ہے مکرانہ وغیرہ چند اقسام پتہرون کے
پیالے مکرانہ واقع مارواڑ سے براستہ ناگور آتے ہین غلہ زیادہ تر فاضلکہ سے
براستہ نمبر ۹ - اور سرسہ سے براستہ ۱۱ نمبر کے آتا ہے بیکانیر مصری جو
مرزاپور و مہاراج گنج و شاہجہان پور و شہلی واقع ممالک مغربی و شمالی کی کہانڈ
سے تیار ہوتی ہے مہاراج گنج کی شکر سے نہایت عمدہ مصری تیار ہوتی ہے
کہ صفائی و سفیدی و سختی مین اوسکی برابر کہین نہین ہوتی ہے اور سوا سیر
ڈیڑہ سیر کے نرخ سے بکتی ہے - سفید اور سیاہ اُون عمدہ نسل کی بہیڑون
کی جیسے افغانستان مین ہوتی ہے علاقہ بیکانیر کی زیادہ تر زمین پرورش بہیڑون
کے موافق ہے اور اُون کی تجارت زیادہ ہوسکتی اور بصورت خبر گیری و
حفاظت حکام ریاست کے اوس سے آمدنی راج مین بہت اضافہ ہوسکتا
ہے بیکانیر کی بہترین اون ہندوستان کے سرد پہاڑی ملکون کے اُون کی
برابر ہوتی ہے مگر البتہ ویسی نرم نہین ہوتی ہے زیادہ فاضلکہ کو جاتی ہے
کہ وہان کے تاجر بمبئی کو بہیجتے ہین بیکانیر مین فی روپیہ ڈیڑہ سیر سے لوسنے
دو سیر تک بکتی ہے اور فاضلکہ مین ایک سیر سے سوا سیر تک ؀

سوم پارچہ اونی لوئی ولونکار عمدہ بناوٹ کے جنکی قیمت چالیس روپیہ تک

ہوتی ہے اور صفائی مین کاشمیر کی لوئی کی برابر ہوتی ہے صرف یہہ تفاوت ہے کہ کاشمیر کی لوئی نرم زیادہ ہوتی ہے اور صرف ایک چادر دوہرہ جاتی ہے اور بیکانیر کی لوئی کی تو چاجدہ فردین ہوتی ہین کاشمیر کی وضع کی لوئی بنانیکا طریقہ بیکانیر کے جیلخانہ مین بہی جاری ہوا ہے لوئی کل اطراف کو جاتی ہے بلکہ سرکار انگریزی کی بعض ہندوستانی فوج کی پوشش سرمائی اوسی سے تیار ہوتی ہے بیکانیر مین تین روپیہ سے چالیس روپیہ تک فی لوئی مختلف قیمت ہوتی ہے سرخ و قرمزی رنگ کی لوئیان بونکار کہلاتی ہین اونکی قیمت سوا روپیہ سے تین روپیہ تک ہوتی ہے اور مرد و عورت سب اوسکا استعمال کرتے ہین اور سیاہ و سرخ اونی پارچہ سے زمیندار لوگ کمریان بناتے ہین بکری کے بالون سے بورہ اور اونٹون کے شتابطہ بنائے جاتے ہین ؛

چہارم سجی جو شمالی پرگنات مین پیدا ہوتی ہے ؛

پنجم سانگر و کہری و تربوز وغیرہ خشک نباتات ؛

ششم موٹھہ و باجرہ جب زیادہ ہوتا ہے مارواڑ کو جاتا ہے ؛

ہفتم گہی شمالی اضلاع سے زیادہ جاتا ہے ؛

ہشتم بیکانیر مین ہاتہی دانت کی چوڑیان وغیرہ زیور اچہے بنتے ہین اور کل راجپوتانہ مین اونکی بہت قدر ہوتی ہے ؛

نہم کہال اور چرمی چہاکلین رینی مین تیار ہو کے بکثرت جاتی ہین ؛

تجارت پر محاصل مفصلہ ذیل لیے جاتے ہین ؛

اول راہداری کہ دروازہ شہر پر چوب عمارتی وچونہ وہیمہ سوختنی وگہاس و چارہ واجناس تجارت درآمدہ پر لیا جاتا ہے فی عرابہ وبار شتر دو روپیہ سے تو روپیہ تک لیا جاتا ہے اور اوسکی آمدنی سے شہر کے دروازون کے محافظ سپاہیون کی تنخواہ تقسیم ہوتی ہے *

دوم محصول روپوتہ کہ دوکانات پر اور فروخت شتران وبعض دیگر اجناس تجارت پر لیا جاتا ہے *

سوم افیون کا سودا - نرخ افیون کی کمی بیشی پر ساہوکار آپسمین بازیان بدتے ہین اون سے فی کس دو روپیہ سے چہہ روپیہ تک محصول لیا جاتا ہے *

چہارم مینہ کا سودا - احتمال نزول بارش کی نسبت باشندگان شہر آپسمین بازیان بدتے ہین اون سے بہی محصول لیا جاتا ہے *

ان ہر دو اقسام محاصل کا ٹہیکہ ہوجاتا تہا کہ ٹہیکہ دار بازی بدنے والون سے بطور خود وصول کرتے تہے محکمہ پنچایت نے ان بازیون کو داخل قمار بازی سمجہہ کے بشمول کل دیگر اقسام قمار بازی کے ناجایز قرار دیا مگر بارش کے سودا کا ٹہیکہ قبل انتظام پنچایت ایک سال کیواسطے ہوچکا تہا اسواسطے تا اختتام سال جاری رہا *

پنجم محصول ٹانگڑی - کہ گہی وشکر وزردہ وتماکو کے وزن پر لیا جاتا ہے اسکا بہی ٹہیکہ ہوجاتا ہے *

ششم دلالی پارچہ کہ فروشندگان پارچہ سے لیا جاتا ہے *

ہفتم سونا روپیہ کی چہدامی - خرید وفروخت طلا ونقرہ پر محصول ہے *

ہشتم ہنڈولی کی لاگ - تہوار ون پر شیرینی تیار کرنے کا محصول ۞

نہم کیرات لوگون کی باچہہ - پیشہ ور لوگون مثل سنار و لوہار و خیاط و موچی وغیرہ کا محصول کہ ہر سال ہر پیشہ کے چودہریون کی معرفت وصول ہوتا ہے اسکے محصول کا کوئی حساب و قاعدہ نہین ہے چودہری کل پیشہ ورون کی طرف سے یکمشت ادا کر دیتے ہین - اکثر پیشہ ورون کا محصول ہمیشہ کیواسطے سررشتہ تعمیرات سے متعلق ہو رہا ہے کہ سررشتہ مذکور کے اہلکار بطور خود مقرر و وصول کرتے ہین ۞

دہم کہول - لڑکا گود لینے والون سے حسب حیثیت ایکہزار روپیہ تک محصول لیا جاتا ہے مہاراجہ صاحب مرحوم کے عہد کے اخیر برسون مین یہہ محصول بہت بڑہ گیا تہا کہ حضوری اور گوے اور متصدی بنظر استحصال زر اختیار بیحد سے وصول کرتے تہے ایک ساہوکار سے پچیس ہزار روپیہ لیا تہا گولہ لوگ بعض شخصون کو خلاف مرضی اونکے بہ زبردستی لڑکا گود بٹہا دیتے تہے اور بعض شخصون کو حسب خواہش اپنے بالکل گود نہین لینے دیتے تہے اور اوسکی جایداد کو اوسکی وفات پر بصیغہ لاوارثی سرکار مین ضبط کرتے تہے ۞

یازدہم چوتہہ زمین کہ دو قسم کا ہے اول زمین و مکان مملوکہ راج کی فروختگی پر دوم عام لوگون کی زمین و مکان کی فروختگی پر - اول صورت مین کل قیمت لیا جاتا ہے اور دوم مین چہارم زر قیمت بطور محصول راج کے وصول ہوتا ہے خرید و فروخت اراضی و مکانات مین بہی بہت زبردستی ہوتی تہی اکثر لوگون سے اراضی و مکانات مقبوضہ قدیم کی ملکیت راج متصور ہوکے قیمت

وصول کیجاتی ہے مشتریان جایز کا بیع منسوخ ہوکے حسب خواہش اہلکاران راج مکان و زمین اشخاص غیر کو فروخت ہوجاتے تہے شہر کے اندر زمین فروخت ہونے پر بایع و مشتری کو لازم ہے کہ قبالہ بیعنامہ بمہر سرکاری مرتب کرا دین جسوقت بایع و مشتری ترتیب قبالہ کی درخواست کرتے تہے گولے اوسکی تیاری مین توقف کرکے عذر وارد و دیگر مشتری پیدا کرتے تہے اور اصل مشتری اکثر مکان کہو بیٹہتے بلکہ بعض اوقات والیسی زر قیمت سے بہی محروم رہتے تہے کیونکہ مشتریان جدید سے جو زر بیع وصول ہوتا اوسکو گولہ لوگ خود ہضم کرجاتے تہے ۔

دوازدہم گالیوال یعنی آمدنی مال لاوارث کل باشندگان علاقہ راج بیکانیر کی جایداد خواہ وے علاقہ راج مین رہتے ہون یا بتقریب روزگار وغیرہ علاقہ غیر مین مسکن گزین ہوں بصورت لاولد مرنے کے بصیغہ لاوارثی ملکیت راج متصور ہوتی اس معاملہ مین بہی بہت ظلم و زیادتی ہوتی تہی ۔

جب بماہ جون محکمہ پنچایت نے کام شروع کیا شتہ متذکرہ بہ اہتمام بخشی رام عرف بختاز بردست گولہ کے اہتمام مین تہا اوس نے ایک مکار جوتشی کے ذریعہ سے مہاراجہ صاحب مرحوم کے مزاج مین بہت دخل پیدا کیا تہا علانیہ ظلم ہوتا تہا اور شتہ مین انواع بیضابطگی ہوتی تہی اسواسطے بختا سے علیحدہ کرکے اس شتہ کا اہتمام مہتا شاہ مل خجسر دار کو مفوض ہوا اور اوس نے اپنے تحت مین میگھراج کو مقرر کیا میگھراج نے دفعہ بیضابطگی و اصلاح شتہ سے ہر ذریعہ آمدنی پر توجہ کامل کرکے بہت اضافہ کیا مگر اوسکی تندہی و حسن کارگذاری سے متصدی و حضوری دشمن ہوکے بشکایت متواترہ مہاراجہ صاحب کی

پنچایت نے اس قرضہ کو ادا کیا اور آیندہ کو قیمت اجناس بروقت ادا کرکے راج
کا اعتبار از سرنو قایم کیا۔ کارخانجات مین غلہ وغیرہ بہم پہونچانے کے حیلہ سے
صرف چند اشخاص غلہ درآمدہ کو خرید سکتے تہے اس سبب سے غریب بیوپاریون
اور زراعت پیشہ لوگون کا بہت نقصان تہا۔
بہیناسر اور اودا سر آباد دیہات نواح شہر کی چوکیات مین شہر کی نسبت کم محصول
لیا جاتا تہا شہر مین ایک روپیہ ڈہائی آنہ فی بارشتر محصول تہا اور چوکیات
مذکورہ مین تین آنہ اور چار آنہ اوسیقدر ہے اسوجہہ سے بیوپاری اپنے مال
کو ادہین آبادیون مین لیجاتے تہے اور یہہ اختلاف متصدیان وحضوریان
قابض دیہات مذکور نے پیدا کیا تہا کہ راج کا نقصان کرکے اپنا فایدہ اوٹہاتے
تہے محکمہ پنچایت نے راج کے اس نقصان کثیر پر بہت جلد توجہہ کرکے بعد بحث
وتحقیقات شرح محصول سابقہ کو بدل دیا یعنی بہیناسر مین گانو کے رہنے والے
بیوپاریون پر بجاے تین آنہ چہہ آنہ اور دیگر بیوپاریون پر حسب شرح مروج
منڈی محصول مقرر کیا اور اسیطرح اودا سر مین چار آنہ سے سات آنہ کردیا
ظاہر ہے کہ محکمہ پنچایت نے قلیل وقت مین آزادانہ تجارت کی کل مشکلات
کو رفع کرکے درآمد وبرآمد مال کی افزونی اور اضافہ آمدنی شرح سایر
مین ہر طرح کوشش کی اور مقدمات گوشہ نشینی اور خرید وفروخت اراضی ومکانات
اور ضبطی مال لاوارث مین نہ کسی غریب رعایا کے حق مین بے انصافی کی اور
نہ حفظ فواید راج مین کوتاہی کی قواعد عادلانہ جاری کئے اور سابق کے
بد طریقے جو باعث تکلیف وبربادی رعایا تہے حتی الامکان موقوف کئے۔

منڈی شہر کے تحت مین بمقامات مختلفہ چیرہ جات متفرق مین چوکیات تہین ان
چوکیات مین بہی انواع بےضابطگی ہوتی تہی اور ملازمان چوکیات کہ خوالدار
منڈی شہر کے رشتہ دار اور متوسل تہے غبن و بددیانتی سے راج کا نقصان
کثیر کرتے تہے چوکیات واقع پرگنات بالکل تحصیلدارون کے تحت مین ہین
انکا انتظام بہی ایساہی خراب تہا چوکیات کی آمدنی مودیخانہ تحصیل کے خرچ
مین آتی تہی کہ مودیخانہ سے سواران و دیگر ملازمان راج و سرکاری گہوڑون
کو جو سلحپوشون کی سواری مین رہتے ہین خوراک ملتی ہے اور اوسکا حساب
تحصیلدار حسب مرضی اپنے مرتب کرتے ہین علاوہ اوس نقصان کے جو ملازمان
کی بددیانتی و تغلب سے ہوتا تہا چارن و برہمن وغیرہ مذہبی قومون کے
فریب سے بہی کہ ان لوگون کا محصول راج سے معاف ہے اور وے دیگر
بیوپاریون کے مال کو اپنا ظاہر کرکے بلاادائے محصول نکلوا دیتے تہے نقصان
کثیر ہوتا تہا اونہون نے اکثر ایساہی کیا کہ اہلکاران سایر کو ہاتہہ پانو باندہ کر
ڈالدیا اور بہرتی مال کے اونٹ نکال لے گئے محکمہ پنچایت نے چوکیات کی نگرانی
کا بندوبست کیا تحصیل کے مودیخانہ کے مصارف کی تخفیف ہوئی اور تحصیلدارون
کو ہدایت ہوئی کہ بلا منظوری خاص کوئی غیر معمولی خرچ نہ کیا کرین اور چوکیات
متعلقہ منڈی شہر کی حفاظت کیواسطے جمعیت سواران متعین ہوئی اسیطرح
مودیخانہ و طویلہ و فیلخانہ و کرکیخانہ کارخانجات واقع دارالریاست
مین تخفیف خرچ ہوکے آمدنی منڈی مین کفایت عمل مین آئی ؛
سنہ ۱۹۰۵ء مین ۳۹ چوکیات متعلقہ منڈی شہر کا بالعوض چہتیس ہزار روپیہ کے

آمدنی سال گذشتہ سے باضافہ مبلغ تین ہزار روپیہ گوپال سنگہ خلف حکم سنگہ
فوجدار کو ٹھیکہ ہوا اور بیکانیر و بہوانی کے درمیان مال تجارت کی آمدورفت بکثرت
جاری رہی ؛

علاقہ بیکانیر مین بمقام گوگا منڈہی واقع پرگنہ نوہر کہ بیکانیر سے ۱۶۰ میل ہے اخیر
اگست یا شروع ستمبر مین گوگا کا میلہ ہوتا ہے ایک مہینے تک رہتا ہے اور اوسمین
بیلون کی بکری بہت ہوتی ہے کل اضلاع بیکانیر و علاقہ جات جودہ پور و جیلمیر
و شیخاواٹی کے بیل وہان آتے ہین اور خرید ہوکے دہلی و پانی پت و حصار
و سرسہ و بہوانی و کرنال وغیرہ کو جاتے ہین ۱۸۷۴ء مین سولہ ہزار بیل فروخت
کیواسطے آئے اونمین سے بارہ ہزار فروخت ہوئے اس فروختگی پر فی راس
سوا آٹھ آنہ محصول ٹھیکدار کی بمعرفت راج مین وصول ہوتا ہے کہ سال مذکور
مین سات ہزار کی آمدنی ہوئی ؛

موضع لون کرن سر مین بیکانیر سے پچاس میل شمال مغرب مین ۱۱۹ خام چاہات
کی آبپاشی سے ناقص قسم کا نمک پیدا ہوتا ہے یہہ چاہات نصف میل مربع رقبہ
مین واقع ہے کہ اوسمین متفرق کیاریان نمک کی بنی ہوئی ہین ۱۸۷۴ء مین یہان
چہبین ہزار من نمک پیدا ہوا اور بہ نرخ فی روپیہ چودہ من بقیمت چار ہزار
روپیہ فروخت ہوا اس نمک میں سے نصف راج مین آتا ہے ؛

۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین بہوانی کے ساہوکارون نے مارواڑ کو مال تجارت بذریعہ ریل
اجمیر کے راستہ سے بہیجنا شروع کیا اوسوقت سے راجگڈہ و بیکانیر کے راستہ
کی آمدورفت موقوف ہوئی اور آمدنی ریاست مین کمی واقع ہوئی صرف راجگڈہ

کی آمدنی محاصل بمقابلہ آمدنی سنوات گذشتہ کے آٹھہ ہزار روپیہ کم ہوئی
بیکانیر کے علاقہ مین اجناس درآمد تعداد و قیمت مین اجناس برآمد سے
زیادہ ہین ؂

# جمع و خرچ ریاست

مہاراجہ صاحب مرحوم کی فضول خرچی اور زائد از حد فیاضی سے خرچ ریاست
کی حیثیت سے زیادہ تہا فضولیون مین سے مقدم مہاراج گوشائین منندر
گوکل چندر بان کا خرچ تہا کہ وہ چند سال بیشتر سے یورپ سے ادہر آکر بیکانیر مین
مسکن گزین ہوا تہا اوسکے واسطے عین قحط کے وقت مین کہ جب رعایا کی پرورش
و دستگیری مین روپیہ خرچ ہونا چاہئے تہا پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ
کے ہاتہی وغیرہ عمدہ حیوانات و پرند کلکتہ سے منگائے گئے اور لاکہون روپیہ
خرچ ہوا سنہ [illegible] مین جب وہ آیا اوسکے خرچ کیواسطے موصوف علاحدہ سالانہ
مقرر ہوا مگر وہ اسّی ہزار سے لاکہہ روپیہ تک معمولی خرچ کیواسطے لیتا رہا
اسکے سواے تہوار دن پر اوسکو اشرفیان اور بیش بہا پارچہ ملتے تہے اور
اوسکے خاندان مین شادی ہوتی تہی تو اوسکا کل خرچ راج سے دیا جاتا تہا
اور اوسمین تیس ہزار روپیہ سے کم خرچ نہین ہوتا جب اس فضول خرچی
مین زر کثیر خرچ ہوتا تہا نہایت ضروری قرضہ کے ادا کرنے مین مہاراجہ صاحب
فرماتے تہے کہ روپیہ نہین ہے گشائین اور اوسکے ہمراہی رعایا پر انواع
اقسام کی سختی و تشدد اور جرائم سنگین کا ارتکاب کرتے تہے طرح بطرح حیلون سے

خلایق کو لوٹتے تھے مجرمون کو پناہ دیتے تھے صاحبان ایجنٹ نے اوسکے نکالنے کے
واسطے بارہا مہاراجہ صاحب سے کہا اور اونہون نے اقرار بھی کیا مگر جب اوسکا
ایفا نکیا مجبور گورنمنٹ سے تاکید ہونے کی تجویز ہوئی چنانچہ بعد انتقال مہاراجہ
سردار سنگہ صاحب گتا ئین مذکور بیکانیر سے اوٹھکے کاصہ علاقہ راج بہرتپور
کو چلا گیا ؛

کوٹھیار کا خرچ بکثرت تھا ملازمان و دیگر کسان موجودہ بیکانیر کو خوراک ملتی
تھی بچیس ہاتھی اور تعداد کثیر مویشیون کا بہت خرچ تھا کل مور وثی سواران
متعینہ تحصیلات کو بٹیہ ملتے تھے اور اونکا کل خرچ مع تنخواہ کے وقت ارسال
زر تحصیل سے وضع ہوتا تھا جو ہڑ واقع قریب چھہ میل بیکانیر مین قدیم طویلہ ہے وہان
گھوڑے بیل اور عمدہ سواری کے اونٹ پرورش پاتے ہین تخمیناً تین سو
گھوڑیان کھلی ہوئی چرتی ہین جب اونکا دل چاہتا ہے احاطہ مین آکے دانہ
کھاتی ہین اونٹ بھی سرکاری داغ لگانے کے بعد بے مہار پھرتے ہین اسطرح
اوس زمانہ مین فوج و کوٹھیار و ملازمان شترہ جات کا خرچ چار لاکھہ کے
قریب تھا ؛

<u>۱۸۵۱ء</u> مین فوج کی تنخواہ بکثرت چڑہی ہوئی تھی صدہا سپاہی ہر روزہ
صاحب ایجنٹ سے شکایت کرتے تھے اور اگر صاحب نہوتے تو ضرور دیوان کو
لوٹتے پنڈت من بہول نہایت تنگ تھا روپیہ نہونے کے سبب سے فوج وعلہ
کو حدود کی نوکری پر نہین بہیج سکتا تھا حسب رواج بیکانیر ظلم و تعدی خواہ
کسی ذریعہ سے روپیہ بہم پہونچانا اوسکے ذمہ تھا مگر اوسکو خلاف قاعدہ و

مہاراجہ صاحب مصارف ریاست مین بہت کفایت سے عمل کرتے ہین اور حسب موقع تخفیف خرچ مین کوتاہی نہین کرتے اداے قرضہ ذمگی ریاست کا بہت فکر ہے مگر مہاراجہ صاحبان سابق کے زمانہ کا قرضہ اسقدر ہے کہ بلحاظ آمدنی قلیل ریاست اور اکثر مصارف ضروری و غیر معمولی کے کہ وقتاً فوقتاً پیش آتے ہین اوسکا ادا ہونا محال نظر آتا ہے ❊

سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ع مین مہاراجہ سردار سنگہ صاحب مرحوم نے میو کالج اجمیر کے چندہ مین لاکھہ روپیہ دینے کا اقرار کیا تہا مگر حکام انگریزی نے بلحاظ قلت آمدنی و زیرباری ریاست صرف پچاس ہزار روپیہ لینا تجویز کیا اوسمین سے پندرہ ہزار روپیہ بتاریخ ۳ - جنوری سنہ ۱۸۷۴ع ادا ہوا اور باقیماندہ دو دیگر قسطون سے ادا ہوکر سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ع مین تمام و کمال روپیہ داخل ہوگیا اوسکے علاوہ مہاراجہ صاحب نے مبلغ چھہ ہزار روپیہ تعمیر بورڈنگ ہوس سکونت طلبار ریاست بیکانیر کیواسطے دیا اور پانسو روپیہ تعمیر باورچیخانہ متعلقہ بورڈنگ ہوس مذکور کیواسطے دینے کا اقرار کیا مگر افسوس ہے کہ ریاست بیکانیر نے کالج مین کسی طالب العلم کو بھیجنے کا کچھہ بندوبست نہین کیا صاحب اسسٹنٹ نے اس بارہ مین مہاراجہ صاحب کو چندمرتبہ صلاح دی یقین ہے کہ مہاراجہ صاحب ضرور تدبیر کرینگے ❊

| مدات مصارف | سنہ ۱۸۷۳و۷۲ | سنہ ۱۸۷۵و۷۴ | سنہ ۱۸۷۶و۷۵ |
|---|---|---|---|
| چندہ میو کالج اجمیر | • | • | لہعہ تا ۱۱ صہ |
| انتقال باجی تنور جی | • | • | للعہ تا لما صہ ۱۸/۶/۱۸ |
| وجیسلمیر کی جی دربار آگرہ | • | • | یک لکہہ صہ تا ۱ جا صہ ۹/۶ |
| تیر تھہ جاترا مہاراجہ صاحب | • | • | لہ لکہہ تا عالہ |
| میزان | صہ لکہہ تا مار ۶/۶ | لہ لکہہ عہ تا لما ۹/۹ | عہ لکہہ تا با ۱/۳ |

# بیکانیر کی فوج

سنہ ۱۸۷۹ء مین بیکانیر کی فوج اس تفصیل سے تہی —

| سوار | پیادہ | گولہ انداز توپخانہ | میزان |
|---|---|---|---|
| ۱۲۰۰ | ۶۰۰ | ۲۶۰ | ۲۰۶۰ |

تیس چالیس توپین مختلف جسامت کی ہین سوارون مین ۱۶۰ سوار قواعددان
اور اچہی اسلح زیادہ تر قوم سے سکہہ اور جاٹ تہے مہاراجہ صاحب مرحوم
کے بہتیجہ کے تحت مین دو سو راٹہوڑ سوار تہے باقیماندہ سوار راج کے موروثی
ملازم ہین کہ اونکا اول افسر بمرور عرصہ چار سو سال راو بیکا کے ساتہہ اس
ملک کی فتح کیواسطے لڑا تہا ان لوگون مین زیادہ تر بہارہ راجپوت ہین جو

راج مین اپنی پرورش استقدر استحقاق رکھتے ہین جسقدر مہاراجہ صاحب
کا ریاست سے زیادہ تر تحصیلون مین متعین رہتے ہین اور وہان سے
بر وقت تنخواہ دیلیہ پاتے ہین ؂

پیادون مین قریب دو سو قواعد دان و بندوق بند ہین انکی سوا تخمیناً
ڈیڑہ سو بے قواعد ہین اور باقیماندہ تمام خانی یا مسلمان راجپوت ہین

گولہ انداز قواعد دان نہین ہین مگر توپ اچھی چلاتے ہین ؂

کل فوج کا کوئی افسر نہونے سے فوج مین بہت ابتری رہتی اور
بعض بیڑون مین دو دو چار چار افسرون کا ہونا بھی خرابی کا
باعث ہے ؂

سنہ ۱۹۳۲ء مین بنظر تخفیف مصارف نقشہ مندرجہ ذیل کے بموجب کمی
ہوئی ؂

| نمبر | نام بیڑہ | تعداد سابقہ | تخفیف | باقی | تنخواہ کل | تخفیف | تنخواہ باقی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | پیادگان | | | | | | |
| ۱ | ڈیرہ شنکر لال پوربیہ | ۲۰۷ | ۶ | ۲۰۱ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۲ | فوج قلعہ بیکانیر | ۱۲۵ | ۰ | ۱۲۵ | [illegible] | ۰ | [illegible] |
| ۳ | ڈیرہ گولنداز | ۱۶۷ | ۷۷ | ۹۰ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۴ | پالٹن تلنگان | ۱۱۰ | ۰ | ۱۱۰ | [illegible] | ۰ | [illegible] |
| ۵ | ڈیرہ رام نارائن | ۲۷ | ۰ | ۲۷ | [illegible] | ۰ | [illegible] |
| ۶ | ڈیرہ شنکر دنان | ۵۰ | ۵ | ۵۲ | [illegible] | عسہ | [illegible] |

ایک دیہاتی کے کہ راج نے ٹہاکرون سے سختی کی اس سبب سے اونکا دل بہی سخت ہوگیا کہ رعایا کے ساتہہ کچہہ سلوک نہین کرتے ہین راج سے ایک تالاب کی تعمیر شروع ہوئی مگر روپیہ ہونے سے موقوف رہی تاہم مہاراجہ صاحب مرحوم نے محتاجون کو کہانا بہت تقسیم کیا اور چینا نہ سابقاً بیکانیر مین قحط مین بہت آدمیون کے مرجانے سے بیندیبسل دورہ کردیا دربار نے اپنے ادائے فرائض مین بہت کوتاہی کی فضول مصارف مین زرکثیر خرچ ہوتا تہا اسوجہہ سے روپیہ ہونیکا عذر بہی پذیرائی کے قابل نہ تہا نقصان قحط کا تخمینہ محال تہا ہزارہا آدمی وطن چہوڑکے چلے گئے اونمین سے بہت کم واپس آئے غالباً فاقہ کشی وبیماری وتکلیفات نقل مکان سے بیکانیر کی ایک ثلث آبادی کم ہوگئی تقسیم خوراک کے حساب سے معلوم ہوا انمین پندرہ فیصدی جاٹ وراجپوت ومسلمان راجپوت تہے۔ کل ملک علی الخصوص مغربی حصہ مین مویشی پانچ فیصدی رہگئے ایک ٹہاکر کے گانو مین ۴۰۰۰ مویشیون مین سے صرف ۲۰ بچے۔ اضلاع بہٹنیر وغیرہ مین جہان مویشی زیادہ ہوتے ہین اگرچہ بہت نقصان ہوا مگر دس فیصدی مویشی رہگئے اس قحط پر تشدد ایصال جمع سے وبالا مصیبت ہوئی اور جرمانہ وغلہ وچارہ کو مصرف راج کیواسطے ضبط کرنا اور حکماً نرخ کو کم کرنا اوسپر مستزاد تہی زیادہ افسوس یہہ ہے کہ اقرار متافی محصول غلہ کا ایفا نہوا مگر سنہ ۱۸۷۰ و ۶۹ع کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ قحط سے پیشتر بدنظمی ریاست کا جو شہرا ہوا تہا وہ کسیقدر غلط معلوم ہوتا ہے اسمین شک نہین کہ اکثر زراعت پیشہ لوگ خصوص پلی وال برہمن کہ جفاکش

کاشتکار ہین اور مغرب بیکانیر مین بارہ بڑے دیہات مین رہتے ہین وطن
چھوڑکے انگریزی علاقہ مین چلے گئے اور سینکڑون نے ممالک مغربی و شمالی
مین جاکے بہت تجارت کی اور زمین حاصل کی مگر اونمین سے زیادہ دولتمند
پھر اپنے وطن کو آتے ہین اور پختہ مکانات تعمیر کراتے ہین دیگر اقوام کے لوگ
بہی اضلاع انگریزی ملحقہ مشرق بیکانیر مین جارہے ہین اور اگر زمین ملے
تو اور بہی چلے جاوین مگر یہہ امر کہ دولتمند ساہوکار بسبب علاقہ بیکانیر کو چھوڑے
جاتے ہین غلط ہے اصل مین وے جس سرکار کی حمایت سے یہہ دولت حاصل
کی ہے اوسکی خاص حکومت مین رہنا نہین چاہتے جسقدر دوکانات واقع
کلکتہ و بمبئی و ملتان و مدراس کی نگرانی کیواسطے ضرور ہے اوس سے زیادہ
وہان قیام نہین کرتے اور باوجودیکہ حفاظت سرکار انگریزی سے فایدہ
حاصل کرنے مین بہت ساعی ہین مگر انگریزی خیالات نے اون پر بالکل اثر
نہین کیا ہے ۔

## تعلیم

۱۸۶۹ء مین بجز جینیون کے سند روپاٹ شالا کے بیکانیر مین کوئی تعلیم کا مقام
نہ تہا ہندوستان دولتمند ساہوکارون کے اطفال کہ سکنا ر علاقہ بیکانیر
ہین ہندی پڑھنا لکھنا اور حساب سیکھتے ہین اونکی تحصیل علم کا کل سامان پٹہ
دبرتہ ہے اور گلیون مین کشادہ چبوترون پر بلا فرش بیٹھکر پڑھتے ہین
مگر پاٹ شالا مین بہی جسقدر دس برس کی عمر سے بیشتر ممکن ہوتا ہے پڑھتے
ہین بعد ازان شادی ہوتی ہے دساورون کو چلے جاتے ہین تین برس

تک چٹھی پڑھنا اور حساب سکھایا جاتا ہے اور کل عرصہ مین چھہ من اور آٹھہ روپیہ اوستاد کو دیتے ہین دولتمند اسکے سوا سو روپیہ اور دیتے ہین مندرون مین سنسکرت پڑھائی جاتی ہے ایک مندر مین صاحب ایجنٹ نے جاکے دیکھا تو پنڈت نے کتب خانہ کی سیر کرائی اور جغرافیہ کا نقشہ دکھایا کہ اوس مین پانی و دودہ و گھہد وغیرہ کے سات سمندر ہیں مرکز مگر لاکھون کوس عریض لکھے ہین اور ایسی ہی لغو ہمعنی تاریخ پڑھاتے ہین ۔

اب ٹھاکرون کے لڑکون کیواسطے کہ ذہین و ہوشیار ہین مدرسہ بنایا گیا ہے اور کتابین بھی بہم پہونچائی ہین بیکانیر مین صاحب ایجنٹ نے بہ امداد پنڈت ہرش چندر جسکو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے متعین کیا ہے سنسکرت کتابون کی تلاش مین بہت کوشش کی اور مہاراجہ صاحب نے بھی مدد کامل دی یقین ہے آیندہ کو وہ کتابین جنکو رئیس بیکانیر شاہ دہلی کی فوج کا سپہ سالار ہوکے دکن سے لایا تھا اور محل مین بے ترتیب پڑی تھین حفاظت سے رکھی جاوینگی ۔

سنہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ع مین محکمہ پنچایت نے شہر بیکانیر مین ایک اچھا مدرسہ مقرر کرکے تربیت خلایق کو بہت ترقی دی خانگی چندہ سے رقبہ جمع ہوا اور سرکاری مکان کی مرمت ہوکے اوسمین سنسکرت ہندی و فارسی کے مدرس کہ راج سے تنخواہ پاتے ہین تعلیم اطفال کیواسطے متعین ہوگئے اگر مہاراجہ صاحب بھی تربیت عوام پر ایسی ہی توجہ رکھین تو کچھہ عرصہ مین مدرسہ مستقل ہوکے لوگون کو فیض پہونچنے لگیگا مہاجن و دیگر اشخاص اپنے اطفال کو پڑھانے

لکھانے کا بہت شوق رکھتے ہیں اور پنچایت کی تدبیر اجرائے سررشتہ تعلیم کے
بہت شکر گذار ہیں اول سال میں مدرسہ میں تین مدرس ایک ایک ہر ایک
زبان کا اور کل ۲۷۵ طالب علم تھے ۔

## دار الضرب

بیکانیر میں دار الضرب ہے مگر دسمین ہمیشہ روپیہ ویسا تیار نہیں ہوتا ہے
جب مہاجن و ساہوکار درخواست کرتے ہیں تیار ہو جاتا ہے روپیہ کیواسطے
یہ لوگ کبھی بمبئی سے چاندی لاتے ہیں اور زیادہ تر زیور اور غیر سکوں
کے روپیہ سے یہاں کے سکہ کا روپیہ بنوا لیتے ہیں سچے پور کے روپیہ پر فیصدی
آٹھ آنہ داخل ہو کے سکہ پڑتا ہے اور سندھ وغیرہ کے روپیہ پر ایک دو
بلکہ چار روپیہ فیصدی تک خرچ ہوتا ہے چاندی سے روپیہ بنوانے میں
فیصدی ایک روپیہ پونے سات آنہ داخل کرنا ہوتا ہے ۔ اشرفی بہت کم تیار
ہوتی ہے ۔

سنوات گذشتہ میں دار الضرب کی کارکردگی اور منافع درج حسب تفصیل
ذیل ہوئے ہیں ۔

| سنہ ۱۸۶۸-۶۹ | سنہ ۱۸۶۹-۷۰ | سنہ ۱۸۷۰-۷۱ | سنہ ۱۸۷۱-۷۲ |
| --- | --- | --- | --- |
| دو لکھ [illegible] | السکہ [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| تیا [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۶/۲/۴ | ۱۲/ | ۱۵/ | ۱/۳/۴ |
|  | اشرفی [illegible] / روپیہ [illegible] |  |  |

| سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء | سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء |
| --- | --- |
| ہٗ ۱۱۱۴ | ۔ ۔ |
| ۱ ۹ ٮ | ۱ ۹ ـ |

بیسون کی تیاری مین راج کا فایدہ فی صدی چار روپیہ ہوتا ہے کہ اس ذریعے سے سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ء آمدنی ہوئی۔

۱۲ ۔ ۔ ۔

# دار الشفاء

قریب اونیس برس سے ڈاکٹر کولرج صاحب بیکانیر مین مہاراجہ صاحب کے نوکر تھے اونکی موجودگی سے ریاست و رعایا کو بہت فایدہ پہونچا اور سرکار انگریزی مین بھی اونکی بیکانیر کی بود و باش بہت مفید متصور ہوئی کہ اونکی صحبت کے سبب سے رئیس و دیگر اشخاص کے خیالات کسیقدر شایستہ اور حکام انگریزی کی رائے کے موافق ہوگئے چونکہ ڈاکٹر صاحب ہر ایک شخص کا بہت شفقت و توجہ سے علاج کرتے تھے سب لوگ اونکی نیض رسانی کے مداح و ثناخوان تھے اور اونکی بہت تعظیم و تکریم کرتے تھے اونکے صاحبزادہ کپتان کولرج صاحب محکمہ استیصال ٹھگی و انسداد ڈکیتی راج کے افسر تھے سنہ ۱۸۷۰ء مین اونکے چلے جانے سے ریاست کا بہت نقصان ہوا مجبور مہاراجہ صاحب نے اسپتال کیواسطے ایک نیٹو ڈاکٹر آگرہ سے طلب کرکے مقرر کیا اوسکا نام لچھمن پانڈے ہے سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین ڈاکٹر مور صاحب انسپکٹر جنرل شفاخانجات راجپوتانہ نے

شفاخانہ بیکانیر کا ملاحظہ کرکے اوسکی کارگذاری کی بہت تعریف کی ◆
علاقہ بیکانیر مین ٹیکا لگانیکا عمل بہی جاری ہے مگر ابہی یہان کے لوگ جہل
سے اوسکی قدر نہین کرتے ہین بلکہ برعکس اوسکے داغ وگودنے سے زیادتی
مرض چیچک کی تحریک کرتے ہین کہ ہیڈ ڈاکٹر نے اسکی اطلاع دی تو سرکار سے اوسکی
قطعی ممانعت ہوگئی ◆
سنہ ۱۸۷۳-۷۴ء مین ڈنگو بخار اور اماس پہیپڑہ اور نہاروہ اور چیچک کا بہت زور
رہا نہاروہ تو خاص اس ملک کی بیماری ہے کہ ہرسال اکثر لوگون کو ہوتا ہی
اور چیچک سے تین مہینے کے عرصہ مین چار ہزار بچون نے وفات پائی باشندگان
بیکانیر کو بچہو کے کاٹنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے بچہوون کی یہہ کثرت ہے کہ موسم
گرما و برسات مین ہر پتھر کے نیچے سے نکلتے ہین اور زمین سے نہاکر یہہ قسم کا سیاہ
بچہو نہایت زہردار ہوتا ہے اوسکے کاٹنے سے آدمی مرجاتا ہے ◆
اس ملک مین بڑی بیماری گرمی کے موسم مین پانی کا نہ ملنا ہے کہ اس سے ہزارون
آدمی مرجاتے ہین اور اگر دولتمند لوگ پوکے یعنی پیاؤ جنمین بطور خیرات
پانی پلایا جاتا ہے مقرر نکرتے تو زیادہ مرتے کہ اس ذریعہ سے ہزارون آدمیون
کی جانین بچتی ہین ◆
سنہ ۱۸۷۵-۷۶ء مین بھیمن پانڈے ڈاکٹر کی تبدیلی ہوئی اور بجائے اوسکے رام لال
مقرر ہوا اوس نے بہی اپنے کام کو اچھی طرح انجام دیا ◆

تمت

سنہ ۱۸۷۴-۷۵ء مین مہاراجہ صاحب نے موضع شیو باڑی مین کہ شہر سے تین میل
پر چھوٹا سا گانو ہے باغ کو آراستہ کیا مکان تعمیر کرایا اور تالاب کی مرمت کی
اس تالاب کی مرمت سے بہت فایدہ ہوا کہ سابقاً اسمین پانی بالکل نہین ٹہیرتا
تہا اب اوسمین پانی ہمیشہ رہنے سے عوام کو بہت آسایش ہوگی اسکے سوا ہم
یہان ایک کوا تیار کرایا ہے کہ اوس سے باشندگان دیہہ و مسافرین کو بہت
فایدہ پہونچیگا مگر باغ واقع گجنیر مین کہ بیکانیر سے بیس میل ہے خشکی و عدم خبرگیری
سے بہت نقصان ہوا بیکانیر مین ہی مہاراجہ صاحب نے محل جدید تعمیر کرایا
اور سابقہ محلون کی مرمت کرائی بڑی بڑی کہتیان غلہ بہرنے کیواسطے بنوائی
ہین اور شہر کی فصیل بہت مسمار ہوگئی تہی اوسکی مرمت کا بند و بست کیا

سنہ ۱۸۷۵-۷۶ء تعمیرات مفصلہ ذیل کا کام جاری رہا؛

| نمبر | نام کام | لاگت تخمیناً | خرچ سنہ ۱۸۷۵-۷۶ء |
|---|---|---|---|
| ۱ | محل جدید | [illegible] | [illegible] |
| ۲ | مرمت محل قدیم | للعـــ ۲؎ سما صـ | للعـــ ۲؎ سما صـ |
| ۳ | کہتیان | سـ ۲؎ | سـ ۲؎ |
| ۴ | مرمت فصیل شہر | [illegible] | [illegible] |
| ۵ | چاہ جدید شیو باڑی | [illegible] | [illegible] |

| نمبر | نام کام | لاگت تخمیناً | خرچ سنہ ۱۸۷۵ء |
|---|---|---|---|
| ۶ | مرمت محل گجنیر | [illegible] | [illegible] |
| ۷ | سڑک بیکانیر سے شیوباڑی کو | [illegible] | [illegible] |
| ۸ | چھتری مہاراجہ سردار سنگھ صاحب مرحوم | [illegible] | [illegible] |
| ۹ | تالاب سُورساگر | [illegible] | |
| | میزان | یک لکھ [illegible] | [illegible] |

## ڈاکخانجات انگریزی

سنہ ۱۸۷۵ء میں علاقہ راج بیکانیر میں تین ڈاکخانجات مفصلہ ذیل تھے —

سجان گڈھ بیکانیر سے ۹۰ میل مشرق میں ؛

رتن گڈھ — ۹۰ میل بیکانیر سے جنوب مشرق میں ؛

چورو بیکانیر سے ۱۲۰ میل جنوب مشرق میں ؛

سڑکوں پر ڈاک کی حفاظت کیواسطے راج کی جمعیت مقرر ہے ایک دفعہ رتن گڈھ کے پوسٹماسٹر نے شکایت کی سواران محافظ ڈاک نوکری میں غفلت کرتے ہیں اسپر راج کو تاکید ہوکے انتظام حفاظت کرایا گیا اور صاف ہدایت ہوئی کہ علاقہ راج میں حفاظت ڈاک کی ذمہ واری ریاست کی ہے بصورت وقوع

نقصان کے اوسکا مواخذہ ریاست سے ہوگا ؛

## پیمایش ٹوپوگرافیکل سروی

فروری و مارچ ۱۸۷۶ء مین مسٹر اے ایس بی اٹکنسن صاحب متعلقہ پیمایش ٹوپوگرافیکل بیکانیر سے جنوب مین پیمایش کیواسطے مثلثات قطع کرنے مین مصروف رہے اور اونکے پاس اہلکار راج مع سواران و پولیس متعین رہا ؛
موسم سرما ۷۷-۱۸۷۶ء مین لفٹنٹ اے بی ہیچ صاحب رویل انجنیر و مسٹر لوڈ صاحب اور ٹاپسل صاحب اور ہرلال سنگہ اور اتما سنگہ قریہ جوار سجان گڈہ کی پیمایش مین مصروف رہے اور راج کے اہلکار مع سوار و پولیس اونکے پاس متعین رہے ؛

## تنازعات سرحدی

مارچ ۱۸۷۲ء مین حسب الحکم کرنل بیلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کپتان برٹن صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ سجان گڈہ نے سرحد تنازعہ راج بیکانیر و جے پور پر جاکے مقدمات ذیل کا فیصلہ کرایا اور سرحد منفصلہ پر مینارہ جات تعمیر کراے ؛

موضع ٹھکوری علاقہ جے پور و موضع راؤ علاقہ بیکانیر
موضع ٹھکوری ایضاً و موضع ہدیال ایضاً
موضع کہوری ایضاً و موضع ماگا و ایضاً

# نقشہ راج سروہی متعلقہ باب نہم وقایع راجپوتانہ

# نوان باب

## سروہی

ریاست سروہی کے شمال و مغرب مین راج جودہ پور شمال و مشرق مین
ملک گودوار علاقہ جودہ پور مشرق مین اودے پور جنوب مین پہلن پور و
ماہی کانٹہ و ریاست بڑودہ ہین خطوط عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۳ دقیقہ
اور ۲۵ درجہ ۱۶ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ ۱۰ دقیقہ ۳ ۷ درجہ ۱۲
دقیقہ کے اوسکا ۳۰۲۴ مربع میل کا رقبہ ہے اور قریب پچپن ہزار باشندون
کی آبادی ہے - ملک کے مشرقی و شمال مشرقی حصص پہاڑی ہین کہ کوہ اراولی
کا شمال مغربی دامن اونمین داخل ہے اور مارواڑ کیطرف شمال مغربی سمت
مین بہت ندیان لونی کیطرف روان ہوکے خلیج کچھ مین گرتی ہین جنوب و جنوب
مشرق مین بہت بلند پہاڑ ہین کہ کوہ آبو مع اپنی شاخون کے اوسمین داخل ہے
چندراوتی شہر کے عظیم الشان کہنڈرات و مکانات واقع کوہ آبو سے ظاہر ہے
کہ یہہ ریاست جو حال مین بہت تنزل پر ہے کسی زمانہ مین بہت مالا مال اور
تربیت یافتہ لوگون سے آباد تہی مگر اب بہی راستہ درمیان گجرات و شہر
پالی تجارتگاہ علاقہ جودہ پور کی آمد رفت روز بروز زیادہ ہونے سے ملک
کی رونق زیادہ ہوتی ہے اور انتظام انگریزی سے ریاست نے بہت ترقی
پائی ہے ؎

شمال مشرق سے جنوب مغرب کی سمت مین چہوٹی چہوٹی پہاڑیان پہیلی ہوئی ہین

مگر جنوبون کے مغلوب ناتربیت یافتہ و غیر محکوم اور کل دیگر اقوام سے واقف
ہین اکثر خاندانون مین باہم مدت سے نزاع چلا جاتا ہی کہ بارہا فساد کر کے
دیہات کو تباہ و برباد کر دیے ہین اکثر یہہ نزاع زمین کے بابت ہوتے ہین
اور بعض دیریا نزاع سرحدی بہہ ہر سال کشت و خون ہوتا ہے بعض ٹہاکر
اپنے علاقہ کے رہنے والے سارق و غارتگرون سے مال ناجایز مین حصہ لیتے
ہین راج نے کسی طرح کی دست اندازی کیجاوے یا کسی ٹہاکر کو کچھ شکایت
ہو تو وہ بارہ وٹہیہ ہو جاتا ہے اور خالصہ کے ملک یا اپنے دشمن کی جاگیر
مین بربادی کر کے حصول مدعا چاہتا ہے جب راضی نامہ کی صورت پیدا
ہوتی ہے بارہ وٹہیہ کسی چارن سے بچن یعنی قول لیکے اپنی جاگیر مین بیٹھ جاتا
ہے چونکہ مجمع کثیر برادران بارہ وٹہیون کا ہمدرد ہوتا ہے چھوٹا سا ٹہاکر
راج مین خوف پیدا کر سکتا ہے اس سبب سے بہ اتفاق ضعف حکومت کے
راج کو اپنے سردارون کی سزادہی کا اختیار نہین ہے لوہانہ واقع ناروا ٹہ
اور ٹہاکر واقع سروہی سرکش سردارون کیواسطے بڑی جاے امن ہین
ان لوگون مین صرف قوی حکومت اور تربیت سے البتہ اصلاح و انقلاب
ہو سکتے ہین ؀

اس ریاست کے باشندون کا جزو اعظم وحشی جنگلی نسلین ہین اصلی باشندگان
ملک بہیل ہین اور دو قسمون مین منقسم ہین اول جو دیگر اقوام کے ساتھہ
دیہات مین رہتے ہین دوم جو صرف اپنی قوم کے نگلون مین رہتے ہین
اور اپنے سرگروہون کے تحت حکومت مین ہین اول قسم کی ریاست کے

ہر حصہ مین ہین اور دوسری قسم کی فقط سرحد مشرقی ملحق اضلاع کوہی میواڑ
پر ہین اون سے بعد مین تومین اور رسیدا ہوکے بعض حصون مین جنکو اب
خاص اونکی جاے سکونت کہہ سکتے ہین مسکن گزین ہوئے ہین شمال مین مینہ
مشرق مین گراسیہ جنوب مین کولی کہ اس سبب سے بہیل صرف مغرب مین
ہین بہیل و مینہ دو بڑی غارتگر قومین ہین بہیلون نے بعض مقامات پر
پیشہ زراعت اختیار کرلیا ہے اور مینون نے پانسو اسّی برس پیشتر گودوار
مین آکے قیام کیا تہا کسی چوہان کی فوج مین جو اوس زمانہ مین تدبیرات
فتح کا معاون ہوکے دہلی سے آیا تہا نوکر تہے - جاہل و ناشایستہ اور دیگر
اقوام کے نزدیک ہیچ متصور ہوکے دونون اقوام کے آدمی روز پیدایش
سے غارتگری کے عادی ہوتے ہین ریاست کی سرزمین ناقص ہونے کے
سبب سے حصول مدعا کیواسطے پہاڑ و جنگل مین کوسون چلے جاتے ہین اور
بدی پر ایسے آمادہ ہین کہ کسی شخص کو محتاج سمجہہ کے نہ بخشین اور کسی چیز کو ناکارہ
نہ سمجہین اور کسی مفسد ٹہاکر کے ساتہہ ہوجاوین تو انتقام و ضرررسانی مین
اوسکو انتہا درجہ کی مدد دین ٭

گراسیہ میواڑ و ایڈر سے نقل وطن کرکے سروہی کی ملحق السرحد ملک مین آئے
ہین اونکی جہونپڑیان زیادہ تر پہاڑ کی گہاٹیون مین متفرق ہین اور اسیطرح
متفرق زراعت کرتے ہین ٭

بہاکر جسکو اوسکے دو دیہات کے نام سے گہر کہیرہ بہی کہتے ہین کوہ اراولی کا
ایک جزو ہے اور اس مقام پر بہت عریض ہے اوسمین ۲۵۰۰ فیٹ بلند

اور پہٹے ہوئے پہاڑون کا متواتر سلسلہ ہے اور راستہ صرف گہاٹون سے
گذرا ہے سب سے بڑا گہاٹ موضع دیادر کا امبا بہوانی کو ہے اسکو بہاکر
کا پہاٹک کہتے ہین ۲۲ میل کے طول مین سرحد سروہی و ماہی کانٹہ پر واقع
ہے اس کل پہاڑ پر گراسیون کے چہوٹے ہین اور سرحد پر چند دیہہ
بہیلون کے ہین ؛

۱۸۶۵ سنہ تک اس ملک کے باشندون کا حال بہت کم معلوم تہا غیر لوگون
کو نہین آنے دیتے ہین بلکہ چند مرتبہ فوج کا راستہ بند کر دیا ہے اونکی
طاقت و سرکشی کی عجیب روایت ہے کہ پہاڑ پر چند جا پر ڈہول بجا کے صدہا
آدمی بجال جستی جمع ہو جاتے ہین اہلکار ریاست کی ہمت نہین کہ اندر جاوے
کچہہ خراج نہین دیتے صرف براے نام راج کے ماتحت ہین بارہ وٹہیہ اس
مقام کو اپنی جاے پناہ سمجہتے ہین بہاکر کے مفسد باشندون اور دربار
کے درمیان گفتگو و پیام چارنون کی معرفت ہوتا ہے اور چارنون کا اونکی
اس مغایرت و نا اتفاقی مین فایدہ ہے اسواسطے ہمیشہ یہی حال رکہا چاہتے
ہین دربار اپنی ہندوستانی کاہلی سے ان سرکشون کو نہین چہیڑتا اور
اس علم سے بہی کہ اونکے دشوار گذار مامنون سے زمانہ سلف مین پہلے رئیسون
کو پناہ ملی تہی اور آیندہ کو بہی اسیطرح کار آمد ہون اونکو سزا دینا نہین
چاہتا اونکی حملہ آوری اور زیادتی مساوات سمجہی جاتی ہے کوئی سال ایسا
نہین گذرتا ہے جسمین فساد نہوا ہو جب ماہی کانٹہ کا نقصان ہوا راج کو
اوسکا معاوضہ دینا پڑا ؛

بہاکر مین صرف کرنل ٹڈ ونتنگ صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ سنہ ۱۸۲۱ع مین فریلدر
سے اسیا بہوانی تک گئے تہے اول نہ جانے دیا مگر جب کفالت لے لی کہ کبہی بد
ارادہ سے نہین جاتے ہین اور صرف راستہ راستہ جاوینگے آوینگے تب
جانے دیا کچہہ عرصہ بعد کرنل انڈرسن صاحب گراسیون کی فہمایش کے
واسطے ویالڈر تک گئے تہے مگر کچہہ نتیجہ نہ نکلا کیونکہ گراسیون کیطرف سے جو لوگ
اونکے پاس آئے تہے بلا اطلاع و اجازت چلے گئے سنہ ۱۸۴۲ع مین تجویز
ہوئی تہی کہ ویالڈر سے اسیا بہوانی تک سڑک تعمیر کرا کے راستہ جاری کردیا
جاوے مگر بوجہ مقابلہ آرائی باشندگان ملک اور کثرت بیماری کے کہودنے کا
کام شروع ہوتے ہی بند ہوگیا ۞
بلند زمین سے گراسیہ لوگ مغرب مین پہیل گئے ہین اور چندراوتی نامی
قدیم شہر کے کہنڈرات مین کہ کسی زمانہ مین مغربی ملک کی بڑی منڈی تہا
اونکے جہونپڑے واقع ہین ایک مقام پر صرف دو تین سال رہتے ہین
اور جہاڑی اور مرض انگیز جنگل کو صاف کرکے زمین کو کارآمد کرتے ہین
اسطرح وے موجد ترقی ہین کہ آئندہ کو کسی شایستہ تر قوم کیواسطے راہ
مہیا کرتے ہین ۞
جو گراسیہ بہاکر سے باہر رہتے ہین کسیقدر اطاعت پذیر ہین اور اراضی مقبوضہ
کی بابت قلیل محصول دیتے ہین ۞
کولی بہر و زعرصہ ایک سو تیس سال گجرات سے آکے سروہی مین پہیل گئے
ہین اور اس علاقہ مین سارق مشہور ہین مگر یہان زراعت کا پیشہ کرتے ہین

اور دیگر تین اقوام کی نسبت ارتکاب جرایم کم کرتے ہین سروہی کی نصف سے زیادہ سرحد ماروار سے ملی ہوئی ہے وہان کے غارتگرون کے تاخت وتاراج سے نہ فقط اضلاع ملحقہ مین بلکہ کل راج مین بڑی مصیبت رہتی ہے سروہی کے نقص سرزمین اور ضعف حکومت کے سبب سے ماروار کے سرکش لوگ پشتون سے غارتگری کرتے رہے ہین راو صاحب سروہی نے خریطہ ۹ - مارچ ۱۸۶۸ء مین نواب گورنر جنرل صاحب کو شکایت سکنا ر ماروار اپنے ملک کی نسبت لکھاہے کہ یہہ اونکی قزاقی کا میدان ہے سرحد ماروار کے بدترین مقام یہہ ہین

شمال مشرق مین ناناہیرہ - شمال مین دودہ علی اور جنوب مغربی گوشہ مین جاویر - چیکلہ - لوہانہ - بڑہ گانو - مشہور بدمعاش سردارون کے گانو ہین یہہ لوگ جودہپور سے بہت دور ہونے کے سبب سے راج کی حکومت کو مطلق خیال مین نہین لاتے ہین اونکے بہیل ودیگر ہمراہیون سے سروہی وپہلن پور مین بڑا غوغا رہتا ہے کوئی اونکی غارتگری سے محفوظ نہین ہے کوئی سراغ لیکے جاتا ہے تو اوسکو سرحد کے اندر نہین جانے دیتے ہین اور اب راجپوتانہ مین محل انتہائی سراغ سے مدعیون کی حقرسی کرانا موقوف ہوگیاہے اکثر صورتون مین دادرسی غیر ممکن ہے یہہ بات نہین ہے کہ سکنا ر علاقہ سروہی ماروار مین واردات نکرتے ہون مگر بمقابلہ ماروار کے ٹہاکرون کے سروہی کے ٹہاکر کمزور اور چہوٹے ہین اور جس حالت مین سروہی کے رئیس اور سردارون کی خواہش بجانب ترقی ہے ماروا[ڑ]

کی ابتری و بدنظمی ارتکاب جرم و سرکشی ہنکے واسطے ترغیب دیتی ہے ظلم و
تشدد سے جو لوگ ارادتاً نہین چاہتے وسے بہی ارتکاب جرایم کرتے ہین اور
عدم سزایابی سے مجرمون کو ہمت اور حوصلہ زیادہ ہوتا ہے ٭

سنہ ۶۶ و ۱۸۶۷ء کے موسم سرما مین صاحب ایجنٹ مارواڑ راج کی فوج لیکے اس حد
پر آئے راو صاحب اوس زمانہ مین علاقہ گراسیہ مین تہے اونکی کارروائی
کا ہر روزہ حال معلوم ہوتا تہا اسیہ کامل تہی کہ جن باغیون کو مدت العمر سے
سزا نہوئی ہے اس مرتبہ سزا پاوینگے مگر انجام مین دریافت ہوا کہ جرمانہ سنگین
ہوا ہے اسپر سروہی کے سب چہوٹے بڑون نے کہا کہ یہہ مصیبت بہی سروہی
پر نازل ہوئی ہے کہ اسی ملک کو لوٹ کے جرمانہ ادا کرینگے مگر واقع مین امر
سے بہی کسیقدر فایدہ ہوا ہے کہ سرداران سرحدی کو عدم سزایابی کا وہ اطمینان
نہین رہا ہے اور سمجہنے لگے ہین کہ خواہ جرمانہ کی ہو یا قید کی ارتکاب جرایم
پہ سزا ضرور ہوتی ہے ٭

# نقشہ پرگنات راج سروہی مرتبہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء

| نام پرگنہ | دیہات خالصہ | دیہات جاگیرداران | دیہات متعلقہ | دیہات منذر | دیہات جاگیرداران و برہمنان | میزان | جمع سالانہ حصہ سرکار | فوج متعینہ سوار | فوج متعینہ پیادہ | فوج متعینہ کل | ہندی نام |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| کہونی | ۱۰ | ۳۲ | ۱ | ۱ | ۱ | ۴۵ | ہــۂ اعالسہ ۱۲/ | ۶ | ۳۴ | ۴۰ | खूनी |
| بھیتروٹ | ۹ | ۲۸ | ۵ | ۵ | ۷ | ۵۴ | عــۂ عالعہ ۱۵/۱۰ | ۹ | ۳۱ | ۴۰ | बीतरोत |
| آبو | ۱۱ | ۰ | ۰ | ۵ | ۰ | ۱۶ | معــۂ عالــے ۳/ | ۰ | ۱۸ | ۱۸ | आबू |
| جھوره کھارل | ۳ | ۱۸ | ۱ | ۱ | ۴ | ۲۷ | معــۂ اعالـہ ۱۰/ | ۱ | ۱۵ | ۱۶ | झूरखारल |

| نام پرگنہ | دیہات خالصہ | دیہات جاگیرداران | دیہات متعلقہ زنانہ | دیہات مندر | دیہات چارن و برہمنان | میزان | جمع سالانہ محصول پرگنہ | فوج متعینہ | | | ہندی نام |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | | | سوار | پیادہ | کل | |
| مگرہ | ۱ | ۲۵ | ۲ | ۱ | ۵ | ۳۴ | [illegible] | ۳ | ۱۵ | ۱۸ | मगरा |
| بارت چوڑہ | ۴ | ۴۱ | ۱ | ۰ | ۸ | ۵۴ | [illegible] | ۲۹ | ۱۳۶ | ۱۶۴ | बारतचौडा |
| ریوائل | ۱۵ | ۱۵ | ۲ | ۳ | ۵ | ۴۰ | [illegible] | ۴ | ۱۴ | ۱۸ | रेवायल |
| بہاکر | ۲۶ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۲۶ | [illegible] | ۵ | ۳۹ | ۴۴ | भाकर |
| ساتھ | ۰ | ۴۲ | ۰ | ۷ | ۱۱ | ۴۰ | [illegible] | ۱۱ | ۷۱ | ۸۲ | साथ |
| میزان | ۸۲ | ۲۰۱ | ۱۲ | ۲۳ | ۴۱ | ۳۵۹ | [illegible] | ۴۸ | ۳۸۴ | ۴۵۲ | |

**بھاکر** اس پرگنہ کے دیہات یعنی نگلون کی فہرست ذیل مین لکھی جاتی ہے
ان نگلون مین گہر متفرق کہیتون مین ہوتے ہین اسطرح ایک نگلہ دورتک
بستا ہے سرحد پر صرف بہیلون کے نگلہ جات ہین اونمین صرف وہی گراسیہ
رہتے ہین جنہون نے بہیل عورتین کرلی ہین اور وہ اونکے شامل ہوگئے ہین
اگرچہ ناواقف کو ان دونون مین کچہہ تمیز نہین ہوتا مگر واقع مین بہت
فرق ہے گراسیہ بہیلون کو پیچ سمجہتے ہین گراسیون کے دیہات مین چند گہر
بہیلون کے ہوتے ہین اور لکڑی کاٹنے اور پانی بہرنے کی خدمتین کرتے
ہین ؎

| نام دیہہ | قوم باشندگان | تعداد گہر | ہندی نام |
|---|---|---|---|
| جیدرہ ...... | بہیل | ۲۳ | जैदरा |
| کیاری ...... | ” | ۲۴ | किपरी |
| نیچے کا گڑہ ..... | گراسیہ | ۴۳ | नीचेकागढ़ |
| اوپر کا گڑہ ..... | ” | ۵۲ | ऊपरकागढ़ |
| گورسا ...... | ” | ۱۶ | गोरसा |
| رارہ ...... | ” | ۱۳ | रारा |
| دیری ...... | ” | ۲۷ | देरी |
| سوریگلہ ...... | ” | ۱۹ | सूरपगला |
| کیارہ ...... | ” | ۲۱ | किपारा |
| تیلیتی ...... | ” | ۲۸ | तेलिती |

| نام دیہہ | قوم باشندگان | تعداد گھر | ہندی نام |
|---|---|---|---|
| سین...... | گراسیہ | ٣٦ | सैन |
| بوجہ...... | ″ | ١٣ | बूजा |
| اوپر کا بور... | ″ | ١٥ | ऊपर का वोर |
| نیچے کا بور... | ″ | ٣١ | नीचे का वोर |
| جمبوری... | ″ | ٤٩ | जम्बूरी |
| بومریو...... | ″ | ١٥ | वोमरयो |
| رانوره...... | ″ | ١٤ | रानोरा |
| اوپر کا کھیجڑه... | ″ | ٥٢ | खेजड़ा |
| نیچے کا کھیجڑه... | ″ | ٢٢ | |
| پابہ...... | ″ | ٢٧ | पाबा |
| بوری کابوج... | ″ | ١٦ | वोरी का वुज |
| دواتیره...... | ″ | ٣٦ | द्वावतरा |
| ٹانکیہ...... | ″ | ٢٤ | टांकया |

**کوہ آبو** کوہ اراولی سے سلسل کراوسکی کل شاخون سے نہایت برتر کوہ آبو ہے اوسکے اوپر کا سطح بہت ناہمواری اور اکثر مقامات بلند چوٹیون مین ختم ہواہے اوسکے دامن کا محیط اڑتالیس میل متصور ہے برترین مقام جسکو گورو شکھر کہتے ہین سطح سمندر سے ٥٧٠٠ فیٹ بلند ہے کوہ آبو قدیم سے پرستش گاہ ہے خصوص دلواڑہ مین کہ وسط پہاڑ پر گورو شکھر سے

پانچ میل جنوب مغرب مین ہے جینیون کا عظیم الشان مندر واقع ہے ایک
مندر مین چار پرستش گاہ بشکل صلیب آپسمین متقاطع ہین اونمین سب سے
بڑی مغرب کیطرف رکہب دیو کا مندر کہلاتی ہے بقول کرنل ٹوڈ صاحب
یہہ مکان ہندوستان کے کل مندرون سے بڑا ہے اور آگرہ کے تاجگنج
کے سواے کوئی عمارت اوسکے برابر نہین ہو سکتی کہتے ہین کہ اس مقام پر
پیشتر شیوا اور بشنو کے مندر تہے اس مندر کے بنانے والے نے کل زمین
پر روپیہ بچہاکر اور اوس روپیہ کو بطور قیمت زمین حاکم سروہی کو دیکر
زمین خریدی بیرونی عمارت کے بڑے کمرے مین ایک مٹہ کی مختلف دہاتون
سے مرکب جینیون کے دیوتا کی مورت ہے اور مندر کے محاذی ہمل ساہ
جینی ساہو کار ساکن انہلواڑہ اس مندر کے بنانے والے کی مورت ہے
کل مندر چودہ برس کے عرصہ مین تیار ہوا تہا اور علاوہ چپین لاکہہ روپیہ
خرچ صفائی زمین صرف تعمیر مکان مین اٹہارہ کروڑ روپیہ خرچ ہوا تہا
دوسرا بیمنا ہتہ کا مندر اوسکے کتبہ سے ۱۲۳۶ کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے اور
باقیماندہ دو مندر صرف چار سو برس کے بنے ہوئے اور اون سے کمتر درجہ
کے ہین مگر اب سب خراب ہوتے جاتے ہین بڑا تعجب یہہ ہے کہ سفید سنگ مرمر
جو ان مندرون مین لگا ہے دور و دراز مقامات سے آیا ہوگا کیونکہ ابو
پہاڑ مین کہین سنگ مرمر کی کان نہین ہے مندرون کے پاس چہوٹا سا
خوشنما نکی تالاب ہے کوہ آبو کی آب و ہوا بہت خنک و خوشگوار ہے صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ موسم گرما و برسات مین یہان رہتے ہین اور صاحب

پولٹیکل ایجنٹ مارواڑ بہی زیادہ تر یہان ہی رہتے ہین اور چہاونی ڈیسہ
کی فوج کے گورہ سپاہی و افسر حفظ تندرستی کیواسطے یہان آتے ہین پہاڑ
پہ سر درختی بہت ہے اکثر میوہ جات اور پہولون کے درخت خود رو پیدا
ہوتے ہین کوہ آبو عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۲
درجہ ۹ ۴۷ دقیقہ پر واقع ہے ؛

**سروہی** دارالریاست راستہ نصیر آباد و ڈیسہ پر نصیر آباد سے ۱۸۳
میل جنوب و مغرب مین اور ڈیسہ سے ۴۷ میل شمال و مشرق مین واقع ہے
یہہ سنہ ۱۴۲۴ مین آباد ہوکے شیوپوری نام رکہا گیا تہا اور اصل شہر سروہی
جسکے کہنڈرات تہوڑی دور پر ہین اس سے قدیم تر ہے جب سے ظل حمایت
سرکار انگریزی مین آیا ہے سروہی کی دولت و تجارت مین بہت ترقی ہوئی
ہے سابق مین ویران و مفلس تہا مکانات زیادہ تر خوشنما اور پختہ اینٹون
کی تعمیر کے ہین راؤ صاحب کے محل مین کسیقدر بلندی پر ہے کوئی خوبی
نہین ہے سروہی مین تلوار بہت عمدہ تیار ہوتی ہے ؛
علی محمد خان نے بہی تصدیق کیا ہے کہ سروہی کی تلوار سب جگہہ مشہور ہے
اور یہان کی سی نرسل بہی کہین نہین ہوتی ہین کہ تیر بنانے کیواسطے ایران
تک جاتی ہین شہر سروہی عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۹ دقیقہ طول بلد
مشرقی ۷۲ درجہ ۵۶ دقیقہ پر واقع ہے ؛

**دانتروئی** سروہی سے بائیس میل جنوب مغرب مین اور دیپور
سے ۸۷ میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۹ ۷۶ دقیقہ طول بلد مشرقی

۲۷ درجہ ۳۵ دقیقہ ؛

**ایرن پورہ** جہان جودہ پور کی فوج کنٹنجنٹ کی چہاونی ہے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۹ دقیقہ ؛

**گروارا** اودے پور سے ۵۷ میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ ۴۵ دقیقہ پر واقع ہے ؛

**جہارولی** سروہی سے ۱۵ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ ۱۲ دقیقہ پر واقع ہے ؛

**ناہندیہ** بناس ندی کے کنارہ راستہ پر اودے پور سے ۴۳ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۱۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ پر واقع ہے ؛

## تاریخ ریاست

کل راجپوتانہ مین صرف ایک سروہی کی ریاست ہے جس نے مغل بادشاہون اور مرہٹون اور راٹہوڑون کی اطاعت نکرکے ہمیشہ اپنی خود اختیاری کو قایم رکہا۔ راجپوتون کی معزز نسل چوہان کی محکوم ہوکے راؤ اور ٹہاکر اور بہیل اور مینہ اور گراسیہ جو اس ملک مین رہتے ہین بلا پابندی قانون و قاعدہ رہتے آئے ہین اسی بود و باش کو آزادی کہتے ہین کہ وے اس کے دل و جان سے خواہشمند ہین راجگان جودہ پور نے اون پر بارہا حملہ کیا مگر کبہی کامیاب نہوئے اور نہ اونہون نے قبول کیا کہ ہم نے شکست پائی جیسے

ابتدا سے جنگلی و وحشی صفت اور آزاد تھے ویسے ہی اخیر تک رہے آئے ؛
مگر اخیر مین باہم نا اتفاقی پیدا ہوئی کہ اوسکے سبب سے کمزور ہوگئے اونیسوین
صدی کے شروع مین اودیکاراؤ ادوسے یہان جی اپنی رعایا کے حق مین
بجاے مالک اور خداوند کے ظالم و جابر ہوا کوہستان کے ٹہاکرون سے ایسی
زیادتی کا متحمل ہونا محال تہا اکثر نے فساد کیا اور دیگر رئیسون کی اطاعت
اختیار کی باقیماندہ نے جیسا آزاد لوگون کو شایان ہوتا ہے کیا اونکے رئیس
نے اونکو دغا دی اور ظلم کیا اسکے عوض مین اونہون نے اوسکو مسند سے
اوتار کے قید کردیا اور اوسکی حیات مین ایک اور شخص کو منتظم ریاست
مقرر کیا مگر یہہ شخص بہی نکما تہا یعنی اوسکا بہائی شیو سنگہ تہا اسپر او دیبہان
جی نے راجہ مان سنگہ والی جودہ پور کے پاس ثالثی کیواسطے پیغام بہیجا
مان سنگہ کو اور کیا چاہیے تہا وہ اور اوسکے بزرگ سروہی کو اپنا ماتحت
کہکے صرف باتون سے دل خوش کرلیتے تہے ایسا ہوا کہ کبہی مطیع کرلیا ہو
مگر جب دیودہ رئیس مستحق ریاست نے اوس سے چارہ جوئی کی کامیابی
کی کامل امید ہوگئی - فوج کشی کرکے راٹہوڑ سروہی کے علاقہ مین گئے مگر
کوہستانی جوانمردون نے ایسا مارا کہ شکست کہاکے اولٹے بہاگے اور اودے
بہان بدستور قید رہکے انجام کار محبس مین مرگیا ؛
مگر یہہ سخت حملہ ہوا تہا فتح سے بہی ریاست خراب و شکستہ حال ہوگئی اودیپور
و جودہ پور و بڑودہ کی ملحق السرحد ریاستون کی ظل حمایت سرکار انگریزی
مین آجانے سے سروہی مین حفاظت سرکار انگریزی کے فواید بخوبی معلوم

ہوگئے تھے نواب امیرخان نے غارتگری اور پنڈارون نے تاخت وتاراج
ملک چھوڑ دیا جس رئیس نے گورنمنٹ کی اطاعت و ماتحتی قبول کرلی وہ امن
مین تھا اپنے ملک مین بیخطر ہوگیا بخصوص نواب امیرخان خونخوار قاتل و
بیرحم غارتگر سے ایماندار و خداپرست و عبادت شعار حاکم ہوگیا تھا؛
غرض اس فواید سے آگاہ ہوکے شیوسنگہ منتظم سروہی نے بھی اپنی مختصر
ریاست کو ظل حفاظت سرکار انگریزی مین لینے کی درخواست کی کہ منظور ہوکے
بتاریخ ۱۱ ستمبر ۱۸۲۳ء عہدنامہ ذیل منعقد ہوا؛

## عہدنامہ ۱۸۲۳ء

عہدنامہ فیما بین سرکار آونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی و راؤ شیوسنگہ منتظم
سروہی مرتبہ کپتان الکزنڈر سپیرس صاحب ایجنٹ سروہی منجانب سرکار
کمپنی حسب الحکم میجر جنرل سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب بیرونٹ جی سی بی رزیڈنٹ
مالوہ و راجپوتانہ بہ اختیارات کلی عطیہ نواب ولیم پٹ لارڈ امہرسٹ صاحب
بہادر گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل و راؤ شیوسنگہ منتظم ریاست سروہی
منجانب خود؛

ازانجاکہ اسوقت مین سروہی کے منتظم راؤ شیوسنگہ و دیگر حکام بااختیار نے
درخواست کی ہے کہ اس ملک کو سرکار انگریزی کی حفاظت مین لیا جاوے
اور سرکار انگریزی نے بہ اطمینان تمام تحقیق کرلیا ہے کہ ریاست سروہی راجپوتانہ
کے کسی اور رئیس کے ماتحت نہین ہے اسواسطے بمنظوری درخواست راؤ

شیو سنگہ شرائط مندرجہ ذیل بطور عہد نامہ دوامی اتفاق و احدیت کی منضبط ہوئے ہین کہ جب تک آفتاب و ماہتاب صفحہ عالم پر منور ہین اونپر طرفین سے عملدرآمد رہیگا ؁

**قلم ۱** سرکار انگریزی سروہی کے ملک و ریاست کو اپنی حفاظت مین لینا اور اپنی ماتحت و خراج گذار ریاستون کے ذیل مین داخل کرنا منظور کرتی ہے

**قلم ۲** راؤ راجہ صاحب منتظم امور ریاست منجانب خود و بنام راؤ صاحب و وارثان و جانشینان سرکار انگریزی کی سرپرستی کو تسلیم کرتے ہین اور فرائض اطاعت و وفاداری کو ادا کرنے اور دیگر شرائط عہدنامہ پر لحاظ کامل رکھنے کا عہد کرتے ہین ؁

**قلم ۳** سروہی کے راؤ صاحب کسی دیگر رئیس یا ریاست سے تعلق نہ کینگے نہ رابطہ جدید پیدا کرینگے اور نہ کسی پر زیادتی کرینگے اگر اتفاقاً کسی قرب و جوار کے رئیس سے نزاع ہو جاوے تو ثالثی و فیصلہ کیواسطے سرکار انگریزی مین دعوی پیش کرینگے - اور سرکار انگریزی منظور کرتی ہے کہ اگر کوئی ریاست کسیطرح سے سروہی پر دعوی کریگی تو سرکار سے اوسکا فیصلہ کیا جاویگا اور اسیطرح بخلاف اسکے سروہی کیطرف سے دعوی ہونے پر خواہ وہ دعوی ملک کی بابت ہو خواہ نوکری یا مطالبہ زر وغیرہ کے ؁

**قلم ۴** سرکار انگریزی ملک سروہی کے انتظام مین اپنا دخل نکرے گی مگر وہان کے حاکم ہمیشہ انتظام کے باب مین حکام انگریزی کی صلاح پر لحاظ کرکے اوسکے بموجب کاربند رہینگے ؁

**قلم ۵** ان دنون مین سروہی کا ملک اندرونی تقسیم اور باشندگان کے مفسد طریقہ اور غارتگرون کی سرکشی وحملہ آوری سے بالکل ویران ہوگیا ہے اسواسطے منتظم سروہی علانیہ وبخصوصیت عہد کرتے ہین کہ ملک کی ترقی اور اجراے رشتہ حسن انتظام وشایستگی مین حکام انگریزی کی صلاح کے بموجب کاربند ہونگے اور یہہ بہی اقرار کرتے ہین کہ ترقی ملک وانسداد سرقہ وغارتگری وداد رسی رعایا مین ہمیشہ سعی کامل کرتے رہینگے ❊

**قلم ۶** اگر سروہی کے ٹہاکرون وسردارون مین سے کوئی مرتکب جرایم یا عدول حکمی ہوگا تو اوسکو بمنظوری وبمطابقت راے حکام سرکار انگریزی سزاے جرمانہ یا ضبطی جایداد یا دیگر سزا جو اوس جرم کیواسطے مقرر ہو دیجایگی ❊

**قلم ۷** کل سرداران ورعایا سروہی نے بالاتفاق بیان کیا ہے کہ راو ادیبہان حاکم سابق بباعث ظلم وتشدد بمنظوری سرداران وٹہاکران براہ انصاف مسند سے اوتار کے قید کیا گیا ہے اور راو شیوسنگہ بنظر استحقاق کلی وارث مستحق متصور ہوا ہے اسلیے سرکار انگریزی بہی راو شیوسنگہ کو اوسکی حیات مین منتظم ریاست سمجہیگی مگر اوسکی وفات پہ اگر کوئی اودے بہان کا وارث جایز ہوگا تو وہ مالک ریاست ہوگا ❊

**قلم ۸** بالعوض مصارف حفاظت ریاست سروہی جسقدر خراج تاریخ عہدنامہ سے تین برس بعد قرار پاوے ریاست سروہی سے سرکار انگریزی مین داخل ہوتا رہیگا مگر اس شرط سے کہ وہ خراج آمدنی ملک کی فی روپیہ چہہ آنہ سے

زیادہ نہوگا ؛

قلم ۹ بنظر ترقی تجارت وایزادی آسایش رعایا حکام سرکار انگریزی
کو اختیار ہوگا کہ حدود ریاست سروہی کے اندر محصول آمد رفت مال تجارت
کی شرح اور ایصال محصول مذکور کے قواعد جو بتجربہ آیندہ سے ضرور تصور
ہون مقرر کرین اور اوقات مختلفہ پر بحسب ضرورت اون کے ترمیم کرین

قلم ۱۰ جب کسیقدر انگریزی فوج سروہی یا اوسکے قرب وجوار مین متعین
ہوگی تب راو صاحب سروہی بمقتضا اطاعت سرکار انگریزی اوسکے واسطے
رسد مطلوبہ بلا اخذ محصول مہیا کرینگے اور فوج کا کمان افسر پیداوار زراعت
کو نقصان سے محفوظ رکھنے مین نہایت کوشش کریگا سرکار کو اختیار ہوگا
کہ سروہی مین فوج کی چھاونی مقرر کرے راو صاحب کی طرف سے اوسمین
کچھہ اعتراض نہوگا اسیطرح اگر کبھی ریاست سروہی کے کام کیواسطے فوج
بھرتی کرکے اوسکو باہتمام صاحبان انگریز آراستہ کرنے کی ضرورت ہوگی
تو راو صاحب حسب ایما سرکار انگریزی اپنی حیثیت کے موافق اس تدبیر
کو منظور کرینگے اور خراج معینہ بر وقت ادا کرنے پر لحاظ کامل رکھینگے اور
راو صاحب کے ملازم فوج ہمیشہ بہ تحت سرکار انگریزی نوکری کرنے کو تیار
رہینگے ؛

مقام سروہی مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۸۲۳

دستخط مہاراو شیو سنگہ　　　دستخط لارڈ امہرسٹ صاحب

جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے باجلاس کونسل بتاریخ ۱۴ اکتوبر

۲۳ سنہ ۱۸۴۷ بمقام فورٹ ولیم تصدیق کیا دستخط جارج سوئنٹن صاحب سکرٹری گورنمنٹ سنہ ۱۸۴۷ء میں اودے بہان لا ولد مرگیا راؤ شیو سنگ بجاے اوسکے رئیس ہوئے اور اونکا بیٹا ولیعہد ریاست متصور ہوا ۔

اسوقت میں اکثر موجبات سے ملک کا انتظام مشکل ہوگیا اگرچہ راجہ مان سنگہ شکست کہاکے لوٹ گیا تہا مگر اوسکے حملے سے ٹہاکرون کے دل کندہ ہوگئے تہے اونمین سے بعض نے خود اختیار ہونا چاہا بعض اودے بہان جی کے عہد مین علیحدہ ہوگئے تہے اس فساد کے دفعیہ کی ضرورت سے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو لازم آیا کہ ریاست کے اندرونی معاملات مین حد معینہ سے زیادہ مداخلت کرین اور بہرتی فوج کیواسطے روپیہ کی ضرورت ہوئی کہ سرکار انگریزی نے عہدنامہ مندرجہ ذیل کے بموجب پچاس ہزار روپیہ قرض دیا ۔

## عہدنامہ قرضہ ۱۸۴۷

جناب نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل ارشاد فرمایا ہے کہ مہاراؤ راجہ شیو سنگ منتظم سروہی کو قواعد دان فوج بہرتی کرنے کی خاص غرض سے کہ وہ فوج حسب صلاح ونگرانی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ انتظام پولیس وتحصیل مال مین مصروف رہینگے قرضہ بلاسود کہ پچاس ہزار روپیہ سکہ سونت شاہی سے تجاوز نکرے تین برس کیواسطے دیا جاوے اسواسطے مہاراؤ شیو سنگ صاحب عہد کرتے ہین کہ فوج کی اول تنخواہ تقسیم ہونے سے تین برس منقضی ہونے پر محصول سایر کے ہمیں چہارم رہن کرکے اس قرضہ کو ادا کرنا شروع

کرینگے بٹہ و باد و سود رہن وغیرہ کا فرق راؤ صاحب کے ذمہ ہونے سے صریح ظاہر ہے کہ جسقدر قرضہ دیا گیا ہے اوسیقدر لیا جاوے گا - نقل مطابق اصل دستخط روس صاحب اول اسسٹنٹ رزیڈنٹ قرضہ دینے کے علاوہ سرکار انگریزی کچہہ اپنی فوج بہی بہیجی کہ مفسد ٹہاکرون کے ہمراہی مینون کی سرکوبی کرے چنانچہ جو ٹہاکر اودے بہان جی کی بیدخلی کے بعد سرکش ہوئے تہے سب مطیع ہو گئے ؛

ٹہاکرون مین نہایت سرکش نیم بوج کا ٹہاکر تہا جب سرکاری فوج نے مینون کو دبایا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی درمیانگی سے بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل بشرط نوکری ادرا داے چہہ آنہ فی روپیہ خراج کے راؤ صاحب کو اوسکی جاگیر کی کفالت دیگئی اور دیگر ٹہاکران خصوص بہٹانہ گرول موہل مدلہ ملگورہ . سیلورہ سروہی سے علیحدہ ہو کے ریاست پہلن پور علاقہ بمبئی کی مطیع ہو گئی راؤ صاحب نے اونکی سرپرستی کا دعوی کیا مگر یہہ تجویز ہوئی کہ بجز ٹہاکران و سیلورہ کے جنکا تعلق پہلن پور سے ۱۸۱۸ء تک نہوا تہا سب پہلن پور کے تحت مین رہین ؛

## عہدنامہ ٹہاکران نیم بوج

بیساکہہ سدی ۷ سمت ۱۸۸۱ مطابق ۴ مئی ۱۸۲۴ء

بمتی بیساکہہ سدی یکم سمت ۱۸۸۱ مطابق ۲۹ - اپریل ۱۸۲۴ء راے و پریم سنگہ ٹہاکران نے نیم بوج کی جاگیر پر قابض ہو کے اور مہاراؤ شیو سنگہ صاحب

کے بطیع ہوکے اونکی سرپرستی کو قبول کیا ہے اسواسطے شرایط ذیل جنپر پشتیون
تک عمل ہوگا اور اون سے کبھی انحراف ہوگا منظور کرتی ہین ؛

**قلم ۱** پٹہ نیم بوج کی ہر قسم کی آمدنی یعنی زرمالگذاری و محصول مال تجارت
و محصوال شہرین سے فی روپیہ چہ آنہ سری دربار سروہی کو ادا کرتے رہینگے
اور جرمانہ وغیرہ کسی قسم کا بالائی مطالبہ رعیت سے نکیا جاوے گا ؛

**قلم ۲** کنورا ودے سنگہ خلف ٹہاکر نیم بوج دیہات گرور یو رینہ ہونگتا ہلہ
جاگیر ٹہاکر لکہہ جی کی آمدنی لیا چاہتا ہے مگر فی الحال وہ ریاست پہلن پور
کے تحت مین ہے اگر سروہی مین آجاوے تو مہاراو صاحب براہ انصاف
فیصلہ کرینگے ؛

**قلم ۳** نیم بوج اور اوسکے علاقہ مین مال و عدالت وغیرہ کا کل کام حسب
منظوری کا مدار سروہی انصرام پاوے گا اور ظلم و بے انصافی نہوگی ؛

**قلم ۴** جب کبھی ریاست سروہی کے کسی خاص کام کیواسطے سردار اور
فوج جمع ہونگے ٹہاکران نیم بوج مع اپنی فوج کے بلا عذر شامل ہونگے ؛

**قلم ۵** ٹہاکران نیم بوج کسی دوسرے ریاست سے تعلق نرکہینگے اور نہ
تعلقات جدید پیدا کرینگے کسی فساد مین جو ملک جودہ پور و پہلن پور مین واقع
ہو اپنے بہائیون اور کولیون کے شامل نہونگے اور کسی سے نزاع ہوگا
تو دربار سروہی کو اطلاع دینگے اور دربار کے احکام کی تعمیل کرینگے ؛

**قلم ۶** ٹہاکران نیم بوج رعایا کو امن مین رکہنے کیواسطے بہیل کولی اور
مینون کو دبانے کی ہر ایک تدبیر کرینگے ۔ اور اونکے علاقہ مین چوری و

تھا رتگری ہوں اونکا معاوضہ ضرور ادا کرینگے ۔

**قلمہ ۷** دربار سروہی نے کنور ٹہکرانی و دیگر رشتہ داران زنانہ ٹہاکرانیم لوج اکی پرورش کیواسطے اٹہارہ جایات مفصلہ ذیل سطالبہ خراج سے جو کل جاگیر پر لگاہے معاف کئے ہیں اسمین کبہی فرق نہوگا ۔ ۔

| موضع سولندہ | موضع ادنا ذرہ | موضع جحبتواڑہ | موضع دہونی |
| --- | --- | --- | --- |

**سنہ ۱۸۴۵ء** مین سروہی کے راؤصاحب نے کوہ آبو پر سرکار انگریزی کو صحت گاہ بنانے کیواسطے حسب شرائط ذیل زمین دی ان شرطون مین امتناع گاؤکشی کی شرط ہے اوسکی منسوخی کیواسطے بارہا راؤصاحب سے کہاگیا مگر اونہون نے منظور نہ کیا ۔

## شرائط متعلقہ صحت گاہ کوہ آبو

**جہانتک** ممکن ہو صحت گاہ کیواسطے زمین نکی تالاب کے قریب پسند کی جاوے **سپاہیون** کو ممانعت ہوجاوے کہ دیہات مین جاکے رعایا کو تکلیف ندین اور عورتون کی ہتک و بے عزتی نکرین ۔

**مادہ گاؤ** و نرگاؤ و مور و کبوتر کے مارنے اور پہاڑ پر گاؤ کا گوشت لانے کی تاکیداً ممانعت ہو ۔

**مندر** و پرستش گاہ اور اونکے مکانات متعلقہ مین مداخلت نکیجاوے ۔

**برہمن** اور فقیرون کو تکلیف ندیجاوے ۔

صاحب پولٹیکل ایجنٹ و سپرنٹنڈنٹ کی معرفت مہاراؤ صاحب اور اونکے
کامدار کی منظوری حاصل کرنے کے بغیر کوئی درخت نہ کاٹے اور نہ او کسی طرح
نقصان کرے ؛
تالاب کے جنوب مشرقی گوشہ پر جہان برہمن رہتے ہین سپاہی مچھلی نہ
پکڑنے پاوین ؛
سپاہیون کی غارتگرون سے محفوظ رہنے کی تدبیر کامل ہوتی رہے کہ
ایسے مقدمات مین راؤ صاحب جوابدہی اپنے ذمہ نہ لینگے ؛
پیداوار زراعت اور کھڑی کھیتی اور دیگر مال کا نقصان ہونے کی تدبیر
کیجاوے اور سپاہیون کو ممانعت ہوجاوے کہ انبہ و جامن وبیر و شہد
وغیرہ نہ توڑین کہ یہہ مال خاص راج کا ہے البتہ گرونده بہ کثرت ہوتا ہے
اوسکا اونکو اختیار ہے ؛
راؤ صاحب سے بازار جمع کرنے کا تقاضا نہو اور فراہمی رسد کا کل بندوبست
اونکی مدد کے بغیر بطور خود کیا جاوے ؛
کوئی شخص انگریز یا ہندوستانی علاقہ سروہی مین غارتگری سے محفوظ
رہنے کیواسطے محافظ و رہبر ساتھہ لینے کے بغیر سفر نکرے اور مزدورون
اور رہبرون کو حسب شرح مروجہ راج سروہی و مجریہ کرنل سدرلینڈ صاحب
مزدوری دیجاوے ؛
کوئی قدیم راستہ یا سڑک بند نکیا جاوے ؛
کوہ آبو پر مزدورون کو حسب شرح مقبولہ و مجوزہ کرنل سدرلینڈ صاحب

مزدوری ملا کرے ؛

۱۴ سپاہی صرف اندر گہاٹ اور ماتی گہاٹ کو اپنے استعمال مین رکہین ؛

اگر آئندہ کو دیگر شرائط یا ضروری بند و بست کا موقع پیدا ہو تو معرفت صاحب
پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ راؤ صاحب کو تحریر ہوکے کیا جاوے رفع غلط فہمی کے
واسطے مراتب صدر مفصل لکھے گئے ہین ورنہ واضح ہے کہ سفر مین فوج اپنی
ضروریات کا خود بند و بست کرتی ہے ؛

سنہ ۱۸۵۴ مین بد انتظامی سے ریاست کے ذمہ دو لاکھہ روپیہ کا قرضہ ہوگیا
تب راؤ صاحب نے بذریعہ خریطہ ذیل سرکار سے بند و بست ریاست ہونے
کی درخواست کی ؛

## خریطہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۵۴ع

منجانب راؤ صاحب سروہی بنام لفٹنٹ کرنل سر ہنری منٹگمری لارنس صاحب
کے سی بی ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ

اندنون ریاست سروہی مقروض ہے اسواسطے مین چاہتا ہون کہ سات
آٹھہ برس تک سرکار انگریزی اوسکا بند و بست کرے تاکہ مصارف سالانہ
آمدنی سے کم ہون قرضہ ادا ہوجاوے ملک مین ترقی ہو اگر سات آٹھہ برس
مین یہہ مراد حاصل نہو تو میعاد زیادہ کیجاوے اس ریاست کو سرکار
انگریزی نے محفوظ رکہا ہے اسواسطے اوسکی ترقی کی تدبیر کیواسطے بہی
اوسی سرکار سے متوقع ہون سید نعمت علی وکیل کو آپکے ساتھہ بہیجتا

جانے کیواسطے لکھدیا ہے وہ سروہی کے معاملات ماضی وحال سے بخوبی واقف ہے اورا سباب مین ہرایک سوال کا جواب دے سکتا ہے ؀

## خریطہ ۱۱- فروری ۱۸۵۷ء

آپکا خریطہ مورخہ ۳- فروری سنہ روان میرے خریطہ کے جواب مین اس مضمون سے پہونچا کہ قبل اسکے کہ تمہاری درخواست منظور ہو مجھکو اس بات سے مطلع کرو کہ علاوہ حفظ مراتب ولحاظ عزت تمہاری جو تدبیرین مثل کمی مصارف وغیرہ صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ مناسب وضرور سمجھین تمکو منظور ہونگی یا نہین اور صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کے کلی اختیارات ریاست مزاحمت نکرنیکا تم عہد کرتے ہو یا نہین دونون مراتب کا جلد جواب لکھو مضمون اسکا بالکل مفہوم ہوا اور جواب مین لکھتا ہون کہ میرا حفظ مراتب و پاس عزت ملحوظ رہنے پر مین میعاد معینہ کے اندر نہایت خوشی سے آپکی تحریر کے بموجب عمل کرونگا اور عہد کرتا ہون کہ سپرنٹنڈنٹ کے بندوبست مین کسیطرح دست اندازی نکرونگا ؀

آپکے ساتھ سید نعمت علی ہے اوسکو کل اختیار ہے کہ اس باب مین جو آپ دریافت کرین اوسکا جواب دے مین اوسکو خیرخواہ سمجھتا ہون ؀

اس درخواست کے بموجب ریاست کا انتظام سرکار انگریزی کیطرف سے ہوا کچھہ عرصہ بعد دریافت ہوا کہ اس قلیل ریاست کیواسطے جسکی آمدنی صرف اسی ہزار روپیہ ہے تیس ہزار روپیہ خراج سالانہ کا مطالبہ بہت

پہونچی اور اکثر قدیمی رواج جو مخل ترقی تہے بدستور جاری رہے
اگرچہ انتظام انگریزی کیواسطے آٹہہ سال کی میعاد مقرر ہوئی تہی مگر ضرورتاً
اوسمین تین سال کا اور اضافہ ہوا یکم اکتوبر ۱۸۶۵ء کو انتظام ریاست مع
مبلغ [illegible] نقد موجودہ خزانہ راؤ امید سنگہ صاحب کو مفوض
ہوا اخیر برسون مین سرکار انگریزی کی نگرانی صرف انتظام مال پر محدود تہی
دیگر معاملات مین مہاراؤ صاحب کو مطلق اختیار تہا اسپر بہی ریاست نے
بہت ترقی ہوئی مگر یہہ حالت مدت دراز تک نہین رہ سکتے تہے دربار کی ضعف
حکومت سے اکثر سردار سرکش و باغی ہوگئے اور غارتگرون نے بہی ہاتہہ
پہیلاے ملک کی قدرتی ویرانی و ناہمواری سے اونکو بہت مدد ملی اور
سنگین وارداتون سے جان و مال کے امن مین خلل واقع ہوگیا صاحب
پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ نے انتظام ملک و عافیت رعایا مین بہت کوشش کی اور
ویران ملک مین آبادی بڑہانے کی جو تدبیر کے آیندہ مفصل لکہی جاویگی
مہاراؤ صاحب کی نسبت مشہور تہا کہ اپنے کاربردازون کے اختیار مین ہین
سو تحقیقات سے غلط ثابت ہوا ہر ایک کام کو اپنے ارادہ سے کرتے تہے اونکے
مزاج مین امساک و تعصب و توہم مذہبی اور کسان گرد و پیش کے اعمال
و حرکات کی نسبت شک و بدگمانی بہت تہی ؛

باوجودیکہ سالہاے گذشتہ مین خرچ سے آمدنی زیادہ ہوئی تہی اور
خزانہ مین بہی زر کثیر موجود تہا مفید کام مثل تعمیر یا مرمت تالاب و بند
و تیاری سڑک مین یا بہرتی فوج و ملازمان جدید مین جنکی از حد ضرورت

لکہے جاتے تہے اور اونکا قول تہا کہ سرکارنے الور و جہالاواڑکے رئیسون کو ایسے ہی خطاب دیکے ہین اگر ہمکو بہی دین تو ہماری خیرخواہی زمانہ غدر اور قدامت خاندان کی بڑی قدر دانی ہوگی ؁

ستمبر ۱۸۶۵؁ مین مہاراجہ صاحب جودہ پور راؤ صاحب سروہی کی چہوٹی ہمشیرہ سے شادی کرنے کیواسطے سروہی مین آئے شادی مین تیس ہزار روپیہ خرچ ہوا مگر راؤ صاحب نے لاگ نیوتہ سے اوس سے زیادہ روپیہ وصول کیا
ستمبر ۱۸۶۵؁ مین ریاست سروہی کے اہلکاران کارکن حسب تفصیل ذیل تہے

۱ دیوان ایک بہت بے ایمان قوم بقال تہا ؁
۲ مصاحب ہیرانند نامی اگرچہ منشی انگریزی خوان برہمن جسکو اوسط درجہ کی لیاقت تہی ؁
۳ وکیل متعینہ خدمت صاحب سپرنٹنڈنٹ قدیم پروہت ؁
۴ وکیل متعینہ ایجنسی مارواڑ اغلبًا پروہت ؁

بجز ہیرانند کے سب ناخواندہ اور اپنے عہدون کیواسطے بالکل نالایق تہے ہر پرگنہ کے کامدار کو تحصیل مالگذاری و محاصل سایر و دیوانی فوجداری کا بیحد اختیار تہا فوجداری مین اونکی مدد کیواسطے تہانہ دار تہے کامدارون کی تنخواہ چہہ روپیہ سکہ بہیلواڑہ سے بارہ روپیہ تک اور تہانہ دارون کی پانچ روپیہ سے آٹہہ روپیہ تک علاوہ خرچ سواری تہی کامدارون کی لیاقت و چلن روپیہ کا حال تعداد تنخواہ سے ظاہر ہے زیادہ تر جاہل اور قوم سے بقال تہے اور معاوضہ قلت تنخواہ کہ اوس ملک مین گذارہ کیواسطے ہرگز کافی

نہ تھی راج کے نقصان سے کرتے تھے اکثر راج کے غلہ سے جو بٹائی مین دیہات
سے آتا خانگی تجارت کرکے نفع اوٹھاتے تھے زبردست ٹھاکرون کو ہمیشہ رضامند
رکھتے تھے تحقیقات مقدمات مین دل نہاد نہین ہوتے کسی مقدمہ دیوانی یا
فوجداری مین اون سے کیفیت طلب کرنا عبث تھا خفیف معاملات متعلقہ
مال مثل تعداد چاہات و مقدار کاشت اراضی مین اپنی لاعلمی سے مقبل تھے ایسے
لوگون کے اہتمام مین باوجود ابتری و خرابی کے جو انتظام رہا وہ بھی حیرت
و تعجب کا باعث ہے واقع مین باشندگان ملک کی سرکشی و تمردی سے اونکی
بداعمالی پر بڑی قید تھی البتہ راجپوت تھانہ دار بہادر اور محنتی تھے کو اونہون
نے انصرام کار مین بارہا جانفشانی کی ہے بڑے تھانہ جات مین دس بارہ
اور چوکیات مین دو تین سپاہی متعین تھے انسداد جرایم و حفاظت رعایا کے
واسطے یہہ عملہ کافی تھا تھانہ دارون کا مقدم کام گشت و گرداوری اور انسداد
غارتگری ہے مگر دور دراز کی جھاڑی اور فاصلہ باہمی تھانہ جات اور
قلت آبادی سے اونکا رہنا بیفایدہ ہے ۞
راؤ صاحب کو اختیار ہوا تب یہہ کیفیت تھی اور [illegible] تک وہی رہی صاحب
سپرنٹنڈنٹ نے اونکو چند صلاحین دین کہ ایماندار و لیق کامدار مقرر کرین
اونکی تنخواہ مین اضافہ کرین جاگیرداران پر اپنے اپنے علاقہ مین امن و عافیت
قایم رکھنے کی تاکید رکھین رعایا کا انصاف کرین اور شرایط مناسب مقرر
کرکے رعایا کو ملک مین آباد ہونے کی ترغیب دین چونکہ ان سب تدبیر و تعین
کم و بیش خرچ تھا صاحب کی صلاح کارگر نہوئی اگرچہ راؤ صاحب سے زیادہ

کوئی کامدارون کی بے ایمانی سے واقف تہا تاہم اونکو علیحدہ کرنا نہین
چاہتے تہے اسوجہہ سے کہ باوصف بے ایمانی بہی ارزان ہین لیئق وایماندار آدمی
زیادہ تنخواہ طلب کرینگے عدالت پر ایک شخص کے مقرر کرنے اور کل اہلکارون
پر تاکید کرنیکا اقرار کیا تہا اوسکا بہی ایفا ہوا ✽
افزونی آبادی کیواسطے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے شرایط ذیل مقرر کین ✽
عرصہ سات سال تک نوآباد زمین پر راج کا محصول نہ لیا جاوے گا ✽
آباد ہونیوالے کو اوس زمین کی لکڑی فروخت کرنے یا اپنے صرف مین لانیکا
اختیار ہوگا ✽
راج سے اوسکی جان و مال کی حفاظت ہوگی اور اہلکار ظلم نکرنے پاوینگے
سات برس تک غلہ وغیرہ اشیاء خوردنی پر جو وہ لاوے محصول نلیا جاویگا
اوس زمین پر جو چاہات و تالاب و بند تعمیر کیے جاوین اونکا نصف خرچ راج
سے ملیگا ✽
ہر محتاج رعایا کیواسطے راج سے پوہرہ مقرر کرایا جاویگا کہ وہ اونکی کل ضرورت
کیواسطے روپیہ قرض دے ✽
آٹھوین برس راج مین مقدار واجب سے چہارم محصول لیا جاوے گا نوین
سال نصف دسوین سال تین چہارم اور گیارہوین سال کل لیا جاویگا ✽
کل رعایا علاقہ سروہی کو جو اسطرح زمین لین لازم آویگا کہ اپنی سابقہ زمین
کو آباد و مزروعہ رکہین ✽
جو شخص پچاس یا سو گہر لاکے آباد کریگا اوسکو شرائط بالا پر راج سے زمین

ملیگی اور گیارہ برس بعد وہ جاگیردار ہوجاویگا ؁

ہر ایک آباد ہونیوالے کو راج سے سند ملیگی ؁

جب راج مین کچھہ تدبیر پیش نگئی صاحب سپرنٹنڈنٹ نے جاگیرداروں کو ہدایت کی کہ اپنے علاقہ مین لوگون کو آباد ہونے اور جاہات تعمیر کرنے اور ویران دیہات سابقہ وجدید دیہات آباد کرنیکی ترغیب دین چنانچہ بعض جاگیرداروں نے اسپر بخوبی عمل کیا بعض ٹھاکرون نے جاہات تعمیر کرائے خصوصاً ٹھاکر سنگہ واڑہ اور مدار کے راو اور اونکے رشتہ دارون نے موضع سونیلہ کے ویران کھیڑہ کو آباد کرنے مین بہت کوشش کی اور عمدہ و سیراب زمین پر نیشکر کاشت کرنیکا اقرار کیا ؁

مارچ سنہ ۱۸۶۶ مین راؤ صاحب نے حسب خواہش سپرنٹنڈنٹ ایک شخص کو تعمیل اشتہار کیواسطے مقرر کیا کہ اوسکی کوشش سے سات ویران دیہات مین ۵ گھر آباد ہوگئے اور ۲۶ گھر دیگر دیہات مین آباد ہوگئے اور چار دیہات مین جو مدت سے ویران پڑے تھے تورن باندہنے کی رسم کہ آبادی دیہہ کیواسطے ضروری ہے ادا ہوئی ؁

اگر ریاست سے اچھی طرح کوشش ہوتی تو یقین تھا کہ بد نظمی بار واڑ کے سبب سے وہان کی رعایا بہت آسکے آباد ہوجاتی مگر راؤ صاحب نے ان شرطون پر عمل نکیا اور راج کی غیر مزروعہ زمین کو بجائے اسکے کہ محصول راج معاف رہے ویران رکہنا پسند کیا ؁

شروع سنہ ۱۸۶۶ مین راؤ صاحب نے دیوان کو کام سے بیدخل کیا اور بجای

اوسکے ہیرانند کو مقرر کرنا چاہا جب اوس نے انکار کیا منشی نعمت علی راج کے قدیم
اور وفادار ملازم کو جسنے تیس برس نوکری کی تہی اور راؤصاحب کے باختیار
ہونے پر مستعفی ہوا تہا اور بجلدوے حسن خدمات زمانہ غدر کے سر جارج لارنس
صاحب نے اوسکو راج بہرت پور مین نوکر کرایا تہا اور وہان اوسکی گوپال گڈہ
کی تحصیلداری پر ترقی ہوئی تہی طلب کرکے مقرر کیا اول اوس نے بہی انکار
کیا مگر اخیر مین ماہ جولائی منظور کر لیا پہر راؤصاحب وکیل متعینہ خدمت صاحب
سپرنٹنڈنٹ سے ناخوش ہوئے اوسکو حکم دیا کہ اپنی جاگیر کو چلا جاوے اور
بجاے اوسکے منشی امین محمد اہلکار ریاست کچہہ کو جس نے ۱۸۶۲ء و ۱۸۶۳ء مین سرہی
مین بہت اچہا کام کیا تہا مقرر کیا ان دونون لایق آدمیون کے نوکر ہونیمین
راؤصاحب کی بڑی خوش نصیبی تہی منشی نعمت علیخان نے بوجہہ واقفیت ملک
وٹہاکران ورعایا کے بڑے کام انجام دئیے تہے اور چند مرتبہ صاحب سپرنٹنڈنٹ
کو بہت مدد دی تہی اوسکے تقرر سے کام حسب قاعدہ وبہ اسلوبی ہونے لگا
سابقا سڑک اعظم واقع علاقہ ریاست پر ویرانی ملک کے سبب سے بڑی
بے انتظامی تہی اب چہہ چہہ میل پر بہیل اور مینون کی چوکیات مقرر ہوکے
واردا تون کا انسداد ہوا ٭

بہاکر کے گراسیہ وبہیل اقوام کی سرکشی اور انکے عادات پناہ دہی مجرمان وباغیان
ولاپروائی احکام دربار کا حال پیشتر لکہا گیا ہے اونکے تدارک اور انتظام ملک
کیواسطے راؤصاحب پر تاکید ہوئی کہ خواہ گذشتہ جرایم کے عوض کچہہ سزا
دین مگر فوج لیکر خود چلین اور بچشم نمائی سے عدم ارتکاب جرایم آیندہ کا

اقرار کرا دین اور اونکو باور کرا دین کہ بصورت عدم ایفا کے سزا دیجا سکتا ہے راو صاحب نے
بہت پس و پیش کے بعد کہ ظاہرا بخوف نا قابلیت تہا اس شرط سے منظور کیا
کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ بہی ساتھ چلین کل ٹہاکران ریاست مع جمعیت طلب
ہوئی کہ تہوڑے عرصہ مین ہزار آدمیون کی جمعیت مع معمولی ہمراہیان فراہم
ہوگئے انمین سے قریب نصف بندوقون سے مسلح تہے اور باقیماندہ کے
پاس تلوار ڈہال بہالہ اور تیر کمان تہے گہاٹون پر دو سو آدمیون کی جمعیت
جابجا متعین کی اور ہرکارہ بہیجکے سبکو اطلاع دی کہ جو اشرافت سے
اپنے مکان پر رہیگا اوسکو کچہہ تکلیف نہ پہونچیگی حسن اتفاق سے اونہین ایام
مین پوسینہ کی طرف کا راستہ راجہ ایڈر نے بند کر دیا ۞

۱۴ - فروری سنہ ۱۸۶۶ کو راو صاحب ریلڈر کو روانہ ہوکے وہان سے بیجاپور
راستہ مین ہوکے پہنچکے گڈہ کے نگلہ مین کہ ایک عظیم الشان قلعہ کے کہنڈرات
سے بطور نشیمن اقتدار خاندان پرمار نامزد ہی پہونچے انہین ایک ہفتہ سے زیادہ
صرف ہوا - اہل رعایا پہاڑون مین بہاگ گئی کہ وہان سے آگ جلتی نظر
آتی تہی مگر بہ تدریج اونکو اعتبار آیا غارتگری کی سخت ممانعت ہوئی بلکہ اس
جرم مین دو تین ملازمون کو سخت سزا ہوئی جب اونہون نے دیکہا کہ مکانون
سے کچہہ تعرض نہین ہوا اور نہ کوئی آدمیون کو ستاتا ہے سب از خود آگئے -
اہل مرد آئے لیکن زنان عورتین آئین کہ ہر ایک سے گہاس تک بہ ادائے قیمت
لیگئی آئندہ کا راستہ ناقص ہونے کے سبب سے خیمہ جات و اسباب گڈہ مین
چہوڑنا پڑا اونکی حفاظت اور پیچہے کا راستہ جاری رکہنے کیواسطے جمعیت ہوئی

گئی باقیماندہ فوج امبا بہوانی تک گئی اکثر مقام پر ایسا راستہ آیا کہ سبکو پیادہ
چلنا پڑا امبا بہوانی سے راو صاحب مشرق کو گئے اور وہان سے شمال کو اسطرح
کل ملک کا بخوبی دورہ کیا اور جہان انتظام کیواسطے ضرور سمجہا جمعیت متعین
کی جیسا گدہ پر ہوا تہا فوج کے پہونچنے پر لوگ بہاگ جاتے تہے اور نیک نیتی کا
اطمینان ہونے پر واپس آئے تہے پرگنہ بہاکر کی آبادی کی کیفیت بیشتر لکہی
گئی ہے گراسیہ لوگون کی حیات بالکل بارانی فصل پر منحصر ہے پہاڑ مین جہان
کسیقدر زمین ملتی ہے زراعت کرتے ہین اور ایک زمین کو تین سال سے زیادہ
کاشت نہین کرتے کہ اسطرح اونہون نے کل زمین کو صاف کر دیا ہے درخت
صرف نالون مین پیدا ہوتے ہین گراسیہ مادہ گاؤ کو پوجتے ہین کسی سفید
جانور کو نہین مارتے بہیڑ کو بہی نہین مارتے بلکہ اوس ملک مین بہیڑ نہین ہوتی
ہے جب فوج گئی مزدورون کی ایک جماعت ہمراہی چپراسی محکمہ سررشتہ تعمیر
متعین کرکے سڑک تیار کرائی فوج کی واپسی تک ویلڈر سے امبا بہوانی تک اچہی
سڑک تیار ہوگئی اکثر مقامات پر پہاڑ کاٹنے مین بہت محنت پڑی کسیقدر نقصان
زر فوج بل کے عوض لئے اور گراسیہ دہیلون نے علاقہ ماہی کانٹہ مین نقصان
کیا تہا اور راج نے اوسکا معاوضہ دیا تہا اوسکی بابت مہی مویشی لئے اسطرح
۷۳۵ مویشی قیمتی تخمیناً چار ہزار روپیہ لے گئے ۱۴- مارچ کو فوج گہاٹہ مین
سے نکلی اور انتظام کیواسطے سو آدمیونکا تہانہ بمقام گڑہ چہوڑا اور دورہ امن
وامان سے ختم ہوا صرف ایکدفعہ سڑک بنانیوالون پر حملہ ہوا اوسکے سوا کسی جگہ
کسی نے مقابلہ نکیا ؛

جب رو ہیڑہ مین واپس آئے موضع والور یہ بہیلان جو واقع سات میل پر جسنے چند سال سے راج کی حکومت بالا سے طاق رکہدی تہی فوج متعین ہوئی مگر بہیل پہلے سے خبر پاکے پہاڑون مین بہاگ گئے اس حملہ مین تین آدمی مارے گئے اور چند زخمی ہوئے اسواسطے دیہات کی حفاظت کی غرض سے عرصہ تک فوج کا قیام رہا آخرکار بہیلون نے اطاعت کی اور آباد ہوگئے اور آیندہ کیواسطے وہان ایک تہانہ مقرر ہوا ✦

سنہ ۱۸۵۹ و ۱۸۶۰ء مین راؤ صاحب کو سید نعمت علی دیوان کا بہی مطلق اعتبار نرہا اوس سے کام لینا چہوڑ دیا اوسکی علیحدگی لیاقت و تجربہ کاری کے سبب سے باعث افسوس تہی مگر جب مئی مین راؤ صاحب نے اوسکو کام سے سبکدوش کرکے علاوہ جاگیر عطیہ راؤ صاحب مرحوم سو روپیہ ماہوار کی پنشن مقرر کی توسبکو اور علی الخصوص اوسکو بہت خوشی ہوئی ✦

اس عزل و نصب سے بہت فکر ہوا تہا مگر حسن اتفاق سے راؤ صاحب نے منشی امین محمد کو مختاری پر مقرر کیا اوس نے لیاقت و تندہی و دیانتداری سے رئیس و ٹہاکرون کا اعتبار حاصل کرکے ہرطرح ترقی پیدا کی کامدارون مین سے عمدہ آدمی منتخب کرکے لیق و بے ایمانون کو برخاست کردیا خالی عہدون پر چند پردیسی آدمیون کو مقرر کیا دیسیون کی تنخواہ بیس روپیہ اور پردیسیون کی تیس روپیہ تک مقرر کی اور ترقی آیندہ کا اقرار کیا اور اونکے اختیارات کی حدود مقرر کین دیوانی مین پچہتر روپیہ تک کی نالش سماعت کرنیکا اور فوجداری مین ایک مہینے تک کی قید اور بیس روپیہ تک جرمانہ کا اختیار

دیا اونکی ہدایت کیواسطے قواعد مقرر کئے اور اونکے احکام کا اپیل خود دیوان
کے محکمہ مین ہونے لگے انتظام پولیس کی بہی تاکید ہوئی مگر اونکے پاس جمعیت قلیل
تہی اوس سے فوجداری و مال وغیرہ کا کل کام انتظام مشکل تہا دیوان کو کار
بار ریاست سے مقدمات اپیل کی سماعت وفیصلہ کیواسطے خاطر خواہ فرصت
نہ تہی اسواسطے فوجداری و دیوانی کی عدالتین بہ اختیارات سماعت اپیل
فیصلہ کامداران پرگنات وکوتوال شہر مقرر ہوئین اور اونکے واسطے قواعد
مقرر ہوگئے سابقا خرچہ مقدمہ بمقدار چہارم زر دعوی فریق غالب سے لیا
جاتا تہا اسوقت سے بقدر معینہ عدالت انگریزی فیصلہ جات مین بذمہ مغلوب
قرار پانے لگا ان عدالتون کے احکام کا اپیل محکمہ دیوان مین ہوکے پنچگان
راؤصاحب سے حکم اخیر ہوتا تہا مگر عدالتون کی کارروائی حسب اطمینان
نہ تہے رئیس خود دست اندازی کرتا تہا بعض مقدمات متعلقہ برہمنان و
چارن وبہاٹون وگوشائیون کو عدالت سے بلا فیصلہ طلب کرلیتا تہا اور اکثر
مقدمات مین عدالتین اپنے احکام کا عملدرآمد نہین کرسکتے تہین تاہم اونکے
تقرر سے رعایا کو بہت آرام ہوگیا تہا ؛
ایصال محاصل سایر کا انتظام خراب تہا شرح محاصل معین نہ تہی اہلکاران
سایر جو چاہتے تہے وصول کرتے تہے راج کا نقصان تہا اور تجارت مین خلل
واقع ہوتا تہا دیوان نے کل راج مین ایک شرح محاصل مقرر کرکے صرف ایک
مقام نواقع سرحد پر وصول کرنیکا طریقہ جاری کیا ؛
اس سال مین پانچ ویران گانو آباد ہوگئے تہین کی آبادی کے احکام جاری

ہوئے کل ۲۲۵ گہرون نے علاقہ غیر سے آکے ریاست سروہی کی بود و باش
اختیار کی آبادی سال گذشتہ مین ترقی ہوئی امید گڈہ مین پانسو آدمیون
کی آبادی زیادہ ہوگئی اور بازار تعمیر ہوا - بنظر افزونی آبادی وسیع جنگل
واقع جنوب آبو معروف گرورناول پٹہ بماہ فروری علیحدہ پرگنہ مقرر ہوکے
اوسمین کامدار اور عملہ جدید مقرر ہوا - دربار کی توجہ آبادی پر ہونے سے
زمین کی قدر زیادہ ہوئی نزاع سرحدی بہت پیدا ہوئی اونکے فیصلہ کے
واسطے دربار نے ایک اہلکار باشندہ علاقہ انگریزی مقرر کیا آٹہہ مقدمات جو عرصہ
سے زیر تجویز تہے فیصل ہوئے اور دیگر مقدمات کے نقشہ جات تیار ہوگئے گراسیہ
لوگ علاقہ میوار سے آکر سروہی مین آباد ہوئے پرگنہ ریوائی واقع سرحد شرقی
مین نو جدید دیہات آباد ہوگئے اور پہلے پانچ دیہات مین ۲۲۶ گہر کا اضافہ
ہوا زراعت زیادہ ہوئی اور آبپاشی کیواسطے چند چشمون سے دو دو میل
تک نہرین بنائی گئین گراسیہ ایک مقام پر سکونت نہین رکہتے تہے اس مشکل
کے دفعیہ کیواسطے کامدار و تہانہ دار نے اون سے بکوشش تمام ۷۲ چاہ تعمیر
کرائے +

پرگنہ بہترول کے جنوب مین بہی گراسیہ پہیلنے لگے بعض بہاکر یعنی کوہستان
علاقہ سروہی سے آئے اور بعض سیدہے میوار سے آئے جنگلی زمین واقع
دامن کوہ آبو پر اس قوم کی آبادی بہت ہوگئی اور شمل پرگنہ ریوائی وہان
بہی زمین صاف ہوئی اور چہہ چاہ تعمیر ہوئے راؤ صاحب نے سہ بندی
کے سپاہی نوکر رکہکے کامدارون کے تحت مین متعین کئے کہ اونکی بہت

ضرورت تہی اور پچاس پوربیہ نوکر رکہہ کے باضافہ اوسیقدر دیسی آدمیون کی کمپنی بنانے کی تجویز کی اور اونکے واسطے آگرہ کے میگزین سے انگریزی بندوقین منگائین مارچ ۱۸۶۷ع مین گراسیون پر فوج کشی ہوئی تب تدبیرات مندرجہ ذیل عمل مین آئین ؁

اول وساطت اشخاص درمیانی موقوف ہوکے گراسیون اور دربار کے درمیان بلا وساطت تحریر وگفتگو ہوا کرے ؁

دوم یہہ خطہ علیحدہ پرگنہ متصور ہوکے علیحدہ عملہ کے تحت انتظام مین رہے

سوم پرگنہ کے وسط مین سو آدمیون کا تہانہ مقرر ہو ؁

چہارم ملک مین سڑک تیار کیجاوے ؁

دیہات کے مقدمون سے تعہد ہوا کہ کاشتکاران اراضی اوسی شرح سے محصول دیا کرین جو اونکے ہم جنس میدان پر دیتے ہین ؁

موسم بارش مین گراسیون نے ادائے خراج سے انحراف کیا بعض دیہات نے خریف کا لگان ادا کر دیا باقیماندہ دو زبردست سرغنون کے اغوا سے باہر ہوگئے کامدار نے کچہہ تدبیر نکی بلکہ دربار کو اطلاع بہی ندی فروری مین حال معلوم ہوا تو راؤ صاحب خود گئے کامدار کو موقوف کیا گراسیون نے عند الطلب بیجن مانگا تو انکار کیا آخر کار چند لکہیا یعنی مقادم آئے محصول بیع چہٹہ حصہ سے نوان حصہ کر دیا اس سے خوش ہوگئے دیگر دیہات کے لوگ بہی آکے آباد ہوگئے صرف بڑہائی گانو کے جنمین سے دو کے سرگروہ معنوی سردار تہے نہین آئے انجام مین اونہون نے بہی شرایط مقبولہ دیگر دیہات پر آنے کی درخواست کی

مگر منظور ہوئی صرف دو کیواسطے اجرا بے پیغام باعث زیادتی حوصلہ متصور ہوکے
موقوف رکہا پرگنہ کے کامدار کو ہدایت ہوئی کہ جب وے از خود راج کے تہانہ
مین آوین اونکو آباد کرادے چنانچہ بعد والپسی راؤ صاحب اگر آباد ہوگئے ؛
اس دورہ مین بہی گانؤن کا ملاحظہ ہوا سڑک کی مرمت اور اوسکی عرض کی
ایزادی ہو مگر سب سے بڑا یہہ کام ہوا کہ پچن کا دستور موقوف ہوگیا ؛
بجز اس فساد کے کہ کامدار کی غفلت سے ہوا تہا اگرا سیون نے کوئی زیادتی
نہ کی صرف دو خفیف وارداتین ہوئین دو برس کے بندوبست مین اسقدر
انسداد جرائم ہونا حقیقت مین تعریف کے لائق ہے ؛
سنہ ۱۸۹۶و۹۷ و ۱۸۹۶و۹۷ء کے واقعات مین مقدم ٹہاکر نتہو سنگہ کی بغاوت اور
قحط اور راج کی زیرباری ہین چنانچہ نتہو سنگہ کی بغاوت کا حال بمناسبت مقام
پر لکہا جاویگا اب قحط کی کیفیت لکہی جاتی ہے کوہ آبو پر صرف تیس انچہ بارش
یعنی معمولی کے نصف سے کم ہوئی اور دیگر اضلاع مین چہارم سے بہی کم بارش
ہوئی پیداوار خریف مطلق نہوا ربیع کی فصل اچہی ہوئی تہی مگر کہین کثرت بارش
سے اور کہین ژالہ زدگی سے تلف ہوگئی کشش بارش سے قحط ہوا گیہون آبو پر بندرہ
سیر اور میدان مین سترہ سیر بکتے ہین سوسات سیر بلکہ چہ سیر تک بکنے لگے ؛
شروع نومبر مین راؤ صاحب نے محصول غلہ معاف کرکے تجارت غلہ کی آزادی
دی جب دسمبر مین کل راجپوتانہ کے رئیسون نے اجمیر کے جلسہ مین اقرار کیا کہ محصول
غلہ تعداد میعاد سے زیادہ نہ لینگے اور قحط مین کل معاف کرینگے اونکا وکیل بہی
شریک جلسہ تہا اگر جب خیال کیا جاتا ہے کہ اس ریاست مین زیادہ تر آمدنی

محصول راہداری کی اور راوسہمین محصول غلہ کی رقم بڑی ہے تو راو صاحب
کا اس تدبیر مین شریک ہونا واقعی تعریف کے لایق ہے ارغول اقوام مثل گراسیہ
و مینون و بہیلون کو قحط سے بہت تکلیف ہوئی ان لوگون کا گذارہ فصل خریف
کی پیداوار پر منحصر ہے کہ خود کاشت کر کے سال بہر کا ذخیرہ جمع کر لیتے ہین بارش
سے چند مہینے بعد تک اونہون نے گہاس چارہ بیچکر گذارہ کیا اور کہیجڑہ کی چہال
اور گوکہرو گاڑہ مین ملا کے کہایا اخیر مین گروہ کے گروہ آبو وانادرہ مین مزدوری
کیواسطے آئے صاحبان انگریز آبو وڈیسہ نے اونکی پرورش کیواسطے چندہ جمع
کیا اوسمین راو صاحب نے بہی سو روپیہ ماہوار دیا اسکے علاوہ راو صاحب
نے تالاب واقع سروہی کی چہٹائی کیواسطے پانچہزار روپیہ دیا اور زمینداروں
سے مطالبہ مالگذاری ملتوی رکہا کہ قریب نصف مویشی مرجانے سے اونپر سخت
مصیبت تہی ؛

کپتان میور صاحب کے جانے پر کپتان بیلی صاحب سپرنٹنڈنٹ ہوگئے تب قحط
کا بہت زور تہا پہلا جمع کیا ہوا زرچندہ خرچ ہوگیا آبو مین محتاج بکثرت ہوگئے
خصوص انادرہ مین مارواڑیون نے کہ گجرات سے اپنے وطن کو واپس جاتے
تہے خیرات خانہ دیکہہ کے قایم کر دیا اسواسطے چندہ جدید سے زر کثیر جمع کیا
اور اسی اثنا مین پیشگاہ گورنمنٹ بمبئی سے انجنیر ان ڈیسہ و آبو کو تعمیرات قحط
کی منظوری آگئی کہ اونہون نے مزدورون کو مرمت سڑک مین مصروف کیا
اور اونکے بچون کو انادرہ مین پختہ کہانا تقسیم ہوا مارواڑی پختہ کہانے مین
تقریبا ہوگئے اور تالاب و سڑک پر مزدوری کرنے لگے ستمبر مین کثرت بارش سے

تعمیر سڑک موقوف ہوئی تب سب کی پرورش خیرات خانون سے ہوتی رہی بارش
موقوف ہونے پر پہر مرمت سڑک جاری ہوئی بازار آبو مین بہت عمدہ سڑک
جسکی ضرورت تہی تعمیر کرائی گئی اگرچہ روپیہ کم تہا تاہم ہزارون آدمیون کی
جانین بچین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و دیگر صاحبان نے بہت روپیہ دیا رہنا
کاٹھیا واڑ نے بڑی فیاضی سے آبو کی خیرات خانون کیواسطے [illegible] روپیہ
بہیجا تہا کہ کل [illegible] خرچ ہوا جنوری سنہ ۱۸۶۹ سے فروری سنہ ۱۸۷۰
تک چہہ سو تین من غلہ بحساب فیصدی ایک من ساٹہہ ہزار خوراکون مین تقسیم ہوا
راؤ صاحب نے ریاست اور جیب خاص سے زر کثیر خرچ کیا اور گنجایش ہوتی
تو اور بہی کرتے بہیل مینون اور ڈہیڑون پر قحط سے بڑی آفت آئی اون مین
سے زیادہ تر چہوڑکے گجرات کو چلے گئے مگر زراعت پیشہ لوگون نے جنکو حاکمان
تحصیلات کی معرفت راج سے اور بوہرون سے تقاوی مین غلہ دلایا گیا ایسی
تکلیف نپائی کاریارون کے مویشی بہت مرگئے بیل اور بہینس خبرگیری کامل ہونے
سے کم مرے مگر گائین بہت مرین اور جو بچین بوجہ لاغری و نشیبی سبز گہاس
کہاکے مرگئین کر آخیر مین صرف فیصدی پچیس جانبر ہوئین - کل زمانہ قحط مین
یہان گجرات سے غلہ آیا ہے احمد آباد و پٹن و بسندہ پور کے ساہوکارون نے بہت
بہیجا غلہ صرف اونٹون پر آتا تہا کہ بیلون مین ریتہ کی زمین پر گاڑی کہینچنے کی
طاقت نہ تہی اونٹ بہی مشقت اور گرسنگی سے بہت مرگئے اس سے اونٹون کا
کرایہ دو چند ہو گیا اور بہرتی غلہ مین بڑی مشکل واقع ہوئی +
زیر باری ریاست کی یہہ صورت ہے کہ سمت ۱۹۲۳ مین آمدنی سے خرچ زیادہ ہوا

مگر ریاست مقروض نہ تھی اور راؤ صاحب چاہتے تھے کہ آمدنی وخرچ برابر کردین مگر راؤ صاحب کے بھائیون اور ہمشیرہ کی شادی مین کہ ہمشیرہ کی شادی مہاراجہ صاحب والی قرولی کے ساتھ ہوئی ہے خرچ کثیر ہوگیا تخفیف خرچ کی تدبیر در پیش تھی مگر مفسدہ پھیلایا نہ اور قحط کے سبب سے کچھہ نہو سکا زیر باری ریاست کی وجہہ سے راؤ صاحب نے پھر درخواست کی کہ کچھہ عرصہ کیواسطے ریاست مین سرکار انگریزی کیطرف سے انتظام ہوجاوے گورنمنٹ سے چند شرائط پیش ہوئین اور دیوان نے بھی راؤ صاحب کو سمجھایا کہ آپ خرچ کم نہین کرتے اور ریاست زیر بار ہوگئی ہے بجز اسکے کہ شرائط مجوزہ گورنمنٹ منظور کیجاوین چارہ نہین مگر راؤ صاحب نے اونکو منظور نکیا اور اپنا کام خود کرنا مناسب سمجھا؛

وقت تقرر کپتان بیلی صاحب فوج و ملازمون کی تنخواہ چھہ مہینے کی چڑہی ہوئی تھی کہ سب نالان تھے خزانہ مین روپیہ نتھا ساہوکارون نے قرضہ دینے سے انکار کردیا تھا؛

چند روز بعد راؤ صاحب نے اپنے مختار امین محمد کو بعلت گستاخی و بدچلنی برخاست کردیا کوئی کام کرنے والا نرہا سواے اسکے اونکو امید تھی کہ ریاست مین انگریزی انتظام ہوجاویگا اسواسطے کسیکو مقرر کرنے کی تدبیر نکی - کچھہ عرصہ کے بعد نعمت علی مختار سابق کو موضع واحسن اوسکے دیہہ جاگیر سے طلب کرکے منتظم کیا اوسنے بوجہہ عدم بہمرسی روپیہ کے انکار کیا مگر راؤ صاحب نے اہتمام ریاست اوسکو سپرد کردیا اوسنے بندوبست مین کوشش کی اور فروخت اراضی سکنی

اور ایصال بقایا باراج سے بلا اضافہ قرضہ کے کہ ایک ساہوکار ساکن علاقہ ریاست
کا بہ تعداد نو ہزار روپیہ تہا روپیہ کا بندوبست کرکے چھ مہینے کی تنخواہ تقسیم کردی
اور ساہوکار کو بہی اس شرط پر کہ دیگر قرضہ نلیا جاوے اور اوسکے قرضہ کا سود
ادا ہوتا رہے بالفعل تقاضا ادائے زر اصل نکرنے پر رضامند کرلیا ۔
مگر جب سرکار انگریزی سے انتظام ریاست ہونے کی امید قطع ہوگئی صاحب ایجنٹ
نے ضرورت انتظام و تخفیف خرچ و ادائے قرضہ و تقسیم تنخواہ سے آگاہ کرکے بعد
ملاحظہ حسابات انعام و بخشش و بیشیہ ملازمان بین اردہ و برہمہ بوج و خرچ طویلہ
و دانہ کبوتران وغیرہ غیر ضروری مصارف کے کم کرنے کی صلاح دی مگر خوشامدی
و حاضر باشان دربار جنکو ان مصارف سے فایدہ تہا بارج ہوگئے کہ باوصف
اقبال ضرورت تخفیف خرچ راو صاحب اوسپر عمل نکرسکے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے
مدت تک وقتاً فوقتاً تاکید کی آخرکار راو صاحب نے مبلغ [illegible] ہزار روپیہ کا خرچ
کم کرکے تخفیف آیندہ کا اقرار کیا اس سے صاحب سپرنٹنڈنٹ و دیوان ریاست
خوش ہوئے کیونکہ سختی قحط و نقصان ملخ خوری و مفسدہ مہو سنگہ سے ریاست
بہت زیربار ہوگئی تہی اس سال مین ٹیڈیون سے زراعت کا بہت نقصان
ہوا اول ایک دل مارواڑ کیطرف سے آیا وہ تو گجرات کیطرف نکل گیا مگر اون کے
بچون نے بہت نقصان کیا ہرچند زمیندارون کو ہدایت ہوئی کہ اونکو غاردار
زمین میں کہکے خاک سے داب دین مگر اونہون نے تلف جان کے وہم سے عمل نکیا
امید تہی کہ بارش سے ٹیڈیان مرجاینگی مگر اونکو کچھ نقصان نہ ہوا پیدا درختون
مین چپ گئی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ ٹیڈیان تیر سکتی ہین اس مرتبہ جیسے یہان

بعد ٹیلہ یان اچانک آئین اور تکلیفات قحط مین بہت اضافہ کیا ۔
پرگنات مین مسلمان تحصیلدارون کے تقرر سے انتظام مال بہت اچھا ہوا سابق
مین بقال کا مدار شبانہ روزی تجارت غلہ مین مصروف رہکے راج کے کام مین
دل بہلاو ہوتے تھے مگر سہ بندی کے سپاہی اور سوارون سے انتظام پولیس
اچھا ہوا کسی ضابطہ کی پابندی نرہی البتہ راجپوت تہانہ دارون نے انسداد
واردات مین چستی سے سعی کی کستور چند بقال فوجدار ریاست اپنے عہدہ کے
لایق نتہا بجائے اسکے کہ تہانہ جات مین گشت و گرداوری کرے ہمیشہ سرو ہی مین
تجارت غلہ مین مصروف رہتا راج کے کام پر مطلق توجہ نتہی راو صاحب کو اس
حال سے مطلع کیا گیا مگر کستور چند بہت چالاک اور اونکے مزاج پر حاوی تہا
یکبارگی اوسکی علیحدگی منظور نکی مگر جب اوسکی غفلت و نالایقی کا یقین ہوگیا
تو ٹہاکر نارہی راجپوت کو اس عہدہ پر مقرر کیا اوس نے اپنے کام کو لیاقت و
تندہی سے انجام دیا ۔
اس ریاست کے جاگیردار علی العموم کاہل و جد درجاہل مطلق وزیر بار قرضہ اور
اکثر عادی شرابخواری ہین اونکو اپنی جاگیرون کی بہتری کی کچھہ پروا نہین ہے
اور ہر طرح کی اصلاح کے مخالف ہین اکثر اونمین سے دو چار کوس کے سوائے کبہی
گہر سے باہر نہین گئے ہین اس سے اونکو فواید اصلاح معلوم نہین ہین اور بجز
رسمیات آبائی و اجدادی کے کسی چیز کو بہتر نہین سمجہتے ہین ۔
ایسی ریاست مین جسکا جزو اعظم بقبضہ جاگیرداران ہے اونکی امداد کے بغیر کچھہ
ترقی و اصلاح ممکن نہین ہے مگر تا وقتیکہ اونکو تربیت نہو اور وے حالک

اصلاح یافتہ مین سفر کرکے اصلاحون کے فوایدسے واقف ہوئے اون سے کسیطرح
کی امید رکہنا محال ہے ابتک اونہون نے اپنے وطن کے سواے کچہہ نہین دیکہا
ہے اوسیکو سب سے بہتر سمجہتے ہین صاحب سپرنٹنڈنٹ نے اکثر بڑے جاگیردارون
کو فہمایش کی کہ اپنے لڑکون کو تعلیم کیواسطے سروہی کے مدرسہ مین بہیجین مگر کچہہ
فایدہ نہوا مارچ سنہ ۱۸۷۱ مین راو صاحب نے کل بڑے جاگیردارون کو طلب
کرکے واسطے انتظام امن وعافیت ریاست اور انسداد واردات غارتگری کے
مشہور کیا اور صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بہی فہمایش کی کہ اپنے رئیس کی امداد
واعانت کرین اوسوقت اونہون نے بڑے بڑے اقرار کئے مگر گہر جاکے سب
بہول گئے ؛

عدالت سروہی کی کارروائی مین یہہ بڑا نقص تہا کہ کل مقدمات منظوری
تجویز کے واسطے راو صاحب کی خدمت مین جاتے تہے کہ اصل مین راو صاحب
حاکم عدالت تہے مگر اس سال مین یہہ نقص رفع ہوا حاکم عدالت کو اپنی تجویز کے
اجرا کا اختیار ہوگیا اور راو صاحب نے صرف اوسکے احکام کے اپیل کی سماعت
کا کام اپنے ذمہ رکہا تحصیلدارون کو مقدمات دیوانی مین تین سو روپیہ تک
کے دعوی کی سماعت کا اختیار ہوا اس سے رعایا پرگنات کو بہت فایدہ وآرام
ہوگیا کہ تہوڑے روپیہ کی نالش کیواسطے سروہی آتے تہے ملک کی پہاڑی اور
ویران صورت اور باشندون کی مجرمانہ عادت کو دیکہتے ہوئے زمانہ قحط مین
وقوع جرائم سے بہت امن رہا صرف باغیون نے وارداتین کین اور چوری
مویشی بہی بہت ہوئی کہ گرسنہ بہیلون کی آبادی مین اوسکا ہونا عجیب نہین ہے

گراسیون کے ضلع مین جن سے تہوڑے دنون پیشتر اضلاع گردنواح کو خوف رہتا تہا اس نازک زمانہ مین بہت عافیت رہی ان لوگون نے رقبہ کثیر مزروعہ کردیا ہے اور عمدہ پیداوار حاصل کیا ہے بڑے جفاکش وزراعت پیشہ ہین اکثر اونمین سے کوہ اراولی وآبو کے درمیان بناس ندی کے کنارون پر آبادی کرتے ہین اور جنگل صاف کرکے زراعت بڑہاتے جاتے ہین اس ترقی کیواسطے دربار سے پروانجات بہرراج بابت معافی محصول چار سال کل باشندگان جدید کو دیکے ترغیب دیجاتی تہی ؀

ساہوکار کا قرضہ لاکہہ روپیہ سے کم تہا اور تنخواہ ملازمین تقسیم ہوگئی محصول غلہ کا لینا پہر جاری ہوگیا آمدنی ریاست مین اضافہ ہوا اور تعمیر مکانات پختہ کے پٹہ جات جاری کرنے سے ادا ے قرضہ کی سبیل ہوئی ؀

راؤ صاحب کی نسبت لکہا ہے کہ مشکلات کے وقت صاحب سپرنٹنڈنٹ سے صلاح ومشورہ کرتے ہین اونکو اپنی ریاست کے انتظام کا شوق ہے اپنی رعایا کی بہبودی وعافیت بدل چاہتے ہین اور اس بات سے بہی بخوبی آگاہ ہین کہ ہمکو اور ہمارے والد کو سرکار انگریزی سے بہت مدد ملی ہے اور ریاست کو بہت فایدہ پہونچا ہے اونکے طریقہ مین بباعث ناتربیت یافتگی اور کبہی سروہی سے باہر نجانے کے سبب سے دو بڑے نقص ہین اول کاہلی دوم تنگ چشمی اسی سبب سے وے کار ریاست کو حسب دستور آبائی واجدائی جاری رکہنا چاہتے ہین اور اصلاحات جستی کارروائی کی ضرورت وفوایدسے آگاہ نہین ہین ؀

مذہبی معاملات مین بہت متعصب اور برہمنا وبیراگی لوگون کے بہت معتقد ہین

کیا تہا مگر نعمت علی سروہی مین نہایت لایق و عمدہ مختار ہوا ہے راو صاحب بہی
اس بات کو تسلیم کرتے ہین مگر جب رئیس اور دیوان دونون کی خواہش نہ تہی تو
اوسکا رہنا فضول تہا ٭

راو صاحب نے تین آدمیون کے نام بتلائے اگرچہ اونمین سے کوئی لایق نتہا مگر
سروہی مین آدمیون کا ایسا قحط ہے اور تنخواہ اتنی کم ملتی ہے کہ سواے اونکے
اور کوئی نملا مجبوراً اونمین سے کستور چند نامی ایک شخص کو قایم مقام مقرر کیا
اگرچہ کپتان بیلی صاحب شاکی تہے مگر کارنل صاحب نے اوسکے کام مین کوئی
نقص نپایا ٭

راو صاحب نے اپنے ذاتی مصارف اور فیلخانہ و طویلہ مین تخمینہ مجوزہ کپتان
بیلی صاحب سے زیادہ روپیہ خرچ کیا کہ بذریعہ خریطہ ۱۸ - فروری ۱۸۸۱ع آگاہ
کیا گیا اونہون نے فوراً خرچ کم کردیا دیوان سابق نے اگرچہ قرضہ ادا کیا ہمہ رانن
حال فوج و ملازمون کو تنخواہ ندی کہ بجاے ایک قرضہ کے دوسرا قرضہ ہوگیا
تاہم راج مین سود کی کفایت سے ہی مجبوراب لازم آیا کہ باقیماندہ قرضہ بدستور
رکہکے اول تنخواہ دیجاوے ٭

سروہی کی فوج بالکل خراب ہے نہ قواعد جانتی ہے نہ وردی و ہتہیار رکہتی
ہے تقریباً ڈنکا ساگروہ ہے علاوہ بران دیسی ہونے کے سبب سے باغیون کا
مقابلہ نہین کرتی ہے اوسکو تنخواہ مدت بعد ملتی ہے ٭

سنہ ۱۸۷۷ع تک دیوانی و فوجداری کے مقدمات دیوان فیصل کرتا تہا اور راو
صاحب اپیل سنتے تہے مگر اوس سال مین حسب فہمایش کپتان بیور صاحب

دیوان اختیار سے عدالت لیکے ایک عدالتی مقرر کیا میور صاحب اور بیلی صاحب
کو یہہ بند وبست پسند تہا مگر اوسکی تنخواہ صرف پچیس روپیہ تہی اور اختیار
بہت رکہتا تہا اوسکی بد دیانتی کی شکایتین پیش ہوئین رئیس نے بہی قبول
کیا کہ مقدمات کا فیصلہ روئیداد تحقیقات سے نہین ہوتا ہے بلکہ بہ اعتبار اوس
قیمت کے جو عدالتی کو دیجاوے اور واقع مین یہہ امر صحیح تہا راؤ صاحب اوسکو
علیحدہ کرنا چاہتے اور اونہون نے اوسکا تقرر بہی صرف صاحبان انگریز
کی رضامندی کیواسطے قبول کیا تہا ورنہ محض بیفایدہ تہا اسواسطے اوسے
موقوف کرکے عدالت کا کام بدستور دیوان کو سپرد کیا اور اوسکی مدد کیواسطے
ایک نایب مقرر کیا مگر یہہ بہی تجویز کیا کہ مقدمات دیوانی کل پنچایت مقبولہ فریقین
کی معرفت طے ہوا کرین کہ سروہی کے جاہل رعایا کیواسطے اس سے بہتر اور کوئی
طریقہ نہین ہوسکتا تہا ؛

راؤ صاحب کی دختر کی نسبت مہاراجہ صاحب کشنگڈہ کے خلف کلان سے قرار
پائی اوسوقت سے راؤ صاحب کو شادی کا بہت فکر تہا مدت تک روپیہ کا کچھہ
بند وبست نہو سکا تب صاحب سپرنٹنڈنٹ سے صلاح لی صاحب نے کہا کہ
زیر باری ریاست کی حالت مین زنانہ ڈیوڑہی سے کہ دیہات متعلقہ ڈیوڑہی
متعدد ترین ہین مدد ہونی چاہیے خصوص شادی دختر مین اوسطرف سے
ضرور مدد ہونی چاہیے اول راؤ صاحب نے کہا کہ اس ذریعہ سے انصرام کار
ناممکن نظر آتا ہے مگر بعد دریافت ہوا کہ اسی تدبیر سے شادی کا کل بندوبست
ہوگیا اور ۴ - جولائی سنہ کو شادی ہوگئی ولیعہد کشنگڈہ کی رانی ہونیسے

اوسکی بہت عزت ہوگئی کپتان بیلی صاحب نے خرچ کا بندوبست کردیا تہا اس سے ریاست مین زیربار ہی ہوئی بلکہ ساٹہ ستر گہوڑہ جہیز مین دیئے جانے سے خرچ مین کفایت ہوئی ۔

سنہ ۱۸۷۱-۷۲ع مین راوصاحب نے تخمینہ مصارف سے مبلغ [illegible] سالانہ زیادہ خرچ کیا کہ اس سبب سے قرضہ بتعداد [illegible] سالانہ باقی رہگیا اگر خرچ زیادہ نہوتا تو قرضہ کم ہوجاتا عدم موجودگی زر و قرضہ نہ ملنے سے تقسیم تنخواہ فوج مین بہت مشکل واقع ہوئی انجام آمدنی فصل آیندہ سے دیگئی ۔

سنہ ۱۸۷۲-۷۳ع مین مہاراو صاحب نے تالاب واقع سروہی کی مرمت شروع کرائی چندسال کی خشکی سے کل علاقہ مین پانی کی بہت قلت ہوگئی تا وقتیکہ ایکدفعہ بارش بکثرت ہوا اوسکا دفعیہ غیر ممکن تہا اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ مرمت تالابہا سے فراہمی ذخیرہ پانی کا بندوبست کیا جاوے تاکہ زمانہ قحط و خشکی مین کارآمد ہوا کرے ۔

دربار و جاگیرداروں کے درمیان نااتفاقی رفع ہوکے اوہنون نے اطاعت و نیک چلنی اختیار کرلی کہ جاگیرداران سروہی کی نسبت پناہ دہی ڈکیت و مجرمون کی کوئی شکایت نہ آئی ۔

لالجی ٹہاکر بارو ٹہیہ کے مقدمہ مین دربار سروہی کیطرف سے فریب ہونے کی حضا سپرنٹنڈنٹ نے راوصاحب سے شکایت کی تو اوہنون نے جواب دیا کہ واقع مین مجہکو ہی بہت افسوس ہے مگر مجہکو اسکا حال بالکل معلوم نہین ہے دیوان کستور چند اور مصاحب نصرت علی نے بلا اطلاع میرے اپنے اختیار و ذمہ داری

ہے گیا ہے ۔ اس جرم مین راو صاحب نے دونون کو موقوف کرکے کستور چند پر
دس ہزار روپیہ اور نعمت علی پر پانچ ہزار روپیہ جرمانہ کیا اور نعمت علی کی پنشن
سو روپیہ ماہواری بند کردی کستور چند عدم ادائے جرمانہ کیوجہ سے قید
ہوگیا اور نعمت علی سے کہا گیا کہ اگر جرمانہ نہ دیگا وہ جاگیر ضبط ہوجاویگا ۔ مگر
دونو دولتمند ہین یقین ہے جرمانہ دیدینگے ٭

راو صاحب نے چمن جی نائب دیوان کو دیوانی پر مقرر کرنا چاہا مگر اوس نے
نامنظور کیا تاہم انصرام کار ریاست وہی کرتا رہا صاحبت پر بجائے نعمت علی
فضل حسین خان سابق تحصیلدار روہیڑہ مقرر ہوا ٭

سڑک اعظم پر موضع سندرت سے سنوار ود تک جہاڑی صاف ہوجانے
اور چوکیات پولیس کا استوار گشت ہونے سے رہزنی و غارتگری کی کوئی
واردات نہوئی اور چوری وغیرہ دیگر جرائم بھی کم وقوع مین آئے سرکاری
ڈاک پر بھی کوئی حملہ نہوا دسمبر ۱۸۷۱ع مین اناددرہ کے قریب نوغارتگرون نے
ہرکارہ سے تہیلہ ڈاک چہین لیا تہا مگر جب دیکہا کہ اوسمین کاغذات کے سوائے
کچہہ نہین ہے سربمہر واپس کردیا دربار سروہی کی کوشش سے اونمین سے
آٹہہ نے سزا پائی اسطرح پر کہ ایک کو پولیس اناددرہ نے بر سر موقع مار دیا
اور باقیماندہ مفرور ہوگئے تہے اونکا ڈیڑہ مہینے بعد پتہ لگا راج کی فوج نے
حملہ کرکے تین کو مار ڈالا چار گرفتار ہوئے ایک گرفتاری سے بچ گیا منجملہ
چار کس گرفتار شدہ کے تین کو بعد تحقیقات بہ ثبوت جرم قتل سزائے پہانسی
ہوئی ایک جوان بعمر سترہ سال تازیانہ سے سزایاب ہوا اس گرفتاری و

سزا دہی مجرمان سے راج سروہی کی بہت نیکنامی ہوئی اسوقت تک راؤ
صاحب مثل دیگر ہندوستانیون کے تلف جان کو گناہ سمجہتے تھے مگر اب اونکو
یقین ہوگیا کہ بنظر حفظ جان و مال رعایا مفسدون کو سزاے پہانسی دینا
ضرور ہے ॥

ریاست کی فوج مین بہی بہ تدریج ترقی ہوئی مگر تاوقتیکہ ملک مین خشکی کی
شکایت رفع ہوکے آمدنی راج مین اضافہ نہو آراستگی فوج کیواسطے روپیہ
کا خاطر خواہ بندوبست ہونا مشکل ہے - دیوان نے عدالت کا کام اچہی طرح
کیا اور مقدمات دیوانی بذریعہ پنچایت حسب اطمینان اہل مقدمہ فیصل
ہوگئے ॥

راؤ صاحب نے پہر [illegible] مالیہ تخمینہ مصارف سے زیادہ خرچ کیا کہ اس سبب سے
قرضہ مین صرف [illegible] لما وجہک ادا ہوسکے لیکن [illegible] باقی رہا
زیادتی خرچ اسوجہ سے ہوئی کہ اول تو سمت تیرہ مہینے کا تہا دوسرے
راؤ صاحب کی ہمشیرہ بانسواڑہ سے اور دختر کشنگڈہ سے آگئین اون کے
قیام سے [illegible] روپیہ زیادہ خرچ ہوا علاوہ اسکے مصارف انعام و
سربراہی متفرقات کیواسطے [illegible] روپیہ مقرر ہوا تہا در اون مین
[illegible] خرچ ہوا اس اضافہ خرچ تعدادی [illegible] کا حال
دریافت کرنے کی غرض سے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے حساب ریاست ملاحظہ
کیواسطے طلب کیا تو اول کہا گیا کہ اس قسم کے مصارف کو ظاہر کرنیکا دستور
نہین ہے پہر راؤ صاحب نے تخلیہ مین کہا کہ اگر آپ فرمادین تو حساب آپ کو

مدعیون نے حسب دستور مروجہ ملک اپنے ساتھہ محافظ نہ لئے تھے پس کسیقدر
اونکی غفلت تہی اور باغی مینون کی وارداتین بہی جنکا حال علیحدہ لکھا جاویگا
انہین مین داخل ہین چونکہ سالہاے گذشتہ مین اس سے زیادہ وارداتین
ہوئی ہین اس سے ظاہر ہے کہ ارتکاب جرایم کمی پر ہے ٭

بتاریخ ۱۰ دسمبر ۱۸۷۵ء چند روز بعارضہ بخار بیمار رہکے راو امید سنگہ صاحب
کا بعمر ۴۳ سال انتقام ہوا بید و حکیمون کو جنکے معالجہ مین تہے مطلق احتمال
نہ تہا کہ مرجاوینگے کیونکہ بیماری بہت خفیف تہی اور کوئی علامت بدنہ تہی
اس سبب سے اونکی وفات ناگہانی متصور ہوئی ٭

اونہون نے ۱۸۶۳ء وقت مسند نشینی سے کچھہ بری نکی تھینکی بہی ندکی ہر
طرح بامروت و متحمل مزاج اور قصور وار پر بہی رحیم تہے اوسیطرح اونکو
ہمت و چستی بہی بالکل نہتہی برہمن و چارن و بیراگی وغیرہ مذہبی لوگون
کے اختیار مین تہے اور ہمیشہ اونکی صحبت مین رہتے تہے ملازمان و رعایا
ریاست اونکی خوشنودی و خفگی کو مساوی سمجہتے تہے کیونکہ دونون
مین سے کسی سے کچھہ نتیجہ پیدا نہین ہوتا تہا۔ عدم ایفاے وعدہ ویلے سبب
زود رنجی و تلون طبعی سے دربار اور ٹہاکران ریاست کے درمیان نااتفاقی
اور بے اعتباری ہوگئی تہی ٹہاکرون کو اس سے بہت رنج تہا کہ ہم بمقابلہ
چارن و بید و برہمن وغیرہ کے جنکو زر کثیر دیکے ریاست کو زیر بار قرضہ کیا
ہے دوم درجہ پہ سمجہے جاتے ہین ٭

راو صاحب کے صاحبزادہ کیسری سنگہ صاحب بعمر ۱۹ سال حسب منظوری

گورنمنٹ بلا اداے نذرانہ مسند نشینی وارث ریاست ہوئے اول برہمن
جوتشیون نے اخیر جنوری ۱۸۴۶ء مین مہورت مسند نشینی تجویز کیا تہا مگر اس
عرصہ تک گدی کا خالی رہنا نامناسب متصور ہوکے ۲۴- نومبر ۱۸۴۵ء کا مہورت
قرار پایا کہ اوس تاریخ راؤ کیسری سنگہ صاحب کا عہد شروع ہوا ؛

ریاست سروہی کی حکومت جو نوجوان رئیس کو حاصل ہوئی ہے فرش گل
نہین ہے کہ اوسپر بہ اطمینان استراحت کرے بلکہ اوسکے والد کے عہد انتظام
مین ریاست ایسی مشکلات مین مستغرق ہوگئی کہ اگر وہ کمال احتیاط و خبرگیری
سے کام کرے تو بہی مدت تک اوسکے ہوش و حواس مبتلاے فکر و تردد رہینگے
۱۸۵۵ء مین تحقیق ہوگیا تہا کہ راؤ امید سنگہ صاحب کو ٹہاکرون پر حکومت
قایم رکہنے کی قابلیت نہین ہے اور ریاست زیر بار ہوکے تحت انتظام سرکار
انگریزی مین آگئے تہے دس برس بعد ستمبر ۱۸۶۵ء مین بعد اداے قرضہ
انتظام سپرنٹنڈنسی برخاست ہوکے ریاست مع بیالیس ہزار روپیہ نقد
موجودہ خزانہ پہر رئیس کو سپرد ہوئی اوسوقت سے پہر خرابی و زیر باری
شروع ہوئی کہ انجام وقت انتقال رئیس سے [illegible] قرضہ ساہوکاران
و [illegible] تنخواہ ملازمان جملہ [illegible] واجب الادا ہوگیا اور خزانہ
مین ایک روپیہ بہی نرہا ؛

اس سبب سے کوئی عہدہ دیوانی پر نہ ٹہیرتا تہا کہ سات برس کے عرصہ مین
پانچ آدمی مقرر ہوئے اور کوئی حسب اطمینان کام نکرسکا ؛

اسطرح زیر باری ریاست و مخالفت ٹہاکران ریاست اور کوئی مددگار

اہلکار ہونے سے رئیس جدید کو انتظام ریاست مین سخت مشکل پیش آئی تاہم
کوئی وجہ تھی کہ اگر وہ حسب صلاح صاحب سپرنٹنڈنٹ ہوشیاری سے کام کرے
تو پانچ چھہ برس کے عرصہ مین کل قرضہ ادا ہوکے زیر باری رفع ہوجاوے
کیونکہ اول سال مین ہی چھتیس ہزار روپیہ زر آمدنی کا خرچ رئیس مرحوم
سے بہت سبکدوشی ہوگئی راؤصاحب نے اپنے دست خرچ مین سے بھی جو نقد
روپیہ بچا کے قرضہ مین ادا کرنیکا اقرار کیا اور واجب ذریعون سے آمدنی ریاست
مین اضافہ کرنے کی تدبیر کی غرض ابتدا مین راؤصاحب نے ہرطرح ثابت
کیا کہ اونکو اسلوبی انتظام ورفع زیر باری ریاست کا بدل شوق ہے ؛
سروہی مین کوئی شخص لایق انصرام ہونے کے سبب سے یہہ سید نعمت علی جنہنے
سابق مین چند مرتبہ اور ہرایک سابق دیوان سے زیادہ مدت تک کام انجام
دیا تہا اور یہان سے علیحدہ ہونے کے بعد میواڑ مین نیکنامی سے نوکر رہا
تہا دیوانی پر مقرر ہوا اوسکی تجربہ کاری ولیاقت اہتمام کارکیوجہ سے بمقابلہ ان
مشکلات کے اوس سے بہتر کوئی آدمی نہین ہوسکتا تہا دربارہ وٹہاکرون کی
باہمی نااتفاقی وبے اعتباری بہی رفع ہونے لگی رئیس مرحوم کو باوصف متواتر
اقرارون کے ٹہاکرو دیگر متوسلین ریاست سے ایسی نفرت تہی کہ حتی الامکان
کبہی نہ ملتے تہے رئیس حال ہرایک ٹہاکر سے جو سروہی مین بضرورت کار آتا ہے
بکشادہ پیشانی ملتے ہین اور دو ٹہاکرون کو ہمیشہ اپنے پاس رکہتے ہین اون کے
ہمراہیون کو خوراک دلواتے ہین اور اونکی بہی خبرگیری کرتے ہین ٹہاکرون
کی صحبت بہت مفید ہے کہ معلوم ہونے سے رئیس کی کچھہ سبکی نہین ہے اور

آتے ہیں اور مقدمات دیوانی حسب دستور مروجہ سابق بہ تجویز پنچایت مقبولہ
فریقین فیصل ہوتے ہیں ❊
جیلخانہ سروہی اگرچہ بہت عمدہ نہیں مگر اچھا ہے قیدیوں کی خورش و پوشش
کی اچھی طرح خبرگیری ہوتی ہے اوسط درجہ ۴۲ قیدی رہتے ہیں اور
شفاخانہ کا ڈاکٹر قیدیوں کا علاج کرتا ہے بروز انتقال راؤ صاحب مرحوم
کل قیدی رہا ہو گئے اخیر میں اونکی زبان سے یہہ کلمات نکلے تہے کہ —
میرا کال آگیا ہے قیدیوں کو چہوڑ دو راجپوتانہ میں دستور ہے کہ نہ فقط رئیس
کی وفات پر بلکہ شادی و ولادت پر بہی قیدی رہا کئے جاتے ہیں ❊
یکم اپریل ۱۸۷۵ء کو کرنل بلیر صاحب نے کرنل کارنل صاحب سے اہتمام دفتر
پولیٹیکل سپرنٹنڈنسی سروہی کا لیکے کام شروع کیا راؤ صاحب وقت مسند نشینی
سے اصولی انتظام ریاست و رفع زیر باری میں کوشش کرتے رہے اور
سید نعمت علی دیوان نے کار مفوضہ کو ہوشیاری و تندہی سے انجام دیا
کہ اس حسن خدمت کے عوض بتاریخ یکم جنوری ۱۸۷۷ء اوسکو پیشگاہ جناب
نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سے خان بہادر کا خطاب ملا ہے ❊
زر کثیر آمدنی کا جو باپ راؤ صاحب مرحوم و جہیز شادی راؤ صاحب حال و جمع
وصول ذکی ریاست ادا ہو کے باقیماندہ زر واجب الاداء بہ تعداد ۔۔۔ ۱۱
روپے رہگیا ❊
نواب ویسرائے و گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند نے راؤ صاحب سروہی
کو شریک جلسہ اعلان خطاب مستطاب قیصرہ ہند ہونے سے بلحاظ زیرباری

وزبردست وبیقرار شخص ہونے سے نتہوسنگہ شاید اوس خود سر وسرکش گروہ
کا آخرین بقیہ تہا جس نے تسلط انگریزی کے وسط مین اس ملک کو اپنے قابو مین
رکہا تہا اوسکی جاگیر ریاست کے نہایت جنوبی و نہایت ویران و دشوار گذار
حصہ مین واقع ہے خیر خواہی وطن نے جسکے سبب سے اوس نے بیشتر اپنے آقا
اور اوسکے مالک کیواسطے جان ومال کو تصدق کیا تہا اس مرتبہ اوسکو اپنی
مین دست اندازی کرنے کے انتقام پر آمادہ اور بزور اسلحہ اپنے استحقاق کو قائم
رکہنے مین سرگرم کیا تہا ؁
اس بغاوت کا سبب یہہ ہے کہ مدار سے کے خاندان کا ایک شخص مدن سنگہ نامی موضع
بیجوہ قریب بہٹانہ پر دعویدار تہا اور نتہوسنگہ موضع مذکور کو اپنا حق سمجہتا
تہا مدن سنگہ نے دربار ریاست مین بیجوہ پر قبضہ پانے کی درخواست کی وہان سے ٹہاکر
بہٹانہ یعنی نتہوسنگہ طلب ہوکے اوسکو حکم ہوا کہ بیجوہ خالی کردے اوس نے
صاف انکار کردیا ؁
۱۸۶۹ء مین مشہور ہوا کہ نتہوسنگہ بارودہ جمع کرتا ہے اور بہٹانہ خالی
کرکے وہان کی رعایا کو مقامات مختلفہ پر بہیجتا ہے اوسیوقت دربار کو اوسکے
امتناع کیواسطے لکہا گیا مگر جواب آیا کہ ریاست مین اوسکے روکنے کی طاقت
نہین ہے حسب الحکم گورنمنٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ نے اوسکو ہدایت کی کہ میعاد
معینہ مین اپنا استغاثہ پیش کرے ورنہ باغی متصور ہوگا بجاے تعمیل اس
حکم کے وہ مقابلہ کی تیاری کرتا رہا بلکہ مع چند ہمراہیون کے قلعہ پر قابض
ہوگیا اوسکی بیدخلی لازم آئی ۷ - اپریل کو روانہ ہوکے صاحب سپرنٹنڈنٹ

غارت کیا ہے ٭
نابالغ ٹہاکر رووہ کی نسبت ثابت ہوا کہ باغیون کی پناہ دہی کرتا ہے اور
اونکو رسد دیتا ہے اسواسطے اوسکو دس برس کی قید یا بجولان با مشقت ہوئی
اور اس علت مین چند دیگر اشخاص سزایاب ہوئے کہ اونکے سزا پانے سے سب
ٹہاکرون کو عبرت ہو گئی ٭
نتہو سنگہ کے مقابلہ کی مشکلات مین ملک کی خرابی اور سرداران ریاست کی
سازش و ورد مندی قابل لحاظ ہین ملک بالکل پہاڑی اور جہاڑی ہے
آبادی بہت متفرق ہے ممکن ہے کہ کسی گانو مین جانے کے بغیر وہ تمام ملک
مین پہرا کرے اور سرداران ریاست اگرچہ بمقابلہ سرداران جودہپور و
اودے پور راج کے بہت محکوم ہین مگر اپنی اپنی ریاست مین خود اختیار
وخود سر ہین اور اونکے اور اونکی رعایا کے درمیان بہت ربط وضبط ہے
ان لوگون مین باغیون کی مدد دینے کا ہمیشہ سے دستور رہا ہے اس سے یہہ
غرض نہین ہے کہ کچہہ مدد دہی کو فخر سمجہتے ہون مگر ہر ایک ٹہاکر کو یہہ خیال ہے
کہ ہمکو بہی کسی روز یہی ضرورت پیش آویگی افزونی امن و انتظام واستحکام حکومت
سر وہی سے یہہ امر رفع ہوتا جاتا ہے اور واقع مین فی الجملہ کل ٹہاکر کسیطرف نہین
ہین لیکن زیادہ سبب اسکا یہہ ہی ہے کہ کل باغیون کو بنظر مشکلات انسداد
فساد و گرفتاری اونکی جاگیرون پر قابض کر دیا ہے اسواسطے باوجود اجراے
اشتہارات کوئی یقین نہین کرتا ہے کہ نتہو سنگہ کسی روز پہر رئیس نہو گا ور
مثل سابق پہر ہم سے بدلا نہ لیگا علی الخصوص کم درجہ لوگون کا اسپر بہت یقین ہے

چنانچہ راو صاحب کو میعاد ڈیڑہ ماہ کے اندر بندوبست کرنیکے واسطے اطلاع
دیکے برخاست کی گئی فوج کے آدمی سب حیران و دل شکستہ تہے برخاستگی فوج
سے کچھہ نتیجہ نہ نکلا باغی پہر بہی سرحد مارواڑ مین رہکے علاقہ سروہی مین وارداتین
کرتے رہے راو صاحب کیطرف سے باغیون کے مقابلہ مین کوتاہی ہوئی مگر
اکثر موجبات سے اونکا انتظام محال تہا ریاست سروہی تنگ آگئی تہی اور
گرفتاری مجرمان مین بہت شبہہ تہا ٭
ٹ واقعہ ہین باغیون کا گروہ کم ہوگیا کہمان سنگہ مرگیا اور اوسکا بیٹا دہن جی
سخت بیمار رہا کہتے ہین کہ زخمی ہوا تہا بعض مارے گئے بعض مجروح ہوئے بعض چہوڑ
کے چلے گئے تاہم باشندگان ملک اور باغیون کے درمیان صلح و سازش
ہونے سے امید نہ تہی کہ کبہی یہہ لوگ گرفتار ہون کبہی جنگل مین متفرق ہوجاتے
تہے اور کبہی جمع ہوتے تہے اکثر وارداتین جا اور لوگ کرجاتے وہ بہی انہین سے
منسوب ہوتی تہین ثبوت اسکا یہہ ہے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ دورہ کیواسطے
ضلع جالور علاقہ مارواڑ مین گئے اور وہان تدبیر کی تو ڈلیسہ ایرن و سروہی
کی سڑک پر وارداتون کا انسداد ہوگیا بس اگر مارواڑ کے اس حصہ مین انتظام
سخت کیا جاوے تو جان و مال محفوظ ہوجاوین مگر اس سے یہہ مطلب نہین
ہے کہ علاقہ سروہی مین غارتگر نہین ہین بلکہ یہان بہی جالور کیطرح بہت ٹہاکر
ہین اور انکے بہی رشتہ دار ہین کہ مدت العمر سے غارتگری کرتے ہین چوردن
کی پناہ وہی ہے اونکو بہت یافت ہوتی ہے انہین سے کسیکو مغلوب کرنے کی
دربار مین طاقت نہین ہے اگر وے سب متفق ہوجاوین تو ایسی ضعیف ریاست

سے اونکا انسداد غیر ممکن ہے اسیطرح دیہات سرحد پہلن پور کے باغیون کی
مدد کرتے ہین اور عند التعاقب اونکو پناہ دیتے ہین پس جب تک سرحد جالور
پر ٹہیک سے دوامی بندوبست نکیا جاوے انسداد غارتگری غیر ممکن ہے
اگست سنہ ۱۸۸۱ء مین صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بہٹانہ کے سرغنہ باغیون کو طلب
کرکے اونکی شکایتون کا حال دریافت کیا اخیر مین حسب الحکم گورنمنٹ اونکو
جاگیرات مین سے جزوی مل گئین مگر جس گانو کی بابت باغی ہوئے تھے ذلا
اور بدچلنی کے عوض اون پر الیہ صد روپیہ جرمانہ ہوا ان ٹہاکرون
کے ٹہکانہ بیٹہہ جانے سے ملک مین امن وعافیت ہوگئی یہی لوگ باعث بدنظمی
وفساد تھے اور انہین کے نام سے اور لوگ بہی واردات کرتے تھے ؀

## فساد ٹہاکر لوہانہ علاقہ مارواڑ

قبل مداخلت سرکار انگریزی اس ملک کی حالت نہایت خراب تہی مارواڑ کے
غارتگر سروہی کے علاقہ مین تاخت وتاراج کرتے تھے ٹہاکر کالندری مالک
ریلی واڑہ علاقہ سروہی نے اپنے گانو کی حفاظت کیواسطے زبردست ٹہاکر
لوہانہ علاقہ مارواڑ سے جسکا قلعہ پہاڑ کے نیچے بفاصلہ چار میل واقع ہے مدد
چاہی اور بطور خراج اپنے گانو کی نصف آمدنی دینی قبول کی سنہ ۱۸۴۲ء مین
اہلکار راج نے حسب الحکم کرنل انڈرسن صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ اس
گانو کی حدبست کرکے مینارہ جات قایم کئے دو برس تک از نیر لحاظ رہا مگر
غدر مین ٹہاکر لوہانہ نے فساد کرکے دوست و دشمن کے ملکون کو بلا امتیاز

تباہ کیا اور علاوہ دیگر شرارتون کے میناروں کو بہی مسمار کردیا اوسوقت تک موضع بلی واڑہ پر ہمیشہ فساد ہوتارہا ہے لوہانہ والہ سرحد کے کہیتون پر کاشت نہین ہونے دیتا تہا اور چراگاہون سے اصل مالکون کو گہاس نہین کہودنے دیتا سروہی کو اوسکے مقابلہ کی طاقت نہ تہی اگرچہ بہنان سیروری کے مبتلاء ظلم و تعدی ہونے سے راؤصاحب کے عقاید مذہبی کو افروختگی ہونی تو شاید مدت تک وہی حال بدستور رہتا مگر ۱۸۶۵ء مین واردات چاندی یعنی قطع اعضاء و خودکشی وقوع مین آئی موضع سیروری علاقہ سروہی واقع سرحد مارواڑ مین ٹہاکر لوہانہ کے پسران و ہمراہیان نے ایک برہمن کو گرفتار کرکے زدوکوب کیا اوسکے بہائی اور عورتین چہوڑانے کو آئے تو اونکو بہی مارا آخرکار عورتون نے اپنا سر و بدن پیٹنا شروع کیا اور ایک برہمن نے برہمن مظلوم کی والدہ کو کہ پیر ضعیفہ تہی مارکے سرکاٹ ڈالا — اس واردات سے نہایت رنجیدہ ہوکے راؤصاحب نے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے شکایت کی کہ ٹہاکر لوہانہ زبردست اور ماتحت راج مارواڑ ہونے کے سبب سے اس ریاست کی قایم کی ہوئی سرحد کو قبول نکریگا اور نہ اوسکی سزا دہی ممکن ہے اسواسطے سرکار انگریزی سے دست اندازی ہونی چاہیے اخیر ۱۸۶۵ء مین ٹہاکر مذکور چند زمینداران علاقہ سروہی کو گرفتار کرکے اپنی جاگیر مین لے گیا وکیل مارواڑ نے عندالدریافت اس سے انکار کیا مگر خود ٹہاکر نے اقبال کرکے اونکو بعد رہائی واپس بہیجدیا شروع ۱۸۶۶ء مین راؤصاحب نے بذریعہ خریطہ درخواست کی کہ گاؤن کی حدبست ہوکے ٹہاکر لوہانہ کی حقیت کو علیحدہ کردیا جاوے چنانچہ

حسب الحکم صاحب ایجنٹ گورنر جنرل صاحب سپرنٹنڈنٹ نے تحقیقات کی اور حسب فیصلہ کرنل انڈرسن صاحب حد برآری کرکے مینارہ جات قایم کردیے اور ہدایت کی کہ بصورت عدم تکلیف دہی دیہہ ٹھاکر کو زر حفاظت دیکے جاوین ورنہ موقوف کردین کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اس تجویز کو منظور کیا مگر لوہانہ والے کسیقدر شرارت کرتا رہا ؀

سنہ ۱۸۶۷ء مین ٹھاکر لوہانہ نے پہر ملک مارواڑ سے بغاوت کی کہ وہان سے اوسکی سرکوبی کیواسطے فوج متعین ہوئی یقین ہے کہ باہمی رضامندی سے رفع شر ہوجاویگا مگر سروہی مین اوسکی طرف سے بڑا ترددہے کیونکہ اگر وہ مارواڑ سے نکالدیا جاوے تو اس علاقہ مین آکے پناہ پذیر ہوگا دربار نے اپنے ٹھاکرون کو اوسکی پناہ دہی کی ممانعت کردی اور سرحد پر چوکیات مقرر کردی ہین کہ وہ اندر نہ آسکے ؀

# نزاع باہمی ٹھاکران بھلانگڑی و دہانتہ

سنہ ۱۸۶۲ء مین ٹھاکران بھلانگڑی و دہانتہ کے درمیان وہ نزاع کہ سابقاً آٹھ برس تک کشت وخون و بربادی کا باعث ہوا تہا از سر نو تازہ ہوا دہانتہ والے بھلانگڑی کے مویشیون کو گھیر لیگیا مگر فوراً تعاقب ہوکے چہوڑا لیے روا روی مین باہم لڑائی ہوئی اور طرفین سے چند آدمی بضرب بندوق مارے گئے اور ایک جاد کے گرد جہان دہانتہ والے لوٹ پڑے سخت محاربہ ہوا صاحب سپرنٹنڈنٹ فوراً بھلانگڑی مین پہونچے اور بقالان کو کہ مستعد فرار تہے تشفی دیکے بازار کہلا اور

دہانتہ مین گئے تو وہ گانو خوف مقاومت سے بالکل ویران ہو گیا تہا راج پر انسداد
فساد کا تقاضا ہوا دہانتہ کے ٹہاکر کو کہ بار وٹہیہ ہو گیا تہا طلب کیا اور پنچایت
جمع ہو کے چند ماہ مین فیصلہ ہوا کہ اخیر مین رفع نزاع ہو کے بالاتفاق اخیر ان
تونٹی کی رسم ہوئی ۞
نومبر ۱۸۷۰ع مین بہلانگری کا ٹہاکر باغی ہو گیا مگر اوس نے زیادہ فساد نہ کیا
راو صاحب کے مصاحب ٹہاکر سے اوسکا زمین کی بابت تنازعہ تہا اور اوسکی
طرفداری سے اپنی بے انصافی کا گمان کیا تہا مگر بروے پنچایت مقبولہ فریقین
فیصلہ وحد براری ہو جانے پر اوسکا گمان رفع ہو گیا اور وہ شرافت سے
گانو مین رہنے لگا ۞

# بغاوت لالجی جاگیردار دومانی علاقہ سروہی و گنگول علاقہ پالن پور

دسمبر ۱۸۷۱ع مین لالجی جاگیردار دومانی علاقہ سروہی و گنگولی علاقہ پالن پور ریاست
پالن پور سے باغی ہوا مگر کوئی زیادتی نہکی ماہ جنوری دومانی مین آیا اور
چند روز بعد پالن پور کو گیا ہمان کرنل فیر صاحب قایمقام پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ
نے اوسکے مقدمہ کی تیسری دفعہ پہر سماعت کی اور دربار پالن پور کے خلاف
فیصلہ کیا ۞
دربارہ پالن پور اور لالجی کے درمیان موضع گنگول کی سرحد کی بابت ۱۸۵۰ع
مین نزاع شروع ہوا تہا سنہ ۱۸۶۶ع تک اوس نے متواتر دربارہ پالن پور مین

ہو کے موضع دوماتی کو واپس آیا اور باغی ہونے کی تیاری کرنے لگا اور
دوسرے لہا کرنے جس سے پیشتر بھی صاحب کو یہ دوسی تھی لالجی کے ارادہ سے خفیہ اطلاع ہوئی
اونھون نے فوراً دربار سروہی کو لکھا کہ لالجی کو گرفتار کرین اور اوسکی بداعمالی
کا مواخذہ اپنے ذمہ سمجھین دربار کو بوجہ ناواقفیت ذریعہ اطلاع صیابی صاحب کے
بہت تعجب ہوا اور لالجی کو فوراً گرفتار کرلیا دس روز بعد دربار سے ضمانت متعارفی لیے
جانے کی اطلاع آنے پر وہ حسب منظوری صاحب سپرنٹنڈنٹ اس غرض سے
رہا ہوا کہ پالن پور جاکے حسب وعدہ اپنے صاحب سپرنٹنڈنٹ پالن پور کے
فیصلہ کے بموجب کاربند ہو مگر لالجی نے اوسپر عمل نکیا اور ایک مہینے بعد دربار کو
اطلاع آئی کہ وہ گانو سے چلا گیا ہے اور ریاست پالن پور مین از سر نو فساد کرنے
کی واسطے پہاڑون مین مسکن گزین ہوا ہے اور صاحب نے دربار سروہی
کی معرفت اوسکے ضامنون کو طلب کیا تو جواب آیا کہ ضامن نالائق ہین اگر زیادہ
دبایا جاویگا تو وے بھی باغی ہو جاوینگے چندروز بعد دربار نے اطلاع دی کہ
لالجی کو طلب کیا تھا اوس نے گانو مین آنے سے بالکل انکار کیا اوسکے ساتھ
ساتھ بھیل ہین اور روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہین اور اوس نے
یہ بھی کہا ہے کہ اگر بھتی یا میرے ضامنون سے تقاضا ہوگا تو مین علاقہ سروہی
مین بھی غارتگری کرونگا اسواسطے مناسب ہے کہ اوسکو بخش دیا جاوے آپ
بھی اس تجویز کو منظور کرین چونکہ صاحبان سپرنٹنڈنٹ پالن پور و سروہی و دربار
لالجی سے اقرار کر چکے تھے کہ جب تک گانو مین اشرافت سے رہیگا کسیطرح جان کا
خوف و اندیشہ نہین ہے اور بہترین تدبیر بھی دونون نے بتلائی تھی کہ بہادرانہ

جاکے اپنے مقدمہ کا فیصلہ کرالے صاحب سپرنٹنڈنٹ سروہی نے اسکو کافی
سمجھکے دربار سروہی کے بچن دینے کی تجویز کو نامنظور کیا اور صاف لکھہ بھیجا
کہ جس باغی کی بدچلنی قابل معافی نہ ہے اوس سے اور کچھہ اقرار نہیں ہو سکتا
ہے باوصف اس ممانعت کے دربار نے بچن دیکے لالجی کو طلب کیا اور گانو میں
آباد کیا اس سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے گمان سازش اہلکاران سروہی
کی بخوبی تصدیق ہوگئی ۞
فروری ۱۸۳۳ع مین کرنل کارنل صاحب سپرنٹنڈنٹ سروہی کرنل فیر صاحب
سپرنٹنڈنٹ پہلن پور کی ملاقات کیواسطے بمقام پہلن پور گئے وہان اونکو
گنگول کی صحیح کیفیت معلوم ہوئی اہلکارون کی زبانی دریافت ہوا کہ اگرچہ
۱۸۲۶ع و ۱۸۳۲ع مین دو دفعہ تحقیقات مقدمہ ہوئی مگر بنار فساد یعنی نزاع
سرحدی غیر منفصل رہا اس سے لالجی کی سرکشی کا سبب ظاہر ہوگیا دونون
صاحبون نے بالاتفاق راے لالجی کو طلب کیا کرنل فیر صاحب اوسکو اور
اہلکار دربار کو ساتھہ لیکے بر سر موقع گئے اور حد برآری کی اونکے فیصلہ
سے لالجی غالب رہا ۞
فقط یہہ امر تجویز طلب باقی رہا کہ آیا سات برس زمانہ قرقی موضع گنگول کی
جمع بحساب السنۃ لالجی کو مجرا دیجاوے یا اوسکا جرمانہ تعدادی اعمال
بالکل معاف ہوکے اوسکو ایک برس اور گانو سے بیدخل رکھا جاوے
اور اس عرصہ مین اوسکا چلن اچھا رہے تو بعد انقضا میعاد گانو پر قابض
کیا جاوے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پہلن پور نے اس حال کی رپورٹ باستدعاے

لفافہ حکم مناسب گورنمنٹ بمبئی کی خدمت مین ارسال کی ؛
اس سازش و فریب مین دربار سروہی کا تو خواہ کچھہ مطلب ہوا سیبات کا نہایت
تعجب ہے کہ لالجی نے باوجودیکہ وہ صاحب سپرنٹنڈنٹ سے اکثر ملتا تہا اپنی
بغاوت کے سبب یعنی خواہش فیصلہ سرحد کو جسکے اظہار سے وہ اپنے مطلب کو
جسطرح اخیر مین ہوا ابتدا مین ہی اشرافت کے ساتہہ حاصل کرسکتا تہا
صاحب موصوف سے مخفی کیون رکہا ؛
اس مقدمہ سے صریح ظاہر ہے کہ حکام انگریزی کی نصف مداخلت اس قسم کے
مقدمات مین کتنی خلاف مصلحت ہے اور نہایت ضرور ہے کہ یا تو ریاستین
اپنے طور پر اور اپنی ہی ذمہ واری سے فیصلہ مقدمات کیا کرین یا اگر
حاکم انگریزی کی امداد کی ضرورت ہو تو مقدمہ کو بالکل اوسی کے سپرد کرکے
اوسکے فیصلہ پر کاربند ہوا کرین نصف مداخلت اور نصف عدم مداخلت سے
خواہ نخواہ غلطی و بے انصافی پیدا ہوتی ہین چنانچہ اسی سبب سے باوجودیکہ
صاحب سپرنٹنڈنٹ فیصلہ کرچکے تہے دربار پہالنپور نے مدت تک مقدمہ کو
سرسبز رکہا ؛

## مینہ و بہیلون کی وارداتین

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۲ع کی وارداتین جنمین سے بعض مین تلف جان تک نوبت پہونچی ہے
مینہ و بہیلون کی تین جماعتون نے مشہور سرغنون کے تحت مین کی ہین ؛
**جماعت تیلا** مین کہ سب سے بڑی ہے موضع بالدنو علاقہ ماروار کے
رہنے والے تیس چالیس آدمی تہین سابقًا اس جماعت کا افسر تیلا ناجی مینہ تہا

کہ اوسکو بہر درعرصہ دو سال کپتان ینگ صاحب دوم اسسٹنٹ پولیٹکل
ایجنٹ میواڑ نے بہ اتفاق راو جوڑہ حملہ کر کے مار ڈالا اوسکی وفات کے بعد
کچھ عرصہ کیواسطے یہہ جماعت متفرق ہو گئی تھی مگر اوسکا بیٹا جلدا ونکا سرگروہ
ہو گیا اور اونکا اتنا حوصلہ بڑہ گیا کہ جب دلیمین آتا ہے گانوکو لوٹنے اور
جلانے میں بہی پس و پیش نہیں کرتے ہیں ٹہاکران سرحد میواڑ و مارواڑ کو
شامل کر کے اونکی گرفتاری کی تدبیر عمل میں آئی ؛
مگر باشندگان ملک علی العموم اونکی مدد اور دستگیری کرتے ہیں اس سے
اونکی قوت روز بروز زیادہ ہو کے سنہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ میں اونہون نے ریاست
کے مشرقی و جنوب مشرقی حصون میں چند ڈکیتی کی واردا تین کین ؛
جب فروری سنہ ۱۸۷۲ء میں میواڑ و سروہی کی پنچایت جمع ہوئی ثابت ہوا کہ
موسم برسات میں اس جماعت نے بوکہارا اور متفرق دیہات علاقہ میواڑ کی
حدود میں پہاڑون پر خس پوش جہونپڑیون میں بود و باش رکہی اور وہانسے
موقع برآمد ہو کے علاقہ مارواڑ و سروہی میں تاخت کرتے تھے مشہور
ہے کہ جب اس گروہ کا سرگرمی سے تعاقب ہوتا ہے سرحد میواڑ کے اندر چلا جاتا
ہے وہان اوسکو اضلاع کوہی کی گنجان جہاڑی میں اس سے پناہ ملتی ہے
اگرچہ جماعت میں تیسون آدمی جو تیلا کے تحت میں تھے موجود رہین مگر تیلا کا
صرف چہوٹا لڑکا زندہ ہے اور وہ بہی بحالت شراب خواری تقسیم مال مفروقہ
پر نزاع ہو کے ایک اپنے ہمراہی کے ہاتھ سے بمشکل جانبر ہوا ہے ؛
جنوری میں پولیس مارواڑ نے اس جماعت پر حملہ کیا تہا اوسمین منجملہ اونکی

پانچ کس مارے گئے باقیماندہ معافی جرم سے مایوس ہوکے ایسے خونخوار و بیباک ہوگئے
کہ مارواڑ میں متواتر حملہ کرنے لگے ۔

**جماعت کوپلا** یہہ بینیوں کی خطرناک جماعت کوپلا نامی سرغنہ کے تحت
میں تھی جو جیلخانہ مارواڑ سے رہا ہوکے علاقہ سرہی کے مشہور بدمعاش گانو
بیواڑہ میں مسکن گزین ہوا تھا مگر نحوست اتفاق سے بتاریخ ۷ اپریل سنہ ۱۸۷۳
حملہ کرکے ٹھاکر بیواڑہ کو مع چند بدمعاشوں کے گرفتار کیا اوس سے پہلے روز
سر شام کیوقت ہمراہی پندرہ سولہ مجرمان تجارت گری کیواسطے گیا تھا اس سبب
سے گرفتاری سے بچ رہا کوپلا نے موضع بلانہ علاقہ مارواڑ میں پیدا ہوکے پرورش
پائی تھی اس اعتبار سے کہ باشندگان بلانہ نے مخبری کرکے بیواڑہ پر حملہ کرایا
تھا بروز روشن اپنے ہمراہیوں کو لیکے وہاں چلا گیا اور دو راجپوتوں کو
کہ کاشتکاری میں مصروف تھے متہم مخبری کرکے بضرب بندوق قتل کیا اس خبر
کے استماع پر ٹھاکر بلانہ طلب ہوکے تاکید ہوئی کہ گرفتاری کوپلا کی تدبیر کرے
اوسوقت تو وہ تین روز بعد جواب دینے کا اقرار کرکے چلا گیا اور پھر آکے بیان کیا
کہ مہینے یا ڈیڑھ مہینے کے بعد بلانہ میں کوپلا کے گھر شادی ہوگی اور اوسمیں وہ
اور اوسکے سب ہمراہی موجود ہونگے اوسوقت اونکو گرفتار کرادونگا چنانچہ
شادی کے روز کوپلا اور اوسکے سب ہمراہی جمع ہوگئے ۔

پالی کا حاکم جس سے پیشتر صلاح ہوگئی تھی ڈیڑھ سو سوار و پیادہ اور ایک توپ
لیکے چڑھ گیا اور شب چلکے قبل طلوع آفتاب پہونچا اور گانو کا تین طرف سے
محاصرہ کیا کیونکہ شمال کیطرف جھاڑی تھے اور ایک میل کے فاصلہ پر خاندان

بلانہ کے ٹہاکرون کا سنواڑہ نامی گانوہے کو بلا اور اوسکے ہمراہی اوسطرف
روانہ ہوئے اور راج کی فوج متعاقب ہوئی سنواڑہ مین کو بلا کو وہان کا
ٹہاکر بلا اوسکو قتل کر کے اوسکا گہر چہین لیا توپ کے پہونچتے ہی اونپر گولا چلنا
شروع ہوا کو بلا کا باپ بعمر ساٹہہ سال برہنہ شمشیر حملہ آور ہون کے بمقابلہ کو
نکلا کر گولی سے مارا گیا کو بلا اور اوسکے ہمراہی بڑے ہمت و استقلال سے لڑکر
کو بلا کا باپ ایسا ہمت ور تہا کہ اوس نے اخیر دم تک کو بلا کو ہدایت کی کہ لڑکر
مرنا گرفتار ہونا اور اوسکے گروہ بجز تین آدمیون کے سب مارے گئے اور راج
کی فوج مین سے تین مقتول اور چار مجروح ہوئے باقیماندہ تینون مجرم بعافی
تصور آباد کئے گئے ؛

## جماعت آسیا

تیسری جماعت کا سرگروہ آسیا نامی بہیل ہے
کہ جون [illegible] مین سڑک اعظم علاقہ سروہی پر ایداد ارتکاب غارتگری گرفتار
ہوکے محبس سروہی مین قید ہوا تہا ستمبر مین وکیل سروہی نے کہ بہو کلا راجستان
مین داخل ہے تین آدمیون کو ایک مقدمہ مین ادائے شہادت کیواسطے
طلب کیا اہلکاران سروہی نے بلا اجازت صاحب سپرنٹنڈنٹ اون کو
و دسپاہیون کی حراست مین آبو کو روانہ کیا کوہ آبو پر چڑہتے ہوئے
تینون قیدی مفرور ہوگئے بارہ تیرہ اونکے شامل ہوگئے کہ جنسے بہ تحت
آسیا غارتگری شروع کی مالواڑہ کا ٹہاکر اونکو پناہ دیتا ہے اور مال
مسروقہ مین حصہ لیتا ہے ؛

آسیا کی جماعت نے بماہ اکتوبر کالندری کے قریب مہاجنون پر حملہ کیا تب

گانوکے بولا وہ یعنی محافظ کے قتل پر قناعت نکرکے اس خیال سے کہ وہ کچھہ حال نکہہ سکے ایک ایک عضو علیحدہ کردیا تہا کر کالندری پر تاکید ہوئی تو اوس مجرمون مین سے ایک کو گرفتار کرکے راج مین سپرد کیا اوس نے ارتکاب جرم اور شراکت گروہ آسیا سے اقبال کیا ✽

فروری مین جب صاحب سپرنٹنڈنٹ مالواڑہ مین تہے جماعت آسیا کے دو دیگر مجرم جنہون نے ستمبر ۱۸۶۷ع مین ہرنی کے قریب اناندرہ کے قصابون کو لوٹا تہا گرفتار ہوئے اور مالواڑہ کے ٹہاکر پر فوج متعین ہوئی تو اوس نے تیرہ دیگر بہیل بدمعاشون کو گرفتار کرکے سپرد کیا ✽

اسطرح کوبلا اور آسیا بدمعاشون کی جماعتین تو مغلوب ہوگئین مگر ہندوستانی ریاستون مین حاکم و تہانہ دار ہر حیلہ سے بنظر اضافہ آمدنی راج وطمع خود جرمانہ زاید از حیثیت جرم یا استعداد مجرم کرتے ہین اور بہیل ومینون پر ظلم وزیادتی ہوتی ہے اس سے دیگر اشخاص بدمعاش ہوگئے ہین اور ایک تازہ جماعت نے کہ مارواڑ وسروہی کے باشندون سے بہ تحت گانگا جمع ہوئی ہے بہت وارداتین کی ہین ✽

جب تک کل ملحق السرحد ریاستون سے بالاتفاق و بالاستقلال کوشش نکیجائیگی ان لوگون کی شرارت وزیادتی کا انسداد ہونا دشوار ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے ایک مینہ غارتگر سے جو از خود حاضر ہوگیا تہا دریافت کیا کہ تو کیون باغی ہوا تہا تو اوس نے بیان کیا کہ پیشتر میرا ایک بہائی باغی ہوا تہا وہ اہلکاران راج کے ہاتہہ آگیا اونہون نے اوسکو ایسی سزا دی کہ مینہ اور گہر کے تمام

مال و اسباب کو لوٹ لیگئے جب ہمارے پاس کچہہ نہ رہا تو فاقہ کشی اور ملاح
کے خوف سے ہم بہی باغی ہو گئے بس ظاہر ہے کہ زیادہ تر لوگ اہلکاروں
کے ظلم و تشدد سے باغی ہوتے ہین اور یہہ سستی انتظام اور اہلکاروں
کو کم تنخواہ دینے کا نتیجہ ہے ۔

یہہ امر باعث تعجب ہے کہ اگرچہ صاحبان انگریز متعلق بگرجا و پولیس و تار برقی
و سشتہ تعمیرات و ڈاکخانہ و ریلوے وغیرہ بہ تعداد کثیر علاقہ سروہی کے نہایت
ویران و جنگلی مقامات پر آتے جاتے ہین مگر بجز ایک لارڈ بشپ صاحب کلکتہ
کے کہ بحالت تشریف بری صاحب موصوف کوہ آبو پر اونکے ہمراہیون نے
غارتگری پارچہ وغیرہ مقام انادرہ کی شکایت کی تہی کسی صاحب یا اونکے
ہمراہی کے مال و اسباب پر کبہی دست اندازی نہوئی ۔

## مقدمہ قتل وقوعی دلواڑہ

بتاریخ ۲۹ - جولائی سنہ ۱۸۸۱ع سہ پہر کے وقت مسمی جیونیا گی ہوش باختہ بیکل
ہوا صاحب مجسٹریٹ آبو کی کچہری مین آیا کہ ایک نامعلوم الاسم کاشتکار دلواڑہ
نے بہوڑا و گردہاری میرے دو برادران کو کہ اپنے ٹٹوون پر لادکر بیل لاتے
تہے تلواڑہ سے نیچے بضرب کلہاڑی مار ڈالا ہے کہ اونکی نعشین راستہ
پڑی ہین مین قاتل کے تعاقب مین جین مندر تک جہان وہ پناہ پذیر ہوا
ہے گیا تہا سپاہی دربان مندر نے مجہکو قاتل کے پیچہے مندر مین جانے نہ دیا
مستغیث نے یہہ بہی بیان کیا کہ مین بہی صرف اسوجہ سے بچا ہون کہ قریب

پچاس قدم کے فاصلہ پر آگے تہا چہپا ہوکے دیکہا تہا کہ قاتل میرے ایک بہائی کو
مارتا ہے مین اور میرے بہائی قاتل کو نہین جانتے تہے اور قتل کا سبب بہی
تہا کہ ٹٹو پر سے بوجہہ گر گیا دوسکے اوٹہوانے کیواسطے کہا اسپر خفیف تکرار ہوگئی
تہی کپتان بیلی صاحب مجسٹریٹ آبو کچہری مین تہے فوراً ڈاکٹر صاحب متعلقہ ایجنسی
راجپوتانہ کے پاس اطلاع بہیجکر مع تہانہ دار آبو موقع کو روانہ ہوئے ندی کے کنارہ
پر مقتولون کی نعشین باہم چند فیٹ کے فاصلہ پر جہان مارے گئے تہے پڑی پائین
اور عجیب کیفیت سے کہ ہر ایک کی قاتل کی کلہاڑی کی صرف ایک ضرب سے دہڑ سے
گردن علیحدہ ہوگئی تہی اور اسی سبب سے فوراً مرگئے تہے کپتان بیلی صاحب نعشون
کو دیکہکر مندر کو گئے تہانہ دار نے پیشتر سے وہان پہونچ کے بند و بست کر لیا تہا
کہ کوئی باہر نہ نکلنے پاوے دربان و پوجاری و جتی نے قاتل سے محض لاعلمی بیان
کرکے اوسکی پناہ پذیری سے صاف انکار کیا مگر مقتولون کا بہائی اپنے بیان
پر قایم رہا اور بطور ثبوت بیان کے اوس نے ظاہر کیا کہ جب مین قاتل کے
تعاقب مین مندر کے دروازہ پر پہونچا تہا مین نے ایک پوجاری کو دروازہ
مندر کے کیواڑون پر سرخ ہاتہون کا نشان کرتا دیکہا تہا اسواسطے کل پوجاریون
کو جمع کیا گیا جیونیا نے اوسی پوجاری کو فوراً شناخت کر لیا اوسکا نام چنیا
تہا اور اوسکا ہاتہ سرخ رنگت سے رنگین تہا اور نقش موجودہ کیواڑ سے
مطابق ہوا سر شام تک کل مندرون مین تلاشی کی مگر قاتل کا پتہ نہ لگا مگر اسمین
بہی شک نرہا کہ اوسکو کسی ایسے گوشہ مین چہپایا ہے کہ صرف جتی اور پوجاریون
کو معلوم ہے صاحب مجسٹریٹ نے پہر دریافت کیا تو رام پرشاد کو زبان سے

قبول کیا کہ مین نے قاتل کو مندر مین جاتا دیکہا تہا اور جتی نے مجہکو حکم
دیا تہا کہ کہا ہرگز نا جینیا پوجاری نے قبول کیا کہ دروازہ مندر پر خون آلودہ
کلہاڑی پڑی دیکہی تہی اور ایک درزی اور ایک سنار نے گواہی دی کہ
ہم نے ایک شخص کو کندہے پر کلہاڑی رکہے مندر کیطرف جاتا ہوا اور اوسکے
تہا تب مین جینیا کو دیکہا تہا فی الفور دربار سروہی و صاحب سپرنٹنڈنٹ
سروہی اور گنگا دیمیدان کے کل گہاٹون کے بہیل چوکیداران کو واردات
کی اطلاع دیگئی خبر پہونچتے ہی تلاش و گرفتاری مجرم کیواسطے سوار بہیجے
گئے اور وقوع جرم سے دوسرے روز تین بجے سہ پہر کے مسمی ہیرکا پنوار
سروہی سے چہہ میل ایک چہوٹے مندر مین شرکت سے علیحدہ دو سوارون
کو ملا اور اوس نے فوراً اقبال کر لیا کہ مین نے دو آدمیون کو مارا ہے بعد تحقیقات
و ثبوت جرم دربار نے سزاے پہانسی تجویز کی کہ حسب منظوری راؤ صاحب
بتاریخ ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۷ء بمقام سروہی اوسکو پہانسی دیگئی جمعدار چپراسیان
ایجنسی اور جمعدار فوج ایرن پورہ نے جنکو سروہی بہیجا گیا تہا اوسکو
پہانسی پاتا دیکہ لیا دربار سروہی نے مندران دلواڑہ کے جتی کی نسبت بلت
بناہ دہی قاتل دو ہزار روپیہ جرمانہ اور بصورت عدم اداے قید دو سال
مجلس سروہی مین تجویز کی رام پرشاد دربان جو قاتل کے مندر مین جانے کے
وقت پہرہ پر تہا جرم اعانت دو برس کو قید ہوا اور جتی کے ملازم جینیا کو بعدالت
خلاف بیانی کرنے کی علت مین تین مہینے کی قید ہوئی ؛
اسمقدمہ مین بڑا تعجب یہ ہے کہ ہیرکا کے مقتولون سے سابقہ شناسائی

نہ تہی اور بجز خفیف تکرار کے جو بیل کا بوجہہ اوٹہانے پر ہوئی تہی اشتعال غضب
کا بہی کوئی سبب نتہا پہر کیونکہ اوس نے آپس جرم قبیح کا ارتکاب کیا اور طیش غضب
سے بہی ارتکاب جرم ہوا کیونکہ پہر کا مقتولوں کے پیچہے ایک میل تک چلا تہا ۔
مجرمان مقدمہ کی سزا دہی کی اطلاع صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کیخدمت مین
ہوئی تو اونہون نے دربار سرہی کے انصاف و استقلال پر جو تحقیقات
و تجویز سزا جرم مین ظہور پذیر ہوئی اپنی خوشنودی ظاہر کی ۔

## معاملات متفرق

اکتوبر ۱۸۶۵ء مین راؤ نیم بوج نے کہ راج سروہی کا زبردست ٹہاکر ہے اور
اوسکی جاگیر پہلن پور مین ہی ہے موضع بڑگانو علاقہ مارواڑ پر حملہ کیا اور موضع
پالیہ سے کہ اوسکی جاگیر واقع پہلن پور مین سرحد مارواڑ و سروہی پر ہے فوج
کشی کی مگر اٹہارہ کس مقتول اور نو مجروح کراکے اور توپ و بارود گولہ کہو کے
واپس آیا تحقیقات سے ثابت ہوا کہ اوس نے حاکم جالور علاقہ مارواڑ کے
اتفاق و ہدایت سے کہ بڑگانو اوسی کے تحت مین ہے ایسا کیا تہا مگر اخیر وقت
مین حاکم مذکور اوس سے علیحدہ ہو گیا جنوری ۱۸۶۶ء مین صاحب سپرنٹنڈنٹ
نے جاکے فہمایش کی نیم بوج والا کسی صورت سے راضی نہین ہوتا تہا اور
پہر بہی بڑگانو پر حملہ کرنا چاہتا تہا مگر بمشکل تمام فریقین مین راضی نامہ کرایا
کہ بموجودگی صاحب سپرنٹنڈنٹ اور چار سو آدمیون کے صلح کی نہایت مستحکم
کفالت یعنی افیون نوشی کی رسم ادا ہوئی ۔

اکتوبر ۱۸۶۵ء مین پوسینہ کے صغیر سن ٹھاکر کے پردادی نے ٹھاکر مذکور کو لیکے
چند ہمراہیون کے ساتھ علاقہ سروہی مین بھاگ آئے - پوسینہ علاقہ
ایڈر مین سرحد ماہی کانٹھ پر مختصر ریاست ہے چند مدت سے وہان کچھ جھگڑہ
تھا پوسینہ والا کہتا تھا کہ راجہ ایڈر کا مدار حقوق زوائد مین خلل انداز
ہوتا ہے اور برعکس اوسکے راجہ ایڈر ٹھکرانی کے کامدار کو ملزم کرتا تھا تھوڑا
سا فساد ہوا تب راجہ ایڈر قریب آیا پوسینہ کا مختار بھاگا اور چند روز
بعد بوڑہی ٹھکرانی بھی بھاگ آئی وہان سے پیام آیا کہ پوسینہ مین آجاوے
مگر اوس نے انکار کیا خود راو صاحب گراسیون کے ملک مین گئے تب اوسکو
بہ اقرار حفاظت سروہی مین لے آئے کہ عرصہ تک بہ انتظار حکم صاحب پولیٹکل
ایجنٹ ماہی کانٹھ سروہی مین پڑے رہے ۔

موسم سرما ۱۸۶۸-۶۹ء مین دریافت ہوا کہ اس ملک مین جو رواج ہے کہ جو لوگ
مرض جذام مین مبتلا ہوتے ہین بذریعہ سمادہ یعنی زندہ دفن ہونے کے خودکشی
کرتے ہین راو صاحب سے کہا گیا تو اونہون نے فوراً اشتہار جاری کیا کہ
آیندہ کو یہہ عمل جرم سمجھا جاوے جو لوگ اسمین معاون ہون یا منع نکرین
اونکو دس برس تک کی قید سخت اور ضبطی جایداد کی سزا دیجاویگی مگر باوجود
اس ممانعت کے ستمبر ۱۸۷۰ء مین اس قسم کی واردات ہوئی مسمی ہوگا چند سال
سے جذام کا اسقدر مغلوب ہو گیا تھا کہ اوسکے ہاتھ پیر کی اونگلیان گل کر
گر گئی تھین زندگی وبال ہونے سے اوس نے سمادہ لگانے کا ارادہ کیا -
اپنے بیٹے بجا سے کہا کہ مین مرونگا تب کوئی میرے ہاتھہ نہ لگاوے گا اسواسطے

مجھکو گڑھے مین دفن کر دو اور اگر نکروگے تو مین گانو کے کوے مین گرکر مرونگا
کر حسب ہدایت اوسکے بچا مذکور نے بہ امداد اپنے چچا کے گڑہا کھود کے اوسکو جنگل
مین دفن کر دیا اگرچہ وہان کوئی موجود نہتا مگر اثنار راستہ جذامی نے جو بلا
اوس سے یہہ حال کہا تہا مگر کسی نے ممانعت نہ کی ؀
تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اونکے گہر مین یہہ مرض موروثی تہا ہگا کے باپ نے
سمادہ لی تہی اور اوسکے ایک بہائی اور دو دختر جذام سے مرے تہے امراض مہلک
مین لوگون نے سمادہ کو ذریعہ نجات سمجھہ رکہا ہے مگر دربار نے جب تنشار
اشتہار مجریہ سابق متوفی کے بہائی اور بیٹے کو بجرم اعانت دو دو برس
کیواسطے قید کیا اور جنہون نے ممانعت نہ کی تہی اونکو تین تین مہینے کی
قید کی سزا دی ۱۸۷۵ء؁ مین ایک اور شخص نے سمادہ لی اوسمین چار آدمیون
کو سزا ہوئی دو شخصون کو جنہون نے متوفی کی عورت سے چہہ روپیہ اجرت
لیکے جذامی کو موقع پر پہونچایا اور غار کہودا تہا تین برس کو قید ہوئے اور
جس بقال نے مزدور وغیرہ بہم پہونچا کے دفن ہونیکا بندوبست کیا تہا اوسکو
دو برس کی قید ہوئی اور عورت متوفی پر جسکی سعی سے ارتکاب جرم ہوا سو روپیہ
جرمانہ ہوا اور بصورت عدم ادا سے چہہ مہینے کی قید تجویز ہوئی - یہان کی عایا
کے نزدیک جذامی کو زندہ دفن کرنا کچہہ جرم نہین ہے اور دربار بہی بوجوہات
مندرجہ ذیل اس سے زیادہ سنگین سزا دینا مناسب نہین سمجہتا ہے
اول یہہ کہ او ما متوفی ایسا جذامی تہا کہ اوسکی اونگلیان گر گئی تہین اور حلق
گل گیا تہا کہ وہ بول نہین سکتا تہا اور تحقیق ہے کہ اگر دفن نہوتا تو بہی ایک دو

مع فوج اوسکے گانو پر گئے اور اوسکو ناگہانی شبخون سے گرفتار کرکے ایرن پورہ
مین قید کردیا ۲۵ مینہ گرفتار ہوئے اور چار شہسوار ڈاکو جنہون نے مقابلہ
کیا مارے گئے تحقیقات سے ٹہاکر پر غارتگرون کی شرکت و پناہ دہی اور
مال مسروقہ و مغروقہ لینے کا جرم ثابت ہوا کہ بیاداش اوسکے بمیعاد بارہ سال
جیلخانہ اجمیر مین قید ہوا یہہ بہی تحقیق ہوا کہ ریواڑہ مدت سے سارقون کا
مامن تہا اور بڑے بڑے دیہات واقع سروہی و مارواڑ غارتگری سے
محفوظ رہنے کیواسطے اوسکو خراج دیتے تہے اوسکی سزایابی سے واردات کا

بہت انسداد ہوا ۔
راو صاحب اور اونکے بہائی صاحبان جیت سنگہ کے درمیان سرحد مقبوضہ
ازاری جاگیر صاحبان موصوف کی بابت مدت سے نزاع تہا اور دونون
بہائیون مین بہت رنج رہتا تہا مارچ ۱۸۷۱ع مین صاحب سپرنٹنڈنٹ نے
پنچایت ٹہاکران مقرر کرکے اور خود بہی فریقین کو فہمایش کرکے رفع نزاع
کرادیا پنچون کو ساتہہ لیکے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بارہ روز ملک متوقع پر
قیام کیا اور فیصلہ کرنے کی تاکید کی مگر چونکہ اونکو طرفین سے فہمایش ہوگئی
تہی اونکو متفق کرنا نہایت دشوار ہوا جب صاحب موصوف صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل کی ملاقات کیواسطے بمقام دلیسوری گئے وہان پنچون کیواسطے
ڈیرہ نصب کراکے بہ تعیناتی جمعدار چپراسیان وار دلی حکم دیا کہ جب تک یہہ
لوگ فیصلہ کرکے مینارہ جات تعمیر نہ کرادین سرحد پر سے جانے نہ پاوین کہ
اونہون نے چند روز مین فیصلہ کردیا عند الملاقات فریقین سے علیحدہ گفتگو

ہوئی تو ہر ایک فریق کو اس فیصلہ کا شاکی پایا مگر حقیقت مین پنچون نے انصاف
و واجبیت سے فیصلہ کیا ہے ٭

[illegible] سنہ ۱۸۷۲ء مین مسٹر میکنیر صاحب متعلق پیمایش ٹوپوگرافیکل نے کہا کہ سواری
کوہ ارادلی مین مسمی ہیرکا نامی مشہور ڈاکو ساکن علاقہ سروہی کو گرفتار کیا
اوسکی مفصل کیفیت فصل اول باب پنجم یعنی تاریخ جرائم پولیس بمبئی مین بعد فوجداری
لکہی گئی ہے ٭

۲۳ اگست سنہ ۱۸۷۲ء مین موضع بیرمان علاقہ سروہی کے قریب غارتگری ڈاک سرکاری
کی واردات ہوئی فی الفور بر سر موقع تحقیقات ہوئی تہیلہ ڈاک کا کل مال
برآمد ہو گیا اور مجرم گرفتار ہوئے اونمین ایک اوسی ڈاک کا لانے والا ہرکارہ
بہی تہا کہ اوسکو مع اوسکے ہمراہی اچل سنگہ کے محبس آگرہ مین چودہ برس
کی قید ہوئی ٭

اچل سنگہ گرپوارہ کا رہنے والا اور وہان کے ٹہاکر کا رشتہ دار قوم سے
راجپوت ہے اول تو اوسنے ڈاک کو بطمع حصول زر لوٹا تہا دوسرے موقع
واردات موضع بیرمان کے ٹہاکر سے اوسکے خاندان کی عداوت تہی بیرمان وارادات
کرنے سے اوسنے بہ یک کرشمہ دو کار کرنی چاہی تہی مگر ٹہاکر بیرمان کی خوش
نصیبی سے اچل سنگہ گرفتار ہوکے جرم ثابت ہوا اوسکی گرفتاری کے ذریعہ
سے اوسکے ماتحت بدمعاشون کا گروہ ظاہر ہوکے گرفتار ہوا خصوص امر سنگہ
جس نے چند ماہ پیشتر علاقہ ریاست پہلن پور مین صد ہا روپیہ کے مال کی
غارتگری کی تہی بعد تحقیقات و ثبوت جرم بمیعاد چودہ سال محبس آبو مین قید

ہوا اور باقیماندہ مجرم دربار سروہی کے سپرد ہوئے ٭

ٹہاکر بالواڑہ پرگنہ دیوالتی علاقہ مارواڑ کے نہایت مفسد و سرکش ٹہاکر و نین سے تہا حسب منظوری مہاراجہ صاحب جودہپور جمعیت سواران پولیس مارواڑ حملہ آور ہوئی اور قبل طلوع آفتاب پہونچکر گانوکا محاصرہ کیا ٹہاکر نے اول مقابلہ کی تیاری کی مگر جب سپرنٹنڈنٹ صاحب کی چٹہی دکہائی کہ حاکم جب ہدایت صاحب موصوف عمل کرتا ہے تو فوراً از خود گرفتار ہوگیا ٭ صاحب نے اوسکو فوراً گرفتار کرکے قلعہ جالور مین بہیجدیا اور اوسکے کل جائداد کو ضبط کیا تین مہینے بعد اقرار نیک چلنی آیندہ کا لیکے باخذ ضمانت رہا کیا اور بہ رعایت حال اوسکی جایداد واگذاشت کردی اوسوقت سے اوس نے اشرافت اختیار کی ہے اور عند الملاقات چند مرتبہ صاحب سے اقبال کیا ہے کہ جو کچہہ میرے ساتہہ ہوا ہے واجب تہا ٭

## سررشتہ تعلیم

سنہ ۱۸۶۶و۶۵ مین سررشتہ تعلیم بہت خفیف تہا چند جینی جتی مندرون کے زینون پر بقال و راجپوتون کے لڑکون کو مارواڑی اور ابتدائی حساب سکہاتے تہے خاص سروہی مین چند سال سے حسب تحریک دیوان ایک قاضی فارسی و اردو پڑہاتا تہا اوسکی تعلیم سے راؤ صاحب کے بہائی صاحبان تیج سنگہ نے دونون زبانون مین استعداد پیدا کی تجارت پیشہ بقال بوجہہ تعلق بمبئی و گجرات کی تربیت کے فواید سے بخوبی واقف ہین اور بہت کوشش کرتے ہین سروہی مین ایک ٹہاکر دنکا

مدرسہ مقرر ہوا تہا مگر خبر گیری ہونے سے چند روز جاری رہکے موقوف ہوگیا ۞
سروہی مین راؤ صاحب نے مدرسہ کا مکان تعمیر کرا کے سنہ ۱۸۶۸ع مین بموجودگی
صاحب سپرنٹنڈنٹ و سرداران راج مدرسہ جاری کیا انگریزی وارد و ہندی
کے مدرس مقرر کئے مگر برہمن لوگ جو پڑہانیکو اپنا حق سمجہتے ہین اس مدرسہ کے
تقرر سے ناراض ہوئے ۞

کالندری و مدار و روہیڑہ مین صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بقالون کو جمع کرکے تعمیر
مکانات پختہ مدارس اور گجرات سے اچہے مدرس طلب کرنے کی تجویز کی ۞
چنانچہ مدار مین مدرسہ کا عمدہ مکان تیار ہوگیا اور مستعد محاسب استاد مقرر
ہوا کل قصبہ کے لڑکے پڑہنے لگے اور سب لوگ مدرسہ کی قدر کرنے لگے مسٹر
مارٹین صاحب متعلقہ مشن بیاور نے اپریل سنہ ۱۸۶۹ع مین امتحان لیا اور بہت خوش
ہوئے روہیڑہ کے بقالون نے ایسا مدرس مقرر کرنا چاہا تہا جو انگریزی بہی پڑہا
سکے اول تو بندوبست روپیہ کے سبب سے توقف ہوا دوم جینیون کے دو فریقون
مین نزاع ہوجانے سے کچہہ نہو سکا بعد رفع اوسکے تعمیر مکان جاری ہوئی ۞
کالندری مین مکان واقع وسط قصبہ تنگ تہا اسواسطے ٹہاکر و مہاجنون نے
صلاح کرکے قصبہ سے باہر مکان بنانا تجویز کیا اور مدرس مقرر کیا ۞

قصبہ پنڈواڑہ مین مدرسہ جدید مقرر ہوکے تعلیم جاری ہوئی ۞
سنہ ۱۸۶۹ع مین بمقام آبو مدرسہ جدید مقرر ہوا راؤ صاحب نے اوسکے واسطے
مکان دیا اور باشندگان دہلی و ساہوکاران بازار نے جمع کرکے ایک ہندی
مدرس مقرر کیا اور ایجنسی راجپوتانہ کا ایک انگریزی نویس کر سابقاً ہیڈ ماسٹر

سکول نصیر آباد تہا وقت فرصت انگریزی پڑہانے لگا ✿
مدرسہ سروہی مین صاحبان تیج سنگہ برادر راؤ صاحب متواتر امتحان لیکے
بہت خبر گیری کرتے ہین ✿
ٹہاکرون مین سے کوئی شوق تعلیم نہین رکہتا ہے کالندری کے ٹہاکر نے حسب
فہمایش صاحب سپرنٹنڈنٹ سابق تعمیر مکان مدرسہ شروع کی تہی مگر تین برس
تک اوسمین کچہہ کام ہوا اوس سے سبب توقف پوچہا گیا تو اول اوس نے
قحط کا عذر کیا مگر جب دریافت کیا کہ تم نے شادی دختر مین دس ہزار روپیہ
کیونکر خرچ کیا ہے تب اوس نے اصل حقیقت کہدی کہ پڑہنا لکہنا بقالون
کا کام ہے اور لوگون کو کچہہ کارآمد نہین ہے تعمیر مکان صرف صاحب کو خوش
کرنے کیواسطے کی تہی جب وے چلے گئے موقوف کردی ✿
سنہ ۱۸۷۳و۷۲ مین سروہی وروہیڑہ کے مدرسہ جات رونق پر رہے کالندری
مین کچہہ تجویز ہوئی مدار کا مدرسہ موقوف ہوگیا تہا اوسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ
نے بقالون سے چندہ جمع کراکے پہر جاری کرایا ✿
سنہ ۷۵و۱۸۷۴ کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ ہر ایک بڑے گانو مین مدرسہ ہے اور
ایرن پورہ مین مدرسہ جدید مقرر ہوا ہے اوسکا خرچ چندہ سے دیا جاتا ہی
اوسمین راؤ صاحب بہی شریک ہین امید ہے کہ ٹہاکر لوگ بہی مدرسہ جات
مقرر کرینگے اور اپنے اطفال کو بہی تعلیم دینگے مدرسہ جات دیہات کا خرچ
ملبہ دیہات سے دیا جاتا ہے اور سروہی وروہیڑہ و مدار قصبہ جات کے
مدرسون مین راج سے نوسو روپیہ سال خرچ ہوتا ہے ✿

بھی جاری ہے اس ریاست کے علاقہ مین سڑک ۴۸ میل واقع ہوئی ہے اور
سڑک اعظم پر تار برقی بھی لگا ہوا ہے اور آبو مین اونکا دفتر ہے علاقہ ریاست
مین پانچ ڈاکخانجات بمقامات سروہی و ایرن پورہ و اناودرہ و آبو و منڈار
مین ابتک ڈاک صرف سرکارون کے ذریعہ سے جاتی آتی ہے اور اون مین
زیادہ تر بہیل اور مینہ نوکر ہیں ❊

## چھاونی آبو

جسطرح کوہ آبو بنظر فوائد تندرستی قیام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
اور انگریزی فوج چھاونی ڈیسہ کی چھاونی مقرر ہوئی ہے اوسکا حال مشرح
لکہا گیا ہے اس چھاونی اور قصبہ اناودرہ واقع دامن کوہ متعلقہ چھاونی مذکور
کا انتظام سرکار انگریزی سے ہے مگر اکثر اوقات صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر
جنرل جو سپرنٹنڈنٹ سروہی ہوتے ہین وہی بلقب مجسٹریٹ آبو اس انتظام
کا کام کرتے ہین ❊
چھاونی مین ایکٹہائے مفصلہ ذیل مجریہ گورنمنٹ ہندوستان بمدت سے
عملدرآمد ہے مگر جس مقدمہ مین فریقین رکہنے علاقہ ریاست سروہی ہوتے
ہین اوسکی سماعت راج کی عدالت مین ہوتی ہے ❊
ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۴۰ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۱
ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۲ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۴ ـ
علاوہ ان ایکٹون کی کہ قوانین دیوانی و فوجداری ہین جسطرح کل ہندوستان

کیواسطے ترمیم و تنسیخ ہوتی ہے مثلاً بجاے ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ مجموعہ ضوابط فوجداری
کے ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ جاری ہوا ہے اوسیطرح یہان بہی عملدرآمد ہے ❊
آبو مین انگریزی چہاونی ہونے سے رعایا دیہات واقع کوہ آبو کو بہت تکلیف
تہی مارچ سے جولائی تک دیہات قرب وجوار اناورہ سے نرگاو طلب ہونے
مین بہت سختی ہوتی تہی اکثر دیہات کے لوگ اوطان چہوڑکے دور کے دیہات مین
آباد ہو گئے تہے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے رفع تکلیف کیواسطے اہلکاران راج
کو چند گاڑیان بنانے کی صلاح دی کہ گاڑی بانون کو سپرد ہوجاوین اور
اون سے زر قیمت بہ تعداد اقساط زر کرایہ مین سے وصول کرلیجاوے ❊
سابقاً قلت آبادی اور کثرت بیماری کے سبب سے مزدور کم ملتے تہے ٹہیکہ داران
تعمیر بارک مزدوری کم دیتے تہے اور مزدورون کی ضرورت سال بسال زیادہ
ہوتی تہی حکام مزدور لئے جانے پر جاگیرداراور اولکی رعایا شاکی ہوتی تہی اس پر
حکام نے مزدوری مین اضافہ کیا اور اشتہار دیا کہ جو لوگ اناورہ مین آباد
ہون اونکو زمین بمعافی محصول دیجاویگی کہ گہر مین سے چند آدمی مزدوری
کرین اور باقیماندہ زراعت مین مصروف رہین اور صاحبان پولٹیکل ایجنٹ
گردوپیش سے بہی اسباب مین مدد طلب کی ❊
مارچ سنہ ۱۸۶۷ مین جمعیت کثیر چہاونی ڈیسہ سے آبو مین آئی تب علاقہ راج سے بزبردستی
مزدور لئے گئے اونکا زراعت کی خبرگیری چہوٹنے سے بہت نقصان ہوا صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل نے برگیڈیر جنرل صاحب کو اس سختی سے مطلع کرکے درخواست
کی کہ اہالیان کمسریٹ اسکا انتظام بطور خود کیا کرین اور اسباب سردی کے موسم مین

جب مزدورون کو فرصت ہوتی ہے بیچار یا کرین ؀
مزدوری زیادہ ہونے کے بعد مزدورون کی بھرتی مین کچھ دقت ہوئی
ملک روز بروز مزروعہ ہوتا گیا پیداوار غلہ مین اضافہ ہوا راؤ صاحب نے محاصل
اناددہ مین بہت کمی کی ؀
اگر اس پہاڑ پر سڑک تعمیر ہو جاوے تو بوجہ اجراے آمد رفت گاڑیون کے مزدورون
کی شکایت رفع ہو جاوے اور سرکار مین کرایہ کی کفایت ہو جہان اب راستہ
ہے وہان کھڑی بلندی ہونے سے سڑک تیار نہین ہو سکتی مگر جنوب مغرب
اور ڈیسہ کیطرف پہاڑ ایسا ہے کہ اوسمین سڑک تیار ہو سکتی ہے اسطرف سے
سڑک تیار ہونے مین ایک یہ اور فایدہ ہے کہ آبو و ڈیسہ کے درمیان جسقدر
اب ہے اوس سے صرف ایک ثلث کرایہ رہجاویگا گورنمنٹ بمبئی کا ارادہ ہے کہ
آبو مین زیادہ فوج رکہین اوس صورت مین اس سڑک کی نہایت ضرورت
ہوگی کہ اسقدر مزدورونکا ملنا مشکل ہوگا اور خرچ بکثرت ہوگا ؀
سنہ ۱۸۹۶ء ۱۸۹۷ء مین چھاونی آبو کی حد بست ہو کے راؤ صاحب نے بتقرر چند شرائط
مثل ہلاکت گاوان و پرندگان و اختیار سماعت مقدمات متعلقہ رعایا ریاست
چھاونی کی زمین سرکار انگریزی کو دیدی اور گورنمنٹ بمبئی سے مبلغ مالیعہ
زمینداران کو بالعوض نقصان اراضی سال بسال دینا منظور ہوا ؀

# تتمہ فصل ہفتم باب اول وقایع راجپوتانہ رپورٹ میو کالج اجمیر بابت سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء

منجانب میجر او- سی سینٹ جان صاحب رائل انجنیر پرنسپل میو کالج اجمیر بخدمت مسٹر اے سی لیال صاحب بہادر سی- ایس قایم مقام ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ - مورخہ ۱۳ جون سنہ ۱۸۷۷ء مقام شملہ

۱ سال گذشتہ یعنی سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء کے حالات میو کالج کی بابت یہہ رپورٹ ارسال کرتا ہون ؛

۲ بتاریخ تحریر رپورٹ سالانہ سابق کالج مین تیئیس طالب علم تھے اوسکے بعد بارہ طلبا مفصلہ ذیل داخل ہوگئے ہین -

| اودے پور | جودھ پور | الور | اجمیر |
|---|---|---|---|
| ۵ | ۲ | ۳ | ۱ |

دو طالب علم روحانی و جسمانی ناقابلیت سے مایوس ہوکے برخاست ہوگئے ہین ایک چھوٹے ٹھاکر علاقہ اجمیر کا لڑکا کہ بہت جرب رفتہ ہین بسبب ناقابلیت اور اسے متعارف بود و باش کالج سے چلا گیا اور چوتھے مہاراو راجہ منگل سنگہ صاحب والی الور چند ماہ بقیہ مدت نابالغی کہ اپنی دار الریاست مین رہنے کیواسطے بڑے دن پر چلے گئے ہین ؛

۳ اسطرح کالج کی فہرست مین اکتیس طلبار بمفصلہ ذیل باقی رہے ٭

| اجمیر | میواڑ | مارواڑ | جےپور | الور | جہالاواڑ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۸ | ۵ | ۸ | ۴ | ۳ | ۱ |

امید ہے کہ اس سال مین اونکی تعداد اور بہی زیادہ ہوگی ٭

۴ مہاراجہ صاحبان میواڑ و مارواڑ کا ارادہ ہے کہ اپنی ریاستون سے بارہ بارہ طالبعلم جنکی بود و باش کیواسطے ان ریاستون سے مکانات تعمیر ہوگئے ہین کردین الور و جہالاواڑ سے کم ایک ایک طالبعلم اور آوینگے اور ایک دو جےپور سے بہی آنے والے ہین بیکانیر و بہرت پور کے مکانات تیار ہو گئے ہین مگر ابہی طالبعلمون کے آنیکا کچہہ حال نہین سنا چہوٹی ریاستون سے چندان امید نہین ہے ٭

اختتام تعطیل تک مکان سکونت طلبار ٹونک تیار ہو جاوے گا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو لکہا گیا ہے کہ نواب صاحب سے طالب علم بہیجنے کی تاکید کرین ٭

میجر بولٹ صاحب نے لکہا ہے کہ ریاست کی زیر باری رفع ہو جانے پر تعمیر مکان بورڈنگ ہوس کیواسطے کوٹہ سے روپیہ بہیجا جاویگا اور باقیماندہ چہوٹی ریاستون یعنی کشنگڈہ قرولی و بوندی و سروہی و پرتاب گڈہ و بانسواڑہ کے طلبار کی بود و باش کیواسطے کہ انہون نے زرچندہ دیا ہے مگر علیحدہ مکان کے خرچ کی گنجایش نہین ہے تجویز در پیش ہے ٭

## معروف واقعات

۵ بتاریخ ۷ - مئی ۱۸۷۶ء امتحان وتقسیم انعام کے بعد طلبار کالج ایک مہینے کی

اس سے طلبا کو جلسہ اعلان قیصری مین شریک ہونے کی فرصت ملی اور مہاراج رانا صاحب
والی جہالاواڑ میرے اہتمام سے جلسہ مین شامل ہوگئے ٭
۱۰ جلسہ دہلی مین عنقریب کل اصحاب شریک کونسل میو کالج کی موجودگی غنیمت
متصور ہوکے بتاریخ ۴ جنوری کونسل کا اول اجلاس ہوا جناب نواب معلے
القاب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب بطور میر انجمن رونق افروز ہوئے اور
مہاراجہ صاحبان اودے پور وجودہ پور وبہرت پور وقرولی وکشنگڈہ والور
ونواب صاحب ٹونک وصاحبان پولیٹکل ایجنٹ اودے پور والور وہاڑوتی
وجے پور وصاحب کمشنر اجمیر شریک جلسہ ہوئے یہہ تجویز قرار پائی کہ بجائے دو مختصر
تعطیلون کے موسم گرما مین صرف ایک تعطیل تین مہینے کی ہوا کرے ٭
طالبان علم کو شروع موسم گرما کے بعد رکھنے اور قبل شروع برسات طلب کرنے
مین بڑی مشکل واقع ہوتی اور اونکی دارالریاست ومقامات مسکن فاصلہ
دور دراز پر ہین اور ابتک راجپوتانہ مین آمد رفت کا ذریعہ غیر مکمل ہے ان وجوہ
سے یہہ تجویز لازم آئی اگر تین مہینے کی تعطیل نہ ہوجاتی تو بہی اکثر طالبعلم بہ اختیار
خود لے لیتے ٭
۱۱ اپریل کے اول دو ہفتون مین سالانہ امتحان ہوا اور ۱۹ تاریخ کو انعام
تقسیم ہوا اوسی روز سب اپنے اپنے گہرون کو چلے گئے اور ۱۹ جولائی کو واپس
آگئے ٭
۱۲ خوشنویسی مین اونکی تحصیل اچہی ہوئی ٭
۱۳ پرتہی سنگہ بگرو علاقہ جے پور کا اسید سنگہ ساور علاقہ اجمیر کا اور مہاراج

ٹھاکر سنگہ سب سے چھوٹا بھائی مہاراجہ صاحب جودھپور کا عمدہ ترین طالبعلم
ہین ٭

۱۴ | تربیت روحانی یعنی تحصیل علم سے زیادہ درستی اخلاق و تقویت جسمانی
مین ترقی ہوئی ہے ابتدا مین بجز بیٹھکر کھیلنے کی ریاضت و حرکت کے شغلون
بالکہ سواری سے اگر بالکل نفرت نہین تو لاپروائی تھی مختلف ریاستون
کے اطفال آپسمین نہین ملتے تھے بلکہ جو ایک بورڈنگ ہوس مین رہتے تھے
وہ بھی بجاے اپنے ہمسر و ہمسن اطفال کی صحبت کے اپنے خدمتگارون
کی صحبت مین کہ منجملہ موجبات خلل انداز تربیت کے جنکا رفع کرنا ہمکو ضرور
ہے سب سے مقدم ہے رہنا بہتر سمجھتے تھے مگر اب یہہ خیال جلد رفع ہوتا جاتا ہے
بیشتر بازیچہ گاہ مین جلکہ طالب ہوے تھے اب بخوشی آتے ہین تعلیم گاہ سواری
مین خوش ہوکے جاتے ہین کرکٹ و رونڈرس و فٹ بال اوسی سرگرمی
سے کھیلتے ہین جو انگریزی مدرسون مین ہوتی ہے ٭
باقاعدہ ریاضت سے لڑکون کے قواے جسمانی مضبوط ہوگئے ہین بعض جنکو
بچپن سے دوامی بیماریان تہین اب صحیح الجسم ہوگئے ہین ٭

۱۵ | علیحدہ بورڈنگ ہوس مین رہنا اگرچہ بہت ضروری ہے مختلف ریاستون
کے لڑکون مین روابط دوستانہ قایم نہین ہونے دیتا ہے مگر ہمقومی کہ
راجپوتون مین نہایت مضبوط رابطہ ہے رفع مغایرت کرتی ہے اور
اوس سے مکتب و بازیچہ گاہ اختلاط پیدا کرتے ہین اوقات زاید از درس
کار و یہ بہ استفسار ایک دو مرتبہ کے بہت عمدہ رہا ہے تحصیل علم مین لڑکون

کامیلان بجانب کالج ہے اور ابتدا میں بے ادب بہی ہوتے ہیں مگر مجھکو بہت خوشی ہے کہ ابتک سزا جسمانی یا اور کوئی سخت سزا دینے کی ضرورت نہیں ہوئی ہے اضافہ سبق و سزا خفیفہ مثل کلمات غیرت انگیز و شرم آور کہ بطرز خاص راجپوتون مین بہت کار گر ہوتے ہین کافی متصور ہوئے ہین ۔

۱۶ سالتمام مین کل متعلقین کالج تندرست رہے اور یہہ امر عمدگی موقع اور تدبیرات حفظان صحت پر تاکیداً عمل کرنیکا نتیجہ ہے ۔

## تعمیرات

۱۷ مکانات مندرجہ ذیل بالکل تیار یا عنقریب تیار قابل بود و باش مین
مکان صاحب پرنسپل مکان صاحب ہیڈ ماسٹر مکان اجمیر مکان جلپور مکان اودے پور مکان جودہ پور مکان الور مکان بہرت پور مکان بیکانیر ۔
ٹونک کا مکان عنقریب تیار ہونیوالا ہے اور جہالاواڑ کے مکان پر کار تعمیر جاری ہے ۔

۱۸ خاص کالج کا مکان تعمیر ہونے کی اب امید ہو گئی ہے ایجزیکٹ صاحب نے بمرور عرصہ آٹھ ماہ دوسرا نقشہ کہ پہلے زیادہ لاگت کے نقشہ جات کی نسبت زیرہ موجودہ اور ضروریات کالج سے زیادہ موافق ہے پیش کیا تہا کہ منظور ہو گیا اور سو قت سے صاحب موصوف تیاری تخمینہ مین مصروف ہین کہ جلد تیار ہو جاویگا ۔

۱۹ حسب منظوری سال گذشتہ کٹہرہ آہنی بصرف سمت ۳۰ صما ے زیجساب فی درعہ عہ تیار ہوگیا ہے اوس سے احاطہ کی رونق وحفاظت ہوگئی ہے مگر دروازون پر کیواڑون کی بہت ضرورت ہے ؛

کونسل کے اجلاس دہلی مین مہاراجہ صاحب والی الورنے براہ سخاوت کیواڑون کی جوڑی دینے کا اقرار کیا تہا کہ منظور ہوکے وہ جوڑی سامنے کے دروازہ پر چڑہائی گئی ہے اور شمال وجنوب کے دروازون کیواسطے میرے نزدیک مناسب ہے کہ زر موجودہ سررشتہ تعمیرات سے کیواڑون کی جوڑیان بلاتوقف چڑہوا دیجاوین ؛

۲۰ بجز گذرگاہ اعظم ملحق سڑک نصیرآباد کے جسپر نالہ کا پل نہین بنا ہے اور پل کے بغیر ناکارآمد ہے کل سڑکین تیار ہوگئی ہین ؛

۲۱ اراضی واقع احاطہ کالج کے جو قطعات سررشتہ تعمیرات نے خالی چہوڑکے ہین اونکو صفائی وہمواری وشجکاری سے آراستہ کیا گیا ہے مخارون کیلئے کے میدان کو درستی وسعت دیگئی اخراج پانی کی تدبیر کامل کی گئی اور صدہا درخت نصب کئے گئے باغ سے جسقدر امید تہی فایدہ ہوا اگر اوسکے خرچ کا ایک جزو وصول ہوجاتا ہے اور بطور مقام ہواخوری وغسل کے مستعمل ہوتا ہے ؛

۲۲ روز ناراردست پور وجودہ پور واجمیر نے مکانات اصطبل اپنے خرچ سے تیار کرائے ہین اور بطریلہ الور کے جس حصہ کے مہاراجہ صاحب کے چلے جانے کے بعد کچھ ضرورت نہین رہی ہے جہالا واڑ کو فروخت ہوگیا ہے ؛

۲۳ صحن بازیچہ ریکٹ اینٹ فایوہ اور حوض شناوری عین شروع تعطیل سے پیشتر تیار ہوگئے ہین اسواسطے ابتک اونکا استعمال نہین ہوا ہے ؁

۲۴ تکمیل کالج کیواسطے میرے نزدیک چند مکانات متعلقہ کی تعمیر کی بہت ضرورت ہے اور ان مین سے مریض خانہ مقدم ہے ؁

۲۵ ابتک خوش نصیبی سے منجملہ طلباء کالج کے کسیکو مرض متحرک نہین ہوا ہی لیکن اگر کسیکو مخصوص بڑے مکان مین ہو وے تو افسوس ہے کہ مین کیا کر سکون گا۔ احاطہ کالج مین کم سے کم پانسو ہمراہی رہتے ہین اور ان مین سے کوئی سخت بیمار ہو جاوے تو بجز اسکے کہ اوسکو اسپتال اجمیر مین بھیجا جاوے کچھ چارہ نہین ہے یہہ امر سبکو ناپسند ہے اس سبب سے بہ خوف اسپتال مین بھیجا جانے کے اکثر لوگ بیماریون کو چھپاتے ہین اسواسطے مناسب ہے کہ ایک مریض خانہ تیار کیا جاوے جسمین دو کمرے اطفال مریض امراض متحرک کیواسطے ہون اور ان سے علیحدہ صحن مین ہندوستانی ہمراہیون کیواسطے مکان ہو اور ایک دوائی خانہ ہو اور یہہ سب ایک ہندوستانی ڈاکٹر کے اہتمام مین رہین ڈاکٹر کی تنخواہ اور دیگر مصارف طالبعلم دیا کرین مگر مکان سرکار سے تعمیر کرا دیا جاوے ؁

۲۶ مکانات بود و باش عملہ ۔ یہہ کالج شہر و چھاؤنی کے قریب ترین مقامات سے بھی دو میل کے فاصلہ پر ہے اسواسطے لازم ہے کہ اوستادون مین سے جسقدر ممکن ہو کالج مین رہا کرین ابتک صرف دوم ماسٹر اور یا اوستاد سواری کیواسطے جنکا یہان رہنا نہایت ضرور ہے خالی بورڈنگ ہوس اور مکانات

قدیم رزیڈنسی مین دیرہ کا بندوبست ہوگیا ہے مگر یہ تجویز مستقل و دوامی تصور
نہین ہوسکتی ہے اسواسطے حتی الامکان خاص دیرون کیواسطے مکانات تعمیر ہونا تجویز
۲۷ اہالیان پولیس کیواسطے جواب رزیڈنسی قدیم کے مکانات شاگرد پیشہ
مین رہتے ہین مکان سکونت تجویز ہونا چاہیے اور اونہین کے محافظان
متعلقہ اوستاد سواری رہا کرین ❊

## جمع وخرچ

۲۸ چندہ مقبولہ روسا سے چھہ لاکھہ روپیہ وصول ہوگیا ہے صرف
للعہ ۱۱صہ باقی رہا ہے تعداد آمدنی مجوزہ انتہا درجہ کو پہونچ گئی ہے
اور تجربہ دو سال گذشتہ کی رو سے آمدنی و مصارف کالج پر غور و لحاظ
کرنیکا وقت آگیا ہے ہنوز جمع وخرچ کالج اطمینان کے لایق نہین ہے کہ مفصل
حال اسکا اخیر مین لکھا جاویگا ❊
۲۹ تتمہ نمبر ب ۱۸۷۸ء کا جمع وخرچ ہے اور تتمہ نمبر ج سنہ روان کا
تخمینہ جمع وخرچ ہے کہ بذریعہ چٹھی مورخہ ۱۸ - اپریل آپ کی خدمت مین ارسال
ہوا ہے ❊
۳۰ ۱۸۷۸ء کی آمدنی تخمینہ سے بقدر ۱۱۸ ہ زیادہ ہوئی یہ افزونی
سرمایہ خرید شدہ کے بقایا سود لتادی مصب کے کہ نا بقا غلطی ہے
بقایا نقد مین شامل رہا تھا اصل مین منتقل ہونے سے ہوئی ہے ❊
۳۱ ۱۸۷۸ء مین خرچ کسیقدر آمدنی سے زیادہ ہوا ہے مگر کل بقایا جا

سالانہ مندرجہ تخمینہ کے سالانہ رہی ہے

خرچ کی مندرجہ ذیل رقمین تشریح طلب ہین - مسٹر لینگ صاحب کے کالج میں
پہونچنے پر مناسب متصور ہوا کہ بجاے مسٹر کین صاحب اوستاد مشق خط
وحساب کے جنکی منظور شدہ تنخواہ ماہانہ تہی ایک سکنڈ ماسٹر تنخواہ
ماہانہ اور ہندوستانی خوشنویس تنخواہ دار ماہانہ مقرر کیے جاوین
برعکس اوسکے اوستاد سواری کو اپنی رجمنٹ سے علیحدہ ہونے مین
دیر ہوئی اس سبب اوسیقدر روپیہ بجٹ مین رہا ❊

۳۲ اگرچہ بموجب دفعہ ۱۱ مراسلہ نمبری ۱۹ مورخہ ۹ ۔ مارچ ۱۸۷۵ء منجانب
صاحب چیف کمشنر اجمیر اسمی صاحب سیکرٹری صیغہ ممالک غیر و دفعہ ۱۹
چہٹی صاحب پرنسپل اسمی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مورخہ ۵ - اپریل
۱۸۷۵ء ضرورت معالجہ صاحب سول سرجن کے بحث ہوگئی تہی مگر اوئل
سال مین ان سے علاج کرانے کی کچھہ ضرورت نہوئی مگر سال گذشتہ کے
دوسرے مہینے مین صاحب سول سرجن کو طلب کرنا لازم آیا اور بطور چند
روزہ تجویز کے اونکی پچاس روپیہ ماہوار کی تنخواہ منظور ہوگیا کہ منجملہ
خریدکتاب کتب خانہ مندرجہ تخمینہ کے پہر روپیہ دیا گیا اسی باب مین آیندہ
پہر کچھہ لکہنا پڑیگا ❊

۳۳ سفر خرچ کیواسطے پانسو روپیہ درج تخمینہ ہوا تہا اوسمین سے صرف جتنے
روپیہ سفر مین خرچ ہوا اور مبلغ باقی کا سامان آرایش کالج خریدا گیا ❊

۳۴ تخمینہ ۱۸۷۷ء و ۱۸۷۸ء تخمینہ منظور شدہ سال گذشتہ سے بہت مطابق ہے

زر مجتمع مین سے ۸۶۰ عالے کم ہوگیا ہے - صحن رکٹ و حوض شناوری و بلیرڈ ٹیبل تیار ہوگئے ہین اب اونمین اور کچھہ خرچ ہوگا نقشہ بازیچہ گاہ سایہ دار مین نقص نکلا کہ وہ بغیر مکمل ہے اور معاملہ ۔۔۔ تعمیرات مین زیرتجویز ہے اسواسطے مین اوسکی کچھہ تفصیل نہین لکھہ سکتا ہون مگر غالباً اوسکی تکمیل مین ہزار روپیہ خرچ ہوگا بقیہ زر منظور شدہ آرائش مکان صاحب پرنسپل اس سال مین خرچ ہوجاویگا ؛

**۳۶** زر چندہ مکفولہ کا حساب دیکھنے سے واضح ہوا کہ پانچہزار روپیہ براہ غلطی نقد بقایا مین درج ہوگیا تھا اسواسطے یہہ رقم زر مجتمع مین سے فیصدی چار روپیہ کی جمع مین شامل ہوئی کہ اب جمع حسب تفصیل ذیل ہے ؛

| حساب زر مجتمع | | | |
|---|---|---|---|
| | | ۔۔۔ عالے | |
| بقایا یکم اپریل ۱۸۸۶ | بقایا جمع و خرچ ۱۸۸۶ | سود ۔۔۔ مکفولہ کاغذ سرکاری فیصدی | |
| ۔۔۔ | ۔۔۔ | ۔۔۔ | |
| وصول | | ۔۔۔ عالے | |
| خرچ ۱۸۸۶-۸۷ | ۔۔۔ عالے | زر اصل کو منتقل ہوا | |
| | | ۔۔۔ | |
| | باقی | | |
| | ۔۔۔ | | |

اس بقایا مین سے للعـــہ صاحبان چیف کمشنر و پرنسپل کے متفق
نامیون سے سود فیصدی للعہ روپیہ جمع ہوا ہے باقیماندہ نقد للعـــہ مصارف
مصارف کالج کیواسطے کافی ہوسکتا ہے اسواسطے سالتمام کے مصارف کے
واسطے سرمایہ کو فروخت کرنا لازم آویگا ؛

۳۷ زرجمع مین سے خرچ مفصلہ ذیل تجویز ہوا ہے ؛

سہ مالیہ

| بقایا سامان آرایش | بازیچہ گاہ سایہ دار | اکہاڑہ ریاضت | میجک لینٹرن |
| --- | --- | --- | --- |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

| صفائی وغیرہ دارالبنی | کتب خانہ |
| --- | --- |
| [illegible] | [illegible] |

اول و دوم رقمون کی شرح ہو چکی ہے ؛

۳۸ ہندوستانیون کو ریاضت جسمانی پسند ہے اور اکثر اطفال اور
اونکے والدین نے درخواست کی کہ کالج مین سکہائی جاوے اگر بڑا اکہاڑہ
جیسا انگریزی رجمنٹون مین ہوتا ہے تیار کرایا جاوے تو اوسمین حسب شرح
اجمیر پانچہزار روپیہ خرچ ہوگا مگر ابھی ایسے اکہاڑہ کی یہان ضرورت نہین ہے
میرا ارادہ ہے کہ بالفعل ہزار روپیہ تک خرچ کرکے مختصر اکہاڑہ تیار کرالون
سال آیندہ مین اگر ضرورت ہوگی تو اوسکو بڑہا کے پورا کرلیا جاویگا ؛

۳۹ میجک لینٹرن علاوہ تماشہ کے طلبا کو حقایق جغرافیہ و نجوم سے آگاہ
کرنے مین بہت کارآمد ہوگی ؛

۴۰ آراستگی اراضی کیواسطے جسقدر روپیہ سال گذشتہ مین تجویز ہوا ہے اوسیقدر اب ہوا ہے ہمواری و نخلبندی جاری رہیگی اور دیوار دار احاطہ کہیل کود و چیند کیا جاویگا ❊

۴۱ ہزار روپیہ خرچ کتب خانہ مندرجہ تخمینہ سال گذشتہ بدرپیشی ضرورت شدید غیر معمولی مصارف کو منتقل ہو گیا ہے ❊

۴۲ مگر ان ضروریات کیواسطے یکبارگی سرمایہ کا فروخت کرنا لازم نہین ہے اور شاید اختتام سال تک نوبت نہ پہونچے شاید بہترین تدبیر یہ ہوگی کہ جون جون بقایا زر چندہ وصول ہوتا جاوے سرمایہ زر مکفولہ کو منتقل ہوتا جاوے ❊

۴۳ اب مین جمع و خرچ کالج کی کیفیت جسکی نسبت پیشتر نہین لکہا ہے کہ حسب اطمینان نہین ہے تحریر کرتا ہون کہ اگرچہ اب ہماری کل آمدنی وصول ہوگئی مگر مین نے بمشکل تمام جو مصارف آمدنی سے ہونی چاہیئے تہی از رجمیع سے کرکے اور انتہا درجہ کی کفایت سے مصارف کو حد مداخل کے اندر رکہا ہے عمارتعلیم جو اب موجود ہے ۲۵۰ طالبعلمون سے زیادہ کیواسطے کافی ہوگا اگر انکی تعداد اس سے تجاوز کر جاوے کہ غالبا ضرور کریگی تو ایک ابتدائی اوستاد مشاہرہ دار اعانہ سالانہ مقرر کرنا ضرور ہوگا مدرسہ جات سرکاری کے اطفال کی نسبت امیر راجپوتون کے لڑکون پر اوستاد کی زیادہ نگرانی رہنی ضرور ہے میرے نزدیک اون جماعتہا مین جہان کل جدید طالبعلم دو تین برس رہینگے ایک اوستاد سے متعلق زیادہ سے زیادہ آٹھہ اطفال ہونے چاہیئن ❊

ہوکے پانچہزار روپیہ سالانہ مقرر ہوجاوے ۔ اسمین بجاے خفیف رقم الخرچ مندرجہ تخمینہ کے چھہ سو روپیہ ضروریات غیر معمولی کیواسطے زیادہ ہوکے کل چاربہ ہزار روپیہ مفصلہ ذیل کا اضافہ ہوجاوے ؛

للعــ ۂ

| عملہ | کتب خانہ | صفائی | ضروریات غیر معمولی |
|---|---|---|---|
| الــ ۂ | الــ ۂ | لا | ســار |

اسی حال کو بطرز دیگر خیال کیا جاوے تو ظاہر ہے کہ کالج کی آمدنی ســـ ۂ سے زیادہ نہین ہو سکتی ہے اور اوسکا خرچ انجام مین للعــ ۂ سے للعــ ۂ تک ہوجاویگا مابقا روپیہ کے بندوبست کا معاملہ حتی الامکان نہایت جلد کونسل کالج کے روبرو پیش ہونا چاہیئے ؛

۴۸ مسٹر لینگ صاحب ہیڈ ماسٹر کی لیاقت اور تندہی کا حال تو بیشتر لکھہ چکا ہون اور اب آپ کی اطلاع کیواسطے لکھتا ہون کہ کالج کے کل عملہ تعلیم نے اس سال مین اپنے کام کو اچھی طرح انجام دیا ہے ۔ فقط

# فہرست طلباء میو کالج یکم اپریل سنہ ۱۸۷۷

| نمبر | نام طالبعلم | ریاست | عمر | نام بزرگ رشتہ دار | تاریخ داخلہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مہتاب سنگھ | جیپور | ۱۴ | خلف ٹھاکر نیندر | یکم نومبر سنہ ۱۸۷۵ء |
| ۲ | کرن سنگھ | 〃 | ۱۰ | نبیرہ ٹھاکر جوبنسیر | 〃 |
| ۳ | شیوناتھ سنگھ | 〃 | ۱۳ | خلف ٹھاکر دودو | 〃 |
| ۴ | جواہر سنگھ | 〃 | ۸ | ٹھاکر بنیانہ | 〃 |
| ۵ | رام ناتھ سنگھ | 〃 | ۱۳ | ٹھاکر پیپلیا | 〃 |
| ۶ | ظالم سنگھ | مارواڑ | ۱۱ | برادر مہاراجہ صاحب جودھپور | ۲۴-نومبر سنہ ۱۸۷۵ء |
| ۷ | پرتھی سنگھ | جے پور | ۱۳ | خلف ٹھاکر گیرو | ۲۴-نومبر سنہ ۱۸۷۵ء |
| ۸ | بالکیہ سنگھ | مارواڑ | ۱۹ | نبیرہ ٹھاکر کچاون | ۱۵-جنوری سنہ ۱۸۷۶ء |
| ۹ | امید سنگھ | 〃 | ۱۸ | خلف ٹھاکر جیتاول | یکم فروری سنہ ۱۸۷۶ء |
| ۱۰ | زورآور سنگھ | 〃 | ۱۵ | ٹھاکر ریان | ۵-فروری سنہ ۱۸۷۶ء |
| ۱۱ | مدن سنگھ | 〃 | ۱۳ | نبیرگان ٹھاکر راے پور | ۹-فروری سنہ ۱۸۷۶ء |
| ۱۲ | ہری سنگھ | 〃 | ۱۰ | | |
| ۱۳ | پرتاب سنگھ | اجمیر | ۱۷ | راجہ پیسانگن | ۱۱-فروری سنہ ۱۸۷۶ء |
| ۱۴ | مہر سنگھ | 〃 | ۱۸ | ٹھاکر شوگڑھ | 〃 |
| ۱۵ | امیا سنگھ | 〃 | ۱۵ | خلف ٹھاکر سادر | 〃 |

| نمبر | نام طالبعلم | ریاست | عمر | نام بزرگ رشتہ دار | تاریخ داخلہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۶ | سانونت سنگہ | اجمیر | ۱۷ | ٹہاکر کہانید | ۱۱-فروری ۱۸۷۶ء |
| ۱۷ | دیبی سنگہ | " | ۱۹ | راجہ راج گڑہ | " |
| ۱۸ | کانہہ سنگہ | " | ۱۳ | ٹہاکر جونیہ | " |
| ۱۹ | کالو سنگہ | " | ۱۸ | ٹہاکر گویلہ | " |
| ۲۰ | عالم سنگہ | جہالاواڑ | ۱۳ | مہاراج رانا صاحب جہالاواڑ | ۲۵-مارچ ۱۸۷۶ء |
| ۲۱ | جوالا پرشاد | الور | ۱۴ | خلف راؤ ہر بخش | ۱۰-جون ۱۸۷۶ء |
| ۲۲ | رگہناتہہ سنگہ | " | ۱۴ | | |
| ۲۳ | سول سنگہ | مارواڑ | ۱۵ | برادر مہاراجہ صاحب جودہ پور | ۲۰-اگست ۱۸۷۶ء |
| ۲۴ | سنگرام سنگہ | اجمیر | ۱۰ | خلف ٹہاکر پاڑہ | ۲۷-اگست ۱۸۷۶ء |
| ۲۵ | بہول سنگہ | الور | ۹ | ٹہاکر پاڑہ | ۱۰-اکتوبر ۱۸۷۶ء |
| ۲۶ | سلطان سنگہ | مارواڑ | ۱۱ | ٹہاکر ماروٹ | ۱۱ نومبر ۱۸۷۶ء |
| ۲۷ | ناہر سنگہ | میواڑ | ۱۵ | ٹہاکر سنوار | ۴-دسمبر ۱۸۷۶ء |
| ۲۸ | چتر سنگہ | " | ۱۵ | ٹہاکر روپاہیلی | " |
| ۲۹ | گنپت سنگہ | " | " | خلف مول سنگہ جاگیردار کشنگڈہ | " |
| ۳۰ | ہری سال | لاوہ | ۱۶ | خلف منوہر سنگہ ٹہاکر لاوہ | ۵-دسمبر ۱۸۷۶ء |
| ۳۱ | اکہے سنگہ | میواڑ | ۱۰ | خلف راجہ بنیڑہ | ۱۱-فروری ۱۸۷۷ء |

## تاریخ طبع زاد میر محمد حسین صاحب متوطن قصبه بیانه و اهلکار محکمه بندوبست راج بهرتپور

مرحبا شورش سخن دانش — حبذا سرگذشت شاهانه
آن جلا سهاے صاحب فضل — که ز خلقش یگانه بیگانه
کرد تالیف عمده تاریخے — حاوی واقعات مردانه
ماهری کز سطور صفحاتش — کرد گیسوے علم را شانه
چون بشوق تمام دوش قمر — دیدمش نظر مستفیدانه
سال تاریخ جستم از هاتف — گفت تاریخ راجپوتانه
۱۸۷۹ع

## ایضاً

مرحباے بلبل باغ سخن — حبذا زینت طراز انجمن
اے زہے وقت بهار آمد پدید — وز غنچه معمور شد چرخ کهن
آفرین بر همت آن یکتاے — کو ی سبقت برده بر اهل زمن
کیست آن جلا السهامی نامور — مصدر الطاف و زیب انجمن
بود در فکر تاریخش قمر — گفت هاتف از فلک بشنو سخن
سال تاریخ است تاریخ عجیب — از کرمها ے جناب ذو المنن

بقلم هیچمدان ذره بیمقدار کمترین محمد علی منصرم مطبع

# غلطنامہ جلد سوم وقایع راجپوتانہ

| نمبر صفحہ | نمبر سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۴۰ | ۱۴ اور ۱۵ | بلندی سے خمدار | بلندی پر خمدار |
| ۴۳ | ۱۹ | اونکو پیشوا ملا تہا | اونکو پیشوا سے ملا تہا |
| ۴۴ | ۶ | عہد نامہ کے مندسور کو سرکار انگریزی | عہد نامہ مندسور کی سرکار انگریزی |
| ۴۶ | ۱۰ | رفع تضیع اونکی | رفع تصنع اونکی |
| ۴۷ | ۹ | دیکہا تہا استغاثہ | دیکہا استغاثہ |
| ۵۵ | ۳ | ہوئی تہی زبردست | ہوئی زبردست |
| ۵۶ | ۴ | لازم ہے اوس | لازم ہے کہ اوس |
| ؍؍ | ۱۲ | जवाहया | जवाहयाहय |
| ۶۷ | ۱۰ | نکالدیا تہا سواڑہ | نکالدیا سواڑہ |
| ۶۸ | ۷ | صدیون مین کمہ یہہ مشہور | صدیون مین یہہ مشہور |
| ۷۱ | ۱۹ | کیسقدر | کسقدر |
| ۷۷ | ۱ | کومبیو | کومبو |
| ؍؍ | ۱۰ | کرنیکا یہہ ارادہ | کرنیکا پہر ارادہ |
| ۹۶ | ۱۶ | قایل ہوکر حکمرانی | قابل ہوکہ حکمرانی |
| ۹۷ | ۱ | نوکر بجز | نوکر ہون بجز |
| ۹۹ | ۹ | پہلی | بہلی |
| ۱۱۷ | ۱۵ | بہ حیثیت | بہ حیثیت |

| نمبر صفحہ | نمبر سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۱۷ | ۱۴ | قبول کی | قبول کری |
| ۱۲۲ | ۱۲ | پہرسہ یعنی تیر | بہرسہ یعنی تیر |
| ۱۲۷ | ۱۳ | جوانین | جوانی مین |
| ۱۲۹ | ۱ | قدیم | قدم |
| ۱۳۴ | ۸ | سنہ ۱۸۲۱ مسندنشین | سنہ ۱۸۲۱ مین مسندنشین |
| ۱۳۵ | ۱۴ | نسبت | سبب |
| ۱۴۰ | ۹ | باہرکی اور | باہرکی آمدرفت اور |
| ۱۴۴ | ۱ | وجہ ہے | وجہ یہہ ہے |
| ۱۴۶ | ۱۱ | کام مین بہت | کام مین بہی بہت |
| ۱۵۰ | ۴ | پنچوکلار کار ریاست | پنچوکلار کاریاست |
| ۱۵۴ | ۲ | مخالفت کی | مخالفت کری |
| ۱۵۶ | ۱۶ | بوندی مین تندرست | بوندی مین آکے تندرست |
| ۱۶۹ | ۱۳ | اوسی کیطرح شرائط | اوسی طرح کے شرائط |
| ۱۷۴ | ۴ | باجےراؤکے اول | باجےراؤ اول |
| ۱۷۵ | ۶ | اعتبار سے وصلح | اعتبار سے وہ صلح |
| ۱۸۶ | ۱۱ | اونکا تعب کیا | اونکا تعاقب کیا |
| ۱۹۲ | ۶ | اوتہون | اتہون |
| ۲۰۴ | ۴ | کبہی باور رہوکے | کبہی باردر تہوکے |

| صفحہ | نمبر سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| | ۲ | پرنحایدہ | بفایدہ |
| ۲۲۷ | ۱۳ | اطاعت کی شاید | اطاعت کے ساتھہ شاید |
| ۲۳۶ | ۹ | مفوض تھا | مفوض ہوا تھا |
| ۲۴۳ | ۲ | بہ جبر | بہ جبرہ |
| ۲۵۱ | ۸ | جاری ہے اور اپنی | جاری ہے اپنی |
| ۲۵۲ | ۱۰ | شادی کی | شادی کری |
| ۲۵۳ | ۴ | گروہ منتظم | مگر منتظم |
| ۲۶۰ | ۱۷ | بہگانی | بہکانی |
| ۲۷۹ | ۹ | نظر نہ آتا تہا | نظر آتا تہا |
| ۲۸۰ | ۸ | سمجہاتا تہا | سمجہتا تہا |
| ۲۸۱ | ۱۷ | کہتا سنتا | کہتہا سنتا |
| ۲۸۴ | ۲ | ہتہیار اور سپر رکہدئے | ہتہیار رکہدئے |
| ۳۱۹ | ۱۴ | قدیم بہی | قدیم تہی |
| ۴۱۶ | ۵ | وسط ہند وشما ہیڑہ | وسط ہند نیما ہیڑہ |
| ۴۲۱ | ۱ | ادائے سبیل | سبیل ادائے |
| ۴۳۳ | ۵ | ہوتی ہے تو | ہوتی تو |
| ۴۴۰ | ۸ | ڈکیتی کد مفوض | ڈکیتی کو مفوض |
| ۴۶۸ | ۱۶ | اور طرح | اور ہر طرح |

| نمبر صفحہ | نمبر سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۴۷۵ | ۱۲ | ہوتا ہے اسواسطے اوسکی | ہوتا ہے اوسکی |
| ۴۸۵ | ۳ | جنرل مجیددا | جنرل کو مجیددا |
| ۴۹۸ | ۹ | جاگیردارون ریاست | جاگیردارون کی ریاست |
| ۵۰۴ | ۲ | سول جرجن | سول سرجن |
| ۵۱۳ | ۱۸ | ریاستون مجرمون | ریاستون کے مجرمون |
| ۵۲۰ | ۱۹ | گہیرلیلیا جاتا ہے | گہیرلیجاتا ہے |
| ۵۴۱ | ۱ | پالی पानी | پالی पाली |
| ۵۴۱ | ۱۱ | زیادہ تہی | زیادہ تہا |
| ۵۶۶ | ۴ | تقدیرمین کہ | تقدیرمین نہ تہاکہ |
| ۵۶۷ | ۱۱ | سجاون سنگہ | سجان سنگہ |
| ۵۸۱ | ۳ | میواڑکے جودہا | مارواڑکے جودہا |
| ۵۸۰ | ۸ | پس جب لکہا | پس جیسا لکہا |
| ۵۹۹ | ۴ | اکسیراعظم | اکبراعظم |
| ۶۱۳ | ۱۸ | بہاولپور ریاست | بہاولپور کا راستہ |
| ۶۲۵ | ۴ | بیرنسرویر | بیرنسر |
| ۶۲۶ | ۱۴ | سرکارانگریز | سرکار انگریزی |
| ۶۳۱ | ۱۱ | صاحب اسسٹنٹ کی تہی و معزز سرداران | صاحب اسسٹنٹ کی تہی اور بلاموجودگی صاحب اسسٹنٹ معزز سرداران |

| نمبر صفحہ | نمبر سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۶۴۶ | ۱۰ | خدمت مین | خدمتین |
| ۶۵۰ | ۱۲ | کانپور ہوکے آگرہ | کانپور آگرہ |
| ۶۵۱ | ۱۵ و ۱۶ | روڑکی کارخانہ | روڑکی کے کارخانہ |
| ۶۵۹ | ۵ | ہرچند اوکی | ہرچند اونکو |
| ۶۷۵ | ۱ | جے پور پر فایق | جے پور فایق |
| ۶۷۷ | ۱۰ | مین ساہوکا | مین جو ساہوکار |
| ۶۸۱ | ۱۲ | اشترتہے بالکل | سرشتہ سے بالکل |
| ۶۹۲ | ۹ | چودہ ماقبل | چودہ ماہ قبل |
| ۶۹۷ | ۲ | جب تجویز | حسب تجویز |
| ۶۹۸ | ۹ | باز رکہا کہ اسیر | باز رکہا اسیر |
| ۷۱۱ | ۱۹ | خلل انداز ہوا ہے | خلل انداز ہوئے ہین |
| ۷۱۴ | ۱۶ | گنجیر | گجنیر |
| ۷۱۵ | ۰ | ۶۱۵ | ۷۱۵ |
| ۷۱۶ | ۱۷ | تجارت چہارم | تجارت پر چہارم |
| ۷۱۷ | ۹ | نمبر ۱۳ و ۱۴ ابجر | نمبر ۱۳ و ۱۴ ہی بجر |
| ۷۱۸ | ۱۰ | شالی | شال |
| ״ | ۱۸ | راجپوتانہ معزز | راجپوتانہ کے معزز |
| ۷۱۹ | ۷ | بیکانیر مصری | بیکانیر کی مصری |

| نمبر صفحہ | نمبر سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۸۱۹ | ۹ | عمدہ مصری تیار........ | عمدہ تیار........ |
| ۸۲۰ | ۷ | مختلف قیمت ہوتی ہے..... | مختلف قیمت کی ہوتی ہے... |
| ۸۲۲ | ۴ | اسکے محصول........ | اس محصول........ |
| ۸۲۳ | ۱۲ | منشی بااہتمام بخشی رام... | منشی بخشی رام........ |
| ۸۲۷ | ۱۴ | واقع ہے........ | واقع ہین........ |
| ۸۳۰ | ۳و۴ | علاوہ قرضہ سابقہ........ | علاوہ اسکے قرضہ سابقہ... |
| ۸۴۰ | ۱ | پرورش اسقدر........ | پرورش کا اسقدر........ |
| 〃 | ۲ | ریاست ہے........ | ریاست پر ہے........ |
| ۸۴۳ | ۴ | بیکانیر مین قحط مین........ | بیکانیر مین تہا قحط مین.... |
| 〃 | ۱۵ | کیواسطے ضبط کرنا........ | کیواسطے وصول و ضبط کرنا.. |
| 〃 | ۱۸ | جو شہرا ہوا تہا........ | جو شہرہ ہوا تہا........ |
| ۸۴۴ | ۱۶ | ہندوستان و دولتمند........ | ہندوستان کے دولتمند.... |
| ۸۴۷ | ۱۸ | لچھمن پاتڑے........ | لچھمن پاتڑے تہا........ |
| ۸۵۳ | ۶ | ۱۰ دقیقہ ۳۰ درجہ........ | ۱۰ دقیقہ اور ۳۰ درجہ.... |
| 〃 | ۷ | دقیقہ کے اوسکا........ | دقیقہ کے درمیان اوسکا... |
| ۸۸۱ | ۹ | قدرتی و ویرانی........ | قدرتی ویرانی........ |
| ۸۹۰ | ۱۵ | لیئق و بے ایمانون کو........ | نالایق و بے ایمانون کو.... |
| ۸۹۱ | ۲ | وغیرہ کا کل کام انتظام........ | وغیرہ کل کام کا انتظام..... |

| نمبر صفحہ | نمبر سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| ۷۹۲ | ۵ | آبادی پر نہونے سے ...... | آبادی پر ہونے سے ...... |
| ۷۹۴ | ۵ | ایزادی ہو ........ | ایزادی ہوئی ........ |
| ۷۹۷ | ۱۱ | کپتان بیلی صاحب ...... | کپتان بیلی صاحب ...... |
| ۷۸۸ | ۹ | خوشامدی وحاضر باشان .. | خوشامدی حاضر باشان .. |
| ۸۰۲ | ۷ | آبادسے ........ | آبادی ........ |
| ″ | ۱۹ | قریب ........ | فریب ........ |
| ۸۱۵ | ۵ | مالک ........ | ملک ........ |
| ۸۶۵ | ۱۱ | الف تا ی حصہ ...... | الف تا و حصہ ...... |
| ۸۶۹ | ۹ | نہیں لکھا ہے ........ | میں نے لکھا ہے ........ |

## Chapter. IX.

## Chapter VIII.

## SECTION 3RD.



## SECTION 4TH.



## SECTION 5TH.

# LIST

OF

# Contents of the Third Volume.

## Chapter VII.

# ARRANGEMENT

OF

THE WHOLE BOOK.

# WIQUAYA RAJPUTANA,

OR

A History of the Ajmere and Merewara Districts and the Native States included in the country of Rajputana, in three Volumes.

## VOL. III.

BY

JWALA SAHAIE,

*Adawlti and Superintendent, Public Works Department.*

BHARTPUR.

---



PRINTED IN THE MUFID-AUM PRESS.

AGRA.

1879.